تاریخ ممالک چین

جو اقوام ممالک توابع فغفور چین ہیں سب کے حالات اس میں مسطور ہیں

جب سے بنا بلاد خان حضرت نوح علیہ السلام آباد ہوئی تا سنہ ۱۸۴۲ء کہ سلاطین ختا و انگلستان میں صلح کی بنیاد ہوئی

تصنیف لطیف ماہر علوم جیمز کارکرن صاحب مرحوم

اولاً عدالت دیوانی صدر کلکتہ کے مترجم عدیم المثل و بعد صدر عدالت دیوانی ممالک مغربی و شمالی کے رکن کمل

مصنف جوہر اخلاق برگزیدۂ عالم شہرۂ آفاق

بہ تکمیل ضابطہ ایکٹ بستم سنہ اٹھارہ سو سینتالیس عیسوی

مطبع منشی نولکشور مجمع محاسن صوری و معنوی میں طبع ہوئی

بابت سنہ ۱۸۶۴ء

فہرست جلد اول تاریخ چین

فہرست جلد اول تاریخ چین

ابواب	مضمون	صفحہ

ازین کتاب جہان زا نشاط حکمت نیست
کہ تار سطر آن از بر قلم حکمت گیست

تاریخ ممالک چین

جو اقوام و ممالک توابع فغفور ہین سبکے حالات اسمین مسطور ہین

جبسے دنیا بعد طوفان حضرت نوح علیہ السلام آباد ہوئی تا سنہ ۱۸۴۲ع کہ سلاطین ختا و انگلستان مین صلح کی بنیاد ہوئی

تصنیف افصح زمان ماہر علوم جیمز کارکرن صاحب مرحوم

اولاً عدالت دیوانی صدر کلکتہ کے مترجم عدیل وبعد صدر عدالت دیوانی ممالک مغربی و شمالی کے وکیل

مصنف جوہر اخلاق برگزیدہ عالم شہرۂ آفاق

بتکمیل ضابطہ ایکٹ بستم سنہ اٹھارہ سو سینتالیس عیسوی

مطبوع مطبع منشی نولکشور مجمع محاسن صوری و معنوی سلمہ اللہ

سنہ ۱۸۶۴ع



بسم اللہ الرحمن الرحیم

صاحبان غور و تامل علم تاریخ کو اکثر علوم پر اسواسطے شرف دیتے اور بہتر سمجھتے ہین کہ تجربہ کاری
او مردم شناسی کے ملک مین پہنچنے کی راہ ہے اور وہان کا سفر جسنے تھوڑا سا بھی کیا وہ کچھ
ہو رہا کیونکہ دنیا کے کارخانون کی بے ثباتی اور اولاد آدم کی بدنہادی اور نیک صفاتی سے آگاہ
ہوتا اور انقلاب روزگار سے عبرت حاصل کرتا ہے او اکثر امور دنیوی مین ایسی آنکھہ ہو جاتی ہے
کہ تفرس کو قوت پیشین گوئی کی اور زبان کو توانائی فال بیانی کی حاصل ہوتی ہے اور قیاس کو عزا و ملت
کے باعث یہ ملکہ ہو جاتا ہے کہ سبب کے دریافت سے انجام کا حال آغاز حال مین کہہ دیتا ہے
جیساکہ اہل منطق صغریٰ اور کبریٰ سے نتیجہ نکال لیتے ہین اور نتیجہ سُننے سے سبب کو معلوم کرلیتا ہے
چنانچہ کسی ملک کے حکام اور امرا کے اطوار اگر مورخ کے روبرو بیان کیے جاوینگے تو غالب ہے
کہ مآل حال کو بے تامل کہہ دیویگا سوا ان باتون کے مورخ کا علم موجب اپنی فرحت اور غیرونکی
راحت کا ہے اسلیے کہ اہل دنیا کی عادات اور حرکات اور نیرنگی زمانے کی جو ہمیشہ دیکھنے اور
سُننے مین آتی او زیادہ انونکے دل مین حیرت اور افسوس کو پیدا کرتی ہے او اس شخص کو نئی اور اجنبی
نہین معلوم ہوتی کیونکہ دنیا نے اپنی چال نہین بگاڑی او آج کل کی باتونکی نظیرین سلف کے اختیار مین
ملتی اور تسکین بخش ہین چنانچہ جس ناقدردانی کا شکوہ حافظ شیراز پانچ سو برس پیشتر کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ

بیت ابلہان را ہمہ شربت زگلاب و قند ہست * قوت دانا ہمہ از خون جگر می بینم * وہی حال اب بھی ہے اور قیامت تک رہیگا اور جو صیب و رمربی پائیگا مزا کھائیگا اور کوئی عم لیسا ہی لا دلاعقل اور علم کا کیون نہو وہ فرزند اُس اور کمال انکو بھا جو سیگا اور کوئی نہین پوچھیگا کہ تم کس مرض کی دوا ہو الغرض مورخ کو تاریخ دانی عجب طرحکی تسکین بخشتی ہے اور اوسکی صحبت جوان اور پیر عاقل اور جاہل مفلس اور تونگر بداطوار اور نیک کردار کو مفید ہوتی ہے اور غنیمت سمجھی جاتی ہے اور جب اوسکے پاس یہ لوگ جا بیٹھتے اور احوال تاریخ کا سنتے ہین تو کم سن کو عجائبات کے باعث سے افسانی کا مزا ملتا اور بوڑھے کو دوایک ماجرا اپنے وقت کا مثال مین یاد آتا ہے اور عاقل کو مادہ تصور کا جمع ہوتا ہے اور جاہل بیچارہ بھی اپنے ہمچشمون مین گپ کے دینے کے لئے کچھ سیکھہ لیتا ہے تونگر عبرت پاتا ہے جب کارخانجات دنیوی کی ناپایداری کا حال سنتا ہے اور مفلس کا درد مایوسی دور ہوتا ہے جب کسی نقل کے سننے سے دریافت کرتا ہے کہ بارہ برس مین گھورے کا بھی دن پھرتا ہے اور خدا اپنے بندیکو تنبیہا دُکھہ دیتا ہے مگر ہمیشہ مایوس نہین رکھتا ہے اور بداطوار خوف زدہ ہوتا ہے کہ دنیا بازار انتقام ہے جہان سودا دست بدست کا حساب ہے اور گناہ کا ثمرہ یہین پر ملتا ہے خصوص اوس قصور کا جو مردم آزاری سے علاقہ رکھتا ہے اور نیک کردار کو اپنی رفتار پسندیدہ دکھائی دیتی ہے جب یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ صحائف تاریخ کے مطالعہ سے خلایق ہمیشہ نیک کرداری پر تحسین اور بداطواری پر نفرین کریگی حاصل کلام ہر شخص اپنے مذاق اور استعداد کے موافق مورخ کی صحبت سے لذت یاب اور بہرہ مند ہوتا ہے اور بڑا رتبہ اور بلند پایہ اس علم کا ہے جسکے وسیلے سے اتنی باتین حاصل ہوتی ہین لیکن ہزار افسوس کہ بعض اہل ہند جو اور علوم مین فضیلت پیدا کرتے ہین اوسکی طرف کم توجہی کی آنکھہ سے دیکھتے ہین اور اس بات کو دل سے اوٹھا دیتے ہین کہ علم تاریخ سے لاعلم رہنا بہت معیوب ہے کیونکہ قطع نظر اور فوائد سے محروم رہنے کے صحبت اور ہمکلامی کے قابل وہ شخص نہین ہوتا جو اس کوچے کی سیر نہین کرتا ہے چونکہ بندے کو علماء ہندوستان سے محبت قلبی ہے اور اون بزرگوارون کے فیضان صحبت سے

اتنا ملکہ اس غیر زبان مین پیدا ہوا ہے کہ یہ عبارت سب نے ہندوستانی کی مدد سے لکھتا ہون لازم ہوا کہ ایسی عنایت اور رحمت کے عوض مین کوئی ایسا تحفہ انکے نذر کرون کہ جسمین اگر دوسرا تکلف نہ پایا جاوے تو اتنا تو ہو کہ نادر اور نایاب ہووے القصہ جسوقت کہ بازیچۂ گردون نے مجھے اپنا تماشا دکھایا اور دست تقدیر نے کلکتے مین دوبارہ پہنچایا اسی فکر مین تھا کہ ایک ذریہ ناچیز مصنف جوہر اخلاق دانشمندون کی مجلس مین بیٹھا ہوا بوستان دانش کے پھولون کی بو سے دماغ عقل کو معطر کر رہا تھا کہ اتفاقاً ادھر اودھر کی نقل اور حکایت اور اخبار اور روایت کے بیان مین کشور ختا کا ذکر آیا اوسوقت ایک بزرگ نے فرمایا کہ چونکہ اوس مملکت بزرگ کی تاریخ عرب اور ایران اور ہندوستان کی کسی زبان مین نہین لکھی گئی اسی سبب ہندوستان کے علماء معتبر کو بھی وہانکے حال سے زیادہ وقفیت نہین ہے یہ سنتے ہی میرے خیال مین آیا کہ اگر کوئی ایسی تاریخ تالیف کیجاوے کہ بر سبیل اجمال اوس ملک کے جزو کل حالات کو شامل ہووے تو نہایت مفید اور مقبول خاص و عام ہووے اور اپنا دلی مطلب حاصل ہو کیونکہ ایسے تحفے سے بہتر کہان میسر ہو کہ سلاطین کشور فضل و کمال کے حضور مین اوسی دیار کا یہ ادنی اور کم مایہ رعیت مثل پیشکش حاضر کرے القصہ اس کتاب کی بنا ہوئی اور چونکہ ختا کا حال بالاجمال انگریزی زبان مین نہین ہے اہل فرنگ کی دوسری زبانون مین جو راویون کی روایت اور سیاحون کی سیاحت کے حال مین مرقوم تھے اونکا دیکھنا ضرور ہوا ورنہ نقشہ جو بندے نے اس تاریخ کا کیا ناتمام رہتا اور جزو کل کا بیان نہوتا الحمد للہ کہ اب پہلی جلد چھپ کر اون بزرگوار و نکے حضور مین پیش کی جاتی ہے جنھون نے اشتہار کے چھپنے سے اپنا اپنا اسم مبارک خریدارون کے زمرے مین داخل کر کے راقم کو ممنون احسان فرمایا تھا غرض چونکہ بموجب اوس اشتہار کے یہ چاہتا تھا کہ یہ جلد اول سال گذشتہ یعنے ۱۸۴۷ع کے اکتوبر مہینے مین قالب طبع سے فارغ ہو کر جاری ہوتی اور وہ نہو کر اتنے عرصے کے بعد چھپی ہے اس جہت سے سبب دیر اور توقف کا بیان کرنا واجب معلوم ہوتا ہے اور مختصر یہ کہ بعد چھپنے اشتہار اور نمونہ کے عشرہ بھی نہین گذرا تھا بلکہ اکثر جگہ وہ پہنچا بھی نہ تھا کہ صدر دیوانی عدالت کے حکام با احتشام نے راقم کو عہدہ مترجمی مین مقرر کیا اس سبب سے فرصت کی قلت ایسی ہوئی کہ بجز

صبح اور کئی گھنٹے شب کے دوسرے وقت مطلق موقع نہ ملا کہ توجہ اسکی طرف کی جاوے فسانہ
لکھنا ہوتا تو تمام دن کی سرکاری محنت کے بعد اوسکی تصنیف مین صرف اوقات شغل حیرت زادہ
تصور کیا جاتا کیونکہ قصہ کہنا اور صرف لطافت اوسکے بیان مین کرنا دشوار نہین ہے مگر تاریخ نویسی
کچھ چیز ہی اور ہے اگر یہ کتاب کسی اور زبان سے صرف ترجمہ اردو مین ہوتی تاہم کوئی ایسی زیادہ
مشکل پیش نہین آتی کیونکہ جس حال مین کہ اصل سامنے رکھی رہتی ہے تو بعینہ ترجمہ مطابق اوسکے ہوتا ہے
اور تلاش اور جستجو کی حاجت یا دوسری کتابونکے دیکھنے اور اونکے ساتھ تقابل و مواجہہ کرنے اور
بالکل کی روایتون کو تطابق دینے یا غور و تامل کرنیکی ضرورت نہین ہوتی ہے غرض اس تاریخ
کی ترقیم کی یہ صورت ہوئی کہ باوجودیکہ راقم کو تاریخ نویسی کا مادہ موجود تھا کیونکہ ایام طفلی سے شوق
اس علم کا رہا ہے لیکن باانیہمہ جب قصد مملکت ختا کی تاریخ لکھنے کا مصمم ہوا تو اٹھائیس تاریخین معتبر
کتی زبانون مین جنکی بیانوے جلدین ہین جمع کی گئین اور شروع سے آخر تک بالکل کو ساتھ نہایت غور
تامل کے ایک دفعہ دیکھکر ملاحظہ ثانی کرتے وقت جتنے مقامات قابل یاد کے تھے اونکا خلاصہ
لکھہ لیا گیا اوسکے بعد تمام مادہ اصل اور فرع مین تقسیم کیا گیا اور اوسکی تحریر شروع ہوئی الغرض اس
تاریخ کو ترجمہ نہین کہنا چاہیے کیونکہ اس وضع کی کوئی کتاب مملکت چین کے حالات کے بیان مین
کسی زبان مین نہین ہے محنت جو اس تاریخ مین راقم نے کی ہے اگر منصف کا حال بیان کیا جاتے
تو وہ لوگ جو تاریخ نویسی کی دقت سے واقف نہین حمل لاف زنی پر کرینگے لیکن چونکہ اہل خرد
کے نزدیک حقوق کے اظہار مین اگر کوئی لفظ افتخار کا آوے معیوب نہین ہے اسوجہ سے جرأت
مؤلف کو یہ کہنے کی ہوتی ہے کہ تحریر کیوقت کوئی امر بے تمام تاریخون سے رجوع کرنے اور اکثر
مین تطابق پانیکے نہین لکھا گیا اور جو بات کہ باوجود بعض تاریخون مین مذکور ہونیکے خلاف قیاس
کے معلوم ہوئے درج نہین کی گئی اور جس صورت مین کہ راقم نے ویسی بات کو لکھا تو ساتھہی اوسکے
سبب اپنے شک کا لکھا ہے تا کہ اگر کسی دوسرے کی عقل مین وجہ اوس امر کو معتبر سمجھنے کی باوجود راقم
کے شبہہ کرنیکے ملے تو مجال فکر اور غور کرنیکی باقی رہے الغرض جب فرصت کا وہ حال اور محنت کا

[illegible]

کا یہ طور ہووے تو شکایت کی جا نہین ہے کہ اتنا عرصہ ہوا بلکہ بعض دوست جو راقم کے عمدہ
سُبر حجمی کے کثرت کار سے واقف ہین اونکو تعجب یہی ہے کہ کیونکر اتنی بڑی تاریخ اس قلیل فرصت
مین بغیر کسی شخص کی مدد کرنیکے لکھی گئی یہان تک کہ چھاپے کیوقت طبع کی صحت بھی جو اکثر دفع
دوستون سکے ذمے یا چاکرون کے سپرد داخل تصنیف اور تالیف کرتے ہین راقم سے بالکل متعلق رہی ہے
ذیل مین ذکر دونون جلدون کے مادہ کا مندرج ہے اور اوسکے ملاحظہ سے معلوم ہوویگا کہ نام اس
کتاب کا اختصار کے لئے صرف تاریخ چین رکھا گیا ہے والا تاریخ کے سوا اوس مملکت باعظمت
کی بالکل حقیقت اور جغرافیا ہر شہر اور پرگنہ اور ہر صوبے کا ساتھ تصریح کے مرقوم ہے یہان تک
کہ ختائیون کی زبان جو اسقدر رادق ہے اوسکی حقیقت اور حاصل کرنیکا طریق بیان مین آیا ہے
حالانکہ تاریخ نویسی سے اور ان سب باتونسے زیادہ نسبت نہین ہے جلد اول مین دو دفتر ہین پہلے
دفتر مین ختا کے پندرہ صوبون کا جدا جدا بیان ہے اور ہر صوبے کے نفس حیوانی اور نباتی اور
جمادی کا احوال اور ہر شہر کی تجارت اور خرید و فروخت اور عجائبات طبعی اور صناعی کا ذکر
اور ہر صوبے کے زمین کی خاصیت اور قابلیت اور زراعت کی حقیقت اور اوسکے باشندون کی طبعیت اور جہالت اور رای او نکے
علم و ہنر کا بیان ہے سوا اسکے فغفور ختا کو ہر صوبے سے جو آمدنی کہ محصول اجناس تجارت
اور خراج زمین اور محاصل ملک سے ہے سبکا حساب اس کتاب کے پہلے دفتر مین تفصیلاً لکھا گیا ہے
سوا ان باتون کے بہت سے جزویات کی خبر دی جاتی ہے جسکا فقط اشارہ اگر کیا جاوے تو یہ
فہرست زیادہ طول کھینچے اور اپنی حد سے گذر جاوے پہلی جلد کے دوسرے دفتر مین نظام ملک
اور بند و بست سلطنت کا احوال بالتفصیل ادنے سے ادنے عہدہ دار کے اختیار سے درجہ بدرجہ
فغفور کے دستور العمل تک ساتھ شرح اور تفسیر کے مندرج ہے اور چھہ محکمے جو امرا اور وزرا کے
ہین سبکی حد حکومت کہان تک ہے اور آئین سلطنت اور ضوابط عدالت دیوانی اور فوجداری
سبکی خبر بہ تفصیل تمام اسمین مذکور ہے علاوہ اسکے ختائیون کے بالکل رسومات کتخدائی اور تجہیز
اور تدفین اور مہمانیون کے دستور اور کورنش اور صاحب سلامت کے قاعدے صفحہ

بیان پر تفصیل وار مکتوب ہین پہوا ان حالات کے ختائیون کے علوم او فنون اور مذہب
اور حکمت عملی کے تینون بات تہذیب اخلاق اور تدبیر منازل اور سیاست مدن جو اس ملک مین
ختم ہین اور علم ریاضی کے تمام اصول یعنے چارون فن ہندسہ اور حساب اور ہئیت او موسیقی
اور علم ریاضی کے فروع یعنے علم جرّ اثقال اور جرّ الماء و نیرنجات وغیرہ سبکا احوال اسی
دفتر مین درج ہے اور فغفور کی افواج خشکی اور بحری اور کوتوالی او ضبط و ربط کا ذکر ساتہ تفصیل
کے کیا گیا ہے اور خاتمہ دفتر دوم کا ختائیونکے فضائل اور رزائل کے بیان مین ہے موءلف
کی دانست مین کوئی بات ادنی اسی جزویات سے بھی جو قابل بیان کے دکھائی دی ہے
نہین چھوٹی اور غالب ہے کہ جو بزرگوار ان دو دفترون کو ملاحظہ کرینگے وہ کشور ختا کی حالات اور
دستورات اور تکلفات او عجائبات سے اسقدر واقف ہو وینگے کہ بدون تکلیف سفر و رنج
سیاحت ملک ختا کی سیر اپنی آنکھون سے کرینگے غرض پہلی جلد مین یہ دو دفتر مرتب ہین اور
دوسری جلد جو سال آینده مین چھپیگی اوسمین تین دفتر مرتب ہین اور پہلے دفتر مین ختا کے
پادشاہون کا تذکرہ حضرت نوح کیوقت سے ۱۸۶۰ع تک ہے اور اوس قدیم ایام یعنی نو آبادی
دنیا سے آج تک ہر فغفور کی عادات اور حرکات و سکنات او مملکت ختا کی حالات ہر ایک کے
عہد دولت مین شرح دار بیان ہے اور اس دفتر مین تاریخ کے سوا پند نصیحت موقع موقع پر
قلمبند ہے تا کہ کم سن اور ناتجربہ کار پڑھنے والون کو راہ دنیا داری کی معلوم ہووے اور
اسی خیال سے فغفورونکے خانوادون کی ترقی اور تنزلی کے اسباب بالتفصیل مرقوم ہین اور
اس جلد کے دوسرے دفتر مین ملک ختن اور تبت اور ماچین اور جتنے ملک اور جزائر کہ
باج گذار یا فرمان بردار ملک ختا کے ہین سبکا ذکر نہین چھوٹا ہے اور تیسرے دفتر مین اوس
لڑائی کا احوال ہے جو ختائیون اور انگریزون مین فی الحال ہوئی ہے الغرض اس فہرست کے
ملاحظہ سے اصل حقیقت اس تالیف کی ظاہر اور یہ بات سب پر ہویدا ہو گی بیشک ہوگی کہ کسقدر
محنت اور سعی سے یہ نسخہ مرتب ہوا اور اتنی باتون کا مجموعہ بنایا گیا کہ اسکے دیکھنے سے

علمای ہندوستان کی لاعلمی ملک ختا کے باب مین باقی نہین رہیگی اور کوئی خبر ضروری دانست کے احاطے سے باہر نہین چھوٹ جائیگی لیکن اگر میرے اتنے خون جگر کھانیکے بعد بھی کوئی امر قابل الذکر سہواً و خطائۃً مندرج نہوا ہو اور ارباب ادراک کو یہ تاریخ چین اس کمترین کی خطا پر چین بر جبین کرے تو عذر بندے کا یہی ہے مصرع کہ ہیچ نفس بشر خالی از خطا نبود ✤ بس کشور ختا کے بیان مین جو خطا واقع ہوئی ہو عطا سے اوسکو معاف فرماوین

تاریخ چین

دفتر اول

باب اول

چین تاریخ دانی کے فغفوروں پر واضح ہے کہ ایام قدیم سے مملکت وسعت آگین چین کا نام اور وہان کی صنعت اور حکمت کا شہرہ تمام ہر اقلیم مین تھا لیکن بسبب ہونے راہ و رسم اوس ملک کے لوگون سے کوئی عقدہ وہان کے نقیر و قطمیر کا کبھی کسی پر کھلا اور جو کچھ کہ احیاناً کہین ظاہر بھی ہوا تو لوگ اوسے فسانۂ عجیب اور حکایتِ غریب سمجھے یہان تک کہ عاقل اوسے باور نہین کرتے تھے اور اہل خبرت اوس پر کان نہین دھرتے اور چونکہ اہل خطا اجنبی کی صورت سے نفرت کرتے اور خود بھی خطاء اجتہادی سے کسی اقلیم کی سیر کو بے کیفیت سمجھتے تھے اس لیے اپنے ملک کو جس طرح لشکر کے قلب مین پادشاہ ہوتا ہے عین نافِ زمین مین واقع جانکر بلقب چنگوی یعنی سلطنت درمیانی نامزد کرتے اور کہتے تھے کہ اونکے ملک کی چارون طرف اور سب ولائتین مثل جزائر کے اس بے حقیقتی کے ساتھ واقع ہین جیسے آفتاب کے گرد ستارے غرض غرور اور جہل اس خیال کے باعث تھے پر جب تجارت کے وسیلے سے اہل خطا کو عرب اور فرنگستان کے لوگون سے راہ و رسم پیدا ہوئی اور اون ملکون کی خوبیان اوس دیار مین مشہور ہوئین جب اونکی یہ کج فہمیان دور ہوئین **لمولفہ**

ہنر پر نہ بھول اپنے اسے پر ہنر	کہ تو سے ہے ہنر سے بھی بہتر ہزار
گلستان مین ہین پھول اقسام کے	مگر ایک سے ایک ہے ہین کام کے

ہے مہتاب ہرچند عالم فروز	و لے بے حقیقت ہے ہنگام روز
چہ خوش گفت گوینده نیکمرد	خدپنج انگشت یکسان نکرد +

الغرض چین کا نام جو اکثر زبانون مین اندک تغیر اور تبدیل کے ساتھ مروج ہے ختن والون سے سننے مین آیا اور بعض خطائی مورخون نے یہ بھی مذکور کیا ہے کہ فغفور چینگچی ہوانگٹی نے بنگالے کی طرف ایک جنگی بہر بھیجی تھی اور وہ بہر جن ملکون سے گئی وہان شہرت اوسکے نام کی پھیلی لیکن بنگالے کی کسی تاریخ کی کتاب مین اوسکا ذکر نہین ہے اور نہ کسی تذکرے مین اسکا مذکور ہے اور قیاس سے بھی دور ہے کہ وجہ تسمیہ کا شہرہ اس جہت سے ہوے غرض یہ امر واقعی ہے کہ اوس مملکت عظیم الشان کا نام ونشان ہمیشہ سے نزدیک و دور مشہور ہے چنانچہ ایام قدیم سے حکمت چین اور حجت بنگالہ عوام الناس مین ضرب المثل ہے خاص ملک چین کی سرحد شمالی پر ملک تاتار واقع ہے اور مشرق پر بحر چین اور مغرب کوہستان اور صحرا اور بیابان تبت اور جنوب مین بحر محیط اور ملک ٹانگین اور ختن اور دیوار خطا سے سمندر تک جو شمالی اور جنوبی سرحد ہین خاص ولایت چین قریب آٹھ سو کوس طول مین اور مشرقی سمندر سے سرحد تبت تک ساڑھے سات سو کوس عرض مین ہے مگر فغفور کی عملداری کی وسعت اس سے کہین زیادہ ہے اور دفعتہً بیان مین نہین آسکتی اور اوسکا حال تفصیلاً آگے چل کے کھلے گا انشاءاللہ تعالی اور یہان اتنا ہی کافی ہے کہ اسکندر رومی اور دارا اور قیصر کے تابعدار اتنے بندۂ خدا کبھی نہین تھے اور نہ اس وسعت کا ملک اونکے زیر فرمان تھا اور نہ کسیکی سلطنت کو ایسا قیام ہوا جیسا کہ اس جہان حادث پر حوادث مین مملکت خطا کو دوام ہوا + **مثنوی لمولفہ** دلا ملک دنیا پہ مت جی لگا + کہ پل بھر مین سب کچھ یہ ہوگا فنا + نہ دارا رہا اور نہ وہ داوری + نہ وہ حشمت و جاہ سکندری + نہ قیصر رہا اور نہ قیصر شہی + نہ وہ ملک فیروزی و فرہی + کسیکا نہ ٹھہرا یہان پر قدم + نہ کاؤس و کسری نہ خسرو نہ جم + ہے ملک خطا گرچہ ایکحال پر + مگر اعتماد اوسپہ ذرہ نکر + اگر آسمان کینہ جوئی پہ آئے + تو دم بھر مین کچھ اور ہی کر دکھائے +

جہان اے برادر نماند بکس ✤ دل اندر جہان آفرین بند و بس ✤

باب دوم

بعضے مورخ خطا کے ملک کو پندرہ صوبون مین اور بعض سولہ اور بعض اٹھارہ مین تقسیم
کرتے ہین لیکن اِس اختلاف سے کچھ قباحت واقع نہین ہوتی ہے کیونکہ ہر شخص نے اپنے
تحقیق کے اعتبار سے روایت کی ہے لیکن جن لوگون نے اِن باتون مین تردد کیا اونھون نے
یہ کہا ہے کہ درحقیقت اوس سلطنت باعظمت کی قسمت پندرہ صوبون مین کرنی درست ہے

پہلا صوبہ پیچلی کہلاتا ہے اور دارالامارۂ پیچین اوسمین واقع ہے جب سردار تاتار کا دورہ
وہان ہوا اوس پادشاہ نے اِس سوچ سے وہان بود و باش اختیار کی تاکہ اپنے وطن سے
قریب رہے اور اگر خطائیون کا بلوۂ عام ہوے تو اپنی سرحد تک پہنچ جاوے غرض جب
اوسکی سلطنت کو استحکام اور قیام ہوا اور خوف شاجب بھی بیت السلطنت کی تبدیلی
ہوئی مگر موسم گرما مین فغفور واسطے تفریح طبیعت اور کسب راحت کے شہر جی ہول واقع
سرحد تاتار مین جاتے ہین اور وہان کی سرزمین نزہت آئین اور آب و ہواے معتدل فرحت
آگین سے حظ اوٹھاتے اور شکار کھیلا کرتے اور جاڑون کی آمد آمد تک رہ کر پھر دولت سراے
پیچین مین تشریف لاتے ہین اِس صوبے کے شمال کی جانب دیوار خطا اور جنوب مین
صوبجات شانٹون اور ہونان اور پورب کی سمت سمندر اور پچھم کی طرف صوبہ شانسی
کے پہاڑون کی قطار واقع ہے اور زمین یہان کی بے نشیب و فراز مثل کف دست کے
برابر ہے اور چونکہ ریتی بہت ہے اور آفتاب کی تمازت بشدت ہوتی ہے اِس لیے
مثل زمین اور صوبجات کی تیز اور زرخیز نہین ہے پھر بھی جاؤل کی فصل اچھی ہوتی ہے
غرض اگر اِس صوبے مین دارالسلطنت نہوتی تو تین کرور اسّی لاکھ باشندے جو یہان
بود و باش کرتے ہین اونکی غذا کی صورت ایسی ناقص اور ناقابل زمین سے میسر نہوتی
لیکن چونکہ پیچین کا شہر پاے تخت اور ساری مملکت کی تجارت کا مرجع ہے اور تجار

اور بیپاریون کا مجمع اور بوسیلہ دریا بخصوص بذریعہ نہرون کے وہان تک پہنچنے مین
دقت اور کلفت کم ہوتی ہے اس سبب سے پچیلی کے لوگ قحط کی صورت بدخوابی مین بھی
نہین دیکھتے ہین ٭ اس شہر کے باشندے صاحب علم یا اہل حرفہ کم نکلتے ہین لیکن لڑائی بھڑائی
کے قابل خوب ہوتے اور دونون قوتین جو سپاہی کو لازم ہین یعنی بدون اونکے سپاہگری
مین خامی اور ناتمامی رہتی ہے یہان کے باشندون مین پائی جاتی ہین یعنے طاقت جسمانی
اور قوت طبعی کیونکہ اگر پہلی قوت نہووے تو لڑائی کی ضروری ورزشون مین قصور پایا جاوے
اور دہاوا مارنے اور کشش و کوشش کرنیکی توانائی نہووے اور دوسری قوت جب تک
نہین ہوتی ہمت اور جفاکشی اور بھوک پیاس کی شدت کی برداشت اور میدان جنگ
مین زخمون سے بغلگیری اور موت سے چار چشمی کرنی غیر ممکن ہوتی ہے الغرض پچیلی کے
باشندون مین یہ دونون قوتین ہین اور جنگ و جدل کی طرف طبیعت اونکی بہت میلان
کرتی ہے لیکن کسب علم مین توجہ کم ہوتی ہے ٭ دار الامارہ چیپن کا شہر بہت بڑا ہے اور
ارسکا شکل مربع مستطیل نو کوس کے عرصے مین ہے اور شہر پناہ کی دیوار بیس ہاتھ سے زیادہ
اونچی اور زیر دیوار ایک چوڑی اور گہری کھائی کھدی ہوئی ہے اس دیوار کے اوپر ستر ستر
گز کے فاصلے پر چارون طرف برج ہین اور اونکی بلندی دیوار سے ستائیس ہاتھ اونچی ہے
اور ہر برج کے دو طبقے ہین پہلے مین توپین چنی ہوئی ہین اور دوسرے طبقے مین پہرچوکی کے
سپاہی رہتے ہین ٭ شہر پناہ کی دیوار کی نیو ستر ہاتھ چوڑی ہے اور فصیل کے اوپر اتنی ہے
کہ بارہ سوار ملے ہوے اوسپر گھوڑا دوڑا سکتے ہین جسوقت کوئی مسافر فرنگستان کے کسی
شہر کے قریب آن پہنچتا ہے تو بڑی عمارتین شاندار اور گرجون کے منار دور سے دکھائی
دیتے ہین اور علی ہذا القیاس اہل اسلام کے شہر جیسا کہ قسطنطنیہ کے نزدیک جب آدمی پہونچیگا
مسجدون کی گنبدین اور بالاخانون کی چھتین اور منارون کی چوٹی پہلے دکھائی دیویگی مگر
چیپن کا حال اسکے برعکس ہے یعنے جب تک شہر پناہ کی دیوار اور ڈیوڑھیان طے نہین ہون

ایک حویلی کی صورت دکھائی نہین دیتی اور سارے شہر مین ایک بھی ایسی عمارت نہین ہے
کہ جسکی بلندی شہر پناہ کی دیوار سے زیادہ ہے اور اگر تیر بھر کے فاصلے سے کسی شخص جنب کو
شہر پناہ کی دیوار باہر سے دکھائی دیجاوے تو یہ سمجھے کہ کسی میدان وسیع مین دیوار کھینچی ہوئی
ہے اور بڑے بڑے برج نوبتخانون کی مانند جگہ بجگہ بنے ہوے ہین لیکن جسوقت صدر دروازے
کے اندر قدم رکھیگا تو شہر بارونق اور پر تکلف دکھائی دیگا مین شہر کے بیچ مین سے ایک
چوڑی سڑک گئی ہے اور دورویہ دوکانین ہین جسمین ہزارون طرحکی جنس تجارت کی چنی ہوئی
ہین اور ہر دوکان کے سامنے اقسام رنگ کے فیل پائے کوتی سنہرے کوئی روپہلے صیقل کئے ہوے
اور اوپر اوسی دوکان کی چیزون کی فہرست اور بیچنے والون کی طرف سے اونکی تعریف
لکھی ہوئی ہوتی ہے اور دوکانون کی دیوارین اقسام طرحکے رنگ سے رنگی ہوئین ہین
اور ہر پیل پائے پر جھنڈیان طرح بطرح کی اوڑتی رہتی ہین اور حقیقت یہ ہے کہ بازار کے
دونون سمت کیفیت باغ و لبستان موسم بہارستان کی سی پائی جاتی ہے **مثنوی**

دوکانین قطعدار ہر سو بنین ✤ قرینے سے انواع چیزین چنین ✤ کسی سمت میونکا بازار ہے
✤ کسی جا پہ پھولون کا انبار ہے ✤ مٹھائی کی دوکان پہ یکسر ہجوم ✤ مگس شہد پر جیسی کرتی ہے
جھوم ✤ مٹھائی جو فرہاد لب پہ دھرے ✤ تو شیرینی سے دل اپنا کھٹا کرے ✤ کوئی
سرخ رو یان ہے بیچتا ✤ رگ تان سے جان ہے اینچتا ✤ جہان عطر والون کی دوکان ہے
تو پھر وہان عطر دل و جان ہے ✤ کھلونے عجائب دھرے یکطرف ✤ غم دل جسے دیکھ
ہو برطرف ✤ جواہر کی دوکان پہ ایسی چمک ✤ کہ خود جوہرون مین نہین وہ دمک ✤ کہین
اطلس چین کی پوشاک ہے ✤ کہ شائق کا دل اوسپہ صد چاک ہے ✤ ہوتی شب تو پھر ہے
عجائب سما ✤ کہ یکسر منور زمین آسمان ✤ غرض خوبیان ایسی اسے دور مین ✤ ہنو کیونکہ آخر
ہے بازار چین ✤ غرض جتنی چیزین دوکانون مین چنی ہوئی ہین اون مین سے تا بدست
بنانے والون کے صندوق مین جو تکلف ہوتا ہے دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے ۔ تمام

مملکت ختا مین اس پیشے کے لوگ کثرت سے ہین اور مردون کی قدر و تعظیم جو ختا مین کی جاتی ہے روے زمین پر کہین نہین ہوتی اوسکا حال شرح وار دوسرے دفتر مین بیان ہوگا پیچین کے شہر کی دو تقسیم کی گئی ہے ایک کا نام ختائی شہر اور دوسرا تاتاری شہر کہلاتا ہے۔ اور مورخون مین اختلاف ہے کہ کس عہد مین یہ دو تقسیمین شہر کی ہوئین بعضون نی روایت یہ ہے کہ جب اس ملک مین مغلون کی سلطنت ۱۲۸۰ تیرہ سو یحی مین قائم ہوئی اوس قوم کے جتنے لوگ تھے اہل چین سے الگ ایک جگہ جدا بود و باش کرنے لگے چونکہ اوس محلے کی عمارتین اونھون نے بنائین تھین اس لیے اونکا مسکن اونکے نام سے نامزد ہوا اور بعضے کہتے ہین کہ جب مانچو تاتار کا دور ہوا جن کے خاندان مین بالفعل وہانکی سلطنت ہے اون کے رہنے کے لیے شہر کا ایک قطعہ ختائیون سے الگ مقرر ہوا اور وجہ تسمیہ یہی ہے کہ پیچین کا نصف شہر تاتاری کہلاتا ہے او ایک دیوار اونچی اور چوڑی اوسکے چارون طرف کھینچی ہوئی ہے تاکہ علٰحدگی صاف معلوم ہو اور یہ حصہ پیچین کے شہر کا نہایت آراستہ او پیراستہ ہے * دارالامارہ کے شہر کی راہین چوڑی اور سنگی بنی ہوئین اور دوکانین بوقلمون سامان آرائش گوناگون کے سجی ہوئین ہین لیکن گلی کوچے کا حال تباہ ہے یعنے بیشتر مقام پر بسبب تنگی کے صرف ایک آدمی کے جانیکی راہ ہے اور کہین کہین ایسی تنگی ہے کہ اگر راہ چلنے والے دہنے بائین ہاتھون کو پھیلائین تو دونون پہلو کے مکانات چھو جائین اور چونکہ گلیان کچی ہین گرمیون مین گرد و غبار سے اور برسات مین کیچڑ سے لوگون کو سخت حیرانی ہوتی ہے * شہر کے نو دروازے نہایت بلند اور اون مین سے جنوب کیطرف تین قریب قریب واقع ہین اور بیچ کا دروازہ فغفور کے رہنے کے قصر عالی اور محل سرا اور دیوان خانے او محکمات سلطنت کا ہے اور یہ سب عمارتین ایک جا پر ہین بلکہ فغفور کے ہر طرح کے علاقہ دار اوسی ایک دیوار کے احاطہ مین رہتے ہین اور اوسی عرصے مین جو اڑہائی کوس کا ہے سارا کارخانہ نظام و انتظام مملکت

اور ہند و تبت ولایت کا دولتخانہ فغفور کا واقع ہے ہر چند کہ یہ جگہ مین شہر کے درمیان ہے
پر صناعی اور کاریگری کی بدولت باغ اور صحراؤن کی فضائیت اور سبزہ اور آب و ہوا کی
کیفیت وہان حاصل ہے چنانچہ ایک نہر فغفور کے دولتخانے سے نکلی ہے جو آب زلال سے
ملبب بہتی ہے اور دونون کنارے کی زمین مین کسیطرف سبزی کی لہک اور کہین پھولون کی
مہک کسی جا رنگت گل کا ڈہڑ ہاپن اور کسی جانب ریحان اور سنبل سے کیفیت چمن ادہر
پانی کی لہر سے دل لہراتا اودہر سبزے کی بہار سے جی بھر جاتا نہر مین پانی کا زور درختون پہ
چڑیون کا شور ادہر ٹیلے کا مزہ اور اودہر دامن کوہ کی فضا غرض عجب طرحکی کیفیت تمام
ہر صبح و شام حاصل ہے کہ جسکی تعریف مین کلام نخچون کے بھی خام ٹھہرتے اور بیان
کاملون کے نام دہرے جاتے **نظامی** سوادش زلب سبزہ و مشک بید * چو باغ ارم
منبتش صد امید * بہشتی شدہ بشیہ پیرامش * دگر گوشہ بستہ بر دامنش * زتیہو و دراج و
کبک و تذرو * نیابی تہی سایۂ بید و سرو * گرایندہ بومش بر آسودگی * فرو شستہ خاکش
ز آلودگی * ہمہ سال ریحان و سبز شاخ * ہمیشہ درو ناز و نعمت فراخ * زمینش بآب زر آغشتہ
اند * تو گوئی در و زعفران کشتہ اند * خرامندہ بر سبزۂ آن زمین * خیالی نیابی بجز خورمی *
اور لطیف تر یہ ہے کہ اون سب تکلفات پسندیدہ مین بیساختہ پن پایا جاتا ہے اور اس
بے تکلفی مین بھی ایسا تکلف ہے کہ اوسکی تعریف ہو نہین سکتی کیونکہ کمال تقلید کا یہ ہے کہ
ہو بہو اصل معلوم ہووے اور یہ بات اس چاردیواری کے درمیان اتنی پائی جاتی ہے
کہ کسیکو تمیز نہین ہو سکی کہ لق و دق شہر کے اندر دہات اور صحرا کی کیفیت فقط حکمت اور
صنعت کے رو سے میسر ہے بلکہ ظاہر اسباب سے یقین یہی ہوتا ہے کہ ایک صحرا مین
عمارتین بنائی گئی ہین اور کئی بڑی بڑی جھیلین آمین کھدی ہوئی ہین جسکی خوبیان قابل دید
و شنید ہین القصہ ان جھیلون کے درمیان جو صناعی جزیرے بنے ہوئے ہین اون پہ
فغفور کی محلسرائین اور دولت خانے ایسے موقع کے ساتھ واقع ہین کہ اونکے اوپر سے

بجز ایک ہی نگاہ کے دریا اور صحرا اور کہسار اور باغ اور چمن اور سبزہ زار اور جہان کے تمام مناظر حسنہ کی کیفیت معلوم ہوتی ہے غرض جب دفتر دوم مین چین کے باغون کی حقیقت بیان ہوویگی اس جگہ کی کیفیت تحریر مین آئیگی * شہر پیچین مین بیس لاکھہ سے زیادہ باشندے ہین بلکہ بعض راویون کی روایت ہے کہ تیس لاکھہ ہین غرض اس حساب کو وہ شخص مبالغہ نہین سمجھیگا کہ جو اس شہر مین ایکدفعہ بھی پھرا ہوگا خلاصہ یہ کہ اوس نو کوس کے دایرے مین ایک خطائی عورت کی صورت نہین دکھائی دیتی ہے اور صرف مردون کی اسقدر کثرت ہے کہ شانے سے شانا چھلتا ہے اور جسطرح جسے دوسرے ملکون مین میلے ٹھیلے کے دنون مین جمعیت ہوتی ہے اور جگہ کی تنگی کے سبب ایک دوسرے پر گرا پڑتا ہے پیچین مین ہر روز ویسی ہی کثرت ہے اور جب کہ اس کثرت مین بجز چند مستورات تاتار کے کسی اور عورت کی صورت دکھائی نہین دیتی تو قیاس کے لئے کافی ہے کہ زن و مرد ملا کے کتنی خلقت ہوگی کیونکہ بجز تبت کے جہان خلقت مرد کی عورت سے سہ گونہ زائد ہے ہر ملک مین عورت کی کثرت مرد سے زیادہ ہوتی ہے تو ظاہر ہے کہ دہان بھی مستورات ذکور سے زائد ہونگی غرض جب کہ سواری پادشاہی امرا یا شہر کے کبرا کی جلوس کے ساتھ شہر مین نکلتی ہے اوسوقت خلق کی ایسی بھیڑ ہوتی ہے جسطرح چونٹیان ماند سے نکلتین ہین اب یہان کوئی کہہ سکتا ہے کہ ایام قحط مین اس شہر مین بڑی تباہی ہوتی ہوگی کیون کہ جس صوبے مین اتنے لوگ ہون اور وہان اناج کی پیدائش مطابق خرچ کے نہو تو پھر وہان کی تباہی کا کیا پوچھنا ہے لیکن اوسکا جواب یہ ہے کہ فغفور نے ہمیشہ کے لیے ایسا بندوبست کر رکھا ہے کہ اگر آٹھہ برس تک بھی برابر قحط رہے تو پیچین اور چارون گرد کی بستیون کے باشندون کو سرکار سے برابر خوراک پہونچائی جا سکتی ہے غرض اس فیاضی کا حال آگے چل کے کھلے گا خصوص دفتر دوم مین اسکا بیان تفصیلا مرقوم ہے * مانچو کی قوم سے ایک سردار تاتار ذی شعور عالی وقار کو پیچین کے شہر کی کوتوالی کا عہدہ ہے اور پادشاہی

انبار خانے اوسیکے سپرد ہین جو قحط کے اندیشے سے ہمیشہ ذخیرون سے معمور رہتے ہین
اور دار الامارہ کے اطراف مین بڑے بڑے دس شہر ہین جن مین چاولون کے گولے بہت
ہین اور اورون کو بھی معمور رکھنا اوسی سردار کے ذمے ہے غرض سچ تو یہ ہے کہ اور کسی
اقلیم کے پادشاہ کو قبلہ عالم کا لقب اتنا زیب نہین دیتا ہے جسطرح خطا کے شہنشاہ کو کیونکہ
اپنی رعیت کی پرورش اور اونکی بہبودی کے لیے کوشش کرنے کو سب کامون سے مقدم
اور سب مہمون سے اعظم جانتا ہے اور قحط سالی کے ایام مین انبار خانے کے دروازے
وا رہتے ہین اور لوگ فکر اذوقہ سے رہا اور سب طرحکا خراج اور خزانہ کی اس سرکار فیض آثار
سے معافی ہوتی ہے اور فغفور والا شعور یہان تک اپنی رعیت کے ساتہ فیض خاوندی
سے پیش آتا ہے کہ خالق کی خنگی کے آثار مخلوق کے دامن دل پر غبار تک نہین لاتے ✦✦
پیچین کا ناظم باوجود اس جاہ و جلال کے شہر کو توال کہلاتا ہے اور تمام شب شہر مین
اوسکو گشت کرنا ہوتا ہے تاکہ اپنے اپنے پہرون پر سپاہی اور چوکیدار ہوشیار اور اپنے
کام سے خبردار رہین اور اسکے تابع کے جتنے لوگ ہین ایسے ہوشیار اور دیانت دار ہین کہ
مدتون کسیطرح کی چوری یا سرزوری کم ظہور مین آتی ہے اور اگر کسی نے مہینون کی سعی اور
محنت سے نقب بھی کھودی تو مال کے لیجانے مین سلامت جانا اور جان بچانا محال ہوتا ہے
پھر رات کے بعد شہر کے سب دروازے جو سڑک کے موڑ پر واقع ہین بند ہوتے اور اون پر
دربان کھڑے رہتے ہین اور بجز طبیب کے یا جو اوس کی طلب مین جاتا ہے کسی اور کو مکان
کیا کہ گذر کرنے دیوین اور جو لوگ اس طرح جانے بھی پاتے ہین تو بے مشعل کی روشنی ساتہ لیے
آمد و رفت نہین کرنے پاتے اور یہ بڑا لق و دق شہر جسمین تمام روز شور و غوغا سے حشر برپا رہتا ہے
شب کو محلہ خاموشان ہو جاتا ہے کیونکہ شادی بیاہ ناچ رنگ کھانا پینا محفل مجلس اور ہر طرحکا
چرچا پہر شب کے اودھر ہی تمام ہو جاتا ہے اور بعد دروازون کے بند ہونے کے کسی کی مجال
نہین کہ دروازے سے باہر قدم رکھے یا اپنے مکان مین بھی غل غوغا مچاوے اور دن کو بھی

ہر گلی کوچے مین کوتوال کے پیادے متعین ہین تا کہ کوئی شخص فتنہ و فساد او کسیطرحکی بے ادبی نکرنے پاوے اور یہ لوگ ہر وقت کمربستہ کمر مین تلوارین باندہے اور ہاتھہ مین چابک لیے کھڑے رہتے اور حکم شاہی یہ ہے کہ وے بے تکلف اوس شخص کو ماینھین خواہ ادنی خواہ اعلی جس سے کوئی حرکت خلاف ادب اور تہذیب کے سرزد ہووے غرض اس نظام و انتظام اور ربط و ضبط کے سبب سے ہیچپین مین یہ امن و امان ہے کہ روے زمین کے کسی شہر مین شاید نہووے ✤ اب ذکر سابق سے یہ گمان نکیا چاہیے کہ ہیچپین مین ہر شخص تونگر او رمایہ ور ہے یا کسیکو تنگی اوقات نہین ہے کیونکہ کثرت خلائق کے سبب سے بشیترونکی اوقات ایسی ناچاری سے کٹتی ہے کہ مفلسی اور تنگدستی حد سے گذر جاتی ہے چنانچہ خشکہ اور نمک اور کبھی ایک آدہ لسن اور پیاز کی گرہ کے ساتہ اونکی غذا برسون ہوا کرتی ہے اور دودہ اور گھی کا تو کیا ذکر ہزارون کی عمر کٹ گئی ہے لیکن روٹی کی صورت اونھون نے نہین دیکھی بلکہ بعض کے حق مین قحط عام کے ایام باعث مسرت تام ہوجاتا ہے کیونکہ سرکار سے اونہین کو کھانیکو ملتا ہے اور اون بیچارون کی پوشاک کی یہ صورت کہ نیلی مرزائی مشابہ بغلی کرتے سے موٹی چکٹ کپڑیکی گلے مین پڑی رہتی ہے اور اوسیطرحکا ایک پاہجامہ اور گھاس کی بنی ہوئی ٹوپی سرپر اور گھاس ہی کا بنا ہوا جوتا چڑہا رہتا ہے اور غالب ہے کہ بدن پر سے یہ کرتا اور پاہجامہ دم بھر کے لیے برسون نہین اوترتا جب تک کہ چیتھڑونکی نوبت اور دوسرے جوڑے کی بہت حاجت نہین ہوتی ہے اور شہر ہیچپین مین گرانی ہمیشہ رہتی ہے یہانتک کہ اہل حرفہ مین سے جو بہت کامل ہین اونکو اگر آٹھہ آنے روز اجرت کے ملین تو وہ غنیمت سمجھین اور اکثر غربا فقط کھانے کپڑے پر خدمتگاری کرتے ہین اور چونکہ یہ سب باتین فغفور کے حضور مین روشن ہین اسی سبب سے چانول اور جوار باجرے سے ذخیرے سرکاری انبار خانون مین ہمیشہ معمور رکھے جاتے ہین ورنہ ایک سال کے قحط مین نقشہ ہیچپین صفحۂ روے زمین سے مٹ جاوے بلکہ اطراف و جوانب کے گانو اور شہر

بھی نسیت اور نابود ہو جاوین اور بعض سیاحون کا یہ بیان ہے کہ حوالی دار الامارة کی بستیون
مین لاکھون آدمی ہر سال ایام سرما مین سردی کی شدت سے مر جاتے ہین اور لباس گرم
تو کیا اوڑھنا بچھونا تک میسر نہین ہوتا اور نہ کویلا نہ لکڑی اونکے نزدیک ہوتی ہے کہ اوسے
جلاکے سختی سرما کو دور کرین اور اگر جنگل پاس ہوتا تو وہان سے غربا لکڑی چن لاتے اور جلاتے
بلکہ سیکڑون کوس تک کفدست میدان ریگستان ہے اور علاوہ اوسکے جاڑون مین مفلسی
سے اور گرمیون مین امراض حارہ سے کہ جسکا سبب ظاہر اکسافت کوچہ او تنگی مکانات اور
ہر گھر مین کثرت باشندون سے ہے ہزارہا لوگ ضائع ہوتے ہین باوجود اسکے آبادی کا وہ
حال ہے جو مذکور ہوا + اب لازم ہے کہ کچھ بیان اون شہرون کا کیا جاوے جو بعد دار الامارہ
کے صوبہ پیچیلی مین قابل تذکرہ کے ہین + واضح ہو کہ دوسرا شہر پیچیلی کے صوبے مین پوٹین فو
کہلاتا ہے اور بعد دار السلطنت کے اسیکا رتبہ معلوم ہوتا ہے اور پیچیلی کا ناظم ہمیشہ اسمین
بود و باش کرتا ہے اسکی سرزمین بہت لطیف اور زرخیز ہے اور تمام صوبے مین سوا پیچین کے
ایسی آبادی کسی مین نہین ہے + ہوکین فو تیسرا شہر پیچیلی کا ہے اور بجز اسکے اس شہر کی کوئی
دوسری بات مشہور نہین ہے کہ فیما بین حدود اسی شہر کے ٹین چن نام ایک دوسرا شہر ہے
جسکو لارڈ مکارٹ نے بہادر پادشاہ انگلستان کے سفیر نے طول و عرض مین برابر لندن کے
ٹھہرایا ہے حالانکہ خطا کے شہرون مین اوسکا رتبہ بہت کم ہے + چوتھا عالیشان شہر اس
صوبے کا چین ٹین فو کہلاتا ہے اور وہ اسقدر وسیع ہے کہ تیس شہر اوسکے توابع ہین اور
اوسکے شمال کیطرف پہاڑون کی ایک قطار ہے جسمین اقسام طرحکی جری بوٹی پائی جاتی ہے
+ یان ٹین فو کا شہر قریب سمندر کے واقع اور کاغذ وہان بنتا ہے اور چارونطرف اسکے پہاڑ مین
جسمین ٹین کے بہت سے معدن ہین + شیون ہوا فو ایک شہر بزرگ اور عظیم الشان ہے اور عمارتین اسمین
کثرت سے اور خوبصورت ہین اور رستے بہت صاف اور وسیع اور ترپولیے جگہ بجگہ نہایت
پر تکلف ہین اور یہ ترپولیے بطور یادگار کے اون لوگون کے لیے بنے ہین جو سپاہگری یا علم و

ہنر یا خیر خواہی سرکار یا اور کسی امر مین مشہور تھے اور جسطرح فرنگستان کے شہرون مین منار وغیرہ ان باتون کے لیے سرکار سے یا اتفاق رعایا سے بنائے جاتے ہین اوسطرح ختا مین تر پولیون کا دستور ہے کہ نام ورون کے بقاے نام ونشان کے لیے تیار ہوتے ہین چونکہ دیوار ختا اس جگہ سے بہت قریب ہے اگلے دنون مین جب چین مین ملکی بادشاہ تھے وے لوگ خوف سے یورش تاتار کے چند قلعے اس جگہ پر حفاظت ولایت کے لیے تعمیر کیے تھے اور اب ہر چند بسبب متحد ہونے بادشاہ خطا اور تاتار کے اوسکی کچہ حاجت نہین ہے مگر پھر بھی وہ عمارت قدیم موجود ہین اور اون مین بدستور سابق فوج متعین رہتی ہے کیونکہ داشتہ آید بکار * اس صوبے مین ایکاون شہر ہین لیکن جنکا ذکر ہوا فقط اونھین کا حال بیان کے قابل تھا اس لیے معرض ارقام مین آیا * صوبے پیچیلی کی سرزمین مین یہ خاصیت زور سے کہ چار عنصر سے تین مین شور ہے یعنے آب وہوا وخاک مین شوریت حد سے زائد ہے چنانچہ بعض پرگنون مین اگر صبح کیوقت میدانون پر نظر کیجیے تو یہ معلوم ہووے کہ ایک سپید چادر کا فرش کوسون تک بچھا ہوا ہے اور یہ فقط شوریت سے ہوتی ہے جو شب بھر مین جمجاتی ہے و ہوا مین یہ شوریت ہے کہ باوجود اسکے کہ غربا نہایت کثرت سے چھوٹے چھوٹے غلیظ اور تنگ مکانون مین رہتے اور اکثر گھرون مین یہ حال ہے کہ اونکے رہنے والے تمام شب گویا ایک کے اوپر ایک پڑے رہتے اور دن کو جب آدھے سے زیادہ اپنے کاربار مین نکل جاتے ہین تو باقی کو چلنے پھرنے کی جگہ ملتی ہے اور باوصف اسکے کہ شہرون کی گلی کوچے کہ افت سے بھرے رہتے ہین لیکن باینہمہ بسبب شوریت ہوا کے وبا اور امراض مہلکہ جو دفعتہً اور ملکون مین دکھائی دیتے اور عالمگیر ہوتے ہین صوبہ پیچیلی مین سننے مین نہین آتے اور دوسری دلیل شوریت ہوا کی یہ ہے کہ ہر طرح کے ماکولات پیچین مین بے سڑے اور گندیدہ ہوئے رہ سکتے ہین یہان تک کہ مچھلیان غیر نمک سود دو مہینے تک بازارون مین فروخت کیواسطے رکھی رہتی ہین اور نہین سڑتین تیسری دلیل یہ ہے کہ برس کے نو مہینے پانی شب کو جمجاتا ہے اور اوس پانی مین یہ شوریت

ہوتی ہے کہ جب وہ جمجاتا ہے تو دہوپ مین گھنٹون بے پگھلے رکھا رہتا ہے سوا اسکے پانی کی
شوریت اسی سے ظاہر ہے کہ اگر پانی جوش کیا جاوے تو دو گھڑی کے بعد اسکے اندر چارون
طرف سے ایک سفید تہ ملائی کی طرح جمجاتی ہے الغرض زمین و آب و ہوا سب شور ہین لیکن زراعت
پھر بھی بُری نہین ہوتی اور اہل ختا کی جدوکد اور محنت و مشقت سے آکے جبلی خاصیت زمین کی
بھی دور ہو جاتی ہے * دار الامارہ پیچین کے مغرب کی سمت برخ بایب یعنی گوشہ شمال و مغرب
پہاڑون کی قطار ہے اور اون مین ہرنین نافہ دار پیدا ہوتی ہین اور چونکہ یہ جانور مثل اور ہرن کے
گلے مین نہین رہتا اور ایک دو پہاڑون کی چوٹیون پر چرتا پھرتا ہے اور ایسے اونچے مکانون پر
سکونت اختیار کرتا ہے کہ اوسکی بلندی پرندہ دیکھکر تھرّائے اور وہان تک جانے مین درندہ کا
کلیجا مُنہ کو چلا آئے اور درندہ کا پانورہ جای اس جہت سے تحقیقات کما حقہ اوسکی عادات اور
حرکات کی نہین ہوئی اور شاید نہو ویلی لیکن اہل تبت و تاتار اور خطایون کی روایت یہ ہے اور
فرنگستان کے پادریون نے بھی اوسکی صداقت پر گواہی دی ہے کہ ترکیب اس ہرن کی اور
ہرن کیطرح کچھ ہے اور کچھ بکری کی طرح ہے لیکن سینگ نر اور مادہ کسیکو نہین اور ڈیل ڈول
قد و قامت بھی بنگالے کی بکری سے زیادہ نہین لیکن نزاکت اور چابکی حد سے زیادہ اور سبک و
چالاک وہ اسقدر ہے کہ ہوا اور بجلی سے اوسی تشبیہ دینی مبالغہ نہین اور اس ہرن کے مادہ کی ناف
مین مشک نہین ملتا اور نر کی ناف پر ایک تھیلی مین مشک ہوتا ہے * اب سنا چاہیے کہ خداوند
کریم نے چونکہ ہر جاندار کو اپنی حفاظت جان کی تدبیر سجھا دی ہے اس لیے اس ہرن کو سینگ
کے عوض مشک اوس نے عطا کیا ہے کیونکہ امر تحقیق ہے کہ جب شیر یا بھیڑیا یا اور درندے
کا خوف اوسکو ہوتا ہے تو مشک کی بو کا بقہ ہیطرح سے چھوڑتا ہوا گریز کرتا ہے کہ اوسکا
دشمن بیہوش ہو کر گر پڑتا ہے اور بعضے اوقات وس بو کی شدت حرارت اور یبوست سے
دماغ فوراً پھٹ کر مر جاتا ہے اور یہ پہاڑیون کی روایت ہے کہ غذا حاصل کرنیکے لئے خداوند
تعالے نے اس ہرن کو مشک عطا کیا ہے اور اونکا بیان یہ ہے کہ یہ جانور سانپ کو کھاتا ہے

اور سوا اوسکے گوشت کے دوسری غذا نہین کرتا اسلیے جب سانپ کو دیکھتا ہے مشک کی
بو سے اوسکو بیہوش کر کے کھا جاتا ہے غرض یہ بات مثل فسانے کے معلوم ہوتی ہے اور
اگر سچ بھی ہو تو تعجب نہین کیونکہ مشک کی بو سے سانپ دیوانہ ہو جاتا ہے اور یہ تحقیق ہے
کہ کسی کے پاس اگر زیادہ مشک ہووے تو سانپ اوسکو نہین کاٹتا ہے بہرحال اس مشک
کی تین قسمین ہین سب سے بہتر وہ جو تھیلی کے اندر مثل سنگ کے سخت جما ہوا ہوتا ہے اور اوسکی
شناخت یہ ہے کہ اگر سوت کو لہسن کے گرہ مین مل کر مشک پر ذرہ سا گھسے تو لہسن کی بو سوت
سے اوڑ جاوےگی اور دوسری قسم مشک کی وہ ہے کہ جسمین چھوٹے چھوٹے دانے ہوتے ہین اور
وہی ہندوستان مین بکنے آتا ہے اور تیسری قسم مثل روغن کے ہے لیکن وہ دوا کے کام کا نہین ہے
اور پہلی قسم کو دوسرے ملک مین لیجانا اور بیچنا نہایت ممنوع ہے اور فقط فغفور کے حضور
مین پہنچایا جاتا ہے اور اونکے اقربا کو جو قرابت قریبہ رکھتے ہین تقسیم ہوتا ہے اور ون کو اوسکا
ملنا محال ہے ✤ تین طرح سے اس جانور کا شکار ہوتا ہے ایک یہ کہ جب شکاریون نے دور سے
دیکھا یا پتا لگایا کہ ہرن کسی مقام پر ہے تو تین بانسری بجانے والے شکاریون کے ساتھ جاتے اور
کسی گوشے مین بیٹھکر میٹھی اور دردناک آواز سے ملائمت کے ساتھ بجاتے ہین اور چونکہ یہ لطیف طبع
جانور صداے خوش کا نہایت والہ و فریفتہ ہے اوسکے سنتے ہی اوسی سمت کو آہستہ آہستہ
ناچتا کترا تا ہوا چلتا ہے اور باوجود خوف اور رمیدگی جبلی کے یہان تک قریب جاتا ہے کہ
بندوق سے اوسے مارلینا سہل ہوتا ہے لیکن بانسری سے زیادہ لڑکون کے مہین او رہونی
سُر کے گانے پر ہوش کھو دیتا ہے اور بے ساختہ چلا آتا ہے اور جب شکاری بندوق سے شکار
کیا چاہتے ہین ان دو ترکیبون مین سے ایک کو کرتے اور دوسری صورت جال سے پھسانے کی
ہے اور تیسری یہ کہ جب وہ پانی پینے کو پہاڑ سے جھیل مین اوترتا ہے تو پیچھے سے شکاری سب
بڑے بڑے ڈھول اور جھانجھ بجانا اور حشرات مچانا شروع کرتے ہین اوسوقت دہشت سے
گھبرا کے ہرن پانی مین کود پڑتا ہے اور ڈوب مرتا ہے غرض ان تینون طور سے بندوق کا شکار

بہتر ہے کیونکہ جانور جلد مرجاتا ہے اور مشک بگڑنے نہین پاتا ورنہ اگر کچھ دیر تک اوسکو ایذا ہووے
تو مشک جو حقیقت مین خون ہے سارے جسم مین سرایت کرجاوے اور ناف مین مطلق نہ رہے
اسی لیے ہرن کے دام مین پھنسنے کے ساتھ ہی شکاری دوڑ کر ریشم کی ڈوری ناف کے گرد اسقدر
زور سے باندھتا ہے کہ بالکل رگون کی راہ مسدود ہوجاتی ہے ورنہ اگر ذرہ بھی کسنے مین دیر کی یا
اچھی طرح نہ باندھی گئی تو مشک کی صورت دکھائی نہین دیتی ہے اور گوشت اوسکا تلخ ہوجاتا ہے
اور مشک کی بو پیدا کرتا ہے اور یہ جانور بھیڑیا وغیرہ درندون کے ہاتھ کم ایذا پاتا ہے کیونکہ علاوہ
چستی وچالاکی اور رمیدگی کے بذاتہ اوسکو اسقدر حزم اور دوراندیشی ہے کہ اپنی مینگنی کو بلی کی مانند
خاک مین چھپاتا ہے اور پیشاب کرکے اوسکو چاٹ جاتا ہے تاکہ دشمنون کو اوسکا پتا نہ ملے
غرض حضرت انسان کی خونخواری درندون سے بھی زیادہ ہے کہ جو جانور شیر اور بھیڑیا کو اوس
ترکیب سے بھلاوا دیتا ہے وہ آدمی سے نہین بچتا * زرد رنگ کے چوہے اس صوبے مین افراط سے
ملتے ہین اور فرنگستان مین جو چوہے ہوتے ہین اور اکثر لوگ اونکو کلکتے مین لاکر بیچتے ہین اوسی
قسم کے بھی بہت سے صوبہ پیچیلی مین پیدا ہوتے ہین * اور جمادات سے اس صوبے کے پہاڑون
مین معدنیات سنگ چماق اور بلور اور سنگ مرمر کے ہین * پیچیلی کے صوبے مین تین کرور
اسی لاکھ باشندے ہین اور نظامت کے جنگی کارخانجات اور دیوانی کے اخراجات کے وضع
کے بعد ستہتر لاکھ سولہ ہزار دوسے چالیس روپے سکہ خراج زمین کی بابت اور تیرہ لاکھ ارتیس
ہزار چورانوے روپے بابت فروخت نمک اور دو لاکھ اکتالیس ہزار آٹھ سے اٹھانوے
روپے اجناس تجارت کی آمدنی ورفتنی کا محصول سالانہ فغفور کے خزانے مین اس صوبے سے
بطور پس انداز کے داخل ہوتے ہین اور جمع ان مبالغ کی بانوے لاکھ چھیانوے ہزار دوسے
بتیس روپے ہوتی ہے چونکہ ختا مین بجز ایک قسم کے پیسے کے روپے اشرفی کا سکہ جاری
نہین ہے اس لیے رواج چاندی سونے کی کلیون کا ہے اور ہر کلی ایک تولے کی وزن کی ہوتی ہے
اور ختا مین ٹیل کہلاتی ہے اور چونکہ کلکتے کے بازار مین تین روپیہ مرشدآبادی سکہ اور ایک آنہ اور

ایک پیسے کو ٹیل بکتی ہے اس حساب سے نامہ نگار نے مبلغ مذکور کی مالیت اوسط چہر ٹھہرائی ہے
تاکہ اس تاریخ کے ناظرین کو مطلب تک پہنچنے مین دقت نہووے * * * * * * * * * * *

تیسرا باب

گیانگ نان کے صوبہ کے بیان مین

یہ صوبہ ساری مملکت خطا مین زیادہ زرخیز اور قابل تجارت کے ہے اور چونکہ یہ دونون صفتین
وہان باہم جمع ہین گیانگنان کے برابر زرخیزی اور آبادی مین کم کوئی جگہ دکھائی دیتی ہے
اور اسکی پچھم حد پر صوبجات ہونان اور ہوکوانگ اور دکھن پر چنگیانگ اور خینکیانگ اور
پورب پر سمندر الٰانکین اور باقی صوبہ شان تانگ سے متصل ہے * جن دنون کہ خطائی فرمانروائی
وہین کے لوگون سے متعلق تھی اور شہریار تاتار سردار قبلہ خان نے اوس دیار پر یورش نہین کی
تھی اون دنون اسی صوبہ مین دار السلطنت تھی اور تختگاہ پادشاہ شہر نانکین کہلاتا تھا لیکن
جب کہ چنگیز خان کے پوتون نے ایک عالم کو تہ وبالا کر ڈالا اور قبلہ خان چین مین پہنچا تو شہر
پیچین کو اوس نے تختگاہ سلطنت قرار دیا * یہ صوبہ بہت وسیع ہے اور اوس مین چودہ
شہر بہت بڑے اور ترانوے شہر چھوٹے ہین لیکن سب بہت خاصے اور قابل
تعریف کے ہین اور بڑی تعریف تو یہ ہے کہ اُن شہرون مین سے کوئی ایسا نہین ہے جو
تجارت کے لیے مشہور نہووے اور کشتی اور جہاز کی آمد و رفت کی نہایت سہولیت ہے
کیونکہ یانگ سے کیانگ جو سب سے گہرا اور چوڑا دریا خطا کا ہے اس صوبے کے درمیان سے
بہتا ہے اور اکثر شہر اوسی کے کنارے پر واقع ہین اور جو کہ فاصلے پر ہین اون تک پہنچنے کے
لیے نہرین کھدین ہوئین ہین اور روا ے تجارت کے ایک اور سبب عظیم اس صوبے کے
زرخیزی کا یہ ہے کہ اہل حرفہ یہان کے بہت ہنرمند ہین اور اونکی کاریگری کی تعریف ہفت اقلیم
مین پھیلی ہوئی ہے اور ہر جگہ سے سوداگر چیزین خریدنے آتے ہین اسلیئے محصول کے بابت
بہت تحصیل ہوتی ہے اور فقط ایک شہر چانگ ہین اور اوسکے متعلق موضعون مین دو لاکھ

جولاہے سوتی کپڑے کے بنانے والے رہتے ہیں ✤ اس صوبے کے باشندے بہت اہل اور خلیق اور عقلمند ہوتے ہین اور علوم وفنون کیطرف بہت رغبت کرتے خصوص طبابت یہانکی بہت چمکی ہوئی ہے اور اطباے کامل اکثر اسی جگہ ملتے ہین ✤ کیانگ نان صوبے کا سب سے بڑا شہر نانکین کہلاتا ہے جسکا ذکر ابھی ہوچکا کہ ملکی پادشاہون کا دارالامارہ تھا اور اون دنون ساری مملکت مین ایسا خوبصورت اور وسیع اور عمدہ شہر کوئی نہ تھا اور اوس ایام کی جاہ وجلال کا حال ختائی سب یون بیان کرتے ہین کہ اگر دو شہسوار تیز رفتار گھوڑون پر ایک دروازے سے دم صبح نکلتے اور دہنے بائین گھوڑے ڈالکر تمام روز تک سرپٹ دوڑاتے ہوے شہر پناہ کی دیوار کے نیچے سے جاتے تو مغرب کے وقت وے دونون دوسرے دروازے پر جا ملتے اور باوجودیکہ ان دنون یہ شہر بہ نسبت آگے کے بہت خستہ حال ہے لیکن پھر بھی یہ احوال ہے کہ چوبیس ۲۴ کوس کے عرصے مین معمور اور آباد ہے اور سڑکین بہت وسیع اور سنگ بست و رو لکھو کہا دکانون سے مثل بہشت کے آراستہ وپیراستہ ہین اور شہر کے باہر ایک مینار ایک سو چھتیس ۱۳۶ ہاتھ بلند اینٹے کا بنا ہوا ہے اور اوسکے باہر سے وہ مصالحہ بجاے چونے کاری کے جما ہوا ہے کہ جس سے چینی کے برتن ہوتے ہین اور کاریگرون نے اپنی پختہ کاری سے نیچے سے اوپر تک یہ تکلف کیا ہے کہ باوجود نہ طبقہ ہونیکے ایک ڈال معلوم ہوتا ہے اور ایسے ایسے خوش رنگ رنگون سے رنگا ہوا ہے اور یہان تک طلا کاریون سے مطلا کیا گیا کہ جب آفتاب کا شعاع اوسپر پڑتا ہے تو نظر اوسپر نہین ٹھہرتی اور آنکھین چندھلا جاتین ہین اور عجب ایک عالم نور کا ساظہور مین آتا ہے کہ دیکھنے والے نزدیک ودور کو قصہ کوہ طور کا یاد پڑتا ہے اور باوجود اسکے کہ چار سے برس ہوے امینک کے گھرانے کا ایک شہنشاہ نے اس منارہ کو بنوایا تھا مگر آج تک کل کا بنا ہوا معلوم ہوتا ہے اور اندر اوسکے ہر طبقے پر ایک ایک گھر باریب وفر بہت مذہب ومطلا تصویرون اور بتون سے بھرا ہوا ہے اور باہر کی دیوارون مین صدہا طاقچے ہین کہ جن مین گھنٹے بیشمار بانقش ونگار اس انداز سے لٹکے ہوے ہین کہ جب کسی طرف سے ذری سی بھی ہوا چلتی ہے

تو اون سبھون سے اقسام طرح کی صدائے خوش بلند ہوتی اور نہایت میٹھی اور سُریلی لئے نکلتی ہے
اور روایت ہے کہ قریب ساڑہے پندرہ لاکھ روپے کے اس عمارت دلپذیر کی تعمیر مین خرچ ہوے
تھے مگر اہل بصارت کے نزدیک اس عمارت کی خوبصورتی پر سے کروڑون روپیہ تصدق ہے
کہ جسکے دیکھنے سے بڑے بڑے معمارون کا رنگ فق ہے ✦ **مثنوی لمولفہ** ✦ ہے منارا کہ اک عمارت نور
جسکے ہر طرف نور کا ہے ظہور ✦ اوسکی نقشون کو گر کرینگے یاد ✦ چین مانگیے مانی و بہزاد ✦ گر
کرین فکر سے وہ دامن چاک ✦ کھینچے اونسے نہ اوسکا خاکا خاک ✦ کہین اوسکو تو عقل سے ہے
قرین ✦ فی الحقیقت نگارخانۂ چین ✦ چونکہ شہر نانکین وہانکے ملکی بادشاہون کا دارالامارہ تھا
اسلیے جب قوم تاتار نے اوس دیار پر فتح پائی وہانکی عمارات اور شاہنشاہون کے مزارات کو تڑوا
کھدوا ڈالا اور اوس آبادستان قدیم کو ویرانہ کردیا اور سب کچھ اس شہر سے لوٹ کر اپنے بیت السلطنت
پیچین کو آباد کیا لیکن ہنرورون کا ہنر اور جد وجہد پیشہ وران ہنرور اور اہل علم کے علوم وفنون
کو وہان تک نہ پہنچا سکے کیونکہ یہ سب عجب بیان یہان کی آب و ہوا کی تاثیر سے متعلق ہین ایک قسم
کی لال روئی اس شہر کے گرد ونواح مین پیدا ہوتی ہے جس سے ایک طرح کا کپڑا خوش رنگ اور
مضبوط بنا جاتا ہے اور وہ ہندوستان مین بھی بکنے کو آتا ہے اور عوام الناس اوسے لال کنین
کہتے ہین اور اس روئی کا عجب خاصہ ہے کہ اگر اوسکے تخم کو سوا نانکین کے اور کسی جگہ مین
بوئے تو روئی سفید ہوئیگی اور وہ رنگ مایل بسرخی جو شہر نانکین کی اطراف مین بسبب تاثیر
زمین کے روئی مین ہوتا ہے روے زمین پر کہین نہین ہوتا ہے اور یہ نانکین وہ شہر ہے جہان
سنہ ۱۸۴۲ع مین بعد اتمام لڑائی کے صلحنامہ درمیان والی چین اور اہل برطان کے لکھا گیا ہے
اور اوسکا حال انشاء اللہ تعالی دفتر دوم مین لکھا جائیگا ✦ بعد اس شہر کے صوبہ کیانگ نان مین
سوچو کا شہر قابل مذکور کے ہے بلکہ مملکت ختا مین اس لطف کا کوئی شہر دکھائی نہین دیتا ہے
اور ختائی سب اس بلدۂ آباد مینو سواد فسحت بنیاد رشک ارم ذات العماد کے باب مین کہتے ہین
کہ زمین پر نقل بہشت کی موجود ہے اور جن انگریزون اور دوسرے اہل فرنگ نے اس شہر کو دیکھا ہے

اور وہان کی نقد خوبی کو محک امتحان سے پرکھا متفق القول ہین کہ روے زمین پر ایسی جگہ نہین ہے
او معلوم یہ ہوتا ہے کہ جب خداوند عالم و عالمیان نے اس خطہ کو عرصۂ شہود پر لایا تو خزانہ غیب
سے اوسکے دامن حال کو نقود صفات خوبی سے بھر دیا کیونکہ سرزمین وہان کی یہان تک زرخیز
اور لطافت آمیز ہے کہ جہان کشتکاری ہوتی ہے وہان خوشبو اور خوش رنگ پھولون کا جنگل
ہو رہتا ہے اور توت کے درخت ازخود پیدا ہوتے ہین اور ہوا یہان کی لطیف و دلکشا اور پانی
خنک اور خوش ذائقہ مثل تختہ بلور کے شفاف بلکہ آب گہر سے باآب اور صاف ہے اور
ہندوستان کے ایام بہار کا لطف وہان پر چارون موسم مین ملتا ہے کہین گل پھولا ہے
کہین غنچہ کھلتا ہے اور غذا او عیش و عشرت کے اسباب سستے اور کثرت سے ہمیشہ میسر ہوتے ہین
لوگ فارغ البال مرفہ الحال مزے سے کھا پی کر آرام سے سوتے ہین باشندے وہان کے
خلیق خوش مذاق صاحب جوہر ادب اور تہذیب مین طاق ہین مکانات ستھرے اور عالی
اور سڑکین صاف و پختہ وضع کی نرالی اور صدہا نہرین شہر کے محلون مین آب زلال سے
لبریز بہتین اور کشتیان اوسمین خوش قطع اور خوشرنگ پھرتی ہین اور اونکے کھیونے والیان
صدہا رنڈیان باحسن و جمال پری تمثال زہرہ جبین مشتری خصال خوش عشوہ انداز سخن طراز
لطیفہ باز بات باتون مین ناز طالب نیاز جو پل بھر مین ہزارون زورق دل کو دریاے محبت کے
پار لگاوین اور صدہا سفینہ صبر کو قلزم ناکامی مین ڈوبا دیوین اون کشتیون مین بیٹھے رہتے ہین*
لارڈ مکاتلی بہادر سفیر انگلستان کے مصاحبون مین ہمفرا صاحب ایک شخص بہت لائق و فاق
تھے وہ اس شہر کے باب مین فرماتے ہین کہ سوچو کا شہر تعلیم گاہ اصحاب علم و تجارت و ارباب ہنر و
حرفت اور مجمع و مسکن نٹون اور بھانڈون او نقالون او شعبدہ بازون اور لولیان گلفام
و نسرین تنان سمن اندام کا ہے اور یہی شہر ختائیون کی وضع پوشاک زبان دستور اور رواج کی
یکسان ہے دلیل یہان کا دستور سند یہان کی چال ہے غرض ہر بات مین یہ شہر خزانہ ہے
یہان کا آدمی ہر فن مین اوستاد صاحب ایجاد ہے اور اوسکی وسعت کی یہ ایک بڑی دلیل

بے قال و قیل ہے کہ لارڈ میکارٹنی بہادر نے اس شہر کی چوتھائی کی سیر کی تھی جسمین چار گھڑی کامل
گھوڑے کی سواری مین تھے اور اسی جگہ سے امیرون کے محلون کے لیے حرمین خرید کی جاتی ہین
اور بہت لوگون کا یہی پیشہ ہے کہ حسینہ اور جمیلہ چھوکریون کو مول لیکر گانے بجانے نشست و
برخاست و آداب محبت مین تعلیم کرکے ختائی امرا کے محل سرا مین داخل کرتے ہین اور تعجب یہی ہے کہ
ایک ہی شہر مین اس عیش و عشرت کے ساتھ علم و ہنر کا بھی نہایت چرچا ہے کیونکہ علم اور عیش سے ہمیشہ
کی دشمنی ہے اور جسکو کہ سواے شکار و سیر ہے اوسکو علم و ہنر سے بیر ہے ٭ سونگ کیانگ ایک
اور شہر اسی صوبے کا ہے اور ساری مملکت ختا کے علاوہ غیر ملکون مین بھی اقسام طرح کے سوتی کپڑے
اسی جگہ سے جاتے اور نہایت باریک و مضبوط ہوتے ہین ٭ چوتھا شہر اس صوبہ کا چینگ کیچو کہلاتا ہے
اور یہان کے پانی کی یہ تاثیر مشہور ہے کہ چاے جب اسمین جوش دیجاتی نہایت لذیذ ہوتی ہے
اور اسکے تحت مین ایک چھوٹا سا شہر ہے جہاں پر ایک قسم کی پیالی چاے پینے کے لیے بنتی ہے جسمین
دم بھر رکھنے سے ذائقہ چاے کا اسقدر بہتر ہو جاتا ہے کہ فغفور اور ختائی امرا اوسی مٹی کے ظرف
مین چاے پیتے اور شاید زمرد کی پیالی کی اتنی قدر نہین کرتے ہین ٭ پانچوان شہر قابل الذکر چینگ کیانگ
کہلاتا ہے اور چونکہ سمندر کیطرف سے دشمن کی تاخت کی صورت یہان ہو سکتی ہے اس لیے
فوج متعدد متعین رہتی ہے اور قلعہ یہان کا اور شہر پناہ کی دیوارین خوبصورتی اور مضبوطی مین بانند
ہین اور تجارت بھی بسبب قرب بحر محیط بہت چمکی ہوئی ہے ٭ یانگچو کا شہر مانند سوچو کے فضا و زینت
اور تکلف اور آبادی کے لیے نامور ہے اور لوگ بھی یہان کے بہت عیاش ہوتے ہین اور
اکثرون کا پیشہ یہ ہے کہ چھوکریون کو تعلیم کرکے اور طریقہ دلفریبی و جان ربائی ناز و انداز ادا یا
غمزہ و عشوہ سحر و کرامات رمز و کنایہ محاورہ روزمرہ چستی و چالاکی سیماب وشی شعلہ مزاجی تراش و
خراش سخن غرض ساری ضروریات اس فن کے سکھا اور محاسن سیرت سے حسن صورت کو دوبالا
بنا امیرون کے ہاتھ بیچ ڈالتے ہین اس شہر کی وسعت و فسحت آراستگی و پیراستگی اکثر سیاحون کی
روایتون سے ثابت ہین نمک کے تاجرون نے اپنے خرچ سے فغفور کے لیے عیشگاہ بنا دیا ہے

اور وہ طول و عرض مین اتنا ہے کہ بعض شہر اتنا وسیع نہین ہوتا اور جو تکلفات فن باغبانی
کے ملک ختا مین معمول ہین یہان بھی پائے جاتے اور دفتر دوم مین اوسکا حال بالاجمال معرض
ارقام مین آویگا + نگانکین کا شہر اس صوبے کی ولایت مغربی کا پاے تخت ہے یعنے دو تقسیمین
جو بسبب وسعت صوبے کیا نان کی گئی ہین اور بہتر انتظام کے لیئے ہر ایک مین الگ الگ
صوبہ دار مقرر ہین ان مین سے ایک کی رہنے کی جگہ یہ شہر ہے اور چونکہ تاجرون کی فرودگاہ ہے
زرخیزی اور آبادی مین بھی مشہور ہے + ہیچو ایک اور شہر ہے جہان کے لوگ بہت قانع اور کفایت
شعار اور راست بازی اور نیک معاشی کے لیے مشہور و معروف ہین اور ان صفتون کے جمع ہونے
سے یہ بات اونھون نے پیدا کی ہے کہ اون لوگون کا قول و قرار زبانی دوسرے شہر والے کے
روپے سے بہتر ہے اور اونکے یہان کی چاے اور سیاہ روغن اور لکھنے کی روشنائی اور چینی برتن
بنانے کی مٹی ہر جگہ رغبت سے خرید کی جاتین اور اسکے اطراف مین جو پہاڑ ہین اون مین معدنیات
سونا اور چاندی اور تانبے کی ہین + الغرض صوبہ کیانان مین سے تیس شہر چھوٹے بڑے ہین
لیکن عاصی نے سب کا ذکر ضرور نہین سمجھا اور جو نامور ہین اونھین کا بیان کیا اور تین کروڑ بیس لاکھ
باشندے اس صوبے مین رہتے ہین اور فغفور کے خزانہ مین بعد وضع اخراجات جنگی او ملکی ایک
کرور بابت خراج ملک او ر تریسٹھ لاکھ روپیہ بابت فروخت نمک ساٹھ لاکھ اسّی ہزار روپیہ
بابت محصول اجناس تجارت سالانہ پہنچتا ہے + اس صوبے کے متعلق سانگ مینگ کا جزیرہ
تیس کوس کا ہے اور نو کوس عرض مین ہے اور یہ جگہ اوایل مین جنگل اور بیابان تھی جہان بدمعاشون کو
واسطے تنبیہ کے شہر بدر کرتے تھے بعد اسکے چند غریب آدمی سہولت معاش کے لئے وہان
بس گئے اسیطرح سے وہان کی آبادی بڑھی اور دن بدن ایسی ترقی ہوئی کہ اب اوسمین ایک شہر
اور چند گانون بہت آباد ہین وہان کی اکثر جگہ اسقدر زرخیز ہے کہ سال مین دو فصلین ہوتی ہین اور
نمک یہان اس قدر بنتا ہے کہ فقط وہان کی پیدائشی نمک سے کئی صوبے کا خرچ متعلق رہ سکتا ہے

چوتھا باب

نگانکین
ہیچو ...
کیانان صوبہ ...

صوبہ کیانگسی کے بیان مین

اس صوبہ کے نام کے ترجمہ سے یہ بات پائی جاتی ہے کہ کیانگنان کے صوبہ کی پچھم طرف پر واقع ہے اور حالانکہ اوسکی سرزمین نہایت سیر حاصل ہے لیکن باشندے اس کثرت کے سات ہین کہ بڑی تنگی سے اکثر غربا کی گذران ہوتی ہے اور لوگ چونکہ کفایت شعاری کے باعث سے خوراک اور پوشاک مین کم تکلف کرتے ہین اور گرما اور سرما کی شدت کا دفعیہ جسطرح بن پڑتی کر لیتے اونکے رنگیلے پڑوسی حضرات کیانگنان جنکا ذکر باب سابق مین ہوا ہے ان بیچارون کی وضع قطع پر پھبتیان کستے ہین اور یہ نہین سمجھتے کہ تحمل اور بردباری کے سات پھٹے پرانے کپڑے اور نان خشک بے نمک پر اکتفا کرنا اوس کمخواب اور تنجن سے ہزار گونہ بہتر ہین جو مسخرے پن سے میسر ہوتے غرض اوس صوبے کے باشندے مزاج کے بہت مدبر ہوتے اور لیاقت تدبیر منازل اور سیاست مدن کی اونمین ایسی ہوتی ہے کہ امور سلطنت مین دخل پانے کے سات ہی جلد درجہ بدرجہ ترقی کرتے ہین ۔ اس صوبہ کی حد مین جتنے پہاڑ ہین وہان معدنیات سونا اور چاندی لوہا اور سیسا اور ٹین کی ہین اور اون پہاڑون پر جڑی بوٹی اقسام طرح کی ملتی اور دوا کے کام آتی ہین اگر ختائیون کو علم معدن اچھی طرح ہوتا تو اس جگہ کے پہاڑون کے معدن مین بیقدر زیادہ کہ ہم ہار یہ حاصل ہوتے لیکن ترکیبین کھودنے اور دہاتون کے فرق کرنیکی نہین آتی اور یہ لاعلمی اس سبب سے ہے کہ حکماے قدیم چین کے دستور العمل کو درست کر گئے اونکا حکم یہ تھا کہ سونا اور چاندی کے معدن نہ کھودے جاوین اور فقط زراعت اور دوسری پیدائش ملک پر قناعت کرین اور اوسمین انھون نے یہ مصلحت ٹھہرائی تھی کہ چونکہ زمین چین بذاتہ گویا ایک معدن ہے اوسکی دولت و گنج ہمیشہ مثل مدفن کے رہسکتی ہے اور کشتکاری اور صنعت مین محنت کرنے سے دو طرحکے فائدے منصور ہین ایک یہ کہ بسبب محنت بدنی قوت جسمانی اور روحانی دونو حاصل ہوتی ہین اور دوسرے یہ کہ محنت مین ہمیشہ مشغول رہنے سے طبیعت طرف بدی کے مائل نہین ہوتی اور کاہلی اور سستی مین انواع طرح کی شیطنت سوجھتی ہے غرض خلاصہ یہ ہے

کہ چونکہ انسان فائدہ نزدیک کو فائدہ دور سے بہتر سمجھتے اور نقد کو نسیہ پر ترجیح دیتے اس لیے
عوام الناس کے نزدیک معدنیات کا ماحصل زراعت سے بہتر معلوم ہوتا ہے کیونکہ دفعتہً ہاتھ
آتا ہے اور دوسرا آیندے پر موقوف رہتا ہے اور وقت تخم پاشی سے ایام خریف تک
انواع طرح کے اندیشے فصل کے نقصان ہونیکے ہین اسلیے معدنیات کھودنے مین لوگ مشغول
ہوتے اور زراعت کی طرف چندان توجہ نکرتے اور جب آخرش مایہ معدن کا کم ہوجاتا تو فصل کا
خیال پھر کرنے پڑتا اور عرصے تک کی افتادگی سے زمین ناقابل ہوجاتی اور زراعت بخوبی نہین
ہوتی الغرض ان سب تصورات سے حکماے چین نے پیش بندی کی راہ سے معدنیات کے
کھودنے سے ممانعت کی ہے ✤ اس صوبہ مین چاول اسقدر بہتر ہوتا ہے کہ شہنشاہ اور امرا
کے مطبخ کے لیے سیکڑون کشتیان ہر سال روانہ ہوتی ہین اور دریا اور جھیل اور تالاب مین صدہا
قسم کی لذیذ مچھلیان ملتی ہین اور چینی کے باسن بھی بہت تحفہ بنتے ہین ✤ اس صوبے مین تیرہ شہر
بڑے اور اٹھارہ چھوٹے ہین ✤ شہر نان چان سب سے عظیم الشان اور ناظم کی بود و باش یہین مقرر
ہے ✤ چاو چو تیہ مین دوسرا شہر اس صوبہ کا ہے اور چینی کے باسن بنانے والے کمہار اس
جگہ مین بہت رہتے ہین اور اونکے پیشے کو جیسا یہان رونق ہے اور مقام پر کم ہے اور دس لاکھ
باشندے اس شہر کی چار دیواری کے اندر بود و باش کرتے ہین اور اسی سے خیال کیا چاہیے کہ
کتنا بڑا اور کسقدر آباد شہر یہ ہوویگا ✤ کین تی جن تیسرا شہر ہے اور اسمین پانچ سو بھٹے چینی کے برتن
کے ہین اور اس کثرت سے انکی فروخت ہوتی ہے کہ راوی کہتا ہے کہ شبانہ روز یہ بالکل
بھٹے جلا کرتے ہین اور اگر اجنبی شخص دور سے دیکھے تو قیاس کرے کہ تمام شہر اور اطراف مین
بڑی آگ لگی ہوئی ہے اور کئی منزل سے دھوان مانند ایک نئے آسمان کے چرخ کہن کے
نیچے دکھائی دیتا ہے اور اس شہر مین قاعدہ ہے کہ شب کو مسافر جب تک کہ وہان کا کوئی معتبر
شخص اوسکی ضمانت نکرے رہنے نہین پاتا اور سبب اسکا یہ ہے کہ متعدد روپے والے ادنی کے
سوداگر سب پیشگی سے کمہارون کو دے رکھتے اور وہ لوگ چونکہ ہر وقت بھٹے پر اپنے کام مین

مشغول ہوتے ہین اور مستورات بھی رنگ پینے مین مستعد رہتی ہین تو یہ آئینہ گر نہوتا تو بھان
کو لوٹ اور تاراج کا خوب ہی داؤن ملتا * کوانگ فنیک کا شہر پہاڑون کے محاصرے مین واقع ہے
اور سرزمین اسکی بہت زرخیز اور کوہستان مین بہت ہی شفاف بلور کے معدن ہین اور کاغذ یہانکا
بہت عمدہ مشہور ہے اور بتیان موم کی خوب بنتی ہین * شہر نانگ کانگ بھی واسطے چاول اور جوار
باجرے کے مشہور ہے اور پہاڑون سے لکڑی بہت عمدہ اور دریاؤن سے مچھلیان افراط سے
میسر ہوتی ہین * کوکیان معمور آباد اور بڑی تجارت گاہ ہے یہان تک کہ کوئی سو ڈیڑہ سو شہر دن سے
جنک یعنی ختائی جہاز سب اس شہر کے بندر مین آن کے اکٹھا ہوتے اور سمندر کیطرف روانہ
ہوتے ہین اور یہانکا دریا حالانکہ ڈیڑہ سو کوس سمندر سے دور ہے لیکن چاند کی پہلی اور چودہوین
تاریخون کو جذر و مد اوسمین حاصل ہے * کنچیان ساتوان شہر اس صوبہ کا چاول کی تحفگی کے لیے
مشہور ہے اور نام اوسکا ختائی زبان مین سونے کا دانہ ہے اور فقط فغفور کے باورچیخانہ مین
اوسکا خرچ ہے اور ایک قسم کی شراب نہایت نشی خوش ذائقہ اور معطر اسی چاول سے بنتی ہے
اور بسبب مطبوعیت کے بہت گران قیمت بکتی ہے * فوچو آٹھوان شہر اس صوبہ کا مشہور ہوا
لطیف اور آب خوشگوار کے لئے ہے اور حالانکہ تاتاری یورش سے برباد اور ویران ہوگیا اور
اب خرابہ کے مرتبہ مین پہنچ چکا ہے تاہم اوسکا ذاتی حسن زائل نہین ہوا اور پہاڑون سے ندیان
بہتی ہین اور ہری گھانس کے میدان مین ایسی معلوم ہوتین جیسے زمرد کی پٹریون مین الماس
کی لہرین * اس شہر کے باشندے بہت چست و چالاک اور محنت کش اور زراعت کے فن
مین بہت کامل ہین ایک طرحکا چاول اس شہر کے اطراف و جوار مین پیدا ہوتا ہے جس کے
دانے بسبب سپیدی اور چمک کے دو دے بلور کے ریزے معلوم ہوتے ہین * یوچو فو اور ہین چو
دو شہر اس صوبہ کے مشہور اس بات کے واسطے ہین کہ اونکے دریا اور ندی مین سونے اور چاندی
کی ریت ملتی ہے اور قریب کے پہاڑون مین فیروزہ اور توتیا اور پھٹکری کے معدن ہین الغرض
تیس شہر کیانگسی کے صوبہ مین ہین لیکن قابل تذکرہ یہی تھے اور شہنشاہ کی سرکار مین بعد وضع اخراجات

نظامت وکارخانجات دیوانی وغیرہ باسٹھہ لاکھہ اٹھتیس ہزار اہاسی روپیہ بابت خراج زمین وبابت محصول جہازسی تجارت سات لاکھہ بائیس ہزار تین سے چار روپیہ داخل ہوتا ہے اور ساٹھہ لاکھہ انسی ہزار من قسام اناج کے بہیجے جاتے ہین اور باشندے اس صوبہ مین ایک کرور نوے لاکھہ ہین فقط

پانچوان باب

صوبہ فوکینگ کے بیان مین

مملکت ختا کا چوتھا صوبہ فوکینگ اگرچہ طول وعرض مین اور صوبون کے برابر نہین ہے لیکن دولت خیزی کے حساب سے اوسکے کچہ ایسا کم بہی نہین اور تمازت آفتاب کے باعث سے یہان کی ہوا مین ظاہرا نہایت حرارت ہے اور بڑی گرمی پڑتی لیکن باوصف اسکے خاصیت ہوا کی بری نہین ہے کیونکہ وبایا امراض متعدی کا یہان کبہی ذکر تک نہین ہوتا۔ اسکے شمال مین صوبہ چی کیانگ اور جنوب مین صوبہ کوانگ تانگ اور مشرق پر بحر چین اور مغرب پر صوبہ کیانسی واقع ہین اور مشک یہان بہتر میسر ہوتا ہے اور معدنیات اقسام جواہرات گران بہا اور ٹین اور پارا اور لوہا یہان کے پہاڑون مین ہین اور جہان اس قدر افراط معدنیات کی ہو وہان طلا ونقرہ کے معدن کا ہونا قیاس سے دور نہین اور اس دیار کے باشندے بہی اسیطرح خیال کرتے لیکن وے انکی تلاش کرنے سے ممنوع ہین اور شہنشاہ کے فرمان مین اونکا تفحص وجب قتل ہے چونکہ یہان کا لوہا حقیقت مین اچھا ہوتا ہے ہر جگہ کا لوہا اوسکے آگے لوہا مان جاتا اس لئے ہر وضع کے ہتیار اور اقسام آلات صنعت گری کے تمام مملکت ختا مین یہین سے جاتے ہین۔ فوکینگ کی ولایت کوہستان ہے لیکن ختائیون کی حکمت اور تردد نے کوہسار کو اتنا برابر اور ہموار کر ڈالا کہ پہاڑون کی چوٹیون پر زراعت ہوتی ہے اور جس جگہ کشتکاری ہوتی وہان سے اکثر مقام پر پانی کئی ہزار ہاتہ نیچے میسر ہوتا ہے لیکن ختائیون نے بانس کے نل لگا کے ایسی ترکیب کی ہے کہ کھیتون تک پانی بلاتکلف بخوبی آجاتا ہے مگر اس حکمت سے اغیار کو آگاہ نہین کرتے اس جہت سے بندے نے بہی اسکی تحقیق اوس اقلیم کے کسی سیاح

کے سیاحت نامہ مین نہین پایا باوصف اسکے کہ اس تالیف مین اٹھائیس معتبر کتب سیر ملاحظہ مین آئے اور حالانکہ ہمارے یہان یعنے انگریزی حکمت کی رو سے اس ترکیب کے باب مین تفحص کرنا ممکن بلکہ آسان ہے مگر امر متحقق کو امر متفرض پر تفوق اور دیکھی ہوئی چیز کو سوچی ہوئی پر ترجیح ہے اور ایسے مقام پر عقل لڑانی تاریخ کے داب سے نہایت خلاف ہے القصہ کسو طرح سے غرض پہارون کی چوٹیون پر دامن کوہ سے پانی پہنچتا اور کھیتیون اور زراعتون کو شاداب اور سیراب رکھتا ہے ✣ اس صوبہ مین پھل پھلاہری اور میوے جو لیچی اور لونین اور موگن لی کہلاتی لذت مین اکثر میوجات پر سبقت لیجاتے ہین اور انہین سے لیچی جسکو لوگ لیچو کہتے ہین نبکالے تک پہنچا ہے لیکن اور دو قسم کے میوے کبھی دیکھنے مین نہین آئے غرض جنھون نے کھایا اونکی روایت سے ہے کہ وے اگر یہان آوین تو البتہ اہل مذاق کے مطبوع ہووین ✣ چونکہ اس صوبے کے مشرقی حد پر بحر ختا واقع ہے بہت سے لنگرگاہ ہین جنمین جہاز اور کشتی لگانے کا بہت سبھیتا ہوتا ہے اور اون مین مچھلیان الغارون ملتی اور خشک کیجاتین اور بہت ملکون مین بکتی ہین ✣ اس ولایت کے رہنے والے بسبب قرب سمندر کے علم ناخدائی اور مرکب رانی مین بہت دخل رکھتے ہین چنانچہ جب رزائل کیطرف میل کرتے اور سمندری ڈاکو ہوتے ہین تو اونکے ہاتھون سے سوداگر عاجز رہتے اور الامان پکارا کرتے ہین اور پہارون مین لکڑی اسقدر ملتی ہے کہ ایکدفع جب شہنشاہ نے جزیرہ جاپان مین فوج بھیجنے کا قصد کیا تھا تب اس صوبہ کی رعایا نے حضور مین عرضی کی کہ اگر حکم ہووے تو سمندر پر سے لکڑی کا پل بندھوا دیا جاوے تاکہ شہر کا لشکر ظفر پیکر اوسپر سے گذرکر اوس جزیرے کو پامال کر ڈالے اور چونکہ اس ولایت کے لوگ نڈر اور اولو العزم ہوتے ہین دور دور تک مال تجارت لیجاتے اور روپیہ کثرت سے پیدا کرتے ہین اور یہانکی بولی ہرچند کہ مشتق ختائی زبان سے ہے لیکن اور جگہ کے رہنے والے اوسے نہین سمجھتے کیونکہ ایسے ایسے کوڈھب انوٹھے پہاڑیے فقرے ہر شہر مین نئی نئی طرح پر سننے مین آتے کہ آپس کے پڑوسی بھی ایک دوسرے کی بولی نہین سمجھتے ہین ✣✣

میوہ لیچی

فوچو بے شائبہ ریب اس صوبہ مین سب سے بہتر شہر ہے اور مملکت ختا کے بیشتر شہرون سے
دولت خیز او رچونکہ لنگر گاہون مین کنارے پر بھی اسقدر عمیق ہے کہ ایکبارگی بے وسیلہ زورق
وسفینہ کے جہاز سے لوگ خشکی پر قدم رکھتے اس سبب سے تجارت کے لیے نہایت سہولیت
ہے اور سوداگرون نے اوسے اپنی فرودگاہ مقرر کی ہے * اس شہر کے اطراف مین سیاہ چاے
افراط سے پیدا ہوتی ہے اس لحاظ سے انگریزون نے وہانپر تجارت کے لیے جانے اور استقامت
کرنیکی شرط فغفور کے عہدنامے مین درج کروائی ہے اور چونکہ آب وہوا وہان کی نہایت
معتدل ہے اس لیے یقین کہ شہر کان ٹانگ سے فرنگی تجار نقل مسکن کر کے یہین بود وباش
اختیار کرین اور جسوقت اس شہر مین جہاز لیجانے اور خرید فروخت کرنے کے باب مین انگریز کی
طرف سے گفتگو شروع ہوئی فغفور نے بہت سے عذر نکالے منجملہ اونکے یہ کہ چونکہ اس جگہ پر
سیاہ چاے سمندر کے نزدیک پیدا ہوتی اور مزرع سے جہاز تک کشتیون مین جاسکتی ہے اس
لحاظ سے اگر فوچو مین انگریز جاوین اور چاے خرید کرین تو شہر کان تان مین آمدورفت چھوٹ
جائیگی اور جو رعایا کہ بسبب چاے کے کھیتون کی دوری سمندر سے خشکی پر باربرداری سے اوقات
گذاری کرتے ہین اونکی وجہ معاش بالکل موقوف ہوجائیگی غرض اصل سبب ہٹھہ کرنے کا وہی
خوف تھا جو اہل ختا ہمیشہ سے اغیار کے ساتہ راہ ورسم کرنے سے رکھتے ہین القصہ
اونکی بات پیشرفت نہوئی اور جب انگریز فتحیاب ہوے اور فغفور کے نزدیک ثابت ہوا کہ
انگریز سے مقابلہ دشوار مجبوراً انھون نے انگریز کی بات رکھی اور اس جگہ کو اونکے لیے تجارتگاہ
مقرر کیا * سی پین چو کا بھی شہر بہت نمدار اور تجارت کی زیادتی اور سڑکون کی پاکیزگی اور
عمارتونکی خوبصورتی کے لیے مشہور ومعروف ہے اس شہر کے قریب ایک پل بنا ہوا ہے کہ جس نے دیکھا تعجب سے پہرون
دیکھتا ہی رہا اور سیکڑون دفعہ اگر ملاحظہ کیا تو ہمیشہ انگشت حیرت کو دانت تلے دبایا اور صورت اسکی
یہ ہے کہ تین سو پیل پائے پر اسکی ساخت ہے اور اوسکی رہگذر کی چوڑائی مین پانچ پانچ پتھر
ہر ایک بیس گز چوڑا اس صنعت کے ساتہ وصل کیا ہوا ہے کہ جوڑ اور پیوستگی کو غور کرنے مین آنکھہ

تیھراتی جاتی اور نظر کام نہین کرتی ہے اور ہزارون تیھراتنے ہی چوڑے ایسے قرینے کے ساتھہ وصل کیے ہوے رہگذر مین نصب ہین اور تمام پل مع پیلپائے اور دیوار وغیرہ ایک ہی قسم کے سیاہ پتھر سے بنا ہوا ہے پل کیا ہے باغ معماری کا ایک خوبصورت گل ہے کہ کوئی کیسا ہی نابینا ہووے اوسکے دیکھنے مین نرگس وار اوسکی چشم حیرت کھلی رہتی ہے اور اہل نظر کے لئے اسپر نظر کرنا سرمہ بشاشی دیدہ دل مین لگانا ہے * **جامی** چرخ بر معمار او کار عمارت عرضہ کرد * خشت مہروسہ کہ این از زرناب آن از رہست * گفت خشت سیم وزرا ینجا نمی ارزد بہ ہیچ * برزمین افگن کہ فرش ساحتش را در خورست * کین نینگ کا شہر فقط ایک بات کے لئے قابل تذکرے کے ہے کہ جب تاتار نے ختا پر یورش کی تھی تو اوس شہر کو انھون نے دو دفعہ متواتر محاصرہ کیا مگر باشندون کی مردانگی کے باعث سے فتحیاب نہوے آخر کار جب دخل ہوا تو انھون نے قتل عام کیا اور زن بچے سمیت سبکو تہ تیغ بیدریغ کر ڈالا * ین پینگ کا شہر اسی بات کے لیے مشہور ہے کہ پہاڑون کے چشمے کا پانی بانس کے نل کی راہ سے گھر گھر پہنچتا ہے اور چونکہ یہ شہر اس صوبے مین دخل ہونیکا گویا دروازہ ہے قلعہ نہایت مضبوط اور سامان کارزار لیل ونہار مہیا اور تیار رہتا ہے * چاپچو کا شہر بڑی تجارت گاہ ہے اور دور دور کے ملکون مین یہان کے لوگ خرید فروخت رکھتے ہین اور اس جگہ کی تحت مین چند پہاڑ مین سنگی بلور کے معدن ہین اور اسکے کھلونے بن کے تمام مملکت چین اور غیر ملکون مین بھی جاتے ہین اور ایک بڑی ذات کا گولہ لیمو شیرین اور خوشبو پہاڑ کے تلے پیدا ہوتا اور ہر جگہ بارغبت لیا جاتا ہے اور اوس شہر مین ایسے چند آثار ملتے ہین کہ اون سے مفہوم ہوتا کہ شاید عیسائی مذہب کسی ایام مین یہان چند سے جاری تھا لیکن ابتو بت پرستی کی ظلمت چھائی ہوئی ہے * فونینگ چو کا شہر چھوٹا سا ہے مگر ایک بات عجیب وغریب ہان دیکھنے مین آتی ہے اور اگر راوی راست گو اور صحیح البیان کے تذکرے مین بندہ نہ دیکھتا تو اوسے فسانہ سمجھتا اور اس تالیف مین اوسکا ذکر نکرتا یعنے خزان کے ایام مین پہاڑ کی طرف سے

کیوں نینگ

ین پینگ

چاپچو

فونینگ چو

ایک ندی ہر سال بہتی ہوئی میدان کی طرف چلی آتی ہے اور اوسکا پانی رنگت کا نیلا ہوتا ہے
اور اسکے سوا ایک خاصہ یہ رکھتا ہے کہ جس کپڑے کو ایکدفعہ اوسمین ڈبائے خاصا فیروزی
رنگا ہوا نکلتا ہے اور صرف ایکدفعہ ڈبانے سے رنگ کو اسقدر پختگی ہوتی ہے کہ کپڑے کے
لتے ہوجاتے ہین لیکن اوہٹ نہین جاتی ہے* اور اس صوبے کے متعلق جزائر سے ایک
جزیرہ آسے مائے کہلاتا ہے اور قلعہ اوسکا ایک قسم سنگ مرمر سے ایسا مستحکم بنا ہوا ہے کہ
سنہ ۱۸۴۱ع کی لڑائی مین انگریز کے چونتیس جہاز سے چار گھنٹے تک گولہ اندازی اوسپر ہوئی اور شمار
ہوا کہ چوبیس ہزار گولے صرف دو جہاز سے مارے گئے اور اسی سے خیال کیا چاہیے کہ باقی
بتیس جہاز سے کتنے گولے چھوٹے ہونگے غرض اسقدر باروت اور گولے سے اتنا ہی حاصل
ہوا کہ بعض بعض جگہ ہاتھ بھر غار صرف فصیلون مین ہوا اور باقی دیوار سابق طرح سے ثابت
رہی اور پتھر کی ایک چٹ نہ اوکھڑی اور اوسکا حال جلد دوم کے دفتر سوم مین تفصیلاً بیان
ہوگا یہان اتنا ہی کافی ہے کہ بعد چار گھنٹے کی گولہ اندازی کے انگریزون نے دیکھا کہ
جب حشر برپا ہوگا تبھی یہ قلعہ پامال کیا جائیگا والا تا قیام قیامت قائم رہیگا اور گولے کی
ضرب سے زیادہ تو سنگین ہوگا جسطرح چھت کو پیٹ کر مضبوط کرتے ہین غرض حکم تلہ کرنیکا
ہوا اور چند اہل فوج نے تھوڑی سی خونریزی کے بعد قلعہ کو چھین لیا اور اوسپر انگریز کا نشان
اوڑایا الغرض یہ جزیرہ استحکام قلعہ کے سوا تجارت کے لیے بھی مشہور ہے اور وہان پر
تجارت کرنیکی اجازت انگریزون نے فغفور کے عہدنامے مین درج کروائی ہے* ایک اور جزیرہ
تیونان یا فورموسا صوبے فوکینگ سے پینتالیس کوس پر واقع ہے لیکن چونکہ اسکا حال
بالتفصیل جلد دوم کے دفتر دوم مین لکھا جائیگا یہان پر اتنا ہی کافی ہے کہ سنہ ۱۴۳۰ع تک
اہل خطا کو اسکا حال بالکل معلوم نہ تھا اور سنہ ۱۶۶۱ع مسیحیہ مین اونکی عملداری وہان ہوئی*
جزائر پونگ ہو درمیان جزیرے ایماے اور جزیرے فارموسا کے واقع ہین مگر اونکا حال
قابل مذکور کے نہین معلوم ہوا* القصہ فوکینگ کے صوبے مین تیئیس ۲۳ شہر اور ڈیڑھ کرور

امور نگر کا ندی
صوبہ آسے مانے
جزیرہ تیونان یا فورموسا
جزائر پونگ ہو

باشندے ہین اور بعد وضع اخراجات جنگی اور دیوانی کے خزانے مین بتیس لاکھ گیارا ہزار اٹھارہ روپیہ بابت مالگذاری زمین اور دو لاکھ پچاسی ہزار چھ سے اڑتیس روپیہ بابت نمک اور دو لاکھ باسٹھ ہزار چھ سے چھپن روپیہ بابت محصول اجناس تجارت سالانہ اس صوبے سے داخل ہوتا ہے ✤

چھٹا باب

صوبہ چی کیانگ کے بیان مین

چونکہ تمامی راحت کا موجب صحت مزاج ہے اس سبب سے اگلے فغفور سب اکثر اوقات اسی صوبے مین رونق افروز رہتے اور اوسکی سرزمین کو نہایت پسند کرتے تھے چونکہ کیانگ کا صوبہ جسکا احوال باب سابق مین لکھا گیا اسکی دکھن کیطرف واقع ہے اور اوتر کی جانب کیانگنان کا صوبہ اور پچھم پر کیانگسی صوبہ اور پورب کی سمت سمندر رہے ✤ جو چیز کہ روح طلب کرتی یہان پائی جاتی ہے چنانچہ سمندر کا کنارہ اور لہرونکا نظارہ گل و سبزہ کی بہار سرسبزی چمن و گلزار گلشنون مین رنگ برنگ جانورون کے نئے نئے رنگ ڈہنگ کے ترانے ہر جگہ خوشی اور دل لگی کے فسانے میوے عجائب غرائب تر و تازہ درختون پر تیار پھول خوش رنگ پھل خوشگوار ہر جگہ آرام کا جلسا جدہر دیکھو ساز و سامان عیش مہیا جھیلون اور تالابون اور نہرون کی کیفیت پانی کی لذت اور لطافت ٹھنڈی ہوا کی راحت یہان پر بے نہایت حاصل ہے اور خوبی آب و ہوا و فرحت و فضا کے سوا زرخیزی اور آبادی بے پایان ہے اور اوس سرزمین نزہت آئین کی خاصیت لطیف باشندون کے مزاج سے بھی عیان ہے کیونکہ خوش مذاق و عاقل اور غریب دوست مسافر پرور باجان و دل ہین اور ہر علم کا ادراک رکھتے اور ہر فن مین چالاک ہوتے ہین لیکن یہ سخت عیب ہے کہ اپنے مذہب باطل او عقائد لاطائل کو بہت پسند کرتے اور اسکی واہیات رسومات کے ایسے پابند ہوتے ہین کہ تعصب کا الزام خاص و عام پر پہنچتا ہے ✤ اس دیار مین ریشم بہت پیدا ہوتا اور انواع طرح سے صرف مین

آتا ہے خصوص کمخواب اور زربفت کے تہان افراط سے بنائے اور بیچے جاتے ہین ✦ توت
کے درخت لگانے مین ختائیون کا دستور ہے کہ دو کیطرح زمین ہی پر شاخون کو پھیلاتے
اور بلند نہین بڑہنے دیتے ہین کیونکہ چھوٹے درختون کے پتے کی خوراک جب کیڑون کو پہنچتی ہے
ریشم کی تھگی زیادہ ہوتی ہے اور بنگالے مین اگر یہ سلیقہ عمل مین آوے تو شاید فایدہ بخشے ✦
اس صوبے کے ریشمی کپڑے اکثر ملکون مین مشہور و معروف ہین اور تمام مملکت ختا اور تمام
فرنگستان اور جزیرۂ جاپان اور دوسرے جزائر مین ہزار ہا تہان بکتے اور خواہش و رغبت سے
خرید کیئے جاتے ہین اور اس کثرت کی اسقدر رفتنی پر بھی اتنا باقی رہتا اور سستا بکتا ہے
کہ اس ملک مین کمخواب کے لباس کی تیاری مین اتنا خرچ نہین پڑتا جو موٹی ململ کے جامے
کی بنوائی مین ہندوستان مین ہوتا ہے ✦ اس صوبے مین گیارہ شہر بڑے نامی اور ایکسٹھ
اون سے چھوٹے چھوٹے ہین سب مین عالی شان شہر ہانگچو ہے اور ناظم صوبے کی بود و باش
کے سبب پاتخت اوس صوبے کا کہلاتا ہے اور بقول خطائیون کے یہ شہر بہشت برین کے بعد
بہشت زمین ہے غرض جن لوگون نے فرنگستان کے شہرون کو دیکھا ہے اونکے نزدیک
یہ مبالغہ ہے لیکن یہ راست و بجا ہے کہ ختا کے اور شہرون سے خوش وضع اور دلکشا تر ہے
اور وسعت و تکلف مین بہتر اور آبادی مین بزرگ تر ہے کیونکہ شہر پناہ کی چاردیواری کے
اندر دس لاکھہ آدمی سے زیادہ ہمیشہ رہتے اور مکان رکھتے ہین علاوہ اون لوگون کے جو
سواد شہر مین اور دریا پر بود و باش کرتے اور پشت ہا پشت سے کشتی کے سوا کبھی کنارے
پر قدم نہین رکھتے ہین ✦ ختا کے اکثر شہرون مین علی الخصوص دارالامارہ پیچین اور شہر
ہانگچو مین لکھا آدمی کا شہر دریا مین لبا ہوا ہے اور اس جماعت کثیر مین بعض بعض کا ہے گاہے
برس مین ایک دو بار کسی ایسی ہی ضرور کام کے لیئے شہر مین جاتے ہین ورنہ کشتی ہی پر پیدا ہوتے
اور ساری زندگی وہین کاٹتے اور تمام رسومات کو وہین ادا کرتے اور زمین سے اونکو علاقہ
تب ہی ہوتا ہے جب مرتے اور گڑتے ہین ✦ اس شہر مین ساٹھہ ہزار کاریگر فقط ایک قسم زربفت

کے تھان کے ہین اور ختنائیون کے حق بجانب ہے کہ اس شہر کی تعریف اتنی کرتے اور اپنے
زعم مین روے زمین پر لاثانی سمجھتے ہین کیونکہ جسطرف قدم اوٹھایئے اور نظر کیجیے سواے منظر
خوش کے کراہیت کی کوئی چیز دکھائی نہین دیتی ہے اور مکانات صاف وعمدہ اور سڑکین پختہ
و پاکیزہ اور نہرین شفاف پانی سے بھری ہوئین اور دو رویہ دوکانون مین تکلف کی چیزین دہری
ہوئین اور جگہ بجگہ تر پولیے کس خوبی کے بنے اور نہرون پر صد ہا پل معماری کی صنعتون سے
مصنّع اور آراستہ حاصل یہ کہ جز و کل پر رونق برستی ہے اور جسنے ایک مرتبہ دیکھا پھر اوسے
دیکھنے کو سدا طبیعت ترستی ہے شہر پناہ سے تھوڑے فاصلے پر چینک ٹانگ کا دریا ڈیڑہ
کوس چوڑا بہتا ہے اور جزر و مد کا حساب اوس مین ہمیشہ پایا جاتا ہے غرض اکتوبر مہینے مین
سمندر کیطرف سے ہما اس طرح سے موجہ مارتا اور شور کرتا آتا ہے کہ کانون مین قفل لگ جاتا ہے
اور روایت یون ہے کہ پانی کا ایک پہاڑ تیرہ و ذخار تین تاڑ سے زیادہ بلند اور طوفان سے زیادہ تر
تند ایسی مہیب ہیئت سے نمود ہوتا ہے کہ کلیجہ دہل جاتا ہے اور اوسوقت کوئی شاعر اگر اوس
شور و شر کو سنے اور سبب نہ سمجھے تو یہ تصور کرے کہ قوم جن کے لاکھون گھوڑے کسی دشمن
کے تعاقب مین جوش اور خروش سے ہنہناتے اور اپنی رفتار مین زمین اور آسمان کو تہ و بالا
کرتے چلے آتے ہین غرض حاصل یہ کہ نہ داستان کو وسعت نہ بیان کو قدرت نہ تحریر کو طاقت
ہے کہ اونکے وسیلے سے اوسکی مہابت کا مرتبہ قیاس مین آوے * اوس روز چار گھڑی دن
رہے تمام شہر کے چھوٹے بڑے جوان بوڑہے لڑکے بالے امیر فقیر بیکار با کار سب دریا کے
کنارے پر جمع ہوتے اور خدا کی قدرت کے اس منظر نیرنگ کا تماشا کرتے ہین * اس تاریخ
کے ناظرین نے دیکھا ہوگا کہ بعض امرا کے باغون مین نقرئی اور طلائی مچھلیان پر تکلف حوضون
مین چھوٹی رہتی ہین یہ مچھلیان چیانگھو کے شہر مین پیدا ہوتی اور ختنائی امیرون اور دوسرے
ملکون کے اکابر کے یہان بڑے دامون کو خرید کی جاتی اور بلور و مرمر کے حوضون مین چھوٹی
رہتی ہین یہ شہر قریب ہانگچو کے واقع اور اوسکی تحت حکومت مین ہے چونکہ ہانگچو کا شہر

چی گیانگ کے صوبے کا پایٔ تخت ہے تین ہزار ملکی سپاہ نائب ناظم کے تابع اور سات ہزار
تاتار جنکا سردار ایک سپہ سالار عالی وقار ہے اس شہر مین حفاظت کے لیے متعین ہین ✣ تمام
مملکت ختا مین سیہو کی جھیل مشہور ہے اور ہانگچو کے پچھم کیطرف شہر پناہ کے زیر دیوار واقع ہے
اور تین سوا تین کوس کا دائرہ ہے غرض صد افسوس کہ اہل ہندوستان یا ایران کے
کسی شخص لائق نے اقلیم ختا کی تاریخ نہین لکھی کیونکہ اکثر شہر اور مقام کا حال قابل اسکے ہے کہ
کوئی معقول انشا پرداز اسکے بیان مین طبیعت آزمائی اور اپنے فن کی تمام صنعتین صرف کرے
چنانچہ اس مقام پر یعنے ہانگچو کے شہر کے احوال مین سیہو کی جھیل کی تعریف ضرور ہے کیونکہ
وہ بہت مشہور ہے لیکن اپنے پاس منشی گری کا اسقدر مایہ نہین کہ اسکی کیفیت جیسی کہ چاہیے
بیان کرون اور یہ جو حال لکھتا ہون اپنے مذاق طبیعت کے موافق ہے اسی سبب سے ہر بزرگ
سے امید رکھتا ہون کہ میرے سخن کی تفصیل کو وہان کے دفتر تحقیق کی محض فہرست سمجھین
سیہو کی جھیل کا پانی شربت کے مانند شیرین اور خوشگوار اور الماس کیطرح آب و تاب رکھتا ہے
اور کول اور بنفشہ اور نیلوفر کا تختہ ہر طرف کھلا رہتا ہے ادہر پانی موجین مارتا اودہر پھولون
کی بہار سے دل لہراتا تین پشتے جھیل کے درمیان سے اس کنارے سے اوس کنارے تک
بنے ہوے ہین اور چونکہ دو گوشے مثل قینچی کے اور ایک درمیان سے نکلا ہے اس جہت سے
جھیل کی گویا چھہ تقسیمین ہین جسطرح باغ کی کیاریان روشون سے بنتی ہین اور بڑے بڑے
ستون جھیل کی تہ مین گڑے ہین اور اسی پر پشتے سنگ سے چنے ہوے بنے ہین اور جہان سے
کشتی کی آمد و رفت کے لیے راہ رکھی گئی ہے اون مقامون پر سنگ مرمر اور رنگا رنگ پتھرون
کے پل نہایت خوش وضع نمودار ہین اور اوپر نفیس نفیس بنگلے نشست کے لیے جنکی ساخت
صندل کے تختون کی ہے اور چھاونی اوسکی رنگ برنگ چینی کی کھپریلون کی ہے اور یہ پشتے
اسقدر چوڑے ہین کہ اونکے بیچ مین گاڑی جانے کی سڑک ہے اور اس راہ کے دونون پہلو پر
بید مجنون اور شفتالو اور کیلے کے درخت قطار سے بوئے ہین اور جسوقت یہ بار ور ہوتے خصوص

سیہو جھیل کا

جب شفتالو کے ثمر نظر آتے ہین اور پانی کے پھول پھولتے ہین تو عجیب ایک کیفیت نمود ہوتی ہے
کہ دیکھنے والے کی صورت حال اور ہو جاتی ہے اور کیسا ہی دلگرفتہ ہو اوسکا غنچۂ دل کھل جاتا ہے
اور تین جزیرے جھیل مین عجب موقع سے تین طرف ایک اوتر اور ایک دکھن اور ایک بیچ مین واقع ہین
سطح آب سے یہ جزیرے بہت بلند اور اونپر کتنے رنگ کے سنگین مکانات اور دیوسرے اور
بنگلے چینی کے کھپریلے چھائے پریون کی بود و باش کے قابل ایسے ایسے تحفہ باغون کے درمیان
بنے ہین کہ بہشت شدّاد کی کیفیت جو سننے مین آتی ہے اونکے مقابل مین ایک فسانہ بے حقیقت
معلوم ہوتی ہے فقط وہان کی عیدون کے دنون مین جب ختائی امرا لباس فاخرہ پہنے ہوے
ساز و سامان عیش و عشرت کے ساتہ پرتکلف سجے ہوے بوقلمون کشتیون پر سوار ناچ کرواتے
ہوے جھیل مین سیر کرتے پھرتے ہین تو چارون طرف لب آب سے پہاڑون کی چوٹی تک اتنے
مناظر خوش نما خورشید طلعت مہ سیما جمع ہو جاتے ہین کہ اونکی دید سے دیکھنے والون کی آنکھون
کو نور اور دل کو سرور حاصل ہوتا ہے * **مولفہ** خلق کا جمگھٹا لب آب پر * سبکی نگاہ
روے احباب پر * اہل شوق ہزار در ہزار * کوئی کسی سے بغلگیر کوئی کسی سے ہمکنار * کہین خوشی
کا جلسا ہو رہا ہے * کہین سخن کا چرچا ہو رہا ہے * کہین نوشا نوش ہے * کوئی سرخوش ہے
کوئی مدہوش ہے * کوئی کسیکی جھانک تاک مین مشغول ہے * کسیکا داغ جگر پھول ہے * کوئی
اپنی پوشاک کے پھبن پر مغرور ہے * کوئی اپنی بے توشگی مین مسرور ہے * کہین واہ واہ کا شور مچ
رہا ہے * کہین صل علی کا غل پڑا ہے * کہین ناز ہے کہین نیاز ہے * غرض اون مجمعون کا عجب
انداز ہے * فائدہ تو اتنا پر نقصان بہت بڑا اسمین ہے یعنے دل کو کسب لذّت کی از بسکہ ہوس
اور دنیا و ما فیہا سے بیخبری اور تحصیل علم و ہنر مین کاہلی اور سیری اور بجز عیش و خیال عیش کے سب
چیزون سے نفرت کلّی ہو جاتی ہے * سوا اس کیفیت کے جو جھیل کے درمیان مین موجود ہے حسن اتفاق
سے ایسا ہے کہ اوسکے تین طرف پہاڑون کی قطار اور ایک سمت پر شہر واقع ہے اور اون پہاڑون
ہزار ہا عمارتین اور بتخانے اور بنگلے اقسام وضع کے بنے ہین اور باغون اور درختون کے بیچ سے

فغفور کی عیشگاہ سنگ مرمر کی ایسی نظر آتی ہے جسطرح جسے زمرد کی تختی پر الماس بکے پتے جڑے
معلوم ہوتے ہین اور پہاڑون کے نیچے اور جھیل کے کنارے زمین ایسی ہموار ہے کہ روشین اور
چمن بندی برابر ہے اور صدہا قسم کے پھولون کی بہار نمودار ہے غرض حاصل یہ کہ اگر دنیا کے
شعرا اوس مقام دلفریب پر جمع ہو کے فقط جھیل اور اوسکے اطراف کی تعریف کرنے مین اپنے
مین اپنی ساری عمر صرف کرین تو یقین ہے کہ مضمون سب خرچ ہوجاوے اور تمام جہان کی
سیاہی اور کاغذ بھی اکتفا نکرے * جن پہاڑون کا ذکر کیا گیا کہ جھیل کے تینون کنارے پر واقع
ہین وہان شہر ہانگچو کے لوگ دفن ہوتے ہین اور چونکہ دستور و رسم ختائیون کا ہے کہ ہر شخص امکان
کے مطابق اپنے عزیزون کے دفن کرنے مین تکلف اور آرایش کرتا ہے اس جہت سے قبرین نہایت
بلند اور خوبصورت ہین لیکن اوس عیش کے مقام مین پھولون کے درمیان گورستان کا ہونا
عجیب عبرت افزا ہے اور چونکہ رنج و راحت اور موت و زندگی کا ساتھ دکھلاتا ہے اسلیئے دنیا
کی بے ثباتی کی دلیل چشم بصیرت کے آگے عیان ہوتی ہے اور انسان کی خاک نہادی اور بے بنیادی
ثابت کرتی ہے * انہین قبرون کے درمیان ایک وزیر نیک بخت خلائق پرور عاقل و عادل کا مزار
ہے جسپر ہمیشہ اہل ختا ادنی اور اعلی لوبان جلاتے اور پھول چڑہاتے ہین اور آٹھ سو برس کی
بات ہے کہ اوس شخص نیکخو کی برائی اور بدگوئی مفتریون نے فغفور کے پاس کی تھی یہان تک پادشاہ
کی طبیعت اوس سے نفور ہوئی اور بیچارے کی جان مفت گئی لیکن چند روز کے بعد جب ثابت ہوا کہ وزیر
بگناہ قتل ہوا تب پادشاہ کا قہر اون کمینون پر گرا اور بدترین سیاست سے اونکو مارا اور اونکی لاشون کو
جلا کے خاکستر کو چوراہون پر پھینکدیا اور اون بدذاتون کا یہ حال کر کے شاہنشاہ نے وزیر کے مدفن
پر مزار ندکور کو لاکھون روپے کے خرچ سے بنوایا اور تین برس تک اوس وزیر خیرخواہ مقتول بگناہ
کے لیے غم کیا اور ماتمی لباس پہنا جسطرح والدین کے لیے بیٹا کرتا ہے * یہ مزار قابل دیکھنے کے
ہے اور اوسکی چاردیواری کے صدر دروازے پر انہین چار مفتریون کی مورتین اسطرح بنی ہوئی ہین
کہ سر نیچے کیے گھٹنون کے بل خاک پر پیشانی لگائے وزیر کی قبر کے رخ کی سمت سجود مین ہین اور

قاعدہ زیارت کرنے والون کا ہے کہ جب اوس مزار پر لوبان جلانے اور پھول کی کرسی چڑہانے
آتے ہین تو کنکری اوٹھا کے اون مورتون کے سر پر مارتے ہین اور اونکی حرکت سے نفرت ظاہر
کرتے ہین ۞ ہوچو ایک شہر اسی صوبے کا نہایت پاکیزہ اور عالیشان ہے اور خاص شہر مین
اور متعلق بستیون مین اسقدر ریشیم کا کاروبار ہے کہ تمام مملکت مین نامزد اور مشہور ہے اسکے علاقے
کا ایک چھوٹا شہر اس جنس سے یہانتک معمور ہے کہ وہان کا یہ دستور ہے کہ پندرہ لاکھ اونتالیس ہزار
روپے کے تھان کمخواب اور زربفت کے بدستور مالگذاری سرکار شاہی مین ہر سال دیے جاتے ہین
اور اسی سے قیاس کیا چاہیے کہ فقط ایک چھوٹے سے شہر مین کسقدر مال تیار ہوتا ہوگا جب کے بعد
سوداگرون کے ہاتہ بیچنے اور وجہ معاش کرنیکے اتنا پس انداز رہتا اور خزانے مین داخل کیا جاتا ہے اگر
ختا کا یہ دستور ہوتا کہ سیم و زر کے سوا غلہ اور اجناس وجہ مالگذاری مین نہ لیا جاتا تو اکثر صوبون اور شہرون
کے لوگون کو نقصان عظیم ہوتا کیونکہ بعض جگہ اسقدر افراط بعض چیزون کی ہے کہ بیچنے اور صرف مین
لانیکے بعد بہت باقی رہجاتی ہے کہ جسکا کوئی خواہان نہین ہوتا ہے لیکن سرکار فغفور کو رعایا پروری
اور غریب نوازی اسقدر منظور ہے کہ ہمیشہ سے سلطنت کا یہ دستور ہے کہ جو چیز کہ دستکاری اور
سوداگری کی قسم سے پس انداز رہے بازار کے نرخ دام کرکے مالگذاری مین داخل کیا جاوے غرض
اسکا حال بتفصیل اپنے مقام پر مذکور ہوگا اس جگہ اتنا ہی اشارہ کافی ہے ۞ کیا کنک ایک اور شہر
اس صوبے کا بہت خوش وضع اور اچھی جگہ پر واقع ہے اور نہایت دلکشا غرض فضائیت اور
پاکیزگی کے سوا دوسری کسی بات مین مشہور نہین اور سڑکین سنگ کے چوڑے تختون سے چنی ہوئی
ہین اور دورویہ قطار درخت سایہ دار کی اس خوبی کے ساتہ لگائی گئی ہے کہ اونکے سایے سایے
راہگیر جاتے اور بارش و تمازت آفتاب سے مطلق ایذا نہین پاتے ہین پار سے تخت ہانگچو کے بعد
نینگپو کا شہر اس صوبے مین نہایت خوبصورت اور بہت آباد ہے اور مخصوص دو وجہ سے تجارت
کے لیے بہت مناسب ہے ایک تو یہ کہ دریا گہرا اور چوڑا شہر پناہ کی دیوار کے نیچے بہتا ہے اور دوسرے
یہ کہ سبز چاے کی پیدایش اسکے قریب ہوتی ہے اس لیے خریدنے اور بیچنے والون کو نہایت سہولت

ہوتی ہے انہین دو سببون سے صاحبان انگریز نے جب فغفور سے عہد و پیمان بالفعل کی
لڑائی کے بعد کیا تو اس بندر کو چار اور شہرون کے ساتھ اپنے جہازون کی آمد و شد کے لیے
ٹھہرایا اور شرائط صلح مین وہان کی تجارت کا اذن اپنی مرضی کے موافق قبول کرا لیا اور
اوسکے قبل سوائے کانٹون کے شہر کے دوسرے بندر مین کوئی قوم فرنگستانی نہ جانے
نہ تجارت کرنے پاتی تھی تیرہوین اکتوبر ۱۸۴۱ع کو انگریز ننیگپو کے شہر مین دخلیاب ہوے
اور چونکہ چنیکھائی کا قلعہ جو کہ ختائیون کے زعم مین مفتوح ہونیوالا نہ تھا چھین لیا گیا اس
سبب سے انگریز کا رعب شہر والون پر اسطرح غالب ہوا کہ بے لڑائی بھڑائی ننیگپو قبضے
مین آیا * ہر چند کہ سمندر کے متصل یہ شہر واقع ہے لیکن سرزمین بسبب نہرون کے
اور خاصیت خاص کے اس قدر زرخیز ہے کہ ہر سال وہان دو فصلین ہوتی ہین * پشمی
تھان اقسام طرح کے یہان بہت پاکیزہ طیار ہوتے اور دور و دراز سے سوداگر سب اوس کے
خریدنے کے لیے آتے ہین خصوص جاپان کے ملک مین ختائی تاجر اس رقم کو لیجاتے
اور سونا چاندی تانبے سے عوض کرتے ہین * اسی شہر سے اٹھائیس یا اونتیس کوس
کے فاصلے پر مشرق کیطرف چوزان کا جزیرہ واقع ہے جسکو صاحبان عالیشان نے
چوتھی جولائی ۱۸۴۰ کو ختائیون سے چھین لیا تھا لیکن صلح کے بعد واپس کر دیا غرض اوس جگہ
کی بد آب و ہوا سے جسقدر فوج انگریز کی نقصان ہوئی اوسکا ایک حصہ تمام لڑائی مین ضرب
شمشیر سے مارا نہین گیا * چونکہ اس تاریخ کی دوسری جلد کے تیسرے دفتر مین اوس لڑائی کا
احوال لکھا ہے جو انگریزون اور ختائیون کے درمیان ۱۸۴۰ مین شروع ہوئی تھی اور
۱۸۴۲ مین اختتام کو پہنچی اس سبب سے ننیگپو اور چوزان کے باب مین زیادہ بیانی ضرور
نہین * چوھینگ بھی ایک شہر اس صوبے کا بسبب ندرت اور نوطرزی کے قابل تعریف
کے ہے کیونکہ میدان وسیع او مسطح مین واقع اور فرنگستان کے شہر وینس کے مانند
ہے یعنے جس طرح سے وینس مین اتنی نہرین ہین کہ لوگ کشتیون پر گلی کوچے مین پھرتے

اوسیطرح سے چوہینگ کی گویا شاہراہین نہرین ہین لیکن باوجود اس کے فضیلت ختائی شہر
کو ہے کیونکہ چوہینگ کی نہرون کا پانی شیرین اور خوشگوار ہے اور ہنیس مین شور اور شورہت
بشدت ہے شہر چوہینگ کے باشندے بڑے مفتری مشہور ہین اور قوانین مین اسقدر دخل
رکھتے اور اتنے ذی ہوش اور چالاک اور مقدمہ دان ہوتے ہین کہ اکثر بڑی سرکارون مین
یہین کے رہنے والون کو محرری اور منشی گری کے عہدے تفویض ہوتے ہین ٭ یہان سے
ڈیڑہ کوس فاصلے پر شہر کے اطراف مین فغفور یو کی قبر ہے اور یہ شخص پہلے پادشاہون مین
مشہور ہے اور بقول ختائیون کے ایسا شخص سارے آفاق مین پیدا نہین ہوا اور فضائل
ثلاثہ یعنے عفت اور عدالت اور شجاعت مین اوسکے برابر عرصۂ زمین پر کوئی نہین آیا اور لباس
وجود کا نہین پہنا ٭ اسقدر تعریف صاف مبالغہ معلوم ہوتا ہے لیکن اتنی بات تحقیق
ہے کہ اگر نہایت ذی شعور و دور اندیش و نیک نہاد نہوتا تو اتنی بڑی سلطنت کا انتظام اوایل
حال مین نکرسکتا فغفور یو کا بالکل احوال بندے نے اسی تاریخ کی دوسری جلد کے پہلے دفتر مین
لکھا ہے جہان ختا کے تمام پادشاہون کا تذکرہ نو آبادی دنیا سے ۱۸۴۲ء تک درج کیا ہے
ہوچو کا شہر بھی بہت بڑا اور کوہستان کے قریب واقع ہے اور اسکے اطراف مین ایسے ایسے
جنگل ہین کہ آدمی کو وہان گذرنا سخت دشوار ہے اور وہان کی خبر جو جان پر کھیل کر لاتے یہہ
کہتے ہین کہ جنگل مین صنوبر کے درخت جڑھ کے قریب اسقدر موٹے ہین کہ اگر چالیس آدمی
اوسکے تنے کے گرد بیٹھین تو فراغت سے جگہ پاوین ٭ الغرض چی کیانگ کے صوبے مین
اٹھارہ قلعہ مثل شہر کے وسیع اور آباد ہین اور اون کے علاوہ تیس شہر نامور ہین بعض تجارت یا
صنعت کے سبب سے اور بعض فضائیت یا زرخیزی کے لیے لیکن بندے نے سب کا ذکر
بیفایدہ سمجھا اور جنکو نہایت ممدوح پایا اونہین کا خلاصۂ احوال لکھا ہے چی کیانگ کے صوبے
مین دو کرور دس لاکھہ باشندے ہین اور نظامت کے کارخانجات جنگی اور دیوانی کے
اخراجات کی وضع کے بعد ایک کرور سترہ لاکھہ ستائیس ہزار ایک سو اسی روپیہ سکہ برسم

مالگذاری ہرسال فغفور کے خزانے مین جاتا ہے اور اس مبلغ مین زمین کا خراج پچانوے لاکھ
اکتالیس ہزار آٹھ سو روپیہ سکہ اور نمک کی بابت سولہ لاکھ پانچ سو ساٹھ روپیہ اور اجناس
تجارت کی آمدنی ورفتنی کا محصول پانچ لاکھ چوراسی ہزار آٹھ سو بیس روپیہ سکہ ہے * * * *

ساتوان باب

صوبہ ہوکوانگ کے بیان مین

چین کا چھٹوان صوبہ ہوکوانگ کہلاتا اور اوس مملکت کے عین درمیان اسطرح واقع ہے کہ
آٹھ صوبے اسکے چارون گرد ہین اور چونکہ یانک ذی کیانگ کا دریا اسکے درمیان سے پورب کی
طرف پچھم سے بہتا ہے یعنی اوس صوبے کے دو حصے ہوے ہین اور یہ دونون کی زرخیزی اتنی ہے
کہ ضرب المثل ہوگئی چنانچہ ختنائی کہتے ہین کہ کیانگ سی کے سال بھر کا محاصل اگر اکٹھا ہو تو چین کے
پندرہ صوبون باشندون کے لیے ایک وقت کا ناشتہ ہوسکتا ہے لیکن ہوکوانگ کی ایک فصل
زراعت پر ساری مملکت کے باشندون کا مدار اوقات برس روز تک ہوسکتا ہے اور سوا کثر
محاصل اس صوبے کے سوتی کپڑے اور پہاڑ کی جڑی بوٹی اور معدنیات سونا چاندی لوہا ٹین
بلور کے مشہور ہین اور یہان پر نہایت شفاف موم میسر ہوتا اور بانس کا کاغذ کثرت سے بنتا ہے
بوچانگفو پائے تخت اس صوبے کا بڑی تجارت گاہ اور نہایت کیفیت کی جا ہے اور دولت اور
عالیشانی اور عذاری مین مملکت خطا کے اکثر شہر سے کم نہین اور چونکہ یانک ذی کیانگ کا دریا اس
شہر کے نیچے بہتا ہے اس سبب سے پوچانگ فو ایسا بڑا بندر ہے کہ دس بارہ ہزار جہاز شہر کے سامنے
پانچ چار کوس کے عرصے تک اکثر لنگر کئے رہتے ہین اور اسے سمجھا چاہیے کہ کسقدر خرید و فروخت
اور ساکنان شہر کے سوا صرف مسافرون کی کسقدر جمعیت ہوتی ہے * سیانک ناگفو ایک
اور شہر ہے جسکے اطراف کے پہاڑون مین معادن سونے اور چاندی کے ہین مگر اون کے
کھودنے کی ممانعت ہے لیکن جھرنون اور ندیون مین جو ریزے طلا اور نقرہ کے کوہستان
کی طرف سے بہکے آتے ہین اوسپر کسیکا اجارا نہین اور جسکا جی چاہتا چن لاتا ہے فیروزہ اور

پھٹکری اور ایک قسم کی سبز چیز جسکو ختائی مصور بڑے مولون سے تصویر کی رنگ آمیزی کے لیے
خریدتے اون سب کے معدن اونہین پہاڑون مین واقع ہین وہین کان فوشہر ہے جسکی سرحد مین
ایک قسم کا موم پیدا ہوتا ہے جسکی بتیون کا خرچ سوا شہنشاہ اور اونکے عزیز جو قرابت قریبہ رکھتے ہین
دوسری جگہ منع ہے اور اس موم کے کئی خاصے ہین یعنی سپیدی اور چمک بلور کی سی ہوتی ہے اور
اوسکی بتی دہوان نہین دیتی اور روشنی کی صفائی اور تابندگی مثل مہتابی کے ہوتی ہے اور دوائین
بھی اوسکا خرچ ہے چنانچہ ہول دل کیواسطے نہایت مفید ہے اور ختائی وکلا اور جو لوگ کہ
درباروں مین عرضبیگی ہوتے ہین اس موم کا ایک ڈلا اسلیے کہلایا کرتے ہین کہ قوت دل زیادہ ہووے
اور دربار کے دبدبے سے مرعوب نہو جاوین * اور اس موم کو ختا مین پیلا کہتے ہین اور ایک ذات کا
درخت ہوتا ہے جسکی جڑ مین ایک قسم کا چھوٹا سا کیڑا چپکا دینے سے وہ اوسکا رس کہاتا اور
فضلا جو چھوڑتا اوسی سے یہ موم ہوتا ہے اور اسکی ایسی قدر ہے کہ سونے کے وزن سے بکتا ہے
اور حقیقت مین وہ ایسی ہی چیز اکسیر خاصیت ہے کہ سونا اوسکے آگے مٹی ہے * ہوانگ چو ایک
شہر نہایت وسیع اور غدار اور مشہور بندر ہے اور ماتحت کے ایک شہر مین جھرنا ہے جسکے
پانی مین چاے کو جوش دینے سے بہت لطیف ہو جاتی ہے اور اس شہر کے قریب ایک جزیرہ
ہی کو اسے کہلاتا اور لوگ اس جزیرے کے باب مین ایک نقل کسی سپاہی کی کرتے ہین کہ جب
دشمنون نے اوسکو دریا مین ڈال دیا ایک سفید کچھوا اوسکی مدد کو آیا اور اپنی پیٹھہ پر چڑہا کر اوس پار
پہنچا دیا یہ بات قریب قیاس کے نہین غرض حقیقت یہ کہ اس جزیرے سے چھوٹی ذات کا
سپید خوبصورت کچھوا پکڑا جاتا اور امیرون کے یہان باغون اور حوضون مین پلتا ہے اور
تھوڑے عرصے مین اسقدر رام ہوتا ہے کہ لوگ اوسے اپنے ہاتھون سے کہلاتے ہین * یوچو فو
کا شہر بہت وسیع و غدار اور سر زمین بھی اوسکی نہایت زرخیز ہے اور پہاڑون مین معادن فیروزہ کے
ہین اور یہ شہر لوتن ہین ہو کی جھیل کے کنارے پر واقع ہے اور اس جھیل مین ایک چیز عجیب
کیفیت کی ہے کہ اسکے نیچے سے ہمیشہ پانی بہتا ہے گویا نے پر رکھا ہوا ہے اور صورت اوسکی یہ ہے کہ غبار

سے اشجار و نباتات کی جڑین آن ملی ہین اور مثل جال سنگین کے بل کھا کھا کے لپٹی ہوئی ہین کہ انپر
تہ مٹی کی ایسی موٹی جم گئی ہے کہ قریب القیاس نہین کہ کبھی پانی اوسپر غالب ہوویگا اور ہرچند کہ بظاہر
مین نقش برآب مثل حباب اور متحرک مانند سیماب ہے مگر حقیقت مین مستحکم مثل الفت احباب ہے
چانگ چاؤ ایک اور شہر سرزمین کی سیرابی کے لیے مشہور ہے یہان تک کہ اگر تمام مملکت مین بسبب
قحط کے غلہ کا نشان تک نہ ملے تو بھی یہان کی فصل کبھو نہ جلے اور متعدد ندی اور نہر کے سبب سے
پانی کی تکلیف کبھی نہین ہوتی ہے اور اطراف کے پہاڑون مین کئی معدن شنجرف کے ہین *
ہینگ چوفو کا شہر دریا کے جزیرے مین واقع ہے اور اگرچہ اطراف کی زمین سنگی اور بلند ہے
لیکن کسی جنس کی کمی نہین اور سہولت معاش بدرجہ ہے اور پہاڑون مین نقرے کے معدن
ہین اور باشندے بانس کے کاغذ بہت بناتے ہین * چانگ فو ایک شہر ہے جسکا عرض
طول کم مگر نہایت زرخیز ہے اور کولہ لیمو افراط سے وہان ہوتا ہے اور ایک قسم کا میوہ سمی کہلاتا ہے
کہ جاڑون مین جب ایام دوسرے لیمو کا ہو جاتا ہے تب اسکے درخت بامراد ہوتے ہین اور یہ
لیمون مدتون تک میٹھا و معطر اور خوش رنگ ایک رنگ پر رہتا ہے اور کچھ نیرنگی نہین دکھاتا
اور اس شہر کے اطراف کے پہاڑون مین فیروزے کے کئی معدن ہین * چن چوفو ایک شہر پہاڑون
مین معمور ہے اور معدن سونا اور چاندی اور سیماب اور فیروزہ کے اطراف مین ہین اس شہر
کی سرحد مین پہاڑون کے درمیان ایک قوم جنگلی آدمیون کی رہتی ہے جسے ختائیون کی نہ زبان
نہ چال نہ چلن نہ گفتار نہ رفتار ذرا بھی ملتی ہے اور اہل چین کی روایت یہ ہے کہ کتے اور آدمی
کی خبث سے اونکی نسل ہے لیکن یہ بات صریحاً جھوٹھ ہے اور دشمنی اور ناجنسیت وجہ اس ملامت
کی ہے * الغرض کہ صوبے کی دو تقسیم مین چون شہر ہین اور اسکی پہلی تقسیم یعنے ہوپی مین قریب ڈیڑھ کرور
باشندے ہین اور دوسری تقسیم ہونان مین تخمیناً ایک کرور اور تیئیس لاکھ باشندے ہوونگے اور دونو
کی نظامت اور دیوانی کے وضع اخراجات کے بعد تین کرور نوے لاکھ روپے بابت خراج زمین اور
تیس ہزار روپے بابت محصول اجناس تجارت دارالامارہ پیچین مین بھیجا جاتا ہے اور ہونان

کی نظامت اور دیوانی کے وضع اخراجات سے بعد تین کروڑ ترانوے لاکھ روپے بابت خراج زمین اور ایک کروڑ پانچ لاکھ بابت محصول جناس تجارت فغفور کے خزانے مین سالانہ داخل ہوتا ہے*

آٹھوان باب

صوبہ ہونان کے بیان مین

یہ صوبہ مملکت ختا کے درمیان واقع اور اوس ملک کے اکثر مورخون کا اسپر اجماع ہے کہ جب ابتدا مین سلطنت ختا کی بنیاد ڈالی گئی اسی جگہ سے پہلے آبادی شروع ہوئی اور یہ سرزمین کہنہ آباد وہان کی قدیم شہنشاہان والا نژاد کی تخت گاہ مدتون تک رہی اور سچ ہے کہ اس جاکی آب وہوا فصحت وفضا ایسی لطیف وخوش اور پاکیزہ ودلکش ہے کہ قابل بخوشی زندگی کرنے اور عیش وآرام سے رہنے کی معلوم ہوتی ہے اور وہان کی زمین عمدہ اور بہتر اور سیر حاصل اور اسقدر شاداب ہے کہ پھولون کے جنگل کاٹ کے لوگ زراعت کرتے اور گلشنون مین ہل جتوا اناج بوتے ہین* **لمولفہ** سرزمین ایک لطیف وآباد ان* آب جو باغ مین روش پہ روان* جنگلون مین بہار گلشن ہے* رشک گلشن ہر ایک گلخن ہے* گل وسنبل کے ڈھیر ہین ہر جا* بلبلون کی بھیڑ ہین ہر جا* لب غنچہ جہان کہ خندان ہے* چشم بلبل وہان پہ گریان ہے* سرو جس جا کہ برلب جو ہے* لب قمری پہ شور کوکو ہے* عیش بازار ہر طرف ہین لگی* ہین خریدار شوق سے پھرتے* عشرت آرام ہر جگہ موجود* شہر کیا بلکہ خانۂ بہبود* اور جب کہ حال یہ ہے تو نہین تعجب بلکہ حکمت کی روسے واجب ہے کہ لوگ بھی ایسے دیار کے پاکیزہ طینت لطیف طبیعت خوش مزاج عیش جو آرام طلب ہووین کیونکہ کلیہ ہے کہ جہان سہولت معاش ہے وہان عیش وآرام پر دل پاش پاش ہے بلکہ وہان کے لوگ بالخاصہ ان صفتون کے ساتھ موصوف ہوتے ہین اور اسی وجہ سے اس صوبے مین سوداگری نہایت سرد اور مدہم ہے اور تجارت کا بازار مطلق گرم نہین کیونکہ حضرت انسان کی طبیعت ہمیشہ راحت دوست اور آرام طلب ہوتی ہے اور جدوجہد کوشش وسعی ہی کو

کرتے جو فکر معیشت مین دلگیر اور زنجیر تنگدستی مین پابند و اسیر ہین تردد وہی کرتے جنکی اوقات
بے تردد کیے نہین بنتی اور بار گران وہی اوٹھاتے جنکو اوٹھا سکے بن اوٹھائے تلاش معاش کے
بوجھ سے سبکدوشی حاصل نہین ہوتی + **لمولفہ** مالو محنت سے کوسون دور ہین + محنتی
اس مرض مین رنجور ہین + سنگ غم سے روز و شب صبح و مسا + مثل شیشہ پتھرون سے چور ہین +
اس صوبے کا پایہ تخت کیفونگ فو ہے اور یہی ایک نئی بات اس دارالریاست کی مشہور
ہے کہ شہر کی کرسی خاک دریا کی سطح آب سے بہت نیچے ہے چنانچہ پانی روکنے کیلیے اونچے اونچے
پشتے اور باندہ کی حاجت ہوئی اور روایت ہے کہ ایک دفعہ جب نظام ملک مین فتور واقع
ہوا اور سرکشون نے اوس شہر کو بارادۂ تسخیر محاصرہ کیا تب شہر والون کی مدد کو فغفور کی
طرف سے بہت سے لشکر آئے لیکن اوس فوج کے سردار کو دشمن غارت کرنے کی ایسی ایک
بری ترکیب سوجھی کہ اوسے اپنی ہی طرف زیادہ ہلاکت ہوئی یعنے دریا کے پشتے کو اوس نے
تڑوا ڈالا اور تمام شہر کو تہ آب کر دیا اور اس سانحہ عظیم مین تین لاکھ آدمی سے زیادہ ضربت
موت سے جام حیات کو لبریز کیے اور شراب مرگ پیالہ اجل سے پی غرض ہرچند کہ بعد چند
ایام کے شہر کی دوبارہ تعمیر ہوئی اور سرنو اجڑا ملک آباد ہوا مگر پہلے کی رونق پھر نہوئی اور نہ
پرانی خوبی نے تازگی پائی مثل مشہور ہے اگلی بات ہمیشہ اگلون کے ساتھ جاتی ہے + **لمولفہ**
عالم فانی کی یارو چال دیکھی ہے عجب + اس جہان سے جو گیا ویسا نہ آیا پھر کوئی + بازیچے
دنیا کی ہر ہر دانون مین اے ہمنشین + کھو دیا ہاتھون سے جو ویسا نہ پایا پھر کوئی + کوکی فو
دوسرا شہر اس صوبے کا بہت وسیع و غدار ہے اور اس صوبے کے اور شہرون سے یہ شہر اچھی
تجارت گاہ ہے اوسکے اطراف مین باغ بہت باوسعت اور اقسام میوجات کی کثرت
ہے اور یہان ایک جھیل ہے جسکے پانی کی تاثیر سے ریشم مین آب و تاب اور چمک دمک اور
مضبوطی اور ملائمی ایسی ہوتی ہے کہ سیکڑون منزل سے جولاہے جاتے اور اوس پانی مین
ریشم کو دھوتے ہین اور اس شہر کے باشندے ایسے خوش خلق اور مسافر پرور ہین کہ ہرچند

ختائی مضمون سے اس شعر کے واقف ہین ✤ **شعر** خشت وطن از تخت سلیمان خوشتر ✤ خار وطن از سنبل و ریحان خوشتر ✤ باوصف اسکے اگر قضیۂ اتفاقی سے اون مین کوئی شخص گیا وہانکی خوبیون مین اوسکی طبیعت ایسی لگی کہ پھر اپنے گھر مشکلون سے پھرا ✤ **لموٴلفہ** باغ مین بلبل یہی کہتی تھی کل صیاد سے ✤ کب چمن کو چھوڑکر ظالم قفص مین جاوین ہم ✤ ہونان فو ایک شہر ہے جسمین قدیم شہنشاہ سب اکثر رہتے تھے اور اب بھی اونھون کی کئی عظیم الشان قبرین اطراف شہر کے باغون مین موجود ہین چونکہ ختائیون کے قیاس مین اونکی مملکت ناف مین مین اور ہونان کا صوبہ اوس مملکت کے بیچو بیچ اور یہ شہر اوس صوبے کے وسط مین واقع ہے اس لحاظ سے بقول اونکے شہر ہونان فو صفحۂ زمین کے دائرہ کا نقطۂ مرکز ہے ✤ وہانکے فو یا کا شہر بہت غدا را اور وسیع ہے اور اوس کے اطراف کی سرزمین سے کئی دریا بہتے ہین اس سبب سے وہ اتنی زرخیز ہے کہ جب فوجین شہنشاہ کی وہان پر ڈیرہ ڈالے مہینون پڑے رہتے ہین تب بھی شہر کی گرانی کبھی نہین ہوتی اور قریب کے کئی پہاڑون سے فیروزہ حاصل ہوتا ہے اور وہین ایک قسم کے سانپ کی خلقت ہوتی ہے کہ جس سے فالج ولقوہ و رعشہ کی بیماریون کی دوا بنتی ہے اور اطبائے ختا اس سانپ کو شراب مین ڈال عرق اور جوہر کھینچ لیتے اور اور لقوہ اور فالج کے مریضون کو پلاکر اکثر اچھا کرتے ہین چو ہنگ فو اس شہر کے اطراف مین بہت چاے پیدا ہوتی ہے غرض اسیطرح چھوٹے بڑے شہر اس صوبہ کے سب سمیت اونتیس ہین اور یہان کے باشندے اڑہائی کرور ہین اور بعد وضع اخراجات نظامت اور دیوانی کے ایک کرور پانچ لاکھ چھہ ہزار دو سے چالیس روپیہ بابت خراج زمین اور بیالیس ہزار چھہ سو بیاسی روپیہ بابت محصول اجناس تجارت سالانہ فغفور کے خزانہ عامرہ مین داخل ہوتا ہے ✤

نوان باب

صوبۂ شان ٹان کے بیان مین

کنگ فوسی جو ختا کا حکیم الحکما تھا اور دانائی مین یونان کے فلاسفۂ عظام ارسطاطالیس و فلاطون

وغیرہ سے مرتبہ اوسکا سبقت لے گیا اسی صوبے مین پیدا ہوا تھا غرض اس حکیم بے بدل کا
تذکرہ دفتر ثانی مین لکھا جائیگا اور جہان شہنشاہان فرخ فال کا حال درج کیا جائیگا وہان اوس
صاحب کمال عدیم المثال کے اوصاف حمیدہ او رخصائل پسندیدہ کا تذکرہ زبان قلم پر آئیگا
چونکہ صرف اسی استاد فیلسوف کے قال لازوال پر انتظام مملکت چلا جاتا ہے اسی باعث سے
ختا کی ریاست کو ابتک بقا ہے حالانکہ کیانی اور روم قدیم کی سلطنتین مٹ گئین نشان تک
بھی نہ باقی رہا نام کا نام لینا عقل صواب اندیش کے نزدیک بیجا ہے مگر ختا پر باوجود یورش
تاتار مطلق ادبار نہ آیا اس صوبہ مین پانی کم برستا ہے لیکن اسکی عوض اتنے دریا او رنہر اور جھیل
اور تالاب ہین کہ زراعت مین نقصان نہین آتا ٭ ختا کی سب سے بڑی نہر جو شہنشاہی کہلاتی اس
ملک کے درمیان سے بہتی ہے اور شاہی انبار خانون مین بھی اناج کی کشتیان اسیطرف سے
دار الامارۃ پیچین لوجاتی ہین اونکی جمعیت کثیر کا ہر سال اس نہر سے گذارا ہے اور گیارہ بارہ
ہزار سے کم کبھی نہین جاتین ٭ چی نانگ فو کا شہر پاے تخت اس صوبہ کا بہت وسیع و شہر غدار
ہے اطراف مین بسکہ جھیلین اور تالاب کثرت سے ہین نہرین شہر کے درمیان پانی سے ہمیشہ
ملبب رہتی ہین چوڑی اور عمیق ہین ہزارون من کی کشتیان شہر کے سر بازار مین لگی رہتی ہین اور اون
نہرون پر نفیس نفیس پل راہ چلنے والے کے آرام و شہر کی زینت کے لیے بنے ہوے ہین اور چونکہ
ایام قدیم مین کئی شہنشاہ ختا او رباج گذار ملکون کے پادشاہ سب یہان سکونت کرتے تھے
اور اونکے مزار شاندار پہاڑون مین ہین اس سبب سے اس شہر کی بڑی عزت ختائیون کی
آنکھون مین ہے ٭ **مولفہ** فی الحقیقت شہر ہے یہ پُر فضا ٭ کیجیے تعریف جو کچھ ہے بجا ٭ رائے
اولو الالباب خطا ہے پر صواب ٭ کرتے ہین عظمت جو اوسکی بیحساب ٭ اس شہر کے قریب
ین چنگ کا شہر ہے وہان ایک قسم کا شیشہ ایسا نازک بنتا ہے کہ اگر تند ہوا مین رکھدیا جاے تو
اوسکے صدمے سے فوراً آسیب آئے یعنے صاف تڑق جائے لینے والا سواے حیرت کچھ
نہ پائے خاک پر ٹکڑے ٹکڑے دیکھکر آئینہ دل چور چور جگر مین ہزارون ناسور بشکل خانۂ زنبور نمایان چشم تمنا

سے نہر خون روان رہے اوسکا عکس نہ ملے ✤ اس معنی سے رشک حلب کہنے کی جا ہے ✤
ایک فقرہ ہے اوصاف سے یہ اوسکے لکھا ہے ✤ اس صوبے مین ایک قسم کا کیڑا مثل کملہ کے
پیدا ہوتا ہے اور اوسنے مونا ریشم نکلتا اور ایک طرح کا ریشمی کپڑا نہایت گف اور مضبوط بنتا ہے
ہر جگہ بخواہش لیا جاتا ہے ✤ ین چو فو دوسرا شہر اس صوبے کا درمیان دو بڑے دریا کے واقع
ہے اس سبب سے آب و ہوا اوس سرزمین کی نہایت لطیف ہے اور پل اسی شہر مین بہت عظیم الشان
ایک سو اسی گز لنبا ہے ایسا کہ کسی نے نہ دیکھا نہ سنا اور اس شہر کے تحت مین کیو فو مین کا شہر
ہے جسمین فیلسوف اعظم حکیم مکرم کامل زمان حاذق دوران حکیم کنگ فوسی کے کئی یادگار نمودار
از طرف سرکار اور بعض رئیسان خجستہ کردار بنے ہوے ہین حالانکہ حکیم ممدوح شہر چو ہین مین جو
اوسکے قریب ہے پیدا ہوا تھا ✤ نانگ چینگ فو کا شہر بڑی نہر پر چونکہ واقع ہے اس وجہ سے
تجارت گاہ عظیم ہے ہزارہا جہاز ہمیشہ وہان لگے رہتے ہین اور کئی معقول عمارتین شہر مین ہین
خصوص ایک ہشت پہل اور ہشت طبق کا منارہ مثل منار زنان کینگ کے ہے اور اوسطرح چینی کا
بنا ہوا ہے اور باہر گھنٹے اوسی انداز سے لٹکے ہین اور ہوا کے بہنے سے صداے خوش اون سے
پیدا ہوتی ہے ✤ تین ہو فو اور لی چو فو دو شہر کسبی اور بات کے لیے مشہور نہین بجز اسکے کہ دونون
مین ایک ایک قلعہ بہت مستحکم بنا ہے اور لشکر شاہ حفاظت ملک کے لیے اون مین متعین رہتا ہے
اور جنگی جہاز بھی نگہبانی کے لیے موجود ہر چہار حدود مین رہتے ہین حاصل کلام اٹھائیس شہر چھوٹے
بڑے اس صوبے مین ہین اور قریب اڑہائی کرور کے باشندے ہین اور بعد وضع اخراجات
نظامت و دیوانی کے ایک کرور بارہ لاکھ چورانوے ہزار دو سو آٹھ روپے بابت خراج
زمین اور چار لاکھ چھبیس ہزار آٹھ سو سولہ بابت نمک اور اٹھانوے ہزار چار سو چھیانوے
روپیہ بابت محصول اجناس تجارت اس صوبے سے فغفور کے خزانے مین سالانہ جاتا ہے ✤

دسوان باب

ہنو یہ غان سی کے بیان مین

اس صوبے کی آب وہوا بہت اچھی اور زمین بھی نہایت زرخیز ہے سواے چاول کے
ہر قسم کا اناج یہان کثرت سے پیدا ہوتا ہے ہر چند یہان کے لیے پانی بہت چاہیے مگر بسبب
قلت نہر وتالاب پانی بقدر احتیاج دستیاب نہین ہوتا لیکن مشک اور سنگ سماق اور سنگ مرمر
اور سنگ زبرجد اقسام رنگ کا نکلتا ہے فیروزہ اور بلور بھی اس صوبے کے پہاڑون سے آتا ہے
کان آہن وشورے کی کئی معدن ہین اور اوس ملک کے بعضے پہاڑون کی چوٹی پر میدان
وسیع اسطرحکا ہے کہ کوسون تک جسکا حساب نہین اوسپر کشتکاری کی جاتی ہے فصل
بفضل افضال حقیقی معقول ہوتی ہے باوصفیکہ بجز باران رحمت وہان پانی کا نام نہین اہل
صوبے کے باشندے بڑے مضبوط اور بہادر ہوتے ہین اور مطابق قاعدہ ملکی کے حلیم و
سلیم مشہور ہین مگر حد سے زیادہ کودن وابلہ ہوتے ہین کسی علم سے مطلق شوق نہین رکھتا اور
مستورات یہان کی حسینہ اور جمیلہ ہوتی ہین اور اس طبقے مین انگور بافراط نہایت تحفہ
اسطرحکا پیدا ہوتا ہے کہ شاید روے زمین پر کہین میسر نہین آتا اگر یہان کے ختائی چاہین
تو شراہین ایسی کھینچ سکتے کہ قابل جام جمشید مین بھرنے کے ہون لیکن یہ اوجڈ گنوار اوسکو سکھلا
کے کشمش بناتے ہین * **نظم** حماقت سے پر مغز ہین وکثیف * کہ بد کرتے ہین کیا غذائے
لطیف * کوئلے کے معدن بھی یہان ابشدت ہین اور اوسکی تحفگی یہ ہے کہ انگارے بہت
صاف وشفاف ہوتے ہین دیر تک رہتے اور دھوان نہین دیتے ہین اور فرش فروش
کے لیے قالین یہان ویسی عمدہ اور خوبصورت بنتے جس طرح ایران اور روم مین ہوتے ہین
لمولفہ بلکہ اوپر فوق رکھتے ہین یہ بعضے کام مین * مشتہر نام انکا ہے کشمیر ومصر وشام
مین * تی ین فو اس صوبے کا پاے تخت ہے کسیوقت مین شاندار تھا جب پادشاہ کے
عزیز واقربا نے یہان سکونت اختیار کی تھی لیکن جب سے کہ وہ خانوادہ پلٹ گیا یہان کا
بھی طبقہ اولٹ گیا **بقول شاعر** پردہ داری میکند در قصر قیصر عنکبوت * بوم نوبت
میزند بر گنبد افراسیاب * غرض لوہے کے باسن اور آلات اور ہتیار جنگ کے یہان

تجارت ہے پشمینے کے کپڑونکا بازار گرم ہے اور ساری مملکت کے سوداگرون قالینون کی تحفگی پر لوٹے رہتے پانون پڑکے سر کے بھل لیجاتے انکا ذکر عاصی کر چکا کہ رشک ایران و روم ہوتے ہین ٭ چین یان فو اس صوبیکا دوسرا شہر اس بات کے لیے مشہور ہے کہ فغفور یو مملکت ختا کے پہلے پادشاہون مین تھا اوس نے اسی شہر کو اپنا پاے تخت قرار دیا تھا اوس عالی ہمت بلند مرتبت شجاعت شعار مدبر روزگار عادل بعدیل کا ذکر اس تاریخ کی جلد دوم مین کیا جایگا اس جگہ اتنا ہی کہنا کافی ہے کہ بڑی سلطنتون کے بانی ایسے ہی شخص ہوتے جیسا کہ یہ تھا ٭ **لمولفہ**

عادل ہو تو ایسا ہو جو سلطان ہو تو ایسا ہو ٭ عاقل ہو تو ایسا ہو خاقان ہو تو ایسا ہو ٭ اس کے قریب ایک جھیل شور اکیس کوس کے دائرے مین اور ہے اوسکا پانی کھاری مثل سمندر کے ہے اوسمین نمک افراط سے پیدا ہوتا ہے ٭ فین چو فو بہت پرانا شہر اور معقول تجارت گاہ ہے اطراف کی زمین حالانکہ کوہسار ہے لیکن کسانون نے ریاضت کے زور سے اوسے ایسا زرخیز کیا کہ بڑے فائدہ کی جا ہے کتنے چشمے آب گرم کے اوس کے قریب ہین منزلون سے لوگ آکے وہین جمع ہوتے ہین ایک قسم کا ماء اللحم نشئی وہان تیار ہو کے اور اور صوبون مین بھی جاتا ہے اوسکے سرور و ذائقے اور قوت کی بہت تعریف ہوتی ہے ٭ تائی تون فو کا شہر دیوار ختا کے نہایت قریب ہے چونکہ قوم تاتار کی یورش کرنے کی جگہ ہے اس لیے شہر کے مورچے بہت مضبوط بنے ہین اور کئی ہزار سپاہ یہان ہمیشہ متعین رہتی ہے اور اطراف کے پہاڑون مین فیروزہ اور سنگ مرمر کی کان ہین اور ایک قسم کا زبرجد ملتا ہے جسکی سپیدی اور چمک لشم کے مانند ہوتی ہے اور جنگلون مین جڑی بوٹی بہت اقسام کی میسر آتی ہے غرض چھوٹے بڑے اٹھائیس شہر اس صوبے مین ہین اور سیکڑون قلعے دیوار ختا کے قریب جا بجا واقع ہین تا کہ تاتار کی یورش ملک مین ہونے نہ پائے

اور **لمولفہ** رہین سب لوگ عیش و راحت سے ٭ رنج پہنچے نہ دست آفت سے ٭ اس صوبے مین دو کرور ستر لاکھ باشندے ہین اور بعد وضع اخراجات نظامت و دیوانی کے ایک کرور ایک لاکھ ستتھتر ہزار نو سو بیس روپے بابت خراج زمین اور سولہ لاکھ چھہتر ہزار چار سو بیس روپے

بابت نمک تین لاکہ ترسٹھہ ہزار سات سو بارہ روپیہ بابت محصول اجناس تجارت فغفور کے خزانے مین برسم مالگذاری سالانہ داخل ہوتا ہے

گیارہوان باب

چینٹن سی کے صوبے کے بیان مین

یہ صوبہ بہت وسیع ہے اور بعض مورخون کی یون روایت ہے کہ اسی جگہ سے ختا کی آبادی شروع ہوئی اور قدیم فغفورون نے یہین سکونت اختیار کی تھی اس بیان کے خلاف اور صوبون کے باب مین یہی بات بعضے راوی نقل کرتے ہین القصہ اگر یہ سرزمین پہلے نہ آباد ہو کر دوسری آباد ہوئی تو اس سے کچہ قباحت واقع نہین ہوتی اور اگر وہ بزرگی نہین حاصل تو یہ مرتبہ بیشک اوسکو دیا چاہیے کہ شہنشاہون نے اوس سرزمین کو نہایت پسند کی تھی اور مدتون اسی طبقے مین سلطنت رہی **لمولفہ** رتبہ بلند کیون نہو اوس سرزمین کا ✤ مسکن یہان تھا مدتون فغفور چین کا ✤ اس صوبے کی دو تقسیم ہین آگے تین ناظمون کو یہان کی صوبہ داری سپرد تھی لیکن چند روز سے ایک موقوف ہو گیا چاول کی فصل یہان اچھی نہین ہوتی اس جہت سے کہ پانی کم برستا ہے گھٹا کے دیکھنے کو دل ترستا ہے کسی عنوان سے اکثر مقام پر حسب ضرورت پانی میسر نہین ہوتا غرض اور اقسام اناج کی افراط سے باشندون کو قحط کی شدتین لاحق حال نہین ہوتین اکثر اتفاق ایسا ہوتا ہے کہ ٹڈیان ویران کر جاتی ہین لیکن اوسکے عوض ختائی اونہین پکڑ کے کھا جاتے ہین بقول شخصے عوض معاوض گلہ ندارد تو انکی شکایت کرنی زیادتی ہے ✤ اس صوبے مین ریوند چینی ومشک وشنجرف وموم وشہد وصندل وسنگی کوئیلہ اور اقسام ادویات کثرت کے ساتھ ملتے طلا کی کئی کان ہین اگر وہ کھودی جاوین تو یقین ہے کہ سیکڑون من سونا پیدا ہو لیکن فغفور کی ممانعت سے اونکا کھودنا وقت ضرورت پر موقوف رہا غرض ندیون اور جھرنون مین اوسکی ریت جو بہکے آتی ہے اوسکے جمع کرنے مین صدہا آدمی کی اوقات بسر ہوتی ہے اور سیاح جو اوس ملک مین گئے ہین اونکی روایت یون ہے کہ اس صوبے کے باشندے سلیم الطبع حلیم الوضع

اہل سخافتنہ وفساد سے بری شیلازہ بند ہستی وودوستی نہایت کریم الاخلاق عمیم الاشفاق ہوتے ہین
لمولفہ جسے انسانیت عبارت ہے * وہان ہر ایک کی وہ عادت ہے * پاک نیت خجستہ
خصلت ہین * ہر طرح سے وہ سب غنیمت ہین * تحصیل علوم و فنون کی طرف اکثر رجوع کرتے ہین
سی نگان فو کا شہر چونکہ ایک زمانے مین تخت گاہ فغفوران چین تھا اور اب ناظم کے رہنے کی
جا ہے ان دو سببون سے بہت آباد اور دل پسند جگہ ہے شہر پناہ کی چار دیواری مثل قلعہ کے
مورچون کے بنی ہوئی اور زیر دیوار گہری اور چوڑی کھائی کھدی ہوئی ہے اور جگہ بجگہ قطار سے
مورچون کے اوپر اونچے اونچے برج مثل ہندوستانی امیرون کے نوبت خانون کے بنے ہین اور
اون مین سپاہی پہرا چوکی دیتے رہتے ہین اور دار الامارہ پچپن کے بعد اوس شہر کا رتبہ بسبب
مضبوط ہونے اور سامان جنگ سے مہیا رہنے کے سمجھا جاتا ہے اور شہنشاہی فوج کی وہ تقسیم
جو طرف شمال حفاظت سلطنت کیواسطے مقرر ہے اوس شہر مین متعین رہتی ہے اوسکے اطراف
کی رعایا اور خطائیون سے بہادر و محنت کش اور قدآور و وجیہ ہوتے ہین * اس شہر کے اطراف
مین ایک قسم کا بادر بہت بڑا پیدا ہوتا ہے اوسکا گوشت ایسا لذیذ ہوتا ہے کہ ذائقہ اور
ملائمت مین حلوان فربہ پر اوسکو ترجیح دیتے ہین * سن سولہ سے پچیس سیحائی مین اس شہر کے
اطراف مین ایک لنبا تختہ سنگ مرمر کا زمین سے کھودکے نکالا گیا اوسپر یہ مضمون کھدا ہوا تھا
کہ حضرت عیسی علیہ السلام جب ملک یہود مین پیدا ہوے تھے تو آسمان مین ایک نیا
ستارہ جو قبل اونکے کبھی ظاہر نہین ہوا تھا دکھائی دیا اور مشرق مین کئی پادشاہون نے اونکے
ملاحظہ سے نذر دینے کے لیے ملک یہود کی راہ لی اور وہان پہنچ کر اوس طفل مقدس کو نذرین گذرانین
اور ایک شخص عیسائی مسمے الوپین سن چھہ سو چھتیس مسیحائی مین درمیان چین کے آیا اور فغفور وقت
نے اوسکے مذہب کا حال دریافت کرکے اوسکو راست سمجھا اوسکے حق مین فرمان جاری کیا اور
اس پتھر کے ذریعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ عیسائی مذہب کو ترقی مملکت چین مین از ابتدا سے
سنہ چھہ سو چھتیس مسیحائی سے سنہ سات سو بیاسی مسیحائی تک تھی اور اسی سال مین اس پتھر پر وہ

مضمون واسطے یادگار کے کھودا گیا تھا شہنشاہ نے ایک معبدگاہ مین اوسکو کھودیا اور
اوس مکان پر جب بت پرستی نے پھر سر اٹھایا ویرانہ اور خرابہ ہوگیا اور وہ پتھر بھی زمین کے نیچے
دب گیا بالفعل کھود کے نکالا گیا اور لوگون پر اوسکا مضمون ظاہر ہوا ہے ✤ ہان چان فو کا شہر
پتھریلی اور کنکریلی زمین مین کوہستان کے نزدیک واقع ہے لیکن دامان کوہ کی زرخیزی ایسی ہے
کہ اور جگہون کی ادہرائی کا عوض ہو رہتا ہے اور پہاڑون مین مشک کا ہرن پیدا ہوتا اور اوسکا
نافہ میسر آتا ہے اور شہد و موم اسقدر میسر ہوتا ہے کہ لینے والون کے ہاتھ تھک جاتے ہین مگر اونمین
کمی نہین آتی اور کئی معدن شنجرف کے بھی ہین ✤ اس شہر تک ایک سڑک کی منزلون سے آئی ہے
اوسکا حال سن نے سے دلکو سخت حیرت ہوتی ہے روایت یہ ہے کہ ختائی فوج کو ایکدفعہ کئی پہاڑ
اور جنگل اور دریا کو سطے کرکے اتفاق آنیکا ہوا کوئی راہ نہ تھی ایک لاکھ مزدور رستہ آراستہ کرنے مین
مصروف ہوے اور ہر روز ایک منزل کی راہ بناتے فوج کے آگے آگے چلے آتے اگر یہ رستہ
میدان سے ہوتا تو کچھ زیادہ تعجب کا مقام نہ تھا لیکن جب خیال کیجیے کہ صدہا پہاڑون کو ڈہا کے
دامان کھیہ کو پاٹ دیا اور ہزارہا برس کے جنگلون کو صاف کیا او عمیق اور چوڑے دریاؤن پر پل
باندہا یہ کارخانہ چند مہینے کے عرصے مین تمام کیا تو بیشک یہ نہایت عجوبہ معلوم ہوتا ہے اوس راہ
کی مرمت ہوا کرتی ہے اور چوکی پہرے جابجا خطرناک مقامون پر اٹھون پہر مقرر ہین اور چھوٹی
چھوٹی بستیان بطور سرا کے مسافرون کے سستانے کے لیے چار چار کوس پر بسی ہوئی ہین ✤
پن لیان فو کا بھی بڑا شہر ہے اوسکی سرحد کی زمین زرخیز آب و ہوا لطیف اور خوشگوار اور اوسکے
قریب کی ایک جگہ ایسی گہری اور پانچ کوس تک برابر خندق اسقدر عمیق ہے کہ آفتاب کی روشنی
دو پہر دن کو وہان نہین پہنچتی غرض اوسکے اندر سے بھی ختائیون نے راہ بنائی ہے اور اندہیرے
کے باعث سے روز و شب مسافر مشعل روشن کرکے راہ چلتے ہین ✤ کون چان فو کا شہر درمیان
کوہستان کے واقع ہے اور بسبب پہاڑون کے شہر پناہ ایک قلعہ اور یورش سے محفوظ ہے کیونکہ
پہاڑونکی قطار اسقدر بلند اور بینڈی ہے کہ اوسپر سے گذرنا ممکن ہے اس شہر مین ایک نہر آرہی ہے اور

خطائیون کی روایت ہے کہ فغفور فوحی جو پہلا پادشاہ چین کا تھا اوسکی یہ قبر ہے اور اگر یہ بات
فی الواقع ہے تو روئے زمین پر اس مزار کی سی قدامت کسیکو نہین ہے کیونکہ ہمارے یہان سکے
بعض مورخون نے حساب سے ثابت کیا ہے کہ ایام فغفور فوحی کا جو ختائی تاریخ مین مذکور ہے
وقت حضرت نوح علیہ السلام کا تھا اسکے سوا کئی اور وجوہات صاحبان دانش نے بیان کیا ہے کہ
حضرت نوح علیہ السلام اور فغفور فوحی ایک ہی شخص تھے اور اوسکا حال زیادہ تر جلد دوم کی فصل اول
مین بیان ہوویگا انشاءاللہ تعالی * لن ٹا فو کے شہر کے قریب دیوار ختا تمام ہوئی ہے اور اس
لحاظ سے وہانکا قلعہ نہایت مستحکم ہے اور پہاڑون سے جو ندیان بہکر آتین ہین اون مین ٹکڑے
طلائی پر جلا کے بہت میسر ہوتے ہین اور اس لحاظ سے ثابت ہوتا ہے کہ سونے کے معدن
کئی ہین اور ایک ذات کا شیر اطراف مین مارا جاتا ہے اوسکا چمڑا نہایت خوش رنگ اور ملائم
ہوتا ہے اور بڑے دامون سے بکتا ہے * کین بان فو کا شہر قلعہ کہلاتا ہے اس لحاظ سے
مورچے نہایت مضبوط اور کھائیان بشدت چوڑی اور گہری ہین اور چونکہ تا کے پرے ہے کورش
کے خوف سے فوج بھی زیادہ متعین رہتی ہے اور عمارتین اس شہر کی بہت پاکیزہ ہین اور دو جھیلا ہین
شور اطراف مین ہین جنمین بکثرت سیاہ نمک پیدا ہوتا ہے * بسبب قرب دیوار ختا کے کئی قلعہ
نہایت مستحکم اس صوبے مین ہین اور سوا اونکے اٹھائیس شہر چھوٹے بڑے واقع ہین اور
تین کرور باشندے اس صوبے کے دو تقسیم مین رہتے ہین اور وضع اخراجات نظامت و
دیوانی کے بعد پانچ کرور آٹھ لاکھ اسی ہزار روپیہ بابت خراج زمین اور دو لاکھ چالیس ہزار بابت
محصول اجناس تجارت فغفور کے خزانہ مین سالانہ داخل ہوتا ہے * * * * * * *

بارھوان باب

سی‌اچوان کے صوبیکے بیان مین

اس ملک سے محاصل بہت ہے اور انواع اقسام کی قیمتی چیزین طبعی اور صنعی یہان میسر
ہوتی ہین ریشم کی پیدائش اس صوبہ مین کمال ہے اور لوہا مین اور سیسے کی کان ہین کہربا

وغیرہ وغیرہ اور سنگ مقناطیس و مشک پہاڑون مین پیدا ہوتا ہے باین لحاظ اوسکی سرزمین سے
تبت و تاتار کے بیابان نزدیک ہین گھوڑے نہایت عمدہ جنگلون سے آتے ہین خریدار فروشندہ
دونون فائدہ پاتے ہین و لال مفت مالا مال ہوجاتے ہین اور گنا ایسا نفیس و شیرین ہوتا ہے کہ اوسکی تعریف
و توصیف مین لب گفتگو بند کھانے والے کو از حد پسند ہے اوسکی چینی ایسی تحفہ ہوتی کہ صل علی کس سے
تعریف ہوسکتی ہے اور اگر لذیذ مٹھائی کھاکے ہوکے سے خدانخواستہ کوئی بیمار پڑے تو ریوند چینی جو اس ملک مین
بہت پر اثر پیدا ہوتی ہے کہ استعمال سے دم بھر مین فساد بیماری کو دور کرتی ہے یہ صوبہ سمندر سے
بہت فاصلہ پر ہے اس لیے نمک پہاڑون مین پیدا ہوتا ہے اور اگر قدرت کاملہ کی طرف
سے یہ بات نہوتی تو باشندون کو نمک کے لیے بڑی تکلیف ملتی + چین تو فو پاسے تخت اس
صوبہ کا ایسا وسیع و غدار و شہر عالیشان ہے کہ مملکت ختا کے بڑے شہرون مین اسکی
گنتی ہوتی ہے اور جسوقت بعض شہنشاہ اوسمین تشریف رکھتے تھے اون دنون ایسی آراستگی
اور درستگی اسکی تھی کہ باوجود اسکے کہ جب فتور نظام ملک مین سن سولہ سو چوالیس مسیحی مین
مان چو تاتار کی یورش کے قبل ہوا تھا اس شہر پر بڑی تباہی ہوئی تھی لیکن اتبک بھی رونق
بالکل نہین گئی ہرچند کہ نہایت کم ہوئی + اس تاریخ کے ناظرینون نے ملاحظہ کیا ہوگا کہ اکثر
شہر ختائی نہرون سے اندر اور دریا یا ندی جھیلون سے باہر سیراب ہین اور اگر دوسری کوئی
دلیل ختائیون کی دانشمندی اور لطافت طبیعت کی نہوتی تو یہی بات بس کافی ہے کہ اپنے
شہرون کو اسطرحپر انھون نے بنایا ہے اور ایسی ایسی جا پر واقع کیا ہے کیونکہ ٹھنڈی ہوا
اور شفاف پانی کے برابر کوئی چیز دنیا مین لذیذ نہین ہوتی اور نہر اوسکے کوچہ بکوچہ بلکہ گھر گھر
ہے بلکہ غرض جس پہلو کو دیکھیے فائدہ سے خالی نہین کیونکہ تجارت مین ویسی سہولت ہوتی
ہے کہ مال کی کشتیان بازارون کے عین درمیان بکتی ہین اور سوا اسکے ہوا جو پانی سے
مس کرتی ہوئی آتی خنکی اوسکو لامحالہ حاصل ہوتی ہے اور اگر اجزا فساد کے شریک ہوتے
تو پانی مین کچھ چھوٹ جاتے ہین اور سوا اون دو فایدون کے جو دنیا مین سب سے بڑے ہین

کیونکہ زبان وجہان اونسے متعلق ہے ازین قبیل اور بھی اکثر دلیلین ہین لیکن اونکے ذکر کرنے سے
اس عبارت کو طول ہوگا اور حکمت بہ لقمان آموختن کہلایگا اس لحاظ سے جن بزرگون کی نظر سے
یہ تاریخ گذریگی اونکو اتنی اشارت کی بھی کچھ حاجت نہ تھی لیکن چونکہ ایک موقع بندے کو ملا اتنا ذکر
بھی معرض ارقام مین آیا الغرض اس شہر کے اندر جسکا ذکر ہوتے ہوتے یہ جملہ معترضہ درمیان آیا
نہرین بہت ہین اور اطراف کی سرزمین زرخیز اور دریاؤن سے سیراب ہے * پاونین فو کا شہر
کیالین کے دریا کے کنارے پر واقع ہے اور آہوے مشک اسکے اطراف مین بہت شکار ہوتا ہے
اور پہاڑ کی قطار مین ایک پہاڑ ایو کہلاتا ہے اوسمین اقسام طرح کے جواہرات ہاتھ آتے لیکن وہ اسقدر
بلند ہے کہ سخت مشکل سے چڑہائی ہوتی ہے اور جواہر اوسیقدر نکلتا ہے جتنی گہری کھائی ہوتی ہے
گویا یہ پہاڑ جواہر بیشمار کا انبار ہے * اوس شہر کے درمیان سے ایک ندی بہتی ہے اوسکے دونون
کنارون پر از خود ایک قسم کا پھول باغبان ازل کا مقبول ایسا پیدا ہوتا ہے کہ رنگ و بو سے
اوسکے دماغ جان خورسند ہے اہل ختا کو نہایت پسند ہے کوئی چو فو کا شہر دریاے کیان پر
واقع ہے اور بڑی تجارت کی جا ہے اور سوداگری کی جتنی کشتیاں اس صوبے مین داخل ہوتین
اسی جگہ پر ٹھہر کر محصول ادا کرتی ہین اور اوسکے اطراف کی سرزمین کی زرخیزی اکثر شہرون مین
قریب و دور مشہور ہے اور اصناف میوہ جات و انواع پھل پھلاری کی یہان کثرت ہے خصوصاً
نارنج و چکوترہ جب پھولتا ہے اہتزاز سے نسیم سحری کے رائحہ خوش اوسکا اطراف و اکناف مملکت
مین کوسون تک پہنچتا اور دماغ خلائق کو معطر رکھتا ہے یہان کے پہاڑون مین ایک قوم وحشیون
کی بود و باش کرتی ہے اونکے عادات و حرکات و شکل و شباہت مین شہر والون سے بہت مباینت
و مغائرت ہے و آہوان مشک یہان کے پہاڑون پر پیدا ہوتے اور نمک کے چبچے بھی وہین پر
جابجا کھودے جاتے ہین اور ہزارون من نمک حاصل ہوتا ہے * لون کان فو کا شہر اس صوبے
مین اوس ناکے پر ہے جہان سے اون تاتاریون کی یورش کا خطر شام و سحر لاحق رہتا ہے جو تبت بزرگ کے قریب و جوار مین رہتے ہین اس سبب سے اسکے قریب کئی مستحکم قلعہ
مین اوس ناکے پر ہے جہان سے اون تاتاریون کی یورش کا خطر شام و سحر آٹھون پہر
رہتا ہے جو تبت بزرگ کے قریب و جوار مین رہتے ہین اس سبب سے اسکے قریب کئی مستحکم قلعہ

حفاظت مملکت کے لیے بنے ہین اور اوسکے قریب چی سی ان نکے شہر مین عیاث شاہی خاندان
کا بانی مبانی فغفور یو پیدا ہوا تھا اور جسبدم اس شہنشاہ عالی وقار کی کیفیت لکھی جائیگی پڑہنے والے
یہی کہینگے کہ ایسے شہنشاہ عاقل و مدبر کے پیدا ہونے سے بنیاد تختا کو ایسی پایداری ہوئی کہ اجتک
پایدار ہے شاید بقاے زمانہ تک رہیگی **لمولفہ** از قدوم ہمچو شاہ با فرین * گشت ظاہر در جہان
بنیاد چین * از کمال دانش و تدبیر شاہ * در ختا آمد پدید این پایگاہ * تا ابد باقی بماند لازوال * شاید
این تقدیر رب ذوالجلال * شوکت جمشید و فر کیقباد * وقت کیخسرو شہ والانژاد * پاکی و وادشہ
نوشیروان * تازہ بودے وقت عدلش انجہان * دولت پرویز آن شاہ شہان * بادگشت و نیست
زان دولت نشان * گر کسے جویا از انشاہان خبر * کے تواند یافت از فانی اثر * ملک شان برباد گشت
و دور شان * لیک قایم ہست چین تا این زمان * کیانن چو کا شہر اسطرح پر مثل جزیرے کے واقع
ہے کہ ہر پہلو پر یا تو دریا یا جھیل یا ندی ہے اور جہان کی سرزمین ایسی شاداب و سیراب ہو وے اوسکی
زرخیزی مین کون گفتگو کرسکتا ہے سب قسم کا اناج مہیا علی الخصوص چاول افراط سے پیدا ہوتا
اور یہان کے متصل پہاڑون پر آہوان مشک بشمار ملتے ہین * **لمولفہ** آہوان مشک
رہتے ہین مدام * کوہسارون پر یہان کے لاکلام * کرتے ہین اونکو شکاری صید جب * نافہ ہائے
نغز پاتے ہینگے تب لیو چو کا شہر تجارت گاہ عظیم ہے اور اسکے قریب ایک بہت بلند پہاڑ پاؤ کماںا
مشہور ہر جگہ یہ ہے کہ آدمی کو کیسی ہی تپ ہو اوسپر چڑہنے سے ہوا اوس بلندی کی ایسی موافق
مزاج ہوتی ہے کہ چار پانچ پہر مین تپ چھوٹ جاتی اور پھر نہین آتی ہے اس سبب سے جس شخص کو
یہ مرض لاحق ہوتا ہے وہان جاکر شفا پاتا ہے * **لمولفہ** نسیم موافق سے اوس کوہ کے * رہین
دور سب تپ کے اندوہ سے * ہوا اوسکی ہے خوش زباد شمال * ہوا کیا ہے وہ ربکی فضل کمال *
ہے ہر طرف فضل حق باد ہو * رہین اوس سے بیمار شاد ہو * خدا کی عنایت ہوئی جب عیان * ہوئی
یہ ہوا رشک باد جنان * ہوا چون نسیم سحر دلکشا * ہوا چون دم عیسوی جان فزا * اس صوبے
مین چار شہر ایسے ہین کہ فقط سپاہیون کی آبادی اون مین ہے اور رعایا وہان کی پشت بہ پشت سے

فغفور کی فوج مین داخل ہوتی ہے اور تنخواہ کے ساتھ زمین لاخراج بھی تھوڑی سی عنایت ہوتی ہے
پر جب اونکی ضرورت فوج مین ہوتی ہل کو رکھ کے تلوار اوٹھا لیتے ہین اور ایام صلح مین اپنے گھر
چلے جاتے اور فغفور کے حق مین بیٹھے ہوے دعا دیتے ہین اور جب طاقت جسمانی اور جلادت باطنی
سے وہ سب معطل ہوجاتے ہین اونکے اہل وعیال کی گذران کے موافق سرکار فیض آثار سے زمین ملتی ہے
ان چار شہرون کے سوا اس صوبے مین اٹھائیس شہر چھوٹے بڑے ہین اور دو کروڑ ستر لاکھ باشندے
ہین بعد وضع اخراجات نظامت و دیوانی کے ایک کروڑ نوے لاکھ بیس ہزار روپیہ بابت خراج
زمین اور نوے ہزار روپیہ بابت محصول اجناس تجارت فغفور کے خزانے مین سالانہ داخل ہوتا ہے

تیرہوان باب

کوان تان کے صوبے کے بیان مین

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ایک سو گیارہ برس پیشتر اس صوبہ مین بادشاہ سرخود تھا اور اوسکا
خاندان نان یو کہلاتا تھا فغفور چین کی کچھ ایسی پروا اوسے نہ تھی کیونکہ اونکا ملک آباد اور خزانہ
معمور رعیت مرفہ حال افواج کثیر و بہادر تھے جب زمانہ اسطرح اونکے ساتھ سیدھا تھا تو اگر وہ فغفور
سے تیڑھے رہے اور اونکی اطاعت قبول نہ کی حق بجانب تھا غرض سنہ مذکور مین دن ادبار کے
آئے فغفور ہوانگ ٹی برہم ہوکر ایک فوج قہار و لشکر جرار بھیجکر اوس خانوادے کو یکبارگی بنیاد سے
مستاصل کر کے اوس ریاست کو مملکت ختا کے شامل کیا اوس ملک مین بسبب بعد دار السلطنت
اور محاصل بر و بحر کی کثرت سے پاے تخت پیچین کے امراء کبار مین سے ایک شخص عالی وقار
معتبر و دیانت دار و الا گہر اس صوبہ کا عہدہ جلیلۂ صوبہ داری مین مقرر ہوتا ہے اور جس ملک مین
کہ یہ صوبہ واقع ہے درجہ بدرجہ سمندر کے کنارہ تک ایک قطع کوہستان اور ایک قطع میدان ہے
اور پروردگار کی ایسی عنایت ہے کہ اسکے دونون قسم کی سرزمین سے بڑی آمدنی ہے اور چونکہ سمندر
اسکے تحت مین آیا ہے یہ بھی ایک محاصل کثیر کا باعث ہوا ہے اور زمین کشتکاری کی بسقدر
شاداب و سیراب ہے کہ سال مین دو فصلین ہر اناج کی ہوتی ہین اور معادن سونے و جواہر

وٹین وسیماب وتانبا وشورے کے پہاڑون مین ہین سوا اسکے کوہستان کے جنگلون سے
آبنوس وصندل وکئی قسم کی خوشبو وقیمتی لکڑیان میسر ہوتی ہین وسمندمین گوہر پیدا ہوتا ہے اور
مچھلیان اس افراط سے ہین کہ باوجود اسکے کہ لاکھون ماہی گیر ہین پر جالین کفاف نہین کرتین مین اور
ریشیم وسوت ومصری ونمک بھی بہت بنتا ہے الغرض جتنی چیزین امیر کی خواہش آرام کیو اسطے
اورغریب کی رفع احتیاج کے لیے ضرور ہین فضل ایزدی سے یہان سب موجود ہین اگرچہ گرمی یہان
شدت سے پڑتی ہے مگر لطافت ہواسے امراض متعددی نوادرات سے اور باشندے یہانکے
پُرزور وقوی اور سال دراز تک ساتھ صحت وسلامتی کے رہتے ہین کوآن چوفو کا شہر اس صوبے
کا پایۂ تخت ہے اور فرنگستانیون کی اصطلاح مین کانٹان کہلاتا ہے اور ایسی تجارت گاہ
عظیم شاید جہان مین کم ہوگی مشہور ہے کہ آٹھہ ساڑہے آٹھہ کرور روپے کے مال کی اس شہر سے
فقط فرنگستان کے ملکون مین رفتنی ہوتی اون مین سے صرف ایک قسم چاے کی کم وبیش پانچ لاکھہ
ستائیس ہزار من ہے کہ ہر سال فرنگستان کو ارسال ہوتی اور معرض بیع مین آتی اور وہان سے
تین کرور کے اسباب تجارت کی آمدنی یہان ہوتی ہے غرض کانٹان کا شہر ایک خطہ بزرگ و سواد
اعظم ہے کہتے ہین کہ پندرہ لاکھہ آدمی مقیمان شہر سے اس جا پر بود وباش کرتے سواے اسکے
موسم تجارت مین جب غیر ملکون سے سفائن وجہاز کی آمدنی ہوتی ہے تب کچھ ٹھکانا نہین کہ کسقدر خلقت
اور کس کس وضع اور رنگ وروپ کے لوگ یہان جمع ہوتے ہین جدہر نظر کیجئے پہلو بہ پہلو فرنگی و
حبشی وختائی وملائی وہندوستانی ومغل وعرب ورومی دکھائی دیتے ہین گویا نوع انسان کا ایک
نمونہ دکھائی دیتا یا عالم زندگی مین حشر برپا ہوتا ہے اس تاریخ کے ناظرین کی خدمت مین عاصی اور
مقام پر عرض کرچکا ہے کہ مملکت ختا کے اکثر بڑے بڑے شہرون مین یہ قاعدہ ہے کہ لکھا آدمی
دریا مین کشتیون کے اوپر رہتے ہین شہر کانٹان مین بھی علی ہذا القیاس اسیطرح ہے اور شہر کے
سامنے چوراسی ہزار سے زیادہ اوسیطرح کی کشتیان لگی رہتی ہین راوی کا بیان ہے کہ اگر کوئی شخص
اندک فاصلہ سے زمین کی طرف دیکھے تو سواے جہازون اور کشتیون کے نہ دریا نہ شہر معلوم ہووے

اور اگر افق آسمان کیطرف کوئی ملاحظہ کرے تو ستونوں کی کثرت کے باعث سے یہ خیال ہووے
کہ بڑے بڑے صنوبر قد کشیدہ و سر بفلک رسیدہ کا ایک کٹھرا درمیان عرش و فرش کے بنا ہوا ہے
اور جب شہر کے اندر بازار مین نیا مسافر داخل ہوتا ہے تو اسقدر شور و غوغا برپا رہتا ہے کہ کانون مین
تالا لگ جاتا ہے اور سر دو کا پنر اتنی چیزین ناسود کمیاب دکھائی دیتی ہین کہ انکھین چوندھیا جاتی ہین
اور گھڑیون ٹکٹکی لگ جاتی اور حالت سکتے کی سی ہوجاتی ہے دوکاندار اس شہر کے ایسے خلیق
ہین کہ خواہ آپ کچھ اون سے خریدیے یا یونہین براے سیر جایئے لیکن آو بھگت کے ساتھ آپکو
وہ بٹھائینگے پنکھہ جھلینگے چاے پلائینگے مٹھائی کھلائینگے پھولون کا گلدستہ ہاتھ مین دینگے
اور جب تک آپ رہیے گا خاطر داری مین وہ ختائی ہرگز خطا نکرینگے غرض تالیف قلوب کے
سب مراتب اہل ختا پر ختم ہے اس جہت سے جو شخص کہ بغیر قصد خرید یا فروخت کے یونہین
تفریحاً اونکی طرف جا نکلتا ہے تو ملاحظہ کے مارے بے کچھ لیے نہین آتا اور اگر کوئی بیچا خوب
چکھی کر کے یونہین اوٹھہ آیا تو اوسے بھی تواضع سے رخصت کرینگے اور یہ اہل چین اوسکی خطا پر
مطلق چین بجبین نہین ہونگے ٭ سڑکین اس شہر کی پختہ و صاف و پاکیزہ ہین حالانکہ کثرت خلائق بقدر
ہے کہ شانے سے شانہ چھلتا ہے اس شہر کے کاریگر ایسے زکی اور زیرک ہوتے ہین کہ فرنگستان
کی مشکل صنعتون کو دیکھتے ہی اونکی مانند بنا لیتے ہین اور جوڑ توڑ اس صفائی سے کرتے ہین کہ خود موجد
کو اصل و نقل کی تمیز مین حیرت رہ جاتی ہے اور چونکہ قبل اوس لڑائی کے جو فیمابین ختائی و انگریز
کے واقع ہوئی تھی غیر ملک کے تاجرون کو نہایت حقیر یہ لوگ جانتے اور اپنے شہر کے اندر قابل رہنے
کے نہین سمجھتے تھے اس لیے فرنگستانی سوداگرون کی کوٹھیان شہر کے باہر بنے ہوے ہین جب
سنہ اٹھارا سو بیالیس مین انگریزی فوج نے اس شہر کو محاصرہ کیا اور بیک حملہ مردانہ و جرات تہمتنانہ
سے دوس قلعہ پر جو حفاظت شہر کے لیے تعمیر ہوا تھا اپنا نشان اڑایا افواج ختا انکی دلاوری اور
بہادری سے ذرکان تمان کو چھوڑ کر رجع القہقری اختیار کی اور لپسپا ہوے اگر کپتان الیٹ جنہون
جو اوسوقت کارگذار سرکار انگریز کے تھے چاہتے یا کہ دوسرے سردارون کی بات سنتے تو انگریز

کی فوج بخوبی شہر مین داخل ہوتی اور اپنے قبضہ مین کرلیتی لیکن انھون نے یہ نکیا اور صرف ساٹھہ لاکھہ
ڈالر یعنے ایک کرور بیس لاکھہ روپیہ مین وجہ خرچہ زیر باری اس مقابلہ و معارکہ کے ختائیون سے
اقرار کرواکے لشکر کو شہر کے اندر جانے سے باز رکھا حقیقت اس اجمال کی جلد دوم مین تفصیلاً
بیان کی جائیگی انشاء اللہ تعالے کانٹان سے چھہ کوس کے فاصلہ پر فوچان کی بستی ہے اور
حالانکہ اوسمین کوئی دس لاکھہ باشندے ہین اور بڑی تجارت گاہ ہے لیکن بہ سبب چار دیواری
نہونیکے بخطاب شہر نامزد نہوئی کیونکہ ختا مین قاعدہ ہے کہ جس جگہ مثل قلعہ کے مورچے نہین ہوتے
اوسکو شہر نہین کہتے کانٹان کے دریا کے دہانے پر بندر مکاو واقع ہے اور یہ جایداد قوم پرتگیز
کی ہے اور اونہین یہ جگہ فغفور نے عنایت کی تھی جب اونکی مدد سے ایک سمندری ڈکیت کہ سخت
موذی غارتگر تھا پکڑا اور مارا گیا تھا دوسری روایت یہ بھی ہے کہ اوس جزیرے مین فقط ڈاکو
بستے تھے اور فغفور نے پرتگیزون کو اجازت دی کہ اونہین مار پیٹ کے نکال دین اور آپ ہین
بہرحال مکاو کا شہر اس قوم فرنگستانی کے ہاتھہ سے آباد کیا گیا اور اون لوگون نے اب یہان
نفیس نفیس حویلیان بنائین اور قلعہ بندیان کین ہین حاکم اوس جگہ دو ہوتے ہین ایک اہل پرتگیز
اور دوسرا ختائی لیکن بسبب نذر سالانہ جو چین کی سرکار مین گذرانی جاتی ہے حکم حاکم پرتگیز کا
جاری ہے چاوچو فو دوسرا شہر اس صوبہ کا بہت آباد و زرخیز ہے لیکن آب و ہوا آخر برسات
مین ایسی بگڑتی کہ ہزارون آدمیون کو نقصان کرتی ہے اور شہر سے ڈیڑہ کوس کے فاصلے پر
ایک خانقاہ ولا ماگرو کے پوجاریون کا ایک پہاڑ کے ٹیلے پر واقع اور سامنے ایک میدان مثل
تختہ زمرد اور مرغزار مینو کے ہے اور اوسکی حد پر قطار پہاڑون کی جسپر درخت اقسام طرح کے
قطار سے ساتہ اس انداز کے لگائے گئے ہین کہ ہر قطار ایک دوسرے سے سیڑہی بسیڑہی بلند ہے
اس لیے منظر جو خانقاہ سے ہوتی ہے آنکھون کو خنکی اور دل کو سیری اور دماغ کو طاقت اور
مزاج کو فرحت پہنچاتی ہے اوس شہر کے توابع چھہ اور چھوٹے چھوٹے شہر ہین اون مین سے
ایک کے قریب ایک قسم کی نے سیاہ رنگ کی پیدا ہوتی ہے اوس سے کئی طرح کے باجے بنتے ہین

اَبنوس کے رنگ سے کچھ فرق نہین ہے ٭ نان ہیانگ فو کا شہر بڑی تجارت گاہ ہے اور اوسکے
اطراف مین ایک قسم کا پتھر ملتا ہے جسکی کلہاڑی اور دوسرے آلات لکڑی چیرنے پہاڑنے کے
بنتے ہین اور مثل لوہے کے یہ پتھر تیز اور مضبوط ہوتا اور اوسی طرح چیر کاٹتا ہے ٭ چاو کنگ فو کے
شہر مین صوبہ دار صوبۂ کوانک ٹانک اور کوانک سی کا رہتا ہے اور اقسام طرح کی خوشبو اور قیمتی لکڑی
اوسکے قریب کوہستان کے اطراف سے کٹ کے آتی اور بڑے دامون بکتی ہے کاو حو فو کا شہر
بہت سیراب اور پرفضا جگہ مین واقع ہے اوسکے اطراف مین ایک عجب طرح کا پتھر بہ قسم مرمر
پیدا ہوتا ہے کہ اوسمین بذاتہ نقشہ دریاؤن اور پہاڑون اور باغون اور درختون اور پھولون کا بنا
ہوا ہوتا ہے اور تکلف زیادہ تر یہ کہ جس چیز کی صورت بقلم قدرت کھنچی ہوئی ہے اوسمین ہر چیز کی
مناسب رنگت ظاہر ہے اوس پتھر کی بڑی قیمت ہے اور امرا کے یہان اوس سے میز بنائی جاتی ہے
لمؤلفہ منقش یکی مرمر آید پدید ٭ بنقشی کہ بر نقش چین خط کشید ٭ درو نقشہ باغ وفصل بہار ٭ شگفتہ
گلان ہر طرف صد قطار ٭ درختان خوش قامت وسر بلند ٭ بدیدن ہمانا بسی ارجمند ٭ درو نقشہ
کوہ وبحر دراز ٭ منقش شد از قدرت بے نیاز ٭ اور اس سے طرفہ تر ایک قسم کا کیکڑا جو یہان سمندر
کے کنارے پر پکڑا جاتا ہے اور حال اوسکا یہ کہ جو ہین پانی سے نکلتا پتھر ہو جاتا ہے اور گوشت
پوست وغیرہ سب مین خاصیت سنگ نمود ہوتی اور ہوا یہ تاثیر پیدا کرتی ہے ٭ **لمؤلفہ**
چو سرطان برون آید از قعر آب ٭ ہوا چون خورد سنگ گردد شتاب ٭ کہ چون سنگ خارا شود
گوشت او ٭ ہمان استخوان وہمان پوست او ٭ کہ آگاہ بذران ہندوستان ٭ نہ حالش نوشتہ کس از
باستان ٭ مورخ بسے زیر گل خفتہ اند ٭ بملک عدم بے خبر رفتہ اند ٭ کنون کاکرن گفت حالش تمام ٭
خدایا وراکن بسے نیک نام ٭ ہین چو فو کا شہر قریب سمندر کے ہے اور کچھوے بہت بڑے بڑے
یہان پکڑے جاتے ہین اور اونکی کھوپری سے کھلونے اور کنگھیان اور بہت سی اچھی اچھی چیزین جنکی
بناتے اور بیچتے ہین اور گوہر یہان پیدا ہوتا ہے ایسا کہ تمام مملکت مین پسند کیا جاتا ہے ہے نان کا
جزیرہ اسی صوبے کی تحت مین داخل ہے اور کین چو فو شہر اکبر اوس جگہہ کا معقول تجارت گاہ ہے

اور ختائی سوداگر کان تان کے وہان جاکر خرید فروخت کرتے ہین تین شہر اس جزیرے مین ہین
اور اوسکی دوسو چالیس کوس کے دائرہ مین اتنا محاصل ہے کہ سارے صوبے کا مقابلہ یہ اکیلا اگر کرے
تو شاید سبقت لیجاے درمیان اس جزیرے کے کوہستان ہے اور وہان ایک نیم وحشی قوم رہتی ہے
جو نہ فغفور کو خراج دیتی نہ اوسکا حکم مانتی ہے اور قدیم الایام مین سارے جزائر پر اونکا اختیار تھا
لیکن جب ختائیون نے چرہائی کی میدان مین فغفور کی فوج کا مقابلہ یہ لوگ کر نہ سکے تو کوہستان مین
جا چھپے اور وہان کی گھاٹی کو ایسا روکا کہ لشکر سرکار وہان داخل نہ ہوسکا لیکن اگلے دنون مین یہ لوگ
سال بھر مین دو دفعہ پہاڑون سے اوترکے ایک جاے مقرر پر سونا او صندل اور انواع طرح کی قیمتی
چیزین لاتے اور ختائی سوداگرون سے کپڑے کی عوض دے جاتے اور یہان تک وے صادق القول
تھے کہ ختائی سوداگر بے اندیشہ اپنا مال اونکو دیتے کچہ خیال نکرتے اور وے روز مقرر پر بلے ایک
ساعت کے کم و بیش وہان پھر جاتے اور جس چیزون کی فرمائش تھی جسکے عوض کچہ انھون نے لیا تھا
موافق قول کے رتی رتی پہنچا دیتے تھے یہ ایک دلیل منجملہ ہزار دلائل سے ہے کہ بیابانی اور دیہاتی
آدمی اکثر باایمان ہوتے ہین الغرض صوبہ دار کوانٹان اور اونکے افسرون کو فائدہ کثیر کا موجب
اونکا کاروبار تھا مگر فغفور کان ہی نے فرمان قضا توامان جاری کیا کہ اگر کوئی شخص اون وحشیون سے
اتفاق رکھیگا بیشک قتل کیا جائیگا اور مطلب اونکا یہی تہا کہ کپڑے کی حاجت اون لوگون کو شہر
کان تان مین لے آئیگی اوسوقت کچہ خراج کا اقرار کروایا جائیگا لیکن انھون نے اپنی سرخودی کو فغفور
کی تابعداری سے بہتر سمجہا اور زیادہ ترشیدہ خاطر ہوے اوسوقت سے علانیہ تجارت نہین
ہونے پاتی مگر اوستاد سب کب چوکنے والے ہین وے اپنا کام کرہی لیتے ہین اور چوری سے
منفعت کثیر کھینچتے ہین اوس جزیرے کے باشندے نہایت بدشکل اور پست قد اور تانبے کی
رنگت کے ہوتے ہین اور ایک نیلگون چادر کمر سے گھٹنے تک پہنتے اور باقی جسم کو برہنہ کیے رہتے ہین
اور مستورات بھی اسیطرح کی پوشاک پہنتی ہین اور نیل کے گودنے آنکہ سے منہہ تک گداتی ہین *
ستائیس شہر اس صوبے مین ہین اور دو کروڑ دس لاکھ باشندون سے زیادہ اسکی حدود مین ہین

بود و باش کرتے ہین اور بعد وضع اخراجات نظامت اور دیوانی بیالیس لاکھ دو ہزار چار سو چھیانوے روپیہ بابت خراج زمین اور ڈیڑہ لاکھ بابت نمک اور پچاس ہزار بابت محصول اجناس تجارت بطور پس انداز فغفور کے خزانے مین اس صوبے سے جاتا ہے + + + + + + + +

چودہوان باب

کنواسی کے صوبہ کے بیان مین

یہ صوبہ مملکت ختا کے اور صوبون کے مقابل مین چھوٹا سمجھا جاتا ہے اور نہ اونکی طرح یہ وسیع اور زرخیز ہے کیونکہ قریب نصف ملک پہاڑون اور جنگلون سے آباد یعنے برباد ہے لیکن باینہمہ کشتکاری بفضل جناب باری خوب ہوتی ہے اور اسقدر شاداب و سیراب دریا اور نہرون سے ہے کہ اوسکے محاصل سے بعض بعض ایام مین کوانگ تانگ کے صوبہ کو فیض پہنچتا ہے ورنہ اوس ولایت مین خرچ چاول کا بسبب کثرت باشندون کے بہت ہے اور اوس جنس کی پیدایش اوسقدر نہین ہے کہ کفاف کرے کوانگ سی کے پہاڑون مین معادن سونے اور چاندی اور تانبے اور ٹین کے ہین اور ایک قسم کا درخت اس سرزمین مین ہوتا ہے جسکے گودے سے لوگ روٹی بناتے اور کھاتے ہین اور مشہور ہے کہ نان گندم کا مزا دیتی اور کمال مفید ہوتی ہے درندے جانور یہان ہین اور گینڈا بھی کبھی کبھی دکھائی دیتا ہے اور اقسام طرح کے خوشرنگ اور خوش آواز پرندون سے جنگلون مین شادی سدا مچی رہتی ہے **لمؤلفہ** خوشا بیشہ دران روے زمین است + چہ بیشہ رشک فردوس برین است + دران مرغان خوشرنگ ہوائی + ز آہنگ نوا جان در ربائی + تعالی اللہ ز مرغان نواساز + صداے ارغنون گوئی در آواز + چو مطرب در طرب با نغمہ و ساز + بہ بزم آشیان بنشستہ طناز + یکی منقار را لبہان نمودہ + ز صوت بیخودی سامان نمودہ + یکی چون بار بد در نغمہ سازی + دل صاحبدلان آرد ببازی + ہزاران با ہزاران ساز در ساز + کہ چون داود گشتہ نغمہ پرداز + اگر ارباب وجد آنجا نشینند + گلان از گلشن وحدت بچینند + کوئی لین فو پاسے تخت اس صوبے کا ایک پھول کے باعث سے نامزد ہوا اور کوئی کا جنگل اس شہر کے نام کا

ترجمہ ہندی مین ہے اور اس شہر کے اطراف مین افراط سے ہوتا ہے اور اوسکی خوشبو کو اسقدر
تیزی و پایداری ہوتی ہے کہ ساری سرزمین کوسون تک معطر رہتی ہے *خصوصاً ایک پہاڑ بہت
بلند عین شہر کے کونے پر اس پھول کے درختون سے بھرا ہوا ہے اور اوس کے سبب منزلون تک بو
جاتی ہے ایک عالم کا دل و دماغ کو قوت بخشتی ہے **لراقمہ** زمین ست از گل کوئی گلستان *
چہ در فصل بہاران و زمستان *خزان در پیشگاہش زرد روئے *نسیم از خدمتش فرخندہ خوئے *
ز طرفش چون وزد باد بہاران *معطر دشت گردد ہم بیابان *چو روئے مہ جبینان در طراوت *
نضارت بخش در چشم بصارت *سحر چون چاک گرداند گریبان *بلند گردد صدائے عندلیبان *یکی
پران و گریان در چپ و راست *دگر اندر طپیدن بے کم و کاست *یکی مجنون گشتہ لیلئے گل *یکی
در کوے الفت پاے در گل *و لیکن ہست نزد شہر یک کوہ *فلک از عظمتش گشتہ در اندوہ *
ز دامن تا بفرقش آشکارا *کشاید گر کسے چشم نظارا *گل کوئی در و صد جا شگفتہ *رخ خود ز آب
شبنم پاک شستہ *کند معلوم کو کوہی ست از گل *تعالے شانہ پذرفت منزل *کہ چون پیک
نسیم صبحگاہی *بعزم سیر گردد چو راہی *زمین تا آسمان گردد معطر *دماغ زہرہ گردد عطر تر *
اس دیار مین چڑیان ایسی خوشرنگ ہوتی ہین کہ ختائی ایک قسم کا ریشمی کپڑا اونکے پرون سے
ملا کر بناتے ہین اور اونکی خوشرنگی اور چمک دمک کے سبب سے اوس کپڑے کو جلا ہوتی ہے یعنے
اس ترکیب سے ختائی اون پرون کو داخل کرتے ہین کہ لعل و زمرد سے زیادہ زینت پوشاک
کو حاصل ہوتی ہے لیوچوفو کے شہر کے قریب پہاڑون مین جڑی بوٹی بہت طرح کی پیدا ہوتی ہے
چنانچہ اس صوبہ کے تمام اطبا یہین سے دوائی منگاتے ہین ایک جھیل اطراف مین ہے وہان
بنگلے ایسے ستھرے نفیس بنے ہوے ہین کہ دیکھنے والے کی طبیعت نہایت فرحت پاتی ہے اور عیش و عشرت کے سامان
بے پایان ہر دم یہان مہیا رہتے ہین اور قاعدہ یہ ہے کہ تمام روز چھوٹے بڑے دنیا کے کاروبار مین مصروف رہتے ہین اور
شام کو یہان آکے استراحت کرتے ہین *پین لوفو کے شہر کے قریب اوس موسم کی بڑی پیدایش ہوتی ہے جسکا
ذکر قبل اسکے عامی کر چکا کہ پیلا کھلاتا اور بے دھوان کیے جلتا اور بہت سی صفتون سے موصوف

ہوتا ہے اور سوا فغفور کے خاندان کے دوسری جا صرف نہین ہوتا ✦ چونکہ ادچو فو کے شہر مین
کئی دریا ملے ہین تجارت یہان اچھی ہوتی ہے اور وہ درخت جس کے گودے سے روئی بنتی ہے
اس شہر کے قریب بہت ہوتا ہے اور درندے جانور مثل شیر گینڈا وغیرہ اطراف کے جنگلون
کو آباد رکھتے ہین خصوص ایک ذات کا میمون بہ قد آدم اور شکل پیر مرد یہان ملتا ہے اور اوسکی لمبی
نرم داڑہی اور آواز عورت کی سی ہوتی ہے ✦ چین چو فو کے شہر کی سرزمین پر ایک قسم کی گھاس
پیدا ہوتی ہے جس سے ختائی کپڑے بناتے اور ریشم سے زیادہ دامون کو بیچتے ہین وصف اوس مین
یہ کہ ریشم سے مضبوط اور مہین ہوتا ہے اور اوس رنگ مین ایک عجیب غریب نزاکت و ملاحت پائی
جاتی ہے جگہہ بجگہہ اس دیار مین ایک قسم کی مٹی ملتی ہے جسکی خاصیت زہر مہرے کی ہے اور جتنے
اقسام سم کے ہین خواہ وہ معدنی خواہ حیوانی خواہ نباتاتی سے ہون سب کے لیے اوس سے بہتر
تریاق ختائیون کے تجربے مین آج تک نہین آیا حالانکہ کوئی تریاق ایسا ہوتا ہے کہ صرف ایک قسم
کے سم کو کھینچا اور اگر زہر معدن کو مارتا تو زہر نباتی مین اوسکا استعمال مفید نہین ہوتا اور علی ہذا القیاس
بعض تریاق فقط زہر حیوانی مین کارگر ہوتا اور معدنی اور نباتی کو ضائع نہین کرتا لیکن اس زرد مٹی کے
آگے کوئی زہر نہین ٹھہرتا پس اوسکو محافظ جان انسان و حیوان نام رکھا چاہیے اور یہ بھی مشہور ہے
کہ جس شخص کی آنکھہ مین موتیا بند کا آزار ہے اس مٹی کے استعمال سے فائدہ پاتا ہے **لراقمہ** اگر کیمیا
گویم این خاک را ✦ زناپاک تشبیہ دہم پاک را ✦ ہمی یاد دارم من این داستان ✦ ہمانا کہ از گفتہ پاستان ✦
یکی کور در رہ نشستی مدام ✦ کہ در دور عیسی علیہ السلام ✦ چو بگذشت یکروز روح آلہ ✦ بنزدیمان کور حاجت بتاہ ✦
بدو گفت عیسیٰ علیہ السلام ✦ چہ خواہی بیان کن بشرح تمام ✦ بگفتا کہ من چشم خواہم ہمی ✦ مراد خود از تو
بجویم ہمی ✦ چو بشنید عیسی فرخ سیر ✦ بسے مہربان شد بران بے بصر ✦ زلب کرد خاکی ہمانوقت تر ✦
بمالید در چشم آن بے بصر ✦ ہمانوقت ان کور بینندہ شد ✦ ستایش کن آفرینندہ شد ✦ بباد سے
کہ شاید در آنجا وزید ✦ ازان خاک بہری درینجا رسید ✦ زمین ہمان خاک پر مکرمت ✦ شد این خاک مین
کیمیا خاصیت ✦ ایک قسم کی لکڑی چوآو یا لکڑی ختائی زبان مین کہلاتی اس اطراف مین پیدا ہوتی ہے

اور جتنی خاصیتین لوہے کی ہین سب اوس لکڑی مین پائی جاتی ہین چنانچہ رنگت اور وزن اور مضبوطی
لوہے کی سی ہوتی ہے اور پانی مین ڈالتے ہی مثل لوہے کے فوراً تہ زمین تک بیٹھ جاتی ہے اور جتنے کام
لوہے سے نکلتے سب اوس سے حاصل ہوتے ہین بلکہ لوہے سے شریف تر یہ لکڑی معلوم ہوتی ہے
کیونکہ اوسکو ٹوٹنے اور جھکنے کا خوف ہوتا ہے مگر یہ لکڑی کسی حالت مین خطا نہین کرتی اور ختائی
جہاز کے لنگر اسی سے بنائے جاتے ہین ایک وحشی جانور مثل گاے کے یہان جنگلون مین پیدا ہوتا ہے
اور سینگ اوسکا ہاتھی دانت سے زیادہ سپید ہوتا ہے کہتے ہین کہ نمک کا یہ ایسا عاشق ہے کہ شکاری
جال مین نمک کی ڈھیری رکھ دیتے ہین اور وہ چاٹ سے چلا آتا او پھنس جاتا ہے جو مصرف کہ
ہاتھی دانت کا ہوتا ہے اس جانور کے سینگ سے نکلتا ہے اور اس لحاظ سے ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر
ہلاک کیا جاتا ہے * نان ین فو کے شہر کے قریب جنگلون مین ہاتھی دکھائی دیتا ہے ختائی اوسے
گرفتار کر کے سدہاتے ہین اور لڑائی مین دشمن کے پامال کرنے کے لیے داؤ پیچ سکھاتے ہین گویا
حیوان کو انسان بناتے ہین ایک ایسی بڑی ذات کا ساہی اس جگہ ملتا ہے اور کانٹے اوسکے
اتنے لنبے اور تیز ہوتے کہ جب وہ جانور غصہ مین آ کر اونھین چھوڑتا ہے تو تیر تیر پیکان از زہ
گذشتہ کا جواب دیتا ہے اس ملک مین مرغ کی قسم سے پرندہ ہے جو اکثر ایک چیز مثل سوت کے لچھے
کے اگلتا ہے اور صورت و ماہیت اوسکی روئی کی سی ہوتی ہے یہان تک کہ ختائی اوسکو صرف
مین لاتے اور جالی کی انداز کے کپڑے نہایت تحفہ اوس سے بناتے ہین الغرض اٹھائیس شہر اس
صوبہ مین ہین مگر ذکر اونھین کا کیا گیا جسکے اطراف مین کوئی چیز ایسی ہے کہ اوسکا بیان ضرور تھا
تاکہ ارباب تواریخ کے ملاحظہ سے کوئی نکتہ نہ چھوٹے ایک کرور باشندے اس صوبہ مین ہین اور
بعد وضع اخراجات نظامت و دیوانی کے چھ لاکھ ننانوے ہزار چار سو بہتر روپیہ داخل خزانہ کے ہوتا ہے

پندرہوان باب

ہین نان کے صوبہ کے بیان مین

دو ہزار برس سے زیادہ ہوا ہوگا کہ اس صوبہ کا پادشاہ جو سرجوذ تھا سر کیا گیا اور سلطنت ختا کی

تحت مین یہ داخل کیا گیا بزور شمشیر اوس فغفور کے جس نے دیوار ختا کو تاتاری یورشون کے سبب سے
بنوایا اپنے خاندان سے کا وہ بانی تھا اور ایسا ہوا کہ دنیا مین گنتی کے کئی شخص اوس انداز کے گذر چکے
ہین لیکن اوسکی بات اوسی تک رہی اور بعد اوسکے جو ہوے کپوت نکلے اور اونکے راج مین اِس
صوبہ کے لوگون نے بل کر کے حلقہ اطاعت کا گردن سے نکال ڈالا اور بدستور سابق خود مختار ہوگئے
غرض چونکہ ستارہ اونکے اقبال کا غروب ہو چکا تھا یہ چاندنی صرف چار دن ہی اور فغفور یان اوئی
نے دوبارہ اِس صوبہ کو ایسا سر کیا کہ اوسنے پھر سر نہ اوٹھایا اور مملکت ختا کے اور صوبون کی
مانند اوسمین ناظم رہنے لگا ٭ اِس صوبے کے باشندے بہادر اور قوی ہوتے اور جنگ کیطرف
یہان تک مائل بدل ہوتے ہین کہ ہاتھیون کو لڑائی کے آداب سے واقف کرتے اور غنیم کی صفون کو
پامال کرنا سکھاتے ہین لیکن جب اونکے ساتھ کوئی شیر و شکر کیطرح ملتا اور لطفون سے آگاہ ہوتا ہے
تو مثل اور بہادرون کے اونکو بھی خلیق اور سلیم الطبع اور خوش مذاق پاتا ہے علم کا بھی اونہین شوق
ہے اور اکثرون کو سواد معقول حاصل ہوتا ہے چونکہ ہندوستان کے قریب یہ صوبہ واقع ہے
باشندون کی عادتین ختائیون کے خلاف ہنود سے ملتی ہین ایک یہ کہ اکثر گنون مین مردونکو
جلاتے اور رسم ختا کے موافق دفن نہین کرتے ہین اور دوسرا دستور یہ کہ عورتین باہر نکلتی ہین
اور مثل اور صوبون کی مستورات کے نہ پردے مین رہتی نہ اغیار کو دیکھکے چھپتی ہین اور قدیم الایام
مین بھی دستور ہند مین تھا جب اسلام نے رواج نہین پایا تھا اور اب تک جہان ہنود کی کثرت اور
مسلمانون کی قلت ہے یہ دستور قدیم بالکل متروک نہین ہے ٭ اِس صوبہ کو ختا کے زرخیز صوبونکے
شمار مین لانا چاہیے کیونکہ سرطرحکا اناج یہان افراط سے پیدا ہوتا اور سستا بکتا ہے سونیکے
معدن اتنے ہین کہ گنتی نہین مگر کوئی کھودنے نہین پاتا سوا ہیرے کے اور سب جواہر یہان
میسر ہین اور نیلم اور شہب کی افراط ہے موتی سمندر مین پیدا ہے اور مشک میدانون مین ملتا ہے
اور گوند کے اقسام جنگلون مین اور کئی طرحکے کان مرمر کے اور معدن ٹین اور تانبے کے ہین اور
عنبر سرخ پہاڑون مین ہے الغرض خدا کی عنایت بعنایت سے نفس حیوانی اور نباتی اور جمادی

کوہر طرحسے یہان ترقی ہے اور ختا کے تمام ملکون مین اس صوبہ کا ایسا نام پھیلا ہوا ہے کہ
آپسمین ختائی جب ہنستے ہین اور کسی مغرور یا طالع ور کو بناتے تو یہ فقرہ خواہ نخواہ چھوڑتے
ہین کہ شاید آپ کے والد کو فغفور کی حقیت صوبہ ین نان مین حاصل ہے القصہ تجارت اس صوبہ
کی بہت چمکی ہوئی ہے * ناظم اس صوبہ کا شہر ین فان مین رہتا ہے حالانکہ اس پایہ تخت کو تاتاریون
نے کئی بار لوٹا اور تاراج و پامال کیا لیکن اتنی بات ابتک باقی ہے کہ طول و عرض اور آبادی اور
عظیم الشانی اور تجارت اور زرخیزی مین ختا کے بڑے بڑے لق و دق شہرون کی برابری یہ
کر سکتا ہے شہر ین ہر محلے مین بلبل اور تمام شہر مین مال کی ناوین رہتی ہین اور اطراف شہر باغون
اور کھیتون سے آباد ہے اور حوالی شہر ین نان مینو سواد ہے آب و ہوا نہایت لطیف و دلکشا
ہے جدہر دیکھیے پر فضا ہے **مولفہ** لطیف و دلکشا آب ہواے * مبارک منزلی فرخندہ
جاے * بہار اینجا کمر بستہ مدام است * خزان زرد رو راندہ غلام است * نسیم صبحگاہے در
وزیدن * زروے غنچہ برقہ ذ گندن * شگفتہ گل چہ در دشت و چہ بستان * چو روئے مہ جبینان
عین خندان * اس دیار مین گھوڑے قدون کے چھوٹے مگر آفت کے پرکالے اور حدت و
چالاکی مین مثل آگ کے شرارے پیدا ہوتے ہین اور انکی بھی سوداگری معقول ہوتی ہے
پہاڑون مین کئی کانین ایک قسم کے مرمر کی ہین جسکا سنگ ایسا خوش رنگ ہے کہ اوسکے
مشاہدہ سے رنگ نقش و نگار تختہ ارژنگ دنگ ہے یعنے ہر تختہ مین گل کاری جھاڑ بوٹے
اس انداز سے بنداتہ مین کہ صور کے ہنر کا گمان لوگ لیجاتے اور یکایک نہین پہچانتے کہ وہ
نقش کاری اوسی مصور حقیقی کی ہے جسنے جمیع ممکنات کی صورتین فطرت اولی کیوقت
اپنے علم کے احاطہ مین لاکر مطلع ابداع سے سبکو ظہور بخشا غرض یہ قسم مرمر کی اس قدر خوشنما
ہے اور اوسکی یہ بہار ہے کہ گل بوستان کو اوس سے خار ہے اور کونسا شخص ہے کہ کچھ بھی جسکی
زبان طرار ہے جو اس مرمر کو دیکھے اور مرمر کی بھی تعریف نہ کرے الغرض اسی پتھر کا حال باب
سابق مین تحریر پایا ہے اور اسکی خرید و فروخت مین کھیتون کی مایہ ہے اور نیلم کے کئی معدن

پہاڑون مین ہین * نانی نوکا بھی شہر مدار اور عظیم الشان ہے اطراف کی سرزمین زرخیز اور دریاؤن
سے سیراب ہے پہاڑ ٹیلیون مین اور اکثر کنکریلی جگہون مین چاے کی بہت پیدایش ہے اس شہر
کے پچھم طرف ایک پہاڑ جسکی جڑ پینتالیس کوس کا دائرہ رکھتی واقع ہے اور اوسکی سترہ چوٹیان
بادلون مین چھپی رہتین اور آسمان سے باتین کرتین اور اونکے بیچ ایک جھیل اسقدر گہری ہے کہ
تھاہ اوسکی آجتک نہین ملی اور اوس پہاڑ مین اوسی مرمر کے بہت سے کان ہین جسکا مذکور مولف
کر چکا ہے کہ خود بخود اوسکا عالم تصویر کا ہے اور جسکی تعریف باہر از تحریر و تقریر ہے چاؤ ہین فوکا
شہر اس صوبہ کے بیچو بیچ مین واقع ہے ایک پہاڑ اسکے پچھم طرف پڑا ایسا خوبصورت ہے کہ ہر
صاحب مذاق کو اسکے بیان سے عجب طرح کی فرحت حاصل ہووگی اور عوام الناس پر بھی اوسکی
کیفیت بے لطف نہین سمجھے جاوگی بذاتہ اس پہاڑ پر بجز سبز دوب گھاس کے جنگل اور درخت
نہین ہوتا اور زمین سے تا بہ پھنگ بارون مہینے یہ سبزہ لہکتا رہتا ہے اور سو فوارون سے سو نالے
پانی کے سو طرف سے بہا کرتے ہین اور اوس سبزے کے درمیان سے ان نالون کا بہکے نیچے آنا
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا سارا پہاڑ ایک ٹکڑا زمرد کا ہے اور چاندی کے معدن اندر سے
پگھل کے سو جگہ سے پھوٹ کے بہہ نکلے ہین اور اپنا مرغ دل تو یہی چاہتا ہے کہ اگر پر ہووین تو
اوسی جا پر اوڑ جاتے اور وہان نان خشک پر اوقات بسر کیجیے اور دوسری جگہ کی عیش و آرام پر
اوسکو فوقیت دیجیے اور اگر موت آوے تو دوستون کو وصیت کر کے وہان مدفون ہو جیے
کیونکہ وہان کی نیند خواہ نخواہ ٹھنڈی اور میٹھی ہوگی کہ سرہانے اور پائینتے سبزہ لہکتا ہوا اور پھولون
کی خوشبوے سے مہکتا ہوا اور دونون پہلو پر جھرنا آب خوشگوار کا بہتا ہو * **لمولفہ**

زمین ہے روضہ فردوس اکبر * پہاڑ سر بچرخ ہیگا اوسی پر * لباس سبز پاسے اوسکے تا سر *
طراوت اوسکی ہے اللہ اکبر * روان ہے سر سے اوسکے آب روشن * کہ جون سیم گداز تا بدامن *
صفائی آب جون مہتاب تابان * ویا ہے چشمہ خورشید رخشان * صدائے آب کہتی ہیگی دائم * رہو
کردگار ہی دقائم * اگر رضوان بھی گلشن کو پاوے * گلستان ارم کو بھول جاوے **

چین کیانک فو کے شہر مین سوتی قالین بہت تحفہ بنتے اور گران قیمت کو بکتے ہین اس شہر کے چارون
طرف بہت تالاب اور جھیل اور ندیان ہین اور اون مین اقسام طرح کی مچھلیان ہین خصوص ایک
جسکے پتے سے کھجلی کی دوا بنتی ہے اور روایت یہ ہے کہ جو استعمال ایکدفعہ کرے اوسکو تمام عمر
کھجلی اور امراض جلدی نہین ہوتے ہین * موآن ہوا فو کے شہر کے گرد جسقدر آہوے مشک
ملتے اوتنے اور کسی صوبہ مین نہین ہوتے ہین اور اس جہت سے یہان کے لوگ نافہ سے نفع
بہت کرتے ہین تھوڑی دور اس شہر کے اوتر پر ایک پہاڑ اس بات کے لیے مشہور اور ختائیون
مین بلقب گوش فلک معروف ہے اور حال وہان کا یہ ہے کہ اگر اوسپر کوئی شخص چڑہ کر نہایت
آہستگی کے ساتہ ایک لفظ زبان سے نکالے تو اس صفائی کے ساتہ اوسکی صدا کان تک پھر
آتی ہے کہ خود بولنے والے کو حیرت ہوتی ہے کین تان فو کے شہر کے چارون گرد پہاڑ ہین جسمین
کئی معدن چاندی کے ظاہر ہوے ہین یہان کے باشندے بہت سے عادات مین ختائیون
کے خلاف اور پیگو کے لوگون کے موافق ہین کیونکہ پیگو کے ملک سے اونکا ملک متصل ہے
یان نین فو کے شہر کے اطراف مین اوس ذات کی نیل گاو کی پیدایش ہے جو تبت بزرگ مین بہت
ہوتا ہے اوسکی دم گران بہا آتی ہے اور ختائی اوسے نشان لٹکاتے اور خود مین پہنتے ہین اور
اوسکی پشم کے قالین اور ایک قسم کا پشمینہ بہت خوب بنتا ہے اور ملبوسات مین صرف ہوتا ہے
خاصہ اوسکا یہ ہے کہ پانی مطلق اثر نہین کرتا * شہر یانگان فو کا آہوے مشک
کی کثرت کے باعث سے مشہور ہے اور ایک جھرنا شور پانی کا کوہستان کی طرف ہے جس مین
تمام صوبہ کے خرچ کے موافق سپید نمک پیدا ہوتا ہے * ھو کین فو کے شہر مین قالینین بہت
نفیس بنتی ہین اور اطراف مین آہوے مشک کی کثرت ہے اس شہر کے رہنے والے قوی ہیکل
اور بہادر بے بدل ہوتے ہین برخلاف اور ختائیون کے جو بے چھاتے اور پنکھے کے کبھی
گھر سے باہر نہین نکلتے یہ لوگ اوسکے عوض تیر اور کمان اور تلوار ہر وقت باندھے رہتے ہین
اس شہر کے تحت مین ایک پہاڑ ایسا ہے کہ جڑ سے چوٹی تک گویا سونے کا مینار ہے یعنے

یہان تک اوسمین معدن طلا ظاہر ہوتے ہین کہ اوسکو سونیکا پہاڑ کہنا یا باد شاہ جن کا دفینہ قرار دینا
زیادہ مبالغہ نہین ہے پولی کیان فو کا شہر تبت بزرگ کے قریب ہے اور سرزمین اوس ملک کی زرخیز
اور ندی نالون مین سونے کی ریت بہت ملتی ہے اور باشندے چونکہ بے زیادہ محنت
اور دوسرے کے معیشت حاصل کرتے عیش طلب اور آرام جو ہوتے ہین سوا ناچ ورنگ کے دنیا ومافیہا
کی کچہ خبر نہین رکھتے لیکن طبائع انسان مختلف ہوتے ہین بعضے بعضے اون مین سے سواری اسپ
اور تیراندازی مین کامل کہلاتے ہین غرض گفتگو مین کثرت کو قلت پر ترجیح دینے کا دستور ہے
اور جہان کلیہ کا لفظ درمیان مین آتا افراط پر اطلاق کرتا ہے یان جان فو کا شہر بہت پرانا و
وسیع اور غدار ہے اور ایک دریا جو اوسکے قریب بہتا ہے تمام سرزمین کو سیراب اور زرخیز کرتا ہے
اور سونیکی ریت بالو سے ملی ہوئی بہت ملتی ہے چونکہ اس صوبہ کو ہمیشہ دشمن سے خوف ہے
بہت سے قلعہ پچھم اور دکھن کی طرف واقع ہین اور سپاہ اور اسباب وآلات جنگ سے ہمیشہ
مہیا رہتے ہین غرض ماچین اور کیگو دو جنگی شہر ہین اور اہل سیف سے آباد اور یہ سپاہی سب
قلمبند پلٹنون کے سوا ہین اور ضرورت کیوقت اونکی طلبی ہوتی ہے اِن دو شہرون کے
علاوہ تینتیس ۳۳ شہر چھوٹے بڑے اس صوبے مین ہین اور اسّی لاکھ باشندے سکونت کرتے ہین
اور بعد وضع اخراجات نظامت و دیوانی چھ لاکھ ننانوے ۹۹ ہزار چار سو بہتر روپے بابت محاصل مین فغفور کے خزانے مین داخل ہوتا ہے

سولہوان باب
کوئی چو کے صوبہ کے بیان مین

مملکت ختا کا یہ پندرہوان اور وسعت مین سب سے چھوٹا صوبہ ہے او کوئی اکہتر برس
ہوے کہ گویا اوسکا وجود گنتی مین آیا فغفور کین لون نے اس صوبے کے پڑوسی کوہستانیون
کو سر کرکے امن و امان بخشا ورنہ ۱۶۷۶ع کے قبل یہ صوبہ اونکی زیادتیون کے سبب سے ویران تھا
اور جسطرح سے چیل بلندی پر بیٹھی ہوئی نیچے کی طرف ٹکٹکی لگائے رہتی ہے اور جہان اپنی غذا
کی کوئی چیز دیکھتی ہے فوراً جھپیٹا مار کر لیجاتی اور پہر اوسی نشیمن پر بیٹھ کر کھاتی ہے علی ہذا القیاس

یہ کوہستانی بھی اپنے پہاڑون پر دبکی مارے پڑے رہتے تھے اور جہان دیکھتے کہ غلہ تیار ہوا دفعتاً
مارپیٹ خون خرابہ مچاکر بالکل اوٹھا لیجاتے تھے اور بیچارے ختائیون سے بجز بھاگ جانے
اور جان بچانے کے کچھ بن نہ آتا تھا کیونکہ کلیہ ہے کہ کوہستان کے رہنے والے میدان کے باشندون
سے کہین مضبوط اور بہادر ہوتے ہین غرض فغفور مذکور نے چیدہ چیدہ پلٹنین بھیجکر اونکے ایسے قافیہ
تنگ کیئے کہ مجبوراً طوق اطاعت کا قبول کر کے اپنی شرارتون سے باز رہے * **شعر** غدر موقوف
اونکا ایسا ہو گیا * فتنہ بیدار گویا سو گیا * اس صوبہ کے پہاڑون پر جنگلون مین عمدہ قسم کی لکڑی
ملتی ہے اور طلا اور نقرے کے بہت معدن ہین اور شاید کسی دوسری جگہ پر اسقدر سیماب حاصل
نہین ہے اور ٹٹو یہان ایسے تیز رفتار اور مضبوط اور جاندار ہوتے ہین کہ صوبہ مین نان کا جانور
حالانکہ بہت جیوٹ کا ہوتا ہے لیکن اس اجڑے دیار پر بھی صد آفرین ریشم یہان کم ہے لیکن
قسم گھاس سے ایک کپڑا بنا جاتا ہے اور قیمتی ہوتا ہے اس لحاظ سے کہ گرمیون مین بدن پر سرد
رہتا اور فرحت بخشتا ہے * کوئی یان فو کا شہر اس صوبہ مین بزرگ ہے لیکن چونکہ باشندون
کو ابتک بھی کوہستانیون کا خوف غالب ہے وہ شہر کو آراستہ نہین کرتے اور نہ حویلیان بناتے
ہین غرض سرزمین آباد و زرخیز ہے * سی سی چو فو کے شہر کے اطراف مین سیماب اور شنجرف بہت
اور دوسرے معدنیات کم ملتے ہین * حی سیس فو کے شہر کو بعد کوہستانیون کے تابعدار ہونیکے
اوسی فغفور کے گھرانے کے بادشاہون نے آباد کیا اور سیماب کے بہت معدن اوسکی اطراف
مین ہین اور ایک بات یہان عجیب ہے کہ شاید تمام ختا مین اوسکی نظیر نہو وہ یہ کہ اس شہر کے اکثر باشندے
بالکل لکھنا پڑھنا نہین جانتے اور لکڑیون پر چہرے سے نشان دے کے حساب کرتے ہین کیونکہ
علم کا اسقدر چرچا مملکت ختا مین ہے کہ گویا ہر محلہ مدرسہ اور ہر گھر مکتب خانہ ہے اور عوام الناس
جو کہ نہایت رذیل ہین اونکو بھی خط خطوط لکھنے اور پڑھنے کی قوت ہے * ٹون کین فو
کے شہر کے قریب کئی معدن سونے کے ہین اور اوسکے اطراف مین وہ گھاس متعدد ہوتی
ہے جسکا مذکور ہو چکا کہ گرمی کے ملبوسات مین صرف ہوتی ہے * پاونگان چو کا شہر ایسے

موقع پر واقع ہے کہ تین صوبون کی راہ اوسی کیطرف سے ہے اس جہت سے کوئی چو اور ین نان
اور کوانگسی کے صوبون کی کنجی یہ جگہ کہلاتی ہے اور اطراف سرزمین اس شہر کی اور جگہون سے زیادہ
زرخیز اور آباد ہے اور قریب کے کوہستانی نیک نہاد اور تجارت پیشہ ہوتے ہین اور مذہب تناسخ رکھتے
ہین سیماب اور شنجرف کے بہت معدن یہان ہین * پن یوئی اور لون لی کے شہرون کی اطراف مین
بہت نفیس چاے ہوتی ہے اور چونکہ اس بوٹی کا کچھ بیان ابتک ناصی نے نہین کیا حالانکہ کئی صوبہ جنکا
احوال معرض تحریر مین آیا وہان چا کی پیدایش ہے لہذا سب کی کسر یہان مٹائی جاتی اور اس مقام پر
جو کچھ کہ قابل دانست ناظرین تاریخ چین کے سمجھا قلم زد ہوا * فرنگستان کی کئی زبانون مین چا کو اندک
تغیر و تبدل کے ساتھ ٹی کہتے ہین لیکن تحقیق لفظ ختا مین چاے ہے اور چونکہ سمندر کے کنارہ کے
بعض پرگنون مین لوگ خطا چا کو ٹا کہتے ہین اور صرف اونہین سے پہلے پہلے فرنگیون سے راہ رہی
اس لحاظ سے غلط لفظ پہلے سننے مین آئی اور بلاد فرنگ مین مشہور ہوا غرض چاے کا درخت کچھ
مخصوص اقلیم چین مین نہین خلق کیا گیا اور جزیرہ جاپان اور جاوا اور ماچین اور کشمیر اور امریکا
اور رسانگ اور کامرو و آشام مین بھی میسر ہوتی ہے اور سیاہ سبز چاے جو مشہور ہین کچھ دو قسم
کے درخت سے حاصل نہین اور صرف خاصیت سرزمین اور تراکیب چننے اور خشک کرنے سے
فرق ہوتا ہے الغرض کنکریلی زمین مین اور دامن کوہ او پہاڑتلی مین اول قسم کی چاے پیدا ہوتی
اور دوسری قسم ریتی مین ہوتی ہے اور سب سے بری قسم زرد یا مائل بسرخی مٹی مین ملتی ہے اور ایک
خاصیت اور چاے کے درخت کی ہے کہ جہان لگایا جاے شرط ہے کہ دکھن کی ہوا کی رکاوٹ
نہو ورنہ درخت مرجاتا ہے اور بعد تین برس بونے کے جب تین ساڑھے تین ہاتھ بلند ہوتا اوس وقت
پتی قابل توڑنے کے ہوتی ہے اور مثل مہندی کے یہ پتی ہمیشہ سبز اور شکل بھی ویسی رکھتی ہے اور
درخت بھی ہو بہو اوسی انداز پر ہے * ختائی چاے کی کئی تقسیم کرتے لیکن چار قسمین اصل مین ہین اور
صوبہ کیانگ نان مین ایک پہاڑ سانگ لو کہلاتا اور اوسکے اوپر اور اوسکی چارون طرف وہ قسم کی
چاے پیدا ہوتی جو سانگ لو چا کہلاتی اور ہر جگہ بسبب سبزی پتیا مشہور بسبز چاے ہے اور صرف

اور جب بالکل نمی باقی نہین رہتی بورون مین بند کر کے رکھ دیتے اور ایک برس تک نہ بیچتے نہ استعمال
کرتے کیونکہ جب تک چا سال خوردہ نہین ہوتی منشی رہتی اور غنودگی پیدا کرتی ہے چسطرح سے انگریز
چاے کو گرم پانی مین بھگاتی ویسا ہی ختائی کرتے لیکن بے دودہ اور میٹھے کے پیتے ہین ٭ متعدد
قلعہ اس صوبہ مین ہین اور پچیس شہر اور نوے لاکھ باشندے اور فغفور کے خزانہ مین بعد وضع خرچ
نظامت و دیوانی تین لاکھ ترانوے ہزار نوسو چوراسی روپیہ کمپنی بابت ارتفاع زمین اور تینتیس ہزار
آٹھہ سو بتیس روپیہ بابت فروخت نمک اور انچاس ہزار دوسو اڑتیالیس روپیہ بابت محصول اجناس تجارت سالانہ داخل ہوتا ہے فقط

خاتمہ دفتر اول

حالانکہ صوبجات ختا کے انفاس جمادی و نباتی و حیوانی کا حال بالاجمال معرض تحریر مین آیا ہے
لیکن چند عجائبات و غرائبات قسم نبات اور جماد سے ایسے ہین کہ اونکا حال لکھنا ضرور متصور
ہوا تا کہ کوئی نکتہ ارباب تاریخ کے ملاحظہ سے نچھوٹے اور بندے کو داد تاریخ نویسی کی ملے
الغرض ایک درخت عجیب و غریب ختائی زبان مین چربی کا درخت کہلاتا ہے حقیقت کہ اوسکے
پھل کے اندر سے جو گٹھلی نکلتی اوسپر گودا بعینہ چربی کی رنگت کا ہوتا اور بو باس وغیرہ خاصیت
مین بھی وہی نسبت پائی جاتی ہے ختائی اوسے نکال کر تیسی کے تیل کے ساتھ آمیز کر کے سانچے
مین ڈہالتے اور بتیان نباتے ہین یہ درخت قد مین مثل درخت شاہ دانہ کے ہے شاخین اوسکی
ٹیڑہی ٹیڑہی ہوتی ہین اور پتے بشکل دل نہایت سرخ ہوتے ہین اگر ختائی چربی صاف کرنے کی
ترکیب جانتے جو انگریزون مین ہے تو اوسیطرح سے اوسکو صاف کرتے یقین ہے کہ مثل انگلستان
کی چربی کی بتی کے اسکی بتی بنتی ٭ **شعر** صورت بلور ہوتی صاف یہ ٭ اور جلتی بھی بہت
شفاف یہ ٭ اقلیم ختا سے ایک روغن آتا جس سے لکڑی اور چمڑے کو جلا دیتے ہین اور اوس قسم
روغن کو انگریز اور ہندوستانی جاپان کہتے ہین بہت دن تک ہر جگہ یہ بات مشہور تھی کہ ختائی
اوس روغن کو ایک نسخہ خاص سے نباتے اور اوسکی کیفیت و ماہیت سے کسیکو آگاہ نہین
کرتے تھے لیکن آخر سبکو معلوم ہوا کہ مثل گوند کے یہ روغن ایک قسم کے درخت سے جو سوائے

چین کے کہین پیدا نہین ہوتا نکلتا ہے یہ درخت ختائی زبان مین سی جو کہلاتا ہے اور کبھی
پھولتا نہ پھلتا ہے اور دس بارہ ہاتہ بلند اور ڈیڑہ دو ہاتہ چوڑا ہوتا ہے اسے گرمی کے دن مین
پاچتے ہین جیسا کہ تاڑ کے درخت کو تراش کے بڑی بڑی کونڈیان لگا دیتے ہین اور اوس سے تمام
رات عرق ٹپکتا ہے اوسی طرح یہ بھی ہوتا ہے اور شب بھر مین ہزار درخت سے تخمینا دس سیر
روغن نکلتا ہے اور جسوقت کہ یہ چوتا ہے ایسا تیز و تند ہوتا کہ اگر بدن مین لگ جاوے تو سارا
جسم پھول کر مثل کوزہ کے پھٹ جاوے لیکن چوانے والے یہ ترکیب کرتے ہین کہ کئی درختون
کی چھال جوش دیکے اوسمین نہاتے اور سور کی چربی کا ایک روغن تمام جسم مین ملتے ہین اور
ہاتھون مین دستانے اور پاؤن مین موزے چمڑے کے چڑہا لیتے ہین گویا تمام جسم مین چمڑے
کی پوشاک پہنتے ہین اور منہ پر ایک چمڑے کا نقاب ڈال کے صرف دو سوراخ آنکھ کے جار کھتے ہین باوجود
اس حفاظت کے بے پیٹ بھر غذا کھائے درخت کے قریب نہین جاتے کیونکہ نہار منہ تاثیرات
ہر چیز کے خلو معدہ کے باعث جلد اثر کرتے ہین اسی لیے حکیمون نے حکم دیا ہے کہ کوئی مریض کے
پاس یا کسی عفونت کی جگہ بے غذا کھائے جانا مناسب نہین القصہ جب ایام اس روغن کے
بہنے کا ہو جاتا تو سوداگر سب چہان کر چھوٹے چھوٹے پیپون مین بھر کے بیچتے اور یہ وہی روغن
ہے جو ختائی میز اور کرسی اور کھلونے اور ٹوکری وغیرہ مین لگا رہتا ہے اور مثل آئینہ کے ہمیشہ
چلکتا رہتا ہے * کافور کا درخت بھی خاص اقلیم ختا کے لئے خلق ہے سو سوا سو ہاتہ بلند ہوتا ہے
اور بعضے کی جڑ اسقدر موٹی ہوتی ہے کہ بیس آدمی کے گود میں نہین آسکتی ہے اور جب پرانا ہو جاتا
شب کو خود بخود اوس سے آگ کے شعلہ نکلتے ہین لیکن اون مین طاقت جلانے کی نہین ہوتی ہے
* اس درخت کی نرم نرم ڈالیان ختائی کاٹ لاتے اور اونکے نہایت چھوٹے ٹکڑے کر کے تین
شبانہ روز ٹھنڈے پانی مین بھگوتے ہین جب وہ خوب بھیگتے تو ایک دیگ مین سبکو ڈال کے
جوش دیتے ہین اور جب تک کھولتا رہتا ایک شخص بید مجنون کی ڈالی سے ہلاتا رہتا ہے اور
جب معلوم ہوتا کہ اوس ڈالی مین کافور کی ڈالیو نکا رس مثل پالے کے جم گیا اوسوقت تمام عرق کو

چھان لیتے اور سفل پھینک دیتے ہین اور اوس عرق کو مٹی کے ایک باسن مین جسمین یہی روغن جسکا
ذکر ہوا لگا رہنا رکھتے ہین اور شب بھر مین یہ بالکل جم جاتا ہے غرض جب اس کافور کو زیادہ خالص
کیا چاہتے تو پرانی دیوار کی مٹی سفوف کرکے تانبے کے باسن مین ایک تہ رکھتے اور اوسکے اوپر ایک
تہ کافور کی جماتے ہین اور پھر اوسکے اوپر مٹی کی تہ دیتے اور اسیطرح سے ایک تہ کافور اور ایک تہ مٹی
سجا کر سب کے اوپر ایک درخت جو پوہو کہلاتا اوسکے پتون سے ڈھانپ دیتے ہین اور اوپر سے تانبے
کی رکابی دیکر منہ کو ایک قسم کی گیرو مٹی سے بند کر دیتے ہین اور آگ پر دوبارہ دہیمی آنچ دیکے بعد
خید گھنٹہ کے اوس دیکچی کو ٹھنڈی جگہ مین رکھہ دیتے ہین دوسرے روز جب سرپوش اوٹھاتے ہین
جو ہر کافور کو جما ہوا پاتے ہین اور اگر زیادہ خالص کرنیکی ضرورت درپیش ہوتی ہے تو اس جوہر کو اوسی طرح سے مٹی کے
ساتھ تہ بہ تہ جما کے چلاتے ہین اور وہ غلط جو لوگ کہتے کہ کافور گوند کی طرح چوتا ہے + حالانکہ یہ مقام نہین
ہے کہ جن سینگ کی جڑ کا بیان ہو کیونکہ ملک تاتار مین اسکی پیدایش ہے یہان پر خاص ملک ختا کا احوال لکھا
ہوتا ہے لیکن یہ چیز اسقدر طرفہ تر ہے کہ اوسکی تعریف چین کے عجائبات نفائس جمادی و نباتی کے شامل کرنی
نامناسب متصور نہوئی طبیب ختا نے وجد کرکے دفتر کا دفتر اس جڑی کی تعریف مین لکھا ہے اور خواص
اکسیر اعظم کا بیان کیا ہے اور بعض پادریون نے جو اوسکا امتحان کیا تو دیکھا کہ حقیقت مین بجا کہا
جو کچھ اسکی صفت مین لکھا ہے اور اس تعریف کا لب لباب مطلب بندے نے یہ نکال لیا کہ اسکے
استعمال سے پیر نود سالہ کو شروع شباب کی طاقت اور فرحت طبیعت اور قوت ہضم اور ہر طرح کی
کیفیت جو اوس سن سے متعلق ہے حاصل ہوتی ہے اور اسی جڑی کی فروخت سے فغفور کو محاصل
کثیر ہے کیونکہ اسقدر گران بہا ہے کہ آدھی چھٹانک جڑی پاو بھر چاندی کو بکتی ہے اور وہ بھی عمدہ
قسم کی نہین ہوتی اور صرف فغفور کے خرچ خاص کے لیے جو بہتر ملتی رکھی جاتی ہے + ولایت
امرکا جسے نئی دنیا کہتے ہین وہان کے ایک ملک مین ایک پادری نے اوسی جڑی کو بہت تلاش
سے نکالا اور خواص اوسکا ویسا ہی پایا جو ترکستان کی جن سینگ کا سننے مین آیا ہے اسکی
جڑ سپید اور کھر کھری اور پتہ نہایت ملائم اور گول برنگ خون ہوتا ہے اور اوسمین سے کئی ڈالیان

نکلتی ہین اور ہر ایک مین پانچ پانچ پتیان نہایت رگدار اوپر سبز اور نیچے دہانی رنگ کی ہوتی ہین یہ درخت
کوئی ہاتھ بھر اونچا ہوتا ہے اور باوجودیکہ تخم بہی اسکے پھل سے نکلتا ہے لیکن بونے سے نہین ہوتا اور
از خود ہر سال پیدا ہوتا اور خشک ہوجاتا ہے لیکن جڑ قائم رہتی ہے اور ہر سال نئی شاخین پیدا ہوتی
رہین وجس طبقے مین اسکی پیدائش ہے کوہستان وصحرا و بیابان ہے اور اس جڑی کی گویا خاصیت
ہے کہ جہان قدم انسان نہ پونہچ سکے وہین پر پیدا ہوتی اور اکثر جوف پہاڑ مین جہان تپش آفتاب
نہین جاتی وہین پر ملتی ہے فغفور کی طرف سے دس ہزار فوج ہر سال چھ مہینے جنگلون مین متعین اس
جڑی کے جمع کرنے کے لیے رہتی ہے اگرچہ افراط سے تاتار مین ملتی لیکن ہمیشہ سونے کے مول بکتی ہے
+ ایک قسم کا پتھر چین مین ہوتا جس سے ایک صدا خوش مثل رباب کے نکلتی ہے اور ختائی اوسکا ایک
باجا بناتے ہین اور اکثر یہ پہاڑ کی ندیون مین ملتا ختائی زبان مین یو کہلاتا ہے اور اسقدر وزنی ہوتا کہ
ایک ٹکڑا جو لڑکے کے اوٹھانے کے قابل معلوم ہوتا ہے اوسے چار جوان نہین اوٹھا سکتے اسکی کئی
قسمین ہین کوئی سپید کوئی زرد کوئی نیلگون کوئی دہانی کوئی نافرمانی کوئی نہایت ملائم اور کوئی اسقدر سخت
ہوتا ہے کہ لوہے کی دہار اوسکے کاٹنے سے مڑ جاتی ہے غرض جو پتھر سونے کے رنگ کا ہوتا ہے
اوسپر زد دینے سے آواز جہانجھ کی نکلتی اور صوبہ ین نان مین بہتر قسم اس پتھر کی ملتی ہے اور بہت
قیمتی ہوتی ہے + ایک شجر قسم صنوبر سے لویاسانگ کہلاتا ہے اور دیوار ختا کے اوترطرف پیدا
ہوتا ہے اسمین کئی باتین عجیب وغریب ہین یعنے موسم خزان مین اسکی سب پتیان گر پڑتین اور اوسکی
لکڑی نہایت سخت ہوتی ہے اور رس اوسکا زہر قاتل ہے اور اوسکی جڑ کو اگر کاٹ کے پانی مین
ڈال دیجیے تو فوراً پتھر ہوجاتی ہے حالانکہ صورت تبدیل نہین ہوتی لیکن مثل سنگ کے وزنی ہوجاتی
ہے چنانچہ ختائی لوہار و سونار آلات کو اوسی پر تیز کرتے ہین اور یہ سننے مین آیا ہے کہ کسی پتھر
کی سلّی پر ہتھیار کو اسقدر تیزی نہین ہوتی ہے +

دفتر اول تمام شد

دفتر دوم جلد اول تاریخ ممالک چین



جس شخص کی یہ حشمت وجلالت ہو کہ کرورہا خلقت اوسکی تابعدار اور سلاطین عالی وقار اسکے باجگذار اور امراے ذی اقتدار فرمان بردار ہووین اگر ایسا شخص ظلم پر کمر باندھے اور اپنی رعیت کی بہتری نہ سمجھے تو بجز خدا تیعالے کے کون بازپرس کرسکتا ہے لیکن باوجود اس سطوت وشوکت اور دولت وقوت کے فغفور ختا اپنے تئین قبلہ گاہ رعایا اور برایا کا سمجھتا ہے اور اونکے آرام اور چین کو اپنی سعادت جانتا اور اونکے دکھہ کو اپنے نامۂ اعمال مین گناہ کبیرہ کے ذیل مین داخل کرتا ہے اور اوسکی دلیل یہی ہے کہ ایام قحط ووبا وخشک سالی یا اور عسیطرحکی بدحالی مین فغفور لباس ماتمی پہننا اور گریہ وزاری وگریبان چاک کرنا اور سر پر خاک ڈالنا اختیار کرتا ہے اور بآواز دردناک رورو کر جناب باری مین عرض کرتا ہے کہ اے خداوند کریم تو نے میرے گناہون کے باعث سے اپنی خلائق پر غضب نازل کیا اور میرے عوض اونسے انتقام لیا اب جسکا قصور ہے اوسیکو سزا دے اور اونہین رہائی بخش مجھہ سے سمجھہ لے واللہ اعلم بالصواب ختا کی تاریخون مین خبر ہے کہ اسیطرح فغفورون نے اکثر جناب احدیت مین صدق دل سے التجا کی اور اونکی دعا مقبول ہوئی * ختا مین والدین کی بزرگی کو بعد خدا کے خوب جانتے ہین اسی سبب سے دستور اوس ملک کا ہے کہ فغفور کو لوگ سجدہ کرتے کیونکہ قبلۂ عالم اور افضل بنی آدم

اور نائب پروردگار قرار دیتے ہین اور جبکہ مرتبہ اوسکا یہ ہو تو اونکی رضامندی اور خرسندی سے
کچھ چارہ نہین غرض ایک عہدہ احتساب کا ہے کہ اوس منصب پر کتنے علما اخیار زمانے کے مقرر ہین
اور کام اونکا یہ ہے کہ فغفور سے جو حرکت برخلاف دستور اور انصاف کے سرزد ہوتی ہے تو وہ ٹوک
دیتے ہین اور اوسکو اوس حرکت سے باز رکھتے اور کبھی ایسا ہی اتفاق ہو جاتا ہے کہ لالچ اور خوش آمد
سے اغماض کر کے فسق و فجور سے مانع نہین ہوتے ہین لیکن اکثر تو نہین ہوتا ہے کہ اپنی جان پر کھیل
کے فغفور کو اوس خواب غفلت سے بیدار کرتے ہین اور اوسکی سطوت و جلادت پر نگاہ نہین کرتے
لیکن اس باعث سے فغفور کی خودمختاری مین کچھ فرق نہین ہوتا اس سبب سے کہ وہ اپنی ساری رعیت کی
جان اور مال کا مختار ہے + باوجود اس قدرت کے مملکت ختا مین بہ نسبت اور ملکون کے گنتی کے کئی
بادشاہ خونخوار مردم آزار ہوئے ہین والا سب ایک سے ایک ایسے عدالت کر گئے ہین کہ جریدۂ
روزگار پر اونکی مدح لکھی ہوئی قیامت تک رہیگی اس بیان سے حقیر کی یہ غرض نہین کہ دنیا مین
ختا کے بادشاہ بیخطا اور بے مثل ہوتے ہین اور اپنی رعیت کے حق مین کبھی بدی نہین کرتے اگر
بیان واقعی چھوڑ کر عاصی اسطرح پر مبالغہ کرے تو سخت گنہگار ہووے اور حکمت کے پایہ سے
گذر جائے اور فضولی و لغو کا گمان اپنے اوپر لازم کرے کیونکہ بالذات انسان کی طبیعت رذائل
کیطرف زیادہ تر مائل ہے اور کسب فضائل بہت سی ریاضت اور انواع محنت و مشقت کرنے
سے حاصل ہوتا ہے القصہ فغفور سب جو اکثر نیک ہوے ہین تو اس سبب سے نہین کہ ولی تھے اور
ہوا و حرص اونمین نہ تھی کیونکہ نوع انسان طبعاً طرف بدی کے مائل اور رجوع ہے اور دولت
بہرطور ممد و مددگار اکتساب رذائل کی ہوتی ہے غرض باوجود ان باتون کے بادشاہان ختا جو
ممدوح تھے شاید اس باعث سے جو مقتضاے قیاس راقم ہے کہ ختا مین جہان تک مال اور
اسباب اور زمین جو کچھ کہ قسم منقولات یا غیر منقولات سے ہے سب رتی رتی فغفور کی ملک
خاص سے متعلق ہے اور جس شخص کے قبض و تصرف مین جو چیز ہے صرف اونکی عنایت اور شفقت سے
ہے والا سوا فغفور کے سب محتاج ہین ظاہر ایہی سبب ہے کہ کسی پر زیادتی نہین ہوتی اور قیاس

مؤلف کی یہ دلیل ہے کہ جسوقت قبلاخان سردار مغلیہ تاتار جو اوائل مین مالک تخت اور تاج ختا کا ہوا تھا اوسنے واسطے موقوف ہونے قمار بازی کے یہ فرمان صادر کیا کہ ہم شمشیر کے زور سے اپنے ملک پر قابض اور متصرف ہوئے ہین اسوجہ سے کسی شخصکو کسیطرحکی چیز مین ملکیت خاص نہین ہے لہذا تم لوگ جو قمار بازی کرتے ہو تو ہماری جایداد کو خطرہ مین ڈالتے ہو۔ سواے اس نکتے کے دوسری وجہ قیاس مین راقم کے یہ ہے کہ فغفوران ختا کی نیک نہادی اور خوش اطواری نتیجہ اوس تربیت کا ہے کہ اعلی سے ادنی تک کو اوس مملکت با صفت مین حاصل ہے علم کی قدر اور حکمت پر عمل کرنا فاضل کو مرتبہ بلند دینا اور حکیم کی صحبت کو پسند کرنا نیک اطوار کو عالی مقدار بنانا اور بدنہاد کو ذلیل اور خوار کرنا ختا کے دستور ہین اس جہت سے ہمیشہ مرد باخدا سب فغفور ہین۔ اور تیسری وجہ عقل ناقص کو شہنشاہون کی نیک اطواری کی یہ معلوم ہوتی ہے کہ فغفور اپنے ولیعہد مقرر کرنے مین اسقدر اختیار رکھتا ہے کہ اگر کسی غیر کو چاہے تو وارث تخت و تاج کا بناوے اور اپنے بیٹون کو محروم رکھے اور اپنی اولاد سے جسکو قابل ریاست کے سمجھے اوسکو ولیعہد لیسے سرفراز کرے اور اوسکی نظیرین جلد دوم کی دفتر اول مین ناظرین تاریخ چین کی خدمت پیش کی جائینگی اور اوس دستور پر قاعدہ یہ ہے کہ بجز بادشاہ اور وزیر اعظم کے دوسرے کو ظاہر نہین ہوتا کہ ولیعہد کون مقرر ہوا اور اسی باعث سے ولیعہد کو حشمت کا غرور اور امید سلطنت کا سرور عقل کو زائل اور طبیعت کو طرف بدی کے مائل نہین کرتا ہے اور ہر ملک کی تاریخ مین دلیلین ہین کہ شاہان نیک کردار اکثر وہی ہوے کہ جنکو سلطنت دفعۃً بغیر چشمداشت کے حاصل ہوئی اور چونکہ غربا اور رعایا کے غم اور شادی کا حال اونکے تجربے مین آیا اس لحاظ سے اون باتون کا خیال ایسے بادشاہان فرخ فال کو ہمیشہ رہا۔ الغرض جب اسی دفتر مین تینون قسم کی حکمت یعنے تہذیب نفس اور تدبیر منزل اور سیاست مدن کا بیان جسطور سے کہ اہل ختا کا معمول ہے کیا جائیگا تب دیدۂ نکتہ بین کو فغفوران چین کی عدالت اور مروت کا سبب خود بخود دکھائی دیگا۔ ہر ملک مین گھرانے امیرون کے علاوہ بادشاہ کے ہین اور اپنی اپنی جایداد کے وے خود مالک و مختار ہین اسواسطے ایسا

اکثر ہوا ہے کہ جب انھون نے اپنی دولت کی ترقی دیکھی بادشاہ کے تخت وتاج پر آنکھہ ڈالی اور
بادشاہ نے اونکی تونگری اور دولت کا حال سنکر حسرت کی آہ بھری اور رفتہ رفتہ مخالفت ظاہر
ہوئی تب دونون سے ایک کو تباہی آئی اگر اقبال موافق رہا بادشاہ نے اوسکے گھر کو بالکل ویران
کیا اور اگر اقبال نے اونکی یاوری نکی اور امیر غالب رہا تو تخت اولٹ گیا اور بادشاہ کے خانوادہ سے
ریاست منتقل ہوئی اور اوس امیر کے یہان جا پہنچی پر انقلاب روزگار اور ملکون مین زیادہ لیکن چین
کم ہوتا ہے کیونکہ موروثی امیر کوئی نہین ہے اور فغفور کے خاندان سے جو لوگ مستحق تخت کے ہوسکتے
ہین اونکی عزت اور تعظیم اور تواضع بہت کیجاتی ہے لیکن زر جو کہ امور دنیوی مین ویسا رتبہ رکھتا جیسا
جان قالب انسان مین وہ اونکے پاس نہین ہوتا اور فغفور سے اونکو خورد وپوش کے واسطے بقدر عزت
اور مرتبہ کے سالانہ مقرر ہوتا ہے لیکن اتنا نہین کہ ہمارے ہمت کے شہپر مین زور ہو جو بلند پروازی
کرے اور خواہش نشست تخت کی پیدا ہووے بعد اونکے اعیان بارگاہ اور امراے عظام کہ محاورہ
فرنگستان مین مانڈرین کہلاتے ہین اور بڑے بڑے رتبون کو پہنچتے ہین لیکن اون مین سے موروثی امیر
کوئی نہین کہ علاقات اونکے ہون یا باپ دادے کی پونجی کے بھل کو دبھاندکرین کیونکہ دستور چنا مین
ہے کہ باپ کا عہدہ یا منصب بیٹے کو ہرگز نہین ملتا اگر باپ کی سی لیاقت اور اعتبار اوسنے بہم پہنچایا
اوسپر بھی مشکل ہے کہ باپ کے بعد بیٹے کو وہی عہدہ ملے پس جبکہ بیٹے تک باپ کی حکومت نہین آئی
تو اگر باپ نے بھی کچہ مایہ حاصل کیا ہو تو بیٹے کو اوس سے اتنا ہی فائدہ ہوا کہ گوشہ مین بیٹھہ کر آرام سے
زندگی کاٹی اور اگر تیسری پشت مین کچہ بچی بچائی دولت رہ گئی چوتھی پشت تک خیر صلاح ہے کیونکہ
بقول شخصے آدمی بیٹھے بیٹھے سونے کی دیوار کھاجاتا ہے اور اول ہی پشت مین ایسی جایداد کم حاصل
ہوتی ہے کہ ہمیشہ کو کفاف کرے اور جب کوئی امیر کسی عہدہ پر بحال ہوتا ہے تو کتنے دنونکے بعد کہ
اوسکی ایک مدت مقرر ہے وہ امیر منصب دار حسب الطلب حضور مین حاضر ہوتا ہے اور ایک ایک ٹکے
کا محاسبہ اوس سے لیا جاتا ہے علاوہ اس تاکید شدید کے جس امیر کے سپرد کچہ فوج ہے سپاہ کی تنخواہ
دینی اوس سے متعلق نہین اور جسکے ہاتھ سے تنخواہ بٹتی ہے اوسکا اختیار ایک نفر سپاہ پر نہین ہوتا جہان

اسقدر ہوشیاری سے ہے وہان اوسکے رہنے کی کون سی جگہ مل سکتی ہے ✤ فیلسوف اعظم کنک فوسی کی عقل
کی اگر کوئی دوسری دلیل نہوتی تو اسی بات سے جریدۂ عالم پر نام اوسکا سر دفتر حکما لکھا جاتا کہ ختائیون
کا پیشواے مذہب فغفور ہے چونکہ دین و دنیا دونون اوسکے ہاتہ سپرد کیا اور خطاب شنیک چو یعنے
خداوند مقدس اور ٹینگ زی یعنے پسر پروردگار کا دیا ہے ✤ برس مین کئی دن مقرر ہین کہ فغفور پیشواے
دین کی پوشاک گلے ڈال کر نہایت حشمت اور جلال کے ساتہ بڑے بتخانے مین جا کر پوجا کرتا ہے
سواے اِن دنون کے قحط اور خشک سالی اور وبا کے ایّام مین فغفور اوسی طور سے بتخانے مین جا کر
اپنی ساری رعیت کیطرف سے ایلچی ہو کر معروض حال کرتا ہے اور مناجات و گریہ وزاری سے
سبکے لیے رہائی مانگتا ہے فغفور جب دربار عام کرتا لباس زرد پہنتا ہے کیونکہ بقول ختائیون کے
آفتاب فلک کا لباس زرد ہے اس لیے آفتاب زمین یعنے فغفور کو بھی یہی رنگ زیب ہے جسوقت
موسم بہار مین فغفور ایک تاریخ معینہ کو محل سے ساتہ تکلف اور حشم کے برآمد ہوتا ہے اور کھیت مین
جا کر اپنے ہاتہ سے ہل تھام کے زمین جوتتا ہے اوسوقت دیکھنے والے کا دل وجد کرتا ہے اور
بے اختیار درود پڑھتا ہے کہ دنیا مین کاشتکاری سے کوئی چیز قدیم تر اور فاضل تر نہین ہے کیونکہ
ایسا عالی مقدار شہنشاہ روزگار اوسکی ایسی قدر کرتا ہے یہ احوال تفصیلاً آگے چل کے کھلیگا انشاء
اللہ تعالے فغفور کے برابر کوئی بادشاہ مخیر اور رعایا پرور نہین اور قبلۂ عالم کا خطاب اوسکو زیب
دیتا ہے چنانچہ راقم نے پہلے دفتر مین بیان کیا ہے کہ قحط مین پرگنۂ آفت رسیدہ کا سارا خزانہ معاف
ہونیکے سوا سرکار سے روزانہ اناج بٹتا ہے اور جبتک تنگی رہے انبار خانے کا دروازہ کھلا رہتا ہے
غرض جبکہ اوسکا دستور العمل اسطور پر ہے تو رعایا خواہ نخواہ جان و دل سے ہمیشہ نیکخواہ اور فرمان بردار
رہتی ہے اسواسطے فغفور کی راے جسطور پر صادر ہوتی ہے رعیت کو ہر آئینہ اوس سے انکار نہین ہوتا ہے
مملکت ختا مین کسیکو قتل اور قصاص بحکم فغفور کے نہین ہو سکتا اور حالانکہ نظام ذی احتشام بہت مقرر
ہین اور ہر ایک اون مین سے اور ملکون کے بادشاہونکا ہمسر معلوم ہوتا ہے اور کرورہا خلقت
لاتعداد اور گنج بیشمار پر اختیار رکھتا ہے لیکن ادنیٰ سے شخصکو قتل نہین کر سکتا ✤ مملکت ختا مین سواے مقرری

محتسبون کے ہر فاضل اور ہر عالم بلکہ ہر طالب العلم کو اختیار ہے کہ فغفور سے اگرچہ بے دستور ظہور مین
آوے تو تنبیہ کرے اور جس حکم کو خلاف عدل سمجھے اوسپر اعتراض ساتھ وجوہات کے حضور مین پیش
کرے اور اپنی دانست مین جو کچھ کہ مناسب اوس امر کے عرض کرنا ہو سو عرض کرے اور اس دستور
کا سبب یہ ہے کہ ایسے احوال کی اخبار کہ جس سے پادشاہ کو اپنی حرکتون پر آگاہی ہو مثل فرنگستان کے
ختا مین معمول نہین لیکن یہ دستور کہ فغفور کو جو چاہے تنبیہ کرے خلائق کی خیر خواہی اور نیک اندیشی سے
ہے غرض بدی سے ٹوکنا اور نیکی کھانیکا سب کو اختیار ہے اور اوسپر عمل کرنیکا فغفور مختار ہے*

باب دوم

ختا کے امراے اہل قلم اور اونکے محکمات کے بیان مین

صد حیف کہ علم و فضل کی جو قدر فغفور کرتا ہے اوسکا نصف بھی اور ملکون کے پادشاہ یا امرا
نہین کرتے باوجود اسکے فغفور کو ناتراشیدہ جانتے ہین اور اپنے کو قابل اور کاملون کے قدر دانون
مین گنتے ہین * ازل سے ایک طورکی دشمنی دولت کو علم اور فضیلت سے ہے اور اوسکی وجہ کو
ایکروز کسی پنڈتون کی مجلس مین اقم سے ایک بزرگ نے پوچھا اوسوقت چونکہ علما شاستر کے
جمع تھے اونکی رعایت سے عاصی نے یہ جواب دیا کہ سبب عالم کے غریب ہونیکا شاید یہ ہے
کہ لچھمی اور سرستی دونون آپس مین سوتین ہین اور سوتون کی دشمنی مشہور ہے جسپر سرستی مہربان
ہوتی ہے اور اپنے خزانہ لازوال سے اوسکو علم اور فضیلت عطا کرتی ہے اوس سے لچھمی ناراض
رہتی ہے اور اسیطرح سے جو شخص کہ لچھمی کا لاڈلا ہوتا ہے سرستی کو اوسے بغض رہتا ہے * اس
بات کو اہل انجمن نے پسند فرمایا اور خوشی سے تبسم کرکے راستی سخن پر سبکا چہرہ بشاش ہوا الغرض
اوس جا پر اگر قوانین ختا سے کوئی آگاہ ہوتا تو بندے کے قول پر اعتراض کرتا کیونکہ اوس مملکت پر حکمت
مین سواے فاضل کے دوسرے کسی کو عہدۂ سرکاری نہین تفویض ہوتا پس مملکت ختا مین قول حافظ بھی
شعر ابلہان را ہمہ شربت زگلاب وقندست * قوت دانا ہمہ از خون جگر مے بینم * صادق نہین ہوتا
کیونکہ ختا مین جتنے سرکاری عہدے دیوانی اور جنگی ہین سوا فاضلون کے کسیکو نہین ملتے اور

ہر صوبے مین ڈیڑہ ہزار یا دو ہزار اور بعضے مین قریب اڑہائی ہزار طالب العلم کے نام لکہے
ہوتے ہین جو سال بسال فضیلت کے درجون مین ترقی کرتے اور قابل عہدہ داری کے سمجہے جاتے ہین
طالب العلمی کے درجے سے کسی شخص نے جو تحصیل سے فراغت پائی تو مولوی کے رتبے کو پہنچا اور
کیوگین کہلایا بعد اوسکے جب ریاضت شاقہ کرکے کئی برس کے بعد مولانا ہوا اور سن اسی خطاب ملا
تب وہ بڑے شہرونکا حاکم ہوسکتا ہے کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بعد مولوی ہونیکے بعض کو خدمت
شہرون کی حاکمی کی ملتی ہے لیکن وہ شہر چھوٹے اور تیسرے درجے کے ہوتے ہین اور پہلے درجے کا
حاکم سواے مولانا کے کوئی نہین ہوتا • جب کئی عہدے شہرون مین حاکمی کے خالی ہوتے ہین تب
فغفور اون شخصون کو طلب کرتا ہے جنہین خطاب مولانا کا ملا ہے اور خدمت سرکار مین بہی قدامت
کا پایہ ہے اور بزرگی و نیک کرداری اور فضیلت کا بہی مایہ ہے بعد اوسکے ایک ظرف مین کاغذ کے
چھوٹے چھوٹے ٹکڑون پر نام ہر ایک شہر کا جہان خدمت خالی ہے لکہکر ڈال دیتا ہے وہ ظرف
اتنا اونچا رکہا رہتا ہے کہ اگر کوئی ہاتہ سر سے اوپر اوٹہاوے تو اوسمین پہنچے تب ہر ایک مولانا
جاکر اوسمین سے ایک ایک ٹکڑا کاغذ کا نکال لیتا ہے اور جسکے ہاتہ مین قضیۂ اتفاقی سے جو ٹکڑا
آجاتا ہے وہ اوسی شہر کا حاکم ہوتا ہے اس دستور کے جاری رہنے سے کسی طرح کا لگاو رشوت
یا پاس خاطر کا نہین ہوتا اور اپنے اپنے مقسوم کا بدا سب کو ملتا ہے • ختا مین آٹہ درجے
ماندرین یعنے امراکے ہین اون مین سے جو فاضل تبحر کا خطاب رکہتے ہین امورات دیوانی کے
متعلق ہوتے ہین اور پہلے درجے والے کولاو کہلاتے ہین اور اون مین جو سب سے دانا و بینا و بزرگ
ہوتا اوسکو وزیر اعظم کا عہدہ ملتا ہے اور فغفور کا محرم راز ہوتا ہے اور اسی درجے کے فاضل
مشیر اور ظہیر مملکت و دار الامارۂ پیچین کے صدر محکمون کے حاکم اور فوج کے بڑے بڑے سردار
ہوتے ہین اور دوسرے درجے کے ماندرین سب صوبجات کے حکام اور ہر صوبے کے صدر محکمون
کے حاکم ہوتے ہین تیسرے درجے والے ماندرین فغفور کے حضور مین میر منشی ہوتے ہین اور چوتھے
درجے کے ماندرین کو ہر صوبے کے ڈاک خانے اور سرکاری بحر اور سرا سب کا علاقہ ہوتا ہے

ا۔ پانچوین درجے کے ماٰنڈرین ہر صوبے کے فوج کی نگہبانی کرتے ہین اور درجہ ششم کے ماٰنڈرین کو ہر صوبے کی شاہ راہون
کی ساخت اور مرمت سپرد ہوتی ہے ساتوین درجے والے ہر صوبے کے دریاؤن کے باندہ اور پل بند ہوئے ہین
اور آٹھوین درجے کے ماٰنڈرین سب سمندر کے کنارون کے باندہ بند ہوتے اور سوداگرون کے جہازون سے محصول لیتے
ہین الغرض جہان تک کہ سرکاری عہدے مملکت ختا مین ہین سب پر سوا فاضلون کے
کوئی بحال نہین ہوتا اور جسقدر علم وفضل ودانائی مین ترقی کرتے ہین اور نیک اطواری کے ساتہ مشہور
ہوتے ہین اوسیقدر فغفور کے دریاے فیض وقدردانی سے سیراب ہوتے ہین ٭ ایسے دستور کا
کیا کہنا ہے اور جب تک جاری رہیگا ختا کی سلطنت کو قیام واستحکام ہو ویگا کیونکہ جب تمام مملکت
کے عاقل و عالم سرکاری عہدون پر مقرر ہون اور ہر طرح سے اونکا فائدہ فرمان بردار وجان نثار رہنے مین
متصور ہو تو باغی کیونکر ہون اور خوف سلطنت کو رہا جب کہ ارباب فضل ودانش کو پریشانی رہی بقول
مثل کے بھوکے بھلے آدمی سے ڈرنا چاہیے اور سلطنت مین رخنہ ڈالنے والے خواص ہوتے
جو اپنے کو قابل جانتے اور محروم دیکہتے اور حاکم ملک او امرا کو بھانڈ بھگتیے کے قدردان پاتے ہین ٭
عوام الناس جہل پیشہ جو بجز کھانے اور سونے کے کچہ فکر نہین رکھتے ہرگز بغاوت نہین کر سکتے ہین ٭

تیسرا باب

سرداران فوج کا احوال

جو طالب العلم کہ جوان وجیہ اور شہ زور ہوتا او سکو سوا علوم کے سپاہ گری کے تمام فنون مین جب
کامل ہوتا اور اون مین بھی تین درجے فضیلت کے طے کرتا تب فوج مین عہدہ ملتا ہے جسطرح سے
فوج انگریزی مین سردارون کے درجے ہوتے اوسیطرح ختا مین بھی دستور ہے اور چونکہ اصلی
ختائیون کو رغبت سپاہ گری کیطرف کم اور اہل تاتار کو زیادہ ہوتی ہے اس سبب جنگی ماٰنڈرین یعنے
سرداران فوج اکثر قوم تاتار سے ہین اور اصلی ختائی دیوانی ماٰنڈرین زیادہ ہوتے ہین ٭ ختا کی سلطنت
کو جس پہلو سے دیکھیے عقل سے سرتاپا آراستہ معلوم ہوتی ہے ہر پلٹن کے سپہ سالار کے شریک
ایک ماٰنڈرین دیوانی ہوتا ہے اور لڑائی کے حکم احکام اور تنخواہ کا دینا اوسی سے متعلق رہتا ہے

اور چونکہ اون دونون کا ایک ہوجانا اور فساد برپا کرنا ممکن ہے اس لحاظ سے دو مانڈرین مقرر
رہتے ہین اور جب تک اون چار شخصون کی راے موافق نہین ہوتی کوئی بات وقوع مین نہین آتی
اسکے سوا یہ سب مانڈرین سرام سنگین کو اوس محکمے کے حکم پر موقوف رکھتے ہین جو پین پو کہلاتا ہے
اور دارالامارت کے دیوانی محکمون مین پانچوان مرتبہ رکھتا ہے حالانکہ اس محکمے مین دیوانی مانڈرین بیٹھتے
لیکن تمام مملکت کی فوج کے امورات کی تجویز وہی لوگ کرتے ہین اگرچہ بادی النظر مین یہ طریق خلاف
رسم دنیوی کے معلوم ہوتا ہے کیونکہ اہل سیف کے معاملہ کو اہل قلم کا سمجھنا دشوار ہے لیکن اس
بندوبست مین حکماے ختا نے عجب طرح سے عقل کو خرچ کیا ہے اور فتنہ کو بیدست وپا رکھا حالانکہ
جنگی مانڈرین اور افسران خورد وکلان سب ملاکے ترانوے ہزار ہین اور دیوانی مانڈرین فقط نو ہزار
ہین لیکن قدر ومنزلت انہین سبھون کی زیادہ ہے کیونکہ ایک پیشہ عقل اور دوسرا پیشہ جہل ہے

چوتھا باب

افواج ختا کا بیان

طالب العلمی کے عہد مین جب راقم اگلی تاریخون سے قدیم پادشاہون کی کثرت فوج کا احوال
دریافت کرتا تھا اور دارا و کیکاوس اور بابل کے پادشاہون کی فوجون کا شمار سننے مین آتا تو
بڑی حیرت ہوتی تھی کہ اسقدر سپاہ وے کہان سے جمع کرتے اور نبرد گاہ مین مقابل دشمن کے
لاتے تھے اور چونکہ اونکے نام کے سوا کوئی دوسرا نشان پردۂ زمین پر باقی نہین ہے خیال ہوتا تھا
کہ اونکے وقت کے مورخون نے خوش آمد اور ڈر یا اوسے کی راہ سے اپنی روایت مین مبالغہ کو دخل
دیا ہے لیکن جب فغفور کی فوج پیادہ وسوار کا شمار راوی راست گو صحیح البیان کے تذکرے سے
معلوم ہوا اوسوقت کیانیون کی فوجونکا ہونا تصدیق ہوا اور تعجب نہ رہا کیونکہ دس لاکھ فوج پیادہ
اور آٹھ لاکھ سوار فغفور کی سرکار مین آج کی تاریخ تک تنخواہ دار ہین غرض یہ سمجھا چاہیے کہ جسطرح
انگریزی فوج سوا جنگ اور حفاظت ملک کے دوسرا کام نہین کرتی اوسیطرح فغفور کی پلٹنین بھی
مستعد بجنگ نہ رہتی ہین کیونکہ جب سے کہ تاتار دوبارہ ختا مین آئے اور سردلیرانا چو تاتاری قوم کا

اوس ملک کے تخت پر بیٹھا اور دیوار ختا کی دونون طرف کا ملک اوسکے ہاتھ آیا اوسوقت سے لڑائی بھڑائی
کا اتفاق کم ہوا ہے اور جب تک کہ اصلی ختائی اور تاتار کی قوم ایک نہین ہوئی تھی تب تک تاتار کی یورش
کے خوف سے فوجین ہر وقت تیار رہتی تھین چونکہ اب وہ بات مٹ گئی ہے نصف فوج سے
زیادہ تمام مملکت مین اسطرح پھیلی ہوئی ہے کہ جن پرگنون مین جن سپاہیون کے گھر ہین وہین
کے تھانون مین اور دوسرے مقامون کی چوکی پہرے مین وے سب تعینات ہین اس طریق
سے اونھین بھی لڑکے بالے گھر دروازے کی قربت سے آرام ہے اور سرکار کا بھی کام بند نہین
رہتا اور حفاظت ملک کے لیے جتنے قلعہ ہین سب مین انہین فوجون کی بھرتی ہوتی ہے
لیکن تاتاری سپاہی بسبب یگانگی اور اعتماد کے خطرناک جگہون مین ہمیشہ متعین رہتے ہین
اور اصلی ختائی سے جو اہل سیف ہین اونہین کامون مین مقرر ہوتے ہین جنکا ذکر کیا گیا اور سوار
جو ہین وہ بھی علی ہذا القیاس اپنے پرگنون مین سرکار کی ڈاک لیجانے اور دوسرے کام کرنے مین
مقرر ہین یہ دو قسم اٹھارہ لاکھ فوج قلمبند درماہہ پاتی ہے لیکن انکے سوا بعض بعض صوبون مین
جہان کے باشندے قوی اور بہادر ہین وہان پر رعایا کو لاخراج زمین دی گئی ہے تاکہ ضرورت
کے وقت زراعت کو چھوڑ ہتھیار اوٹھا کے سرکار کی جان نثاری مین موجود ہووین حقیقتاً
کثرت سپاہ و رعیت کی حد شمار سے باہر ہے مگر پھر بھی کچھ نہین کیونکہ اصلی ختائی ایسے نامرد
اور کم ہمت ہوتے ہین کہ بیان نہین کیا جاتا اور اہل تاتار اگرچہ شجاعت و مردانگی مین اونسے
بہتر ہین لیکن جب سے کہ ملک ختا کا اونکے زیر حکم ہوا ہے تاثیر سے آب وہوا کی اور معاشرت
و مصاحبت سے اہل ختا کی اونکی ذاتی جرات مین کمی آگئی ہے مشہور ہے کہ صحبت اور عادت
اور تاثیرات آب وہوا کو امکان ہے کہ فطرت اصلی مین فرق لاوے اور جبلت ذاتی مین
اختلال کلی ڈالے چنانچہ ضحاک تازی ملک الملوک نے مملکت ایران سے جسوقت گرشاسپ
نامے ایک سپہ سالار کو مہم ہندوستان مین گسیل کیا اسکے حق مین پادشاہ نے جو نصیحت
کی تھی اسناد اسدی نے اوسکو نظم مین لکھا ہے اس جا پر آب وہوا کی تاثیر اور تبدیل فطرت

اصلی شخص کے مادہ مین چند شعر اوسے لکہنا مناسب ہوا اور وہ یہ ہین + اسدی گوید
وصیت چنین کرد گرشاسپ را + کہ در ہند پدرو و کن خواب را + نداری زخون سپاہان دریغ +
ہمی کار فرما درخشندہ تیغ + نخستین دہ انجام کار سترگ + بر ایشان چنان زن کہ بر گلہ گرگ +
نمانی دران بوم سالی تمام + کہ لشکر گران گیرد از ننگ و نام + گرت بگذرد چار موسم دران + ز فرہنگ
و مردی نیابی نشان + القصہ اس جہت سے تاتاری سپاہ سے بھی واجبی واجبی امید بہادری
کی رکھنا چاہیے حالانکہ سپاہ گری کے سب فن دشمن شکن مین یعنے تیر اندازی تلم بازی بھالا گھمانے
تلوار مارنے گولی لگانے مین خوب طاق اور مشاق ہین لیکن کڑی چوٹون کے آگے رن مین ین
اونکا تن سے ہوا کیطرح شن سے نکل جاتا ہے اور اپنے گھوڑون کی دم دباتے چوتڑ دکھاتے
جنگلون کی طرف ہتّا ہو جاتے ہین مقام عبرت کا ہے کہ یہی تاتاری اولاد اونہین بادشاہون
کی ہین کہ جنھون نے اپنی ضرب شمشیر سے شاہنشاہ پادشاہون کے تخت کو اولٹ دیا اور
ممالک ایران و توران و روم و مغرب و شام و مصر و عراق و عرب و عجم و ماژندران و
گیلان تا ٹھٹھ و سروان تا ٹھٹھ و آذربایجان و فارس و خراسان و دشت قبچاق و خوارزم و ختن و
کابلستان و باختر اور زمین ہندوستان کے پادشاہ ہوے تھے حق ہے کہ خداوند عالمیان
جب دولت و اقبال چھین لیتا ہے تب اپنی تمام نعمتین روحانی اور جسمانی سے محروم کھتا ہے
چونکہ قدیم الایام سے ختا مین کسی غیر ملک کے لوگ آنے نہین پاتے کہ سب جگہ کی قلعہ بندی اور
راستہ گھاٹ دریافت کرین اور ملک بھی اسقدر وسیع ہے کہ اگر فغفور کی فوج کی مانند کسی اور
پادشاہ کی فوج کثیر ہوتی تو البتہ بعد فتحیابی کے ہر جگہ کی رعیت دبائی جا سکتی اور قابو مین رکھی
جا سکتی اور چونکہ بحر محیط چہہ صوبون کی حفاظت اسطرح کرتا کہ کوئی بڑا جہاز کنارے کے قریب
بسبب کم ہونے پانی کے آنہین سکتا کہ فوج اور ملاترین سے اوسے اور پچہم کیطرف پر اسقدر
کوہستان بے پایان ہے کہ انسان کی کیا جرأت بلکہ حیوان کی کیا حقیقت کہ اوسکو طے کرسکے اسلیے
یہ دو طرف سے سرحد ختا کی حفاظت کے لیے اوس نگہبان حقیقی نے ایسا حصار پیدا کیا ہے

که اوس سے گذرنا دشوار ہے مگر ایک روس کا ملک که اوس طرف سے یورش ممکن ہے لیکن بسقدر
وسیع بیابان و ریگستان فیما بین ختا و مملکت روس کے واقع ہے که لشکر کشی اودہر سے کرنا اور
رسد و پانی پہنچانا قریب القیاس نہین الغرض انہین کئی جہتون سے غنیم کا اول تو ختا مین جانا
دشوار سوا اسکے اگر پہنچا بھی تو تاخت و تاراج کرکے اپنے ملک مین پھر جانا شاید سہل ہووے
لیکن تمام ملک پر قابض و قادر ہوکر جمکے بیٹھہ جانا اشکال سے بلکه محال سے ہے اس لیے
مملکت ختا کو دشمن کا خوف بہت کم ہے اور جب سے که تاتاریونکا دخل ہوا اور وے اصلی ختائیون
کے ساتھ مل گئے اور پشتین کی عداوت دور ہوکر مثل شیر و شکر کے اختلاط و ارتباط ہو گیا تب سے
اور بھی امن کی صورت پیدا ہوئی ورنه فغفور کی فوج ایسی جرار و قہار نہین که فرنگستان کے کسی
ایک پادشاہ کا پادشاہ کے لشکر کا مقابله کرے + اکثرون کے علاوہ سپاہی جتنے ہین شہریون
کے شمول مین گنے جاتے ہین اور حکم ہے که جب سرکاری کام مین متعین ہووین تب ہی اپنے
ساز و سامان و ہتھیار کے ساتھ باہر نکلین ورنه اور شہریون کیطرح بازارون مین پھرین + ان
پلٹنون کی وردی اکثر صوبون مین فرق ہے کہین نیلی کرتیون کے حاشیے سرخ اور کہین آبی
کرتیون کے حاشیے زرد + کہین ڈہیلی مہریون کے پایجامے اور کہین گھٹنے کے نیچے بنے پائتابے
اور کہین جامون کا دستور ہے تیرانداز نیلے جامے پہنتے ہین اور کمر مین پرتلے جسکی دہنی طرف
بخلاف اور ملکون کے تلوار پڑی رہتی ہے سر پہ موٹے چمڑے کے خود اور اوسپر سے لانبے
لانبے سرخ بالون کی چوٹی لٹکتی رہتی ہے اور طرفه تر یه ہے که کہین سپاہیون کے ہاتھون
مین ہتھیار کے ساتھ پنکھی بھی رہتی ہے اور حربے اونکے تیر و کمان و تلوار اور توڑے دار
بندوقین ہین توپین بہت ہین لیکن اونسے ایک گوله زد پر بغیر نیاز زمانے کے نہین پہنچتا اور ہوا
شلک چھوڑنے کے خونریزی سے وہ بیچاریان باز رہتین ہین حالانکه موجد باروت ختائی
ہین اور تحفگی باروت ختا کی ہر بلاد و اقلیم مین مشہور ہے چنانچه شورا کثرت سے وہان پیدا ہوتا ہے
یه خبر قدیم تاریخون سے ملتی ہے لیکن ختائیون نے ہمیشه توپ و تفنگ کیطرف کم توجہی کی ہے

اگرچہ آتشبازی نبانے مین ایسی ایسی ایجادین اور تحفگیان نکالی ہین کہ اس فن کے کمال کا خاتمہ
اونہین پر ہوچکا ✦ سوارون کی ماہواری تنخواہ سات روپیہ سے کچہ زیادہ ہے اور پیادون کی
پانچ پانچ روپیہ اور سرکار سے آدہی تنخواہ کا چاول اور باقی روپیہ ملتا ہے سوارون کو سرکار سے
گھوڑے اور اونکی خوراک و پوشاک ملتی ہے اور دونون قسم کی فوج کے اسباب و آلات جنگ
اور سال مین ایک جوڑا وردی کی پوشاک کا سرکار سے عنایت ہوتا ہے ✦ ✦ ✦ ✦ ✦

پانچوان باب

ختا کے صدر محکمون اور شاہنشاہی محتسبون کا بیان

دارالامارہ پیچین کے چہ صدر محکمون مین فغفور کا دیوان عام سب پر حکم رکہتا ہے اس دیوان جانی
مین پایہ تخت کے وزرا اور چہؤن صدر محکمون کے حکام اعلی جمع ہوکے باہم مصلحت اور شورہ
امور سنگین مین کرتے ہین اور فغفور اپنے خاصون سے ہمیشہ شورہ کرتا ہے ختا کے چہ صدر محکمہ
لوپو کہلاتے ہین اور پہلے محکمے کے حکام سے جلیل القدر عہدون کے سرداروں کی بحالی اور برطرفی
متعلق ہے اس محکمے کے حکام کسی ناظم یا سردار کی نیک اطواری یا بد اطواری کی کیفیت جس طور پر
فغفور کے حضور مین پیش کرتے ہین اوس شخص کے واسطے جزا سزا اوسی طور پر مقرر ہوتی ہے
اور اس محکمے کے تابع چار کچہریان ہین پہلی کچہری کے عملے اون فاضلون کی حیثیت و لیاقت
کا حال لکھتے ہین جو کہ درخواست سرکار کی نوکری کرنے کی رکھتے ہین دوسری کچہری کے عملے
اونہون سے نظام اور ماندرون کے اطوار و کردار کا احوال استفسار کرکے لکھتے ہین اور
تیسری کچہری سے سب ماندرینون کو اپنے اپنے عہدے کی مہرین ملتی ہین اور جب صوبجات
سے اونکے کاغذات پہنچتے ہین مہرون کا مقابلہ اوسی محکمے مین ہوتا ہے اور جب راست بے
کلم و کاست ٹھہرتے ہین صدر محکمے مین پیش کیے جاتے ہین اور چوتھی کچہری مین اون فاضلون کی
امتحان کی نتھیان رہتی ہین جو دستور مقرری کے موافق امتحانون سے فراغت کرکے
ہمیشہ بار انتظار ثانی کے ہوتے ہین غرض اون چار کچہریون کے کاغذات جمع ہوکر صدر محکمہ کو دی

مین جاتے ہین اور وہان کے حکام تجویز کرکے فغفور کے حضور مین اطلاع کرتے ہین + صدر محکمہ دوم
ہوپو کہلاتا ہے اور فغفور کے مداخل اور مخارج کا حساب کتاب اس محکمے کے ذمے رہتا ہے
اور سرداران جنگی اور دیوانی اور افواج وغیرہ کی تنخواہ یہین سے بٹتی ہے چونکہ انبار خانے وغیرہ یہین سے
متعلق ہین اس لحاظ سے جتنے لوگ کہ پیدا ہوتے یا کہ مرجاتے اور کس مقام پر کسقدر مقیم ہین یا سبکی
اسم نویسی کے کاغذ یہین داخل ہوتے ہین اور اس محکمے کے بھی تابع چار چھوٹی کچہریان ہین + تیسرا
صدر محکمہ لی پو یعنے فقہ اور تہذیب کا ہے آداب دین کے اور رسوم دنیا کی اسی محکمہ کے متعلق
ہین اور یہان کے حکام کو یہی خیال ہر وقت رکھنا ہوتا ہے کہ جو کچھ حکیم کنگ فوزی فیلسوف اعظم
نے مملکت ختا مین ہر امر کے قاعدے مقرر کیے ہین اون مین سر مو فرق نہونے پاوے ادنی رعیت
سے تا بہ فغفور سب کی نشست و برخاست اور جس رتبے کا جو شخص ہووے اوسکے ساتھ ہر کسیکو
اپنے مرتبے کے موافق جس اداب سے پیش آنا چاہیے سب کا دستور سکھلانا اونہین لوگون کا
کام ہے اور غیر ملکون سے جو سفیر اور ایلچی کہ فغفور کے حضور مین آتے ہین اونکی خاطر داری اور
رخصت کا سامان اسی محکمہ سے متعلق ہے اور چار چھوٹی کچہریان اسکے زیر حکم ہین + چوتہا صدر محکمہ
پیہپین کا ین پو کہلاتا ہے اور بالکل فوج کی سپاہ اور سردارون کی بحالی اور برطرفی اور کوچ و
مقام اور رسد اور سلاح خانہ وغیرہ سب اس محکمے کے تابع ہین لیکن افواج کی تنخواہ دوسرے
محکمے ہوپو سے متعلق ہے اور چار کچہریان اس محکمے کے بھی تابع ہین پانچوان صدر محکمہ ہین پو کا
صدر نظامت اور دیوانی عدالت ہے اور جہان تک چوری و سرزوری و داد و ستد کے
مقدمات در پیش ہوتے ہین اسی جا پر فیصلہ پاتے ہین اور مثل دوسرے محکمون کے چار
کچہریان اسکے بھی زیر حکم ہین + چھٹوان صدر محکمہ کا پنو کا معمار خانہ سے متعلق ہے اور فغفور
کے دولتخانے محل سرائین اور کل عمارات شاہی کی تعمیر و ترمیم اسی محکمہ کے تفویض ہے سوا
اسکے سرکار کے جہاز جنگی اور تجارتی کی ساخت اور مرمت اور اونکے ملاحون و ناخدایون کی
بحالی برطرفی اور شاہراہون کی حفاظت اور خبرداری اور پلون کی بندش اور تیاری اور جھیلون

تالابون کی پشتہ بندی سب اس محکمے کے ذمے ہے اور چار کچہریان اسکے بھی تابع ہین *
جتنے محکمے چھوٹے بڑے مملکت ختا مین ہین سب حکام اور عملے نصف تاتاری اور نصف
ختائی ہوتے ہین اور یہ بھی ایک بڑی وجہ ہے کہ فساد کو کوئی جگہ سر اوٹھانے کی وہان نہین ملتی اور
دوسری وجہ اس سے بھی زیادہ تر قابل تعریف کے ہے کیونکہ اوس سبب سے فغفور کے ساتھ بدطینتی
کرنی ہرگز ممکن نہین اور وہ وجہ یہ ہے کہ کسی بڑے کام کا برآمد ہونا صرف کسی ایک محکمے سے
غیر ممکن فی المثل اشخاص فوج کی بحالی و برطرفی صدر محکمہ و ان کے چوتھے محکمہ پین پو سے متعلق ہے
لیکن تنخواہ کی دادنی محکمہ ہو پو کے ذمے ہے اور خیمے و کشتیان و باربرداری کی گاڑیان اور
بہت سی دوسری چیزین کہ جنکے بغیر فوج کثیر کو اپنی جگہ سے جنبش کرنی غیر ممکن ہے بالکل
چھٹوین محکمے سے متعلق ہین * سوا اس دوراندیشی کے شہنشاہ کے محتسبونکا کیسا بڑا محکمہ ہے
کہ خود فغفور کی نیک اور بد حرکتون کو ٹوک دینے کا اختیار رکھتا ہے اور اس محکمے کے متعلقین سے
ایک ایک شخص ہر صدر محکمے کے حکام کے اجلاس و فرمان روائی کے وقت حاضر رہتا ہے
اور چھپکے بیٹھا ہوا اسکی سنتا اور دیکھتا رہتا ہے اور جہان کوئی ادنی سی حرکت خلاف داب و دستور
قدیم کے نظر سے اوسکے گذری اور اوس شخص نے اوسکی نالش فغفور کے حضور مین پیش کی بعد
تحقیق و تدارک کما حقہ کے مجرم کی موقوفی کا حکم حضور سے نکلتا ہے اور بڑی مشکل سے
دوبارہ اوسکو خدمت سرکاری ملتی ہے الغرض جس جا پر اسقدر بند و بست ہے وہان کیا مجال
کہ فتنہ دم مارے * محکمہ سنگ جین فو کا ان چھون سے علیحدہ گنا جاتا ہے اسلیے اوسکی حکومت
امورات سلطنت پر جاری نہین اور چونکہ شاہزادے او فغفور کے دوسرے اقربا اور تاتار
کے امرا ان سب کے مقدمات اسی محکمہ سے متعلق ہین اسلیے اس محکمے کے حکام سب فغفور کے
قرابت دار ہوتے ہین اور اس محکمے کے دفتر مین فغفور کے ہر اقربا کی پیدایش کا سال و ماہ
رات و دن ساعت و گھڑی لکھی جاتی ہے اور اون لوگون مین سے جسکے حال پر فغفور کی عنایت
یا غضب نازل ہوتا اوسکی کیفیت دفترون مین مندرج ہوتی ہے * ایک اور محکمہ ہے لی پن ین

یعنے تاریخ دانون اور تاریخ نویسون کا ہے اور یہ لوگ سلطنت کے وقایع نگار ہین اور شاہزادون
کی تعلیم و تربیت انہین سے متعلق ہوتی ہے اور یہ کیا اچھا دستور ہے اور کتنی بڑی عقل کی
دلیل ہے کہ تاریخ دانون کو بادشاہزادون کی تربیت سپرد ہوتی ہے کیونکہ ہر وقت اونکے کانون
مین صدا پڑی رہتی ہے کہ فلانے بادشاہ نے یون بدی کی اور اوسکی سزا یون ہوئی یا اوسکی سلطنت
چھین کے اور کسی دوسرے کو ملی یا بلوا ہوا اور اوسکی جان گئی اور فلانے شہنشاہ و سردار نے جو
اوس طرح پر نیکی کی اور رعیت کو راحت پہنچائی تو اوسکا فائدہ یہ ہوا کہ رعایا نے دعا دی اوسکی
عمر بڑہی خانوادے کو پایداری اور نام و نشان کی گویا ایسی یادگاری ہوئی کہ ہر بشر کی زبان پر
اوسکی نیکو کاری کی تاریخ مثل وظیفے کے جاری رہی چونکہ اس محکمے مین بڑے علما و فضلا کے
سوا دوسرے کو دخل نہین ہے اسلیے قبل عہدہ پانے کے امتحان کے وقت استفسار مسائل
مالاینحل کا کیا جاتا ہے اور جواب اوسکا سواے فاضلان متبحر کے دوسرے کسی کم سواد سے
نہین ہو سکتا ہمیشہ یونہین دستور رواج پاتا چلا آیا ہے اس درجے کے فاضلون سے صدر محکمہ
کے حکام اعلی اور صوبجات کے ناظم اور فغفور کے وزیر اور مشیر مقرر ہوتے ہین ✣ ✣

چھٹوان باب

صوبون اور شہرون کی تھانہ داری کا احوال

مملکت ختا مین تھانہ کا بہت بڑا انتظام ہے اور ہر صوبے مین ایک محکمہ علحدہ ہے کہ اوسکے
ذمے شہراہون کی نگہبانی اور مسافرون کے اسباب کی حفاظت و پاسبانی ہے اس ملک
مین سڑکین و شہراہین بہت چوڑی اور اکثر جگہون مین پختہ ہین اور دونون پہلو پر بڑے بڑے
عظیم الشان درختون کی قطار لگائے ہین اور جا بجا نفیس نفیس سرائین بنائی ہوئی ہین اور فغفور
کے حکم سے تین یا چار کوس پر بستیان کھانے پینے اور بار برداری کے سامان سے مہیا بسائی
گئی ہین اور تھوڑی دور پر سنگ یا اینٹ کی برجیان بطور منارون کے سر راہ بنی ہوئی ہین
جسپر سرکاری پہرے ہمیشہ متعین رہتے ہین تاکہ سوداگرون اور مسافرون اور سرکاری ہرکارون

اور ڈاک والون کی حفاظت ہووے اور جب ملک مین کچھ خرخشہ پیدا ہوتا ہے تب دن کو
وے نشان اڑاتے اور راتون کو مشعل جلاتے ہین سبب اوسکا یہ ہے کہ ایک جگہ کی خبر دوسری
جگہ فوراً پہنچ جاتی ہے اور اوسیوقت قلعون سے مدد آتی ہے * دریا اور تری کا سفر جو کرتے ہین
وے گھاٹ گھاٹ کے ماجی کو بلا کر اپنی چیزین گنکر باربرداری کی اجرت کی چکھتی کر کے اوس کے
حوالے کر دیتے ہین تب وہ شخص کشتیون پر اسباب چڑہا کے منزل مقصود تک پہنچا دیتا ہے اور
وہان پر جب ایک ایک چیز گنکر مالک سمجھ لیتا ہے تب اوسکو کرایا دیتا ہے بہت سی باتین جو اوس
ملک مین خلق اللہ کے آرام کے لیے مقرر ہین اونمین سے ایک یہ ہے کہ بجز ارباب تجارت کے
مسافر کی کشتی سے محصول نہین لیا جاتا * تواریخ کی رو سے معلوم ہوتا ہے کہ قریب اڑہائی ہزار
برس کے ہوے کہ ختا مین سب ملکون سے پیشتر ڈاک کی بنا ہوئی لیکن عیب یہی ہے کہ جسطرح
فرنگستان اور ہندوستان مین جو شخص جس ملک کو خط روانہ کیا چاہے تو پہنچ سکتا ہے
اوسطرح یہان نہین اور سوا سرکاری ڈاک والون کے دوسرے اوس ملک مین نہین ہین اور
نظام اور مانڈرینون کے مہری خط کے سوا دوسرونکے خط جانے نہین پاتے مگر بڑے شہرون
کے جو ایسے ارباب تجارت کا اونکی بزرگی اور نمک حلالی کا اعتبار حکام پرگنہ پر ظاہر ہوا اونکے خط
فراغت سے معرفت ڈاک سرکاری کے دوسری جگہ پہنچائے جاتے ہین * دفتر اول مین دارالخلافہ
پیچین کی کوتوالی کا حال بیان ہوا ہے کہ تھوڑی رات گذرنیکے بعد دروازے شہر کے بند
ہو جاتے ہین بلکہ ہر گلی کے جو پھاٹک ہین وہ لگائے جاتے ہین اور بجز طبیب کے دوسرے کی آمد
و رفت شام سے موقوف ہو جاتی ہے الغرض یہی حال مملکت ختا کے ہر شہر بلکہ ہر بستی مین ہے
کیونکہ بقول ختائی حکما کے دن واسطے محنت کے اور رات واسطے راحت کے ہے * اوس ملک مین ادنی سے اعلی تک
تمام روپیہ پیدا کرنے کے دہندے مین مشغول رہتے اور رات کو آرام سے سوتے ہین اور چمگادڑون اور گیدڑون کیطرح اونکو
شب پروازی اور شب گردی سے کچھ کام نہین نکو بہی تراہون اور چوراہون اور سڑکون
اور گلیون کی معتدون پر چوکیداری پاسبانی کرتے رہتے ہین اور اگر کسی اجنبی پر اونکی نگاہ پہنچی

تو فوراً اوسکو روک کر تفتیش احوال کرتے ہین اگر جواب معقول نپاتے تو کوتوال کے پاس لیجاتے ہین اور اہل سیف باوجودیکہ سرکاری نوکر ہین لیکن مسلح جانے نہین پاتے مگر اوس وقت کہ ملک زمین کے جلو مین یا اپنے پہرے مین قائم و مستعد ہون ہتیار باندہ سکتے ہین اور ہر جگہ دوسرا ایک دستور یہ ہے کہ بیسوائین شہر کی چار دیواری کے اندر رہنے نہین پاتین اور اونکا ایک محلہ جدا بستا ہے اگر وہان چوری چکاری خون خرابہ ٹھکا فضیحتی کچہ ہوتی ہے تو چکلے وارنیان جواب دیتی ہین کاش یہ رسم کہ کنچنیان شہر کے باہر ساکن ہون ہر ملک مین ہوتی تو رسم معصیت کم ہوجاتی کسواسطے آدمی کا شیطان آدمی ہے بدی کے ملاحظے سے انسان کی طبیعت بدی کیطرف مائل ہوتی ہے

ساتوان باب

ختا کے قانون دیوانی کے بیان مین

موافق قوانین ختائی کے ادنی رعیت سے فغفور تک کوئی شخص ایک جورو کے سوا دوسری کی شادی نہین کرسکتا لیکن حرمین جتنی چاہے گھر مین ڈال سکتا ہے اور اسمقدمہ کا دستور یہ ہے کہ لڑکی کے باپ مان کو اونکی رضامندی کے ساتہ ایک مبلغ خواہ کثیر خواہ قلیل دیوے اور ایک نوشتہ لکھے کہ کسو طرحکی ایذا روحانی یا جسمانی اوس لڑکی کو نہین پہنچاویگا بعد اوسکے اپنے گھر مین اوس نیک بخت کو لاوے اور زیادہ رسومات کی حاجت نہین ہوتی اور اوس حرم پر لازم ہوتا ہے کہ ہر امر و نہی مین بیاہتا بی بی کی تابعداری کرے اور اپنے لڑکون کو بی بی کے لڑکون سے جدا نہ سمجھے اور اوسکے لڑکون پر واجب ہے کہ اپنے باپ کی بیاہتا بی بی کو اپنی مان سے بزرگ جانین اور اوسکے انتقال مین موافق دستور کے تین برس تک ماتم کرین + رنڈاپے مین مرد و زن کو اختیار دوسری شادی کرنیکا ہے اور اس حال مین اگر مرد چاہے کہ دوسری شادی نکرے اور حرمون مین سے کسیکو اپنے نکاح مین لاوے تو اختیار ہے جب بیوہ کے لڑکے ہون تو اوسکو دوسرا شوہر کرنے نکرنے مین اختیار کلی حاصل ہے اور جو بے اولاد ہے اوسکے پہلے شوہر کے عزیزون کو اختیار رہتا ہے کہ اپنا ایت مین جس سے چاہین دوبارہ

بیاہ کر دیوین ✤ شوہر اپنی منکوحہ کو سہل سے قصور مین طلاق دے سکتا ہے غرض موافق قانون
قدیم کے عورتین ان سات قصور سے واجب الطلاق ہین اوّلاً اگر عورت ضدی اور اپنے خاوند کے
خلاف مرضی کرنیکی عادی ہووے ثانیاً اگر بانجھ ہووے ثالثاً اگر زنا مین پکڑی جاوے رابعاً اگر مزاج جہل و شک
اس قدر ہووے کہ گھر مین سے یا اوسکے سبب شوہر سے لڑا کرے اور اون پر ظلم پہنچاوے
خامساً اگر مرض لاعلاج مثل جذام یا مرگی مین مبتلا ہووے سادساً اگر زبان دراز اور منہ زور ہووے
اور بنگالے کی رنڈیون کی طرح شوہر کا دم ناک مین لاوے یا لتری ہووے یا خصم کے راز کو
فاش کرے یا دو گھر مین قضیہ ڈالے سابعاً اگر چوٹی ہووے اور خصم کا مال مار کے باپ مان
کا گھر بھرے یا اور طرح سے خیانت کرے اور اوسکی معاش کو بیجا صرف کرے تو ان کئی وجہون
مین سے ایک وجہ کے واسطے طلاق جائز ہے لیکن اس مین بھی تین شرطین داخل ہین اونمین سے
ایک بھی طلاق کے مانع ہو سکتی ہے پہلی یہ کہ اگر عورت کے باپ مان و بڑے بہائی سب جاتے رہے
ہون اوس حال مین چونکہ گھر اوس بدبخت کا برباد ہوا ہے اور اوسکے سر پر اپنا کوئی بڑا بوڑہا
باقی نہین رہا اس سبب سے اوسکے حق مین طلاق دینا ناجائز ہے اِلّا ازانیکہ اوسکو لونڈی بنا کر رکھنا یا
دوسرے کے ہاتہ بیچ ڈالنا ممکن ہے دوسرا مانع طلاق کا یہ ہے کہ عورت خصم کے باپ مان کی
فوت کے غم سے تین برس تک لباس ماتمی کو اختیار اور عیش و خرمی سے کنارہ کیئے رہے
اور اوس حال مین شوہر کے ساتہ یگانگی ایک جان و دو قالب کی پیدا کرے اور تیسرا مانع طلاق
کا یہ ہے کہ وقت پریشانی اور مفلسی کے ہر امر مین معین شوہر کی رہے اور انواع خدمتگذاری
و جان نثاری و رضا جوئی مین اصناف احسان شوہر پر ثابت کیے ہون کہ جسکا عوض نہین
ہو سکتا تب بجز زنا کے دوسرے کسی قصور کے لیے طلاق جائز نہین ✤ اگر کسی کی بیاہتا بی بی
اپنے خاوند کے گھر سے فرار کرے اور پکڑی آوے تو بعد اطلاع حکام شہر کے شوہر کو اختیار ہے
کہ طلاق دیوے یا اور کسی کے ہاتہ بیچ ڈالے اور خود دوسری شادی کرے اگر کسو مرد کے ساتہ
نکل جاوے تو واجب القتل ٹھہرتی ہے اور اگر کسی عورت کا شوہر پردیس مین جاوے اور تین برس تک

اوسکی خبر مطلقاً نہ پہنچے اوسوقت حکام شہر کو اس بات کی اطلاع کرنی اوس عورت پر واجب ہے بعد
اون سے اجازت حاصل کرکے دوسرے کے ساتہ شادی کرسکتی ہے لیکن اگر اطلاع نکرے اور دوسرے
کے ساتہ کیسطرح سے پہنس جاوے تو شوہر کے مستغیث ہونے سے قتل کی جاتی ہے ٭ اگر کوئی
حاکمان شہر یا عملۂ معتبرین سے اوس صوبے کے کہ جسکے ذمے سرکاری علاقہ کچہ تفویض ہووے
کسیکی بیٹی کے ساتہ بے اطلاع سرکار کے عقد کرے نکاح اوسکا رد و باطل متصور ہوتا ہے اور اوس
کے علاوہ مجرمانہ پانو کے تلوون پر بہراٹے کی مار ایسی پڑتی ہے کہ چہ مہینے چلنے پہرنے سے معذور
رہتا ہے اور اس قانون کی نگہداشت صرف اسی دوراندیشی سے ہے کہ کوئی ناظم یا صاحب
حکومت شادی کا رشتہ کسی امیر سے محکم کرکے سلطنت مین فساد نہ اوٹہاوے ٭ دو بہائی
دو بہنون کو شادی نہین کرسکتے اور اگر ایک مرد کا بیٹا یا بیٹی بی بی سے ہو اور اوسکی ماں کے
انتقال کے بعد باپ کسی ایسی رانڈ سے نکاح کرے کہ جسکے پہلے خاوند کیطرف سے بیٹا یا بیٹی ہو
تو دونون کے پہلی شادی کے لڑکون مین نکاح ناجائز ہے ٭ چونکہ مملکت ختا مین وہ قدیم دستور
باقی ہے کہ ہر خاندان مین جو بزرگ ہو اوسکے تابع سب رہین اسیلیے قانون ہے کہ ہر گھر کی نیکی
بدی کا جوابدہ رئیس خاندان ہوتا ہے اور باپ کا اتنا بڑا اختیار اپنے فرزندون پر ہے کہ بجز بیسوا
اور نٹ اور نقال اور اسیطور کے پیشہ والون کے جسکے ہاتہ چاہے اونہین اگر بیچ ڈالے تو بیچ
سکتا ہے اور کوئی مانع نہین ہوسکتا لیکن ماں اپنے بیٹون پر یہ ستم نہین کرسکتی کیونکہ ختائیون
کے حساب مین مستورات کی عقل کی کچہ گنتی نہین ہے ٭ ختا مین بے اولاد شخص کم بخت کہلاتا ہے
اور متبنی کرنیکی دو صورتین ہین اول یہ کہ کسی غیر کے لڑکے کو مول لیکر اپنا نام اوسکو دینا اور تمام
مال و متاع اوسکو سونپنا جائز ہے اور دوسری یہ کہ مثلاً تین حقیقی بہائی ہین اور اونمین سے
ایک کے تین بیٹے ہین اور دوسرے دونون بے اولاد ہووین تب جنکے لڑکے نہین ہین وے
بڑے بہتیجے کے سوا اور دوسرے دونون بہتیجون کو متبنی کرسکتے ہین کیونکہ جسطرح سے قوم ہنود
مین بڑا بیٹا اپنے باپ کی لاش جلاتا ہے اور کریا کرم کرتا ہے اوسیطرح ختائیون مین بہی

بڑا بیٹا باپ کے دفن کا اہتمام کرتا ہے اور تین برس تک ماتم کے رسومات بجالاتا ہے * باپ کے مال
ومتاع کا وارث بیٹا ہوتا ہے لیکن اگر سرکاری عہدہ باپ کے ذمے قبل مرگ کے تھا اوسکا مستحق
بیٹا نہین کیونکہ ختا مین علم و فضل کی قدر ہے اور جسکی جو بات اوسیکی ساتھ ہوتی ہے اس دستور کو اہل
کمال تعریف کرتے اور بے ہنر بد جانتے ہین لیکن درصل حکمانے عقل اور دور اندیشی کو اس قانون مین
جگہ دی اور جہان دوسرے اسباب مملکت ختا کی بقا کے ہین وہان اس دستور کو بھی سب سے بزرگ سمجھا
چاہیے * ختا مین بلوغ کا کوئی سن مقرر نہین کیونکہ باپ کے جیتے جی سب لڑکے اگر سو برس کے
بوڑھے ہووین تو نابالغ سمجھے جاتے ہین اور باپ اپنے وصیت نامہ مین جسکے حق مین جو لکھہ جاوے
وہی ظہور مین آوے * لیکن بے وصیت کیے اگر مرے تو سب بھائیون کو برابر حصہ ملتا ہے لونڈی
غلام کی خرید و فروخت ختا مین جائز ہے لیکن صرف زر خریدہ پر خریدار کا اختیار ختم ہے اور اگر
کوئی شخص اپنے غلام کی جورو بیٹی پر ہاتھہ ڈالے واجب القتل متصور ہوتا ہے اور سب سے زیادہ
انصاف کا یہ قانون ہے کہ بونے اور کاٹنے کے موسم مین کسان کو کسیطرح کے قرض کی بابت
کوئی گرفتار نہین کرسکتا اور ایسے ایام مین اگرچہ قاتل فغفور کا بھی فرمان آوے نوٹل جاوے *
سوا ان قوانین دیوانی کے جو راقم نے مختصر عرض کیے سولہ اور قانون ہین جو بطور نصائح کے
جاری ہین اور چونکہ یہ قوانین استحکام و پایداری مملکت کے لیے بمنزلہ بیخ و بنیاد کے ہین لہذا حکام
شہر پر حکم ہے کہ پندرہوین روز بر سر بازار خلائق کو جمع کرین اور ان سولہ نصیحتون کو سنا دیوین
اور سب حقیقت کی شرح کرین اور انکے عدول کرنے اور نہ ماننے کے مفاسد اور بجالانے کے
فوائد بیان کرین تاکہ عوام الناس ترک رذائل و کسب فضائل کرین اور ان قوانین کی پیشانی
یہ ہے کہ ہر شخص کو اپنے باپ مان اور بڑے بھائی یا جو بزرگ خاندان ہووے اوسکی تابعداری
سر امر و نہی مین اسطرح پر بجالانا چاہیے کہ اونکی مرضی سے اپنی نشست و برخاست متعلق ہووے
اور جسطرح سے انسان کے بدن مین روح کے ارادہ سے جسم کے حرکات و سکنات ہین اوسطرح پر
ہر شخص کو لازم ہے کہ بزرگون کی مرضی کو گویا اپنے تن کی جان سمجھے اور بے رضا بزرگون کے

دوسری طرف جنبش نکرے کیونکہ بزرگون کے حکم کو خدا کی مرضی قیاس کرنا چاہیے اور چونکہ خدا کا بیٹا فغفور ہے اور تمام لوگ فغفور کے لڑکے ہین اور خدا کا حکم فغفور مانتا ہے اس سبب سے فغفور کا حکم سب رعیت مانتی ہے اس لحاظ سے ہر بزرگ کی مرضی کے موافق کام کرنا عین خداوند تعالی کی خدا کو بچشم بجالانا ہے اور جو شخص اس امر کا منقاد و مطیع ہوا دنیا و عقبی مین سرخ روئی حاصل کی کیونکہ جو اپنے بزرگون کی مرضی پر چلا وہ خطا و قصور سے بچا اور خدا کا پیارا ہوا اور جس نے بغاوت کی اوس سے خطا سرزد ہوئی اوسکے عوض یہان جو سزا ملی سو ملی اور عاقبت بھی بُری ہوئی اور اوسکی شان پر آیہ خسر الدنیا والآخرة صادق آیا ✤ دوسرا قانون یہ ہے کہ اپنے بزرگ جو جہان فانی سے گذر گئے ہین اونکی یاد ساتہ تکریم و تعظیم کے رکھنے اور اونکی قبرون کی رسومات بجالانے سے نشان سعادتمندی کا ہے اور جسکو اِن باتونکا خیال رہیگا وہ بزرگون کی نصیحتون کو مانیگا اور خطا نہین کریگا ✤ تیسرا قانون یہ کہ لڑنا یا جھگڑنا اور دوسرے کے قضیہ کو مٹانہ دینا بُرا ہے ✤ چوتھا قانون یہ کہ کسان اور ریشمی اور سوتی کپڑے کے بننے والون کی زیادہ قدر کیا چاہیے کیونکہ غذا و پوشاک جو سب سے مقدم ہین انہین دو فرقون سے ملتی ہین ✤ پانچوان قانون یہ کہ پرہیزگاری اور کفایت شعاری ہر شخص کو لازم ہے کیونکہ ایک سے سلامتی جان کی اور دوسرے سے حفاظت مال کی متعلق ہے ✤ چھٹوان قانون یہ کہ مدارس اور تعلیم گاہون کی ترقی کی تدبیر کرنی ہر شخص کو لازم ہے کیونکہ اگر لڑکے بے تربیت رہے تو برباد ہووے ✤ ساتوان قانون یہ کہ ہر شخص اپنے بزرگونکے پیشہ کو اختیار کرے کیونکہ ایک آدمی سے ایکہی کام خوب ہوتا ہے اور ایکہی فن کی تکمیل مین مدت العمر چاہیے ✤ آٹھوان قانون یہ کہ جو شخص طرز جدید و مذہب نو خلاف دستور بزرگونکے جاری کرے اوسکو فوراً نیست و نابود کرنا چاہیے کیونکہ اوسنے بزرگون کی عقل کو ہیچ جانا اور اونکی وضع و دستور پر چلنے کو ننگ و عار سمجھا اور کیا اونہین یہ بات نہین سوجھی تھی جو اوسکی عقل کی محتاجی رہی تھی پس ایسا شخص نے خطا کی اور خاطیون مین نامزد ہوا ✤ نوان قانون یہ کہ چونکہ سزا کے خوف سے عوام بدی نہین کرتے اسلیے خواص کو لازم کہ ہمیشہ اون لوگونکے روبرو فغفور کے غضب اور قہر کا ذکر کرین

تاکہ وہ سب گناہون سے باز رہین ✤ دسوان قانون یہ کہ ہر شخص کو ظاہر و باطن کی تہذیب حاصل
کرنی چاہیے کیونکہ ایک سے دنیا کی بھلائی اور دوسرے سے عقبےٰ کی رہائی حاصل ہوتی ہے ✤
گیارہوان قانون یہ کہ ہر شخص کو اپنے فرزندون اور چھوٹے بھائیون کو اچھی طرح سے تربیت کرنا چاہیے
کیونکہ اگر اونکی تعلیم مین کمی ہوگی تو وہ اپنے بزرگون کے ساتھ بُری طرح پیش آوینگے ✤ بارہوان قانون
یہ کہ کسی پر بہتان نہین کیا چاہیے کیونکہ بہتان کا شیطان کا ہے ✤ تیرہوان قانون یہ کہ اپنے
گھر مین کسی مجرم بدنہاد شہر بدر کیے ہوے کو لانا یا کسی طرح سے اوسکے ساتھ کچھ سلوک کرنا نیکون کے
ساتھ بُرا کرنا ہے بقول سعدی **بیت** نکوئی با بدان کردن چنان ست ✤ کہ بد کردن بجاے
نیک مردان ✤ چودہوان قانون یہ کہ جسکا جو خزانہ مقرر ہے اوسکو حسب المعمول ادا کرنا چاہیے
کیونکہ فغفور قبلہ گاہ رعایا کا ہے اور چونکہ اوسکا خرچ رعیت کی ادا ے خزانہ پر موقوف ہے لہذا اس
امر مین غفلت کرنی گویا اپنے والد کو ایذا دینی ہے ✤ پندرہوان قانون یہ کہ ہر شخص کو حاکمان
شہر کی مدد کرنی چاہیے تاکہ چور اوچکے اوٹھائی گیرے جیب کترے گرہ کٹے اور ہر طرح کے بدمعاش
اپنے پیشہ کو نکرنے پاوین اور جو فعل بد کرین اوسکو گرفتار کرا دیوے کیونکہ ایسے امر مین حاکم کو مدد
دینی اپنی بھلائی کرنی اور اون مردم آزارون کے ظلم سے سب کو بچانا اور اپنی جان و مال کو محفوظ
رکھنا ہے ✤ سولھوان قانون یہ کہ جو شخص لگام سرکش گھوڑے کے حوالے کرتا ہے مارا پڑتا ہے
اوسی طرح سے مغلوب غیظ کا ہونا اور توسن طبیعت خود کام کی لگام ہاتھ سے چھوڑ دینی نامناسب ہے
الغرض اسی طور پر تمام مملکت ختا مین قوانین دیوانی امور مین جاری ہین لیکن راقم نے اپنی عقل کے موافق سبکی
وجہ تسمیہ بیان کیا ہے فقط ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤

آٹھوان باب

فوجداری تقصیرون کی شرح اور اونکی سزا دینے کا بیان

ملک ختا مین جب کوئی شخص ارادہ فریاد کا کرتا ہے اپنے شہر کی فوجداری کچہری کے دروازہ
پر جا کر جو نقارہ باہر رکھا رہتا ہے اوسپر چوب مارتا ہے فوراً مانڈرین کے پیادے نکل آتے ہین

اور حال دریافت کرکے اسامی و فریادی کو مع گواہان طرفین کے حاکم کے اگے لیجاتے ہین اور
اوسیوقت خواہ رات خواہ دن ہو تجویز شروع ہوتی ہے اسلیے مین مملکت مین حکم ہے کہ جو داد خواہی
کے لیے آوے اوسکی دادرسی اور انصاف کرنے مین دیر نہووے کیونکہ مظلوم کی فریاد سننے
اور داد دینے مین جسقدر دیر ہووے گی اوسیقدر اوسکو زیادہ ایذا پہونچے گی اور مارے ہوے کو
مارنا اور ستم رسیدہ کو اذیت پونچانا خاتمہ مردم آزاری کا ہے ۔ صرف دادبخشی اور انصاف
گستری کے لیے ہر صدر محکمہ کے خصوصاً فغفور کے دولت خانہ کے دروازہ پر نقارہ رکھا رہتا ہے
کہ جس گھڑی فریادی آتا ہے بلا تامل نقارہ پر چوب دیتا ہے اکثر اوقات یون ہوتا ہے کہ فریادی
کے چوب مارنے سے خود بدولت آپ ہی داد دینے کو نکل آتے ہین اور جس محکمہ کے قابل مقدمہ
کو سمجھتے وہین بھیج دیتے ہین اور ہمیشہ سے یہ چلا آیا ہے چنانچہ قدیم الایام مین کسی فغفور نے
اپنے دولتخانہ کی صدر ڈیوڑہی دروازے پر کیواڑ نہ لگوائے وزیرون نے سبب پوچھا فرمایا
کہ میرے گھر اور میرے دل کو کشادگی چاہیے تاکہ میری رعیت کو مجھ تک پہنچنے اور میرے دادرس
ہونے مین تامل نہووے القصہ جس وقت فریادی حاکم کے حضور آتا ہے زمین پر دوزانون بیٹھتا ہے
اوسوقت اوسکی سب سرگذشت سنکے اور بالکل حقیقت سمجھنے کے بعد حکم مناسب صادر ہوتا ہے
لیکن قبل سیاست کرنے کے اسامی سے پوچھا جاتا ہے کہ تمہاری تقصیر کے موافق سزا ملی
اور تمہارا انصاف ہوا یا نہین اگر اوسنے جواب دیا کہ مین نے جیسا کیا ویسا پایا تو اوسیوقت
حاکم اپنے سامنے اقرار لکھوا کے گواہون کو بلوا کے سب ماجرا سنوا کے سزا دلواتا ہے اور
اگر مجرم نے اوس انصاف کو نہ مانا اور اپنے کو باوجود ثبوت گناہ کے بیگناہ ٹھہرایا تو اوسوقت
مقدمہ کی تنقیح حکام اعلیٰ کو سپرد کیجاتی ہے اور اسامی یا فریادی کو اختیار ہے کہ فغفور تک اپنے
معاملہ کو پہنچاوین غرض اسقدر تردد صرف بڑے امورون مین کیا جاتا ہے جسکی سزا قتل یا تشہیر
یا جلاے وطن تجویز ہو لیکن چھوٹے چھوٹے مقدمات کہ جس مین صرف زدوکوب مناسب ہے
تو اوس مین ماندرین فوراً سزا دلوا سکتا ہے خصتا مین زدوکوب کی سزا یون دیجاتی ہے کہ ہر حاکم کے

روبرو بانس کے پھرانے رکھے رہتے ہین اور ہر ایک مین عدد دس و بیس وغیرہ تا سو لکھے رہتے ہین اور حاکم طرفین کی سنکر جس پھراٹے کیطرف اشارہ کرتا اوسکو پیادے اوٹھا لیتے مجرم کو زمین پر لٹا کے تلوے پر مارتے ہین اور دس ضرب سے پچاس تک چھوٹے قصورون کی سزا اور پچاس سے سو تک جرم سنگین کے لیے مقرر ہین اور ایک قاعدہ ختا مین ایسا مروج ہے کہ اگر اور ملکون مین رواج پاوے تو کسی پر کوئی تہمت نکر سکے اور وہ یہ ہے کہ جب نالش مین افترا ثابت ہوا تو حاکم کو اختیار ہے کہ مفتری وہی سزا پاوے جو مجرم کو ملتی اگر قصور ثابت ہوتا اس سبب سے ختا مین افترا و بہتان بہت تھوڑا ہے۔ تلوون پر مارنے کی سزا ختا مین بہت مروج ہے اور اوسکی مار جسپر پڑتی ہے اگرچہ ایذا اوسے بہت سی ہوتی ہے اور چندے چلنے پھرنے اوٹھنے بیٹھنے سے معذور رہتا ہے لیکن اوسکی عزت مین فرق نہین آتا اور چونکہ فغفور اپنے وزیرون کو اکثر اسیطرح تنبیہ کرتے ہین اس لحاظ سے ختائی اوس سزا کو سیاست پدری سمجھتے ہین۔ ایک قسم کی سزا گناہ کبیرہ کیواسطے یہ ہے کہ ایک تختہ مربع چار ٹکڑون کا ہوتا ہے اور اوسکے بیچ مین ایک سوراخ آدمی کے سر کے جانیکے موافق اور دو چھید بازو کے لیے دو کونون پر بنائے جاتے ہین مجرم کی گردن اور دونون بازوؤن مین ڈالکے کسی صدر جگہ مین جیسا سر بازار یا چوراہا یا تھانہ یا شہر کے صدر دروازے پر اوسے کھڑا کر دیتے ہین اور ایک پرچہ کاغذ پر اوسکا جرم لکھکر تختے مین لگا دیتے ہین اور تا ادائے میعاد شب و روز اوس تختے کو نہین کھولتے اسیطرح وہ نابکار بازار بازار گلے مین لعنت کا ہار تشنہ و گرسنہ سر و پا برہنہ تلوے پارہ پارہ مارا پڑا پھرتا ہے اور اگر کسی نے کھانے پینے کو دیا تو کھا پی لیا ورنہ اپنے ہاتھون سے معذور ہونے سے مجبور سب طرح سے لاچار و خوار روزا دو دو ہفتے اور کبھی چھہ اور اٹھہ اور کبھی دس اور بارہ ہفتے یونہین رہتا ہے سوا اسکے جیسا جرم ویساہی وزن اوس لکڑی مین ہوتا ہے غرض پانچ پنسیری سے کم اور دس پنسیری سے زیادہ نہین ہوتا لیکن بہت سے قیدی اس سزا کی میعاد سنگین مین ہلاک ہوجاتے ہین غرض بچنے اور میعاد تمام ہونیکے بعد حاکم شہر کے روبرو لیجاتے ہین اور اوس لکڑی کو گلے سے اوسکے اوتار کر بانس کی بیس ضربین مارتے ہین

اور ایک داستان طویل نصیحت اور ملامت کی سناکر اوس عذاب سے رہائی دیتے ہین اور اگر پھر کبھی
اوسیطرحکے جرم مین گرفتار ہووے تو میعاد زائد ہوتی ہے اور دس منسپری کی لکڑی لگے ہین او سے
ڈال دیجاتی ہے اوسوقت اوسکی پوری سکتے کی موت ہوتی ہے اور اگر ایسا سگ جان ہو کہ سب
بلاکو جھیل اورمصیبت جھیل کر جیا تو پیشانی اور دونون گالون پر گرم لوہے سے داغ دیتے ہین
اور گناہ کبیرہ کے لیے جلاے وطن کی سزا مقرر ہے اور جو مجرم اس قابل ہوتا ہے تو اوسکو
ملک تاتار کے کسی اجڑے دیار مین بھیجدیتے ہین اور اوسکو اختیار رہتا ہے کہ اپنے اہل وعیال
کو ساتھ لیجاوے اور وہان خانہ داری کرے اس سزا کو ختائی بہت سخت جانتے ہین کیونکہ
آبا واجداد اور بزرگون کی قبرین اونکے جانے سے برباد ہوجاتی ہین اور اونکی پایتی مین پانو پھیلاکے
آرام سے سورہنے کی امید جاتی رہتی ہے سوا اسکے **بیت** خشتِ وطن از تخت سلیمان خوشتر
خارِ وطن از سنبل و ریحان خوشتر * اور کسکا جی چاہتا ہے کہ اپنے یگانے دوست آشنا مدت کی
صاحب سلامتی اور راہ گھاٹ کے ملاقاتی دفعتہً چھوٹ جاوین اور پھر اونکی صورت دیکھنے اور
دوستی کا دم بھرنے اور اپنے ہمنشینون اور یارون مین بیٹھکر دل لگی کرنیکی امیدین بالکل منقطع
ہوجاوین اگر وے بیچارے انقلاب روزگار کو برحق جانکر سفر وحضر کو یکسان سمجھین تو جہان پر
جابیٹھین اوسیکو اپنا گھر جانین بقول سعدی **شعر** مسند خاطر خود را بہ ہیچ یار و دیار * کہ بر و بحر
فراخ است و آدمی بسیار * اس سمجھ کے آدمی کو جلاے وطن سے کچھ رنج نہووے اور فراق
کی سے ایک ایک دن قیامت کیطرح نگذرے لیکن حکیم مطلق کی حکمت کی بڑی دلیل یہ ہے
کہ طبایع مختلف ہین ورنہ اگر تمام اہل دنیا کی طبیعتین ہماری طرح وارستہ و آزاد ہوتین تو کارخانہ
الٰہی مین فتور واقع ہوتا اور انتظام خلائق کا درہم و برہم ہوجاتا * ختا مین قصاص تین طرح مروج
ہے اول سینہ کو تسمہ سے ایسا تنگ باندھتے ہین کہ دم گھٹ کر جان نکل جاتی ہے اور دوسرے
سر کاٹ ڈالتے ہین اور تیسری طرح مین دس ہزار ٹکڑے کرتے ہین * اول طرحکے قتل کو اہل
ختا موت باحرمت سمجھتے ہین مگر سر کو دھڑ سے جدا کرنا بدترین طرح سے مرنا جانتے ہین لیکن

فرنگستان مین امرا۔ کبار سے جب کوئی قتل کیا جاتا تو سر کو تن سے جدا کرتے ہین اور پھانسی کی موت
کو بے عزتی کی موت جانتے ہین اس جہت سے یہ سیاست عوام الناس کے لیے مقرر ہے اور اہل خطا بر عکس اسکے
سمجھتے ہین اور حق ہے کہ ہر ملکے و سر رسمے اور دس ہزار ٹکڑے کرنیکی سزا ایسے جرمون مین ہے جیسے والدین
کو زہر دینا یا او کسیطرح سے انکو ہلاک کرنا یا فغفور کے ساتھ بے ادبی سے پیش آنا مثلاً بلوا یا فتنہ برپا کرنا یا
اونکے ہلاک کا قصد کرنا ایسے مجرم کو بر سر بازار لا کے ایک کھمبے سے باندھ کے کھڑا کرتے ہین اوسوقت
جلاد چھوری سے پیشانی کی کھال چھیل کر چہرے پر ڈال دیتا ہے اور سر جسم کی بوٹی بوٹی کاٹ کر چیلون
اور کوؤن کے کھلانے کے لیے ایک جگہ جمع کرتا ہے اور جب دیکھا کہ اس صدمے سے ہلاکت کے
نزدیک آیا تو بڑے بڑے اعضا کو گرہ گرہ اور بند بند سے جدا کرتا ہے اور آخر کو سر کاٹ ڈالتا ہے
بعد اسکے مقتول کے سر کو بلم کے نوک پر رکھ کے ہر گلی اور کوچے اور راہ گھاٹ مین لیے پھرتا ہے
اور اوسکے جرم سے لوگونکو آگاہ کرتا ہے اور چونکہ اہل خطا شہنشاہ کو باپ سے زیادہ مانتے اور اپنے
خاص والدین کو افضل بنی آدم سمجھتے اور اونکے گناہ گار کے لیے تمام دنیا کی سزا کم سمجھتے اس لحاظ سے
جونہین جلاد اوسکے بالکل اعضا کے تراشنے سے فارغ ہو کر سر کو نیزہ پر لیکر لاش سے جدا اور
شہر مین کوچہ بکوچہ گشت کرنے اور لوگون کو دکھانے کے لیے روانہ ہوتا ہے فوراً ہزار ہا خلقت
گوشت کی بوٹیون پر جھک پڑتی اور چیلون اور کوؤن کو کھلا دیتی ہے اور اگر کوئی خون کرے یا دنگے
لڑائی مین کسی کو مار ڈالے تو مجرم کا دم گھونٹ کر مار ڈالتے ہین لیکن اپنے اقربا کے قاتل کا سر
تن سے جدا کرتے اور اگر کسی طبیب کی دشمنی سے مریض ہلاک ہو جاوے اور اوسکی نالش ہووے
اوسوقت نہایت تحقیقات ہوتی ہے اور عند الثبوت دشمنی کے طبیب قتل کیا جاتا ہے اور
اگر نادانی سے دوا خلاف مزاج یا مرض کے دینا ثابت ہو تو وہی لکڑی جسکا مذکور ہوا ہے اوسکے
گلے مین ڈالی جاتی ہے اور دراز میعاد مع جرمانہ سنگین کے اوسکی نسبت مقرر ہوتی ہے ✣ والدین اپنے
لڑکے بالونکو تلوون کی سزا بے دست اندازی حکام کے دے سکتے ہین اور شوہر اپنی جورو کو اگر
مار پیٹ کرے تو اوسکی داد و فریاد نہین ہے لیکن اگر عورت شوہر پر ہاتھ اوٹھاوے یا گالی دیوے اور

خاوند حاکم کے پاس مستغیث ہوے تو سو ضربین تلوون پر اوسکے ایسی لگتی ہین کہ مہینون چلنے پھرنے
سے معذور رہتی ہے زناکاری مین طرفین پر بانس کی مار پڑتی ہے اور دیوثون اور کٹنون اور شہدون
اور بدمعاشون کی اوسیطرح پر خدمت کی جاتی ہے جھوٹے جھپاسیے جوڑ باز اور لڑاکا تماشا دیکھنے والے
اور بیلے وغیرہ سب کا علاج حکام ختا ایسی کرتے ہین اور کف پا کی ایسی مار مارتے اور وہ لعنت اللہ
علے الکاذبین کی ہانک کا ایسا شور وغل مچتا ہے کہ سننے والے عبرت کی انگلیان کانون پر دیتے ہین
علی ہذا القیاس راشی اور مرتشی دونون کو سزا ملتی ہے کیونکہ راشی اسی ارادہ پر حاکم کو کچھ دیتا ہے جو
حق نکرے اور حاکم رشوت ستان بے ایمان ہوتا ہے * زندان کی سزا ختا مین نہین ہے کیونکہ جو
شخص محبوس ہوا اور ایک زندان مین قید رہا لوگون کو اوسکے جرم پر آگاہی اور سزا سے عبرت نہین
ہوتی ہے اسلیے تشہیر کا رواج زیادہ ہے غرض جب تک مجرم زیر تجویز ہو تب تک وہ ایک خاص جگہ
مین نظر بند رہتا ہے اور کسی چیز کی تکلیف نہین پاتا اور اوسکے عزیز و اقربا اور دوست و آشنا
سب کو حکم اوسکے پاس جانے اور صلاح دینے اور جی بہلانیکا ملتا ہے * ختا مین یہ بھی دستور ہے
کہ مجرم کی سزا کو اوسکے بدلے اگر کوئی دوسرا شخص آپ قبول کرے تو جائز ہے اور اکثر ایسا ہوا ہے
کہ باپ کی سزا کو بیٹے نے اپنے اوپر لیکر باپ کو رہائی دلوائی ہے اور تھوڑے دن کی نقل ہے
کہ ایک ختائی کو جو حقیقت مین مجرم خطاکار تھا تلوون کی سزا دیجاتی تھی کہ اتنے مین اوسکا بیٹا
پانچ یا چھہ برس کا یکبیک آپہنچا اور اوس حال سے دیکھتے ہی بیتاب ہوکر فریاد اور غل مچایا کہ باپ
کی سزا مجھے دو اور اوسکی عوض اگر تمہارا جی چاہے تو ذبح کرو اور اپنے باپ سے لپٹ گیا اور
مار کھانے نہ دیا اور حاکم سے کہا کہ نہیں صرف پچاس ضربین مارنے سے مطلب ہے بس جسقدر باپ
کیواسطے تجویز ہو مجھے مارو لیکن باپکو چھوڑ دو غرض اوس بچے کی محبت اور جرأت کی قدردانی
حاکم نے کی اور اوسکے باپ کو فوراً رہائی بخشی اور فغفور نے جب یہ ماجرا سنا اوس لڑکے کو بلوا کر بہت سا
پیار کیا اور بادشاہی مکتب خانے مین اتالیق معتبر کو سونپا اختیار فغفور کو ہے کہ جس مجرم کو چاہے
معاف کرے لیکن حکما نے یہ اجازت دیکر پھر یہ حکم کیا ہے کہ اسطرح کا رحم بہت کم کرنا چاہیے

اور اوسکی وجہ کو بوجہ احسن سعدی نے لکھا ہے * رباعی * پسندیدہ است بخشایش ولیکن *
منہ بر ریش خلق آزار مرہم * ندانست آنکہ رحمت کرد برمار * کہ آن ظلم است بر فرزند آدم * لیکن
اگر کسی بڈھیا کا صرف ایک ہی بیٹا رہے کہ اوسکی ضعیفی کا تکیہ ہووے یا کوئی بزرگ زادہ کہ
جسکے باپ نے نام پیدا کیا ہو اور وہ چشم و چراغ دودمان و وارث اپنے خاندان کا ہو کہ جسکے مرنے سے
اوسکا گھر اندھیرا ہو جاوے تو ایسے ایسے مقام پر فغفور کو جب عرضی گذرتی ہے تو معاف
ہو جاتا ہے لیکن اگر ایسا اتفاق ہووے کہ مقتول اپنے گھرانے کا یکتا اور قاتل بھی اپنے خاندان
کا رئیس ہو اس حال مین قصور کو درگذر نہین کرتے کیونکہ انصاف اور عدالت کا مقتضا یہی ہے کہ ظالم
کا حال مظلوم سا کیا جاوے * * * * * * * * * * * *

نوان باب

بیان مین معرفت حق پدری اور مادری کے اور تہذیب نفس اور تدبیر منازل اور سیاست مدن کے

ہر اقلیم مین دیوانی امور کے قوانین ہین تاکہ ہر شخص کو حق و ناحق کی شناخت ہووے اور قتل و
سیاست کے باب مین آئین ہین تا ہر شخص کو کسب رذائل کے نتیجے دریافت کرنے سے عبرت
ہووے اور تیسری قسم کا دستور العمل بجز ختا کے اور کہین نہین کیونکہ وہان حق پدری و مادری
بھی مثل قانون کے بلکہ مذہب کا رکن اور دنیا و عقبی کی بہتری کا وسیلہ سمجھا جاتا ہے اور اوس مملکت
کی بزرگی اور پایداری کا ایک بڑا سبب یہی ہے کہ تہذیب نفس اور تدبیر منازل اور سیاست مدن
کا کمال اوسی ملک پر ختم ہے اور ظاہر ہے کہ جس ملک کے رہنے والون کے آثار و افعال تمام
حکمت عملی ہون تو اوس ملک کا نتیجہ سوا ترقی اور آبادی اور پایداری اور استواری کے کیا کیا
مترتب ہوگا اور مخفی نرہے کہ ختا مین والدین کے حق کی معرفت اور فرزندون کی اطاعت اور
محبت ہزارون برس سے چلی آتی ہے اور حالانکہ کئی بار ایسے بلوے ہوے کہ شاہنشاہی کا خانوادہ
بالکل مستاصل کیا گیا اور دوسرا وارث تاج و تخت کا ہوا اور پہلے دفعہ قبلا خان قوم مغلیہ تاتار
کے سردار کی ایسی یورش اوس ملک پر ہوئی کہ سو برس تک اوسکی اولاد نے ختا مین شہنشاہی کی

اور حالانکہ بعد سو برس کے جب ختائیون نے بلوائے عام کرکے مغلون کو نکالا اور اپنے ملکیون مین سے پھر پادشاہ بنایا بعد اوسکے ایک سو پچہتر برس ہوئے کہ پانچو تاتار کے سردار نے تخت ختا کو چھین کر اپنی سلطنت کو قائم کیا چنانچہ آجتک اسکے گھرانے مین سلطنت و فرمانروائی قائم ہے باوجودیکہ یہ سب کچھ ظہور مین آیا اور دفتر کا دفتر پریشان ہو گیا لیکن جسطرح سے پانی کا سیلاب آتا اور بہ جاتا ہے اور زمین جیسی تھی ویسی رہتی ہے اوسیطرح سے ختا مین باوجود کئی بار کے تفرقہ کے قدیم رسومات و دستورات جو بیخ و بنیاد سلطنت ہین اون مین کبھی فرق نہ آیا اور تاتاری جو آئے باوجود اسکے کہ مالک ہوئے اور چاہتے تو اصلی باشندون کے درمیان اپنے اطوار و رسومات جاری کرتے اور کوئی وجہ نہ تھی کہ مغلوب غالب کی سی نہ کہتے سنتے کیونکہ بفحوائے اَلنّاسُ عَلیٰ دِینِ مُلُوکِھِم اس امر مین ناطق صادق ہے لیکن قبلا خان مغلیہ تاتار کے سردار نے اور چہجی خان مانچو تاتار کے فرمان فرمانے بھی ختا کے رسومات اور دستورات کو ایسا بہتر جانا اور اپنی حکومت کا قیام اسطرح پر اونکی موافقت سے متعلق سمجھا کہ غالب اور مغلوب جن مین مار گزیدہ اور آزار رسیدہ کی نسبت ہوتی ہے مثل شیر و شکر کے مل گئے یہان تک کہ اگر ختا مین اصلی باشندون اور تاتاریون مین تمیز کرنی چاہیے تو کیا مجال بلکہ محال ہے الغرض جہان اور دستور ختائیون کے اہل تاتار نے اختیار کیے ہین افضل اور مقدم اونکا حق شناسی والدین کو ملحوظ رکھنا ہے اور جو کہ راقم نے اس باب کے عنوان مین لکھا ہے کہ حکمت کی تینون قسمین تہذیب اخلاق اور تدبیر منازل اور سیاست مدن ختا پر ختم ہے سبب اسکا یہی ہے اسواسطے اوسکے لیے دلیل و برہان کی ضرورت نہین ہے اور معلوم کیا چاہیے کہ سلب رذائل اور کسب فضائل سے تہذیب نفس حاصل ہوتی ہے اور جس قوم مین فرزند کے حق مین حق گذاری والدین کی دفتر سعادت و کرامت کا جز اعظم ہے یہان تک کہ فرزند کو لازم ہے کہ اپنی تمام حرکات و سکنات کو بزرگوارون کی مرضی پر منحصر رکھے اور اوسکو اس سے چارہ نہووے تو ممکن نہین کہ وہان رذیلت کی عادت ہووے اور حالانکہ دنیا مین بعضی بہائم مثل انسان کے اپنے فرزندون کو چوری اور اپنی شرارتین سکھاتے ہین لیکن اکثر

یونہین ہے کہ والدین اگر خود برے ہووین لیکن اپنی اولاد کو حتی الامکان آپ سا نہین ہونے دیتے
کیونکہ قاعدہ دنیوی متعلق فضیلت محبت سے یہ ہے کہ ہر شخص یہی چاہتا ہے کہ اپنے پیارے
علی الخصوص کہ آوازہ فرزند دلبند کے آفرین نہ نفرین کا زبان خاص و عام پر جاری رہے علاوہ
اسکے عادت طبیعت ثانی ہے اور وہ یہ ہے کہ جس ملک مین آبادی دنیا سے آج تک کروڑون خلقت
افراد انسانی کے ہر فرد بشر کا بادشاہ سے غلام تک یہی دستور چلا آتا ہو کہ اپنے والدین کی اطاعت
کو ہر امر مین مقدم سمجھے وہان کے لوگون مین رذائل اور عیوب بہت کم ہوتے تیسرے ختا کے حکما
قدیم نے والدین کی قدر کرنے کے باب مین رشتہ تقریر مین عجب خوبی سے گوہر نصیحت کو پرویا ہے
اور اون بزرگوارون کے ایک قول کے معنی یہ ہین کہ جو فرزند اپنے والدین کی اطاعت کا دم بھرتا ہے
وہ اگر اون سے جدا بھی ہو تو اونکو اپنے نزدیک بلکہ اپنی آنکھون کے سامنے سمجھکر حاضر و غائب
اونکی نصیحتون پر عمل کرتا ہے اور اوسی ایک حال پر رہتا ہے اور دوسرے ایک قول کا ترجمہ اگرچہ
طول ہے لیکن اوسکے مطلب کا لب لباب اقم نے یہ نکالا ہے کہ فرزند مثل پروانے کے اور والدین
مانند شمع کے اور جسطرح سے پروانہ شمع کی پشت در رو دونون کو یکسان جانکر محبت کے دائرے
مین مرکز کے مانند ایک حال پر رہتا ہے اسیطرح سے والدین کے حضور اور غیبت مین فرزند سعید
کی الفت اور اطاعت کا ایک سا حال ہوتا ہے اور ایک حکم یہ ہے کہ جب والدین کے گھر مین
رنج ہووے تو بیٹا نہ کسیکو مدعو کرے اور نہ آپ دعوت مین جاوے اور جب کوئی بیمار یا کسل مند
ہووین تو فرزند پر خواب و خور حرام ہووے سوا اسکے بسبب حکم حکما کے یہ رسم ہے کہ فرزند سعادتمند
شام و سحر والدین کے رہنے کی جا پر جاکے اپنی آنکھون سے دیکھتا اور کانون سے سنتا ہے
کہ اونہین کس چیز کی ضرورت ہے اور قبل گھر سے باہر جانے اور بعد پھر آنے کے ہر شخص
کو واجب ہے کہ اپنے والدین کو رسم ملک کے موافق سلام کرے اور آداب بجالاوے اور خیر و عافیت
پوچھے الغرض یہ ایک حکم عجیب حکماے ختا کی نازک خیالی پر دال ہے کہ فرزند کو لازم نہین کہ
اپنے والدین کے آگے بڑھاپے کا ذکر کرے چونکہ حکماے ختا اپنے کسی قول مین وجہ اسکی کبھی عملی

کبھی بیان نہین کرتے اور صرف ایک سخن مبتین مختصر کرا وسکو قاعدہ کلیہ سمجھنا چاہیے زبان سے نکالتے ہین اور ہر شخص اپنے مذاق کے موافق اوسکی شرح کر لیتا ہے جسطور سے موتی کے دانے اپنے اوصاف کے بیان مین گونگے ہین اور خواہندہ وجوئندہ کی قدردانی پر اونکا مول موقوف رہتا ہے اس لیے راقم نے اس فقرہ لطیف کے یہ معنی اپنی عقل کے موافق پیدا کیے ہین کہ بڑہاپے کا ذکر لب گور کا تذکرہ ہے اور اندہے کوے کا نام کوئی کبھی چاہ سے نہین سنتا ہے چنانچہ مثل مشہور ہے * پیری وصد عیب چنین گفتہ اند * اہل خرد در ثمین سفتہ اند * اس لحاظ سے اوس موسم خزان کا ذکر زبان پر لانا غنچہ دل کو خار خار کرنا اور آزار دینا ہے * جب ہتھیلیان پھوگئین اور آنکہین تر ہو کے بہنے لگین سینہ دبلا اور پیٹ موٹا ہوا حرص کی آگ دل مین بھڑکی اور ساتہ ہی اوسکے مایوسی کی سردی عضو عضو مین پھیلی اور جسوقت بیماری پیش خدمت ہوکے آئی اور بیداری خواص ہوکے سرہانے بیٹھکے سر دابنے لگی اور بیقراری پائینتے کیطرف چپی کو بیٹھی فکر نے قصہ خوانی شروع کی اور ہوا وہوس پنکھا کرکے جگر کی گرمی دور کیا کرتی زیادہ تر خرمن آسودگی پر صاعقہ بیقراری کا گرتا ہے اسی کو پیری کہتے ہین چنانچہ نظامی گنجوی کہ گنجہ سخنوری تھا فرماتا ہے **بیت** دریغا کہ عہد جوانی گذشت * جوانی مگو زندگانی گذشت * الغرض ایسے وقت کا ذکر کرنا حقیقت مین باعث ملال وافسردگی اور خلاف راحت وعشرت زندگی ہے کیونکہ ذکر رنج کا نصف رنج ہے جیسا ذکر عیش نصف عیش مشہور ہے اور غمگسار وہی ہے جو رنج کو بھلا دے نہ کہ یاد دلادے * جتنا مین ہزارون کتاب مین والدین کی اطاعت کے باب مین لکھی گئی ہین اور اون نصیحتون کی اگر صرف فہرست لکھی جاوے تو ایک دفتر ہووے لیکن ایسی تحریر کے پڑہنے مین زیادہ اوقات صرف ہووے اور جاہل کے واسطے تفسیر چاہیے اور عاقل کو یہ اشارہ کافی ہے کہ جو قواعد وآداب عزت وحرمت والدین کے باب مین مرقوم ہین اونمین کوئی بات فروگذاشت نہین ہوئی اور تعظیم وتکریم کرنے اور بعد ذات پروردگار کے اون کے بزرگ جاننے مین کوئی نکتہ فروگذاشت نہین ہوا اور ہر مدرسے مین اس مقدمے کا درس

برسون رہتا ہے اور تاوقتیکہ طلبا آمین امتحان کامل نہین دیتے دوسرے علم کیطرف رجوع نہین کر سکتے ہین
اور یہ کچھ علم بے عمل نہین کیونکہ ملاحظہ کیا چاہیے کہ خود فغفور کسطرح پر عامل ہوتا ہے ٭ بعد صبح صادق کے
ہر روز درباری امرا چھوٹے بڑے دیوان عام مین حاضر ہوتے ہین اور فغفور کے تخت کے سامنے دو رویہ اپنے اپنے مرتبے
کے موافق کھڑے رہتے ہین اور جلوخانے مین نشان اور سارا سامان تتبہ شاہنشاہی کا موجود رہتا ہے اور جسوقت فغفور
اپنے محلسرا سے برآمد ہوتا ہے مجرائی سب مجرا کرتے ہین اور وہ ہوادار پر سوار ہوکر اپنی مان کے سلام کو جاتا ہے
جب باہر کی صدر ڈیوڑہی پر پہونچتا ہے سواری سے اوتر کر پیادہ پا اندر کی طرف قدم بڑہاتا ہے دوسری
ڈیوڑہی پر ارکان دولت فغفور کا ساتہ چھوڑ کر اپنے اپنے درجون پر کھڑے ہوجاتے ہین اور جب
فغفور آگے بڑہا تیسری ڈیوڑہی تک عزیز و اقربا ہمراہ ہوتے ہین چوتھی پر جب پہنچا سے
دروازے پر کھڑا ہوکر خواجہ سرا کی زبانی والدہ کی حضور مین عرض کرتا ہے کہ فدوی مجرے کے لیے
حاضر ہوکر امید سرفرازی کی رکھتا ہے اوسوقت اوسکی مان تخت پر جلوس کرکے پروانگی حاضر
ہونیکی دیتی ہے اور جو نہین پردہ اوٹھا اور فغفور سامنے آیا خواجہ سرا جو داروغہ دیوانخانہ ہے
باواز بلند پکارا کہ سجدہ کرو فغفور سنتے کے ساتہ ہی والدہ کے مقابلے مین تین سجدے متواتر کرتا ہے
اور اپنی اپنی جگہون پر اقربا اور وزرا باہر کی ڈیوڑہیون پر تین دفعہ سجدے مین آتے ہین اور جب
یہ تین سجدے ہوچکے میر بار یعنے داروغہ دیوانخانہ پکارتا ہے کہ اوٹھو اور آگے بڑہ کے پھر تین
دفعہ سجدہ کرو اوسوقت فغفور گردن نیچی کیے ہوے اوٹھتا اور تین قدم آگے بڑھکے پھر تین سجدے
بجا لاتا ہے اور تیسرے سجدے مین سر زمین پر سے نہین اوٹھاتا جب تک کہ میر بار نہین پکارتا کہ
اوٹھو اور آگے بڑھکے پھر تین دفعہ سر کو زمین سے لگاؤ یہ سنتے ہی فغفور اور اوسکے عملہ جلوس اپنی
اپنی جگہ پر سجدہ کیتے ہین اور سجدے کیوقت خواجہ سرا بیگم کے حضور مین دوسری عرضی اس
مضمون کی دیتا ہے کہ شاہزادے کو اب رخصت عنایت ہو اوسوقت وہ اوٹھکر اندر جاتی ہے
اور فغفور سجدہ گاہ سے سر اوٹھا کے اپنی والدہ کے خالی تخت کی طرف منہ کیے ہوے پس پا
پھر کر ڈیوڑہی سے باہر نکلتا ہے اور سب اقربا ساتہ ہوتے ہین بعد اوسکے امرا اور وزرا شامل

ہوکر باہر گواتے ہین اور جب تک فغفور پہلی ڈیوڑہی کے باہر نہین پونہچتا پیادہ پا رہتا ہے
غرض جب فغفور اپنی ماں کے حضور سے رخصت ہوتا ہے اوسکی بیاہتا بی بی اپنے سامان کروفر
کے ساتھ ساس کے حضور مین مجرے کو حاضر ہوتی ہے اور اوسی طور پر سجدہ کرتی اور بعد اوسکے
اور بہوئین اور حرمین اور خواصین محل کی اور مستوراتین اپنے اپنے مرتبے کے موافق آتین اور سجدہ
کرکے جاتین ہین اور جسوقت عورتین سلام سے شرفیاب ہوتین اور اس سعادت خاص سے
سعادت دارین حاصل کرتین ہین اسی عرصے مین فغفور اپنے تخت پر جلوہ فرما ہوتا اور اقربا اور
امرا درجہ بدرجہ مجرا کرتے ہین الغرض جب ملک مین خود بادشاہ اپنی والدہ کی اگر جیتی رہی یا کہ
اوسکے باپ کی پہلی بی بی جو ہووے اوسکا اسطرح احترام کرتا ہے تو رعیت کو بھی اوسیطرح
لازم ہے کیونکہ الناس علیٰ دین ملوکہم ایک اور دستور ختا مین ہے کہ اوسکے باعث سے باپ
اور ماں کی تعظیم اور تواضع کا آوازہ ہر ملک مین پونہچا ہے وہ یہ ہے کہ اگر کسی کے بیٹے نے نام
نشان پیدا کیا اور کوئی منصب اوسکو ملا اور اوسکا باپ زندہ ہے تو امرا مین داخل کیا گیا اور
بیٹے کے لیے جو خطاب مناسب ہے اسو باپ کو ملا اور اگر فوت ہوگیا ہو تو لوح مزار کو بدل دیتے
ہین چنانچہ ایک نقل ہے کہ زمان قدیم مین نیچوآن کسی مرد غریب اور گمنام نے جب فوت کی
اوسکے بیٹے نے فغفور وقت کے حضور مین درخواست دی اور اپنے والد کے لیے خطاب
چاہا اگرچہ باپ کا کچہ حق سرکار مین نہ تھا لیکن بیٹے نے بہت خدمتین کی تھین اور جبکہ بادشاہت
اوئی مین کہ منجملہ کئی سلطنتون کے تھی جو اوس ایام مین ملک ختا مین قائم ہوئی تھین سخاوت
وجرأت اور عدالت اور حکمت کے سبب سے منصب وزارت کو حاصل کیا تھا اور قحط مین ایک دفعہ
لاکھون من اناج اپنے مال سے غریبون کو کھلایا تھا اور جبکہ سلاطین اطراف نے متفق ہوکر
ایکبار اوسکے خاوند کے ملک پر یورش کی تھی اوس وزیر نیک تدبیر نے خاوند کی خیرخواہی
مین اپنی جان اور عقل ایسی لڑادی تھی کہ اوسکی بادشاہی بچ گئی غرض چونکہ ان نیکنامیون
کے سبب سرکار شاہی مین اوسکا بڑا حق تھا اس لیے جب کہ اوسکی درخواست اوسکے والد

کے باب مین گذری مغفور کے حضور سے ختائی زبان مین اس مضمون کا فرمان صادر ہوا کہ
جسکا ترجمہ یہ ہے کہ اسے برخوردار نیک کردار یاد رکھو جسوقت کہ قحط نے اوئی کی بادشاہی
کو ویران کیا تھا اوسوقت تمہارے باپ نے بھوکھون کو کھلایا اور پیاسون کو پلایا تھا
اور نہایت سخاوت ظاہر کی اور جب وہ بادشاہی ظالمون کے ظلم سے قریب تباہی کے تھی
تمہارے باپ نے ایسا بندوبست کیا کہ اوسکے خاوند کا تخت و تاج قائم رہا اور جسوقت سے
سلطنت اوئی کے انتظام کی لجام تمہارے باپ کے ہاتہ مین آئی ایسے قوانین جاری کیے
اور اس طرح سے صغیر و کبیر اور امیر و فقیر کو آرام پونہچایا اور اطراف و جوانب کے بادشاہون
سے ایسا اتحاد پیدا کیا کہ اونکی دوستی اور صلح کے سبب سے سب کو فائدہ عام پونہچا الغرض
ان سب خدمتون کے لحاظ سے تمہارے والد مغفور کے لیے ہمارے حضور سے داناے
نیک کردار اور نمک حلال کا خطاب عطا کیا گیا * لطیفہ یہ ہے کہ یہ تمام نیکیان جو بیان
ہوئین بیٹے سے کی تھین اور باپ بیچارہ ایک شخص گمنام محض تھا اس فرزند رشید کی بدولت
نام اوسکا روشن ہوا اگرچہ یہ دستور کہ بیٹے کی نیکنامی سے باپ کی ناموری ہو بادی النظر
مین اقتضاے انصاف سے بعید معلوم ہوتا ہے لیکن غور کرنے سے راقم کی دانست
مین یہ نکتہ پیدا ہوا کہ حکما کو اس دستور سے یہ منظور تھا کہ باپ اپنے بیٹے کی تربیت جی
لگا کے کرے تاکہ اوسکے وسیلے سے دونون کو سرخروئی حاصل ہووے اور دوسرے
یہ کہ خاص و عام پر ثابت ہو کہ باپ کا ایسا مرتبہ ہے کہ بیٹے کی نیکی اوسی کی طرف عاید ہوتی ہے
اور نیک تربیت کا ثمرہ اچھا ہوتا اور اس امر کے بانی کو فائدہ عظیم پونہچتا ہے جسطرح سے
کھیت کا محاصل زراعت کرنے والے کو حاصل ہوتا ہے اور درختون کو کچہ فائدہ اپنی
باروری سے نہین ہوتا ہے بہرحال جس نظر سے دیکھیے یہ دستور فائدون سے خالی نہین ہے
حکیمون نے جو ایک حکم دیا ہے اوسکے تعمیل مین قصور و فتور کمتر ظہور مین آتا ہے کہ صبح صادق
سے قبل لڑکے اپنے والدین کی آرام گاہ مین جاتے اور اونھین اوٹھا کر ہاتہ منہ دھلاتے

اور ضروری خدمتین کرین اگر اور اقلیمون کے دستور کے موافق ختا مین بھی ہوشیار بیٹے کا
گھر باپ سے جدا ہوتا تو اس حکم پر عمل کرنا دشوار ہوتا لیکن اس ملک کا قاعدہ کلیہ ہے کہ ایکہی
گھر مین پشت بہ پشت گذر جاتی ہے اور بزرگ خاندان جو زندہ رہتا ہے سارے گھر پر حکم
کرتا ہے اور اوسکی حد کے باہر زمین اور آسمان ٹلے تو ٹل جاسے لیکن اوس چار دیواری کے
اندر چاہیے کہ تنکا سا ہلے کیا مجال بلکہ محال ہے اور جہان یہ قیدین اور ایسا بند و بست و ضبط
و ربط خانہ بخانہ ادنیٰ و اعلیٰ امیر و فقیر سبکے یہان ہووے اوس مقام مین بدی کا آنا تصور مین نہین آتا
دوسرے ملکون مین لڑکے بالے اٹھارہ بیس برس کے جب ہوتے ہین بالغ کہلاتے اور بعد اوسکے
جو چاہتے ہین سو کرتے ہین اور اپنے نفع و نقصان کے مختار ہوتے ہین چنانچہ اپنے مان باپ سے
جدا ہو جاتے ہین اور اون مین سے ہزارون ایسے بے سعادت ہوتے ہین کہ والدین کی نصیحت
ہزل جان کے اوسپر ہنستے ہین برعکس اوسکے ختا مین لڑکا اگرچہ سو برس کا کیون نہو جاسے
باپ مان اور قرابت کے بزرگوارون کی حیات مین کبھی بالغ نہین کہلاتا ٭ غالب کہ اب اس
گمنام کے کلام سے وہ دعوی لاکلام اثبات کو پہنچا کہ ختا مین بسبب طاعت والدین کے تہذیب
نفس حد کمال کو پہنچی ہے کیونکہ اس سے زیادہ کوئی امر صاف و عیان نہین ہے کہ جہان پر
ہر گھر مین لڑکا بچپن سے بڑہاپے تک تابعدار اور فرمانبردار بزرگون کا ہے اور اون لوگون
کے ساتھ ایکہی گہر مین اونکی آنکھون کے سامنے عمر صرف کردے تو غالب یہی ہے کہ اوس سے
کبھی کوئی بدی پوشیدگی مین بھی نہ کیجائیگی اور جب تک کوئی حرکت معیوب کی عادت نہین ہوتی
بدیون کے ساتھ اور رذائل مین داخل نہین ہوسکتی اس لیے یہ کہنا مبالغہ نہین کہ بہ نسبت اور
ملکون کے ختا مین خطا کم ہوتی ہے اور یون کون سا بشر ہے جو خطا و نسیان سے خالی ہے
علاوہ اسکے جس جگہ بدی سے لوگ اسطرح محفوظ رہین اور علم کا ایسا چرچا ہو کہ آج خاص ملک ختا
مین کروڑون باشندون مین شاید لاکھہ آدمی بھی جاہل مطلق نہین ہونگے پس تہذیب نفس
اگر وہان نہین ہے تو سارے جہان مین پھر کہان ہے اور یہ امر چونکہ صرف اسی تقریر سے

عاقل کے نزدیک ثابت ہے زیادہ گوئی کچہ ضرور نہین ٭ دوسرا قول اس ہیچمدان کا یہ ہے کہ
تدبیر منزل ختا کے برابر کسی ملک مین نہین ہے اور منجملہ کئی سببون کے بڑا سبب والدین کی
اطاعت ہے کہ اوسکے وسیلے سے تدبیر منزل نے وہان خوب رونق پائی ہے اور اسکی دلیلین
اس کثرت سے ہین کہ گنجایش اوسکی اس کتاب مین نہوسکے اور سیاست مدن بھی اسی رسم کی بدولت
ساتہ کمال انتظام کے منتظم ہے ان دونون امرون کو ایک ساتہ ثابت کرنا انسب ہے سمجھنا
چاہیے کہ جسوقت حکماے ختا نے گھرانے کے بزرگ کو اپنے لڑکے بالے اور نوکر چاکر کے اوپر
حاکم کیا تو اوس گھرانے کی نیکی اور بدی کی جوابدہی بھی اوسی شخص سے متعلق رکھی اور جسوقت
اطاعت بزرگون کی خردون پر سب سے پہلے واجب ہوئی تو پھر یہ دوسرا امر بھی سہل ہوا اور ہمیشہ
سے ختا مین اسطرحکی ذمہ داری رئیس خانہ سے متعلق رہی ہے اور ہر محلہ مین ایک شخص میر محلہ
ہوتا ہے جسطرح سے ہندوستان اور بنگالے کی ادنی قومون مین ایک شخص چودہری کے
لقب سے مشہور ہے اور اوسکو اختیار ہے کہ اگر کوئی حرکت کسی فرقے سے اوسکے پیشے
کے خلاف صادر ہووے تو مجرم کا حقہ پانی بند کردیوے الغرض مملکت ختا مین میر محلہ سے
تمام محلہ کی خیر و عافیت کی کیفیت حکام شہر کے حضور مین پہنچتی ہے اور اوس شخص معتبر کو اختیار
ہے کہ اگر اوسکے محلہ مین کوئی اجنبی آن کر کسی کے گھر اوترا تو اوسکے وطن اور بود و باش اور نام
و نشان کی تفتیش کرنی واجب ہے اور اگر تحقیقات مین کچہ شبہہ واقع ہو تو تھانہ دار کے حوالہ
کر دے اور نظر بند رکھے جبتک کہ اوس شخص کے آنیکا سبب اور وطن خاص کے چھوڑنے
کی وجہ کما حقہ دریافت نہو یہ دستور اور ملکون کے لوگون کو ناگوار معلوم ہوویگا لیکن ختا مین اسکا
خیال کوئی نہین کرتا کیونکہ ختائیون کو حب وطن بہت ہے اور اونکو اپنے بزرگوارون کے
مزارون سے نہایت محبت ہے کبھی کوئی اونمین سے اپنی خوشی سے ترک وطن اختیار نہین کرتا
اور اگر کسی شخص نے کسی سبب سے ایسا ارادہ کیا بھی تو لوگ آکر مانع ہوتے ہین اور یہ کہتے ہین کہ
تم اپنے بزرگوارون کو چھوڑ چلے اور یہ تمکو منظور ہوا کہ اونکے اصلی گھر برباد اور ویران ہوجاوین

اسواسطے اجنبی کو جب دیکھتے ہی خیال کرتے ہین کہ اس شخص نے مفارقت وطن کی بے سبب
اختیار نہین کی میر محلون کو اس امر کی تاکید ہے سوا اسکے اگر محلے مین بد کاری یا جو کہ بد مضمون
کی جگہبٹ کے لیے موضوع ہے کسی جگہ پر ہوا تو فوراً مجلس کو برہم اور صاحب خانہ کو قید کرنے کا
میر محلہ کو اختیار ہے الغرض ہر گھر اور ہر محلے کا ضبط و ربط یونہین ہے اور رئیس خانہ اور محلہ
کے اوپر کوتوال اور حاکم شہر تعین ہین اور انکی کیفیت ماہانہ بھیجین کے صدر محکمون مین لکھی
جاتی ہے اور اگر زیادتی تقصیرون کی معلوم ہوتی ہے تو فغفور کی درگاہ سے عتاب آتا ہے
اب منصفی کرنی چاہیے کہ میرے دونون قول اسی ایک بات سے ثابت ہین کہ اور ملکون
مین دستور ہے کہ مجرم کو سزا دینی کافی ہے اور کچھ ایسی تدبیر نہین ہوتی کہ جس سے جرم کرنیکی
راہ بند ہووے غرض ختا مین تکلف ہے کہ مرغ ختا کو ہمیشہ بے بال و پر رکھتے ہین او جان
اوسنے ذرہ سا اوڑنے کا قصد کیا تو مقراض سیاست نے فوراً اوسکو لنڈورا کر دیا اور یہ مبالغہ
نہین کیونکہ جس صورت مین ہر خانہ کی نیکی اور بدی صاحب خانہ سے پوچھی جاے اور ہر محلے کی
جوابدہی میر محلہ سے متعلق رہے تو بدی کرنیکی فرصت کب کسیکو ملے اور چین کے بادشاہون نے
ہمیشہ اوس سال کو کہ جسمین مجرم کم سزا پاتے ہین اپنے اعمال نیک مین گنتے ہین اور خوشیان
کرتے ہین اور تکلف ہے کہ اس نظم کامل کو حکماے ختا نے صرف دو لفظون پر جنکا ترجمہ اطاعت
بزرگواران ہے منحصر کیا ہے اور اونکے دوسرے قول کا یہ ترجمہ ہے کہ زمین اور آسمان
دو قوتین مؤنث اور مذکر ہین اور ان دونون کے باعث سے موجودات کی بنا ہے اور جس وقت
کہ پہلے زمین و آسمان ملے اور جدا ہوے تو اونکا پلوٹھا بیٹا ختا کا پہلا شاہنشاہ ہوا اور پوانگوی
کہلایا اور اس قرار سے فغفور خداوند عالم کا بیٹا ہے اور فغفور کے لڑکے بالے ختائی رعایا مین
اور جیسا کہ بڑے بیٹون کو خردون پر بزرگی حاصل ہے ویسا ہی حکام شہر اور دوسرے اہلکار
مانند رین فغفور کے بیٹے اور دوسرے رعایا کے بڑے بہائی اور اس سبب سے قابل قدر و منزلت
کے ہین ۞ سبحان اللہ حکماے ختا نے ان دو لفظون پر کس انتظام کی بنا کی ہے اور اپنے

ملک کو زوال و انتقال سے محفوظ رکھا ✤ ختا کی سیاست مدن کو زیادہ ثابت کرنا ضرور نہین
عرض کوئی نکتہ گذارش کیا چاہیے تا یہ نہ گمان ہو کہ راقم وہان کے اوصاف مین مبالغہ کرتا ہے
اگلے زمانے مین جب ختا مین اصلی فغفور تھے اتنا انتظام نہین تہا جو تاتار کیوقت سے ہوا ہے
اور جب سے یہ آئے ہین اصلی ختائی کو ہمیشہ اپنی قوم پر ترجیح دیتے ہین اور حال یہ ہے کہ اگر دو
مانند ین ایک تاتار اور ایک اصلی ختائی دونون ایک ہی قصور کرین تو تاتار کو ختائی سے دہ گونہ
زیادہ سزا ملتی ہے اور قابل غور ہے کہ کس عقل و دور اندیشی بلکہ انصاف کا یہ منشا ہے اور
ملاحظے مین آیا ہوگا کہ کس حکمت سے ہر گھر کے مالک کو جواب دہ اپنے گھر کے اندر کی نیکی و بدی کا
کیا گیا اور ہر محلے کا مالک اور اوسکی نیکی اور بدی کا جواب دہ میر محلہ مقرر ہوا اور ہر شہر کا مالک
اور اوسکی نیکی اور بدی کا جواب دہ حاکم شہر ہے اور ہر صوبے کا مالک اور اوسکی نیکی و بدی کا
جواب دہ اوسکا ناظم ہے جب یہ حال ہے کہ جس گھر مین جو رئیس ہے وہ اپنے احاطے مین
حتی الامکان برائی نہین ہونے دیویگا اور نہ میر محلہ اپنے محلے مین اور نہ حاکم اپنے شہر مین اور
نہ ناظم اپنی قلمرو مین پس جس اقلیم مین اسطرحکی سلطنت ہو وہان اگر تہذیب نفس و تدبیر منزل
اور سیاست مدن نہو تو گویا حکمت کا وجود معدوم ہے ✤ بندے نے یہان تک اس باب کو
لکھا تھا کہ اہل ہند سے ایک دوست صادق اور محب واثق راقم کی ملاقات کو آئے اور پوچھنے
لگے کہ کس شغل مین اوقات کٹتی ہے تب راقم نے اونکو یہ بات سنائی چونکہ طالب العلم تھے اس امر
مین اونھون نے تقریر کی کہ آپنے چند باتون کے سبب سے ختائیون کی سلطنت پر تینون باب
حکمت عملی کے ختم کر دئیے اور یہ نہ سمجھا کہ صاحب اخلاق جلالی او ناصری اور دوسرے حکما تہذیب
اخلاق اور تدبیر منزل اور سیاست مدن مین کیا فرماتے ہین یہ کہتے ہی وہ عزیز سادہ لوح سیدھے
اپنے مکان کو چلے اس ارادے سے کہ حکمت کی کتابین لائیے اور اس انگریز سے مقابلہ
کیجیے اسپر عاصی نے ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ قبلہ ذرہ سا تامل فرمائیے اور پہلے میری کچھ سن لیجیے کہ
آپ کو بہتر معلوم ہے کہ بندہ نہ عالم نہ منطقی نہ حکیم ہے کہ آپ سے فیلسوف کا مقابلہ کرے

غرض بقول عوام کے کیسے تو سہی کہ جبن دیارین درخت نہین اُنہونکو کیا کہتے ہین اونہون نے
ہنس کر جواب دیا درخت تب مین نے کہا کہ سبحان اللہ کیا خوب آپنے فرمایا اب ارشاد ہو کہ کس
اقلیم مین اتنا بھی بندوبست اور حکمت عملی کی اتنی بوباس پائی جاتی ہے جسقدر مملکت ختا مین
بندے کے بیان سے ظاہر ہے اگر ہے تو حقیر کے قول کو باطل کیجیے ورنہ اسکو غنیمت جانیے
کہ چھتیس[۳۶] کرور آدمی کے گروہ مین اتنی بھی تہذیب اور مدبری ہے سوا اسکے ملاحظہ فرمائیے
کہ ایسی بڑی سلطنت کو اتنی قدامت جس باعث سے ہوئی اوس سبب کی بڑی قدر کیا چاہیے
اور تیسرے یہ کہ حکمت کا علم جنکو ہے وہ خود اوسپر عمل نہین کرتے چہ جائیکہ چھتیس[۳۶] کرور بُت پرست
حکمت کامل کے عامل ہوون چوتھے یہ کہ حکماے عیسوی مذہب مسلم اور ہنود کے قول پر ادنیٰ
پیرو مین سے ہزار آدمی عمل نہین کرتے ہونگے برعکس اسکے ختا مین اکثر لوگ حتی الامکان اوسی
راہ پر ہین جو اوس ملک کے قدیم حکمانے نشان دی ہے ÷ اس طور کی جب تقریر بندے سنے
گستاخ ہوکر اونکی خدمت مین عرض کی محجوب ہوے اور راقم نے بھی مضمون گفتگو کو اس باب
کے اخیر مین درج کردینا مناسب سمجھا تاکہ حرف گیرون اور رشک کرنے والون کا جواب باصواب
بھی اس قصیہ کی تقریر کے شامل رہے ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤

دسوان باب ختائیون کے مذہب اور طریقت کے بیان مین

قریب چوبیس سو برس کے ہوے کہ بُت پرستی کی بنا ختا مین ہوئی لیکن حضرت نوحؑ کے پوتون
کے ایام سے اوسوقت تک ختائی موحد تھے اور ذات واجب الوجود کو حاضر و ناظر و کریم و
رحیم جانتے تھے چنانچہ تاریخون مین اسکا ذکر ہے اور حکما اور قدیم شہنشاہون کے اقوال سے
ظاہر ہے کہ خداوند عالم کی پرستش کو وے لوگ مقدم اور وسیلۂ نجات اور بہتری دونون
عالم کی سمجھتے تھے اور جانتے تھے کہ وہ آفرینندۂ جن و انس و وحوش و طیور ہے اور کریم و
رحیم و قادر و غیور ہے اور شریک نہین رکھتا اور باقی ہے اور غیر کی فنا و بقا پر قادر اور اپنی بقا

کو لیے کسیکا محتاج نہین یعنے ذات پروردگار کی صفتون سے ادنی صفت وجوب لذاتہ ہے اور تمام موجودات کی
تعریف وجوب لغیرہ یعنے موقوف باریتعالی کی مرضی پر ہے ٭ غرض اس طرحکے باتین قدیم دینی کتابون مین ہین
اور کئی ہزار برس تک اسیطرح ختائیون کا ایمان درست رہا لیکن حضرت عیسیٰ کے چھہ سو برس
پیشتر ایک شخص پیدا ہوا جسکے شاگردون سے بنا بت پرستی کی ہوئی اور اوسکا احوال اور حقیقت اس
مبالغہ کے ساتہ لکھا گیا ہے کہ محض بعید القیاس ہے غرض مختصر یہ کہ ایک نوکر کسی امیر کا جب
ستر برس کا ہوا چاہا شادی کرے تا موت کے وقت کوئی لڑکا رہے کہ رسوم بعد مرگ کے
بجالاوے یہ سوچ کر اوس نے ایک چالیس برس کی عورت سے شادی کی غرض ایک روز اوسکی
جورو کسی گوشہ مین پڑی تھی کہ دفعتہً آفتاب کی ایک شعاع اوسپر نازل پڑی اور اوسی دن سے
حاملہ عورت کا نشان اوس مین ظاہر ہونے لگا جب ایک برس گذر گیا اور لڑکا پیدا نہوا لوگ
متحیر ہوے اور جبکہ دو برس ہو گئے وے سمجھے کہ بیماری ہوئی اور اسیطرح کئی برس جو گذرے
شوہر نے طلاق دیا اور وہ بیچاری مصیبت کی ماری جنگل کی جھربیری کھاتی جس سے نہ سیری
ہوتی اور نہ جی بھرتا تھا درختون کے تلے اوقات صرف کرتی پھرتی تھی القصہ بتیالیس برس
یون گذر گئے اور اوس مدت کے بعد ایک بیٹا جنگل مین پیدا ہوا جسکے سر کے بال اور بدن کے
رونگٹے سب سفید تھے یہ حال دیکھکر لوگون نے اوسے لاوذی یعنے پیر نابالغ کا نام دیا جب
پڑہنے کے دن آئے آفت کا پرکالہ نکلا اور چند سال مین بالکل علوم کی تحصیل سے فارغ ہوا
اور شہنشاہ نے اوسکے علم کا شہرہ سنکر بلوایا اور اپنے کتب خانہ کا داروغہ مقرر کیا الغرض جسطرح
بھوکے کو دسترخوان چنا ہوا اور پیاسے کو سرچشمہ بھلا معلوم ہوتا ہے اوسی طرح طالب العلم
کو کتب خانہ موجب فرحت ہوتا ہے اور لاوذی کو جب کتابون کے انبار مین دخل ملا گویا کتاب کا کیڑا ہو گیا اور
چند روز مین ختا کا فیلسوف اعظم کہلانے لگا اور ہر طرف سے شاگرد رجوع لائے اور کئی کتابین اوس نے تصنیف
کی ہین غرض ان سب مین بہتر ایک رسالہ پانچ ہزار آئے کا حکمت عملی مین ہے جسکے وسیلے سے
اوس حکیم کا نام تا قیام قیامت باقی رہیگا اور مذہب اوسکا یہ تھا کہ انسان کی زندگی چونکہ

چند روزہ ہے اوسکو آرام اور خوشی مین کاٹ دینا چاہیے اور تاکہ یہ بات حاصل ہووے ترک
علائق قطعاً واجب ہے کیونکہ جب فکر اپنے کو بڑہانے یا دوسرے کے گھٹانے کی یا خواہش
روپے کی پیدا یا صرف کرنیکی دامنگیر حال رہی یا اور طرح کے دردسر مین اوقات کٹی تو عیش خصیت
ہوجاتی اور آرام روح کو جواب ملتا ہے سوا اسکے جس شے کو اہل دنیا عیش جانتے وہ حقیقت مین
آرام نہین ہے کیونکہ اچھا کھانے پینے پہنے اور دینے لینے کے لیئے فکر چاہیے اور آرام کیواسطے
فکر حرام ہے غرض ترک علائق ترک فکر ہے اور بے فکری خاتمہ عیش دنیوی کا ہے الغرض
اس طور کے مسئلے اس انسان فاضل اور درویش کامل سے کے تھے اور اوسکا علم عمل کے ساتھ تھا
بعد عمر دراز کے وہ مرگیا اور بعض بعض اوسکے شاگرد روپے پیدا کرنیکے لالچ سے یہ بندشین
کرنے لگے کہ بالفرض اگر آدمی تمام شے سے بے فکر ہو لیکن موت کا کھٹکا نہین جانیکا اسیلیے
استاد نے اکسیر کے ایک نسخہ کا اشارہ کیا تھا کہ اوسکے استعمال سے فنا انسان کے نزدیک
نہین آسکتی تھی جب یہ بات مشہور ہوئی ایک عالم کو اسکی خواہش پیدا ہوئی خصوص امرا اور
رنڈیون کو کیونکہ جینے کی آرزو زیادہ انہین کو ہوتی ہے غرض لاکھون آدمی انسان صورت
وبہائم سیرت ان بندش بازون کے مذہب کو اختیار کرنے لگے اور یہ نہ سمجھے کہ اوس نسخہ
بقا کا موجد خود فنا ہوگیا تو پھر اوسکے نسخے کا کیا اعتماد تھا بعد چندے کے حکیم لاوزی
کے شاگرد سب چھوٹے چھوٹے بت استاد کی شبیہ کے بنا کر بیچنے لگے اور لوگ علی الخصوص
بڑے آدمی جو اکثر چھوٹے دل کے ہین اوسکی پرستش کرنے لگے اور اس ابلہ فریبی کی
بندش کو جسقدر عرصہ زیادہ ہوا اوس مذہب کو اوسیقدر پایداری ہوئی اور جب اوس
ایام کے فغفور سب خود اوس بقا کے نسخے کے طالب ہوے اور حکیم کی شبیہ کو سجدہ
کرنے لگے تب عوام الناس صاف مغلطے مین آگئے اور یہان تک لوگ بے بصیرت
ہوگئے کہ دانشمند فلان کو حیرت ہوئی اور جب ایک فغفور جسکا لقب اعوٹی تھا اوس مذہب
کی پیروی مین ہمہ تن مصروف ہوا اور ہر روز اوس اکسیر بقا کو استعمال کرنے لگا تو ایک

وزیر نمک حلال اور دانشمند کو نہایت غم ہوا اور جب کہ بادشاہ کو سمجھاتے سمجھاتے تھک گیا
اوس نے ایکروز کیا کام کیا کہ جو نہین خواص اکسیر کا پیالے لیے حضور مین آیا اور پلانے کا قصد
کیا وزیر نے فوراً اوسکے ہاتھ سے چھین کر خود پی لیا اس گستاخی پر بادشاہ کا منہ غصے سے لال ہوگیا
اور طیش مین آکر جلاد کو بلوایا اس حرکت پر وزیر مسکرایا اور کہنے لگا غلام نے بقا کی دارو پی ہے
تعجب ہے کہ حضور نے مار ڈالنے کا حکم دیا کیونکہ اگر خداوند کا اعتقاد درست ہے تو یہ حکم بیجا ہے
اور فدوی پر کیا امکان کہ تلوار اثر کرے اور اگر آج ہی کے سانحے سے حضور نے اس مکاری
کی حقیقت دریافت کی تو اتبک کچھ نہین گیا اور اب بندہ بھی یہی چاہتا ہے کہ آپ اس جان نثار کو
مار ڈالین اور جب ضرب شمشیر سے سر الگ اور دھڑ الگ تڑپنے لگے دریافت کرین کہ فدوی نے
جو بارہا اس مکاری کے باب مین عرض کیا درست ہے یا غلط القصہ فغفور نے اوس وزیر کی
جرأت اور عقل کی تعریف کی اور عزت بڑہائی لیکن اوسپر بھی اوس کم بخت کو ہوش نہ آیا اور چند روز
مین اوس نسخے کو پی پی کے اپنے کو ہلاک کیا صرف اسی ایک فغفور کی یہ نوبت نہین ہوئی بہت
سے اسی بقا کے نسخے کے استعمال مین اور ہمیشہ جینے کی آرزو مین مر گئے اور اخیر کو ایسا ہوا کہ جب
کسی فغفور نے شرارتین شروع کین تب خواجہ سرا اور وزرا انہین شاگردان لاوزی مین سے
کسی ایک کو ملا کر فغفور کو ایک معتاد اکسیر کی پلا کر رخصت کر دیتے تھے باوجود ان سب باتون
کے کئی فغفور اور ہزارون امیر اور لاکھون چھوٹے بڑے اسی اکسیر بقا کو پی کر فنا ہوگئے لیکن
خاص و عام کا اعتقاد ایسا بڑھا کہ سیکڑون تبخانے حکیم لاوزی اور اونکے خاص مریدون کی تصویرون
کو رکھکر پوجنے کے واسطے تمام مملکت مین بنے اور اوس مذہب کے عالمون کے بڑے بڑے
مرتبے ہوے اور تی انزی یعنے بہشتی حکیم کے خطاب پائے • اس خبط کو ختائیون کے حمق
کی دلیل نہ سمجھنا چاہیے کیونکہ حضرت انسان کی جبلت کا یہ خاص مقتضی ہے کہ جس طرح مشہور
ہے کہ ایک بھیڑیا سو گدہون کو آگے رکھکر جنگل مین اکیلا لیجاتا اور ایک ایک کو گرا کے مار
ڈالتا اور گدہے سب کھڑے رہتے اور چون نہین کرتے اوسیطرح سے عوام الناس کے

خراب اور بدراہ کرنیکو ایک فقرہ کافی ہے اوصرف مہوسی کو دیکھیے کہ اکثر اہل ہند کو اوسکا
کیا خبط ہے کہ ہزارون عالم اور فاضل اور ہوشیار نے اسکے شوق مین اپنا گھر بار چونکے بازو نکو
کھلا دیا اور کچہ بنا پایا غرض جبکہ صرف مال و زر کا لالچ انسان کو اتنا ہے تو اوس چیز کی جو حافظ جان
اور دافع فساد ترکیب بدن ہووے کیسی خواہش ہووگی اس لحاظ سے تعجب نہین کہ اکسیر بقا نے
خدا کے بہت سے پاک بندون کو بہشت تک پہنچایا الغرض بت پرستی کی پہلی بنا ختا مین سطرح سے
ہوئی اور اوس درویش حکیم لاوزی کی باتون کو استادون نے شکار کی ٹٹی بنا کے اور اوسکے
بیر و کہلا کے اہل چین سے یہ خطا کروائی بعد چند روز کے اوس حکیم کے قول اور نصیحت کے عوض
استادون نے تازے تازے فقرے درست کیے اور اپنے علوم مین نجوم اور رمل اور سحر
اور طبابت کو داخل کر کے ایسا حصار کر لیا ہے کہ آجکی تاریخ تک اوس مذہب کے سرگروہ کو
ماندرین کا خطاب ملتا اور امراء کبار مین وہ محسوب ہوتا ہے * دوسرا طریق بت پرستی کا سنہ ۶۵ عیسوی
سے ختا مین مروج ہوا اور اوسکو بودہ کا مذہب کہتے ہین سنہ مذکور مین ہندوستان سے شہور ہو
گیا کہ خاندان ہان سے ایک فغفور کے بھائی جسکا نام منگتی تھا اوسکو طاوسی کے مذہب کے
عالمون نے روح مقدس کی ملاقات کا امیدوار کیا تھا اتفاقاً اوس نے جو سنا کہ ہندوستان مین
بڑا دیوتا ہے جسکا نام بودہ ہے فغفور کو راضی کر کے بہت سے لوگون کو بھیجا کہ وے جاوین
اور دیوتا سے کہین کہ وہ ختائیون پر مہربانی کرے حاصل کہ جب ہندوستان مین لوگ آئے
بودہ کے خادم ایسے ملگئے کہ وے اوسکے ہمراہ ملک چین مین جانیکے مستعد ہووے غرض کہ
جب وے اپنے دیوتا کی کئی تصویرین اور مذہب کی چند کتابین ساتہ لیگئے اوسوقت بودہ کے
مذہب نے ختا مین رواج پایا اور اب ایسا پھیلا ہوا ہے کہ خاص طریقہ ایمان کا یہی ہے *
حالانکہ اسقدر تحقیقات کے ساتہ جسکا مذکور تاریخ مین ضرور ہے ثابت نہین ہوا کہ بودہ کون تھا
اور وہ کس عہد مین ہوا لیکن ماحصل یہ ہے کہ ملک مگدہ یعنے صوبہ بہار مین جب گوتما کے گھرانے
کے بادشاہ سلطنت کرتے تھے اوسی ہنگام مین پیدا ہوا تھا * مرتنجے پنڈت جو علما کے

شاستر کا سرگروہ زبان حال مین ہوا اور کلکتے مین فورٹ ولیم کالج مین علم سنسکرت کا بڑا پنڈت
تھا اوسکی تصنیفات سے ایک تاریخ ہنود راج بلی ہے اوسمین وہ لکھتا ہے کہ گوتما پادشاہ ہوکا
گھرانا مگدہ یعنے ہندوستان کی مسند ریاست پر چارسو برس تک تھا اور اوسی عہد مین اہل دنیا کی
بداطواریون کے سبب ایک فرقہ ناستک یعنے کافرون کا پیدا ہوا جسکا لقب بودہ پرست
ہوا * یہ عبارت پنڈت جی کی ہے اور اونکا بیان اہل سیلان اور برما اور سیام کے قولون کے
موافق ہے کیونکہ وے اپنے دیوتا کو گوتما یا گودما مشہور کرتے ہین اسی لحاظ سے یقین ہے
کہ یہ شخص بودہ گوتما کے خاندان سلطنت سے تھا حالانکہ کبھی تخت پر نہین بیٹھا اور کسب علوم
اور مراقبے سے زیادہ شوق رکھتا تھا * اوسکے باب مین اوس مذہب والے یہ مشہور کرتے ہین
کہ اپنی مان کے بطن سے نکلا نہ طریق معین سے کیونکہ اور خلائق کی طرح پیدا ہوتے ہین اوسکی
ہتک آبرو ہوتی غرض اوسکی مان فوراً مرگئی اور جتنے روز حاملہ تھی ہمیشہ یہ خواب دیکھا کرتی تھی
کہ ایک سفید ہاتھی اوسکے پیٹ مین تھا اور اوسی سبب سے شاید سفید فیل کی بڑی قدر ہندون
مین ہے باوجودیکہ بیشتر لوگ انمین سے بودہ پر لعنت بھیجتے ہین لیکن اسپر بھی اوسکو دسوان
اوتار سمجھتے ہین * غرض پیدا ہونیکے ساتھی بودہ اوٹھ کھڑا ہوا اور سات قدم چلکر آواز بلند سے
پکارا کہ عرش اور فرش کے درمیان میرا سا نہ کوئی بزرگ نہ قابل پرستش کے ہے سترہ برس
کے سن مین اوس نے تین جورو ہن کین اور ایک کیطرف سے بیٹا ہوا جسکو ختائی ما ہو لو
کہتے ہین جب انتیس[۱۹] برس کا بودہ ہوا گھر دروازہ چھوڑ کر بیابان مین چار مریدون کو لیکر چلا
گیا اور تیس برس کی عمر مین توسل مہادیوتا کے ساتھ ایسا ہوا کہ بودہ نے حکم اپنے مذہب کے
اجرا کا دیا الغرض تناسخ کا بانی مبانی بودہ تھا اور حکیم فیثاغورث نے یونان سے جب سفر
ہندوستان کا کیا اسی ملک سے تناسخ کا مذہب اپنے دیار مین لے گیا اور جاری کیا جب بودہ
نے انتقال کیا اوسکے مریدون نے مشہور کیا کہ استاد نے اور صورت پکڑی اور اسیطرح سے
یہ لوگ آج تک کہتے ہین کہ اوسکو موت نہین آئی حالانکہ آٹھہ ہزار دفع پیدایش ہوئی ہے

اور شیر اور ہاتھی وغیرہ کی شکاروں مین اپنے خاص الخاص مخلصون کو اپنی زیارت کروائی ہے
عجب اتفاق ہے کہ چار شخص کہ جنکے اقوال تمام دنیا مین مشہور ہوے اور جسپر کروڑون
آدمی ایمان لاتے ہین وہ سب ایک ہی عہد مین پیدا ہوے چنانچہ گوتما بودہ حکیم فیثاغورث
اور باسدیو مصنف مہابھارت کا اور حکیم کنگ فوسی کی پیدائش اور اونکے طریقے کا رواج
پانا ختا و یونان و تبت و ہند اور اطراف و جوانب کے ملکون مین ایک ہی عہد مین ہوا الغرض
ختا مین بودہ کا مذہب اب خاص و عام کا طریقہ ایمان ہے اور سوا چند باتون کے اسمین اور
پنڈتون کے بید اور شاستر کے اقوال مین بہت سی مناسبت پائی جاتی ہے اور حاصل اور
اصل وصول اوسکا وہی ہے جو مذہب ہنود کا حاصل اور اصل اصول ہے یعنے صرف ایک ہی
روح ہے جو خود جمیع ممکنات ہے لیکن ہیولی کے اقسام مین ساری ہوکر اوسکی تفریق اتنی
صورتون مین ہے جسکو موجودات کہتے ہین چنانچہ دو اصل سبب ہمیشہ سے ہین ایک کو
پروشا دوسرے کو پرکرتی کہتے ہین اور پرکیرتی جو ہیولا ہے ناقص ہے اور پروشا
وہ روح جو ہیولی مین ساری ہوکر اوسکو اقسام شکل و صورت مین تفرقہ پیدا کردیتی ہے
یہان تک مشابہت ہے کہ اوس روح کو زبان سنسکرت مین پروشا اور ختائی زبان مین یانگ
کہتے اور ہیولی کو اوس زبان مین پرکرتی اور ختائی زبان مین ین کہتے ہین اور دونون
زبان کے لغت مین لفظ پروشا اور یانگ کے معنی قوت فاعلی ہے جو ایجاد موجودات کا
پہلا باعث ہے اور پرکرتی اور ین سے مطلب قوت انفعالی ہے جو کہ تکوین کائنات
کا دوسرا سبب ہے سوا اسکے ہنود قوت فاعلی کو لنگ کہتے ہین اور ختائی یانگ کہتے ہین اور
ان دونون لفظون مین زیادہ فرق نہین ہے ایک امر اور بھی قابل ذکر کے ہے تاکہ درمیان
ہنود کے اصل دین کے جو بید شاستر کا ہے اور بودہ کی ملت کے مشابہت معلوم ہووے
بقول پنڈتون کے مہا پروشا نہ کچھ حرکت کرتا نہ سمجھتا نہ خواہش رکھتا ہے اسی وجہ سے
جوگی اور سنیاسی سب جو جنگلون مین جا بیٹھتے ہین آہستہ آہستہ یہ عادت کرتے ہین کہ دو دو ہفتے

آنکھہ بند کئے ایک نشست سے بغیر کسی عضو کی جنبش کے بیٹھے رہتے ہین اور جو کہ یہ ریاضت
نہین برداشت کر سکتے گانجے کا دم لگا کے مبہوت درخت کے تلے بیٹھے رہتے ہین چون کہ
بودہی خدا ئیونکا یانک بقول اونکے نہ کچہ حرکت کرتا نہ سمجہتا نہ کچہ خواہش رکھتا ہے اسیطرح
اکثر اونکے لاما یعنے اوس مذہب کے فقرا ترک علائق کر کے خانقاہ مین افیون کھا کے غوطہ
مین بیٹھے رہتے ہین اور عوام الناس جانتے ہین کہ اوسوقت اونکو بودہ سے قرب حاصل ہے
الغرض اصل اصول بودہ کے مذہب کا تناسخ ہے اور مثل ہنود کے یہ لوگ بیان کرتے ہین
کہ مرگ مین صرف خاکی وجود چھوٹ جاتا ہے اور روح دوسری صورت کی کسی شے مین ساری
ہو کر اوسکو جان دیتی ہے اور انسان اگر مرتے دم تک بدی کرتا اور گناہون مین آلودہ رہا
تو بہائم کی ناچیز اور ادنی قسمون مین سے کسی مین داخل ہوتا ہے اور جس مدت تک اوسکی عصیتون
کی سزا کی میعاد پوری نہین ہوتی ایک حیوان کے جسم سے دوسرے مین اور دوسرے سے تیسرے مین
وہ روح ماری پھرتی ہے غرض اسی تناسخ کو جو اکثر لاما ایک وسیلہ معقول عوام الناس کے
ٹھگنے کا مقرر کرتے ہین چنانچہ ایک نقل قابل سننے کے یہ ہے کہ دو لاما جو سیر کرتے ہوے
ایک متمول دہقانی کے دروازے سے گذرے تو کئی بطین موٹی تازی قابل کھانے کے
نظر آئین اونہین دیکھتے ہی یہ دونون لاما سجود مین آئے اور آہ وزاری کرنے لگے گھر والی
نے جو یہ صورت دیکھی فوراً اونکے پاس آئی اور تفتیش حال کرنے لگی اون دونون مکارون
نے آنسو پونچھکے جواب دیا کہ ہمارے والدین کی اروحین انہین بطون مین ہین معلوم نہین
کہ تم کس وقت انہین مار کے کھا جاؤ گے اور ہم اس رنج سے ہلاک ہو جاوینگے اوس نیک بخت
سادہ دل نے رحم کھا کر جواب دیا کہ حقیقت مین میرا ارادہ ان بطون کے بیچنے کا تھا اگر یہہ
تمہارے والدین ہین تو مین اونکو بہت حفاظت سے رکھونگی اور کسیکو مارنے یا بیچنے ندونگی
چونکہ یہ مقصد اونکا نہ تھا اونھون نے جواب دیا کہ اے بی بی تم عورت ہو اگر تمہارے شوہر
نے اون کو جدا کرنے یا کھا جانیکے باب مین ضد کی تو تمہاری بات کب پیش رفت جائیگی اس

اونکو اگر اذیت پہنچے گی تو ہماری جان جائیگی حاصل کلام یہ ہے کہ اون لاموں نے اوس
عورت کو یہ فریب دیکر اور رو رو کے یہ جگہ اوسکے دل مین کی کہ اوس نے لیطادن کو اونکے حوالے
کر دیا فوراً اودسے گئی سجدے شکر اپنے اور آداب فرزندانہ کے ادا کرکے لیطادن کو بغل مین دبا کر
لیگئے اور شام کو کباب لگا کر کھا گئے + بودہ پرستون مین برخلاف ہندؤن کے ذات کا
امتیاز نہین ہے اور اگرچہ ایک خدا پر ایمان لانا موافق اونکے اصل طریقے کے واجب ہے
لیکن جو صفتین ذات پروردگار کی عیسائی اور مسلمان اور یہود کی کتابون مین مذکور ہین یعنے
کریم و رحیم اور پیدا کنندۂ موجودات اور باقی بذات خاص ہے اور ہر چیز کی بقا و فنا پر قادر مطلق
ہے یہ صفتین بودہی بیان نہین کرتے کیونکہ بقول اونکے یانگ نے کسی کو پیدا نہین کیا
اور کوئی شئے کیسا ہی بد کیون نہووے اوسیکا ایک جزو ہے اور اوسکی ذات سے فرق
صرف بسبب اوس مقدار ہیولی کے ہے جو اوسکے ظاہر اوجود کی ترکیب مین صرف ہے اور
اسی لحاظ سے آفتاب اور آتش اور ہوا اور روح انسان بلکہ بہائم کی جان سب بمنزلہ خدا کے
ہین الغرض بودہی سب کافر مطلق ہین اور بسبب اسکے کہ وے ہر چیز کو خواہ پاک خواہ
پلید ہووے خدا کے وجود کا ایک جزو جانتے ہین اونکو بُت پرست کہنا بجا ہے + مملکت
ختا مین اسلام بھی جاری ہے اور نو سو مسیحی مین اوس مذہب کا رواج اوس دیار مین ہوا
اور کئی بڑے بڑے شہر صرف مسلمان ختائی سے آباد ہین اور تحقیق ہے کہ تین سو برس
فغفوران ختا کے حضور مین مسلمان سب مہندس اور ہیئت دان تھے اور زائچہ اور تقویم
وغیرہ تیار کرنے کے لیے مقرر تھے معلوم نہین کہ کسطور سے ختا مین پہلے اسلام شروع ہوا
لیکن تحقیق ہے کہ کتنے دنون آپس ہی مین شادی بیاہ کرکے رفتہ رفتہ اس قوم کو ترقی ہوئی
بعد اوسکے غربا کے لڑکون کو خرید کرکے ختنہ کردیا اور اوسیطرح سے کافرون کے لڑکیونکو
لیکر اون سے بیاہ کردیا اور ایک دفعہ جب قحط سالی کے سبب سے صوبہ شانک تانک مین
وہ حالت تنگی کی ہوئی کہ مان باپ نے اپنے لڑکون کو بیچنا شروع کیا مسلمان ختائی اولاد کفار کو

خرید کرکے اپنے مذہب مین لائے الغرض اہل اسلام کی بڑی کثرت ختا مین ہے اور بہت سے
شہر صرف اونھین سے آباد ہین اور کسی غیر مذہب والے کو اپنے جوار مین بسنے نہین دیتے لیکن
جسطرح سے ہندوستان علی الخصوص بنگالے کے عوام مسلمان بسبب صحبت ہنود کی تاثیر کے
سبب سے بہت سی باتین ہندؤن کی اخذ کرتے ہین اور معیوب نہین جانتے اوسیطرح سے
یہ مسلمان ختائی بھی بودھیون کی بعض رسمین بجالاتے ہین + دانشمندون کے روبرو راقم کو تاثیر
صحبت ہنود کے باب مین جو ہند اور بنگالے کے عوام مسلمانون مین ہوئی ہے احتیاج سند لانا
نہین ہے غرض کج طبع اور نافہم کے واسطے اتنا ہی کافی ہے کہ باوجود حکم شریعت محمدی کے
بنگالی دہقانی مسلمانون مین اوس عورت کی جسکے شوہر نے بچپن یا جوانی مین انتقال کیا ہو
مثل ہنود کے پھر شادی نہین ہوتی سوا اسکے ہر قسم کی شادی اور بیاہ مین ڈہول اور تاشے کا
بجوانا اور کنچنیون کا نچوانا مانند ہنود کے ہے ہولی کھیلنا اور عبیر اوڑانا اور جتئے کے ایام
مین عورتون کا فاقہ کرنا اور پھل پھلہری سے روزہ کھولنا منسا کی بار کرنی جو کہ بنگالے مین وج
ہے مار سیاہ کی پوجا اچھے مسلمانون کی بہو بیٹیان کرتین اور مثل عورات ہنود کے دودھ پیرا
چڑہاتی ہین اور اس سے زیادہ تر کفر کیا ہے کہ اکثر خاص و عام اہل اسلام کے ستیلا کی پرستش
کرتے ہین الغرض اسیطرح سے ختائی مسلمان بھی نصف بودہی ہین اور مثل بعض ہندوستانی
مسلمانون کے صرف زبان سے کلمہ محمدی پڑہتے ہین + حالانکہ کئی فرقے بت پرستون کے
ختا مین پھیلے ہین لیکن قدیم مذہب کی بہت سی باتین منسوخ نہین ہوتین چنانچہ اس اطراف کے
ایام مین مغفور مطابق رواج قدیم کے اپنے جلو مین تمام اقربا اور وزرا اور امرا اور چھوٹے بڑے
عہدے والون کو لیکر چیپین کے صدر معبد مین جاتا اور پروردگار عالم کی پرستش کرتا ہے اوس
معبد مین کسی بت کا دخل نہین ہے اور وہان صرف اوسی واجب الوجود کی پرستش ہوتی ہے
جو جز و کل عالم پر محیط اور موجد موجودات اور لاشریک ہے + تین روز قبل اس نماز کے منادی
ہوتی ہے کہ ہر شخص روزہ رکھے اور گوشت اور مچھلی اور دودھ اور مٹھائی اور شراب اور کباب

اور لذیذ چیزون سے پرہیز کرے اور پارسا اور محترز رہے اور سوا عبادت کے کسی کار دنیوی مین
مشغول نہووے اور قطعاً ترک لذات کرے تا کہ داخل حسنات ہووے اکثر لوگ اوس پر عمل کرتے
ہین اور فغفور دربار کر کے تمام امورات خانگی اور ملکداری کو معطل رکھکر تین شبانہ روز گوشہ گزین
ہوکر وظیفہ اور دعا پڑہتا اور سوا او بالی چیزون کے کچہ نہین کہاتا ہے جس روز نماز ہوتی ہے
علی الصباح فغفور کی سواری نہایت دہوم دہام سے نکلتی ہے ٭ پہلے کئی ہزار نشان بردار پر تکلف
پوشاک زرباف پہنے اور سونیکی مرصع اور جواہر نگار چھڑیون پر نشان اوڑائے دورویہ نکلتے ہین
اور اونکی قطار کا طول چار ہزار قدم سے زیادہ ہوتا ہے اونکے بعد ماہی اور مراتب والے اور
لیساول اور ہزارون برچھی بردار زرین نگار برچھیان لیے ہوے نشان بردارون کی قطار
کے پیچھے چلتے ہین اور اونکے بعد فغفور ہوادار جواہر نگار پر سوار رہتا ہے جسکے اوٹھانے والے
اڑہائی تین ہزار کہار ہوتے ہین اور قیمتی کمخواب اور اطلس کا لباس اونکے گلے مین ایسا ہوتا ہے
کہ دولہ معلوم ہوتے ہین غرض شہنشاہ کی سواری کے پیچھے شاہزادے اور فغفور کے عزیز و اقربا
ایک سے ایک اپنے کو آراستہ و پیراستہ کئے ہوے پیادہ پا آہستہ آہستہ قدم بقدم پای رکاب
مین رہتے ہین اور بعد اونکے وزرا اور امرا اپنے اپنے مرتبے کے موافق زر و جواہر سے لدے
ہوے اوسی چال سے اقربائے فغفور کے بعد جلو مین چلتے ہین اور سبکے پیچھے لاکہون اہل شہر
چہوٹے بڑے اپنے کو حتے الامکان بنائے ہوے جلوس کے ہمراہ رہتے ہین فغفور کی سواری
کے آگے باجا بجتا جاتا ہے اور سیکڑون خوش گلو تال سُر ملائے ہوے ایسی خوش انداز شیرین
آواز سے الاپتے ہین کہ مرغان سحر کے چہچہون کی کیفیت حاصل ہوتی ہے اور یہان تک خوش
آوازون کی جادوگری کام کرتی ہے کہ اوس جمعیت مین کہ کئی لاکہ آدمی کی ہوتی ہے ایک
آواز خلل انداز کہین سے نہین آتی اور جب موقع موقع سے گانا بجانا ایک دو لمحے کے لیے موقوف
ہوتا ہے اوس بڑی جمعیت مین بیابان کا سناٹا ہوجاتا اسطرح سے دل سبہون کا محو ہوجاتا ہے
اور کان اون صداؤن کا مشتاق اوسیطرف متوجہ رہتا ہے الغرض اس جلوس کی کیفیت

اول تو شاید ہزار قلم سے لکھی نہین جاسکتی اور اگر لکھی بھی جایگی تو مثل افسانہ کے معلوم ہوویگی
حاصل یہ ہے کہ فغفور اپنے اہالی و موالی کے ساتہ اوس روز نماز کے لیے صدر معبد مین جاتا ہے اور
چونکہ تمام رعایا کا قبلہ گاہ ہے سجدے مین پہرون سبکی طرف سے رہتا اور دعا مانگتا اوسکا قصور
اپنے ذمے لیکر معاف چاہتا ہے * جب فغفور وہان سے پھر کر دولتخانے مین آتا ہے ناچ اور رنگ
اور کہانا پینا شروع ہوجاتا ہے اور تمام شہر مین عیش و عشرت کی دہوم ہوتی ہے اور اسطور پر قدیم
مذہب کے موافق شانٹی یعنے پروردگار کی نماز راس السرطان کے ایام مین ایکدن ہوتی ہے *
دوسرا دستور قدما کا ہنوز اوس ملک مین اسطور پر جاری ہے کہ شروع بہار مین فغفور ہل جوتنے
اور کھیتی کرنیکو سیانک یانک یعنے قدیم کشت کارون کے میدان مین جاتا ہے اور اوسکا سامان
اسطرحپر ہوتا ہے کہ جب تین دن اوسے باقی رہے فغفور تین اقربا اور نوامیرون کو حکم کرتا ہے
کہ وسے روزہ اور پرہیزگاری اور عبادت کرکے قابل رسومات کی شرکت کے ہووین اور خود
فغفور اس ریاضت شاقہ کو سبسے پہلے اختیار کرتا ہے اور جس روز کہ اس رسم کی ادا کی صبح
ہوتی ہے فغفور کی سواری اوسی دہوم اور تکلف سے نکلتی ہے جو پیشتر مذکور ہوا ہے اور
صدر معبد کے قریب وہی میدان جسکا ذکر ہوا چاردیواری سے گھیرا ہوا اسی رسم کی ادا کے
لیے مخصوص ہے فغفور اوسکے اندر داخل ہوکر بہت سامان سے شانٹی یعنے پروردگار عالم
کی نماز کرتا اور بہت سی چیزین پھل اور اناج کی قسم سے نیاز دیکر اوس رسم کی ادا کرنے مین متوجہ
ہوتا ہے چالئیس کھیتی کرنیوالے فغفور اور اقربا کے ہلون کو لیے رہتے ہین اور جب فغفور نے
لباس شاہانہ اوتارا اور زراعت کرنیوالون کی پوشاک پہنی تو ایک ہل سامنے آتا ہے اور
فغفور اپنے ہاتہ سے ہل کو تھام کر مثل اون لوگونکے جوتنا شروع کرتا ہے اور اونہین امرا سے
دو شخص تخم ریزی کرتے ہین جب کھیت کے ایک کونے کا دو پھرا اسطرحپر ہوتا ہے فغفور
ہل کو چھوڑکر کنارے بیٹھتا اور اونکے تینون اقربا ایک ہل لیکر جوتتے اور بوتے ہین جب اونکی
باری ہوچکتی ہے جتنے مزارع کہ وہان جمع رہتے ہین اور وہ لوگ لاکھون ہی ہوتے ہین سب

فغفور کے سامنے کھیتی کرنے کے آلات لیکر آتے اور مجرا کرتے ہین اوس روز اونہین سبھون کا
دربار ہوتا ہے اور جسکو جو عرض حال کرنا ہوتا ہے عرض کرتا اور اپنی داد کو پہنچتا ہے بعد برخاست
دربار کے اون لوگون کی ضیافت ہوتی ہے اور کئی فغفور کا ہمیشہ یہ قاعدہ تھا کہ اہتمام اوس
دعوت کا آپ ہی کرتے اور سبکو کھلا پلا اور رخصت کرکے دولتخانے جاتے تھے اور جب کسی نے
پوچھا کہ حضور اتنی تکلیف کیون کرتے ہین تو جواب دیتے کہ سال بھر محنت کرکے یہ سب ہمکو کھلاتے
ہین حیف کہ ایک روز ہم سے اتنا بھی اوسکی عوض مین نہو سکے یہ رسم جو فغفور ہر سال کرتا ہے
حکمانے قدیم الایام مین اسواسطے مقرر کیا ہے کہ سب پر زراعت کا رتبہ معلوم ہو اور حقیقت
ہے کہ دنیا مین جو زمیندار ہے وہ اپنی حد مین بادشاہ ہے

گیارہوان باب

دستورات سلطنت ختا کے بیان مین

ولایت ختا مین قدیم سے دستور ہے کہ ہر سال تمام مملکت کی رعیت کا شمار کیا جاوے اور جتنے
لوگ کہ پیدا ہوے یا مر گئے اور جیتے رہے سب کی حساب کی فرد فغفور کے حضور مین گذرتی ہے
اس دستور کے فوائد ظاہر ہین کیونکہ اسی شمار کی رو سے قحط سال مین یا نقصان جب یکا ہوتا ہے
سرکار مدد کرتی ہے ❊ پوشاک کے باب مین قوانین ہین اور فغفور سے ادنی غلام تک اور بادشاہ
بیگم سے خواص تک سب کے واسطے جس رنگ اور قیمت اور وضع کی پوشاک مناسب ہے سبکا انداز
معین و مقرر ہے اور یہان تک اس امر مین تاکید ہے کہ رستون مین جسکو دیکھیے گا بے تامل
پہچان لیجیے گا کہ فلانے رتبے کا یہ شخص ہے چنانچہ زرد رنگ سوا بادشاہ اور اونکے بیٹے
اور قریب اقربا کے دوسرا نہین پہن سکتا ہے اور حالانکہ زرد رنگ انہین لوگون کے لیے
ہے لیکن سنجاف قور جہالر طوئی حاشیہ وغیرہ مین بہت فرق ہے امرا کے لیے سرخ اور سیاہ
اور نیلے اور نافرمانی ریشم کی پوشاک معین ہے گھنڈی اور سنجاف کی رنگت اور وضع سے
ادنی اور اعلی پہچانے جاتے ہین اہل حرفہ کے واسطے سیاہ اور نیلا سوتی کپڑا مقرر ہے عیدون

مین اور شادی بیاہ مین سب کو تکلف کرنیکی اجازت ہے لیکن اور دنون مین جہان کوئی دستور کے
احاطے سے باہر گیا سزا کے دائرہ کے اندر آیا ٭ ساخت مکانات و عمارات مین علی ہذا القیاس ربط و
ضبط ہے اور اپنے اپنے مرتبے کے برابر سبکو مکان بنانا ہوتا ہے اور جو تکلفات معماری مین انکو
مین کیے جاتے ہین فغفور اپنے دولتخانے مین نہین کرسکتا ٭ باب سابق مین بیان ہوا ہے کہ کشتکاری
مین بڑی عزت ہے چنانچہ فغفور کو ہل جوتنے مین ننگ و عار نہین ہے اور اس فرقے کے آدمیون کو جو
ستاتا ہے دوسرون کی نسبت دونی سزا پاتا ہے اور اگر کبھی کسی مزارع نے نالش کی کہ اوسکی مصیبت
کے وقت شہر کا حاکم خبرگیران نہین ہوا تو موافق دستور کے مقدمے کے فیصل ہونے تک سرکاری
عہدون سے معطل کیا جاتا ہے یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ جسطرح اور ملکون کے کشتکار اکثر جاہل اور اجڈ
ہوتے ہین اوسیطرح ختا مین بھی ہین ایسا نہین ہے کیونکہ علم کے حاصل کرنے کے لیے متعدد
مکتب خانے سرکار کیطرف سے سرگانو مین مقرر ہین اور تمام امیر و غریب کو سب علوم یکسان تعلیم
کیے جاتے ہین ۱۷۳۲ء مین فغفوریان چین نے تمام صوبہ دارون اور حکام شہر پر فرمان صادر
کیا کہ جنکی تحت مین جو کشتکار نیک نہاد اور زراعت کا سلیقہ اورون سے بہتر جانتا ہو اوسکی تعریف
حضور مین ہر سال کیجاوے تاکہ وہ سرفراز ہووے اور دوسرے لوگ سرکار کی شفقت و عنایت
دیکھکر سبقت کرین اور حقیقت مین ایسی سرفرازی ہوتی ہے کہ غریب صاحب آبرو کے واسطے
پادشاہت کا مرتبہ رکھتی ہے چنانچہ جسکو سرفرازی ہوتی وہ ناظمون اور حاکمون کے برابر بیٹھکر
چاہ پی سکتا ہے اور ماندین کا لباس پہنتا ہے اور جب تک جیتا رہتا ہے وہی عزت پاتا ہے
اور مرنے کے بعد اوسکے تابوت کے جلو مین امرا چلتے ہین اور اوسکا نام ساتھ خطاب کے لوح پر لکھہ کر اوس
مکان مین جہان ختائی اپنے بزرگون کا نام تختیون پر لکھہ رکھتے اور ہمیشہ جاکر سجدہ کرتے اور
لوبان جلاتے ہین رکھا جاتا ہے چونکہ ہر ایک خاندان والے چھوٹے بڑے اپنے اپنے بزرگون کا
نام تختی پر لکھکر ایک جدی مکان مین رکھتے ہین اور فغفور کے دولتخانے کے قریب ایک
مکان مخصوص اسواسطے ہے کہ جو لوگ نمود پیدا کرین اونکا نام بعد موت کے اوس مین لکھکر

رکھا جاوے اسی لیے جو صاحب زراعت ناموری حاصل کرتا اور سرفراز ہوتا ہے اوسکا نام اوس مکان مین بعد مرگ کے لکھکر رکھا جاتا ہے اور فغفور وہان جاکر اوس تختی کو سجدہ کرتا اور لوبان جلاتا ہے جسطرح سے اپنے بزرگوارون کے نام پر رسومات کو ادا کرتا ہے ✤ غلام اور لونڈی خریدنے کا دستور ختا مین آگے نہ تھا مجرم جو شخص ہوکر قانون کی رو سے فغفور کے بندیخانے مین داخل ہوتا وہی غلام ہوتا تھا لیکن جب غربا کی اولاد کثرت سے بڑہی اور مفلسی و تنگی آ حال ہوئی غلام و کنیز کی خرید و فروخت شروع ہوئی اور رفتہ رفتہ پھیلی یہان تک کہ دستور ہوگیا اور جب حکما نے دیکھا کہ بائع اور مشتری دونون کو آرام ملنے لگا اور آقا نے اپنے بندونکو مثل فرزندون کے پالنا شروع کیا تو انہون نے بھی جائز رکھا مگر یہ قانون جاری کیا کہ اگر غلام زرخرید کو آقا کے آگے لاوے تو آزاد ہونا اوسکا ممکن تھا لیکن جب تاتاریونکا دور ہوا تو یہ قانون منسوخ ہوا اور اب جو غلام ہوتا ہے مدت العمر ویسا ہی رہتا ہے ✤ جس نے ختا کی قدیم تاریخین نہین دیکھین اوسے کسی اور ملک کی تاریخ سے نہین معلوم ہوویگا کہ خواجہ سرا کی بنیاد کب سے ہے اور اگر کسی تذکرے مین کسیکی نظر سے گذرا ہو تو خیر لیکن نامہ نگار نے کھین نہین دیکھا حالانکہ اوقات اپنی دس برس کے سن سے چھبیس ۲۶ برس کی عمر تک جواب ہے تاریخ بینی مین صرف ہوئی ہے الغرض یونان قدیم اور روم قدیم کی تاریخون مین اور پیمبرون کی حدیثون مین خواجہ سراؤن کا حال بجز ایک دو مقام کے دیکھنے مین نہین آیا اور چونکہ اون لوگون کا دور ایک وقت مین سب ملکون مین ہوا ہے اور خصوص ختا مین اونکے بخت کا ستارا کئی بار چمکا ہے اسواسطے اونکے حال کو اس جگہ پر تفصیلاً لکھنا چاہیے ✤ قریب ساڑہے چار ہزار برس کے ہوا کہ ختا مین عضو تناسل کاٹنے کی سزا زانی اور سرکش کے لیے مقرر ہوئی تھی اور جو اوس اذیت کے بعد زندہ رہتا فغفور کے محل سراؤن مین خاک روبی اور دربانی اور دوسری پوچ خدمتون مین مقرر ہوتا اور یہ لوگ مدتون اسی صورت پر رہے غرض جب حضرت عیسیٰ کے سات سو بیاسی برس پیشتر فغفوریون مین بیٹھا اور عورت کا مطیع اور فرمان بردار بہت ہوا ایک خواجہ سرا زبان آور عقلمند

اور چاپلوسی کرکے حضور تک پہنچا تب شہنشاہ کی ایک حرم نے جسکا نام پوسی تہا اور فغفور اوسکو
بہت عزیز رکھتا تھا اوس خواجہ سرا کے وسیلے سے بادشاہ بیگم کی ایسی برائیان فغفور کے کان تک
پونہچائین کہ اوس زن مرید نے بیچاری کو طلاق دے اور اوسکے عوض پوسی سے نکاح کرکے بادشاہ
بیگم بنایا غرض جب اوسکی مراد ملی اوسی خواجہ سرا ے ناسزا کو اوس نے محلسرا کا بالکل اختیار دیا
گویا نواب ناظر پہلے وہی بنا اگر فقط اوسی ایک نکمے تک یہ عہدہ رہتا تو اوتنی بلائین ختا پر نازل
نہوتین لیکن رفتہ رفتہ اوسی بدذات عورت نے تمام بڑے بڑے عہدے خواجہ سراؤن کو دلوائے
یہان تک کہ خود فغفور شطرنج کے بادشاہ کیطرح بادشاہی کا فقط نام ہی رکھتا تھا اور یہ سب جو چاہتے
سو کرتے تھے جب روز بروز اونکو اوج ہوا اکثر دنیا پرستون نے قطع آلت کرنا طالع کی یاوری
سمجھی اور لڑکون کو خرید اور خواجہ سرا بناکر فغفورون کے سرکار داخل کرنے لگے یہان تک کہ بہت سے
امیر اپنے چھوٹے بیٹون کو خواجہ سرا بناکر فغفور کو نذر کرتے تھے تاکہ مزاج سلطانی مین زیادہ دخل
ہووے اور اپنا آدمی ہر وقت بادشاہ کے پاس رہے بعد چند روز کے خواجہ سرا جسکو چاہتے
فغفور بناتے اور ہمیشہ اپنی قوم سے ایک کو وزیر اعظم کرتے تھے جسوقت اس تاریخ کی دوسری جلد
ملاحظہ سے گذریگی مفصل معلوم ہوویگا کہ کیا کیا فتور اون لوگون نے ختا مین برپا کیے غرض
اس مقام کے واسطے اتنا ہی کافی ہے کہ جب مانچو تاتار سب مالک ملک ہوے خواجہ سراؤن
کی دولت اور اقبال کا آفتاب غروب ہوگیا اور روز سیاہ ادبار کا انکے دیکھنے مین آیا اور
مانچو تاتار کا دوسرا فغفور کانجی جب کم عمر تھا اور نائب سلطنت اوسکے اہل قرابت مین سے
ایک شخص تھا اوس وزیر نے کئی ہزار خواجہ سراؤن کو محلون سے نکال دیا اور تانبے کی بڑی
بھاری لوح پر ایک قانون کھدوایا کہ تاتار کے عہد دولت مین خواجہ سرا کو عہدۂ جلیلہ کبھی نہ ملے
یہ تختی [illegible] موجود ہے جب فغفور بالغ ہوا اوسنے اپنے نائب کے قانون کو بحال رکھا اور
مناسب سمجھکر خواجہ سراؤن کو زیادہ توڑا اور اپنے لڑکون کو اس باب مین سمجھایا تاکہ اوسکی اولاد
مین بھی دستور جاری رہے کہ اوس بدقوم کو کبھی ثروت نہووے غرض بعض بعض فغفورون نے

چاہا کہ اُنکو ایک قلم موقوف کیجیے اور بسبط خط کا کام اون سے نہ لیجیے اور محلسرا مین مطلق جانے نہ دیجیے اور چند روز مستورات اونکے عہدون پر متعین رہین لیکن جب کام کے انجام مین خلل واقع ہوا مجبوری سے خواجہ سراؤن کو پھر دخل دیا لیکن نہ ویسا جیسا کہ آگے تھا پھر بھی بیگمات کے سبب سے انکی دوا اون مین ایسا پیش رہتا ہے کہ وزیرون کی خیر اوسکو ملائے رکھنے سے ہے اور جب تک وہ بنا رہتا ہے یہ بگڑتے نہین غرض بیخ و بنیاد اونکی ایسی ہل گئی کہ اب اونکا قائم ہونا محال ہے اور تمام ختا مین چھہ سات ہزار خواجہ سرا ہونگے اور عہدہ اونکو فغفور اور اوسکے عزیزون کے یہان باغات اور گورستان کی داروغگی اور محلسرا کی دربانی اور درمیان مرد و عورت کے درمیانی ہونیکا ہے * دارالامارہ پچین مین ہر سال فغفور کی طرف سے جنتری چھپتی ہے اور اوس تقویم کو درست کرنیکو عیسائی پادری مقرر ہین اسمین خسوف و کسوف کا ذکر ہوتا ہے یہ تو سال بسال چھپتی ہے لیکن پچین مین روزانہ ایک اخبار پچاس ورقون کا جاری ہے اور فغفور کے حکم اور نظام اور حکام کی عرضیان اور اونکے نقشون کی صورتحال اور ہر موضع اور شہر کی کیفیت اور چھوٹے بڑے ماندرینون کی بحالی اور معزولی اور سرفرازی کی وجہین اور تمام خبرین نیک و بد مملکت کی اس اخبار مین چھپتی ہین * ہر صوبہ دار کا خطاب تاوسو ہوتا ہے اور وہ اپنی سرحد مین مثل بادشاہ کے فرمان روا ہوتا ہے جب وہ باہر نکلتا ہے تو پانچ چھہ ہزار لوگ اوسکے جلو مین ہوتے ہین رعایا گھٹنے کے بل اوسیطرح کورنش کرتے ہین جیسا کہ فغفور کے حضور مین مقرر ہے تمام تحصیل اوسکے پاس داخل ہوتی ہے اور وہ اپنے سب محکمون کا خرچ وضع کرکے باقی کو سرکاری خزانے مین بھیج دیتا ہے اور جتنی کچہریان اور اہلکار صوبے مین ہین سب اوسکے تابع ہوتے ہین جسکو چاہتا ہے گھٹاتا اور جسکو چاہتا ہے بڑھاتا ہے جب خونی کو واجب القتل تجویز کرتا ہے فغفور سے اجازت منگوا کے قتل کرتا ہے اور یہی تمام قلمرو مین جاری ہے * ختا کے اہلکارون کے درجے ہوتے ہین مثلاً اگر ایک نے خفیف قصور کیا اور اپنے فرقے مین پہلے درجے کا ہے تو اختیار ناظم کو ہے کہ اوسے تین یا چار درجے

گھٹا کے اوسکے منصب سے اوسکو گرا دیوے اور جسکی خفت اور ہتک عزت اسطرحپر ہوتی ہے
اوس بیچارے کو اپنے پروانون کا سرنامہ اس عبارت سے خود لکھنا ہوتا ہے مین فلان شخص
فلانے درجے سے فلانے رتبے تک نازل کیا ہوا حکم ناطق یون اجرا کرتا ہون غرض جس غیرت والے
کو دس بیس دفعہ روز اسطرحپر پروانہ لکھنا ہوتا ہوگا تو ہر دفعہ ایک صدمہ روح کو پہنچتا ہوگا الغرض
جب کوئی اسطرحپر ذلیل کیا گیا اور اوسکے بعد نیکنام ہوا اور ناظم نے اوسکی تعریف حضور مین
لکھ بھیجی تو پھر اوسے سرفرازی حاصل ہوتی ہے اور حالانکہ دستور ہے کہ کسی حاکم کو اوس شہر
یا موضع مین جہان کا وہ باشندہ ہووے یا جہان اوسکے بہت سے خویش و اقربا ہون خدمت
سرکاری نہین ملتی لیکن جب کسی شخص نے مدت تک نیکنامی سے نوکری کی اور نمک حلالی مین سیاہ
بال سفید ہو گئے تو اوسکو اپنے وطن کا عہدہ ملتا ہے اور یہ بڑی سرفرازیون مین داخل ہے کیونکہ
جو شخص پیری مین اپنے گھر رہتا اور پوتون اور نواسون کو ہر گھڑی اپنی آنکھون سے دیکھا کرتا
اور آخر عمر مین اپنے یگانون کو اپنا آرام جا اور خدمت گذار پاتا ہے اوسکے برابر نصیبور کون ہے
جسطرح سے اہل قلم کے لیے جزا و سزا مقرر ہے اوسیطرح اہل سیف کیواسطے بخشش و سیاست موافق
اونکے کردار کے ظہور مین آتی ہے ٭ جب فغفور کی فوج لڑائی پر جاتی ہے دونی تنخواہ سبکو ملتی ہے
تا اونکے آل و عیال کو کھانے پینے کی پریشانی نہووے اور دستور ہے کہ اگر کوئی مان باپ کا
اکیلا بیٹا یا کہ اوسکی بیوہ مان ہووے تو اوسکو لڑائی پر نہین بھیجتے اور جو بہادری کرکے مارے
جاتے ہین اونکی بڑی قدر کیجاتی ہے اور اونکی جورو اور بیٹے کے لیے وظیفہ مقرر کیا جاتا ہے اور
اوسکے ہتیار گھر بھجوائے جاتے ہین تا بزرگون کی قبرون کے پائین دفن ہووے یہ عوام سپاہ
کیواسطے ہے لیکن سردارون کے لیے کچھ زیادہ ہوتا ہے اور اونکی لاش کو مصالح دیکے اونکے
گھر بھیجدیتے ہین اور اونکی حرمت کے موافق ویسی شان اور تجمل کے ساتھ اونکی لاش روانہ
ہوتی ہے ٭ ختا مین رعایا کی سات قسمین یا درجے ہین اول درجے کے فضلا یا اہل قلم دوسرے
رتبے کے اہل سیف تیسرے کے طلبہ علوم چوتھے کے لاما اور دیورون کے دوسرے فرقون کے

خادم پانچوین کے زراعت پیشہ چھٹے کے اہل حرفہ اور ساتوان سب سے چھوٹا رتبہ ارباب
تجارت کا ہوتا ہے سوا ختا کے ہر ملک مین سو پچاس آدمی ایسے دولتمند ہوتے ہین کہ بادشاہ
کو ضرورت کیوقت قرض دیتے ہین لیکن حکماے ختا نے دنیا کو محل خطر اور اہل دنیا کو مار سیاہ
سے بدتر سمجھکر ایسے قاعدے مقرر کیے ہین کہ کسی رعیت سے سلطنت کو خطرہ نہین + راقم نے
مذکور کیا ہے کہ ختا مین موروثی امارت نہین ہے اور یہ بڑا سبب ہے کہ دولت کسی شخص کے گھر
مین قیام نہین کرتی ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ اولاد کی کثرت روز بروز زیادہ ہوتی جاتی ہے
اور چونکہ دستور ہے کہ ترکہ آبائی سب لڑکون کو برابر ملتا ہے کسی کے ہاتھ باپ کی سب دولت
نہین آتی ہے تیسری وجہ رعیت کے پاس زیادہ دولت نہونے کی تب معلوم ہووے جب
تفصیلاً ہر درجے کی رعیت کی حقیقت حال بیان کیجاوے چنانچہ اول درجے کے مانڈرین ہین
اور اونکا حال آگے مذکور ہوچکا ہے یہ سب غربا کے لڑکے ہوتے ہین اور اپنے باپ کے گھر سے
کچھ لیکر نہین آتے جو کچھ برسون مین حاصل کرتے ہین وہ نوکری کے وسیلے سے ہے اسپر بھی اگر
دستور ہوتا کہ اپنے وطن یا اوسکے قریب کسی ضلع مین خدمت ملتی تو اپنے اہل وعیال کو ساتھ
لیجانیکی ضرورت نہین ہوتی تب اپنے گھر مین ماہ بماہ کچھ بھیجتے اور زمینداری مول لیتے اور رفتہ
رفتہ معاش کو بڑہاتے لیکن جب مسافت بعید پر انہین جانا ہوا اور سارے گھر کو ساتھ لیجانا پڑا
تو اوس بیگانہ جگہ مین معاش غیر منقولہ کر نہین سکتے اور معاش منقولہ ناپایدار ہوتی ہے + اور فرض
کیا کہ مانڈرین نے روپے بھی جمع کئے لیکن اتنی فراغت کسیکو حاصل نہین ہوتی کہ زیادہ پس انداز
کرے اور اگر کسی مرتشی نے کچھ لیا بھی تو جاسوس سرکاری فوراً خبر دیتا اور وہ سارا مال چھن جاتا
اور خزانے مین داخل ہوتا ہے بہرحال اگر ایک مانڈرین نے جمع بھی کیا اور مر گیا تو اوسکے لڑکون
کو فقط باپ کی جمع پر تکیہ کرنا ہوتا ہے اس طرح گنج قارون بھی بیٹھے بیٹھے آدمی تمام کرسکتا ہے +
اب دوسرے درجے والے اہل سیف کا حال سمجھ لیجئے کہ وہ کون سی صورت معاش کی رکھتے ہین +
جس ایام مین مانچو تاتار نے ملک ختا کو سر کیا جاگیرین اون سردارون اور سپاہیون کو ملین کہ

جنہون نے جنگاہ مین اپنی نمود کی تھی غرض رفتہ رفتہ اونکی اولاد مین تقسیم ہوتے ہوتے اب
اونکے پاس کچہ باقی نہین رہی سواے اسکے ہر قوم مین سپاہی لاوبال و بیفکر ہوتے ہین اور چونکہ
غایت اونکے پیشے کی موت ہے اسلیے اونکا قول ہے کہ جان رہے جہان رہے اور جو دم
گذرے ہنستے کھیلتے گذرے غرض اونسے اور مرگ مفاجات سے ہر وقت سامنا رہتا ہے
الغرض اہل تاتار بھی محض لاوبال اور عیش طلب مثل اور سپاہیون کے ہوتے ہین اور جب اونکے
مزاج کا یہ حال ہے کہ جو خیال ہے سو حال ہے اور آیندہ کا مالک خدا ہے تو پھر دولت سے
اور اون سے کہان علاقہ باقی رہا کیونکہ زر و فکر توام ہین ✦ چونکہ تیسرے درجے کی رعیت علما
اور طلبہ علم ہین اور کسی نے طالب العلم یا عالم کو کمتر امیر دیکھا ہے اس قیاس سے معلوم ہوتا ہے
کہ یہ بیچارے جسقدر علم سے رغبت رکھتے ہونگے اوتنی ہی مفلس ہوتے ہونگے غرض چوتھے
درجے والے رعایا لامہ اور خادمان دین ہین یہ بے شک دولتمند ہین کیونکہ تفرقہ اونمین نہین ہے
اور جہان سے جو حاصل کرکے لاتا ہے ایک جگہ جمع کرتا ہے اسلیے اونکی قوم مین جو دولت ہے
ختا مین کہین نہین ہے غرض فتنہ و فساد برپا کرنے اور مملکت مین ہرج و مرج پیدا کرنے کو خصوص
ختا سے ملک مین جہان سرکاری جاسوس گھر گھر پھرتے ہین اسطرحکی دولت کار آمدنی نہین ہے
کیونکہ اس امر عظیم کے حاصل کرنے کے لیے پوشیدگی چاہیے اور جہان سب کچہ یہان تک کہ ذرا تو
عام ہے اور چھپ نہین سکتا وہان کا احوال گویا بازار کا چرچا ہے اور کھیتی کرنے والے جو
پانچوین درجے کے رعایا ہین حالانکہ سرکاری شفقت اور عنایت بادشاہی اونکے حال پر بہت
ہے لیکن یہ لوگ اس کثرت کے ساتہ ہین کہ کسی پاس اتنی زمین نہین ہے کہ کاشتکاری کرکے
معاش پیدا کرے اور چونکہ ختا بہت زرخیز اور تھوڑی سی زمین مین بہت سا حاصل پیدا ہوتا ہے
اس سبب سے اتنی خلایق کی گذران اوقات ہوے جاتی ہے علی ہذا القیاس اہل حرفہ اتنے اہل
ہین کہ جنکو قوت بازو سے آٹھ آنہ روز حاصل ہوتا ہے وہ اپنے فن مین بہت چالاک اور کاریگر
ہین اور اونہین سے اکثر ایسے مفلس ہین کہ لوگون کا کام فقط دو وقت کے کھانے پر کرتے ہین

اوراس افلاس کی جہت سے سرکار نے اوسپر خزانہ سب طرحکا معاف کیا ہے اور ساتوین
درجے کے رعایا سوداگر ہین مگر ختائی حکماے اونہین ایسا کم رتبہ ٹھہرایا ہے کہ جسکے باپ نے
تجارت کی اوسکے بیٹے نے شرمندگی سے وہ راہ معاش اور دولت بڑہانے کی چھوڑ دی اور خواہش
سرکاری عہدہ حاصل کرنے کی پیدا کی اور وہ روپیہ کہ باپ نے پیدا کیا تھا امیدواری مین صرف
ہوا الغرض حکما نے تاجر کو اس دور اندیشی سے حقیر ٹھہرایا ہے کہ دولت اونکے گھر مین قیام
نکرے اور جابجا پھرتی رہے الغرض اہین سبیلون سے ختا مین اتنی دولت کسی رعیت کے
پاس نہین ہے کہ فساد کرے اور بیشک یہ امر ملکداری کا دستور العمل کامل ہے * کتاب دستورات
اور رسومات مین لکھا ہے کہ نکاح کی جورو کے علاوہ فغفور پچانوے حرم کو خدمت مین لا سکتا ہے
انمین سے تین کو خطاب فوکین کا ملتا ہے اور بعد بادشاہ بیگم کے اونکا رتبہ ہوتا ہے اور اگر
بادشاہ بیگم کے بطن سے بیٹا نرہے تو اون مین سے جسکا لڑکا قابل ٹھہرے ولیعہد ہو سکتا ہے
اور یہ تین بی بیان ہمیشہ شاہزادیان یا امراء کبار کی نسل سے ہوتین ہین اور بہت خدم و حشم کے
ساتھ رہتین ہین اونکے بعد نو بیبیون کو خطاب پین کا ملتا ہے اور اونکے رتبے کے بعد سینتیس حیفو
اور اون سے کم مرتبے کی چھیالیس بیبیان ہیت سے کہلاتین ہین حکما کا حکم فقط پچانوے کیواسطے ہے لیکن اس بات
مین فغفور جو چاہتا ہے سو کرتا ہے اور بعض نے محلسرا مین کثرت مستورات کو زینت منصب شاہنشاہی
سمجھکر ہر ناظم پر فرمان صادر کیا کہ اونکی عملداری مین جتنی جمیلہ چھوکریان نک سک اور رنگ روپ
اور قد و قامت سے درست تیرہ سے سولہ برس تک کی نکلین سب کو خطاب و عزت کے ساتھ
دارالامارۃ کو روانہ کرین اور سنتے ہین کہ ایک نے چالیس ہزار عورتین یونہین جمع کی تھین
غرض جو فغفور عادل اور پسندیدہ ہوا اوس نے اس بات کو محض پوچ سمجھا اور فغفور تی سان
جس نے سنہ ۶۲۶ مسیحی مین جلوس کیا اوس نے تین ہزار عورتون کو محل سے نکالا اور اونکے
گھر بھجوا دیا اور فغفور کانہی نے اس امر مین اپنے بیٹے کو نصیحت کی ہے اور فرمایا کہ مین
عورت سے ہمیشہ ایسا کنارہ کش رہا ہون کہ میری بیس برس کی سلطنت مین جو اخراجات

حرم سرا کا ہوا اور فغفوروں نے ایک مہینے مین اوس سے زیادہ خرچ کیا ہے ❊ تفصیلاً آج تک
کسی طور سے نہین معلوم ہوا ہے کہ فغفور کے محلسرا مین کتنی عورتین ہین اور کیا خرچ اونکا ہے
اور اس بات کو خود ختا کے رہنے والے نہین جانتے کیونکہ دستور فغفور کے محلسرا کا یون ہے
کہ جو عورت خواہ حرم خواہ خادمہ خواہ خواص وغیرہ کسی قسم سے ایکدفعہ ڈیوڑہی کے اندر جاتی ہے
پھر جیتے جی کبھی نہین نکلتی اور کیا دخل ہے کہ اوسکا کوئی رشتہ دار جتی کہ اوسکی ماں بہن اوسکی
صورت پھر عمر بھر مین بھی ایکدفعہ دیکھین یا خط بھیجین یا خبر منگواوین اور جبکہ بادشاہ بیگم اور
شاہزادیون کیواسطے یہ تاکید وضبط وربط ہے تو اورون کی کیا حقیقت فقط ❊ ❊ ❊

بارہوان باب

زبان ختا کے بیان مین

خداوند عالم نے طاقت گویائی عطا کرنے سے انسان کو افضل مخلوقات بنایا لیکن صرف
اگر گویائی رہتی اور یہ قدرت نہوتی کہ بوسیلہ تحریر اپنی تقریر کو قیام دیوے تو گویائی اوسکی
ایک نوع سے عبث اور بیفائدہ ہوتی اور مثل اور حیوانات کے انسان بھی ایک قسم کا بہیمہ
ہوتا غرض اس امر مین کہ تحریر کو بڑا شرف ہے یہی ایک دلیل کافی ہے کہ اکثر اہل عجم اور
ہند کے لوگ نسخون اور علم وہنر کے مکنون کو چھپاتے تھے اس سبب سے کتنی باتین جو
اوستادون کی دانائی اور علم اور تجربہ کاری سے حاصل ہوئین گویا عدم سے وجود مین آئین
تھین اونہین لوگون تک رہین اور اونکے سینون مین مقفل زیر خاک گئین اور تمام عالم
کو نقصان عظیم ہوا اخلاف اوسکے اگر وہ لوگ لکھتے تو خاص وعام مستفید ہوتے اور خود ثواب
پاتے اور دنیا مین منتخب اور یادگار روزگار کہلاتے لیکن اونہون نے اس پوچ بات کے لیے
کہ دوسرا نہ واقف ہووے اپنا نام ونشان مٹایا لیکن ہم لوگ لینے انگریز سب برعکس اوسکے
عمل کرتے اور یہ سمجھتے ہین کہ خلق خدا کو فائدہ پونچانا اور حصول علم کو سہل کرنا سب سے بہتر ہے ❊
خرد وکلان اور صاحبان روشن سواد کو معلوم ہے کہ تحریر کو ایسا شرف ہے کہ اوسکے

واسطے سے لوگ اپنے دوست آشناؤن کے ساتھ دنیا کے اوس کنارے سے گفتگو کرسکتے ہین اور ایک دوسرکے حال سے مطلع ہوتا ہے سواے اسکے جو بات معقول یا غیر معمول کہ کسی کی نظر سے گذرتی یا اور طرحسے احاطہ علم مین آتی ہے سبکی خبر عالم مین پھیلتی ہے غرض فلاسفہ یونان و فرنگستان اور عرب اور ہندوستان نے اوس ایام کا جس مین تحریر کی بنا ہوئی بہت سا تفحص کیا لیکن کچھ معلوم نہوا اور یہان تک یہ امر معدوم الخبر ہے کہ بعض حکمانے بہت سی تلاش کتب تاریخ اور تذکرون مین کرکے اور مختلف روایتین اور عجیب و غریب حکایتین ہر جگہ سے پاکے آخر کار جب کہین ٹھکانا نہ لگا حیران و لاچار ہوکر اسی بات پر قصہ کوتاہ کیا کہ ابتداے آبادی دنیا مین کسی بزرگ کو الہام ربانی ہوا تھا اوسکی یہ ایجاد ہے غرض باوجود اسکے کہ شروع اوسکی معلوم نہین لیکن معقول بات یہی ہے کہ یہ امر عنبی نہین ہے ۔ ہر ملک کے خاص و عام مین ایک نوع کا نقش جاری ہے جسکو استعمال مین تحریر کہتے ہین اس نقش کی سب قسمونکو استادونے دو فصلون مین جمع کیا ہے پہلی فصل کی دو اور دوسری فصل کی تین قسمین مقرر کین غرض پہلی فصل کا نام صفت کے اعتبار سے نقش معنی نما رکھا اور اوس قسم کی تحریر کی یہ صورت ہے کہ اوس نقش کے دیکھنے سے جس مقصد کی گذارش منظور رہوتی ہے فوراً بوسیلہ بینائی فہم مین آجاتا ہے اسطور کے نقش کی پہلی تقسیم کا نام معنی کی اعتبار سے نقش پیکری ہے اور اوسکی صورت یہ کہ گھوڑے کی تصویر دیکھتے ہی فوراً معلوم ہوجاتا ہے کہ مقصد اوس نقش کا یہی ہے کہ گھوڑیکا خیال ذہن مین گذرے غرض اسطرحسے جس چیز کی تصویر نظر آتی ہے اوسین فوراً اوسکا خیال گذرتا ہے ۔ نقش معنی نما کی دوسری تقسیم کا نام نقش ایمائی ہے اور اوسکا حال یہ ہے کہ اپنے مقصد کو اوس نقش کے وسیلے سے ادا کرتے ہین لیکن جس چیز کی صورت کھینچی جاتی ہے اوسکی خاصیت یا جبلی عادت یا اور کسی کیفیت پر دلالت کرتی ہے چنانچہ خاص و عام کو معلوم ہے کہ شیر ایک درندہ خونخوار ہے اس لحاظ سے شیر کی تصویر دیکھتے ہی خیال اوس جانور کی بے رحمی کا فوراً ذہن مین آتا ہے اسی طرحسے چونکہ معلوم ہے کہ خیانت کرنی اور دغا دینی

بلی کی جبلی ہے اس لحاظ سے اوسکی تصویر دیکھتے ہی خیال اوسکی عادتون کا ہوتا ہے اسیطرح
سے تیر وکمان اور تلوار آلات جنگ و پیکار ہین اونکی تصویر سے خیال جنگ کا فوراً ذہن مین
گذرتا ہے چنانچہ ایک نقل نہایت برمحل راقم کو اوسوقت یاد آئی کہ جب ایک تاریخ جو یونانی
زبان مین لکھی ہوئی ہے مطالعہ مین آئی اوسکی چوتھی جلد کے ایک سو بتیسوین باب مین یہ حکایت
دیکھی کہ جب داراشاہ ایران ملک تاتار مین یورش کرنیکے قصد سے فوج کثیر لیکر روانہ ہوا تو سردار
تاتار نے اپنے ایلچی کی معرفت ایک چڑیا اور ایک چوہا اور ایک مینڈک اور پانچ تیر دارا کے
پاس بھیجے غرض معنی اس سوغات کے یہ تھے کہ اگر مثل چڑیا کے تم ہوا مین اوڑجا سکو یا
مثل چوہے کے زمین جا چھپو یا مثل مینڈک کے پانی مین غوطہ مارکے تہ آب بیٹھے رہو تو
تمہاری خیریت ہے ورنہ تاتاریون کے تیرون سے ہلاک کیئے جاؤ گے چنانچہ ایرانی فوج مین
جو دانا تھے اونھون نے سوچکر یہی مطلب نکالا اور دارا کی خدمت مین یہان تک گذارش
کی کہ وہ تاخت سے باز آیا اور صلح کرکے دارالامارہ کو پھر گیا؛ اس نقل کو راقم نے تاریخ ہیرادوٹس
جو یونانی زبان مین ہے دیکھا ہے ؛ الغرض نقش ایمائی کی صورت یہی ہے اور قدیم ملکون مین
مقبرون پر نقوش ہر وضع کے دیکھنے مین آتے تھے اور علم علی الخصوص عاقل اونکے معنی
اسطرح پیدا کرتے ہین مگر بعضے نقش کے مطالب کا سمجھنا نہایت دشوار ہے یا بہت فکر
سے مفہوم ہوتے ہین چنانچہ چھلے کی ساخت مین ظاہرا نہ شروع نہ آخر معلوم ہوتا ہے کیونکہ
جوڑ دیکھنے مین نہین آتا ہے غرض اوسکی تصویر گویا علامت مداومت اور لاانتہائی کی ہے
اور چشم انسان کا نقش اگر درمیان ابرون کے ہوسے تو خداوند عالم کی ہمہ دانی اور علم کامل
کا معنی نکلتا ہے الغرض یہی ؛ وطور نقش پیکری اور نقش کنایہ نما کی نہایت قدیم ہین اور مصر
وختا اور ہندوستان اور دوسرے مقامون پر جہان اگلے بادشاہون اور پرانی مٹی
مٹائی سلطنتون کے خرابہ ہین اور اونکے یہ آثار اگر نہوتے تو اونکے وجود پر لوگ شک کرتے
اور گفتگو کرتے اون ملکون مین اسطرح کے نقش معنی نما تہخانون اور پرانی عمارتون پر دیکھنے مین

اسکے ہین الغرض قسم نقش مقصد گذار کی یہ دو تقسیمین یعنے نقش ہیکری اور نقش کنایتی ہین ۞
دوسری فصل جو استادون نے تحریر کی بنائی ہے اوسکو نقش صوت گذار یا صوت نطقی
کہنا چاہیے اور اوسکے وسیلے سے صوت کی نمایش ہوتی ہے اور ہر نطق جو زبان کی حرکت
کے ساتھ ہے گویا ایک ہوائی وجود پاتا ہے اور صرف کان کو اوسکے وجود کی خبر ملتی ہے
اوس نطق کی علامت تحریر کی جاتی ہے یعنے صوت مجسم دکھائی دیتی ہے غرض نقش صوتی
کی تین قسمین ہین پہلی کو نقش کلمہ گذار یا نقش کلمہ نما کہا چاہیے اور اوس سے ایک کلمہ
تمامتر بغیر نظر اوپر حروف ابجدی کے جس سے اوسکی ترکیب دی ہوئی ہوتی ادا کیا جاتا ہے
چنانچہ علوم ہندسہ وہیئت وجبر ومقابلہ اور دوسرے فنون مین جو علامتین ہین اونکے
نقوش سے ایک معنی خاص ہین اور اونکی صورت دیکھتے ہی فوراً جو مخصوص معنی اوسکے ہوتے
ہین ذہن مین آتے ہین اور اوس نقش کلمہ نما مین چینی زبان کی تحریر ہوتی ہے ۞ دوسری
قسم نقش صوت گذار کو نقش تفصیلی کہا چاہیے اور اوسکی صورت یہ ہے کہ جو کلمہ ایک حرکت
زبان سے صرف ایک ہی مخرج ہوتا ہے اوس ایک خروج صوت کی نقش کو نقش بند نما کہنا
مناسب ہے غرض اہل جاپان اور اوسکے اطراف کے جزائر مین تحریر کی یہی صورت ہے
اور قدیم سنسکرت بید کی اسی ترکیب کی ہے ۞ تیسری تقسیم نقش صوت گذار کو نقش حرفی
یا نقش صوت بسیط گذار یا نقش ابجدی کہا چاہیے اور اوسکی صورت یہ ہے کہ بسیط
کلمہ یعنے بسیط لفظ کا نقش ہوتا ہے اور ہر نقش کا نام حرف ہے غرض زبان عربی و
پارسی وانگریزی اور دوسری زبان کی تحریر نقش ابجدی ہے ۞ غالب ہے کہ ابتدے
آبادی دنیا مین جب جہل کی تاریکی عالم پر چھائی ہوئی تھی اوس ایام مین حالانکہ گفتگو کرنے مین
الفاظ کلمے سے مطلب کو ادا کرتے تھے لیکن جب کوئی بات قابل یادداشت کے ہوتی تھی
تو اوسکو نقش ہیکری یا نقش کنایہ مقصد گذار سے قلمبند کرتے تھے اور بعد اوسکے جب
چرچا علم کا کچھ پھیلا تو نقش کلمی اور نقش تفصیلی مین کتابون کی اور دوسری چیزون کی

تحریر ہونے لگی لیکن تبحانون اور معبرون مین مقصد کی ادا کے لیے نقش ہیکری اور معنی
کنایہ نامستعمل ہوتے تھے الغرض نقش حرفی یا صوت لبیط گذار سب سے نہایت بہتر ہے
لیکن اسمین بھی حاجت زیادہ تر سہل کرنیکی باقی ہے اور جب تک بسبب اختصار علامت
کلمات یا حروف کے تحریر مین سرعت تقریر کی بلکہ برق رفتاری خیال کی نہین پیدا ہوگی
خامی رہ جائیگی کیونکہ مضامین کے صرف لکھنے اور قلمبند کرنے مین جو تاخیر ہوتی ہے اوس
عرصے سے سو گونہ زیادہ ہے جو آمد مضمون مین ہوتی ہے اور قیاس سے بعید نہین ہے
کہ اوسکی تدبیر جیسا کہ چاہیے کیجائیگی ٭ کئی طرحکی مختصر تحریر یا رمز نولیسی اہل فرنگ مین جاری
ہے اور اوسکے ذریعہ سے تقریر کے ہر لفظ کو معاً زبان سے نکلتے ہی لکھہ لیتے ہین چنانچہ
مشہور ہے کہ انگلستان کی پارلیمنٹ مین جو صلاح امور مملکت کیواسطے ہر شہر کے کارگذارون
کا مجمع خاص ہے جب کسی امر عظیم مین اون لوگون مین گفتگو ہوتی ہے تو ہر شخص کی تقریر
جو نہین شروع ہوتی ہے مختصر نویس لکھہ لیتا اور پانچ چار جملے کا پرچہ ہرکارون کے ہاتہ
چھاپے خانے کو روانہ کرتا ہے اور وہان چند لمحہ مین چھپ جاتا ہے اور اسیطرح سے
سو پچاس صاحبون کی تقریر جو اونہون نے شب کو کی تھی کیونکہ رات ہی کے وقت
اہل پارلیمنٹ کی جمعیت ہوتی ہے وہ لفظ بلفظ صبح کو اخبار کے کاغذ مین چھپی ہوئی نظر
آتی ہے الغرض مختصر نولیسی کے جب یہ فائدے ہین اور نقش لبیط گذار یعنی ابجدی باوجود
اس اختصار کے قابل اصلاح کے ہے تو ختائیون کی تحریر کو کیا کہنا چاہیے کہ بعض لفظ
کے نقش مین ساٹھہ یا ستر کشش قلم کی صرف ہوتی ہین سوا اسکے جو شخص دوسرے
ملک کا جیسا کہ فرنگستانی یا ہندوستانی اونکی زبان کو سیکھا چاہے تو انواع طرحکی دقتین
درپیش آتین اور طبیعت کو پریشان کرتین ہین خصوصاً اکثر فرنگستانیون نے جو ختائی
زبان کی خاصیت اور نقوش کی وضع کو بیان کیا تو یہ لکھا کہ نقوش الفاظ تما جو اونکے ہین
سب بہ قسم معنی دار ہین اور بعض نقش ہیکری اور اکثر نقش سب ادائے مدعا کنایون سے

کرتے ہین لیکن بالفعل دو عیسائی پادری علماے باکمال و فضلاے بے مانند وہمال سے
ملک چین مین جاکر نہایت غور سے جو دریافت کیا تو دیکھا کہ ختائی نگار کو نقش صوت نما کہنا
لازم ہے اور پادری گونسالویز صاحب نے اونکے نقوش مین علامت گویائی موجود پاکر
ایک کتاب ختائی زبان کے حروف تہجی کی بنائی ہے اور اونکے شاگرد رشید پادری کالیری
صاحب نے ایک کتاب زبان لاٹین یعنے روم قدیم کی زبان مین جو بیشتر ماخذ زبان انگریزی
ہے اور بدون اوسکی دریافت کامل کے انگریزون مین کوئی شخص عالم نہین کہلا سکتا
تصنیف کی ہے اور اوس کتاب مین صدہا دلیلون سے اوس فاضل کامل نے ثابت
کیا ہے کہ اوسکے اوستاد پادری گونسالویز صاحب نے جو نقشہ بنایا ہے اور علامات
صوت یعنے حروف جو ختائی زبان مین پایا ہے سب درست ہین * چونکہ یہ امر نہایت
وحشت آور ہے کہ وہ بزرگ سب جو ملک ختا مین جاکر رہے اور وہان کے جزو و کل حال
کو لکھا اور کوئی عقدہ نقیر و قطمیر کا بے حل کیے نہین چھوڑا اونپر یہ راز نہین کھلا اور باوجود
یہ چینی زبان سیکھنے اور اوسمین کمال حاصل کرنیکے اون لوگون سے زبان کی ماہیت کے
بیان مین یہ غلطی صادر ہوئی اسواسطے اونکی غلط فہمی کے باعث اور وجہونکو لکھنا چاہیے
اور اس مقام پر راقم اپنی کوئی دلیل نہ لکھکر ترجمہ بعض مقامات پادری کالیری صاحب
کی کتاب لاٹین کا واسطے تشفی خاطر ناظرین تاریخ چین کے درج کرتا ہے * پادری
صاحب ممدوح فرماتے ہین کہ کئی سبب اس غلط فہمی کے ہوئی پہلا یہ کہ فرانسیسی پادری
سب جو اوائل مین ملک ختا مین گئے اور وہان کا احوال لکھے وے اکثر چیز کو جو اوس
سرزمین سے متعلق تھی نادر و عجیب قیاس کرتے تھے دوسرا یہ کہ چونکہ علماے فرنگ
کے ذہن کا مقتضا ہے کہ ہر شے کے اجزا کو جدا کرکے ہر جزو کو جداگانہ ملاحظہ کرین
اور جہان تک کہ ذہن کو رسائی ممکن ہے تلاش کو وسعت دیوین اس سبب سے اون لوگون
نے بسایط حروف ختائی کو جداگانہ ملاحظہ کیا مگر اسواسطے نہین کہ صوت جسکے علامات

وہ سب ہین ہر بسیط سے اخراج ہوے جیسا کہ اور زبانون کے حروف سے ممکن ہے
لیکن تا کہ ہر بسیط کے معنی جداگانہ کو دریافت کرکے ایک معنی مجمل ہر نقش سے جو کہ مرکب
اون بسائط سے ہے پیدا ہووے تیسرا یہ کہ صورت عجیب جو ختائی نقوش کی ہے
اور جتنین جتنی کششین ہین وے اگر جداگانہ ملاحظہ کیجاوین تو بعض کشش سے فی الجملہ
ایک طرح کا مقصد ادا ہوتا ہے لیکن وہی کششین جب جمع ہو کر کسی ایک نقش مین داخل
ہوتین ہین تو مجمل ہونے سے کسی کشش واحد کے معنی باقی نہین رہتے ہین اور وہ کششین اس لیے
جمع کی جاتین ہین تا کہ موافق رسم خط کے اُسکے بین بصورت اعراب داخل رہنے سے انتشار
خاطر کے مانع ہووین چوتہا سبب اس غلط فہمی کا یہ ہے کہ ایک ختائی عالم نے اپنی زبان کے
بالکل نقوش مروج کی چھہ قسمین مطابق جنس کے جو کین تو فرنگستانی علمانے اوس تفریق کو
بنیاد قرار دیکر ختائی نگار کو مقصد گذار قرار دیا حالانکہ اوس تقریر سے ثابت ہے کہ اگر اسی تفریق
کو درست سمجھیے تو وہ ایک بڑی قوی دلیل ہے کہ ختائیون کے نگار کو صوت گذار او لفظی نما
کہا چاہیے اور فرضاً اگر اس تفریق سے یہ بات معلوم ہوتی کہ بقول علماے فرنگ کے
ختائیون کے نقش و نگار بالکل مقصد گذار ہین تو ایک عالم واحد کی راے کا کیا اعتبار ہے
اس ختائی حکیم نے جو اپنی زبان کے نقوش مستعمل کو موافق جنس کے تفریق کیا تو ایک قسم کو
بنام نقوش پیکری ملقب کیا اور اس قسم مین وہ نقوش تصویر نما ہین جو کسی چیز پر شباہت
کے وسیلے سے دلالت کرتے ہین چنانچہ آفتاب و مہتاب کی تصویر کے نقوش سے
شبہہ پر دلالت ہوتی ہے اور دوسری قسم مین وہ نقوش ہین جنسے خاصیتین اشیا کی
معلوم ہوتی ہین اور جو دلالت اوپر اون چیزون کے کرتے ہین جنکی تصویر نہین کھینچی
جا سکتی چنانچہ احدیت کی علامت باعتبار یکرنگی کے خط راست ہے اوسکو اوسی
بزرگ نے نقوش مقصد بکنایہ نما نامزد کیا ہے اور تیسرے قسم مین وہ نقوش ہین جو مرکب
دو یا تین یا چار یا زیادہ نقش واحد سے ہین اور ترکیب مین اوس نقش مجمل کے ایک معنی

عام ہین چنانچہ ایک نقش واحداً آفتاب کے اوپر اور دوسرا مہتاب کے اوپر دلالت کرتا ہے اور اگر یہ دونون نقوش مرکب ہووین تو ایک نقش با معنی عام ہوتا ہے اور روشنی پر دلالت کرتا ہے ایسے نقوش کو اوس ختائی نے نقش معنی زیادہ کن نامزد کیا ہے اور چوتھی قسم ہین اوس حکیم نے اون نقوش کو داخل کیا ہے جو نطق سے متعلق ہین اور اونکو نقوش صوت گذار کے نام سے نامزد کیا ہے اور پانچوین قسم مین وہ نقوش ہین جو معنی لغوی سے گذر کے بعض دفعہ معنی مرادی سے اور کبھی مجاز و استعارہ مستعمل ہوتے ہین اور بعض اوقات معنی مخالف پیدا کرتے ہین فی المثل جو نقش جسکے لغوی معنی پادشاہ ہین وہ استعارے مین معنی ظالم پیدا کرتا ہے اور جس نقوش کے لغوی معنی دل ہین وہ معنی عشق مین مستعمل ہوتا ہے غرض اس قسم کے نقوش کو اوس ختائی نے ملقب بالفاظ گیرندۂ معنی ساختہ و لباسی کیا ہے اور چھٹی قسم کے وہ نقوش ہین جو اگر ذرہ بھی کج یا منقلب کیے جاوین تو اصل معنی کے ضد جو معنی ہے وہ پیدا ہوتا ہے چنانچہ جس نقش کے معنی اوپر ہین وہ اولٹ دینے سے نیچے کے معنی کی طرف دلالت کرتا ہے اور جس نقش کا معنی پیر مرد ہے اگر منقلب ہووے تو مرد مردہ پر دال ہوتا ہے اور اوس قسم کو حکیم ممدوح نے حروف تغیر پذیر و قابل انقلاب قرار دیا ہے الغرض اغباس حروف ختائی کی اس تفریق کو فرنگستانی علمائے معقول تصور کرکے اس بات کی نبیاد قرار دی ہے کہ ختائی حروف کو نقوش مقصد گذار کہنا چاہیے اور یہ نہ سمجھے کہ خود اوسی ختائی عالم نے چوبیس ہزار نقوش سے جنکے جنس کی یہ تفریق کی ہے اون مین سے پانچ قسم کے حروف یعنے نقوش پیکری اور نقوش مقصد بکنایت نما اور نقوش معنی زیادہ کن اور نقوش گیرندۂ معنی ساختہ و لباسی اور نقوش تغیر پذیر اور قابل انقلاب جملہ مین صرف دو ہزار ہین لیکن فقط صوت گذار کی قسم کے نقوش بائیس ہزار ہین غرض ظاہر ہے کہ جب کسی زبان مین نقوش پیکری و معنی بکنایت نما صرف دو ہزار رہوین اور حروف جو نطق سے متعلق ہین بائیس ہزار ہووین تو اوس زبان کی حروف

بیشک صوت گذار ہین اور تکلف یہ ہے کہ جس ختائی حکیم کے سخن پر فرنگستانی علمانے بنیاد اپنی قولون
کی ڈالی ہے اوسی سخن مین ایک ایسی قوی دلیل اوس امر کے ابطال مین موجود ہے اور یہان تک ہمارے
یہان کے علما اس بات پر لوٹے رہتے کہ اونہون نے نہایت کوشش اور سعی سے ختائی
حروف کے شبیہ سے معنی کنایہ نکالا ہے اور معلوم نہین کہ اونھون نے کسطرح سے
صورت وصفت مین مشابہت پائی غرض ہمسے جاہلون کو کچھ تمیز نہین ہوتی ہے *
الغرض اس تقریر کو طول دینا اور خطائین جو اکثر علمانے بہ نسبت زبان کی ہین جست وجو
سے نکالنا زیادہ مشکل نہین ہے غرض چونکہ تاریخ کا ضابطہ یہ ہے کہ منجملہ اور حالات ملک
کے کچھ مختصر تذکرہ وہان کی زبان کا بھی ہو نہ کہ دفتر کا دفتر اوس باب مین لکھا جاوے
اس لیے مناسب ہے کہ فقط پون سو صاحب کے قول کے ترجمہ پر اکتفا کیا جاوے کیونکہ
ولایت امریکا مین وے اکمل الفضلا تھے اور اونہون نے بہت سے علما کے اقوال
بہ نسبت ختائی زبان کے جمع کر کے یہ فرماتے ہین کہ قاعدہ ختائی تحریر کا حقیقت مین نقش
مقصد گذار نہین ہے جیسا کہ لوگون نے تصور کیا ہے بلکہ اوسکو نقش کلمہ گذار کہنا چاہیے
اور نقش مقصد گذار ایک چیز خیالی ہے اور چونکہ اکثر امور کی ادا اوسکے ذریعہ سے ممکن
نہین ہے اس جہت سے اوسکو نقش قرار دینا مناسب نہین کیونکہ انسان کو قوت ناطقہ
ہے اور نقش اوسیکو کہہ سکتے ہین جو کہ زبان استعمالی پر دلالت کرے نہ کہ اوسکو جو
مثل نقش مقصد گذار کے خیالات کو صرف مدرکہ تک مباین زبان استعمالی سے رسائی
دیوے الغرض جتنے اقسام نقش کے دنیا مین مروج ہین سب نقوش وعلامت لبسایط
نطق کے ہین جنکی تین قسمین ہین یعنے علامت کلمہ کی اور علامت بند کلمہ کی اور علامت
لبسایط کلمہ کی اور پہلی قسم نقش کلمہ گذار ہے اور دوسری قسم نقش بند نما اور تیسری قسم
نقش ابجدی ہے الغرض اس تاریخ کے راقم نے جو کچھ کہ ارباب سخن کی خدمت مین قواعد
ختائی نقوش کے بیان کیے ہین صرف مطابق اپنی عقل ناقص کے قیاس کے نہین بیان

مین لایا چنانچہ بڑے بڑے ادیبون کے قولون کا خلاصہ یہی ہے جو مذکور ہوا اور اب
اس امر مین خاتمہ تقریر کا اسی پر کرنا چاہیے کہ کتاب زبان لاتین جو پادری کالیری صاحب نے
قواعد و حقائق ختائی زبان مین تصنیف کیے ہین اوسکے کئی باب کا ترجمہ یہان پر درج
کیا جاوے تاکہ کوئی دقیقہ فروگذاشت نہووے انشاءاللہ تعالی الغرض باب ہشتم کتاب
مذکور کا بیچ بیان بسائط حروف ختائی کے ہے اور بعد ایک دو جملہ تمہید کے پادری صاحب
ممدوح اسطور پر فرماتے ہین ✤ کہ اوپر خاص و عام کے ظاہر ہے کہ بالکل اقسام نگارحرفی
مین ایک قاعدہ بہ نسبت اوس ترتیب کے مقرر ہے جسکے مطابق واسطے مرکب کرنے
کسی کلمہ کے ایک حرف بعد دوسرے حرف کے علی التواتر لکھا جاتا ہے ✤ یہ طور نگارکا نہایت
سلیس ہے کیونکہ اسکی ترتیب مطابق حروف کے تلفظ کے ہے اور بعض زبان مین ترتیب
حروف کی ترکیب لفظ مین داہنی طرف سے اور بعض مین بائین طرف سے شروع ہوتی ہے
چنانچہ انگریزی و لاتین و فرانسیس وغیرہ کا قاعدہ چپ سے راست اور عربی و فارسی وغیرہ
مین راست سے چپ کی طرف ترکیب لفظ شروع ہوتی ہے غرض اس قاعدہ کی سلاست
ایسی ہے کہ کیسا ہی کودن کیون نہووے مگر یاد کر لیویگا چنانچہ فی المثل اگر خوشی کا لفظ
لکھنا کوئی چاہے تو پہلے خ اور بعد اوسکے و اور پھر ش اور آخر کو ی بیشک لکھیگا
اور یہ ترتیب نہین دیگا کہ پہلے ش اور بعد اوسکے خ اور پھر ی اور بعد اوسکے و تحریر
ہووے الغرض اسیطرح سے زبان ختائی کی نگار مین بھی دستور بہ نسبت ترتیب بسائط
حروف کے ترکیب لفظ مین مقرر ہے لیکن با اینہمہ درمیان قواعد اقسام نگار ابجدی
کے اور قواعد ختائی نگار کے بہت فرق ہے چنانچہ نگار ابجدی کے حروف کی اسقدر
نسبت ساتھ نطق کے ہے کہ کسی کلمے کے مرکب بسائط کو علی التواتر تفریق کرنے سے
فوراً معلوم ہو جاتا ہے کہ اس کلمہ مین کون ترتیب حروف کی درست ہے غرض نگار
ختائی اسکے عین برعکس ہے اور جس ترتیب سے حروف کے بسائط کی ترکیب چاہیے

حرف تلفظ سے نکلتی ہے کیونکہ ہر کلمہ جسکی ایک ہجے ہین یعنے جسکا مخرج زبان کی ایک
حرکت سے پیدا ہے اکثر تفریق پذیر نہین ہوتا یعنے اوسکے بسائط جدا ہوکر اپنی اصل پر
قائم نہین رکیے جاسکتے غرض ویسے کلمہ کی ایک مُرکب علامت ہوتی ہے جسکے بسائط ترکیبیہ
متعلق صوت سے نہین ہے سواے اسکے نگار ابجدی مین چونکہ حروف علی التواتر ایک
سیدھی سطر مین ترکیب لفظ مین لکھے جاتے ہین اس جہت سے واسطے دریافت
ترتیب حروف بیچ ہر کلمہ کے حاجت صرف شروع سطر کو قرار دینے کی ہوتی ہے لیکن خلاف
اسکے ختائی حروف کی شکلین اکثر مدوّر یا مربع ہوتی ہین اوراسی وجہ سے اوس زبان کا مبتدی
بسائط مرکبہ کی ترتیب ازخود نہین دریافت کرسکتا ہے اوراسی وجہ سے اہل فرنگ جو
نوآموز اوس زبان مین ہین اور طریق صحیح ختائی حروف کے لکھنے کی نہین جانتے ہین
وے اکثر بسائط ترکیبیہ کو اوسی نامعقول ترتیب سے مرکب کرتے ہین جیسا کہ تمثیلاً
بیچ لفظ خوشی کے مذکور ہوا ہے اور وے حروف ختائی کو بسبب نادرستی تحریر کے
ایسا مسخ کرڈالتے ہین کہ اونکی شکلون پر ختائی جُہلا ہنستے اور علما بنظر حقارت دیکھتے
ہین چونکہ نزاکت وسلاست ختائی تحریر کی متعلق اوپر معقول دانست ترکیب بسائط
کی ترتیب کے ہے اس سبب سے تمام مملکت چین مین ایسا شخص کم ہے جو حروف کی
تحریر کی طریق مروجہ کے مطابق عمل نہین کرتا ہے اور طالب العلمون کو یہ طریق معلم سب
بہت کوشش اور توجہ کے ساتہ سکہلاتے ہین اور حالانکہ اسکی وجہ کو اونہون نے
خواہ خوف درود مشکلات کے سبب سے خواہ صدور اغلاط کے احتمال سے کبھی نہین لکہا ہے
لیکن لڑکون سے موافق طریق عام کے حرفون کی مشق کرواتے ہین اور منجملہ قواعد تحریر
کے جو یہ لوگ سکہلاتے ایک یہ ہے کہ کسی حرف کو نیچے سے یا داہنی طرف سے شروع کرنا
نہین چاہیے بجز حروف مربع کے کہ جو داہنے پہلو سے شروع ہوتے ہین * الغرض
اہل فرنگ کی طبیعت چونکہ طرف تلاش اور ہر چیز کے اجزاے مرکبہ کی تفریق کرنے کے

مایل ہے اس جہت سے واسطے تحقیق کرنی اس امر کے کہ کیونکر بغیر معلم کی مدد کے ختائی حروف
سیکھے جاسکتے ہین اونہین عقل کی حاجت تھی اور اسکا طریقہ ایجاد کیا ہوا اکمل الفضلا جناب
پادری گنبسا لویز صاحب کا ہے حالانکہ اونہون نے بیان تصریح جیسا کہ چاہیے نہین کیا ہے
غرض اس طریقے کی تین ترکیبین ہین اوّل یہ کہ تعریف صحیح اون بسائط کی جنسے ختائی حروف
مرکب ہین بیان کرنی ضرور ہے اور دوسرے یہ کہ طریق معہود و مشروطہ جو ختائیون مین بہ نسبت
باہم آنے ایک بسیط بعد دوسرے کے جو مطابق طریق ابجدی کے مروج ہے دریافت
کرنی چاہیے اور تیسرے یہ کہ مطابق طریق جو مذکور ہوا ختائی حروف کو انتظام دینا چاہیے کیونکہ اگر
ختائی حروف کے بسائط یعنے وہ خط سب جنسے ہر نقش کی ترکیب ہوتی ہے غور سے
ملاحظہ کیے جاوین تو محض ناواقف شخص کو بھی صاف معلوم ہوگا کہ یہ بسائط صرف ایک
قسم کے نہین ہین اور اقسام جداگانہ اون سب خطون کے کیے جاسکتے ہین علماے ختائی نے
بہت سا قصد تفریق اور نامزد کرنیکا کیا ہے لیکن ایسے امر سہل ہین بھی اونکو اتفاق نہین ہے
اور بعض کہتے ہین کہ خط کی چھہ قسمین ہین ❊ غرض جزوٹ فرقے کے فرنگی پادریون نے
بیان انہین چھہ قسمون کا موافق قدیم علماے ختائی راے کے کیا ہے لیکن متاخرین نے اس
راے کو اسوجہ سے باطل کرتے کہ بعض خط جو علیحدہ اون چھہ قسمون سے ہین شامل اونکے
نہین ہے اور بعض علما ختائی کی راے یہ ہے کہ خطون کی آٹھہ قسمین ہین اور جنکی پھر تقسیم ثانی قرب مشابہت کے
اعتبار سے کی گئی ہے غرض یہ راے مشہور ہوئی اور اندنون علماے ختا اوسکو درست جانتے ہین لیکن
اس سے تسکین اور تشفی خاطر اوس شخص کی نہین ہووے گی جو ہر چیز کے رگ و ریشے کو جدا کرکے
اجزا کو اصل پر تقسیم کرنیکا عادی ہووے گا کیونکہ اس تقسیم مین دو قسم بعض خطون کی کی گئی ہے
جو حقیقت مین ایک ہی ہین اور بعض جو جدا ہین ایک مین شامل ہوے ہین ❊ الغرض بعد
نہایت واقفیت کے جناب پادری گنبسا لویز صاحب نے تشریح کرکے صحت کے ساتھ مقرر
کیا کہ مفرد خطوط یعنے بسائط مرکبہ جو نہایت متفرق ہین نو قسمون کے ہین اور حالانکہ بعض

اپسمین اندک مختلف ہین لیکن اصلی شکل و صورت مین مغائرت نہین ہے چونکہ صرف تعریف
صحیح شکل و شمار مفرد خطوط کی بیان کرنی اور ترتیب جسمین حرفون کو لکھنا چاہیے واضح دکہانی
اور نگار ابجدی کے دستور پر حرفون کو لغت مین تنظیم دینی کافی نتھی اس سبب سے ضرور ہوا کہ سوا
جمع کرنے خطوط کی علحدہ قسمون مین ہر خط کو جو جگہ بے تبدل اپنی قسم مین علی التسلسل چاہیے
معین کیا جاوے یعنے بطور سلسلہ ابجدی کے ایک خط کو اپنی قسم مین پہلی جگہ ملے اور دوسرے
خط کو دوسری جگہ دی جاوے اور اسیطرح سے ہر خط کی جگہ موافق سلسلہ کے مشخص ہووے
جسطرح سے حرف ا فارسی زبان مین قبل حرف ب کے ہے اور ب قبل حرف پ کے
واقع ہے * الغرض اکمل الفضلا یعنے صاحب ممدوح نے یہ سررشتہ مقرر کیا اور ذیل مین جو
قاعدہ تہجی کا اونکا لکہا ہوا مندرج ہے چاہیے کہ مبتدی اوسکو خوب یاد کرے اور طرح بطرح
کے تلفظ جو ہر خط کے ساتھ ہے زبان کی نوک پر رکھے یعنے ۱ چو - ہوا ۲ کیو رپی ۳ ای
اکوین ۴ کیوے ۵ ئی ۶ نا * اب بغیر دقت کے سمجھا جا سکتا ہے کہ اس قاعدہ تہجی کی مدد
سے ختائی حروف موافق ترتیب ترکیبی کے جو فارسی زبان کے الفاظ کے لیے مروج ہے
انتظام پا سکتے ہین اور اسی معقول ترتیب سے بکطریق اونکو ترکیب دینے اور تحریر کرنیکا ساتھ
درستی کے مستنبط ہو سکتا ہے چنانچہ کتاب لغت فارسی مین لفظ ابرو قبل لفظ باری کے
اس لیے درج ہے کہ حرف ا جس سے ابرو کی شروع ہے وہ قاعدہ ابجدی مین قبل حرف
ب کے ہے جس سے باری کی ہجے شروع ہوتی ہے اسیطرح سے ختائی حرف ۲ لغت
مین قبل حرف ۱ کے ہے اس لیے کہ وہ خط جس سے اوس حرف کا شروع ہے وہ
قاعدہ ابجدی مذکورہ بالا مین قبل خط ۲ کے ہے جس سے یہ حرف شروع ہوتا ہے *
جب دو فارسی لفظ ایک ہی حرف سے شروع ہوتے ہین تو دیکھنا چاہیے کہ دونونکا دوسرا
حرف کون ہے اور موافق دوسرے حرف کی تقدیم کے ترتیب دی جاتی ہے چنانچہ لفظ
ابرو قبل لفظ آتش کے لغت مین درج ہے اس لیے کہ ابرو کا دوسرا حرف ب قبل

آلش کے دوسرے حرف ت کے قاعدۂ ابجدی مین ہے اسیطرح سے ختائی حرف
جو نمبر ۶ کیطرح ایک ہی خط سے شروع ہوتا ہے لیکن اوسکے قبل لغت مین اس لیے درج ہے کہ
پہلے لفظ کا دوسرا خط — قاعدہ ابجد مین قبل دوسرے لفظ کے دوسرے خط ا کے واقع ہے
اگر دو فارسی لفظ کے دونون پہلا حرف ایک ہی ہووین تو موافق تیسرے حرف کی تقدیم
کے ترتیب دیجاتی ہے چنانچہ لفظ ابرو قبل لفظ ابنوس کے لغت مین اس لیے درج ہوتا ہے
کہ لفظ ابرو کا تیسرا حرف ر قاعدۂ ابجد مین لفظ ابنوس کے تیسرا حرف ن کے قبل ہے
اور بعینہ یہی حال ختائی زبان مین ہے غرض دو لفظ فارسی مین اگر تیسرا چوتھا اور پانچوان
حرف ایک ہی ہو تو چوتھے پانچوین چھٹے حرف سے آگے بڑھتے ہوے آخری حرف
تک دیکھنا ہوتا ہے جب تک حرف فارق نہ ملے اسیطرح سے جب ختائی حروف کی
ترکیب مین دو حرف ایسے ملتے ہین جنکے تیسرے یا چوتھے یا پانچوین خط ایک ہی ہووین
تو چوتھے یا پانچوین یا چھٹے خط لغایت خط آخر دیکھنا چاہیے تاکہ خط کی تقدیم موافق
قاعدۂ ابجد کے مستنبط ہووے + جس طرح سے فارسی زبان کے تمام الفاظ کی تین
قسمین ہین یعنے اصلی تقسیمین شمار مین موافق عدد حروف ابجد کے ہین اوسیطرح سے
ختائی زبان کے بالکل حروف کی سات قسمین بسبب اسکے ہین کہ ابجدی خطوط جن سے
کہ اونکا آغاز ہے جملے مین سات ہین + ختائی حروف کو ابجدی ترتیب مین انتظام
دینے کے واسطے ضرور ہے کہ ترکیب اونکی تحریری خوب معلوم ہووے اور اوس سے
صرف علما واقفیت رکھتے ہین لیکن جسوقت کہ ایک قسم وافر کے حروف کی ترتیب
موافق قاعدۂ ابجدی کے دی گئی اوسوقت صرف اوسی کی مدد سے اور بغیر کسی استاد
کی استعانت کے ترکیب تحریری معلوم ہو سکتی ہے چنانچہ جملے سے فہرست حروف
صوتگذار کے جسکا سیکھنا مبتدیون پر اہم اور واجب ہم جانتے ہین وہ قسم ہے جسمین
دس خطوط ہین اور یہ قسم حروف کی اٹھارہوین صفحہ سے اکتیسوین تک مطبوع ہے +

الغرض جیسا کہ مذکور ہوا ترکیب مین پہلی جگہ اون حروف کی ہے جو ابجد کے پہلے خط سے شروع ہین اس جہت سے ہمارے نزدیک مناسب ہے کہ خط ۱ اون حروف جن مین غالب معلوم ہووے جو جملے مین چھبیس ہین قبل دوسرے سب خطوط کی لکھا جاوے دوسرے درجے مین اون حرفون کو لکھا چاہیے کہ جو ابجد کے دوسرے خط سے شروع ہین اور اس بات کے معلوم کرنے کے لیے کہ کون سے خط کو دوسری جگہ مین لکھا چاہیے یہ ضرور نہین کہ موقع ہر حرف کا نسبت مین ہر قسم حرف کے جسمین خطون کے عدد برابر ہین دیکھا جاوے بلکہ دیکھنا چاہیے کہ وہ خط کون سی جگہ نسبت اور حروف اوسی قسم کے رکھتی ہے یعنے بیچ اون حروف کے جن مین ایک علامت سب کے لیے عام ہے چنانچہ چھبیس حرف کے جملے سے جنکا شروع خط ۱ سے ہے آٹھ حرف مین دوسرا خط ۱ ہے اور آٹھ حروف مین دوسرا خط ـ ہے اور پانچ حروف مین دوسرا خط د ہے اور چار حروف مین یہ خط ر ہے اور ایک مین دوسرا خط ٧ ہے غرض اسیطرح جملے سے اکیس حرفون کے جو شروع خط ـ سے ہین تین حرفون مین وہی خط ـ موجود دوسری جگہ مین بھی ہے اور تین حرف مین دوسرا خط ر ہے اور دو حرف مین خط ح کو دوسری جگہ ہے اور تیرہ حرف مین دوسرا خط ا ہے اسیطرح سے نسبت مین تیسرے خط کے صرف وہی حروف آپسمین مشابہ سمجھے جاتی ہین جن مین پہلے دو خط اوس قسم ابجدی مین عام ہین چنانچہ جملے سے آٹھ پہلے حروف متعلق قسم ۱ کے سات حرف مین تیسرا خط ـ ہے اور صرف دو حرف مین یہ خط ا ہے الغرض اسی وضع کی تقریر سے وہ ترتیب جسکے مطابق دوسرے خطون کو لکھنا چاہیے معلوم ہوجائیگی اور غیر دیار مین بھی اصل حقیقت طریقہ تحریر کا جو ختا مین صرف مشق کروانے سے سکھلایا جاتا اور جسکے سبب سے خوش وضعی اور خوبصورتی بلکہ اگر کہئے تو ہیئت حقیقی ختائی حروف کی حاصل ہوتی دریافت مین آسکتا ہے ✤ اور خود اہل ختا بسبب بیخبر ہونے

اس طریق ابجدی سے جو کہ حروف کی تقسیم درست جاننے کے واسطے ضرور ہے اپنی کتب
لغت مین بہت سے حروف کو خلط ملط کیا ہے اور صرف اسی وجہ سے کہ اون مین خطوں
کی عدد برابر ہے ایک جگہ پر اونکو جمع کیا ہے لیکن اسی سبب سے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ دو سو
حروف ایک قسم کے خواہ نخواہ دیکھنے پڑتے ہین تب کہین جس حرف کی خواہش ہے نظر
آتا ہے اور اگر اوس تلاش مین ذرہ سی طبیعت ہٹ گئی یا شمار کرنے مین خطوں کے
سہو ہوے تو اپنا مطلب فوراً خبط ہو جاتا ہے + جب کہ یہ حال ہے تو تعجب نہین کہ
بہت کمتر لوگون کو استعداد فاضلانہ ختائی زبان مین ہوتی ہے اور وے بھی محنت شاقہ
سے اوسکو حاصل کرتے ہین + یہان تک راقم تاریخ چین ہذا نے پادری صاحب ممدوح
کی کتاب کے آٹھوین باب کا ترجمہ کیا اب لازم ہے کہ ایک باب جو ختائی حروف کے
معنی کے بیان مین اونہون نے لکھا اور اپنی تصنیف مین دسوان باب قرار دیا ہے
ترجمہ ہووے + پادری صاحب ممدوح یہ فرماتے ہین کہ مخفی نرہے کہ اکثر ختائی حروف
کے دو معنی ہوتے ہین ایک وہ معنی مفرد جو ہر فرد حرف سے متعلق ہے اور دوسرے
وہ معنی اجماعی جو دو یا تین یا چار حرفون کے ایکجا ہونے سے پیدا ہوتا ہے + اگر قدیم
کتابین ختائیون کی دیکھی جاوین تو ظاہر ہوویگا کہ اوائل مین ہر حرف کا ایک معنی خاص
یعنے حقیقی اور غیر مجازی مطابق ختائی حروف کے قاعدے کے جو حقیقت مین قاعدہ
نقش معنی یا صوت گذرا ہے مشہور تہا لیکن جس حال مین ختائیون کی طبیعت شاعرانہ تہی
مثل دوسری شرقی قومون کے نفرت سیدھی سادھی تقریر سے کی تو حرفون کے معنی
حقیقت سے گذر کے طرف مجاز کے رجوع کیے گئے اور بعضے حروف کا استعمال یہان
تک ہوا کہ یہ معنی مین کیا گیا کہ قسم صوت گذرا ہے وہ متعلق نرہے + غرض یہ خاصیت
مفردی اور مجازی حروف کی جو قدیم ایام کی وجہ تقریر سے پیدا ہوئی حقیقت مین باعث
اوس صحت اور قوت اور تقریر کی رونق کا ہے جو ختائیون کے قدیم مذہب کی کتابون مین ہے

قابل پسند کے ہے لیکن اسی سبب سے ابہام کو جگہ ملی اور درست لہجہ کی حاجت ہوئی
اور عوام کے ذہن رسا نہین بنائی جا سکی اسطرح سے رفتہ رفتہ تبدیل حرفون کی معنی مفردسے
معنی اجمالی کے ساتھ ہوئی خلاصہ یہ ہے کہ خاصیت ختائی زبان کی جو اوائل مین مفرد لہجے
تھی بدل گئی اور اوس سبب سے اجزاے ہجی ہر کلمے مین کثیر ہوے اور اسیطرح کا تغیر ایک
لہجے سے بہت سی ہجون تک اون شرقی زبانون مین زیادہ تر نظر آتا ہے جنکو اپنے
ماخذ و مبدع سے زیادہ دوری ہے اور جنکے بولنے والون مین جہل باقی نہین رہا ہے
بہرکیف ایام آخر مین ختائیون نے اکثر دو کلمہ مفرد لہجے کو ملا کر استعمال کرنا شروع کیا یعنے
ایک حرف کی جگہ مین دو حرفون کو واسطے بیان ایک مقصد مفرد کے استعمال کیا اور عموماً
ایسا ہی ہے کہ دو حرف اجمالی سے وہ ہی معنی نکلتے ہین جو اونکو جدا کرنے سے ہر ایک کا
معنی ہوتا ہے اور اوس صورت مین سمجھا چاہیے کہ دونون حروف تصریح ایک دوسرے کی
کرتے ہین لیکن چونکہ اکثر ایسا ہے کہ دو حرف اجمال کو جدا کرنے سے ہر فرد کے معنی کو
اجمال معنی سے نسبت نہین رہتی ہے اس سبب سے دعوی ہمارا ہے کہ اسطرح کے
مجمل حروف کو الفاظ ذو ہجہ اور لا ممکن التفریق کہنا چاہیے چونکہ ختائیون کی زبان تحریریہ
اور پیر زبان تقریریہ کے مبنی ہے اس جہت سے کیسا ہی اجمال حروف کا کیون نہو وے
اون لوگون کو وقت سمجھنے مین نہین ہوتی ہے برخلاف اسکے اہل فرنگ اور دوسرے
غیر ملکیون کو جو زبان تقریریہ سے واقف نہین اونکو تمیز کرنے مین درمیان الفاظ ذو ہجہ
اور ایک ہجہ کے بہت سی دقتین بسبب نہونے علامات ممیز و فارق کے پیش آتی ہین اسی
سبب سے اکثر ترجمہ سب جو ختائی کتابون کا موجود ہے اونمین بہت سے مقام پر مصنف
کے مطلب کے خلاف ہے اور جس حال مین موافق بھی ہوتا تو انداز عبارت کا انوٹھا اور
کو ڈہب نظر آتا ہے اور اس بے سلسلے پن کو ناواقفیت مترجم کی طرف نہ کہ اصلی ذہن
ختائی کی طرف رجوع کرنا مقتضاے انصاف ہے ✦ چونکہ بقیہ دسوین باب کا ہیچ بیان

اوس ترتیب سے کہ ہے جسکے مطابق پادری صاحب ممدوح نے اپنی تصنیف کو مرتب کیا اس
لحاظ سے مؤلف تاریخ ہذا نے اوسکا ترجمہ لانیفع سمجھا غرض بارہوان باب قابل ملاحظہ ناظرین
تاریخ چین تصور ہوا اور اوسکا ترجمہ یہ ہے کہ واسطے زیادہ ترقی کرنے بیچ تحصیل ختائی زبان
کی تحریر یا تقریر کے ضرور ہے جیساکہ دوسرے علوم کی تحصیل کے لیے چاہیے کہ اول ذہن ہو
اور دوسرے محنت اور توجہ تحصیل مین کیجاوے اور چونکہ طریق پڑہنے کا ترقی جلد یا دیر پا کا
باعث ہوسکتا ہے اسواسطے چند باتین قابل غور و التفات کے بیان کرنا چاہیے ختائی
مکتب خانون مین لڑکون سے کسی چھوٹی کتاب کے حرفون کی نقل درستی کے ساتھ پہلے
کرواتے ہین تاکہ قبل آگاہ ہونے اونکے تلفظ یا معنی سے آشنا اونکی شکل و صورت سے
ہووین جب حرفون کو صفائی سے وے لکھہ سکتے ہین تو تلفظ سیکھتے ہین اور ہوافق معلم کی
عبارت بتلانے کے اوسیکو کئی بار لکھتے اور پڑہتے ہین جب کہ شکل اور تلفظ خوب معلوم
ہوتے تو معنی سے آگاہ کیے جاتے اور وہی چھوٹی سی کتاب جسکی کئی دفع نقل ہوئی اور جو یاد کی گئی
تھی ترجمہ ہوتی ہے غرض بعد اوس کتاب کے دوسری ایک جسمین چند حروف نئے ہین اوس طرح سے در س
مین آتی ہے اور یہی طریقہ عام ہے لیکن جس حالت مین کہ طالب العلم کو ارادہ مرتبہ فاضلانہ حاصل کرنیکا
ہوتا ہے تو اوسکو بہت سی کتابونکا درس اوسی طرح لینا ہوتا ہے تاکہ زیادہ حرفون سے آشنائی اور مضامین
بلند سے آگاہی پیدا ہووے اس طریقے کے عیوب کو ثابت کرنیکے لیے اتنا ہی کہنا
کافی ہے کہ اولاً اوس تین دفع کے پڑہنے اور نقل کرنے مین اوقات بہت ضایع ہوتی ہے
دوسرے یہ کہ لڑکون کو صرف حروف اور اونکے تلفظ کو بغیر معنی کے اتنے دن تک پڑہانے
سے طبیعت بسبب معطل رہنے حصول مطالب سے خواہ نخواہ کند ہوجاتی ہے اور تیسرے
یہ کہ ترتیب حروف مین ابجدی قاعدہ کے موافق ترقی ساتھ تدریج کے نہین کیجاتی ہے اور
اکثر دفع مشکل اور پیچدار حروف لڑکون سے روز اول مین لکھائے جاتے ہین اور اونکے لیے
یہ بات بسبب واقف نہونے اون اجزاے تجزیہ سے جن سے حروف مرکب ہین زیادہ تر

مشکل ہے جگہ تعجب کی ہے کہ باوصف اسکے کہ اہل ختا ہمیشہ سے علم کے راغب ہین لیکن
یہ بدطور پڑہنے کا قدیم سے آج تک مروج ہے غرض جبکہ خود فرنگستان مین بہت سے عیوب
تحصیل علوم کے طریق مین ہنوز موجود ہین تو کہنا دشوار ہے کہ یہ دونون طریق بد کے درمیان
کسپر جہل کا اطلاق زیادہ کیا جاسکتا ہے الغرض درمیان اہل فرنگ کے جو ملک ختا مین واسطے
تحصیل زبان کے جاتے ہین کئی طور پڑہنے کے مقرر ہین لیکن اکثر درست نہین چنانچہ کوئی
شخص تحریر قبل تقریر کے سیکھتا ہے اور بعض برعکس اسکے تقریر حاصل کرکے حرفون کے
لکھنے کیطرف متوجہ ہوتے ہین اور بعض شخص کتابی حرفون کی صرف صورت سے آشنائی
کرنی کافی جانتے ہین وبعض برعکس اسکے کتابی حرفون کی تتبع حد سے زائد کرتے ہین اور
بعض جو حروف کو اپنے نزدیک نہایت کم استعمال جانتے صرف اونہین کو یاد اور ہر جگہ
استعمال کرتے اور بعض برعکس اسکے قصد بالکل لغات کی یاد کرنیکا کرتے ہین اور بعضے
پہلے دوسو چودہ حروف مصدری نوک زبان کرکے قصد ختائی لغات کی مدد سے ترجمہ
کرنے کسی کتاب ختائی زبان کا انگریزی مین کرتے ہین الغرض پڑہنے کے انہین بدطریقون
کے باعث سے ختائی زبان مین فضیلت کمتر لوگون کو ہوتی ہے اور اوسکی تحصیل مین مشکلین
پیش آتین ہین ٭ قاعدہ اس زبانکی تحصیل کا کہ جواب ہم بیان کرتے ہین اوسکو ہمنے اپنے
اوستاد پادری گنسالو نیز صاحب سے سیکھا ہے اور اوس مین جو تغیر اور کم وبیش بسبب اپنے
اور دوسرون کے تجربے کے مناسب معلوم ہوا ہے کیا گیا ہے غرض جب پڑہنا شروع
ہوتا لازم ہے کہ تحریر اور تقریر ایک ساتھہ ہی سیکھی جاوے تاکہ مبتدی اون لفظون کو جو
پڑہتا ہووے تحریر کرسکے کیونکہ تجربے سے ظاہر ہے کہ الفاظ اور اونکے معنی سب اگر
اونکی علامت ممیز کے نقوش ذہن مین رہین خوب یاد رہتے ہین اور اسیطرح اگر نقوش
سے خوب آشنائی ہووگی تو معنی سے بھی آگہی رہیگی دوسری بات یہ ہے کہ کسی مخصوص
حرف یا لفظ سے شروع کرنا نچاہیے بلکہ اوس سلسلۂ حروف سے جسمین بصورت اجماع

ختائی حروف کے بالکل اجزاے بیہے ایکجائی ہووین سواے اسکے فہرست اصلی حرفون کی جو
ہم نے اپنی کتاب مین داخل کی ہے سب سے بہتر سلسلہ ہے کیونکہ تدریج کے ساتہ دقتین پیش کیجاتین
ہین اور سواے اون حرفون کے جو صدہا مرتبے کتابون مین ملتے ہین درج ہونے کے لبسائط صوت
نما اور مقصد نما جنکے باہم مرکب ہونے سے تمام حرفون کی ترکیب دیجاتی ہے اسمین موجود ہین ∗
اس امر کے لیے ہمارے استاد گنسالونیز صاحب کا حروف تہجی زیادہ مفید نہین کیونکہ اوس مین
اتنے حروف قسم دوم کے اس طوالت کے ساتہ ہین کہ اونکو یاد کرنے مین ہمکو خود یقین ہے کہ کوئی
ثابت قدمی سے اخیر تک نہین سیکہیگا ∗ تیسرے یہ کہ جسوقت شکل ہر حرف کی یاد کیجاتی ہے
توساتہ ہی اوسکے کسی ختائی عالم سے اوسکا تلفظ بھی سیکہنا چاہیے غرض زیادہ اعتماد نہ اوسکی لیاقت
و نہ اپنی دانست پر کرنا چاہیے کیونکہ کمتر ختائی ہین جو اپنی زبان کے بالکل الفاظ کے تلفظ کو ساتہ
مخرج صحیح کے ادا کرتے ہین اور اہل فرنگ سے شاذ ایسے لوگ ہین جو ختائی حروف کی ترکیب سے
آگاہ ہین اس جہت سے مبتدی کو لازم ہے کہ ہم نے جو قاعدۂ تہجی کا مقرر کیا ہے اوسی پر عمل کرے
اور ہمیشہ ساتہ غور کے دیکہے کہ درمیان ہر لفظ کے لبسائط صوت نما کے اور وہ حروف جو علامت
صوت ہین نسبت درست مطابق قواعد جو اپنی تصنیف کے نوین باب مین ہم نے درج کیا ہے
واقع ہے یا نہین ∗ چوتہے یہ کہ جب کوئی حرف سیکہا جاے اوسکو ختائی قلم سے لکہنا ضرور ہے
اور بعد اوسکے مطابق لکیرون کی ترتیب کی یاد سے اوسکی تحریر کرنی چاہیے ورنہ جلد اوسکی سہو
ہوجائیگی بلکہ کبہی اوس سے اچہی طرح واقفیت نہین ہوویگی ∗ پانچوین یہ کہ تحصیل کی ابتدا مین
واسطے درست سمجہنے اس امر کے کہ کن لکیرون سے کوئی حرف مرکب ہے مبتدی کو لازم ہے
کہ حرفی مثالین جو چہٹے باب مین لقب سے کیا زی کے ہم نے دی ہین اونہین سے ہدایت لیوے
اور لقب سے سنمزی کے اوسی باب مین جو حروف درج ہین اونکو نہ پڑہے کیونکہ اکثر اون کی
لکیرین ساختہ اور قاعدہ سے زیادہ ہوتی ہین ∗ چہٹی بات یہ چونکہ خوش آئین نہین ہے کہ صرف
تنک حروف بغیر مرکب معنی کے پڑہے جاوین اس سبب سے ہم نے اپنے سلسلے مین بعض جملے

جو ایک ختائی فاضل نے حروف اصلی اور استدراجی جمع کرکے ترتیب دی ہے داخل کیا ہے تاکہ
شروع تحصیل کے دوسرے ہی روز مبتدی کو ختائی عبارت سے بغیر جانتے زیادہ حروف کے آگاہی
ہووے جسوقت کہ مبتدی سلسلہ حروف کو جو ہم نے مقرر کیا اسطرح پر یاد کریگا کہ معاً کسی مرکب
حرف کے دیکھتے ہی پہچان لیوے گا کہ کسی قسم علامت صوت سے وہ ہے تو بعد اوسکے مبتدی
وسیلے سے ہمارے قاعدہ علامات صوت گذار کے اون حروف مرکبہ کو جنکو جاننا باقی رہیگا یعنی جواب
وسوال سے جو کسی سہل کتاب مین درج ہین تلاش کرکے نکال لیویگا اور اگرچہ بعضے حروف مجموعہ
جلد سمجھہ مین نہ آوین اور اونکی تصریح کے لیے ایک شرح چاہیے طویل تر اوسسے جو ہم نے اس کتاب
مین دی ہے تو مبتدی کو لازم ہے کہ کسی بڑی لغت سے رجوع کرے باایںہمہ صلاح ہماری یہ ہے
کہ اقسام علامات صوت گذار کیطرف توجہ کم ہونے پاوے کیونکہ ہمیشہ اگر اونکا لحاظ مقدم رہیگا
تو استنساد جو علامات صوت گذار کے تلفظ مین واقع ہوتے ہین اور مناسبات معنی کے جو کہ درمیان
اون حروف کے جو ایک ہی علامت صوت سے شروع ہین پائے جاتے ہین رفتہ رفتہ ذہن نشین
ہو جائینگے علاوہ اسکے ہماری صلاح یہ ہے کہ مبتدی روزمرہ کے جملون کے سوا نگین اور متین فقرہ
یاد کرے تاکہ تقریر کرنے مین طاقت اور کتاب پڑہنے مین سہولت ہووے آخرالامر اس سے زیادہ
کوئی بات مفید نہین کہ پادری گنسالویز صاحب نے ختائی زبان کی جو صرف و نحو لکھی ہے اوسکے
دفتر دوم کا درس ہو کیونکہ اوس سے بہتر کوئی کتاب آجکے زمانہ تک نہین چھپی الغرض اس طریقے
پر عمل کرنے سے ہمکو یقین ہے کہ متوسط طبیعت کا آدمی بھی چار پانچ برس کی محنت مین ختائی
تصنیفات کے ترجمہ کی لیاقت پیدا کر سکتا بلکہ بعض ختائیون سے زیادہ حروف کے
کی شناخت حاصل کریگا • پادری صاحب ممدوح کی اس عبارت سے جو راقم نے اونکی لاطین
کتاب سے ترجمہ کیا ہے تاکہ اہل ہند کو خصوص ناظرین تاریخ چین کو ختائی زبان کی کیفیت
معلوم ہووے صاف ظاہر ہووے گا کہ ختائیون کی تحریر اور تقریر حاصل کرنا امر دشوار ہے
غرض جنہون نے جد و جہد و مشقت شاقہ سے حاصل کیا ہے مداح ہین کہ اونکی کتابون مین

مضامین دلچسپ اور رنگین علی الخصوص نصیحتین مختصر و متین پائی جاتی ہین بعباد صعف اسکے
کہ تاریخ مین ایسا ضرور نہین کہ کسی ملک کے حالات کے بیان مین وہانکی زبان کی صرف و نحو
کی تقریر درج کی جاوے لیکن راقم نے اس باب کو اتنا طول دیا تاکہ کسی مذاق کی خوانندہ کو حاشیہ سے حظ

تیرھوان باب

خطائی عورت اور مرد کے لباس و پوشاک اور مکانات کی آرایش اور باغات اور چمن وغیرہ کا بیان

خداوند عالم کی حکمت اور کریمی کی یہ ایک بہت بڑی دلیل ہے کہ طبائع مخلوقات مختلف ہین اسی
سبب سے ہر ملک کے لوگ اپنے وطن کی طبعی چیزون کو سب پر سبقت دیتے اور بےمثل و نظیر
سمجھتے ہین اور اگر یہ خیال نہوتا تو افسردگی و ناصبری سب کے دامنگیر حال ہوتی حبشی اپنے کالے
رنگ کو دیکھتا اور کڑہتا اور ایرانی او فرنگستانی کی سرخ و سفید بدن کو دیکھکر رشک کرتا غرض پروردگار
کی یہ عنایت اونکے حال پر ہے کہ فرنگی کی رنگت زنگی کو اتنی بد دکھائی دیتی ہے کہ شیطان کی
تصویر جب وے کھینچتے ہین سپید رنگتی ہین اوسیطرح انگریز بھی زنگی کی صورت و رنگت ابلیس
کو دیتے ہین غرض اسیطور پر خطائی سب چھوٹی چندھلی آنکھہ اور چپٹی ناک اور بڑے کان کو
حسین جانتے ہین اور ایران و فرنگستان اور ارمن اور ہندوستان کے جمال کو ناپسند کرتے ہین
چنانچہ اونکا قول ہے کہ مرد کے واسطے حسن یہی ہے کہ پیشانی بلند اور وسیع گلا بھرا اور بھاری
ناک نہایت چھوٹی اور چپٹی اور دونون کان بڑے بڑے اور لٹکے ہوے اور جسم مین گبداپن
پیٹ تندیلا اور ہاتہ پانون بڑے بڑے ہووین اور عورت کا کمال جمال یہ ہے کہ آنکھہ چھوٹی
لیکن سیاہ اور چمکتی ہوئی ہو اور بال اور بھوین سیاہ ہون سر مین بال گھنے اور لمبے لیکن بھون
مین کم اور اس انداز سے کہ کمانین معلوم ہون اور قد منجھولا اور جسم گداز پیشانی اور دہانا متوسط اور
ناک چھوٹی اور چپٹی اور آنکھین فاصلے پر اور کان بڑے بڑے لیکن پانون نہایت چھوٹے بلکہ
تمام خوبصورتی ایک طرف اور فقط چھوٹے چھوٹے پانون کو ایکطرف سمجھتے ہین دستور اسر اور

بنجاب کے محل سرا مین یہ ہے کہ لڑکی جب ہوتی ہے اوسکے دونون پانون پر دہجی لپیٹ کے ہمیشہ باندہ
رکھتے ہین اور ولادت سے تا بلوغت بلکہ جب تک قوت نامیہ باقی رہتی ہے تب تک کپڑے
کی یہی چیڑہی رہتی ہے اس تدبیر کا حاصل یہی ہے کہ جوان عورتون کے پانون چار یا پانچ انگل سے
زیادہ کبھی بڑہنے نہین غرض چلنے پھرنے سے ایک نوع معذور ہوجاتی ہین اور بے تکلیف شدید کے
کیا دخل کہ جلد یا بے سہارے کے چل سکین لیکن باوجود عمر بھر کے چلنے کی معذوری کے اس امر کا
ایسا خبط اونکو ہے کہ عورتین بخوشی تمام سب گوارا کرتین ہین اور غریب غربا کی بہو بیٹیون اور
گانو کی دہقانی عورتون کو اس لیے حقیر جانتین ہین کہ اونکے پانون بدستور حیوانات موافق اندازہ
قواے جسمانی کے ہوتے ہین اور جسطرح سے چھوٹے پانون اشراف عورت کا نشان ہے اوسیطرح
یہ مردون مین ہاتہ کی انگلیون کے ناخنون کو چار یا پانچ انگل بڑھانا گویا شیر کا چنگل کہانا علامت
نجابت ہے اور ارباب علم او امراسکے ناخن بڑہے رہتے ہین تاکہ ظاہر ہووے کہ وے
اہل حرفہ سے نہین ہین کیونکہ محنت کش لوگ جو دستکاری کی روٹی کہاتے ہین وے لانبے
ناخن نہین رکھہ سکتے یہ دستور یعنے پانون کو چھوٹا کرنا قدیم سے ہے اور سبب اوسکی بنیاد
کا گو نہوسنے اور بعضے صاحب تصنیف کچہ کہتے اور بعض ارباب تاریخ اختلاف روایت بیان
کرتے ہین غرض بندے کی عقل ناقص مین یہ ہے کہ عورت کو زیادہ بے پروبال اور بیت
و پابر رکھنے کے لیے داناؤن نے یہ حکمت رکھی ہے القصہ اسطرحکے پانون ختائی بہت حسین
جانتے ہین اور بعضے لڑکیون کے پانون پھول اور پک کر سڑ بھی جاتے ہین لیکن اونکی مائین ٹہونکا
باندھنا موقوف نہین کرتین اور کہتی ہین کہ جان جاوے مگر شرافت مین بٹا نہ آوے چونکہ
مملکت ختا بہت وسیع ہے اور آب وہوا اور تاثیر سرزمین مین اختلاف ہے
اس لیے وہان کے باشندون کی رنگت مین بھی فرق ہے چنانچہ دکھن کی جانب
کے ملکون کے رہنے والے چمپئی رنگ کے ہوتے اور شمال کے باشندے مثل
زنگستانیون کے نہایت سرخ و سفید ہوتے ہین اور چودہ پندرہ برس کے سن تک لڑکون کے

گانون مین گلاب کے پھولونکی رنگت اور لطافت ہوتی ہے ٭ مردون کی پوشاک کی قطع یہ ہے
کہ ڈھیلے پاجامے پانومین اور اوپر سے امرا مخمل یا ساٹن کے موزے چڑہاتے ہین لیکن غربا
بدقطع جوتا موٹے موٹے تلیون کا پہنتے ہین اور چھوٹے بڑے سب پیراہن کے طور پر ایک کرتا
گھٹنون کے نیچے تک لٹکتا ہوا پہنتے ہین غرض آستینون مین فرق ہے کیونکہ امیرون کی
آستینین چوڑی چکلی گھیر دار ہوتین ہین اور اہل حرفہ اور دوسری قسم کے غربا کی آستینین
چست ہوتین اور مستورات کا بھی لباس اسی قطع کے قریب قریب ہوتا ہے مگر کمربند کا رواج
فقط مردون مین ہے اسکی رنگت اور وضع خاص و عام مین شناخت ہے اہل حرفہ اگر ریشم کا بٹ
پھنین تو مار کھائین اونکے واسطے سوتی چاہیے اور بڑے آدمیون کے کمربندون سے ایک
بنی پاک اور غذا کرینکی قیچیان ہاتھی دانت کی اور چھرا جسکا میان پُرتکلف اور سیاہ ہوتا لٹکتا رہتا ہے
گرمیون مین بڑے آدمی ریشمی کپڑے اور متوسطین سوتی پہنتے ہین اور غربا فقط پاجامہ اور
سروپا برہنہ پھرتے ہین اور جاڑون مین امرا سمور کے لبادے اور ریشم کے گدیلے پہنتے ہین
اور غربا بھیڑی کے روئین والے چمڑے کے اندر روئی بھرواتے اور جاڑا بخوبی کاٹتے ہین اور
عید اور خوشی کے اور ایام عبادت کے سوا لباس تکلف کا پہنا واجب التعزیر ہونا ہوتا ہے
غرض درباری پوشاک جو جلوس کے روز امرا کبار پہنتے ہین وہ بہت قیمتی اور قابل دیکھنے کے
ہوتی ہے لیکن ہم لوگون اور ہندوستانیون کی آنکھون مین اونکے تمام لباس کی قطع بدنما
معلوم ہوویگی جسطرح ختائی سب انگریزی پوشاک کو دیکھتے اور حیرت کرتے ہین کہ اس
چست لباس مین ہم سب کسطرح چلتے پھرتے ہین اور اسی سے ثابت ہے کہ انسان کی جبلت
مین خود پسندی ہے اور بڑے سے بڑا شخص اورون سے آپکو اچھا جانتا ہے ٭ بارش کے
ایام مین امرا اور شرفا ایک قسم کا نہایت خوبصورت چیولی کے موم جامے کا لبادا دوسرے
کپڑون پر سے اوڑہ لیتے اور فرنگستان مین جو لبادا اسی مصرف کا مروج ہے اوسکا نمونہ ختا سے
ہاتھ آیا ہے اور پانی سے حفاظت کے لیے اس سے بہتر ترکیب کم ہے غرض یہ چیز قیمتی ہے

لیکن غربا کے لیے ایک قسم کی بیل سے بارانی پوش بناتے ہین اور اوس سے موم جامے کیطرح پانی
سے حفاظت ہوتی ہے اور امیر موم جامے کے گھیردار ٹوپیان پہنتے ہین غریب اوسی گت کی خوبصورت
ٹوپیان بناتے اور برسات مین پہنتے ہین + اسی فصل مین راقم نے لکھا ہے کہ لباس کا رنگ
مطابق قانون کے ہر درجے کے آدمی کے لیے مروج ہے غرض ٹوپی بھی قسم قسم رنگ اور
تیاری کی ہر رتبے کے لیے معین ہے لیکن ٹوپی پر ایک گول گھنڈی اور مہین ریشم کے لچھے
کا لال جھبا آویزان ہوتا اور چارون طرف چھدکا رہتا ہے یہ تو سب خاص وعام کے لیے
لازم ہے لیکن ساٹن کی ٹوپیان صرف امرا اور ارباب علم کے لیے اور چٹائی اور چھولی کی عوام
کے واسطے مقرر ہین + قبل مانچو تاتار کی یورش کے ختائی تمام سر مین بال رکھتے تھے جسطرح
سکھ اور برما جوڑا باندھتے ہین غرض اپنے دور مین تاتاریون نے اپنے ہی دستور جاری کیا حالانکہ
اور دستورات ختا کے ہرطرح سے خود مقلد ہوے لیکن اس بات مین اونکو ایسی ہی ضد
آگئی کہ بال کے پیچھے لاکھون کے سر کٹ گئے اور ختائیون نے بھی جب دیکھا کہ اپنی رسم کے
موافق بال رکھنا و بال ہٹورنا ہے اور بے بال لا و بال رہتے ہین اوہون نے چارون
طرف سر منڈوا کے چوٹی رکھی اور بعد چند روز کے ایسی قدر اوسکی پھیلی کہ چرا اوسکے کی بڑی سزا
چوٹی کاٹنے کی ہوئی اور اب مثل تاتار کے اصلی ختائی لڑکے اور نوجوان لال مباف سے چوٹی
کو گوندھتے اور لال پھندنا لٹکاتے ہین اور بوڑھے اور سفہ سب سیاہ مباف کی رسم رکھتے ہین
اور ایام غم مین جب کسی بزرگ کا انتقال ہوتا ہے ختائی چوٹی کو کھولے رکھتے اور نہ جھاڑتے
ہین اور نہ تیل دیتے ہین اور نہ گوندھتے ہین + سپید لباس ختا کا ماتمی لباس ہے اور سوا غم کے اسے کبھی
اختیار نہین کرتے اور اوسوقت ٹوپی مین سے سرخ جھبا نکال لیتے اور کپڑون مین سوتی گھنڈیان
لگاتے اور کرتہ اور پاجامہ اور کمربند موٹے کپڑے کا پہنتے ہین اور اوس ایام مین امرا و فغفور کے
اقربا اور خود فغفور بھی اگر اوسکی والدہ کا انتقال ہوے سوا ہیلی گزی کے کوئی چیز ریشم کی نہین
پہنتا + بجز منہ کے ختائی عورتین سارے بدن بلکہ ہاتھون کی انگلیون کو ڈہانپتین ہین او

لباس اونکے مردوں کیطرح ایسے ڈھیلے بنتے ہین کہ ظاہر کے اعتبار سے کسی عضو کا حسن اور تمیز دریافت
نہین ہوتا ہے اور پوشاک جس رنگ کی چاہتین پہنتین ہین لیکن ٹرہیون مین سیاہ اور نا فرمانی کا
رواج ہے * مردون مین صفائی کم ہے لیکن مستورات ہر روز غسل کرتی اور پوشاک بدلتین اور
گھنٹون سنگار کرتین ہین اور جسطرح سے فرنگستان کی بعض عورتین گالون اور لبون پر ایک
چیز کو جسے روژ کہتے ہین خوبی کے لیے ملتین ہین اور ہندوستان مین مسی اور سرمہ لگاتین
اور پان کا لاکھوٹا جماتین ہین ختا مین بھی رنڈی اپنی صفت ذات سے باہر نہین اور انواع طرح کی
دلفریب بناؤ کرتی ہے اور بلبل روح کے عاشق کرنے کے لیے اپنے رخسار مثل گلاب کے پھول
کے بناتی ہے اور طبیعت کے بھونرے کو لوبھانے کے لیے لبونکو کلی کیطرح رنگتی اور جلد پر ایک
قسم کی مٹی سے سپیدی نہایت خوش نما پیدا کرتی ہے اور ایک نبات کے پتّون کا عرق ملاتی جس
سے کملائے گلاب کی پتّی کی رنگت تمام جلد مین پھیل جاتی ہے اور تکلف اس رنگ کا یہی ہے
کہ پانی سے بھی نہین چھوٹتا اور نہ دھوپ مین مطلق تبدیل ہوتا ہے * بہت قسم کے روغن اور
اُبٹن جلد کو ملین اور بو پاک کرنے کے لیے عورتون مین صرف ہوتے ہین خصوص اقسام عطر اور
خوشبوئی سے ختائیون کو بہت ذوق ہے اور جسکو کچھ بھی مقدور ہے اوسکے یہان شب و
روز اپنی حیثیت کے موافق صندل یا اور کم قیمت خوشبو لکڑیان سُلگتی رہتی اور سارے
گھر کو معطّر رکھتے ہین * حمام کا رواج آگے خاص و عام مین تھا لیکن رفتہ رفتہ موقوف ہوکر
اب فقط فغفور اور اونکے عزیزون اور امراے کبار کے محل سراؤن مین رہ گیا ہے ہان کے
گھرانے کے فغفور سب بڑے عیاش تھے اور اونکے محلون کے حمام اور حوضون کی عجیب
نقلین ہین چنانچہ فغفور یانگٹی جو ایک سو اٹھاسی برس قبل حضرت عیسیٰ کی آمد کے تخت ختا پر
بیٹھا تھا اوسکے محلون مین سنگ مرمر کے تالاب تھے اور اوس مین مچھلیان اور بطین گل کی
بنی ہوئی چھوٹی رہتی تھین اور ہزارون رنڈیان خوشبو اُبٹن مل کر نہاتین اور مچھلیون اور
بطون کے سہارے سے پیرتی پھرتین تھین اونکے غسل کے وقت تمام دروازہ [illegible]

خوشبو پھیلتی تھی اور جب پانی کو بدلنے کے لیے اون حوضون کا منبع کھول دیتے اور شہر کی
نہرون مین پانی بہاتے تھے تو عوام اپنے گھرون کو معطر کرنے کے لیے گھڑے بھر بھر کے
لیجاتے تھے اور اسی گھرانے کی بیگیاتون کو بیس ہنس شہر حمام اور اوسکے لوازمے کے خرچ کے
لیے ملتے تھے ✤ خاص ختائی عورتین بہت نازک مزاج اور لطیف طبیعت ہوتی ہین اور دو ایک
ولندیزی اور انگریزی مسافرون نے جو روایت کی ہے کہ اونہون نے پیچپین مین ختائی عورتون
کو بر سر بازار قلیان پیتے دیکھا ہے یہ اونکی غلط فہمی تھی کہ تاتار اور ختا کی عورتون مین اونہون نے
تمیز نہین کی کیونکہ خاص ختائی مستورات گھر سے باہر نہین نکلتی ہین اور تاتار کی عورتین جہان
چاہتی ہین پڑی پھرتی ہین اور چونکہ ہر ملک کی مستورات کی شریعت مردون کے خلاف ہوتی ہے
اون لوگون نے اپنے صحرا کی قدیم رسمون کو اب تک مروج رکھا ہے باوجودیکہ اونکے مردون
نے اکثر دستورات ختا پر عمل کیا ہے ✤ ختا مین مکانات ایک طبقے سے زیادہ نہین بناتے
اور جب انگریزی شہرونکا نقشہ اوس ملک کے لوگ دیکھتے ہین تو پچھتاتے اور کہتے ہین کہ افسوس
خدا نے تمہارے ملک مین ایسی تھوڑی زمین دی ہے کہ ہوا مین چڑہ کے تمہین رہنا ہوتا
اور ہمیشہ کی آمد و رفت مین ہر روز مرگ مفاجات کا سامنا رہتا ہے جب قول اونکا یہ ہے
تو ظاہر ہے کہ دو منزلہ مکان وہ ہرآئینہ اپنی طبیعت سے نہین بنائینگے اگرچہ اجازت بھی اونکی
ہووے لیکن ختا مین کوئی ادنی سا امر بے دستور اور قانون کے وقوع مین نہین آتا اور گھر کا
معاملہ تو بہت سنگین ہے اور ایسی کچی بات نہین کہ جسکا جو جی چاہے سو کرے کیونکہ
شہر کی قطع بگڑ جائے اور سڑکون اور نہرون کی روش مین خلل واقع ہووے ✤ دکھن کے
رخ تمام مکان اس ملک مین ہوتے ہین اور دالان اور صحن دالان اور دو دو سائبان اور کمرے اور کوٹھریان
اور انگنائی اور باغ اور شاگرد پیشے کے مکانات اور مودی خانہ اور توشک خانہ اور تمام
کارخانجات کے مکانات سب اپنے اپنے انداز سے وسیع اور مستحکم بنتے ہین اور ان کی
پشت پر محلسرا کی بنا شاہراہ کے پیچھے کیطرف ہمیشہ ہوتی ہے تاکہ رنڈیون کے جھانکنے اور

راہ گیرون سے آنکھین لڑانے کی نوبت نہ پہنچے اور مردانے اور زنانے مکانات کے ہر چہار طرف
ایک اونچی دیوار کھینچی رہتی ہے اور تین ڈیوڑھیان امیرون کے مکانات مین ہوتین ہین اور
صدر دروازے پر اکثر سنگ مرمر کے دو شیر بنے رہتے ہین ۔ جس دالان مین امیر نشست
رکھتا ہے اور دوستون کی ملاقات کرتا ہے وہ بہت سلیقے سے سجا رہتا ہے اور فضول
اور بیہودہ تکلفات کو وہان گذر نہین ہوتا اور اوسکے بعد جو دالان ہے وہان پر جن لوگون
سے بے تکلفی اور یارانہ ہوتا ہے اونکے ساتہ صحبت ہوتی ہے اور اوس مین واجبی لوازم اور
سامان رہتا ہے غرض محل سرا کی آرایش کا حال معلوم نہین ہے اس لیے کہ صاحب خانہ
یا اونکی بی بی کے کسی عزیز کو بھی وہان دخل نہین ہوتا غرض انگنائی بہت وسیع ہوتی ہے
اور دونون کونے پر دو مرمر کے حوض آب زلال سے ملبب رہتے ہین اور بیچ مین ایک جزیرہ
بنایا کرتے اور اوسپر بویا اور خوش رنگ پھولون کے درخت بوتے ہین وہ ہمیشہ پھولتے
رہتے ہین اور پانی مین چھوٹی چھوٹی سنہری روپہلی اور لال اور سبز مچھلیان چھوٹی رہتی ہین
اور ایسی ہلی ہوتین ہین کہ آدمی کے ہاتہ سے غذا کرتین اور انگنائی کے درمیان جسکو خانہ باغ
کہنا چاہیے سنگ مرمر یا سنگ موسیٰ کے چوڑے چبوترے پر اقسام طرحکے بویا اور خوشنما
پھولون کی چنگیر رکھی رہتین اور دالان کے باہر دیوارون پر عشق پیچا یا انگور کی بیلین
قمچیون کے ٹھٹر پر پھیلی رہتی ہین اور اونکے بیچ بیچ مین دیوارون کے طاقون مین پھولون
کی ہانڈیان رکھی رہتی ہین اور اکثر امیر پنجرون مین خوش آواز اور خوش پر چڑیون کو دیوار
سے لٹکا دیتے ہین اور انگنائی کی دونون حدون پر ہرن اور دوسرے وحشی جانورون
کو کٹھرون مین رکھتے ہین اور بس انگنائی کو طے کر کے جب پہلے دالان مین پونہچے تو میز
اور کرسیان اور الماریان اور نشست کے اسباب آبنوس اور صندل اور دوسری قیمتی لکڑیون
کے دکھائی دیتے ہین اور اون مین سے بعض اپنے حسن ذات کے سبب جلوہ گر رہتی ہین
اور بعض لکڑی ایسی شفاف ہوتی ہے کہ اوسکی رگین بھی معلوم ہوتی ہین اور ساتہ ہی اوسکے

اسقدر چمک کہ چہرے کے رونگٹے تک بخوبی نظر آتا ہے اور فرش پر گرمیون مین پاٹیان بچھی رہتی ہین
اور جاڑون مین عمدہ عمدہ پشمین قالینون کا رواج ہے اور جھاڑ و فانوس کی عوض کاغذ اور ابرک کی
قندیلین ایسی خوش قطع اور خوب رنگ لٹکتی رہتی ہین کہ پانچ ہزار کے شیشے کے جھاڑ پر آنکھہ والے
کی نظر پہلے نہ پڑیگی مگر اوسپر کہ اوسکے جمال باکمال کی تعریف مین زبان بیان لال ہے ٭ ختائی
بجز پھول اور چڑیا اور اپنے معبودون کی تصویرونکے دوسری نہین لگاتے مگر حکما اور شعرا کے
پند اور نصائح اور لطیف مضامین سپید ساٹن پر نیلی روشنائی سے لکھی ہوئی جابجا بمنزلہ تصویر
دیوارون مین لٹکائے جاتے ہین اور دالان مین لوبان اوس سامان کے درمیان ہر وقت
جلتا ہے اور چار کونے مین مرجان کے بڑے بڑے جھاڑ رکھے رہتے ہین اور میزون پر دنیا
کے عجائبات جمادات اور نباتات اور حیوانات کے اقسام سے قابل اہل غور کی دید کے چنے
ہوے ہوتے اور امرا اپنی حیثیت کے موافق تکلف صوفیانہ کرتے اور مکانات سنگین مین رہتے ہین
اور چونکہ ختائیون کو ہر طرح کی دستکاری مین کمال ہے بڑے بڑے اور دبیز تختے سنگ کے
وہ اس صفائی سے ملاتے ہین کہ بعد نظر غور کے بھی تمیز نہین ہوتی کہ جوڑ کہان اور تختے سے تختہ
پتھر کا کس جگہ ملا ہے اور اینٹ ایسی خوبصورت بناتے ہین کہ صاحب شوق اور حسن پرست کے
نزدیک مٹی کو سونیکا رتبہ ملتا ہے اور اینٹ کی دیوار توڑ جوڑ کر کے نقشہ ہاے گوناگون کے
ساتھ اس طرح پر بناتے کہ دیکھنے والے کو حیرت ہوتی ہے کہ یہ سحر ہے یا نظر بندی ہے اور بالکل
یقین مین نہین آتا کہ یہ سارا کارخانہ اینٹ کا بنا ہے اور اسیطرح پر اکثر گھر خالی اینٹ کے اندر
سے باہر تعمیر ہوتے ہین اور چونے کا علاقہ مطلق نہین رہتا لیکن ایسا حسین ہوتا ہے کہ پتھر
جھلکمارتا ہے غرض جسقدر وسیع اور پاکیزہ امرا دنجبا کے مکانات ہوتے ہین اوسیقدر
غربا کی جھونپڑیان تنگ اور کثیف ہوتین ہین اور شمال ملکون کے دہاتون مین غریبون کے
گھر اینٹ کی دیوارون اور ٹٹیون کی چھاونی کے ہوتے ہین اور جنگلستان کے قریب جو موضع
ہین وہان تختون کے تمام مکانات بنتے غرض پتھر کی نوہر جگہ پڑتی ہے ٭ ہر ملک کے

غربا بمجبوری کثیف ہوتے ہین لیکن جب عادت طبیعت ثانی ہوجاتی ہے تو وہ لوگ بدون
کراہیت کثیف نہین رہتے ہین چنانچہ ختائین باوصف اسکے کہ زمین اور معدنی کے سرانجام
افراط سے ہین اور مزدوری قلیل ہے لیکن اکثر غربا کے گھرون مین ایک ہی کوٹھری ہوتی ہے
اور اوسی مین زن و مرد اور لڑکے بالے اور سور بکرے اور گدہے اور دوسرے جانور خانہ
پرورد سب ایک ساتھ ملے جلے رہتے ہین اور غربا جاڑے کو اس ترکیب سے کاٹتے ہین کہ
اپنے گھرون کے صحن کو اونچا بناتے لیکن نیچے خالی رکھتے ہین اور ایام سرما مین میدان سے
لکڑیان چن لاتے ہین اور صحن کے نیچے جلاتے اور اوسی پر کھال بچھا کر شب کو سارے
گھر والے ایک ساتھ سو رہتے ہین اور گرمی اوس صحن کی ایسی ہوتی ہے کہ اوڑھنی کی احتیاج
باقی نہین رہتی اور صبح کو کھال اوٹھا کر چٹائی بچھاتے اور اوسی پر تمام دن کھانا پینا اور نشست
کرتے ہین غرض لکڑی ہر وقت جلتی رہتی ہے اور دم بھر بجھنے نہین پاتی ہے اور اس باعث سے
صحن کے سوا سارا گھر مثل حمام سرد کے گرم رہتا ہے لیکن امیرون کے یہان پتھر کے کوئلے
انگیٹھیون مین سلگتے رہتے لیکن عیب یہی ہے کہ دہوئین کے نکلنے کے لیے چھت سے
کوئی راہ ختائیون نے نہین نکالی اور اس باب مین انگریزون نے اونکی حکمت کا دہوان اوڑا
دیا اور دودکش اس خوبی کے ساتھ نکالا کہ انگیٹھی کی تمام کیفیت بے اذیت حاصل ہوتی ہے
اور تعجب ہے کہ باوصف اس عمل و ادراک کے ختائیون کو خود نسوجھی لیکن اسکے عوض باغ
لگانیکا نقشہ انگریزون کو اونھون نے سکھلایا اور لاکھ لاکھ آفرین اونکی لطیف طبیعت
اور نازک خیالی پر ہر صاحب شوق کو بھیجنا چاہیے + دریافت کرنا ضرور ہے کہ باغ طیار
کرنے اور چمن لگانے کی غایت کیا ہے اور جب علت غائی اوسکی سمجھ مین آئی تو اور علمون
کی خوبی خودبخود خاطر پذیر ہوجائیگی + انسان کی جبلت مین تلوّن ہے اور آدمی کا جی طرح
بطرح اور رنگ برنگ چیزون پر ہر وقت دوڑتا ہے اور اوسکی مثالین دینی فضول ہین کیونکہ
جب یہ عادت خاص و عام کی ہے اور کوئی شخص اس سے خالی نہین تو اوسکا حال ہر کسیکو

اپنے اپنے دل سے پوچھنے سے معلوم ہووےگا الغرض چونکہ فطرت نوع انسان مین یہ بات ہے
کہ صحرائی دید کا اشتیاق شہری کے دلمین پیدا ہوتا ہے اور شہر کے دیکھنے کا شوق صحرائی
کے دل مین جگہ پاتا ہے اور ان قسمون کے آدمی کو جب اپنی رغبت کی چیزین حاصل ہوتین ہین
اونکی خواہشین برآتی ہین الغرض باغ کی بنا پہلے اسی سبب سے ہوئی کہ جہان گل و سبزہ خودرو نہو
وہان قصداً اوسے پیدا کیجیے تاکہ صحرا اور شہر کی کیفیت ایکدفعہ حاصل ہووے اور غایت باغ لگانے
اور چمن آرائی کرنے کی یہی ہے اور یہ غایت مرتبہ بصنعت تب ہی پہنچتی ہے جب صحرا کی نقل
مطابق اصل کے کیجاتی ہے اور چونکہ کمال چمن کاری کا یہی ہے بیشک ختائیون کو اس بات
مین سارے جہان پر فوق دینا چاہیے ✽ تا یہ دعوی ثابت ہووے چند نکتے ان کی چمن آرائی
کے راقم کو بیان کرنے ضرور ہین غرض اسی تاریخ مین آگے موقع سے اوسکا ذکر بھی آچکا ہے
اور اغلب کہ اس حقیر کے قدردانون کی خاطر شریف مین رہا ہو حالانکہ زبان اُردو مین میری
تقریر ایسی نہین کہ مضامین رنگین اور متین بفصاحت و بلاغت ادا ہووین اور قابل یاد کے
سمجھے جاوین غرض باوجودیکہ ختا کے باغات کا کچھ حال برسبیل تذکرہ لکھا بھی جاچکا ہے
اور اب جو بہ تفصیل بیان مین آتا ہے تو اسی وجہ سے کہ ختا کی چمن کاری کا بیان مثل قند مکرر کے
ہے ✽ ختا مین ایک باغ جو حقیقت مین سجا ہوا اور آجتک آباد ہے اوسکی صورت حال کا نقشہ
قلم تصویر رقم کھینچتا ہے تاکہ چمن آرائی کی حقیقت معلوم ہووے ✽ یَن مَن یَن جو فغفور کا
رمنا اور دارالامارۂ پیچین کے سواد شہر مین واقع ہے اوس سے آراستہ تر فغفور کے
باغات مین دوسرا باغ نہین ہے اور اوسکی صورت یہ ہے کہ جب اوسکی حد مین کوئی آدمی
پونہچتا ہے تو قیاس کرتا کہ دیہات شروع ہے اور میدان سبز وسیع کے درمیان سے راہین
نکلی ہین اور جابجا نشیب و فراز کی کیفیت دکھائی دیتی ہے اور بعد چند بیگھے کے چھوٹے
چھوٹے ٹیلون پر موسم کے پھولون کے تختے کھلے ہوے اور اون ٹیلون کے دامنون
مین آب زلال کا مہین دہارا کوئی چار پانچ قدم چوڑا ایک کے پیچھے سے بہتا ہوا آتا ہے

اور دو سرے کے دامن سے بہتا جاتا ہے اور ایک خط یاسمین کیطرح نظر آتا اور اوسکی
رَو لہر کھاتی اور بل کرتی ہوئی ایسی ہوتی ہے کہ طبعی معلوم ہوتی ہے غرض جب اوسکے آگے
بڑہے تو بلند بلند درخت ہر طرح کے میوے کے جابجا اون ٹیلون کے پیچھے نظر آتے ہین
اور اونکے درمیان سے چوڑی سی نہر بہتی ہے جسپر آبی نباتات کی بیلین پھیلی دکھائی دیتی ہین
اور اوس نہر کو مرمر کے ایک پل سے طے کر کے جب آگے چلے تو ریت کا میدان ملتا ہے
اور جابجا کٹیلے اور ببول کے درخت اور چشمہ آب زلال کا ایسا دکھائی دیتا ہے کہ دشت عرب
اور افریقہ جس نے دیکھا یا اوسکا حال سنا ہے اوسی یاد آتا ہے کہ اونہین جنگلون کا یہ ایک گوشا
ہے اور اوسے طے کر کے جب قدم اوٹھا تو سبزہ اور پھولون کا تختہ اور ہر ٹیلے پر ایک بنگلہ
خوبصورت لکڑی یا اینٹ کا بنا اور رنگ رنگ کی کھپریلون سے چھایا اور اندر بہت تکلف
سے سجا دفعتہً سامنے آتا ہے اور جب آگے بڑہے جھیل اور تالاب آبی نباتات سے بھرے
گونا گون پھولون سے لدے دکھائی دیتے اور اونکے کنارے کی سڑکون پر ہر رنگ کے
پتھر کی کنکریان بچھی اور بے ساختگی کی آراستی سے سجی ہوئی نظر آتی ہین اور درمیان
بعض بعض جھیلون کے پتھر کے ٹکڑے اور جزیرے جسپر صندل لکڑی کے بنگلے بنے
ہوے ہین اور جب اس کیفیت کو دیکھکر آگے چلے دفعتہً سنگی پہاڑون کی قطار اور نہر روان
آبشار اونپر سے زمین کی طرف زور و شور کے ساتھ جاری دیکھنے مین آئے اون آبشارون
کی نہرین دامن کہسار سے نکلی ہین اور لجہ اور لطمہ کی کیفیت اون نہرون مین حاصل
ہونیکے لیے بڑے بڑے ٹکڑے پتھر کے کنارے کنارے ایسے موقع سے جمائے گئے
ہین کہ پانی جو ہین اوپر سے گرتا اور ریتہ نکلتا ہے تو اون پتھرون کا ایسا ٹکر کھاتا ہے کہ موج
مارتا اور گرداب اور بھنور ہوتا اور امنڈتا اُبلتا اور بل کرتا چلتا ہے اوسوا اسکے تمام کنارے
کنارے چھوٹے بڑے پتھر اس انداز سے ڈال دیئے گئے ہین کہ وہ نہرین لاریب مثل
پہاڑی ندیون کے تیزی اور تندی اور زور و شور سے بہتی ہین اور اوسکے آگے جب

بڑھے تو پہاڑتلی کی کیفیت نظر آئی اور وحشی جانور ہرن کی قسم سے وہان اسطور پر دیکھنے مین
آتے ہین کہ خوبصورت پھولون کی چھوٹی چھوٹی جھوڑون کے بیچ مین وہ کھیلتے پھرتے اور
نرم نرم دوب کو چرتے ہین اور اوسکے بعد جب آگے بڑھے تو سبز سبز اور بلند ٹیلے جسپر انواع
واقسام کے پھولون کے تختے کھلے اور چوٹیون پر مرمر اور صندل کے پرتکلف بنگلے بنے دکھائی
دیتے ہین اور ٹیلون کے نیچے سے ایک چوڑی گہری نہر بہتی ہوئی اور ہر ایک ٹیلے کے گرد
گھومتی اور بعض کو ادہر سے اور بعض کو اودہر سے اپنے پیٹے مین گھیرتی ہوئی اوتر سے
دکھن کی طرف جاری نظر آتی ہے اور بعد اوسکے جب باغ کے بیچ مین پہونچے تو ایک تالاب
وسیع بلکہ ایک جھیل کوس بہر کے پاٹ کی ایک جانب کو ہے جسمین باغ کی تمام نہرون کا پانی
پڑتا اور اوسکے بیچ مین ایک صنعتی پہاڑ بہت کاریگری سے بنا ہوا ہے اور اوسکے اوپر ایک
بنگلہ واقع ہے کہ جسکی طیاری کا حال بیان کرنیکی قدرت زبان انسان کو نہین ہے اور اس
تالاب کے چارون گرد عمارتین خوش رنگ اینٹ اور گوناگون مرمر کی قطار سے بنی ہوئی
ہین جسمین فغفور جب اس باغکی سیر کو آتا ہے اپنی محل والیون کو لیکر رہتا ہے اور ان عمارتون
کے باہر اور بھیتر کی طیاری اور آرایش جنے دیکھی اوسکی زبان سے یہی بات بے ساختہ
نکلی کہ لاریب یہ قابل ہفت اقلیم کے بادشاہ کی بود و باش کے ہے اور ان عمارتون کی
پشت پر ٹیلے ہین جسپر میوجات کے درخت اور پھولون کی کیاریان اور روشین اور مہتابیان
شب ماہ مین بیٹھنے کے لیے بنی ہوئی ہین اور انہین ٹیلون کے بعد ایک شہر کی نقل ہے
جسمین مکانات اور سڑکین اور دوکانین اور چوک اور بازار اور گلی کوچے اور چارون طرف
شہر پناہ کی دیوارین کھینچی ہوئی ہین اور دروازے اور ڈیوڑھیان بنی ہوئی سب ہو بہو اصل
شہر کیطرح ہے غرض قلیل انداز اور تھوڑی وسعت پر یہ نقل بنی ہوئی ہے اور یہ نقشہ
اس لیے تیار ہوا تاکہ محل کی عورتین اصل شہر کا حال دریافت کرین اور جب روز اون لوگون کا
جی چاہتا ہے کہ اصل شہر کی خرید و فروخت اور آبادی کی نقل کروائین تو خواجہ سرا اور اطفال

حکم ہوتا ہے اور وے ہر پیشے اور ہر فن کے آدمیون کا لباس اور آلات لیکر اوسی شہر مین
جاتے اور بعض دوکان لگاتے اور بعض خوانچے سر پر رکھکے گلی گلی بیچتے پھرتے ہین اور
بعضے لوہار یا سنار یا چمار کا کارخانہ کرتے اور اپنے اپنے پیشون مین مشغول ہوتے ہین اور
ادہر دیکھیے تو دو شخص لڑائی کرتے اور پکڑے جاتے اور مانڈرین کے سامنے مار کھاتے
ہین اور ادہر خیال کیجیے تو برات چلی جاتی ہے اور دوسری جانب سے تابوت کو قبرگاہ
کی طرف ساتھ جلوس کے لیے جاتے ہین غرض اسی طور سے اصل شہر کے سارے کارخانے
کی نقل وہان کرتے ہین اور اوس بازار مصنوعی مین فغفور کے محل کی مستورات سودا خریدتی
اور دیکھتی پھرتی ہین اور جس شب کو فغفور کے جی مین آتا ہے کہ تمام باغ مین روشنی ہووے
اور آتشبازی چھوٹے تب یہ حال عجب کیفیت کا ہوتا ہے کہ تحریر و تقریر سے باہر ہے
کیونکہ رنگ برنگ کی روشنی اور آتشبازی کی ساخت جو ختائی جانتے ہین اوسکا سولھوان
حصہ سارے عالم مین کسی قوم کو نہین معلوم ہے اور جب فغفور کی فرمایش سے روشنی اور
آتشبازی کی طیاری ہوتی ہے تب اوسکے بنانے والے اپنی تمام کاریگری صرف کرتے ہین
اور اوس تالاب کے بنگلے مین فغفور بیٹھکے کیفیت دیکھتے ہین القصہ یہ تالاب اور عمارتین
ین من ین کے باغ کے بیچ بیچ مین ہین اور راقم نے اوس باغ کے فقط ایک کونے کا حال
لکھا ہے غرض چارون طرف سے ویسے ہی صورت ہے کہ کہین صحرا اور چشمہ اور کہین
سبزہ اور ٹیلا اور کہین دشت اور کہین کہسار اور آبشار اور ندی اور نالہ سب ساختہ اور
کہین بنگلے اور پھولون کے تختے کی کیفیت ملتی ہے اور جو کمال اور غایت چمن آرائی
کی ہے اوسے ختائیون نے حاصل کیا ہے اور جتنے بڑے باغ ختا مین ہین سب مین
یہی کیفیت مطابق ہر ایک کے عرصے اور وسعت کے ہے اور نقل طبعی کی ایسی ہی
بے ساختگی سے کینچاتی ہے کہ روح کو وہان جانے سے فرحت ہوتی ہے لیکن مبالغ
کثیر خرچ ہوتے اور مدت مدید گذر جاتی ہے تب ایسے ایسے باغ بنتے ہین چنانچہ

ین من ین کا باغ پچاس برس مین طیار ہوا اور صرف زر کسقدر ہوا معلوم نہین غرض ایک
حساب ہے کہ اوس سے ایک شمہ سمجہ مین آسکتا ہے اور وہ یہ کہ دو سو بنگلے اس باغ مین ہین
اور ہر ایک کے اندر اور باہر کی طیاری مین چالیس چالیس لاکہہ روپیہ خرچ کیا گیا ہے اور اسکے علاوہ
نہر اور تالاب سب کے کھودنے اور ہزارون مرمر کے پل بنانے اور ٹیلا اور پہاڑ اوٹھانے اور
نشیب و فراز کرنے اور سبزہ اور پھول لگانے اور روشتون مین ریت بچھانے اور دوسرے
کارخانے مین واللہ اعلم کتنے پدم روپئے صرف ہوئے ہین ملکہ تاتار کے عہد دولت
مین باغات کا خرچ بہت کم ہوا ورنہ اصلی ختائی جب اپنے ملک پر قابض تھے اس خرچ
سے جو بیان ہوا دو ناسہ گونہ آرایش باغ مین کیا جاتا تھا چنانچہ فغفور ینٹی جسکا سن جلوس
چھہ سو پانچ مسیحی ہے اوسنے اپنے باغ مین ایک جھیل دو کوس کے دور مین بنوائی اور اوسکے
کنارے کنارے قطار پہاڑون کی پونے دو سو گز اونچی اور اونکی چوٹیون پر ایسے عالیشان
مکانات بنوائے کہ دس ہزار کمرے اونمین تھے اور ہر ایک کمرے کی آرائش جدا اور
ہر ایک کی طیاری لاکہہ روپئے کی تھی اور اونہین مین رنڈیون کو لیکر عیش کرتا تھا اور ادنی
سی ایک بات یہ ہے کہ جب گھوڑے پر سوار ہو کر باغ کی سیر کے لیے محل سے نکلتا تھا تو
دو ہزار چھوکریان جمیلہ اور خوش آواز مردانہ لباس پہنے اوسکے جلوس مین گھوڑون پر
سوار اور نشاط کے ساز ہاتھون مین لیے گاتی بجاتی ساتہ رہتین تھین اور علی ہذا القیاس
جب کشتیون مین اوس جھیل پر پھرتا تو وہی رنڈیان اپنی پوشاک بدلے تال و سر سے گاتی
بجاتی کشتیان کھیتین تھین غرض اس فغفور نے عیش مین جو کچہ برباد کیا اسی ایک سنکنے
سے قیاس کیا چاہیے کہ موسم خزان کا جب شروع ہوتا تھا تو سارے باغ کے درختون مین
ریشم کی پتیان بنتی تھین تاکہ جب اصلی پتیان جھڑ جائین تو ڈالی ننگی نہ رہین اور سب سے زیادہ
یہ تھا کہ جس پتے یا پھول مین اصلی جو بو ہوتی نقل مین بھی وہی بو مصالح اور عطر سے دیجاتی
تھی تاکہ ہوا کے ساتہ آگے کی طرح خوشبو آوے اور فرق نہووے اور بہار کی کیفیت

ہمیشہ رہے ہے غرض اتنا خرچ فضول کسی فغفور نے نہین کیا لیکن شوق باغات کا چونکہ ختا
کے لوگون کی جبلت مین ہے اس سبب سے شہنشاہون نے کم و بیش اوسکو نبایا ہے
اور بعد اس طول بیانی اور زیادہ گوئی کے اغلب ہے کہ راقم کے قدردانون نے اوسکے قول
کو سچا سمجھا کہ باغات کے درست کرنے اور چمن آرائی کی ترکیب مثل ختائیون کے روے
زمین پر کسی قوم کو حاصل نہین اور یہ توگل کی بات ہے کہ انگریزون نے ختا مین جاکر وہان کی
چمن کاری اور باغ آرائی کو سیکہہ کر کچہہ اپنے ملک مین رواج کیا اور اہل فرانس نے
انگریزون کی پیروی اس بات مین کی ہے ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣

چودہوان باب

علوم اور حکمت ختا کے بیان مین

حکماے ختا نے قدیم سے علم موجودات اپنے طور پر نکالا ہے یعنے جسطرح سب قوم و
ملت کے دانشمندون نے اپنے نزدیک جو وجہین اس بات مین معقول سمجھی ہین بیان
کی ہین اوسیطرحسے ختا کے فیلسوفون نے بھی اپنی راے کو ساتہ دلائل کے جو اون کی
دانست مین کامل ہین ظاہر کیا ہے لیکن چونکہ فن تاریخ کو بحث حکمت سے کچہہ علاقہ
نہین ہے عاصی کلام کو زیادہ طول اسمقام پر نہین دے سکتا غرض دو ایک شمہ بیان
کرتا ہے تا اس تاریخ کی سیر کرنے والون کو محض لاعلمی اس باب مین نرہے ✣ تمام موجودات
کی نبا بقول اونکے اسطور پر ہوئی ہے کہ خدا نے جب چاہا کہ کائنات کو موجود کرے تو مادے
پر اوس نے سانس کھینچکر پھونک دیا اور معاً اوس حرکت کے ساتہ ہی مادے نے جوش کھایا
اور دو شے اوس سے پیدا ہوئین غرض ایک اپنی ذات سے متحرک اور دوسری محض ساکن
بعد اوسکے اوس کارساز بے نیاز نے دونون شے کو خمیر کیا اور جب پھر اوس پر دم کو پھونکا
تو تین چیزین پیدا ہوئین یعنے فلک اور زمین اور زن و مرد انسان اور یہی سب باعث
تمام موجودات کے اسطرحسے ہین کہ فلک کو قوت فاعلی اور زمین کو قوت انفعالی حاصل ہوئی

اور سوا انسان کے جسقدر نفس حیوانی اور نفس نباتی اور جمادی کی پیدایش ہوئی ہے ان دونون کی سازش سے وقوع مین آتی ہے اور آدمی نے بھی علی ہذا القیاس اپنی نوع کو شروع کیا اور وہی سلسلہ چلا جاتا ہے لیکن پروردگار کا بھی وجود اس کارخانہ کائنات کی بقا کے واسطے چاہیے اور بے اوسکے دم مارنے کے مادہ ساکن کو حرکت نہین ہوتی غرض اسی انداز کی تقریر حکماے ختا کی اس بات کی اثبات مین ہے لیکن ایک فرقہ فیلسوفون کا بھی گذرا ہے که وہ دہری ہے اور وجود واجب الوجود کا انکار کرتے ہین مگر اونکی تقریر محض اوجھی معنی ہے جس طرح سے ملحدون کی ہوتی ہے اور اوسکا بیان تضیع اوقات کرتا ہے اور قابل سماعت کے بھی نہین ہے القصہ علم موجودات کا ایک نکتہ مطابق ختائی حکما کی تحقیق کے راقم نے عرض کیا اب ایک ایک شمہ اونکی حکمت نظری اور دوسرے علوم کا اس باب مین داخل کرنا ضرور ہے تاکہ حکمت چین وحجت بنگالہ کی جو مثل مشہور ہے اوسکی وجہ تسمیہ معلوم ہووے غرض حکمت چین کی جیسی بنیاد پڑی تھی اگر ویسی ہی برابر جاری رہتی تو قریب قیاس کے ہے کہ اندنون اوسکو وہی رونق ہوتی کہ جو اب حکمت فرنگستان کو ہوئی ہے اور روز بروز زیادہ بڑہتی ہے یہانتک کہ جب خط او اخبار اوس ملک کی ہند مین پونہچتی ہین تو ایک نہ ایک نئی ایجاد کی بات ہمیشہ سننے مین آتی ہے غرض حکمت ختائی ایک ہی جگہ کچھ تھوڑے سے فخر کی باقی ہے کہ کئی چیزون کی ایجاد وہان ہوئی اور اوسکی ترکیبین اور ملکیون نے اونسے سیکھی ہین علم ریاضی کے سب اصول ہے وے قدیم سے واقف ہین علم ہندسہ اور حساب او ہئیت اور موسیقی سب کی معرفت اونہین رہی ہے اور علم ریاضی کے کئی فروع کے بھی یہ کامل ہوے اور خصوصاً علم جراثقال ونیز نجات مین کمال حاصل ہوا اگرچہ علم جراثقال اور جر المار یعنے آبکشی کے نکتے اور اسرار یہ لوگ انگریزون کی سی فصاحت اور بلاغت اور ادلہ سے نہین بیان کرتے لیکن غایت اونکی کیفیت اون علمون کی سیدہے طور سے ویسے ہی حاصل کی اور کوئی تیسری دلیل ان کی حکمت کی نہوتی تو دیوار ختا اور

بڑی نہر جو یہو یعنے شہنشاہ کا دریا کہلاتا ہے انہین دونون کی ساخت کا بیان کافی تھا
کیونکہ انسان کے کارخانے مین ایسی کوئی چیز کبھی نہین بنی ہے اور دونون کی بزرگی اور
دشواری جب ملاحظہ سے گذرتی ہے تو قیاس کبھی اس بات کا مقتضی نہین ہوتا کہ انسان
نے اسے بنایا ہے اور قدرت کاملہ الٰہی پر گمان لاتا ہے اور ڈاکٹر سمیل جانسن صاحب
جو انگریزون مین فاضل متبحر اور کامل عصر اور منشی گری اور تجربہ کاری مین یکتاے روزگار تھا
اوسکا قول یہ ہے کہ اگر کوئی فخر سے کہے کہ اوسکے دادا نے دیوار ختا کو دیکھا ہے تو اوسکی
بزرگی بجا ہے الغرض یہ دیوار قریب آٹھ سو کوس کی لانبی ہے اور سرحد ختا اور تاتار پر
واقع ہے اور وجہ اوسکی طیاری کی یہ ہوئی کہ جب قوم تاتار نے اوسطرف سے بار بار یورش
کرکے ختائیون کو سخت عاجز کیا اور کوئی تدبیر انکو ضبط کرنے کی نہین سوجھی تب اس دیوار کی
بنا کی گئی اور فغفور چینگ وائی نے دوسو چالیس برس قبل حضرت عیسی کے اسے شروع کیا
اور عرصہ قلیل یعنے صرف پانچ برس مین یہ تمام ہوئی اور حال اوسکا یہ ہے کہ نہ پہاڑ نہ دریا
کوئی مانع اوسکی ساخت کا ہوا اور آٹھ سو کوس تک جو موانع سامنے آئے سب کو دفع کرتی
ہوئی یہ دیوار اپنی منزل مقصود تک پہونچی ہے اور کہیں مقام پر آدہ آدہ کوس کے اونچے
پہاڑون کی چوٹی پر سے یہ دیوار کھینچی ہوئی ہے اور بعض جگہ بڑے بڑے دریا پر پلون
کے اوپر سے یہ گئی ہے اور زیادہ تکلف یہ ہے کہ سمندر کے بیچ سے شروع اسطرح پر ہوئی
ہے کہ صدہا جہاز پتھرون سے لدے ہوے ڈبا دیئے گئے اور اوسپر اوسکی بنیاد قائم ہوئی
ہے اور آٹھ سے کوس تک تیس گز اونچی اور سعتہ چوڑی ہے کہ چھ سوار پہلو بہ پہلو فراغت
سے اوسپر گھوڑا دوڑا سکتے ہین اور سو سو قدم پر دو منزلہ اور سہ منزلہ برج بنے ہوے ہین
اور جب تک کہ تاتاریون نے اپنی دولت کی بنا ختا مین نہین ڈالی تھی تب تک ہزارون توپین
اوسپر چڑہی رہتی تھین اور دس لاکھ فوجون کی تقسیم تمام برجون مین تھی غرض جب سے قضاے
فلکی سے وہی لوگ جنکی یورش کے سبب سے یہ دیوار بنی تھی ختا کے مالک ہوے تب سے

وہان کی فوج موقوف ہوئی اور برج اور دیوار بے مرمت رہنے لگی مگر کئی باتین عجیب وغریب
اس دیوار کی ساخت مین ہوئین کہ ختائیون کی حکمت اور قدرت اور مستقل مزاجی کی دلیلین
مین چنانچہ اول یہ کہ معماری کے سرانجام اور بڑے بڑے تختے پتھرون کے ان لوگون نے
آدہ آدہ کوس کے بلند پہاڑون پر پہنچائے جہان چڑہنے کا کوئی سہارا نہین معلوم ہوتا اور
کرارے کی بلندی ایسی ہے کہ آدمی کی چڑہائی لاممکن نظر آتی ہے اور دوسری بات تعجب انگیز
ہے کہ سمندر مین جہان تھاہ کم اور جوش وخروش بحر زخار کا زیادہ ہے وہان کسطرح سے نیو
ڈالی گئی کہ دو ہزار برس سے ہلی نہین باوجودیکہ ختا کے سمندر مین ایسا طوفان دس بیس دفع
ہر سال مین آتا ہے کہ صدہا جہاز اور تخمیناً بارہ چودہ ہزار آدمی سالانہ انہین طوفانون مین
ہلاک ہوتے ہین اور زور وشور ہوا کا ایسا ہوتا ہے کہ ایک انگریز ناخدا بہت تجربہ کار اور عقلمند
کا بیان اسطور پر ہے کہ اگر یہ ممکن ہوتا کہ ایک ہی جہاز کی گلئی پر دس ہزار کرنا اور دس ہزار
نقارے دفعتہً بجائے جاتے تو اوسی جہاز کے پتوار پر سوا طوفان کے غل اور شور کے اون
کرنا ؤن کی آواز کوئی شخص نہین سن سکتا الغرض جس سمندر مین ہر سال دس بیس مرتبہ یہ قیامت
برپا ہوا وسمین اس دیوار کا قیام عجائبات سے ہے تیسری بات یہ کہ باوصفیکہ آدہی خلقت
سے زیادہ اوسکی طیاری مین مطابق فرمان کے ہر وقت حاضر رہتی تھی لیکن پانچ برس کے قلیل
عرصے مین اس دیوار کا تمام ہونا تعجبات سے ہے کیونکہ جب ایک انگریز سیاح نے حساب
کیا تو دیکھا کہ اس دیوار کی فقط برجون کی ساخت مین اسقدر اسباب معماری کا صرف ہوا ہے
کہ تمام انگلستان کی ہر طرح کی عمارتون مین جو خرچ ہوا ہے شاید اوسکے مقابلے مین بہت کم
نکلیگا اور منصفی شرط ہے کہ تمام دیوار مین کسقدر اسباب صرف ہوا ہوگا اور چوتھی بات حیرت
افزا یہ ہے کہ جس ناکے پر یہ کھینچی ہے وہان سے منزلون تک نہ بستی نہ انسان کی نشانی
تھی اور آٹھ سے کوس تک فقط صحرا اور کوہستان اور جنگل تھا اور وہان پر اس کارخانے
کے لیے لازم ہوا ہوگا کہ سیکڑون کوس سے مزدورون اور کاریگرون کے لیے رسد اور دیوار

کیواسطے سرانجام آوے اور اس وجہ سے مشکلین وہ کونی ہوئی ہونگی لیکن ختائیون کی حکمت
اور استقلال اور ثابت قدمی سب موانع پر غالب ہوئی اور ایک نشانی ایسی رہ گئی ہے کہ روے
زمین پر کوئی یادگار انسان کی اولوالعزمی کا اسکے مقابلے مین نہین ہے بجز اوس نہر بزرگ
کے جو ختا مین تین سے بیس کوس تک بنائی گئی ہے اور جسکے لیے قبلا خان چنگیز کے پوتے
کی عقل اور ختائیون کے علم اور ثابت قدمی پر لاکھہ لاکھہ درود بھیجنا مقتضاے انصاف ہے
اوسکی صورت یہ ہے کہ جب کوئی پہاڑ نہر کی راہ مین ملا تو سطح آب کے برابر تراشا گیا اور جہان
جھیل اور تالاب آیا تو کاریگرون نے اوسے پاٹ دیا اور زمین کو پختہ کرکے دونون پہلو
پر پشتے باندہ کر نہر کو اپنی منزل مقصود کی طرف جاری ہونے کی صورت پیدا کردی ہے اور
بعض جگہ جہان منزلون زمین کو ندا تہ زیادہ نشیب تھی وہان نہر کی بنیاد پختہ اور سیکڑون
ہاتہ بلند اوٹھائی گئی ہے اور پشتون کے بیچ سے نہر بہتی ہے اور مطلق سطح آب کو کمی بیشی
تین سے بیس کوس تک کہین نہین ہے باوجودیکہ اس عرصے مین زمین کی پستی اور بلندی
سے صدہا جگہ موانع پیدا ہوے ہین غرض یہ سب تو کمال اونھون نے کیا ہے لیکن زیادہ
حیرت کا مقام وہ ہے جہان بڑی بڑائی گہری جھیلین دس اور بارہ اور پندرہ کوس کے
طول اور عرض مین ملتی ہین اور اونکے بیچ سے اس نہر کو ختائی کاریگر سب لیگئے ہین اور
قعر جھیل مین سنگین ستلے ڈال کے وہان سے کرسی اوٹھائی ہے اور جھیل کی سطح آب سے
وہ کئی بام بلند ہے اور اوسپر دو بغلی پشتی باندہ کے نہر دوڑائی ہے الغرض اگر اس نہر کی
وسعت کم ہوتی تو اسقدر حیرت نہوتی لیکن اوسکا نام ہی فقط نہر ہے ورنہ اکثر بحر ہے اور
شہرون کے قریب جہان بڑی تجارت گاہ ہے وہان یہ نہر ہزار گز چوڑی ہے غرض برابر
تین سو بیس کوس تک اتنی وسعت ہے کہ ہندوستانی سو پٹیلے پہلو بہ پہلو اوس سے گذر
کرین تو آپس مین ٹھوکر نکھائین القصہ غور کیا چاہیے کہ کس محنت اور حکمت کا یہ کام تھا جو ختائیون
سے انجام ہوا اور دیوار ختا اور نہر ختا کی برابری مین دوسری صنعتین انسان کی کیا مقابلہ کرینگی

اور یہ دلیل رہ گئی کہ علم ریاضی اور خصوص جرالثقال اور علم آب روانی کے یہ لوگ ہزارون برس سے
مالک ہین ٭ مہندس یہ ہمیشہ سے ہین اور بعض فاضلون کا گمان قوی ہے کہ مثلث متساوی الاضلاع
کی شکل حکیم فیثاغورث نے ختا کے مہندسون سے سیکھی تھی اور جب سیر و سیاحت سے فرصت
کر کے یونان کو پھر گیا تو اپنے تلامیذ کو سکھلایا اور چونکہ اپنی ایجاد مشہور کی خود اوسکو شہرت ملی
اور اپنا نام جریدۂ عالم پر اوسنے لکھوایا اور بعض کاملون کا گمان ہے کہ ملک مصر مین حکیم مذکور
نے ہندسے کی اس شکل کو دریافت کیا کیونکہ وہان فیثاغورث نے چندے درس حکمائے مصر
سے لیا تھا اور مصر مین ہندسے کا چرچا بڑا تھا اور رود نیل کی سیلابی کو باعث اس علم کی
ایجاد کا بیان کرتے ہین الغرض ان روایتون مین اگر پہلی کو نادرست فرض کیجیے تو بھی ختا مین ہندسے
کے وجود کی بطالت ثابت نہین ہوگی کیونکہ ٭ ع ٭ تا نباشد چیزکے مردم نگویند چیزہا ٭ اور
بیشک ختا مین اس علم کا زیادہ رواج تھا تب ہی اون فاضلون نے یہانتک گمان کیا ہے
کہ حکیم فیثاغورث کے سے شخص کو وہان سے کچھ حاصل ہوا تھا علی ہذا القیاس علم ہیئت مین
بھی ختائی قدیم سے کامل تھے اور کرۂ سماوی کی شکل جسپر کواکب ثوابت و سیارہ اور تمام متعلقات
آسمانی کے مقامون کا نشان تھا فغفور شن نے چار ہزار ایک سے ایک برس ہوے کہ بنوایا
اور یہانتک صحیح اوسوقت کے حساب کسوف اور خسوف اور گردش کواکب کے تھے
کہ تین ہزار برس کے حساب کو جو فرنگستان کے ریاضی دانون نے بالفعل دیکھا اور اپنے
حساب سے مقابلہ کیا تو مطلق فرق نہ پایا اور یہ کیسی بڑی دلیل ختائیون کی عقل اور ادراک کی
ہے کہ بغیر اون آلات ستارہ بینی کے جو اب ہین کہ جسکی مدد اور سبب سے ہیئت کے حساب
درستگی اور آسانی سے ہوتے ہین اون لوگون نے بغیر اون مددون کے یہ کوشش اور
لیاقت بہم پہنچائی تھی اور فرنگستانی حکما اور مورخون نے اس رائے پر اتفاق کیا ہے کہ علم ہیئت
کو جو رونق ختا مین تھی کسی قدیم ملک مین نہوئی اور اغلب ہے کہ جس طرح سے ہیئت وہان
جادہ گر ہوئی اگر ہمیشہ اوسکی ترقی کی فکر ختائیون کو رہتی تو آج کے روز فرنگستان مین بھی وہ بات

جست وجو سے نہ حاصل ہوتی جو اوس ملک کی گلی گلی جاری ہوتی لیکن چون کہ حکماے ختا کا
قول اور نصیحت ہے کہ حکمت نظری سے جب اپنا مطلب حاصل ہو تو صرف واسطے اظہار اور
کے زیادہ غور کرنا محض تضیع اوقات ہے اوسکے عوض حکمت عملی کی طرف جسقدر میلان طبیعت
ہو مفید ہے اس لیے ختائیون نے علم ہیئت مین زیادہ فکر نہین کی ہے اور جب کسوف اور
خسوف اور منطقۃ البروج اور منطقہ محروقہ اور معتدلہ اور مبرودہ اور خط نصف النہار اور
سبعہ سیارہ کی گردش وغیرہ اونکی دریافت مین آئی زیادہ فکر اونہون نے لاحاصل سمجھی کیونکہ
فقط تقویم کی درستی اونہین منظور تھی تاکہ سب عیدون کے اور پرستشون کے دن چاند گہن
اور سورج گہن اور شادی بیاہ کی سکھہ لگن وغیرہ ٹھہرائے جائین اور اجرام فلکی کے مقامات
دریافت مین آوین اور سوا اتنی معرفت کے علم ہیئت کو بیمصرف سمجھا اور غوض زیادہ نکیا
علم ہوا یعنے ہوا کے تولنے اور غور کرنے اور ترتیب اور خواص جان نے کی معرفت جس سے
متعلق ہے اوسکی بھی دانست ختائیون کو قدیم سے ہے اور غبارے کی بنا انہین سے
ہے چنانچہ روایت معتمد ہے کہ بعض قدیم فغفورون نے غبارے پر بیٹھہ کر ایک شہر سے
دوسرے شہر تک سفر ہوا کیا اور گانے بجانے والون کو ساتہ لیکر شب کو جو چرچا ہوا پر
پھیلایا تو ایک ہوا ایسی سنیدہ گئی کہ خلق اللہ سمجھی کہ ارواحین آپسمین رنگ ریلیان مچاتین
اور خوشیان کرتی ہین اگر بالفرض کسی تاریخ معتمد مین بھی اوسکا ذکر نہوتا تو قیاس سے بعید
نتہین کیونکہ بالفعل انگریزون نے قصد ایک جہاز بنانے کا کیا ہے جو ہوا پر ایک ملک سے
دوسرے ملک تک جایا کرے ٭ علم کیمیاگری یعنے دہاتون کے گلانے اور خالص بنانے
اور تمام مرکبات ارضی کے اجزا کے جدا کرنے کا علم بہی ختائیون کو ہمیشہ سے اچھی طرح معلوم
ہے حالانکہ فرنگستانیون نے جو اس مین کوششین اور بالفعل ایجادین کین ہین اوسکے ہزار حصے
کا ایک حصہ اونہون نے نہین حاصل کیا غرض اتنی معرفت اوس علم کی اونہین ہمیشہ سے
تھی کہ باروت کو پہلے ختائیون نے ایجاد کیا اور اغلب ہے کہ اونہین کا کوئی نسخہ غیر ملکی سوداگر

نے پایا اور وطن مین جاکر اوسکی ایجاد کی نسبت اپنی طرف منسوب کی اور سوا باروت کے لکھنے
کی روشنائی بھی انہین لوگون مین پہلے ایسی شفاف اور پایدار اور روشن بنی کہ باوجود علوم اور
صنعت انگریزی کے ویسی چیز نہ نکلی علاوہ اسکے چینی باسن کی ایجاد اونہین سے ہے اور اگر
علم کیمیاگری سے اونہین کما حقہ آگاہی ہوتی باسنون کی میناکاری آگ پر کیونکر ٹھہرتی اور
نہین جل کے اس شفافی اور نزاکت کے ساتھ باقی رہتی اور علی ہذا القیاس سیکڑون فلزی صنعتین
ایسی اونکی ایجاد سے ہین کہ ہر ایک کا وجود دلیل کامل ہے کہ جسقدر اون لوگون کو قدیم مین
اس علم کی معرفت تھی یونانیون اور مصریون کو اوسکی چوتھائی نہ تھی + جسطرح سے علم ادب
اور شاعری اور تاریخ دانی اور حکمت عملی کی قدر کی جاتی ہے افسوس ہزار افسوس کہ اسقدر کا تلطف
بھی صنعت کے حصے مین نہ آیا اور ختائیون کے ذہن انتقالی کو امید انعام واکرام کی نہ دی گئی
اور کیمیاگری جیسی چاہیے تھی ترقی نہ پائی غرض اس ناقدری پر بھی مہوسون نے اپنے فائدے کے
لیے اوسکا چرچا ایسا بڑہایا کہ سیکڑون نادانون کو دام فریب مین پھنسایا اور غربا متوطنین
کو سونے چاندی کی طرف متوجہ کرکے قرار واقعی لوٹا اور امرا اور فغفورون مین اکسیر بقا کا ڈھکوسلا
پھیلایا اور صدہا نے مال کے سوا جان بھی گنوائی اور اکسیر بقا حقیقت مین کھائی کیونکہ عدم
جو گئی تو وہین رہے اور ہمیشہ کے واسطے قیام کیا + اس تاریخ کی دوسری جلد مین جو انشاء
اللہ تعالے سال آیندہ مین چھپیگی اوسمین بہت سی نقلین راقم نے لکھی ہین اس سبب سے
کہ کئی فغفور اسمین موے لیکن یہ گھرانا مانچو تاتار کا جو ایک سو بیاسی برس سے ختا کا مالک
ہے ان لوگون نے اس مکاری پر مطلق خیال نہین کیا اور اکسیر بقا کھا کے اپنے کو کسی نے
تمام نکیا غرض مہوسی کا شوق ختائیون کو باقی ہے اور مکارون کے دام مین اب بھی
ہزارون احمق پھنستے ہین + علم جغرافیہ مین بھی ختائیون کو ہمیشہ سے دخل ہے لیکن اپنی
مملکت کے سوا انہین غیر ملکون کی حالات سے آگاہی نہ تھی اس سبب سے جب سنی سنائی باتون
کے اعتبار پر اور انداز سے دوسرے ملکون کے نقشے یہ سب کھینچتے تو غلطی کرتے غرض اپنے

وطن کی صورت جب لکھتے تو نہایت صحیح بناتے تھے اور قدیم اگلے زمانے مین جب ختا مین
طوائف الملوک کی بنا تھی یعنے کئی بادشاہ تھے تو ہر ایک کے ملک کا نقشہ پیتل کے گھڑون پہ
کھدا رہتا تھا اور عوام الناس مین یہ مشہور تھا کہ جسکے گھرانے مین جب تلک بادشاہت
رہتی ہے نقشہ اوسکے ملک کا اوسکے پاس رہتا ہے اور جب خاندان سلطنت کو زوال
آنے والا قریب ہوتا ہے تو وہ پیتل کا گھڑا خود بخود اونکے پاس سے غائب ہو جاتا ہے
اگرچہ یہ بات قابل سماعت کے نہین غرض اوس سے یہ بیشک ثابت ہے کہ سلف سے
جغرافیہ مین ختائیون کو دخل ہے لیکن جسطرح سے اونکے اور علوم مین زنگ لگا ہے سو مین
بھی علی ہذا القیاس وہ ترقی نہین ہے جو انگریزی جغرافیہ کو حاصل ہے ✤ علم تواریخ کا بڑا
چرچا ہمیشہ سے اس ملک مین ہے اور چونکہ اوسکے عالم کو عہدۂ جلیلہ ہمیشہ سرکار سے عنایت
ہوتا ہے ہر طالب العلم اوسکی طرف توجہ کرتا ہے اور جسقدر تاریخ نویس ختا مین ہوئے ہین
کسی اقلیم مین شاید ہوئے ہونگے اور صرف دو ہزار برس مین اس سے مورخ نامی پیدا ہوئے
جنہون نے اپنے ملک کا احوال لکھا ہے اور یہ لوگ بعد اوس ایام کے ہوئے کہ جب
چنگواتی فغفور نے تمام کتابین چین کی مع کتب خانہ شاہی سب کو ایکجا جمع کر کے جلا دیا
اور بہت سے فاضلون کو اس لیے مار ڈالا کہ شہنشاہ کے حکم کو اونہون نے رد کر کے بعض
کتابین نہین دی تھین اوسکا حال انشاء اللہ تعالے جلد دوم کے دفتر اول مین موقع پر
مذکور ہوگا اور اوسکے چھپنے سے حال اوسکا بخوبی معلوم ہویگا غرض بعد اوسکے بھی اتنی
جلدین تاریخ کی لکھی گئی ہین کہ اگر کوئی مشتاق کتاب بینی کا بھی اونہین ایکجا جمع دیکھے
تو اغلب ہے کہ اوس طومار کے ملاحظہ سے گھبرا جائے ✤ علم طب کو ختا مین بہت
رونق ہے وہان کے اطبا کسی ملک سے اپنے فن کو نہین لائے بلکہ اپنی طبابت کے
موجد وہ آپ ہی ہوئے ہین اور جسطرح یونان اور مصر مین تشریح سے بڑے بڑے
طبیبون کو لاعلمی تھی بسبب اسکے کہ لاشون کی ایسی قدر کی جاتی تھی کہ زندہ شخص کو مجروح

کرنے سے وہ سزا نہ تھی جو مردے کو اذیت دینے سے مجرم کو ہوتی تھی ختا مین بھی علی ہذا
القیاس لاش کو اس حفاظت اور احترام سے رکھتے ہین کہ تشریح کا کوئی موقع کبھی نہین
ملتا ہے اور یہی سبب اطبّاے ختا کی خامی کا ہے غرض غرض اور تجربہ ان لوگون نے ایسا بہم
پونہچایا ہے کہ فرنگستانی ڈاکترون کو حیرت ہوئی ہے جب اونکی تشخیص مرض کو اونہون نے
ملاحظہ کیا ہے ختا مین قارورہ نہین دیکھتے اور صرف مریض کی صورت اور جلد کی رنگت اور
آواز اور خصوص نبض سے مرض کو پہچانتے ہین اور نبض دانی اطبّاے ختا کی ایسی بردست
ہے کہ اونکی دانست کا حال سن نے سے تعجب ہوتا ہے چنانچہ ایسا اکثر اتفاق ہوتا ہے
کہ جب طبیب مریض پاس آن بیٹھتا تو بے تفتیش حال کہہ دیتا ہے کہ مرض یہ ہے اور باعث
اوسکا وہ ہے اور جس روز سے شروع ہوا دن بدن اوسکی صورت یون ہوئی تھی اور اب
حال اسطور پر ہے اور بعد فلانے دن کے اوسکا حال یون ہوگا اور بیشتر اونکا حکم سچ ہوتا ہے
اور اگر حاملہ عورت کی نبض دیکھتے ہین تو کہہ دیتے ہین کہ حمل اتنے دن کا ہے اور فلانے
مہینے مین بیٹا یا بیٹی یا توام پیدا ہوویگا اور زچا کی صورت وضع حمل کے وقت بشرطیکہ
امر ناگہانی واقع نہو یہ ہوویگی اور انصاف سے اگر دیکھیے تو اس شناخت کے مقابلے میز
کسی ملک کے اطبا کو نہ لایا چاہیے اور باوجودیکہ ختا مین تشریح نہین ہے لیکن خون کے
ہر عضو پر محیط ہونے اور دور مین رہنے اور جسم مین ہر جگہ گردش کرنے کی دانست پہلے
ختائیون کو ہوئی اور مدتون بعد انگلستان مین ڈاکتر حاربی صاحب نے اس امر کو ثابت
کیا لیکن قدیم سے اسکا علم ختائی اطبّا کو تھا اور دلائل ہین کہ خون کی اس خاصیت کو پہلے
انہون نے پہچانا باوجودیکہ خود بقراط اس مشکل کو حل نکر سکا اور اسی شبہہ مین مر گیا ایک
اور امر مین اطبّاے ختا کو یہ شناخت ہے کہ سُن نے سے حیرت ہوتی ہے اور وہ یہ کہ
حالانکہ مردے کو چیر پھاڑ کے انگریزی طبیب وجہ موت تبلا سکتا ہے لیکن اگر لاش سڑ جاے
اور فقط استخوان باقی رہے تو وہان پر اونکی بھی کوئی تدبیر نہین چلتی لیکن ختا کے طبیبون

نے ایکطور ایسا نکالا ہے کہ اگر کوئی کسیکو گھونسون سے یا سونٹے یا اور حربے سے مار کے
گاڑ دیوے اور بعد عرصے کے خون خفتہ بیدار ہووے تو لاش کو جس حالت مین ہو نکالتے
اور سر کے سے خوب اوسے نہلاتے اور ایک غار قد آدم لانبا اور گہرا اور ڈیڑہ ہاتہ چوڑا کھودتے
اور اوسمین گھاس اور لکڑی اور کوئلا جلاتے ہین اور جب وہ گڑہا خوب گرم ہوتا ہے تو
آگ کو چاول یا شہد کی شراب سے بجہاتے اور لاش کو قمچی کے ٹھٹھر پر ڈال کے اوس
غار کے منہ پر رکھدیتے ہین اور ایک کپڑے سے لاش اور غار کے منہ دونون کو ایسا بند
کر دیتے ہین کہ بخارات نہین نکلنے پاتے اور لاش مین سرایت کرتے ہین اور بعد دو گھنٹے
نجومی کے جب کپڑے کو اوٹہاتے ہین تو بالکل داغ چوٹ کے صاف عیان ہوتے ہین
یہان تک کہ گھونسے کے نشان دکھائی دیتے ہین اور اوسقدر یہ ترکیب کارگر ہے کہ
اگر گوشت پوست اور استخوان سب جدا ہو گئے ہون تو فقط ہڈیان جمع کرکے اس عمل کو
کرتے ہین اور اگر زخم کاری یا چوٹ ایسی تھی کہ اوس سے آدمی مرگیا تو ہڈیون پر نشان
ملتا ہے باوجود اس زیرکی اور ہوشیاری کے جراحی مین ختائیون کو کم دخل ہے اور
وجہ اوسکی صرف تشریح کی لاعلمی ہے کیونکہ بغیر اسکی دانست کامل کے ہڈی اور رگ اور
پٹھون کے جوڑ توڑ اور وجع مفاصل کی ترکیب سے آگاہی لاممکن ہے غرض خفیف امرون
مین جسطرح سے کولہہ یا کلائی یا شانیکا اوکھڑ جاتا ہے اور اسی قبیل کے دستوری مقدمات
ہمین وہ رہ نہین جاتے ہین لیکن وہ مقامات سب جہان سوائے انگریزی طبیب کے دوسرا
کوئی ہاتہ نہین ڈال سکتا وہان یہ سب مجبور رہتے ہین چنانچہ جب لارڈ مکارٹنی بہادر
سفیر شاہ انگلستان ختا مین تشریف لے گئے تھے اونکے ساتہ کے اطبائے انگریز نے
ایسے ایسے امراض متعلق جراحی کے اچھے کیے کہ ختائی سب گھبرائے اور انگریزون کی
قابلیت کے قائل ہوے القصہ ختائی اطبا مرہم ہی خوب کرتے اور دوائین ایسی کھلاتے
ہین تا زخم یا چوٹ ریم یا ورم نہ پیدا کرے اور اسیطرح اکثر اچھے بھی ہو جاتے ہین *

سوا جڑی بوٹی کے معدنیات کا مطلق استعمال ختا کی طبابت مین نہین ہے اور دواؤن کو
کسیطرح چیز مصرف مین لانا نہایت مضر ٹھہراتے ہین * علم موسیقی مین ختائیون کو دخل ہے
غرض سوا اسکے ختائیون کے دوسرے شخص کو اونکے راگ اور لے اور سُر بھلے نہین معلوم
ہوتے اور نہ اون لوگون کو اور ملک کا گانا بجانا پسند آتا ہے اور یہ بات کچھ تعجب کی نہین ہے
کیونکہ ہر جگہ یہ دستور ہے کہ اپنے اپنے وطن کی رسومات کو ہر شخص اورون سے بہتر سمجھتا
ہے اور سب پر ترجیح دیتا ہے اور دونون سبب اسکے ظاہر ہین کیونکہ خودبینی اور خود
پرستی انسان کی خلقت مین ہے اس لیے ہر فرد اپنے کو افضل نوع انسانی جانتا ہے
اور دوسرے یہ کہ عادت طبیعت ثانی ہے اور جس چیز کو بچپن سے آدمی دیکھتا سنتا
پیری کو پہنچے گا وہی اوسکی نظرون مین بھلی معلوم ہووے گی چنانچہ ختائی سب انگریزی
ارگن اور بیلا اور بانسری اور ہندوستانی سارنگی اور ستار اور رباب کو پوچ سمجھتے اور اپنے
ملک کے کان پھاڑتے اور مغز پریشان کرنے والے باجون کو پسند کرتے ہین * باجے
اقسام طرحکے ختا مین ہین لیکن قابل ذکر کے عجائبات کے باعث سے فقط ایک ہی ہے
جسکا بیان دفتر اول مین اکثر ہوچکا اور جسکو پتھر سے وے بناتے ہین اور عجب خاصیت
اوس سنگ کی ذات کی یہی ہے کہ ضرب مارنے سے آواز خوش دیوے ختائیون نے
شکل مجیریکے اوسے بنایا ہے اور حق ہے کہ اوسکی آواز نہایت شیرین ہے چار قسم کے یہ پتھر ختا مین پیدا ہوتے ہین لیکن
سب سے بہتر یو کہلاتا ہے اور قیمتی ہوتا ہے * اس مملکت کی صنعتون کا حال دفتر اول
مین راقم نے ہر شہر کے احوال کے ساتھ ہی بیان کیا ہے غرض اس جگہ پر یہ کہنا ضرور ہے
کہ ریشم کے پیدا کرنے اور کاتنے کی دانست ایرانیون نے ختائیون سے حاصل کی ہے
اور اون سے رومیون نے اور اون سے اہل فرنگستان اس راز سے آگاہ ہوئے لیکن
موجد ریشم کے بیشک ختائی ہین اور ریشم کے کیڑون کی نسل بھی ان لوگون کے ملک سے
سب جگہ گئی ہے اور چونکہ مدت سے ریشم کے کیڑونکا رواج ختا مین پھیلا ہے کاریگر اسکے

ایسے باریک بین او نزاکت رس ہین کہ کسی اور ملک مین کمتر ہین اور چھوٹی اور زلفت اور مخمل اور اطلس اور پیلام اور تافتہ اور اقسام ریشم کے ایسے خوش رنگ اور پایدار اور نازک بنتے ہین کہ باوجود فرانسیس اور انگریزی صنعت اور کل کی حکمت اور مدد کے ختا کے ریشمون کا بازار ہمیشہ تیز رہتا ہے * غرض بعد علم طبع کے جسکی ایجاد بھی ختائیون سے ہے حالانکہ وہ نزاکت اور کمال جو انگریزی طبع کو حاصل ہے اونکو نہین وہ ایجاد جسکو بجز طبع کے دنیا کی سب صنعتون اور ایجادون پر شرف ہے جسکے باعث سے جہاز رانی کو ایسی قوت ہوئی کہ روئے زمین کا کوئی گوشہ باقی نرہا جہان ناخداؤنکے علم نے اونکو نہ پہنچایا ہے وہ یعنے آلۂ قطب نما کی ایجاد ختائیون سے ہے اور واللہ اعلم کسوقت سے اس ملک کے حکما کو مقناطیس کی اس خاصیت سے کہ اگر سوئی سے اوسکو مس ہووے اور اثر اوس سنگ عجیب کا لوہے مین تاثیر کرجاوے تو وہ سوئی دونون قطب کیطرف ہمیشہ رخ کریگی اور کسی حال مین اپنی نو پیدا خاصیت کو نہین چھوڑیگی آگاہی ہوئی ہے لیکن یہ ثابت ہے کہ کئی ہزار برس سے اس خاصیت کی دانست ختائیون کو ہے باوجودیکہ خود ان سبھون کو فائدے اپنی ایجاد سے اس قدر نہین حاصل ہوئے جو عرب اور فرنگستانیون کو ہوئے اور وجہ اوسکی صاف ہے کہ ختائی سب نہایت بزدل ہین اور سمندر سے ایسے خائف کہ دور ملکونکا سفر کرنا ملک عدم کا راہ گیر ہونا سمجھتے تھے اور خلاف اسکے عرب اور فرنگستانی اللہ پر توکل کرکے قطب نما اور چند آلات ناخدائی کی مدد سے بڑے بڑے بحر ذخار تند اور مواج اور تیرہ وتہ دار کے پار ہوتے اور اجنبی لوگون مین جاکے اپنے مال کو فائدۂ کثیر سے بیچتے اور ایک روپے سے بیس پیدا کرتے تھے القصہ دلائل قوی سے یہ ثابت ہے کہ اعرابیون کے ساتھ چونکہ ختائیون کی تجارت قبل تشنہ آٹھ سو سیحی سے تھی تو اعرابیون کو پہلے یہ آلہ قطب نما ختائیون سے حاصل ہوا اور جہان جہان یہ اعرابی گئے اسکا شہرہ پھیلاتے گئے آخر کو بحر قلزم طے کرکے قسطنطنیہ کے اطراف کے ملکون مین جو اونکی کوٹھیان تجارت کی

تھین ہو جاکر کئی فرنگستانی سوداگرون کو اس راز سے بھی آگاہی دی اور اون لوگون نے
اپنے ملکون مین جا کر بعض بعض شخص کو جو مطلع کیا چند ایام کے بعد یہ مشہور ہوا کہ فرنگستان
مین آلۂ قطب نما کی ایجاد ہوئی چنانچہ تین چار قوم فرنگستانی نے اپنا دعوی علحدہ کیا اور
انگریزون مین بھی ایک حکیم بنام راجر بیکن صاحب اس آلہ کا موجد نادانون کے نزدیک
مشہور تھا غرض یہ سب جملے فخر بیہودہ سے پیدا ہین اور قابل سماعت کے نہین کیونکہ
جو دلیلین بعض بزرگ لاتے اور قصد اپنے اپنے دعوی کی اثبات کا کرتے ہین وہ خام اور
ناقص ٹھہرتے ہین اور بالعکس اسکے ختائیون کا دعوی ایسا ہے کہ جون جون امتحان کی کسوٹی
پر کھینچا جاوے تیون تیون براق نکلتا ہے اور یہی ایک دلیل کیسی زبردست ہے کہ او ٹھہ
نہین سکتی کہ فرنگستان مین فقط چھہ سے برس سے آلۂ قطب نما کی دانست ہوئی ہے اور
ختا مین گویا سلف سے چلی آتی ہے کیونکہ بعض مورخ معتبر کی روایت ہے کہ یہ تحقیق نہین
معلوم کہ کس عہد مین اسکی ایجاد ہوئی غرض یہ لاعلمی قدامت کی دلیل ہے اور بعض کی
روایت ہے کہ قریب پونے تین ہزار برس کے ہوئے یعنے ۱۱۱۰ قبل حضرت عیسی کے
فغفور اُو آن کے بھائی حکیم چو کان نے اس آلے کی ایجاد کی غرض اس بات مین روایتین
مختلف ہین اور منجملہ کئی فغفورون کے جو اوسکے موجد ٹھہرائے گئے ہین فغفور ہونگ ٹی
کو زیادہ تر نامزد کرتے ہین اور بعض علماے فرنگ نے یہ ثابت کرنیکا قصد کیا ہے کہ
حضرت آدم اور فغفور ہوانگ ٹی ایک ہی شخص بنام مختلف تھے اور انھین سب باتون کے
ملاحظے سے ختائیون کو دعوی ایجاد کرنا حق بجانب ہے کیونکہ جو لوگ کہ ہزارون برس
سے ایک شے سے واقفیت رکھتے ہون اور دوسری قوم صرف چھہ سے برس سے
مطلع ہوئی ہو اِن دونون مین ظاہر ہے کہ سبقت ایجاد کسکو حاصل ہے سوا اسکے
تاریخ فرنگ سے ظاہر ہے کہ جب اہل پرتگال سب ۱۴۹۶ع مین افریقہ کی جنوبی حد کو
جو کیپ آف گڈ ہوپ کہلاتی ہے طے کر کے آئے تو اون لوگون نے حیرت سے دیکھا کہ

مشرقی سمندر کے بندرون مین جو ملکی ناخدا یا ملاح تھا آلہ قطب نما کی خاصیت سے آگاہ تھا
حالانکہ اوسوقت تک کوئی جہاز فرنگستانی اوس سمندر مین کبھی نہین آیا تھا اور یہی دلیل ہے
کہ اون ناخداؤن نے فرنگستانیون سے اوس بات کو حاصل نہین کیا اور بیشک عربون نے
اونہین بتلایا کیونکہ اعرابی سب ختا مین ننشہ مسیح سے جایا آیا کرتے تھے اور اطراف کے ملکون
اور اون جزیرون مین جو مشرقی سمندر مین واقع ہین خرید و فروخت کے لیے اونکی آمد و رفت
تھی اور اغلب ہے کہ جہان جہان یہ ٹھہرے وہان اِس راز کو انہون نے اظہار کیا ورنہ
دوسری کوئی صورت نہ تھی کہ مشرقی سمندر کے ملاح آلہ قطب نما سے آگاہ ہوتے اور اہل
پرتگال اون لوگون سے دریافت کرتے * * * * * * * * * * * * *

پندرہوان باب

بیاہ کی رسوم اور لڑکونکی تربیت اور تجہیز و تدفین اور ماتم اور غم کے بیان مین

جسطرح جتنے مسلمان اور ہنود اور پورب کے ملک کی بعض قوم مین دولہہ اور دولہن سے
بیاہ کے آگے ملاقات نہین ہوتی ختائیون مین بھی وہی دستور ہے لیکن فرق یہ ہے
کہ چین مین اگر مشاطہ اور درمیانی لوگون نے دولہن کے سن یا شکل و صورت کو دولہہ
سے خلاف راستی کے بیان کیا ہو تو اوسکو اختیار ہے کہ دولہن کو دیکھتے ہی طلاق
دینے کا ارادہ کرے اور حکام شہر کے حضور مین مستغیث ہو کر جتنے لوگ کہ بانی اور درمیانی
ہین سبکو سزا دلواوے غرض حال یہ ہے کہ جب کسی کے بیاہ کی تجویز ہوتی ہے تو مشاطہ
لڑکی کو دیکھہ سن کے جاتی اور لڑکے یا اوسکے والدین سے بالکل حالت اور شکل اور صورت
اور رنگت اور شباہت دولہن کی بیان کرتی ہے اور اگر اونکے پسند ہوتی ہے تو مقدار
زر کی جو اونکو دولہن کے لیے دینا منظور ہوتا ہے دریافت کر کے دولہن کے بزرگون کے
پاس جاتی اور سارا احوال کہتی ہے غرض جب دونون طرف سے گفتگو طے ہوتی ہے

تو نامہ و پیام اور تحفجات کی دونون طرف سے آمد و شد شروع ہوتی ہے اور دولہن کے
والدین ساعت اور لگن دیکھکر روز عقد کا مقرر کرتے ہین الغرض روز معین کے دن دولہن
ایک پالکی پر سوار ہوتی اور دروازہ اوسکا مقفل ہوکر کنجی کسی ایک نمکخوار با اعتبار کے سپرد کیجاتی
ہے اور دولہن دہوم دہام کے جلوس سے اور شادیانہ بجتا ہوا اور جہیز کا اسباب ہمراہ اور
وہ قدیم چاکر ساتہ اپنے لیکر دولہہ کے دروازے پر جب پہنچتی ہے تو دولہہ بلباس فاخرہ استقبال
کرکے پالکی کی کنجی اوس نوکر سے لے لیتا ہے اور دروازہ کھولکر دولہن کو غور تمام سے
دیکھتا ہے اور اگر خلاف اوس اظہار کے جو مشاطہ نے بیان کیا پاتا ہے تو اختیار رکھتا ہے
کہ فوراً پھر دروازے کو بند اور مقفل اور اوسی نوکر کو کنجی واپس کرکے دولہن کو اوسکے مان
باپ کے گھر بھجوا دیوے اور جو کچھ کہ تحفے کی طریق سے آگے دے چکا ہے وہ سب پھیر
پاتا ہے ٭ جو عورت کہ اسطرح سے مقبول ایک کی نہین ہوتی تو ایسا واقعہ کوئی سبب مانع
دوسرے کے ساتہ شادی کا نہین تصور کیا جاتا ہے الغرض جب تقدیر مین دولہن کی قسمت نے
پہلے ہی دفعہ مین یاوری کی اور اوسکی صورت اور شباہت مطبوع طبع ہوئی تو دولہہ پردہ
کرواکے اوسکو اپنے گہر مین لیجاتا ہے اور دالان مین دونون شخص پہلے چار سجدے
کرتے ہین یعنے پروردگار عالم کی درگاہ مین بجالاکر ایک دوسرے کو دو سجدے کرتے ہین اور
دولہہ مردون کی دولہن عورتون کی مبارکبادیان پاکر مرد سب ایک دالان مین جمع ہوتے ہین
اور دولہہ اونکی ضیافت مین مشغول ہوتا ہے اور دوسرے دالان مین عورتین جمعیت
کرکے دولہن کے اہتمام سے کہاتین اور پیتین ہین بعد اسکے سارے مہمان رخصت ہوجاتے
ہین ٭ چونکہ اسی دفتر کے ساتوین باب مین قوانین کے حملے مین ختائیون کی خانہ داری
اور طلاق وغیرہ کا احوال بیان ہوا ہے اس لیے زیادہ تصریح یہان پر بے فائدہ اور
فضول سمجھی جاویگی ٭ حکماء ختا نے کتب دستورات مین یہ لکہا ہے کہ لڑکے کی تربیت اوس وقت
سے شروع ہونی چاہیے جب عورت کو یقین حمل کا حاصل ہو اور اوسی دن سے اوسکو چاہیے

کہ ہمیشہ زیادہ تر خوش مزاج اور خاوند کی فرمانبردار ہووے اور عادت نیک اختیار کرے بلکہ خیالات بد سے کنارہ کرے اور ماکولات لطیف کا استعمال کرنا اور مطابق استطاعت کے پوشاک پرتکلف کا ہمیشہ مصرف مین لانا ضرور ہے تاکہ لڑکے کی طبیعت کی بنیاد نیک اور طبیعت ہووے اور بدمزاج اور حریص نہ نکلے غرض جب چھ برس کا لڑکا ہوتا ہے تو اوسکو حساب کے عدد سب جو اکثر استعمال مین آتے اور دنیا کے بڑے بڑے ملکون کے نام سکھلاتے ہین اور آٹھ برس کا جب ہوتا ہے تو تہذیب ظاہر اور سجدہ اور سلام کے طریق سیکھتا ہے اور دس برس کے سن مین محلے کے مکتب خانے مین جا بیٹھتا ہے اور تیرہ برس سے پندرہ برس تک موسیقی سیکھتا اور کلمات پند و نصائح کو خوش الحانی سے ادا کرتا ہے بعد اسکے تیر اندازی اور گھوڑے کی سواری مین تعلیم پاتا ہے اور اسی سن مین جسطرف اوسکی طبیعت مائل ہوتی ہے خواہ سپاہ گری کے فنون یا تحصیل علوم مین مشغول ہوتا ہے ❊ مستورات کی تربیت یہ ہوتی ہے کہ پند و نصیحت حفظ کیجاوے اور خاموشی اور تنہائی کی بہتری اور عفت اور عصمت کی بھلائی سے آگاہی رہے ❊ چونکہ حکیم کنگفوزی نے اپنے تلامیذ کو یہ نصیحت کی تھی کہ جسطرح سے زندگی مین آدمی کی قدر کرتے ہو ویسا ہی بعد مرگ کے بھی کیجیو اوس روز سے آجتک حکیم کے قول کو بجا لانا ختائیون نے واجب سمجھا اور یہانتک اوس حکم کو رسم و رواج مین رفتہ رفتہ دخل دیا ہے کہ بالفعل بعد مرگ کے جو عزت بخشی اور لاش کی قدر ہوتی ہے اوس شخص کی زندگی مین اوسکی چوتھائی نہین ہوئی تھی اور میرزا محمد علی صاحب کا قول بجا معلوم ہوتا ہے **فرد** گرچہ امروز از رعونت سر فرو نارد بمن ❊ خاک چون گردم فلک محراب میسازد مرا ❊ او حقیقت مین یہ راست ہے کہ ہر نعمت کی قدر بعد زوال کے ہوتی ہے اور جب تک آنکھون کے سامنے آدمی رہتا ہے نفرین کرنے والے بہت ہوتے ہین اور آفرین دینے والے کم ملتے ہین لیکن جب نظرون سے وہ عزیز گذر جاتا ہے تو اوسکا عیب بھی اکثر ہنر ٹھہرایا جاتا ہے اور ختا مین بھی علی ہذا القیاس یہی حال ہے کیونکہ

جب کوئی مرجاتا ہے اوسکے اقربا جو قرابت قریبہ رکھتے اور دوست و آشنا سب جمع ہوتے ہین اور لباس ماتمی گلے مین ڈالکے اوسکی صفتین اوسکی لاش کے پاس بیٹھکے بیان کرتے اور روتے ہین غرض شروع سے اسکا بیان کرنا لازم ہے تاکہ احوال تمام و کمال اس تاریخ کے پڑہنے والون کو معلوم ہو* جب کوئی شخص مرتا ہے تو بعد دو ایک گھڑی کے اوسکا بڑا بیٹا یا سب سے جو زیادہ تر عزیز ہوتا ہے وہ لاش کو اچھے سے اچھا کپڑا اور لباس فاخرہ پہناتا ہے اور اگر وہ شخص سرکاری عہدہ رکھتا تھا تو اوسکے سب عہدے بھی جسطرح جیسے زندگی مین اوسکے رہتے تھے اس حال مین بھی اوسکے ساتھ دئیے جاتے ہین اور اوسکے بعد تابوت مین لٹا دیتے اور بیچ دالان مین میز پر فرش پر تکلف بچھاکے اوس تابوت کو رکھہ دیتے ہین اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اپنے تابوت کو ہر شخص مدتون سے خرید کرکے اپنے گھر مین رکھتا ہے تا موت کے وقت ایسا اتفاق نہووے کہ تابوت رتبے کے موافق نہ ملے اور اہل غور اسی ایک بات سے دریافت کرینگے کہ ختائی عجیب و غریب قوم ہے کہ ہر وقت اپنی موت کا خیال ہر شخص کو رہتا ہے اور اوسکی طیاری سالہاے سال آگے سے کرتا ہے یہان تک کہ ایک نفیس تابوت کی خواہش سبکو رہتی ہے اور اوسے مول لیکے اپنے گھرون مین ہمیشہ آنکھہ کے سامنے رکھتے ہین اور موت کی آمد ناگزیر اور لابد سمجھکے اوس سے مطلق خوف نہین کرتے بلکہ تبدریج موت سے آشنائی کرتے ہین تاکہ جب اوسکے حوالے کئے جاوین تو گھبراہٹ اور پریشانی حاصل نہووے جسطرح جیسے قدیم دوست کے گلے کوئی لگ جاتا ہے اور صرف اسی ایک رسم کے سبب سے اگر ختائیون کو تلامیذ حکما کہیے تو بجا ہے اور منجملہ صدہا دلائل کے یہ امر بھی ثبوت اسبات کا ہے کہ عادت کی تاثیر خلقت مین فرق لاتی ہے اور باوجودیکہ ہر شئے حیوانی خصوص ذات انسانی فنا سے خائف ہوتی ہے لیکن اس رسم ختا نے موت کو ناچیز محض ٹھہرایا ہے اور جو دلگیری کہ اوسکی یاد سے لازم ملزوم کی نسبت رکھتی ہے وہ عادت کے وسیلے سے دور ہوگئی ہے الغرض لاش کو تابوت مین رکھکے چارون طرف سے لوبان جلاتے اور سرہانے پائنتی اور دونون

بغل مین پھولون کے ہار کا ڈھیر کر دیتے ہین اور دوست اور اقربا سب تابوت کو اپنی اپنی باری سے سجدہ اور سلام کرتے اور اوسیطرح ادب اور آداب سے پیش آتے ہین جیسا کہ زندگی مین دستور تھا لیکن بیٹا اوسکا ایسا ماتم زدہ اور سینہ زن اور تعزیت خواہ ہوتا ہے کہ اوسکی حرکتین دیکھکر ہول اوٹھتا ہے اور حقیقت مین حال اوس غمخوار کا شدت غم سے متغیر ہو جاتا ہے اور ہکاری مین یہ نوبت نہین پہونچتی ہے کہ زندہ مثل مردہ کے ہو جاوے اور جب تک لاش دفن نہین ہوتی یہی طور اوسکے ماتم کا رہتا ہے اور اقربا اور دوست آشنا سب جب تک کہ خاک کے حوالے خاک نہین کیجاتی ہے اوسی گھر مین بود و باش اختیار کرتے ہین لیکن جب ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ بیٹا اپنی مرضی سے چاہتا ہے کہ تین برس تک جو والدین کی وفات مین ایام غم مقرر ہے لاش کو گھر مین وہ رکھے اور ماتم کرے تب سارے لوگ رخصت ہوتے ہین اور اپنے اپنے گھر پھر جاتے ہین اور مہینے بیس دن مین ہمیشہ آتے اور لاش کو سلام کر جاتے غرض جب دفن کی طیاری کیجاتی ہے لوگون کی جمعیت ہوتی اور قبر گاہ کی طرف لاش اسطور سے اوٹھائی جاتی ہے کہ پہلے بہت سے مزدور شیر اور گھوڑے اور اقسام جانورون کی مورت اور پتلے لیکر سب سے آگے جلوس مین قطار بندی سے نکلتے ہین اور اونکے بعد دونون جانب کو بہت سے مزدور سب ایک نکے پیچھے ایک ہاتھون مین چھڑیان جنپر روغن کیے تختے جڑے ہوتے لیے رہتے ہین اور اون تختون پر مردے کی صفتون کا بیان اور نمک حلالی او سرکار کیطرف سے سرفرازی کا ذکر بڑے حرفون مین لکھا رہتا ہے تا خاص و عام کو اطلاع اوسکی بزرگی کی ہووے اور ان سب کے بعد سازندے باجا بجاتے ہین اور اونکے پیچھے تابوت کو ایک نہایت پر تکلف گنبد دار جنازے کے اندر رکھکر چونسٹھ کہار کے کاندھون پر لیجاتے ہین اور متوفی کا بیٹا چوٹی کھولے بال بکھرائے سفید گزی کا کرتا اور پاجامہ پہنے سر برہنہ اور ننگے پاؤن عصا ٹیکے اور سر جھکائے ایک مجنون کی صورت بنائے لاش کے ساتھ ساتھ رہتا ہے اور اوسکے ہمراہ اقربا اور دوست

آشنا ماتمی لباس گلے مین ڈالے چلتے ہین اور سبکے بعد اوس مردے کے محل کی
مستورایتین گاڑیون مین رہتی ہین اور بعض دفعہ ایسی چیخین مارتی ہین کہ سننے کی تاب باقی
نہین رہتی غرض اسیطور سے قبرگاہ مین لیجاتے اور جب وہان پوہنچتے ہین تو ہمراہی او جلوسی
لوگ تابوت کو پھر سجدہ کرتے اور گویا لاش سے رخصت ہوکر فرنگیون اور مسلمانون کیطرح
زیر زمین دفن کرتے ہین اور چونکہ رونے کے بعد بھوک لگتی ہے قدرے قلیل وہانپر تناول
کرکے اپنے اپنے گھر دوست آشنا چلے جاتے ہین لیکن اوس متوفی کا بیٹا اور چند عزیز اقربا
قبر کے آس پاس گھانس کے گھر بناکے چلے پھر وہان رہتے اور گوشت مچھلی اور دوسری کوئی
لذیذ چیز نہین کھاتے اور نہ شراب پیتے ہین لیکن جب وہان سے اقربا اپنے گھر آتے تو
جوچاہتے سوکرتے ہین غرض بیٹے کو تین برس تک ترک لذات کرنا ہوتا ہے اور اگر سرکاری
عہدہ رکھتا ہے تو رخصت لیکر اپنے گھر بیٹھتا ہے اور اس عرصہ غم مین نہ کسی شادی اور
نہ دعوت مین جاتا ہے اور نہ اپنے گھر مین کسیطرح کی خوشی کرتا ہے اور نہ نئے کپڑے پہنتا ہے
اور نہ بالون مین کنگھی اور نہ حجامت کرتا ہے اور خالی چٹائی پر بے گدیلے یا رضائی کے
سوتا ہے اور جس حال مین کہ باپ کی لاش تین برس تک گھر مین رہتی ہے تو بیٹا تابوت
کی پائنتی الگ سے ایکھری چٹائی پر سوتا ہے اور دن بھر تابوت کے پاس مورچھل لیے
بیٹھا رہتا ہے اور دنیا و ما فیہا کی کچھ خبر نہین رکھتا ہے ٭ قدیم الایام سے یہی دستور
ختا مین ہے اور سوا اون لوگون کے جو عہدہ جلیلۂ سرکاری نہین رکھتے باقی تمام لوگ اسیطرح
غم کرتے ہین غرض جب سے دوبارہ تاتار کا دور ہوا سرکاری نوکرون کے لیے صرف سو روز
کا ماتم مقرر کیا گیا اسلیے کہ اگر دستور قدیم کے مطابق غم کیا جاوے تو سلطنت کے کام
مین ہرج پیدا ہووے ٭ یہ سامان جو راقم نے بیان کیا ہے متوسط درجے کے آدمیون
کی تدفین کا طور ہے اور جسقدر حیثیت متوفی کی اس سے کم و بیش ہووے گی جلوس اور جنازے
کے تکلفات اور کثرت رسوم مین کمی اور زیادتی پائی جاویگی چنانچہ جب فغفور کا نہانی کا بھائی

مر گیا تو راوی راست گو جو اوسوقت دار الامارہ پچپین مین موجود تھا کہتا ہے کہ ساٹھہ ہزار
مزدور صرف مورت اور تختے تخبازے کے آگے لیگئے تھے اور جب امرا انتقال
کرتے ہین تو کثرت جلوس سے پہرون راہین بند رہتی ہین کیونکہ ختائی کیسا ہی غریب ہو ونگا
مگر ایسے وقت اپنے مقدور سے دونا خرچ کریگا اور ساری عمر کی کمائی اور تمام گھر کی جمع اپنے
باپ مان کے دفن مین پھونک دیویگا اور اسی سے سمجھا چاہیے کہ جب امیر کبیر مرتا ہے تو کیا
تکلف ہوتا ہے غرض جب بادشاہ عصر مرتا ہے تو تمام مملکت غم کرتی ہے اور سو روز تک
چھوٹے بڑے صغیر و کبیر سب ظاہرا ترک لذات کرتے ہین اور سپید گزی کا لباس پہنتے ہین
اور چوٹی کھولے رہتے ہین اور حجامت اور کنگھی نہین کرتے اور اس عرصے مین شادی اور دعوت
ناچ و رنگ گانا بجانا سب ایک قلم موقوف رہتا ہے ۰ اسی جلد کے پہلے دفتر کے چھٹی باب
مین سیہو کی جھیل کے بیان مین راقم نے اس امر کو اظہار کیا ہے کہ ختا مین شہرون کے اندر
قبر گاہ نہین ہوتی اور اکثر ٹیلون پر مقبرے بنتے ہین اور ہر شخص حسب مقدور تکلف کرتا ہے
اور حقیقت ہے کہ کسی ملک مین یہ بات پائی نہین جاتی جو یہان ظہور مین آتی ہے اور ختائی
گورستان مین قدم رکھنے اور اسباب غم جو وہان مہیا رہتا ہے اوسکے دیکھنے کے ساتھ ہی
بے اختیار آہ اوٹھتی ہے اور ایک صورت غم کی ایسی نمایان ہوتی ہے کہ بے اختیار دل پر
اوداسی چھا جاتی ہے کیونکہ سرو کی قطار چارون کنارے پر ہوتی ہے اور اس درخت کو بغور
دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ گویا کوئی آزاد دنیا کو چھوڑے ہوے سامنے کھڑا ہے اور
بہار اور خزان مین ایک ہی حال پر رہتا ہے اور نہ کبھی مثل اور نباتات کے خلعت نوبہاری
پہنتا ہے اور نہ خزان مین اپنی حالت کو بدلتا ہے اور ہمیشہ سبز رہنا اوسکا مداومت پر دلالت
کرتا ہے اور اوسکی پتیون سے ہوا بھی آہ بھرتی ہوئی گذرتی ہے اور سوا اس درخت کے
جسکی دید ہر اہل تصور کے لیے دل کی تنگی کا موجب ہے بید مجنون اور دوسری قسم کے درخت
بھی ہر قبر کے گرد ہوتے ہین جنکی صورت پر اوداسی برستی ہے کیونکہ اون مین پھول نہ پھل

ہوتا اور اونکی ڈالیان اور پتیان شل مرجہائی چہوئی موئی کے ہمیشہ قبر پر جھکی ہوتین گویا غم
اور الم مین سرنگون رہتی ہین اور سوا اس کیفیت کے جو معاً دیکھتے ہی دلپر اثر کرتی ہے قبرون
کے سرہانے اور پائینتی آدمیون کی مورتین سروقد لانبی مرمر او مٹی کی بنی غمزدون کی طرح ہوتی
ہین اور اون مین سے کوئی تپلہ آنکھون پر رومال کہے رہتا کوئی چہاتی پیٹتا کوئی سکتے کے عالم مین جیسا کہ
شدت غم سے سناٹے مین غمزدہ آجاتا کھڑا ہوا معلوم دیتا ہے الغرض سمجھنے والے کے لیے اتنا ہی بیان کافی ہے
کہ ختا مین مردے کو جس احترام سے ساتہ کفن اور دفن کرتے اور مدفن کو جس تکلف سے آراستہ
کرتے ہین دوسرے کسی ملک مین دستور نہین ہے اور تہذیب ختائی جو مشہور ہے زندگی
کے بعد بھی متوفی کے حق مین کم نہین ہوتی یہان تک کہ دفن کے احترام اور غم کے اظہار کے
علاوہ ایک مکان ہر امیر اور متوسط بہلے آدمی کے گھر مین اسی بات کے لیے مقرر ہے
کہ باشندگان خاک کی یاد ہمیشہ تازہ رہے اور حیات مین جو حرمت اونکی تھی اوسی بزرگی
کے مطابق بلکہ آگے سے افزایش منزلت ہووے ✽ اگر کوئی شریف ختائی اپنے وطن سے
فاصلے پر انتقال کرتا ہے تو اوسکے بیٹے یا اور عزیز اقربا پر واجب ہوتا ہے کہ لاش کو
وے لے آوین اور خاندان کے ہڑواڑ مین دفن کرین اگر بیٹے کے رہتے یہ بات وقوع
مین نہ آوے اور باپ جہان مرے وہین گڑے تو بیٹے کو لوگ اپنی صحبت سے خارج
کردیتے ہین اور منحوس سمجھتے ہین غرض اسی سبب سے بعض دفعہ دو دو سو کوس سے لاش آتی
اور باپ دادون کے مقبرون مین گڑتی ہے لیکن یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ تابوت سے کچہ بو
پھوٹتی ہے کیونکہ جس قسم کی لکڑی سے تابوت بنایا جاتا ہے وہ اسقدر سنگین اور خوشبو
ہوتی اور تختون کے جوڑ اسطرح پر وصل کیے جاتے ہین کہ تابوت مین لاش جس حالت پر
رہے لیکن مطلقاً بدبو نہین پھوٹتی ہے اور یہ بات اگر نہوتی تو لوگ کیونکر لاش کو تین برس
تک گھر مین رکھتے اور وہین خود بھی رہتے ✽ ختا کے بعض بعض صوبون مین جہان زمین
نیچی اور آب خیز ہوتی وہان مردے کو تابوت مین چند روز تک میدان مین رکھتے اور

بعد اسکے یہ تابوت جلاتے ہین اور خاکستری کو دوسرے تابوت مین جمع کرکے مقبرون مین طاقون پر رکھدیتے ہین ✦ لاش کو ختا مین غسل نہین ہوتا ہے اور یہی بات البتہ مکروہ معلوم دیتی ہے غرض یہ سمجھا چاہیے کہ ہر ملکے وہر رسمے ✦ قبل اسبات کو تمام کرنیکے ایک بات جو عجائبات سے ہے اوسکا مذکور مناسب ہے تاکہ ختائیون کا احترام مردون کیلیے ظاہر ہووے اور یہ قابل یاد رکھنے کے ہے کہ باوجودیکہ ختائیون مین ہر طرحکے بدمعاش ہین لیکن کفن چوری جو اکثر ملکون مین ہوتی ہے اوس ملک مین کبھی نہین سنی گئی حالانکہ مقبرون مین اسباب اور سونا چاندی کے ظروف لوبان جلانے اور دوسری رسومات کی اداکے لیے ہمیشہ رہتے ہین اور ختائی سب حسب حیثیت سیم وزر تابوت مین مردے کی پائینتی مین اسلیے رکھہ دیتے ہین کہ اگر روح کو احتیاج ہووے تو صرف کرے اور سوا اسکے سچی سنہری روپہری پنی کے گھوڑے ہاتھی بیل گائے بکری وغیرہ بناکے وہ لوگ تابوت کے پاس جلاتے اور ڈلہ جو گل کے رہ جاتا ہے اوسکو لاش کے بغل مین رکھہ دیتے ہین اور یہ سمجھتے ہین کہ ملک عدم مین کہہ وہ موت کے جانور سب سچ مچہ کے ہوجاتے ہین اور روح کی خدمت مین حاضر رہتے ہین الغرض جب رسم یہ ٹھہری تو ظاہر ہے کہ گورستان مین بڑی دولت مردون کے ساتھہ گاڑی جاتی ہے لیکن آج تک سننے مین نہین آیا کہ کسی چوٹٹے نے قبر مین ہاتہ ڈالا یا کچہ نکالا ہو اور اوسکے بالعکس اور ملکون مین ہوتا ہے جہان کہ چوٹون کے ہاتہ سے کفن تک نہین بچتا ہے ✦

سولھوان باب
ختائیون کے فضائل اور رزائل کے بیان مین

جس طرح سے بعض مصور جب کسیکی تصویر کھینچتے ہین تو خوشامد سے چہرے کے نقص کو چھپاتے اور اصلی حسن کو دوناکرتے ہین اور بعض جب دشمنی پر کمر باندھتے ہین تو نقص کو بڑہا دیتے بلکہ سانگ کے طور پر رخسارے کو بناتے ہین اوسیطرح سے بعضے مورخ ملک کے حالات اور دستورات کو کج فہمی یا بدگمانی اور دشمنی سے جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ بناتے اور

احوال کیا لکھتے ہین ہجو ملیح کرتے ہین اور بعض مورخ کسی ملک کو گویا معشوق قرار دیکر اوسکے
رزائل کو بھی فضائل ٹھہراتے اور بجز تعریف کے کچھ بیان ہی نہین کرتے ہین غرض یہ دونون
طریق تاریخ نویسی کی شان کے خلاف ہین اور مورخ کو چاہیے کہ جو اصل حقیقت ہے اوس سے
کم و بیش نہ بیان کرے اور اسیکا لحاظ اگر بعضے صاحبون کو رہتا تو ختا کے احوال کے بیان
مین وہ یہ نہین کہتے کہ ختائیون مین طفل کشی کی رسم ہے اور فغفور اس امر مین اختیار رعیت کو
دیتا ہے مگر حقیقت حال یہ ہے کہ بعض غربا کثرت اولاد اور مفلسی کے سبب جب لڑکا پیدا
ہوتا ہے تو اوسے راہ گھاٹ پر شب کو رکھدیتے ہین لیکن اوسکی ہلاکت کے قصد سے
نہین اور یہ حرکت اس لیے کرتے ہین کہ اونہین یقین ہے کہ سرکاری عملے جو اسی بات
کے لیے مقرر ہین وے بچے کو اوسی گھر مین اوٹھا لیجاوینگے جو مخصوص اسواسطے ہے
اور وہان پر دائی دوا اور اطبا اوسکی پرورش اور علاج کرینگے اور سب طرح سے اوسکی
خدمت مین حاضر رہینگے اور دستور قدیم سے ہے کہ ہر شہر مین ایک سرکاری مکان
عالیشان رہتا ہے اور بہت سی دائیان اور خوجین و طبیب سب اوس سے متعلق ہوتے
ہین اور جس شخص کو اپنے لڑکے پالنے کا مقدور نہین ہے وہ شب کو اوس مکان کے
دروازے پر چپکے سے آتا اور سیڑھیون پر لڑکا رکھکر بڑا گھنٹا جو وہان رہتا ہے اوسے
بجا کر چلا جاتا ہے آواز کے ساتھ اندر سے لوگ آتے اور اوس بچے کو لیجاتے اور دائی
کے حوالے کرتے ہین اور جب وے کچھ سیانے ہوتے ہین تو مسلمان اور عیسائی سب
اکثرون کو لیجاتے اور اپنے اپنے مذہب کا طریق سکھلاتے ہین اور چند لڑکون کو وہ
لوگ بھی لیجاتے جو لاولد ہوتے اور چاہتے ہین کہ اپنے بعد کوئی شخص مثل فرزند کے
رہے جو رسوم اموات ادا کرے اور اوسکے لیے غم زدہ رہے اور چونکہ ختائیون کو
اسکی بڑی تمنا ہمیشہ رہتی ہے کہ بعد اپنے کوئی رونے والا ہووے اس لیے جو بے فرزند
ہوتے ہین وہ ایک لڑکے اسیطرح سے متبنی کرتے ہین * اغلب ہے کہ بعض اہل غرض

چونکہ مسافر تھے اور ادہر اودہر اوپرہی اوپر دیکھتے پھرتے تھے اور تحقیقات کرتے
اور نفس الامر کے سمجھنے کی فرصت قلت اوقات سے نہ تھی اور سکونت بھی ختا مین کم
کی اس سبب سے جب اونہون نے دیکھا کہ ہر صبح کو گھر وم گاڑیان آتی تھین اور سرکاری آدمی
راہون کے کنارے سے لڑکونکی لاشین اوٹھا لیجاتے تھے تو اونہون نے سمجھا کہ بچہ کشی
اس سلطنت مین روا ہے اس لیے کہ اسکی نہ تفتیش کیجاتی اور نہ مطلق پرسش ہوتی تھی
اور سرکاری عملے سب جیسے آتے ویساہی لاشون کو اوٹھواکر لیے چلے جاتے تھے غرض
اس امر مین اگر وہ صاحب سب زیادہ تحقیقات اور غور کرتے تو دیکھتے کہ غربا اور ادون
خلائق ختا مین دو سبب سے بچون کی لاشون کو شب کو رستے کے کنارے پر پھینک
دیتے ہین اول یہ کہ مفلسی اس امر کے مانع ہوتی ہے کہ کفن اور دفن حسب حیثیت کیا جاوے
کیونکہ ایسے واقعہ مین بہت خرچ ہوتا ہے اور اس سے بچنے کے لیے وہ بچارے سب
لاش کو کپڑے مین لپیٹ کر سڑک پر شب کو رکھہ دیتے ہین تا کہ سرکار کیطرف سے اوسکی
تدفین ہووے اور دوسرا سبب اس دستور کا یہ ہے کہ چونکہ گورستان شہر کے باہر عرصہ
ہوتا ہے تو وہان جانا اور لاش کو گاڑنا اور پھر آنا ڈیڑہ دو روز کی منزل ہوتی ہے اور
اون لوگون کے پاس ایسا پس انداز نہین ہوتا ہے کہ اپنے پیشہ کو دو روز تک نکرین اور
اونہین انواع طرحکی تنگی بلکہ فاقہ ہووے پس انہین دو وجہون سے مجبور ہو کر ختائی غربا سے
یہ حرکت صادر ہوتی ہے والا اپنے بچے کو کون ایسا سنگدل ہوگا کہ خواہ مخواہ مار ڈالیگا
غرض راقم اس بیان سے انکار مطلق ختا مین طفل کشی ہونیکا نہین کرتا ہے کیونکہ نیک اندر
و بد اندر نیک سب جگہ ہوتے ہین اور یہ بھی ممکن ہے کہ بعض شخص اپنے لڑکے کو بے وجہ
مار ڈالتے ہین چنانچہ دنیا مین ایسا دیکھنے اور سننے مین آتا ہے اور حاصل اتنی تقریر کا
یہی ہے کہ ختا مین طفل کشی نہ رسم عام سے ہے اور نہ سرکار اوسکو روا رکھتی ہے لیکن
پھر بھی دلبند فرزندی کا جو مقتضی ہے اوس سے بعید فرزند کو اسطرح پر ترک کرنا معلوم ہوتا ہے

غرض انصاف شرط ہے کہ مفلسی اور تباہی جب آتی ہے تو دل کو تیمر کر دیتی ہے اور کوئی
رشتہ اوسوقت باقی نہین رہتا ہے اور پیٹ کی بھوک محبت کو بھی نوک دم بھگا دیتی ہے
چنانچہ سیکڑون نقلین ہین کہ ہندوستان اور فرنگستان مین قحط کے ایام مین مان اپنے
بچے کو کھا گئی ہے ** نقص چونکہ ہر کارخانہ انسان مین ہے اس ختائی دستور مین یہ قصور
واقع ہوا ہے کہ اوس دار التربیت مین اگر لوگون کو حکم لڑکے کو علانیہ دن کے وقت رکھہ
آنے کا ملتا تو اسقدر نقصان جان کا جو شب کو سڑکون کے کنارے سے پر لڑکونکو رکھہ دینے سے
ہوتا ہے وقوع مین نہ آتا غرض یہ خطا باوجودیکہ ذمہ سرکار مین معلوم ہوتی ہے لیکن
کسی سلطنت کے آئین کا گلہ بے دریافت کما حقہ نکرنا چاہیے کیونکہ قدر عافیت وہی جانتا ہے
جو مصیبت مین گرفتار ہوتا ہے اور کیا درد سرا اوسے ہوتا ہے جو حکومت کی شراب
پیتا ہے کچھ وہی بہتر جانتا ہے اور کوئی ایسا ہی سبب ہووےگا جس سے فغفور مجبور ہے
ورنہ ممکن نہین کہ جب فغفور نے اپنی رعیت کے واسطے دار التربیت مقرر کیا تو اتنا بڑا غیب
اوسکے ساتھ رکھا ہے القصہ طفل کشی کا گناہ کبیرہ جو ختائیون کے نامۂ اعمال مین بعض مورخ
درج کرتے ہین اوسکی حقیقت اتنی ہی ہے جو راقم نے عرض کیا ہے لیکن خودکشی کی عادت
جو ختائیون مین بہت ہے اس باب مین راقم اونکی طرف سے کچھ عذر خواہی نہین کرسکتا ہے
کیونکہ کسی مذہب مین اپنی جان کو ہلاک کرنا جائز نہین ہے اور علاوہ اسکے اپنے کو ہلاک
کرنا محض نامردی اور بزدلی اور بیوقوفی کی نشانی اس لیے ہے کہ اپنے کو ہلاک وہی کرتا ہے
جو زندگی سے عاجز ہوتا ہے اور جینے کا مزا اوسکو باقی نہین رہتا ہے جسکو آرزو حکومت
اور مراتب عالی یا روپے پیسے کی یا اور ہوس دنیوی کی تھی اور اوسکی کوشش مین مایوسی
حاصل ہوئی یا امیر سے گدا ہو گیا یا اور مکروہات زمانہ مین گرفتار ہوا غرض ایسا ہی آدمی
مایوس اور بدحواس ہو کر زہر کھا لیتا یا ڈوب مرتا یا اور طرح سے اپنے کو ہلاک کرتا ہے لیکن
ان لوگون سے زیادہ اول تو کوئی بیوقوف نہین اس لیے کہ حضرت آدم کے وقت سے

آجتک دنیا مین شاید سو آدمی ایسے نہین ہوے ہے کہ اونکی تمام مرادین پوری ہوئی ہون اورباوجود
اسکے کہ ہر فرد بشر کو ہوش سنبھالنے کے وقت سے دم مرگ تک بہت سی تمنائین دل مین پیدا
ہوتی رہتی ہین لیکن عمر بھر مین شاید ایک بھی نہین ملتی ہے غرض روپے جو ہاتہ کا میل ہے
اور نوکری جو تاڑ کی چھان ہے اسکے نہ ملنے کی کوفت مین خودکشی کرنی محض حماقت ہے
اور سوا اسکے یہ پوچ حرکت نامردی کی علامت اس لیے ہے کہ راحت مین رہنا کون سا
تکلف ہے کیونکہ یہ سبھی کو پسند ہے غرض پریشانی کی سختی کو لوگ کمتر برداشت کرسکتے ہے
اور بیشتر بدحواس اور نعرہ زن ہوتے ہین اسی سبب سے مصیبت اوٹھانی عین مردمی ہے
اور جو شخص کہ اسکی آگ مین ٹھہرا اور مفلسی جو مرد کی کسوٹی امتحان ہے اوسکے مس کرنے
پر بھی بطور سابق رہا وہی مثل کندن کے سچا اور کھرا ہے کیونکہ اہل دنیا سب گویا ملمع
کیے ہوے ہین اور فقط اونکا ظاہر ہی ظاہر ہے اور جب آتش مصیبت مین ڈالے جاتے ہین
ساری قلعی کھل جاتی ہے اور بعد اسکے جب دیکھتے ہین کہ وہ ساری بازاری بھڑک اوڑ
گیی تو خودکشی کرتے ہین تاکہ عوام الناس کہین کہ واہ واہ کیا صاحب غیرت فلانے تھے
جو مر گئے لیکن جو مرد عاقل اور اولی العزم اور تجربہ کار ہوتے ہین جو نہین اون سے فلاحت
رخصت ہوتی اور فلاکت گھر مین آتی ہے تو وے کہتے ہین کہ ع چنان نماند چنین
نیز ہم نخواہد ماند * کیونکہ جب خود کائنات بے ثبات ہے تو اوسکے ایک جزو یعنے
مفلسی کو کیا قیام ہوویگا اور اوسی امید پر بیٹھے رہتے اور ایک آہ نہین بھرتے ہین
اور اگر ایسا اتفاق ہوتا ہے جو خصوص اہل علم اور کمال کے وقوع مین اکثر آتا ہے کہ دنیا
برابر ناساز رہتی ہے تب بھی اونہین غم اور فکر نہین زیر کرتی ہے اور افلاس کے پیوندوار
کپڑون کو وے خلعت پُر تکلف اس لیے جانتے ہین کہ ارباب کمال جنہون نے اپنی
راست بازی نہ چھوڑی اور امیرون کی چاپلوسی نکی اونکا لباس بیشتر اسیطرح کا تھا اور
چونکہ ایمان اونکا نہ بگڑا اور حرص و ہوس نے اونکو گمراہ نکیا تھا اس سبب سے اونھون نے

مطلق عمل نکیا الغرض انہین سب جہتون سے خودکشی کے برابر کوئی لغو حرکت نہین ہے
اور چونکہ اسکا بہت رواج ختا مین ہے راقم پر واجب ہوا کہ ختائیون کی عیوب کے سر دفتر اس
عیب کو لکھے اور اونہین قابل تعزین کے ٹھہراوے + سبب اس قسم کی حماقت کا یہی
معلوم ہوتا ہے کہ جب ختا مین کوئی شخص اپنے کو ہلاک کرتا ہے تو سرکار کی طرف سے حد سے
زیادہ تدارک کیا جاتا ہے اور جسپر شبہہ ہوتا ہے کہ اوسکے آزار دینے سے اوس کم بخت
نے خودکشی کی اوسپر نہایت تنبیہ ہوتی ہے اور جب دلیل کامل سے ثابت ہوتا ہے
کہ ایک نے دوسرے کو ایسا ستایا کہ اوس نے تنگ ہوکر اپنے کو ہلاک کیا تو مجرم خونی
ٹھہرایا جاتا اور قرار واقعی سزا پاتا ہے بلکہ کبھی کبھی خون کا بدلہ خون ہوتا ہے اور یہی باعث
ہے کہ جب اور کوئی صورت دشمن سے انتقام لینے کی نہین دیکھتے تو لوگ اپنے کو اکثر
ہلاک کرتے ہین اور مردون سے زیادہ رنڈیان اس حرکت کو کرتین ہین اور آئین مذکور
سے اس حرکت کو سرسبزی ہوتی ہے بلکہ تحریک دیجاتی ہے اور یہی بات رہیگی جب تک
کوئی قانون اس وضع کا نہ نکلے کہ جو اپنے کو ہلاک کریگا اوسکی لاش کفن دفن نہ پائیگی بلکہ چیل
کوون کے لیے میدان مین پھینکوا دی جائیگی اور غالب ہے کہ اگر یہ بات وقوع مین آوے
تو اس جہالت مین کمی ہووے اسلیے کہ خاندانی ہڑوار مین دفن پانیکی تمنا ختائیونکو حد سے
زیادہ ہوتی ہے اور اوس سے محروم رہنے کا خوف سارے بیہودہ ختائیون کو بھی رہیگا
اور صدہا کی جان کی حفاظت کا موجب ہوویگا + اس عیب کے سوا ختائی سب اکثر کینہ کش
ہوتے اور جب دشمن کو پاتے ہین بُری طرح سے پیش آتے ہین اور اسطرحکا بغض تمام نامردونکا
مقتضاے طبیعت ہے اور جوانمردون کو اوس سے نفرت ہے چنانچہ انگریزون کو
دیکھے کہ بہادری انکی جبلت مین ہے اور ساتھی اسکے کسقدر رحم اور مروت مزاج مین ہے
اور انپر کیا موقوف جس قوم کا بہادر دیکھیگا اوسے خواہ مخواہ صاحب درداور عفو پائیگا
علاوہ اس عیب کے ختائی سب زرپرست ہین اور روپے کے حاصل کرنیکے عجب عجب

ڈھنگ رکھتے ہین اور مقدمہ باز بھی ایسے ہوتے ہین کہ مدعی پن سے جلد باز نہین آتے
ہین اور جب تک سکت باقی رہتی اور جہان تک رسائی جسطرح سے ہو سکتی ہے اپنے کو پہونچاتے
اور دعوی کو مستر د حتی الامکان نہین ہونے دیتے ہین یہ گویا اونکا شوق بلکہ خاصۂ فطرت
معلوم ہوتا ہے اور بعض کو اسکی لت ایسی ہو جاتی ہے کہ گھر بار بیچ کر نالش کی تدبیر کرتے
ہین اور یہ عیب بہت برا ہے اس لیے کہ جسقدر جلد دو طرحکا گھر برباد ہوتے دیکھا ہے
تیسرے کو نہین پایا چنانچہ ایک تو وہ خانۂ نشاط جہان ہمیشہ ناچ و رنگ کا چرچا رہتا ہے
اور دوسرے وہ گھر جہان اکثر معاملہ پیدا ہوتا ہے القصہ یہی کئی رزائل ختائیون کے
ایسے ہین کہ بنام خاصیت قوم مشہور اور معروف ہین لیکن مثل اور خلائق کے اقسام طرحطرحکی
بدیان یہ لوگ کرتے اور اوسکا حساب محتسب حقیقی سمجھ لیویگا اور گنہگار کی عیب جوئی کرنی
معصیت عظیم ہے اور مورخ کو اتنا ہی لازم ہے کہ جتنے رزائل کثرت خلق مین مروج ہوئین
اور اوس قوم کے خاصۂ نفس سے علاقہ رکھین فقط اوسیکا بیان تاریخ نویسی کی حد مین داخل
کرے ❊ اب رزائل کا تذکرہ ہو چکا لازم ہے کہ اس قوم کے فضائل ذکر کیے جاوین لیکن
یہ تاریخ جنکے ملاحظہ سے گذری ہے وے ہر تعریف کے موقع پر اوس قوم کی مدح دیکھ چکے
ہونگے مگر اسپر بھی ایکجا سب کو جمع کرنا ضرور ہے تاکہ انکی سیرت کا حسن و قبح چشم بینا کی
نظر سے دفعۃً گذرے ❊ اہل ختا مودب اور مہذب بہت ہوتے ہین اور ہوشیاری
اور پرہیزگاری اور سنجیدگی اور خصوص محنت کشی مین اپنا ثانی نہین رکھتے ہین اور کفایت
شعاری اور قائم مزاجی اور دور اندیشی مین علی ہذا القیاس یکتائے روزگار ہین ❊ اور زیرکی
اور تیزی ذہن اور خواہش حصول کمال مین بے مثل و امثال ہین اور والدین اور اپنے
بڑونکی اطاعت اور دوستونکے ساتھ محبت اور غیرون پر شفقت کے باب مین بھی بڑا مرتبہ
رکھتے ہین ❊ قوم تاتار کی طبیعت اور عادتون کا بھی کچھ احوال لکھا چاہیے اس لیے کہ
مالک ختا کے بہت دن سے یہ ہین اور باوجود اسکے کہ آئین مملکت مین انھون نے مطلق

دخل نہ کیا اور حکماء ختا کے دستورات کو پسند کرکے بالکل ویساہی بحال رکھا ہے لیکن مزاج
اپنا اونھون نے نہین بدلا ہے اور چونکہ بالکل صحرائی خصوص سپاہی لاو بال مسرف زرومال
ہوتے ہین اونمین وہ عادت سمائی ہوئی ہے اور اصلی ختائی جس شوق سے روپے جمع
کرتے ہین تاتار اپنی جمع کو اوڑا دیتے اور غم فردا نہین کھاتے ہین اور ختائیون کی نسبت
زیادہ فیاض اور سیر چشم اور آشنا پرست ہوتے ہین اور جسقدر تامل اور غوص ختائیونکے
مزاج مین ہوتا ہے کہ بے کمال غوص اور غور کے اونسے امر کو نہین کرتے ہین اوسکے
بالعکس تاتار کے مزاج مین جلدی اور لاپروائی ہے یہان تک کہ فغفور کے جو مشیر سلطنت
قوم تاتار سے ہین وے معاملہ دریافت کرنیکے ساتھ اپنی راے کا اظہار کرتے ہین مگر
جو ختائی وزرا ہین وے بعد ہفتے عشرے کے صلاح دیتے ہین اور اوسپر بھی چاہتے ہین
کہ زیادہ عرصہ غوص کے لیے ملے تو جواب باصواب دیا جاوے + + + + + + +

جلد اول تمام شد



فہرست جلد دوم تاریخ چین

آزین کتاب جانزا نشاط ایست جلد ۲ کتار مسطران از بریشم گیست

تاریخ ممالک چین

جو اقوام ممالک توابع فغفور ہین سبکے حالات اسمین مسطور ہین

جبسے دنیا بعد طوفان حضرت نوح علیہ السلام آباد ہوئی تا سنہ ۱۸۴۲ء کہ سلاطین ختا و انگلستان مین صلح کی بنیاد ہوئی

تصنیف افصح ماہر علوم جیمز کارکرن صاحب مرحوم

اولاً عدالت دیوانی صدر کلکتے کے مترجم عدیل وبعد صدر عدالت دیوانی ممالک مغربی شمالی کے وکیل

مصنف جوہر اخلاق برگزیدہ عالم شہرۂ آفاق

بہ تکمیل ضابطۂ ایکٹ بستم سنہ اٹھارہ سو سینتالیس عیسوی

مطبوع مطبع منشی نولکشور مجمع محاسن صوری و معنوی سلمہ اللہ القوی

سنہ ۱۸۶۴ء

جلد دوم تاریخ چین

دفتر اول

باب اول

ختا کے پہلے شاہنشاہون کا احوال اور اوس مملکت کی بنا

اور پہلی آبادی کا بیان

اخبار ایام ماضیہ اور قدیم تاریخ معتبر اور روایات متداولہ سے جو سینہ بسینہ اور پشت بہ پشت سلف سے چلی آئی ہین معلوم ہوتا ہے کہ مشرق مین قریب پانچ تبت ازبرنگ کے یا دشت گوبی کے گرد نواح مین ہیچ اوس سرزمین کے جو کوہستان ہمالا کے شمال کی جانب واقع ہے خداتعالی نے آدم کی بنیاد کو اوائل مین قائم کیا تھا درمیان اہل دہر اور حکمای دین کے اس باب مین بہت سی تقریرین ہوئی ہین اور بڑی بڑی کتابین لکھی گئی ہین غرض اون سب باتونکا بیان اس مقام پر بیموقع ہے اور مختصر اتنا ہی کہنا کافی ہے کہ بعد اسقدر رد وکد کے ثابت ہوا کہ کتاب توریت مقدس مین جو ذکر کہ نوع انسان کی پیدا ہونے اور طوفان نوح مین شربت موت پینے اور بعد اوسکے کوہ ارارات کے چارون دامن مین پھر آباد ہونے کا ہے درست ہے دریافت

کیا چاہیے کہ نوع انسان کی تین علحدہ قسمین ہین جنکی آپسمین مغایرت اور مباینت اسقدر ہے
کہ فلاسفہ اہل دھر نے اس سبب سے اعتراض قوی اوس حدیث پر کیا ہے جسمین بیان ہے
کہ بالکل اقوام انسان اولاد ایک ہی جد یعنے حضرت آدم کی ہین غرض ان تین اصلی قسمونکو
بسبب اسباب وعلامات مغایرت کے کرنل ہملٹن اسمٹ صاحب جو عالم زبردست اور
یکتای روزگار علم خواص الاشیا کے تھے یون نامزد کرتے ہین پہلی بلقب قسم ریش دار
دوسری بلقب قسم بے ریش تیسری بلقب قسم مرغولی یعنے پیچیدہ موے اگرچہ انکی فروعات
صدہا ہین لیکن اصل بھی تین ہین اور یاد رکھنا چاہیے کہ اعلی قسم بنی آدم قسم ریشدار ہے اور
اوسط رتبہ کی قسم بے ریش ہے اور ادون خلایق قسم پیچیدہ موے ہے چنانچہ ایران اور
ہندوستان اور کشمیر اور عرب اور افغانستان اور فرنگستان وغیرہ مین اقوام ریشدار ہین
اور وہ بزرگیان جن سے انسان کو رتبہ ظل اللہی کا حاصل ہے انھین لوگون مین زیادہ تر
پائے گئے ہین اور دوسری قسم بے ریش ہے چنانچہ اقوام تاتار اور تیسری قسم پیچیدہ موے
کہ وجود اسکا درمیان حیوان مطلق اور انسان کے مثل برزخ واقع ہے اگرچہ فروعات ان
تین قسم اصلی کی بسبب آپس کی خلط اور آمیزش کے بہت سی ہین اور بعض مین علامات تین
دو قسمون کی اور بعض مین تینون کی پائی جاتی ہین لیکن پھر بھی علامات اصلی اس قدر عیان
ہین کہ ان تین اصلی قسمون کو جدا کرنا ممکن ہے الغرض قوم ختائی قسم بے ریش کی ایک فرع ہے
اور بہ نسبت اور دو اصلی قسمون کے اس قسم مین باب راہ ورسم کے مسدود رہنے سے
خلط کمتر واقع ہوا ہے چنانچہ تمام ملک چین اور تاتار کے لوگونمین یہہ بات پائی جاتی ہے یعنے کہ ریش
کم بلکہ اکثر مطلق نھین نمایان سر کے بال سیدھے اور موٹے اور سخت اور چندھی آنکھ چپٹی ناک
کلہ بھاری ہر شخص مین پائے گا مقام گفتگو کا ہے کہ آیا اصلی باشندے خطہ چین کے بھی لوگ
تھے جو اب ختائی کھلاتے ہین یا وہ کوہستانی سب جو اب کئی مقام واقعہ صوبہ جات
سے چوان اور کوئی چو اور ہونوکوانگ اور کوانگٹ زی اور صوبہ کوانگٹ ٹانگ کی حدون پر

مقیم ہین کیونکہ ان دونون مین مشابہت کی مغایرت زیادہ ہے غرض وہ کوہستانی سبب
خطۂ چین کے بنیادی رہنے والے خواہ ہون یا نہون لیکن اسباب ظاہر خصوص مشابہت
کے باعث سے یہی قیاس ہوتا ہے کہ خطائی فرقہ تاتار سے ہین اور چونکہ بادیہ پیمائی اونکو پسند نہ
آئی اونہون نے گھربنا کے سکونت ایک جا پر اختیار کی اور اونکی اولاد کے سوا دوسری
قوم تاتار کی شکست کہائی ہوئی جنہنے اونکے قریب پناہ لی تہی اونہون نے بہی وہی طریق اوقات
بسری کا اختیار کیا تہا اور حالانکہ کتب تاریخ خطا مین ذکر نہین ہے کہ اوس ملک کے
باشندون کی اوقات مثل تاتاریون کے بادیہ پیمائی کی تہی لیکن دو سبب سے قیاس یہی چاہتا ہے
ایک یہہ کہ دشت گردی کی اوقات خواہمخواہ اون لوگون کی ہوویگی جنکی غذا خانہ پرورده
جانورون کے گوشت اور دودہ پر موقوف ہے کیونکہ جب لاکھون گاے بیل بکری
بہیڑی گھوڑے گہاس چرکے کہائینگے تو تہوڑے عرصے مین اونکے مالکون کو تبدیل
مکان کرنا بسبب کفاف نکرنے چرائی کے واجبات سی ہے اور دوسرے یہ کہ اگر بالفرض
کوئی معتبر تاریخ قدیم موجود نہ ہوتی اور صورت دنیا کی بعد طوفان نوح کے اور حالات اور
اوقات اور حرکات آباواجداد اقسام بنی آدم کی روایت تحقیق سے دریافت مین نہین
آسکتی تاہم خوض اور تفرس کو قوت بلکہ سہولت ملاحظہ سے اون قومون کے اطوار اور
اون ملکون کے آثار کے حاصل ہوتی جہان پر ہزارون برس سے ایک ہی حال ہے اور
ملک بیابان یا وسیع کہ دشت میدان ہین وحشی باشندے خیمون مین رہتے اور گلہ
ہزارون خانہ پرورده جانورون کا چراتے پہرتے ہین اور اوسی کے گوشت اور دودہ پر
اوقات بسر کرتی ہین اور ملک ترکستان و تاتار و عربستان کے بعض ملک اور اکثر قومون
مین مثالین اوس وضع کی اوقات بسری اور بادیہ پیمائی کی ملتی ہین جو اوائل نوآبادی دنیا
مین ہر ملک مین کم وبیش موجود تہین اس مشکل کو حل کرنا امکان سے باہر ہے کہ کس قوم کا
مسکن اولین کون مقام تہا اور کدہر سی وہ آئی اور کدہر کو گئی اور کتنے تبدیل مقام کرکے

فلانی جگہہ پر بسی کیونکہ جب شروع سے ہر قوم کی تاریخ لکھی جاتی تب یہہ بات حاصل
ہو سکتی تہی غرض معتبر مورخون کا قول یہہ ہے کہ جب حضرت نوح کی اولاد کو وہ اراراٹ
واقعہ ملک ارمن کی گردنواح مین بکثرت ہوئی اور بسبب اونکے گلون کے بڑہنے
کے ایک وسیع علف گاہ کی حاجت ہوئی اور مشرق کیطرف سفر کرکے ملک
سنعار مین پہونچی اور گستاخی سے اونسنے اوس برج کی ساخت شروع کی جسکے
سبب سے خداوند عالم نے اونکو روی زمین پر پراگندہ کیا تو اوس تفرقہ اندازی
مین یافث بن نوح جو مشہور عربی اور دوسری شرقی تاریخون مین بلقب ابو الترک یعنی
جد اقوام تاتار ہے وہ اپنی آل و اولاد کو ساتھہ لئے دو سے برس بعد طوفان نوح کے
کنارہ دریاے اتہل جسکو انگریزی مین والگا کہتے ہین آنکر مقیم ہوا اور اڑہائی سو برس کی
عمر کے بعد وقت مرگ آٹھہ بیٹے چہوڑ گیا چنانچہ ترک جو جد اقوام تاتار کا ہوا اور خرس اور
سقلاب اور جد قوم روس اور منشیاک اور زوئین جد قوم چین اور کامادی اور تارج
چونکہ یافث نے اپنے ہر بیٹے کو اوسکی ہم بطنی بہن سے نکاح کرکے ایک ایک
سمت کو رخصت کیا تو زوئین ملک چین مین اپنے گروہ کو لیکر بسا اور بادیہ پیمائی سے
جب اوسکو نفرت ہوئی تو کشت کاری کی بنا ڈالی اگرچہ خداوند عالم نے آبا و اجداد انسانکی
عمر کو اولاد کی جلدی ترقی کے لئے زیادہ کیا تھا لیکن پھر بھی رسم دنیا کے موافق اونکی
نسل رفتہ رفتہ بڑہی اور ایکمدت گذر گئی ہوگی جب کہین ایسی زیادتی ہوئی کہ اونکی جاے
بود و باش کو یا خود اونکو کسی نام خاص یا لقب سی شہرت ملی چونکہ تاریخ نویسی کا فن غایت
علم سے تعلق رکھتا ہے اور علم غایت اہلیت اور انسانیت کے عہد مین پیدا ہوتا ہے
اور اہلیت تب ہی ایک گروہ خلق مین آتی ہے جب آپس کے اتفاق اور کسی عاقل بزرگ
کی صلاح سے وہ کسی مقام کو گھر دروازے سے آباد کرتے اور بستی اور شہر کی بنا ڈالتے
اور کشتکاری مین مشغول ہوتے ہین اور دیروس کے لوگون سے رسم تجارت اجناس کے

عوض و معاوضہ کے ذریعہ سے پیدا کرتے ہین اور یہہ حال اہلیت کا تب ہی ہوتا ہے
جب درندے جانور سب جنسے انسان کے ساتھہ ہمیشہ ریاست کے لیے شروع
آبادی ملک مین لڑائی خوب ہی ہوتی ہے مغلوب ہوتے ہین اس لحاظ سے ابتدا
سے ایام شروع آبادی بعد شکست درندون کے نہایت رواج علوم اور تحریر تاریخ
عرصہ ہزارون برس کا ان دونو عہد کے درمیان گذرتا ہے اور یہی باعث ہے
کہ اکثر ملکون کی قدیم تاریخون مین نہایت شکوک رہتے ہین خصوص اوس مقام پر جہان پہلی
آبادی اور پہلی باشندون کی خبر دی جاتی ہے اور اسکی تمثیلین بہت ہین چنانچہ ایک
یہہ جو ختائی سب اپنے ملک کے باب مین بیان کرتے ہین کہ شروع مین آسمان
جسکو مذکر یعنی قوت فاعلی کہتے ہین اور زمین جسکو مؤنث یعنی ہیولاے ناقص جانتے
ہین یہہ دونو وصلی وارتھے اور جب جدا ہوئی تو ختا کی سرزمین پر آسمان اور زمین کی
اول اولاد نمود ہوئی اور وہ مرد تھا اور پان کو کہلایا اور اوسی سے نوع انسان کی بنا
ہوئی غرض حاصل اس نقل بے اصل سے اتنا ہی ہے کہ ختائی قوم اور ختا کا ملک سب
سے بزرگتر ہین اور برہما کے باشندے اور ہنود بہی اس اس طرح کی نقلین قدامت
کی اپنے ملک اور قوم کی بڑائی مین بیان کرتے ہین غرض جزوئیٹ فرقے کے
پادریونکا یقین ہے کہ پان کو اور حضرت آدم ایک ہی شخص بنام مختلف ہین لیکن بعض علما
سمجھتے ہین کہ یہہ اشارہ طرف اوس عالم ہیولانی یا ہیولا اولی کے ہے جو قبل خلق ہونے
کائنات کے موجود تھا سان ہوام کا گھرانہ مطابق ختائی مورخون کے پہلا خانوادہ بادشاہونکا
ہے اور بنیاد اسکی ایک شخص ملقب فوہی سے تہی جسکو بعض علما فرنگ قیاس کرتے
ہین کہ شاید اشارہ طرف حضرت نوح کے ہو غرض اسی نے شن شی کے صوبہ مین چین کا
شہر بسایا اس لحاظ سے بعض مورخ کی روایت ہے کہ شاید ختا مین جو طائفہ آدمیونکا
آن کر رہا وہ ہندوستان سے نقل مسکن کر کے وہان گیا غرض مباینت صورت کی

اہل ہند اور اہل ختا مین اس قدر ہے یعنے ایک قوم خوبصورت قسم ریشدار سے ہے
اور ایک بدصورت قسم بے ریش سے معلوم ہوتی ہے کہ ان دونون ملک کے
لوگون کو ایک ہی نسل سے قرار دینا درست نہین اور مختلف روایتین جو اس باب مین انہین
فاضلون کے فقط تفرس ہین اور جسکی عقل نے جہانتک رسائی کی اور علم نے بہی مدد
پہنچائی اوسنے ویسا ہی قیاس کرکے بیان کیا ہے اور سوای قیاس کے ایسے ایسے
مقام نازک پر قطعًا کچھ نہین کہا جا سکتا ہے خیر جو کچھ ہو غرض اتنا تحقیق ہے کہ شن شی کا صوبہ
اصلی باشندون سے آباد ہوا اور فوہی نے شہر چین یا حسن ماچین بسایا اور اپنی
رعیت کو آدمیت سکھائی اور بیہودہ وحشی عادتون سے پاک کیا کہتے ہین کہ ایک سو دس
برس کی عمر اوسکی ہوئی اور جب موت آئی ہر شخص کی آہ اوسکی لاش کے ساتھہ گئی مطابق
روایت ختا کے موسیقی کی بنا فوہی سے ہے اور دلکو نرم کرنے اور آدمی سے
آدمی کو انس دلانے کے لیئے اوسنے چند باجون کی ایجاد کی بعد فوہی کے بعض مورخونکا
بیان ہے کہ پندرہ بادشاہ تخت نشین ہوئی اور زمانہ سبکی ریاستون کا قریب اٹھارہ
ہزار برس کے تہا مگر اس روایت کی ابطال اسی تعین مدت مین پائی جاتی ہے اور
زیادہ کہنا ضرور نہین غرض ان سب کے بعد کہتے ہین کہ شن ننگ تخت پر بیٹہا اور
زراعت کی بنا اوسنے ہے اور طبابت بہی اوسی نے شروع کی اور بازار ہاٹ
میلا وغیرہ کی بہی بنیاد ڈالی غرض ایکسو چالیس برس کے بعد اوسنے انتقال کیا اور اوسکی
نسل سے سات شخص صاحب تخت وتاج ہوئی اور آخر مین ٹی یوگانگ اوسی خانوادے
کا جب عیاش نکلا اور ربلوا سے عام ہوا تو ہوانگ ٹی تخت پر بیٹہا یہہ شخص وارث تخت
وتاج نہ تہا اور ہمیشہ شن ننگ کے وارثون سے لڑا کیا مگر ظفریاب نہوا لیکن جب ٹی یو
گانگ ایسا بد اور نا قابل ریاست نکلا تو اوسنے تخت چہین لیا اور جسنے مقابلہ کیا اوس
سے لڑا اور شکست دی غرض جب امن وامان ہوا طبیعت اوسکی بہتری ملک کی تدبیر

مین مصروف ہوئی اور کثرت آبادی کے سبب سے کئی گروہ آدمیون کے اوسنے پچھلی کے صوبے کی طرف بھیجے اور اوسے آباد کیا پہلی عمارت اینٹ کی تہا مین اپنے رہنے کے لیے اسی نے بنوائی اور بعد اوسکے شہرون مین بھی مکانات کی بنا ہوئی اس بادشاہ سے ختائی مورخ اتنی ایجادین منسوب کرتے ہین کہ اگر اوس روایت کو قبول کیجیے تو دوسرے کسی کی کچھہ حقیقت نہین باقی رہتی ہے چنانچہ راوی کا بیان ہے کہ ہوانگ ٹی نے مرصد بنوایا اور تقویم کو درست کیا اور جریبے اور چھکڑے اور گاڑی اور رتھہ اور ایک قسم کے باجے کی ایجاد کی اور روپے پیسے کا رواج دیا اور نرخ اور مول تول وغیرہ کا تعین کیا سوا اسکی جودت طبیعت کے اسکی بیگم بھی علی ہذا القیاس بہت ذکی اور زیرک تھی اور ریشم کے کیڑے کو پالنا اور ریشم پیدا کروانا اور اوسکے تھان بنوانا اور پوشاک بنانا سب اوسی کا کام تہا لیکن غالب ہے کہ بہت سی ایجادین جو ہوانگ ٹی سے منسوب کی گئی ہین اون مین اورون کا بھی حصہ ہے اور یہہ قیاس بعید العقل نہین اس لیے کہ عادت ختائیون کی یہی ہے کہ جو بات قابل نہایت تعریف کے ہوتی ہے وہ قدما کو اوسکی ایجاد سے ممدوح کرتے ہین ایک قیاس اور بھی ہے کہ چونکہ وہ خانوادے سب سلاطین کے جو ایک ایام مین مالک بعض بعض صوبون کے تھے اور فغفور سے کبھی باغی اور کبھی ملے ہوئے رہتے تھے جنکا حال آگے معلوم ہوگا ختائی تاریخون مین لقب وانگ یعنی سلطان کا رکھتے تھے اور اصلی فغفوران چین کا خطاب ہوانگ ٹی یعنی مالک روی زمین تہا اس سبب سے بالکل ایجادین جو ہوانگ ٹی سے متعلق معلوم ہوتی ہین اوس سے مطلب راویونکا یہی ہے کہ خاص فغفوران چین کے خانوادے مین ایجادین ہوئین تہین القصہ اوسکی بعد بیٹا اوسکا جسکا نام شاؤ ہاؤ تھا اور بجز اوسکے کوئی کام اوسنے نہین کیا کہ پانڈرین کے یعنی افسر درباری لباس مین جو کلابتون کے نقش بنے رہتے ہین وہ اوسی کی تجویز سے ہے اور دو قدیم قبرین ختائی ہنوز دیکھاتے ہین اور کہتے ہین کہ باپ بیٹے یعنی ہوانگ ٹی اور شاؤ ہاؤ

کی گورین مین پہر دو بادشاہ گمنام کے بعد ٹی کہ تخت نشین ہوا اور مدارس کی بنا لڑکون کی تعلیم
کے لئے اسی سبب سے ہوئی اور کثیر الازواج ہونیکا رواج اسی نے نکالا کیونکہ تمنای اولاد مین چار
جورو مین اوسنے کین لیکن جب اسپربہی مدت تک محروم ولا ولد رہا تو شان ٹی یعنی پروردگار
عالم کی پرستش شروع کی اور چند دن مین چارون سے ایک ایک بیٹا ہوا اور ان مین سے
دو شانک اور چاؤ گھرانیکے بانی ہوئے لیکن بڑا بیٹا بنام ٹی چی باپ کے بعد بیٹھا غرض عیاش
اور بداطوار نکلا اور جب امرائی نصیحت کرکے دیکھا کہ اپنی حرکتون سے کسی طرح باز نہین آتا اونہون
نے ملکر اوسسے تخت و تاج کیا اور اوسکے بہائی یاؤ کو بٹھلایا اور یہہ وہ یاؤ ہے جسکی تعریف
ختائیون مین تاقیامت رہیگی اور جسکی یہہ منزلت نیکوئی کی تہی کہ جب کسی فغفور کی مدح مین ختائی
شاعر مبالغہ کریگا تو یہی کہیگا کہ تو مثل یاؤ کے ہے فقط + + + + + + + + +

دوسرا باب

یاؤ اور شن نامے فغفورونکے بیانمین

شاعر کے قلم کو نہ یہ قدرت اور نہ تحریر کو یہ وسعت ہے کہ ان دونون فغفورون کا تمام احوال
لکھہ سکے حکیم کنگ فوسی نے اونکی مدح مین کتاب مسمی شوکینگ لکھی ہے اور تعریف
یہان تک کی ہے کہ ارباب علم سے بعض یہ کہتے ہین کہ توہم کرکے ایک صورت مرد نیک
خصال کی حکیم نے کھینچی ہے یا اگر اونکی حقیقت سے یہہ تعریف کچہہ نسبت رکہتی ہی
ہو تو مبالغہ کو دخل دیا گیا ہے اور حد سے زیادہ بڑہا گیا ہے لیکن جنکو یہہ ایرادین سوجہتی
ہین جو صدر مین مذکور ہوئین اون صاحبون کو یاد رکہنا چاہیے کہ اکثر تاریخون مین یہی دیکھنے
مین آیا ہے کہ جس شخص نے کہ بنیاد کسی خانوادۂ شاہی کی ہوئی ہے وہ ان دونون خاصیتون
مین سے ایک کے سبب ممدوح تہا یعنی وہ صاحب شمشیر اور تدبیر تہا یا عادل و ولی منش تہا
اور تیسرے کسیکو آجتک یہہ رتبہ نہین ملا غرض جب یہ امر واقعی ہے تو البتہ حکیم کنگ فوسی
نے ان دونون فغفورون کے حق مین جو بیان کیا قابل اعتبار کے ہے اس لیے کہ

مملکت ختا کی اقبالمندی اور بہبودی کے موجب اور باعث وہ تھی یاؤ کو جب تخت ملا کر وفر
شاہی کو اوسنے اختیار نہین کیا اور سیدھی سادی وضع اپنی رکھی اور نہ کبھی تکلف کی
پوشاک پہنی اور نہ لذیذ غذا کھائی اور ہر سال اپنی تمام ریاست مین گشت کرتا تھا اور رعایا
کی نالش و فریاد کو آپ ہی پہنچاتا تھا بوڑھے جوان چھوٹے بڑے سب شبانہ روز
دست بدعا رہتے تھے کہ خدا اسے برقرار رکھے اور روز اجل نہ دکھاوے ایک
روز کسی شخص نے یاؤ کے مُنہہ پر یہہ دعا دی کہ اے بزرگ خدا تجھے دولت دے
اور پیری دکھاوے اور بہت سے بیٹون سے تیرا دل شاد کرے اسکا جواب
شاہ نے دیا کہ اے شخص مین تیری دعا کا مقبول ہونا نہین چاہتا اس لیے کہ جس
پادشاہ کے بہت بیٹے ہوتے ہین اوسکو اوسیقدر خوف رہتا ہے اور جہان
زیادتی دولت کی ہوتی ہے وہان فکر بہت رہتی ہے اور پیری کے ساتھہ ذلت
و خواری ہے یہہ بھی ایک نقل دلیل کافی ہے کہ یاؤ کی بزرگی اور دانائی ایسی ہی تھی جیسے
کنگ فوسی نے بیان کیا ہے جب یاؤ نے دیکھا کہ تمام سلطنت کا بار اوٹھانا دشوار ہے
اور کام کا بھی بخوبی انجام ایک سے ہونا مشکل اوسنے شن کو اپنے ساتھہ شریک
کیا اور نصف مملکت کا مالک بنایا اور حقیقت مین شن اسی قابل تھا اسلیے کہ نیکوئی اور پدر
و مادر پرستی اسکی مشہور تھی اور اوسکی تقوی و طہارت اور پرہیزگاری کی شہرت تمام پھیلی
ہوئی تھی اگرچہ شن غریب کا لڑکا اور کچھہ دھوم دھامی حسب و نسب نہین رکھتا تھا لیکن فقط
اوسکی نیکی کی ایسی قدر یاؤ نے سمجھی کہ انواع طرح کی سرفرازیان اوسنے کین اور اپنی دونون بیٹیان
اوسکو دین بعد اس بخشش اور عنایت اور قدردانی کے اٹھائیس برس تک یاؤ جیتا رہا اور
شن بصورت احسن اوسکو اپنی صلاح و مدد دیتا تھا بلکہ بادشاہت کرتا رہا لیکن یہہ نہین ہوا
کہ اپنے خاوند سسر کی زندگی بھر کسی نے فغفور شن کو شاہنشاہ کہا ہو اور اس بات کا
قصد جب کسی خوشامدی نے کیا تو شن دق ہوا اور لعنت اور ملامت اوسکو کرنے لگا

بعد یاؤ کے انتقال کے شُن نے چاہا کہ یاؤ کا بیٹا تخت سے محروم رہے اسی خواہش سے
تین برس تک اندوہگین اور گوشہ نشین رہا لیکن امرا اور رعایا سب نے زبردستی لا کر شُن کو
تخت پر بٹھایا اور یاؤ کے بیٹے کو جلوس کرنے نہ دیا کیونکہ نابکار محض تھا یاؤ نے اٹھانوے
برس پادشاہت کی اور اسی کے عہد مین مورخ ختا کہتا ہے کہ ایک طوفان ایسا آیا کہ سیلاب
نے پہاڑون کو چوٹیون تک چھپایا تھا اور اغلب ہے کہ طوفان نوح کا یہ ذکر ہے لیکن
غلطی یہی ہوئی کہ مورخ نے یاؤ کے عہد دولت مین اس طوفان کی آمد کا مذکور کیا ہے
اس لیے کہ توریت شریف سے ثابت ہے کہ اس طوفان مین دنیا غارت ہوئی تھی
اور جب یہ سانحہ ہوا تو ختا بھی بعد اوس طوفان کے آباد کیا گیا اس لحاظ سے البتہ مورخ نے
غلطی کی جب اس حادثے کے حدوث کو یاؤ کے زمان سلطنت مین لکھا ہے
شُن کی پدر و مادر پرستی کی بہت سی نقلین ہین جس سے ثبوت اس امر کا ہے کہ بہادر اور
ولی تھا چنانچہ جب اوسکی سوتیلی ما اور بہائی نے باپ کو بھی اوس سے برگشتہ کیا تب بھی وہ اپنے
ادب اور نیکی سے نہین گذرا اور باوجود اسکے کہ خود فغفور یاؤ نے اپنی دو جمیلہ بیٹیان دی تھین
اور شریک اپنی حکومت اور حشمت کا کیا تھا لیکن اس شائستہ اور نیک کردار بیٹے کو ہمیشہ یہی
غم رہا کہ بزرگون کی ناخوشی بلکہ عداوت جانی اوسکے نصیب ہوئی نقل ہے کہ اوسکے باپ نے
ایک دفعہ فرمایا کہ تو فلانے بہوسیلے کے اوپر چڑھ جا وہ چڑھ گیا اور جب اوپر پہنچا باپ نے
سیڑہی الگ کر لی اور بہوسیلے مین آگ لگا دی لیکن اتفاق ایسا ہوا کہ شُن بچ گیا اور ایک
دفعہ سوتیلے بہائی نے بھی مار ڈالنے کا قصد کیا اور کسی بہانے سے ایک باولی مین اوتار
دیا اور اوپر سے مٹی ڈالنا شروع کیا لیکن قدرت حافظ حقیقی ایسی تھی کہ اندر ہی اندر شگاف
سے نکل جانے کی راہ شُن کو ملی غرض بہائی نے جلدی جلدی مٹی سے کوئے کو بھر
اور جلدی سے قدم اوٹھا کر گھر مین آ شُن کے مال و متاع کو بانٹنا شروع کیا اور بعد اوسکے
چاہا کہ شُن کی بی بیون کو بھی اپنی خدمت مین لاوے لیکن اس قصد سے جو نہین محل مین

گیا تو دیکھا کہ بی بی کے ساتھ بیٹھا ہوا شن ستار بجا رہا ہے تب تو یہ سخت گھبرایا اور بدحواس
ہو کر کہنے لگا کہ بھائی صاحب مین آپکو دیکھنے آیا تھا اور شرمندہ ہو کر باہر چلا گیا لیکن کشن نے
جاکر ہاتھ پکڑا اور کہا مجھسے قصور ہوا معاف فرماؤ اور چلو کوئی عہدہ سلطنت مین اپنے لیئے
تجویز کر کے لو اور آخر کو جلیل القدر عہدے سے اوس سنگدل بھائی کو سرفراز کیا اور کبھی اوس
حرکت کا ذکر زبان پر نہ لایا غرض انہین سب جہتون سے شن کی خداپرستی اور رحم دلی اور انواع
طرح کی خوبی مشہور ہے اور سوا ان باتون کے ملک کی بہتری اور رعایا پروری اوسنے
بہت کی اور چونکہ بیشتر جگہہ پر زمین ناہموار اور دلدل تھی شن نے بہت حکمت اور محنت سے
اوسے چورس اور برابر کیا اور کشت کاریکو تحریک دی اور جس طرح یاؤ نے شن کو شریک
سلطنت کیا تھا اوسی طور شن نے ایک شخص یُو کو بلوایا اور اپنے ساتھ تخت پر بٹھایا اور
ہر طرح سے اپنے برابر بنایا ایک دستور شن نے یہ مقرر کیا تھا کہ جسکا جی چاہے سامنے
آئے اور احکام اور اطوار فغفور پر جو اعتراض واجب سمجھے نڈر ہو کر کرے اور جو اس طرح
کرتا تھا شن اوسکو اپنا دوست کہتا اور دوست سمجھتا تھا کیونکہ دوست وہی ہے جو تلخ
سناتا ہے اور سخت کہکر بدی سے باز رکھتا ہے ایک مشہور قول اوسکا یہ بھی ہے
کہ جب بادشاہ کے وزیر اور مشیر سب بد ہوتے ہین تو بادشاہ مثل لنگڑے لولے
کے بیکار رہتا ہے اسلیئے کہ نوکر گویا ہاتھ پانون ہین اور جب یہی نہ کمی ہوئی تو بادشاہ
ناچار بیٹھا رہتا ہے اسی لحاظ سے ہر پادشاہ کو لازم ہے کہ نیک اور ہوشیار اور تجربہ
کار لوگونکو ساتھ رکھے اس لیئے کہ فقط بادشاہ کے نیک کردار ہونے سے معاملہ نہین
درست ہوتا بلکہ بدنامی اوٹھاتا ہے ایک عمارت عالیشان بنوا کے شن نے حکم دیا کہ
تمام مملکت کے بوڑھے وہان رہین اور جب امور سلطنت سے فراغت ملتی اور طبیعت
راحت طلب ہوتی تھی تو اونہین پیر مردون کی صحبت مین جا بیٹھتا تھا اور ہر ایک کی باتین
[illegible] سے نحا [illegible] اوسنے حکومت کی اور ایک سے بارہ برسکی عمر مین الہی عدم ہوا

تیسرا باب

ہیا کے گھرانے کے بیان مین

جب شن نے انتقال کیا تو یُو او سکے مشیر اور شریک نے چاہا کہ شن کا بیٹا تخت نشین ہووے لیکن یُو نے ایسا ایسا کام کیا اور نیک نام ہوا تھا کہ رعایا نے جبراً اوسکو بٹھایا اور فغفور مغفور کے بیٹے کو محروم رکھا اور حقیقت مین خود شن نے یُو کو اپنا ولیعہد کیا تھا اور جب تخت پر اپنے ساتھ بٹھلایا تھا تو یہہ فرمایا تھا کہ سُن ای یُو تو حکیم منش اور نیک کردار ہے اور تو نے بڑا بڑا کام کیا ہے اور جب اپنے کو تو نے ایسا نیک نام بنایا اور اپنے گھر کو اوس خوبی سے رکھا ہے تو بے شبہ قابل سلطنت کرنے کے تو ہی ہے اور اگر اسی طرح سے تو نیک رفتار رہا اور اس حکومت اور جاہ وحشمت سے جو مین نے اب عنایت کیا ہے تیرے مزاج کو نہ بگاڑا تو بعد میرے یہ تخت تیرا ہے اور ذات بابرکات اس شخص کی ایسی تھی اور عفت اور عدالت اور شجاعت اور حکمت اوسکی ایسی ہی مشہور ہوئی کہ یُو اور شن کا مرتبہ اوسکو حاصل ہوا اور لقب ٹا کا جو ختائی زبان مین بمعنی نیک ہے اوسکو دیا گیا اور ختائیون کو بہت سی اچھی باتین اوسنے سکھلائین اور کشت کاری کی ترکیب تلائی اور ہر قسم کے اناج بونے اور کاٹنے کے ایام سے آگاہ کیا اور علم موسیقی کا اوسنے بہت چرچا ایسے پھیلایا کہ گانے بجانے کا شوق پیدا ہونے سے آدمی درست ہو جاتا ہے اور رحم پیدا ہوتا ہے اور حقیقت ہے کہ اوس وقت مین عین مناسب تھا کہ راگ اور رنگ کی کیفیت لوگون کے دلو نمین حاصل ہو اس سبب سے کہ یہ خلقت اوجڈ اور بے تربیت تھی اور آپس مین موافقت اور محبت پیدا ہونے کی یہی صورت تھی کیونکہ ایک کی خواہش دوسرے کو تب ہی ہوتی ہے جب کوئی بات دل لگی کی اوس سے متعلق رہتی ہے اور کثرت صحبت کا نتیجہ محبت ہے اور جب دل مین انس گھر کرتا ہے تو سنگدل کا

دل موم ہوجاتا ہے اور بعد اوسکے جو نقش پڑتا ہے رہی تو جاتا ہے اس
لحاظ سے اس بادشاہ دانا اور بینا نے موسیقی کا خود شوق کیا اور حکم دیا کہ رعایا مین یہہ پھیلے
اور رواج پاوے لیکن اپنے وزیرون اور اہل کارون کو یہہ بھی کہتا تھا کہ ہر وقت ہوشیار
رہو اور آرام طلب نہو اور عیش سے کنارہ کرو اور حکما کی صحبت رکھو اور خلق کے خلاف راے
نہ چلو ورنہ خطا کروگے اور زک اوٹھاوگے اس بادشاہ نے اپنے دردولت پر ایک
گھنٹہ رکھوایا اور یہہ حکم دیا کہ جسکو کسی امر مین درخواست کرنا یا کچھہ کہنا منظور ہووے
آوے اور گھنٹہ بجاوے اوسی وقت باریاب ہوگا اور اوسکا حال سنا جاے گا
اور علاوہ اس گھنٹے کے دیوان خاص کے صدر دروازے پر لوہے کا ایک پتّر رکھا
رہتا تھا یہہ مضمون اوسپر کھودا ہوا تھا کہ جسکو کسی عہدہ دار سرکار پر نالش کرنی منظور ہووے
بے تکلف جلد آوے فریاد اوسکی سنی جایگی اور داد اوسکو بخوبی ملے گی اور دروازے کی دوسری
طرف پتھر اور سیسے کے بڑے بڑے پتّر تھے جن پر اس مضمون کے نقوش تھے
کہ جس شخص عالم یا شاعر یا خیر کو کوئی بات صلاح دینے کی خیال مین آوے تو حضور مین
مہربانی کی راہ سے تشریف لاوے اور اپنی راے کو بیان مین لاکر بادشاہ کو احسانمند
کرے اسی بادشاہ نے مملکت کے نو پرگنون نقشہ پیتل کے گھڑون پر کھودواکے
اپنے پاس رکھا تھا اور اسی سے ثابت ہے کہ علم جغرافیہ مین اہل ختا کو اوس ایام قدیم
مین بھی کچھہ دخل تھا یؤ نے یہہ رسم پہلے نکالی کہ جو مالک تخت ہووے وہ اپنے عصر تک
مجتہد دین رہے اور حکمت اسمین یہی تھی کہ عوام الناس کی آنکھونمین شاہی رتبے کو ترقی
ہووے اس لیئے کہ جہال دین کی طرف ساتھہ نہایت تعصب کے مائل ہین اور جب سمجھتے
ہین کہ ایک ہی شخص کی تابعداری مین دین و دنیا کی سعادت مل سکتی ہے تو لامحالہ منزلت
ویسے شخص کی اونکی آنکھون مین ہر وقت ترقی کرتی رہے گی غرض اوسی عہد سے
یہہ بات شروع ہوئی اور آجتک اوسی طور پر رہی ہے اور شان ٹی یعنی پروردگار عالم

کی پرستش جب ہوتی ہے تو فغفور کے سوا دوسرا کوئی امامت نہین کرتا ہے القصہ آٹھہ
برس تک بعد شن کے انتقال کے یُو نے بادشاہت کی اور سو برس کی عمر جب ہوئی
اس جہان سے اوٹھہ گیا لیکن نام اوسکا اب تک جیتا ہے اور تا قیامت اوسکی نیکی اور
دانائی کی شہرت عالم مین رہے گی اور اگر ملک ختا خدانخواستہ ویران اور برباد بھی
ہووے اور دفتر کائنات کا وہ جزو پریشان ہو جاوے لیکن یاؤ اور شن اور یُو کا
نام جو جریدۂ عالم پر لکھا ہے یہہ تب ہی مٹے گا جب اوس کارساز بے نیاز کی مرضی ہووے
گی کہ یہہ نقشہ عالم کا مثل نقش آب کے باقی نرہے بعد یُو کے اوسکا بیٹا ٹی کی مسند
نشین ہوا دو ہزار ایک سے ستانوے برس قبل حضرت عیسیٰ کے ریاست نو برس
اوسنے کی اور اوسکی نہ ایسی نیکی نہ ایسی بدی مشہور رہے لیکن ٹی کینگ اسکے بڑے
بیٹے نے اپنے عہد مین شکار کا ایسا ذوق بڑھایا کہ رعیت کا بڑا نقصان ہونے لگا
اور زراعت مین بھی اوس جہت سے بربادی شروع ہوئی اس لیئے کہ بادشاہ مع
جلوس جب شکار کے تعاقب مین چلے تو ہزارون کھیت پامال ہو گئے جب اس حرکت
کی کثرت شروع ہوئی ایک صوبہ دار بنام ای فغفور کے حضور مین رعیت کی طرف سے
نالہ زن ہوا اور جب اوسنے مطلق خیال نکیا اور ٹھٹھے مین اوسکی باتون کو اوڑا دیا تب
صوبہ دار نے چار و ناچار فوج جمع کر کے فغفور سے لڑائی کی او رشکست کامل دی اور
اوسکے بھائی چنگ کنگ کو اوسکے عوض تخت پر بٹھلایا اور یہہ بادشاہ قابل سلطنت
کے تھا اس لئے کہ مثل یُو کے اوسنے گھنٹہ در دولت پر لٹکایا اور رعایا کو بلوایا اور فرمایا
کہ جسکو امورات سلطنت مین صلاح دینی اور تدبیر بتلانی منظور ہووے وہ در قصر پر آوے
اور گھنٹہ ہلاوے اور دوسری بات اس بادشاہ نیک خو کی یہہ تھی کہ جب تک اوسکا
بھائی بے تخت و تاج کیا ہوا زندہ رہا اوسنے شاہنشاہی خطاب نہ لیا اور نہ تخت
پر بیٹھا اور یہی کہتا تھا کہ بڑے بھائی صاحب کی تخفیف تصدیع کے لیئے بندے نے

اس دردسر کو قبول کیا ہے بعد چنگ کنگ کے اوسکا بیٹا ٹی سنگ بیٹھا اور حالانکہ
نیک ذات اور بدی پرہیز تھا لیکن ضعیف العقل ایسا نکلا کہ کئی طائفے بدمعاشون اور
ڈکیتون کے رفتہ رفتہ ایسے بڑھے اور نڈر ہوئے کہ دن دوپہر کو لوٹتا اور تاخت اور
تاراج کرنا شروع کیا جب فغفور اون سے عاجز ہوا تو اوسی صوبہ دار نے جاکر اونکو نیست
و نابود کیا جسنے اونکے چچا ٹی کینگ کو بے تخت و تاج کرکے اونکے باپ کو مسند پر
بٹھلایا تھا خیر جب ای پھرا تو نہایت مدمغ آیا اور فغفور کو ہیچ سمجھ کر بلوا کیا اور خاوند کو
شکست دیکر چاہا کہ خود پادشاہ ہووے لیکن جب فغفور نے وزیر اعظم اوسے بنایا اور
اختیار کل دیا تو کچھ صلاح وقت سمجھکر فغفور کو تخت سے نہ اوتارا لیکن اور جو کچھ اختیار تھا
سب اپنے قبضے مین رکھا اور ٹی سنگ کو مثل شطرنج کے پادشاہ کے سمجھا لیکن
چونکہ تخت پر بیٹھنے کی ہوس اوسکے دلمین از بس تھی اوسنے ایک اور نمک حرام امیر
سے سازش کی اور یہ بات چاہی کہ دونون ایک ہووین اور ملکر فغفور کو زک
دیوین لیکن بقول شخصی کہ دد خویش آندیشیں چاہ دکن را چاہ درپیش اتفاق ایسا ہوا
کہ اوسے نان نمک اسیر نمک حرام نے گھات پاکے ای کو شکارگاہ مین مار ڈالا اور
اوسکے بیٹے سے کہہ دیا کہ تیرے باپ کی جان فغفور کے اشارے سے گئی اب
تجکو لازم ہے کہ عوض کرے اور جان کے بدلے جان لیوے غرض اسی طرح
سے ورغلا کے ای کے بیٹے سے اوسنے بغاوت کروائی اور خاوند کو شکست
دلوائی جب فغفور مارا گیا تو ای کے بیٹے کو تخت پر بٹھا کر آپ وزیر اعظم بنا لیکن چونکہ
خدا کی مرضی اسطرح پر تھی کہ یو کا گھرانا چندے اور بھی سلطنت کرے فغفور مقتول کی منکوحہ
بی بی حاملہ تھی اور جب دارالامارۃ مین ہل چل پڑی اور شوہر کے مارے جانیکی خبر
آئی وہ کسیطرح سے نکل بھاگی اور جنگل مین جا چھپی اور بعد انقضاے ایام جب اوسکا
بیٹا پیدا ہوا اوسنے آٹھ برس تک چھپایا اور بعد اوسکے کوہستان کیطرف چلی گئی

اور اوقات بسری کے لیئے ایک صوبہ دار کے باورچیخانے مین اوس بادشاہ زادے
کو دیگ شوئی کی نوکری کرنی پڑی لیکن اتفاق سے ایک روز ناظم جو رکاب دار خانیکی
طرف آیا تو اوس لڑکے کو دیکھا اور اوسکی صورت اور قیافے سے سمجھا کہ یہ خواہمخواہ امیر
زادہ افلاس زدہ مصیبت کا مارا یہان آیا ہے اور یہہ دلمین سمجھکر بادشاہ زادے کو بلوایا
اور حال اوسکے وطن اور باپ مان کا پوچھا جب اس سخن کے سنتے ہی لڑکے نے
بے اختیار ڈار ہین مارکر رو دیا تو ناظم زیادہ متحیر ہوا اور اوسکی مان کو بلا کر جب
تفتیش حال کی تب اوسے پہچانا مگر اوسکے باپ کے قاتل اور تخت و تاج کے
غاصب کے خوف سے اپنے یہان نرکھا اور بیابان کو فن کیطرف روانہ کردیا
غرض جب بادشاہ زادہ خراب و خستہ وہان پہنچا اور رہنا اختیار کیا تب رفتہ رفتہ
بعض بعض قدیم نمک حلالون پر اوسکا راز کھلا اور اوسکی صورت اور سیرت و شیرین
گفتاری دیکھہ سنکر سبکو اوسکے حال پر رحم آیا اور اون لوگون نے کئی ناظمون
کو ملا یا اور وہان ٹنش پر چڑہائی کی اور شکست دی اور اوس ستم دیدہ مصیبت زدہ کو
باپ کے تخت پر بٹھایا القصہ بائیس برس تک اوسنے پادشاہت کی راوی کھتا ہے
کہ اس عرصے مین کوئی بات خلاف عدالت اور رعایا پروری کے اوس سے
سرزد نہوئی غرض اوسکے بعد جو آتے گئے ایک سے ایک بڑے نکلے اور
ان لوگون کی بدیون سے سلطنت کے وجود کو بہت صدمہ پہنچا آخر کار سفلگی اور
بدعہدی اور بداطواری اور ظلم اور ایذا رسانی کا خاتمہ اوس کمبخت پر ہوا جسنے خاندان
ہی کا خاتمہ کروایا اور نام وہ شیطان بصورت انسان کے رکھتا تھا راوی کا بیان
اس نابکار کے باب مین بہت کچھہ ہے جسکو زبان پر لانا نچاہیے غرض بندے
نے ایک نقرے مین بالکل روایت کا لب لباب مطلب یہہ نکالا ہے کہ جسقدر
مرتبہ ٹوٹو کا بسبب نیکی کے اعلی تھا اوسیقدر درجہ اوسکا برائی کے سبب سے

ادون تھا خیر جب اوسنے دیکھا کہ سلطنت بگڑ چلی تب امیرونکو لوٹنا شروع کیا اور جنکو اپنے
سے بل کرتے دیکھا اونکو سیدہا کرنے لگا ایک امیر کبیر جس سے ناراض تھا اوسے
خراب کرنے کا جب قصد کیا اوس سردار ہوشیار نے اپنی خوبصورت اور بدسیرت
بیٹی موھی کو فوراً حضور مین بھیجا اور جو سمجھا تھا وہی ہوا دیکھنے کے ساتھ ہی فغفور اوس
عورت پر عاشق ہوا اور اپنی خدمت مین رکھ لیا اور جو اوسنے فرمایا بجا لایا یہانتک یہہ
ناکس اوسکے بس مین ہوگیا کہ وہ عورت بقول مستورات کے اوسے کان پکڑکے
بٹھاتی اور ناک پکڑکے اوٹھاتی تھی اور مطابق باپ کے اشارے کے
فرمائشین ایسی بینڈی بینڈی کرتی تھی کہ اوسکے بجالانے مین فغفور کے سے صاحب
مقدور کو بعض دفعہ تردد ہوتا تھا اور ادنیٰ سی ایک خواہش اوسنے ایک دفعہ یہہ
کی تھی کہ ایک مکان زبرجد کا بنے اور اوس مین جتنا اسباب رہے سب جڑاؤ ہوئے
پادشاہ اوس فرمایش بیجا کو بجالایا اور اوس جگہہ کو عیش گاہ قرار دیا اور وہان شبانہ
روز عجب طرح کے چرچے شہدپنے کے رہتے تھے کہ اوسکا بیان کرنا معصیت
مین گرفتار ہونا ہے اسلیئے خاموشی کو ایسی تقریر سے عاصی نے بہتر سمجھا اور اتنے
ہی مختصر کیا خیر جب یہہ حال پہنچا اور ملک ہر طرح سے تباہ ہونے لگا تو وزیر اعظم
نے چاہا کہ پادشاہ کو سمجھاوے اور ان حرکتون سے باز رکھے لیکن جونہین اوسنے
اسباب مین منھہ کھولا پادشاہ نے سر کوتن سے جدا کر ڈالا اور بولا اب جو کہنا ہو
کہو اس ظلم پر دوسرے مشیر دولت نے خانہ نشینی اختیار کی اور تمام رعیت
برہم ہوگئی اور چین ٹانگ نے بلوائے عام کے ارادے سے سب مظلومون اور
باغیون کو اپنے پاس بلوایا اور اپنی زمین پر اونہین بسایا اور چونکہ یہہ امیر اوسی خاندان
سے تھا جسکا ذکر اس دفتر کے پچھلے باب مین ہوا کہ نام ہوانگ ٹی رکھتا تھا اور بہت
سی چیزونکا موجد مشہور کیا گیا یہی دوسرا سبب ہوا کہ لوگ زیادہ اوس سے متوجہ ہوئے

اور پاس اوسکے اپنی اپنی فریاد سے لیگئے اور اوس مرد نیک طبیعت نے پہلے نہین چاہا کہ فغفور سے لڑائی کرے لیکن جب لوگ اوس ظالم کی حرکتون سے تنگ آگئے اور خاص و عام نے اوس امر کو چاہا اور اصرار از حد گیا تب فوج لیکر بمقیہ دار الخلافت پر چڑہگیا اور بادشاہ پر ظفریاب ہوا جب فغفور گرفتار ہو کر سامنے آیا اور دست بستہ ہو کر امان مانگی اور جان بخشی چاہی چن ٹانگ نے کہا کہ اگر تو قسمیہ اقرار کرے کہ آج کی تاریخ سے اپنی بدیون سے تو باز رہے گا اور اپنی رعیت پر ظلم نہ پہنچاے گا تو تیرا تخت تجکو مبارک ہو مجھے اوس سے کچھہ درکار نہین مین فقط مظلومون کی داد دینے آیا تیری دولت اور حشمت کا خواہان نہ تھا یہ کھکے اور اوس سے اقرار لیکر چن ٹانگ نے پھر اوسے تخت نشین کیا اور اپنے ملک مین پھر گیا لیکن ایام زوال اوس خاندان کا آچکا تھا فغفور نے آگے سے زیادہ ظلم شروع کیا اور چن ٹانگ کو کہلا بھیجا کہ دیکھہ مین تجھے سمجھنے کو آتا ہون غرض جب اوسنے یہہ سنا اور آگے سے بدتر حال دیکھا پھر اوسی سامان سے جا پہنچا اور فغفور کو دوبارہ شکست دی اس مرتبہ تو زیادہ خونریزی بھی نہین ہوئی کیونکہ خود بادشاہ کی فوج غنیمون کو دیکھتے ہی حربہ رکھکر بھاگ گئے القصہ چن ٹانگ تخت پر جا بیٹھا اور باینہمہ اوس نابکار بدکردار کو قتل نکیا غرض ملک سے نکال دیا اور اوسکے تخت نشین ہونے سے شانگ کا خاندان جسکو بعض مورخ بلقب چام مشہور کرتے ہین ختا کی سلطنت کا مالک ۱۷۶۶ قبل حضرت عیسی کے ہوا

چوتھا باب

شانگ یا چام کے گھرانیکے بیان مین

ہر ملک کی تاریخ مین نظیرین ہین کہ اپنا تخت و تاج کھونے اور خانوادہ مٹا دینے والے ایسے ہی بادشاہ ہوتے ہین جیسا کی تھا اور جنھون نے اپنی عزت کی افزایش چاہی اور منزلت بڑہائی اور سلطنت بہی کی وہ ایسے ہی ہوے

سے جیسے چنگ ٹانگ تھا اور اس امر متحقق کو ہر شخص اگر یاد رکھے تو جب کسی ملک کے
حکام کی عادت بگڑتے اور راہ راست سے لغزش کرتے دیکھیگا تو پیش گوئی سے
کہہ سکیگا کہ اونکے عہد دولت کو کیا قیام ہوویگا اس پادشاہ کے عہد مین ایک دفعہ ایسا
قحط آب ہوا کہ ندی نالے جھیل تالاب کو اسب خشک ہوگیا اور سات برس تک
پانی نہ برسا لیکن چنگ ٹانگ نے ایسا معقول بندوبست پہلے سے کر رکھا تھا کہ
غلہ دانے سی رعیت تک کو پہنچا اور کسی بات کی کمی نتھی اور نہ کسیکو تکلیف ہوئی غرض
جب ساتوان سال ہوگیا اور پانی ایک قطرہ نہ برسا تب چنگ ٹانگ نے کہا کہ
بقدر میرے گناہون کی سزا مین پروردگار عالم نے باران رحمت سے محروم
رکھا ہے اور یہہ کہتا اور کپڑا پھاڑتا سر پر خاک ڈالتا برہنہ پا اور برہنہ سر دار الخلافت
سے پیادہ پا نکلا اور میدان مین ایک ٹیلے پر جاکر رونا اور آہ بھرنا اور چھاتی
اور سر پٹینا شروع کیا اور نالہ زن ہوا کہ ای کریم و رحیم مین خاکسار بڑا گنہگار سب
سزا اونکا سزاوار ہون لیکن میری معصیت کو سو جب تمام خلق کی ایذا کا کیون ٹھہراتا ہے
اور اپنے بندون کو تباہ کرتا ہے اگر مین نے گناہ کیا ہے تو فقط میری ذات
پر غضب نازل کر اور اپنے بندونکو اس عذاب سے رہائی بخش یہہ کہہ رہا تھا
کہ مورخ ختا کا بیان ہے راست دروغ اوسکی گردن پر کہ ابر گھر آیا اور پانی
بامراد برسا پادشاہ کو رعایا نے اوسی روز خطاب عزیز اللہ کا دیا چنگ ٹانگ
نے رعیت اور ملک کے حق مین بہت بہتری کی اور ادای مالگذاری مین اتنی
کمی کی کہ سبکو سہولت معاش ہوگئی اور آبادی بڑہانے کی یہہ صورت اوس
نے کی کہ خشک اور ناہنرومند زمین کو لاخراج کر دیا اور وہان کا محاصل رعایا کو
ہمیشہ کے لیئے بخش دیا بعد اس پادشاہ عزیز اللہ کے اوسکا بیٹا تخت پر بیٹھا لیکن
بقول شخصے ولی کے گھر مین شیطان ہوا اسکی تمام حرکتین باپ کے جب خلاف

ہونے لگین تب اپنی پن اوسکے والد بزرگوار کے وزیر نمک خوار نے بہت سمجھایا اور
باپ کے اوضاع اور طریق کو یاد دلایا غرض جب مطلق شنوا نہوا اوسنے مجبوری سے
قید کیا لیکن سوا ے تخت پر نہ بیٹھنے دینے اور محل مین بند رکھنے کی ذلت کے دوسرا
آزار کسی طرح کا نہ پونہچایا غرض جب بہت رویا اور دفتر یادوسے اپنے اعمال کا ذکر دہویا
اور توبہ کی اور قسم کہائی تب اوس وزیر نیک تدبیر نے پھر اوسکو مسند نشین کیا
اور بادشاہ نے بھی اوسی روز سے اپنے سابق اوضاع اور اطوار کو ترک کیا اور جب
مرگیا اوسکا بیٹا اوٹنگ قائم مقام ہوا اسی بادشاہ کے وقت مین انتقال اوس وزیر نے
کیا اور شاہنشاہی اہتمام اور کرّ و فر سے دفن ہوا تمام مملکت نے اوسکے غم مین لباس
ماتم اختیار کیا اور تدفین کے شریک رہا اور یہہ عزت اوسی کے قابل تھی کسی اور کے
لیے نہ ہوئی بعض ختائی مورخون کا بیان ہے کہ بعد چنگ ٹانگ کے سترہ شخص
تخت پر بیٹھے اور اکثر بداطوار نکلے اور یا کیا جو آخر مین بیٹھا سب سے بد ہوا اوسکی
حرکتون سے لوگ ایسے عاجز آئے کہ اوسکے خانوادے کا استیصال چاہنے
لگے اسمین اوسکا بہائی پون کنگ جو قائم مقام ہوا فوراً لقب خاندان کو تبدیل کرکے
ین کے لقب سے مشہور کیا اور چونکہ یہہ نہایت خوب اور عادل شخص تھا دارالامان
کی رعیت خوش ہوئی اور دوسرے صوبونکے باشندے بھی بلونے کے قصد سے
باز آئے اور اکثر یہی سمجھے کہ دوسرا خانوادہ تخت کا مالک ہوا تھا کیونکہ ہر خاندان کے
پہلے فغفور سب مثل پون کنگ کے نیک ہوتے تھے اور تبدیل لقب سے
زیادہ اونکو یقین ہوا غرض اس واقعہ سے بعض کی روایت مختلف ہے اور راونکا
بیان ہے کہ تبدیل لقب مطلق نہ ہوا اور چوسینگ تک جو خاتم خاندان ہوا لقب
شانگ یا چانم کا برابر برقرار رہا بہرحال اسمین کچھہ قباحت نہین کیونکہ بعد پون کنگ
کے جو تخت پر بیٹھا ایک سے ایک بدتر ہوا اور سلطنت کا ضعف دن بدن ترقی

کرنے لگا اسی عرصے مین ادھر اونکا زوال شروع ہوا اور دوسرے گھرانیکا
اقبال رفتہ رفتہ بڑھا یہانتک کہ تخت ختا پر چَو کی نسل قایم ہوئی اور شانگ گھرانے
سے سلطنت چھن گئی اور اوسکی صورت اسطرح پر ہوئی کہ کوگنگ اگلے کسی فغفور کے
خاندان کا ایک امیر بہمہ صفت موصوف صوبہ شن سی مین جاگیردار عالی وقار تھا
اور چونکہ اپنی رعیت کے ساتھہ فرزند کی رعائت اور محبت سے پیش آتا اور ہر
طرح سے مسلوک ہوتا تھا چند روز کے عرصے مین تین لاکھہ باشندے اوسکے
نئے شہر مین بسے اور بہت آرام سے رہنے لگے اور دن بدن جو جو فغفور کی
سلطنت مین علامتین زوال اور ناپایداری کی نمود ہوئین وہ وہ اس سردار
کے خانوادے کی بزرگیان ظہور مین آنے لگین القصہ مادہ ایک گھر کے زوال اور
انتقال کا اور دوسرے کے اقبال کا رفتہ رفتہ جمع ہوتا تھا کہ اس عرصے مین گوکنگ
کے پوتے وان وانگ نے فغفور کے یہان خدمت لی اور جب نمک حلالی اور
دانائی اوسکی ثابت ہوئی عہدے مین اوسنے ترقی کی یہانتک کہ وزیر اعظم ہوا اور
اوسکے اقرباؤن کو بھی فغفورون نے بلواکر ہر طرح سے سرفراز کیا لیکن اطوار اور اوضاع
ہر فغفور کے اوسکے پیشین سے بدتر ہوئی اور خاتمہ خاندان کا چَوسِن نے کیا جسکے
برابر خونخوار اور فاسق و فاجر کوئی کم ہوا ہے اور جس طرح سے فغفور ٹی اپنے معشوق
مَوہِنز کی تابعداری کرتا تھا یہہ بھی ایک عورت پری زاد مگر بدنہاد کے اوپر فدا ہوا
اور جو اوس کم بخت نے اشارہ کیا بجالایا اور وہ بھی بمرتبۂ اتم سنگدل تھی اور بے
رحمی کی باتین اوسے ہر وقت سوجھتی رہتی تھین چنانچہ جب اوس فاجرہ نے دیکھا
کہ عہدۂ شاہی کا رعب لوگون کے دل سے اوٹھہ گیا اور ہر شخص بنظر حقارت فغفور کو
دیکھنے لگا اوسنے بادشاہ کو کہا کہ سزائین سخت اور پیدا اگر رواج پاتین تو یہ باتین وقوع مین
آتین اسلیے ایک ظرف لوہے کا اوسنے ایسا بنایا کہ مجرم کے ہاتھہ اوسمین کباب

ہوجاوین اور پیتل کا ایک موٹا گول ستون چربی سے لپیٹ کے انگارون پر رکھوا دیتی
تھی اور جس بیچارہ مظلوم پر خفگی ہوتی تھی اوس ستون پر ننگے پانون دوڑاتی تھی اور
وہ جو نہین قدم اوٹھاتا انگارون مین گر پڑتا تھا ایک دفعہ فغفور نے ایک حاملہ عورت کا
پیٹ فقط اسلیئے چرواڈالا تاکہ بچے کو رحم مین دیکھے اور ایک مرتبہ ایام سرما مین جب
شدت سے پالا پڑا اور کئی آدمیون کو اوسنے ننگے پانون برف کے اوپر سے جاتے
دیکھا اونکو بلوایا اور جلّادون کو حکم دیا کہ ان سبھون کے پانون پھلی سے کاٹ ڈالو
مین اونکے تلوون کے مغز کو دیکھونگا کیونکہ بڑی طاقت اونمین ہووے گی جو ایسے
بیدھڑک اس برف پر چل سکتے ہین اور سیح مج اوس موذی نے اون بیگناہون کا پانون
کٹوا ڈالا اس حرکت پر جب اوسکے وزیر اعظم وان وانگ نے عرض کیا کہ خداوندان
حرکتون سے حضور فتور پر فتور برپا کرینگے اوسیوقت چوسن نے مقید کیا لیکن جب وزیر
کے بیٹے او وانگ بنے ایک نازنین دلربا کو بھیجا اور اوسکی معرفت عرض باپ کی
مخلصی کی کروائی بادشاہ سنے رہائی دی غرض باوجودیکہ فغفور اسطرحسی پیش آیا
اور وزیر نے تمام سلطنت مین بلواے عام کا نقشہ دیکھا اور سب ناظمون کو ازحد
برخلاف پایا اور اکثرون نے یہہ بہی چاہا کہ وہ خود بغاوت کا علم کہڑا کرے اور تخت کو
چھین لیوے لیکن اوسنے خاوند کی خیرخواہی اوسپر بھی چاہی اور سلطنت مین فتور کو
ظہور پانے ندیا جب مرنے لگا اپنے بیٹے او وانگ کو پاس بلوا کر کہا کہ سنو میری
آخری نصیحت کو اور سفینۂ دل پر تین باتون کو لکھو پہلی یہہ کہ جب کوئی موقع نیکی کرنے کا
ملے فوراً کرو اور کبھی اوسکی وقت کو نہ ٹل جانے دو دوسری بات یہہ کہ اپنے مین
جو بدیان دیکھو قصداً اونکے دفعیے کا کروا اور دوسرون کا عیب جو نہوا اور جب برائی
کسیکے نفس مین پاؤ تو بنظر عفو اوسے دیکھو اور اپنے رزایل کو یاد رکھکر اوسے
معاف کرو اور تیسری بات یہہ ہے کہ آج کا کام کل پر نہ موقوف کیجیو غرض انہین

تین باتون پر نیکی ختم ہے ادہر اس وزیر نے انتقال کیا اور راو دہر ملوا ہوتا ان کے صوبے
مین شروع ہوا اور پی کا ان ایک وزیر نے فغفور سے کہا کہ ایسا ماجرا ہے تدبیر جلد کیجیے
اور باپ دادون کے تخت کو سنبھالیے ورنہ چندے اگر یہہ حال رہا تو سمجھیے کہ زوال
آیا اوس نمک خوار نے تو یون خیر خواہی سے کہا مگر وہ خونخوار بدکردار خفا ہوا اور اہل بارگاہ
سے کہا کہ مینے سنا ہے کہ جو شخص بہت دانا اور پیش بین ہوتا ہے اوسکے دل مین
سات سوراخ رہتے ہین اب پی کا ان کا پیٹ چرواکر دیکھا چاہیے کہ یہہ بات حقیقت ہے
یا نہین اور غالب ہے کہ سات سوراخ اسکے دل مین بھی ہوینگے اسلیے کہ اپنے
کو بہت عاقل سمجھتا ہے غرض یہہ کہکر فوراً اوس نمک حلال کا پیٹ اوسنے چاک کروا دیا
اور دل کو ہاتھہ مین لیکر سبہون کو دکھلایا اور کہا کہ یہ احمق تہا دیکھو اوسکے دل مین
سوراخ نہ نکلے جب یہہ حال دیکھکر دوسرے وزیر نے سر جھکایا اور جواب ندیا تو اوسپر
بھی خفا ہوا اور غلامی کا داغ گالون پر گرم لوہے سے دیکے قید شدید مین ڈال دیا اور
اُو وانگ کو فوج لیکر سرکشون کیطرف بھیجا لیکن جب اوسنے دیکھا کہ سارا عالم اوس موذی
کا دشمن ہے اور امیرون نے آنکر تنگ کیا اور دربار کا نقشہ ایسا بدڈول پایا کہ صلاح
کار نمک خوار پر پہلے غضب آتا ہے اوسنے پھر کر فغفور سے لڑائی کی اور ایسی شکست
دی کہ بادشاہ مایوس ہوکر محل مین آیا اور سب جواہرات اور خزانہ اور محلیون کو اپنے
ساتھہ کوٹھری مین بند کرکے آگ لگوا اوسی مین خاک ہوگیا اسپر اوسکے بیٹے اوکانگ نے
کیا کام کیا کہ اپنے پانون مین بیڑی ہاتھہ مین ہتکڑی اور گلے مین طوق ڈال ایک تابوت
ساتھہ لے چھکڑے پر بیٹھہ کر اُو وانگ کے سامنے آیا لیکن اوسنے گلے سے لگالیا
اور بیڑی ہتکڑی کٹوا تابوت جلا دیا اور جب خود تخت پر بیٹھا تو اوسکو ایک صوبے کا
ناظم بنایا القصہ بعد اس فتح کے جب اُو وانگ دار الامارت کی طرف چلا تو راہ مین
وہی عورت تانکی ملی اور اپنا خوب ہی بناؤ سنگار کرکے اس امید سے آئی تھی کہ

اُوٗ وانگ اوسکے حسن عالم فریب پر عاشق ہو جاوے گا مگر اوسنے فوراً قتل کروڈالا
اسلیے کہ اکثر حرکتین جو فغفور سے ہوئی تہین اسی کم بخت کی تحریک سے ہوئی تہین *

پانچوان باب

خاندان چُو کے بیان مین

جب اُوٗ وانگ دولتخانہ شاہی مین پہنچا تو جو کچھ مال وزرا وسنے پایا فوج مین لٹا یا اور
محل سرا مین جتنی عورتین تہین سبکو اونکے گھرون پر باعزت بہجوا دیا اور یہہ فرمان
جاری کیا کہ مین شانگ کے نیک فغفوروں کے احکام اور قوانین کو رد اور منسوخ
نکرنے بلکہ اونکو بخوبی اجرا دینے کو آیا ہون اور تاکہ تمام پر ثابت ہو وے کہ شانگ کے
خانوادے کا وہ دشمن نہ تھا اوسنے چُو سینگ کے بیٹے اُوکانگ کو ایک صوبے کا ناظم
بنایا جیسا کہ صدر مین مذکور ہوا ہے اس پادشاہ نے اپنی دانست مین اچھا کیا جب
اون امرا کو سلطان کا خطاب دیا اور علٰحدہ علٰحدہ جایداد اور زمینداری بخشی اور اپنے
اپنے عہد مین سرخود بنایا جنہون نے فوج یا زر کی مدد چُو سینگ سے لڑائی کے وقت
اوسکو دی تھی لیکن اسکا نتیجہ بُرا ہوا اور انہین سبہون نے سلطنت مین بار بار رخنہ
ڈالا اور یہ ملک گیری کے بہت خلاف اس طرح کی عنایت و کرم ہے بقول سعدی کے
دہ درویش در گلیمے بخسپند * دو بادشاہ در اقلیمے نگنجند * سات برس اوسنے
سلطنت کی اور ترانوے برس کی عمر مین اور ۱۱۱۶ برس قبل حضرت عیسی علیہ السّلام
کے اس جہان فانی سے رخصت ہوا اوسکا بیٹا چینگ وانگ باپ کے بعد
صاحب مسند مقرر کیا گیا مگر نہایت طفلگی مین تخت نشین ہوا اس سبب سے اعیان
دولت نے اوسکے چچا چُوکنگ کو وزیر اعظم بنایا اور اوسنے بھتیجے کی اتالیقی کی
اور راہ پرہیزگاری اور ملکداری کی ایسی بتلائی کہ بیٹا باپ سے بہتر نکلا لیکن
جب اوسکے باپ کے اور تین بہائیون نے مارے رشک اور حسد کے

چوکنگ کی بدی ہر وقت پادشاہ کے آگے کرنی اور چغلی کھانی شروع کی اور چوکنگ
نے دیکھا کہ بھتیجے نے کان دیا دولت سرا سے رخصت ہوا اور گوشے مین
جا بیٹھا کئی دن کے بعد ایک طوفان ایسا آیا کہ سارا طیار غلہ نقصان ہو گیا جب
یہہ سانحہ ہوا فغفور نے دفتر تاریخ کو کھولا تا رد بلا کی ترکیب مطابق دستور قدیم کے
معلوم ہووے اتفاقاً ایک کاغذ ملا جس مین اوسکے والد مرحوم کے مرگ کا حال
لکھا تھا اوسکے ملاحظہ سے معلوم ہوا کہ چوکنگ نے اپنے بھائی یعنی فغفور سابق
کی جان بچانے کے لیے اپنے کو فدیہ کرنے کو مستعد ہوا تھا غرض یہہ دیکھکر
بادشاہ کا جی پگھل گیا اور فوراً چوکنگ کے گھر پر جا اپنے ساتھہ دولت سرا مین
لے آیا اور پھر وزیر اعظم بنایا ختائی مورخ کہتے ہین کہ جو نہین چوکنگ اپنے
سابق عہدے مین بحال ہوا ابر چھپٹ گیا اور آفتاب نے اپنا رخ دکھلایا اگرچہ
ممکن ہے کہ ایسا ماجرا حسن اتفاق سے وقوع مین آوے غرض اوسکو معجزہ نہ سمجھا
چاہیے جب چوکنگ کے اور بھائیون نے دیکھا کہ پھر اوسکو عروج ہوا وہ جاکر
اوکنگ پسر چوسنگ جس سے خاتمہ شانگ کے فغفورون کا ہوا تھا ملے
اور اوسکو ترغیب دی کہ تو اپنے باپ کا عوض لے اور تخت حاصل کرنے کا
قصد کرنا تجکو واجب ہے اور وہ ناسپاس بھی اونکے فقرون مین آن کر
علم بغاوت کا استادہ کیا لیکن سبھون پر بادشاہ فتح یاب ہوا اور چونکہ عقیل
اور رحیم اور باپ کا سا مزاج رکھتا تھا اوسنے بعد شکست دینے کے یہہ فرمان
جاری کیا کہ بلوے کے شریک جو تھے اور شانگ کے خانوادے سے
محبت رکھتے ہین وہ اگر چاہین تو سب ملکر ایک ہی شہر مین بود و باش کرین اونکے
ساتھہ ہمکو کچھہ پرخاشش نہین ہے اور جب ایک شہر خاص مین سب طرفدار شانگ
کے جا رہے تو فغفور نے ایسی دلجوئیان اون لوگون کی شروع کین کہ چند روز مین

دشمن دوست ہو گئے اور ایسے جان نثار بنے کہ اپنے خاص آدمیون سے زیادہ
توقع اونکی ذات سے تھے اور اغلب ہے کہ یہہ تدبیر دلپسند چو کنگ وزیر کی
تھی اسلیئے کہ سوائے نیکی کرنے اور خلق کو آرام پہونچانے کے دوسری بات اوسے
نہین سوجھتی تھی جسوقت اوسنے انتقال کیا بادشاہ کے دلکو بڑا صدمہ پہونچا اور مدت
تک افسردہ خاطر رہا لیکن خوش نصیب ایسا تھا کہ دوسرا وزیر ویسا ہی باتدبیر جلد
ہاتھہ لگا اور اوسی نے پہلے ختا مین پیسے کی رسم نکالی لیکن سکے کی صورت نہ جب
تھی نہ اب ہے اور فقط ایک سوراخ بیچ مین رہتا تھا اور ڈوری پر پہنا کے لوگ
رکھتے تھے چنانچہ اب بہی وہی حال ہے پچاس برس کی عمر مین اس بادشاہ نیک صفات
نے وفات پائی بعد اوسکے کام وانگ اوسکا بیٹا تخت پر بیٹھا اور چھبیس برس کی ریاست
کے بعد مر گیا اور قائم مقام پدر چو وانگ ہو کر اکاون برس صاحب تخت رہا اور
ایک ہزار دو برس قبل حضرت عیسیٰ کے گذر گیا اور چونکہ ان دونون کے عہد دولت
مین کوئی بات قابل یاد رکھنے اور لکھے جانے کے وقوع مین نہین آئی اس سبب
سے مختصر اسی قدر معرض تحریر مین آیا ہے چینگ وانگ کے پروتے موو انگ
کے عہد مین پہلی دفعہ قوم تاتار نے ختائیون کو ستایا لیکن کچھہ ایسا صدمہ اونکی یورش
سے نہین پہونچا جو قابل ذکر کے ہووے اسیطرح سے چار پادشاہ ایک بعد
دوسرے کے مطابق سلسلہ تخت نشین ہوے مگر کوئی بات ایسی جسکے بیان
سے کچھہ فائدہ منظور رہا بطور ذکر خیر بھی ہووے نہین وقوع مین آئی غرض جب
لی وانگ کا وقت آیا جو دسوان فغفور بعد بانی خاندان کے تھا تب چاؤ کے گھرانے
مین پہلے رخنہ پڑا اور وہ ماجرا یون ہوا کہ لی وانگ شدت سے حریص تھا اوسنے
روپیہ حاصل کرنیکے شوق سے رعایا پر خزانہ بڑہایا اور غربا کو انواع طرح سے ستایا
تب ایک وزیر نے جان پر کھیل کے عرض کیا کہ خداوند کی راے خاص و عام اور

اکابر اور اصاغر سبکو ناپسند بلکہ سبکو اوس سے گزند حاصل ہوتا ہے اور لوگ
کھتے ہین کہ غاصب خواہ وہ پادشاہ خواہ غلام ہو لوٹیرا ہے اور قابل اسکے کہ تمام عالم
دفعتًا اوسکا دشمن ہو جائے اور اوس ڈاکو کو سزا دیوے حال لوگون کے دلون کا
یہہ ہے کہ گے مرضی مبارک مین جو بہتر ہو وقوع مین آوے اتنا کھکر وہ نمکخوار چپکا رہا
لیکن پادشاہ کو مطلق عبرت نہوئی بلکہ اوس راست گو کو دربار سے نکال دیا اور اپنی
طبیعت کے موافق دوسرے شخص کو بحال کیا جسنے نئی ترکیبین رعیت کو صدمہ دینے
اور روپیہ لینے کی نکالین اس شخص کے خزانچی ہونے کے ساتھہ ہی رعیتون کی
شکایتین زیادہ ہوئین اور اسباب انقلاب رفتہ رفتہ آمادہ ہوتے چلے جب
فغفور نے یہہ دیکھا تو کئی ساحرون کو بلواکر حکم دیا کہ ہمارے دشمنون کی شناخت
کرواور اونکے نام سے ہمکو اطلاع دو بعد اوسکے اون بدکردارون نے جسکو چاہا
بند ہوا دیا اور پادشاہی غضب کی یہہ ہیبت پیدا ہوئی کہ شکایت کرنے کی بھی جرأت
کسی کو باقی نرہی لیکن سبکے دلونکا عجب حال ہوا تب پادشاہ نے اپنے وزیر اعظم
چَوگَن کو ہنس کر کھا کہ تو نے دیکھا کہ مینے کیا معقول ترکیب ٹھرائی کہ سب کی زبان
بند ہوئی اوسوقت اوس مرد نیک خو نے کھا کہ خداوند جان بخشی ہو تو حضور کو جواب
باصواب دیوین فغفور نے جب اجازت دی چَوگَن نے کھا کہ حضور یہہ نسمجھین اور
اسپر تکیہ نکرین کہ جسکی زبان بند ہوتی ہے اوسکی تسکین خاطر کی وہ علامت ہے اور
حضور یاد رکھین کہ پانی کے توڑ کے دہارے کو یکایک رکوا دینے مین اتنا خوف
نہین ہے جو رعایا کو لازبان کردینے مین ہے جسطرح سے تیز اور بھتا پانی جب بند ہوتا
ہے تو زیادہ جوش وخروش پیدا کرتا ہے اور جب پھر پھوٹتا ہے تو سیلاب
ہوتا ہے اور ہر چہار طرف تباہی لاتا ہے اوسی طرح سے رعایا کی زبان جب
بند کیجاتی ہے اور غصہ جو سکتے جھکنے سے دہیما ہوتا ہے اوسکے کم کرنے کی

جو ایک راہ ہے مسدود ہوتی ہے تو قباحت عظیم جلد وقوع مین آتی ہے اور راوسیکو
سمجھکے پاؤ اور پشان اور تو نے حکم عام دیا اور بارہا فرمان جاری کیا اور دردولت
پر گھنٹہ لٹکایا تھا کہ لوگ آوین اور شکایت کرین اور امور مملکت مین صلاح دیوین بلکہ شعرا
کو ہجو کرنے کی اجازت تھی اور مورخون اور اخبار نویسون کو بھی علی ہذا القیاس اپنی رائے
سے بے تکلف لکھنے کی ممانعت نہ تھی اور اب حضور نے باوجود رعیت کی ناراضی
کے اوسکے خلاف عمل مین لانا شروع کیا ہے دیکھیے کیا پردۂ غیب سے امروز و
فردا ظہور مین آتا ہے ہر چند اسطرح سے وزیر اعظم نے فغفور کو سمجھایا لیکن مطلق اوس
نے خیال نہ کیا اور آگے سے زیادہ ظلم پر مستعد ہوا غرض ایک روز دفعتاً بالکل رعایا
نے حربہ اوٹھالیا اور فغفور کو قتل کرنے کے قصد سے دولتخانے کے دروازون کو توڑکر
محل کے اندر داخل ہوے اور بادشاہ کی تلاش ہر طرف کرنے لگے اوسے نہ پاکر
وزیر اعظم سے اون لوگون نے ولیعہد طلب کیا تاکہ وہ بھی مارا جاوے اور فغفور کی قطع
نسل ہو وے اسپر وزیر گھبرایا بلکہ بد حواس ہوا اور اوس نمک خوار کو جب دوسری
صورت ولیعہد کے حفاظت کی نہ سوجھی لاچار اوسنے اپنے بیٹے کو لاکر اون لوگون
کے حوالے کر دیا اور کہا کہ یہی ولیعہد ہے یہ سنتے ہی سب دفعتاً اوس بچے پر جھپٹ
پڑے اور اوسکو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا جب اس حرکت سے غصہ اونکا کم ہوا فغفور کی تلاش
سے باز رہے اور اپنے اپنے گھر چلے گئے لیکن اوس ظالم کو اوسی روز بھیس بدلکر جلا
وطن اختیار کرنا پڑا اور آخر کو سننے مین آیا کہ مفلس اور پریشان ہو کر بیابان مین مرگیا اوس
وقت اوسکے پاس ایک آدمی نتھا کہ چلو بھر پانی پلاتا راقم یہہ دعوی کرکے کہتا ہے
کہ کسی تاریخ مین مثال اس نمک حلالی کے جو وزیر خونگن سے صادر ہوئی نہین سنے ہے
اور نفسانیت کے خلاف اسطرح کا امر آجتک وقوع مین نہین آیا کہ ایک شخص محض دنیا
دار روزگاری پیشہ وزیر اعظم کو انبوہ دولت اور تخت شاہنشاہی ملنی کی صورت خود بخود

دکھائی دیوے اور اوس سے وہ منہ پھیر نکلے سوا اپنے ایک ھی عزیز بیٹے کو اس طرح
سے قاتلون کے حوالے کرے اور خاوند ظالم اور ناقدردان کے ساتھ اتنی نمک
حلالی سے پیش آوے اشکال کیا بلکہ محال ہے لازم ہے کہ ہر شخص اس وزیر کے نام اور
اوس حرکت کو یاد رکھے اور بزبان آفرین و تحسین سے اس نقل کو بیان کرے اگرچہ وزیر
اعظم جوکن نے اس گھرانیکو تباہ نہونے دیا اور سوم وانگ کو جسکی جان اپنے لڑکے
کو نقصان کرکے اوسنے بچائی تھی تخت پر بٹھایا لیکن اقبال چو کے خاندان کا جاچکا تھا
یہہ لڑکا بھی جو بڑا تو باپ کی حالت کو بھول کر ظلم کرنے لگا لیکن حد سے زیادہ نہ گذرا اور
اوسکا بیٹا جو مسند پر آیا اوسنے عیش و عشرت مین اپنے کو ڈالا اور ایک فاحشہ کے ہاتھ
مین زمام طبیعت کو حوالے کر دیا اور اوس عورت کی عادت یہہ تھی کہ نہ کبھی مسکراتی نہ ہنستی
تھی اور خود فغفور دیوانہ تو تھا ہی تھا ہزار ترکیبین اوسکے ہنسانیکی کرتا تھا لیکن اوسکے منہ پر
مطلق تبسم کا نشان نہین آتا تھا اور سلطنت کے امورات سب چھوڑ چھاڑ کر اوس احمق
کی شب و روز یہی فکر تھی کہ معشوق ہنسے آخرکار ایک بات ایسی خود بدولت کو
سوجھی کہ وہ رنڈی تو ہنسی لیکن دونون کے رونیکی جو نوبت اوسی سبب سے آئی
سو آئی مگر اونکی جان بھی اوسی کے نتیجے سے گئی ختا مین دستور ہے کہ جب غنیم کی یورش کا
خوف ہوتا ہے تو دارالامارۃ کے قریب جتنے ٹیلے ہوتے ہین اون پر بڑے بڑے
الاؤ جلاتے ہین تا دور کے لوگ مطلع ہووین اور مدد کو آوین غرض ایک روز فغفور نے
خواہ مخواہ ٹیلون پر آگ لگا دینے کا حکم دیا اور جب امرا اور سپہ سالار اور دوسرے لوگ گھبرائے
ھڑبڑائے چارون طرف سے دوڑے آئے اور بعض گر پڑے اور بعض بے اختیار بدحواس
ہوکر خبر پوچھنے لگے تب وہ بلاے روزگار جو جھروکو مین بیٹھے ہوئے تماشا دیکھ رہے تھے
کھل کھلا کے ہنس پڑے اور قہقہہ سارے محل مین مچا اور میان فغفور بھی خوش ہوے اور
کہنے لگے کہ جو کچھ ہو مگر دیکھو تو سہی مین نے معشوق کو کیسا ہنسایا لیکن اتنی عقل کہان تھی سمجھے

کہ وہ سردار سب خفیف ہو کر جو پھرے اونکے دل پر کیا گذرا ہوگا اور اونہون نے اوس حقیر کو کتنا ناچیز سمجھا
جانا ہوگا بعد اس لغو اور پوچ حرکت کے فغفور نے اپنے بیٹے ولی عہد کو عاق کیا اور چونکہ اوسنے
شن یا چین کے امیر کی جاگیر مین جا کر پناہ لی اور امیر نے بھی اوس مظلوم کو جگہہ دی اور خاطر کی تھی
اسی سبب سے فغفور فوج لیکر اوس سلطان کے ملک پر چڑھ گیا اور اوسنے جب مقابلہ کے لیے
اپنے کو کم زور سمجھا قوم تاتار کو اپنی کمک کے لیے بلوایا جب یہہ ہوا فغفور نے حکم ٹیلون پر آگ جلانے
کا دیا لیکن ایک سردار بھی مدد کو نہ پہنچا اور اوس بات کی گرہ اونکے دل مین پڑگئی تھی اور پادشاہ
کے معشوق کی ہنسی بھولی ہوئی نتھی آخرش یہی ہوا کہ تاتاریون نے حملۂ زبردست کیا اور فغفور کو
معشوق سمیت مار ڈالا اور اوسی پادشاہ زادے کو تخت نشین کیا جسکے سبب سے یہہ قصہ
شروع ہوا تھا اس شخص کے بعد جتنے فغفور ہوئے نہ ایسے اچھے نہ ایسے برے تھے
اور اونکی کوئی بات نہ نیکی نہ بدی کی تاریخون مین درج ہے غرض دن بدن خاندان کا زور
گھٹتا اور ضعف اوسمین آتا گیا اور زیادہ سبب زوال کا یہہ ہوا کہ مملکت ختا مین اکیس خودمختار
سلاطین تھے کہ ہمیشہ آپسمین لڑتے جھگڑتے تھے اور فغفور کو کچھہ چیز نہین جانتے تھے اور یہی
نتیجہ اوس کرم و فیض کا ہوا جو اس خاندان کے پہلے پادشاہ اُووانگ نے عطا کیا
تھا القصہ ان سبھون مین زبردست چین کا پادشاہ تھا اور چونکہ صاحب شمشیر و تدبیر تھا
اوسنے ایک ایک کرکے اور پادشاہون کو شکست دی اور اونکا ملک چھین لیا جب خوب
زور آور ہوا تو خود فغفور پر اوسنے حملہ کیا اور اوس وقت چوُ کے گھرانے کا چونتیسوان پادشاہ تخت
ختا کا مالک تھا لیکن بیچارے کا فقط نام ہی نام تھا اور عزت جو ذری باقی تھی وہ بھی جھین
گئی جب چوسی انگ پادشاہ خاندان چین کا مقابلے کو آیا اور فغفور نے دیکھا کہ اپنی مدد کو
کوئی نہین ہے اوسنے چوسی انگ کو جا کر نذر دی اور سب کچھہ حوالہ کیا اور فقط اتنا ہی
چاہا کہ جان کی امان ملے اور تھوڑی سی جاگیر اوقات بسری کے لیئے عنایت ہووے
القصہ چوسی انگ نے مانا اور انقلاب روزگار کو یاد کرکے ملتمس کی عرض کو قبول کیا لیکن

تخت و تاج فغفور سے چھین کر اپنی قلمرو سے نکال دیا اور یہی خاتمہ چوؔ کے گھرانے کا ہوا۔ +
تنگ وانگ تیسوان پادشاہ اس خاندان کا تھا اور اوسی کے عہد مین سید الحکما چین حکیم
کنگ فوزی پانسو برس قبل حضرت عیسیٰؑ کے پیدا ہوا اور یونانی حکیم سولون جد مادر افلاطون
اوسکا ہم عصر تھا بار ہا پچھلی جلد مین راقم نے اس اکمل الفضلا ختا کا ذکر بر سبیل تذکرہ کیا ہے
کہ ختا کی سلطنت کو اتنی پایداری اوسکی حکمتون سے ہوئی کہ الا مثل دارا اور اسکندر کی سلطنتون
کے بجز بیان صحائف تاریخ کے کسی دوسری جگہہ مملکت ختا کا نشان بھی نہین ملتا اوس
شخص مقدس کا باپ سرکار تنگ مین عہدہ دار عالی وقار تھا بلکہ اکثر کا بیان ہے کہ سلطان
لو جو تمامی سلاطین خود مختار سے ایک سلطان بہت عالی وقار تھا اوسکا وزیر اعظم تھا اور
ماں کا گھرانا فغفور یو کا تھا جسکی نیکیون کا ذکر کیا جا چکا ہے اوسکے باپ ماں کا یہی ایک لڑکا ہوا اور
سن طفولیت مین بھی مطلق لڑکپنا اوسکے مزاج مین نہ تھا بقول ہندی مثل کے ہونہار بروے کے
چکنے چکنے پات اوسکے عادات نہایت صغر سن مین بھی ایسے منتظم تھے کہ جسنے
اوسے دیکھا بیساختہ کہا کہ یہہ لڑکا سنجیدگی مین ابھی سے بوڑھون کا مقابلہ کرتا ہے دیکھیے
کیا ہوتا ہے اور باپ نے یہہ طور طبیعت کا دیکھکر اوسکو ایسے ایسے استادون کے
سپرد کیا کہ پندرہ برس کی عمر مین فضیلت کا مرتبہ اوسنے حاصل کیا اوسکے بعد سیاحی کو
نکلا اور سلاطین ختا کے یہان گیا اور چاہا کہ عفت اور عدالت کو ترقی ہو اور آپس کا بگاڑ
موقوف ہووے چونکہ فاضل زبردست اور خاندان شاہی سے تھا ہر سلطان نے
احترام کیا لیکن ہر کسی کی چشم عقل پر نفسانیت کا ایسا پردہ پڑا تھا کہ حکیم کی صلاح کسیکو پسند
نہ آئی اور کسی نے قدر اوسکی باتون کی نہ کی پچپن برس کی عمر تک کنگ فوزی اسیطرح
سے سلاطین کے یہان گیا اور چاہا کہ نیک کردار ہووین اور اہل ختا کو اہل ختا کے ہاتھون
سے قتل نکرواوین جب کسی نے نہ سنا اپنے وطن مین گوشہ اختیار کرنیکے قصد سے
پھر آیا اور چونکہ باپ اوسکا فوت کر چکا تھا اور شہرہ اسکے علم اور دانائی اور نیکی کا پہلا

تھا پادشاہ نے چاہا کہ باپ کا قائم مقام ہووے اور اسی نظر سے بار ہا بلوا کر التماس
کیصورت سے اپنے مطلب کو گذارش کیا لیکن کنگ فوسی نے انکار کیا اور کہا کہ
استنے روز مین نیکنام رہا اچھا رہا یہہ تمہین بُرا معلوم ہوا کہ اب میری بدنامی کروایا چاہتے ہو
آخر کار جب تنگ ہوا اور یہہ بھی سوچا کہ عوام الناس زیادہ توجہ بلند مرتبے والے شخص کی
حرکتون کیطرف کرتے ہین اور اگر وہ نیک ہو تو اوسکی دیکھا دیکھی اچھی عادتون کے نوگیر اور
بُرائیون سے عبرت پذیر ہوتے ہین پس وزارت کے عہدے سے یہی حاصل ہووے گا
کہ عوام اطوار نیک اختیار کرینگے اسیطرح کی باتین سوچکر پادشاہ کی بات کو حکیم قبول کرکے وزیر اعظم
ہوا اور اپنی حکمت عملی کا ایسا چرچا پھیلایا کہ تین برس مین صورت سلطنت لو کی دوسری ہوگئی اور
ملک آباد رعیت آسودہ حال اور دغا گو فوج مہیا اور چست خزانہ معمور ہوگیا لیکن سلطان سی جسکی
ریاست پہلو پر تھی جب اوسنے یہہ طور دیکھا سمجھا کہ چند روز اور بھی اگر یہہ حال رہے گا تو پھر لو
کے سلطان کا کوئی مقابلہ نکرسکیگا یہہ سوچا اور چند طائفے کسبیون کے سلطان لو کے پاس
بھیجے اور زناچ ورنگ کا مزہ اوسکے دل مین ڈالا جب کنگ فوزی نے یہہ دیکھا خاوندکو بہت
سمجھایا تاکہ اون رنڈیون کو نکال دیوے اور اون بلاؤن کے دام مین نہ پہنسے غرض جب
بادشاہ نے نہ سنا حکیم نے استعفا دیا اور بعض مورخ کی روایت ہے کہ دوسری سلطنتون
مین بھی اوسنے قصد نوکری کا کیا تاکہ رعایا پروری زیادہ ہووے لیکن کسی جگہہ پر عرصے
تک وہ شخص کامل نرہا اسلیے کہ جس سلطان کے یہان نوکری جب اوسنے کی اور کوئی بات
خلاف عدل اور رحم کے اوس شاہ نے کی اور حکیم کی بات نہ مانی فوراً یہہ مستعفی ہوتا اور دوسری
جگہہ چلا جاتا تھا غرض اکثر مورخ اسی پر اتفاق کرتے ہین کہ اپنے وطن مین دست بردار نوکری
سے اوسوقت ہوا جب اوسنے دیکھا کہ تہذیب نفس اور تدبیر منزل اور ریاست مدن کی حکمت
پر اکثر لوگ عامل ہونے لگے اسپر حکیم نے سمجھا کہ اگر گوشہ اختیار کیا جاوے اور تصنیف پند و نصایح
کی کتابون کی ہووے تو ہمیشہ کے بقاے نام کے سواشجر حکمت برابر سبز و بار آور رہے گا

اسی قصد سے حجرے مین جا بیٹھا وہان تین ہزار تلامیذ کی جمعیت ہمیشہ رہتی تھی اور اونکی تعلیم حکمت عملی اور علم
فصاحت اور بلاغت اور فقہ اور ادب اور اخلاق اور منطق اور ریاضی اور دوسرے علوم مین ہوتی
تھی اونکو اوقات اس طرح پر کٹتی تھی اور شبکو وہ کتابین لکھی جاتی تھین جو متانت مضمون کے باعث
سے اسقدر مشہور ہین اسی طرح سے جب تہتر برس کی عمر ہوئی کنگ فوزی کی اجل آئی اور جب
مرض الموت مین گرفتار اپنے کو سمجھا تلامیذ کو بلوایا اور کہا کہ مجکو پیام موت آچکا اور بہت موقع سے
آیا اس لیئے کہ مین دنیا مین بیکار محض رہا اور کچھ فایدہ کسیکو مجسے حاصل نہوا اس لیئے رخصت ہی
ہونا بہتر ہے اگرچہ شاگردونکا دل صدمۂ غم سے پارہ پارہ ہو رہا تھا لیکن خوف سے کسی نے
اُف نکیا ایک سناٹے کا عالم اوس مقام پر تھا اس تحمل کو دیکھکر حکیم کا چہرہ بشاش ہوا اور
سبھون کی طرف خطاب کر کے اوسنے فرمایا کہ اگرچہ بنی آدم کو شربت مرگ تلخ ہے
لیکن جانکندن کا تلخ آب میٹھا ہو جاتا ہے جب خیال آتا ہے کہ جن لوگون کے لیئے کچھ محنت
کی گئی وہ رائگان نگئی اور تم سب کے تحمل اور مردانگی سے مجھپر ثابت ہے اور اوسی یقین
سے مجکو ایذای مرگ راحت ہے کہ میری نصیحتون سے اتنا فائدہ تو ہوا کہ مجسے عزیز کی جدائی
تمکو اس لیئے گوارا ہے کہ ایسے وقت بادشاہ بھی بیچارہ ہے اتنا سبھون کو کہکر ایک
شاگرد رشید کو قریب بلوا کر اوسکے کان مین کہا کہ جب مین اپنے جان نکلتے دیکھون گا
تمھین اشارہ کرونگا ایک چادر پانون سے سر تک اوڑھا دینا تا روح کی مفارقت کا وقت
ان لوگون کو معلوم نہو وسے لحظے کے بعد ہاتھ کا جو اشارہ حکیم نے کیا اوس شاگرد نے
چادر اوڑھا دی غرض جو نہین سبھونکو معلوم ہوا کہ استاد نے انتقال کیا ایک وا ویلا ایسا شروع
ہوا جو کئی روز تک برابر رہا اور دریاے محبت کے جوش مین حکمت اور تحمل کا
پہاڑ مثل تنکے کے بہہ گیا اور حکیم کی قبر پر بالکل تلامیذ نے تین برس تک غم کیا وہ قبر دریاے
سو کے کنارے پر واقع ہے اور اہل ختا حکیم کنگ فوزی کو ایک برگزیدہ خدا جان کر
پرستش کرتے ہین چنانچہ پندرہ سے ساٹھ معبد سے زیادہ اوسکے نام سے ہین اور

ختائی تاریخ مسمی اشتینگ موچی کی جلد اول کے دوسرے صفحے مین لکھا ہے کہ انہین دیورون مین ہر سال باسٹھہ ہزار چھہ سے چھہ جانور کی قربانی دی جاتی ہے اور ستائیس ہزار چھہ سو تہان ریشم کے بھی چڑہائے جاتے ہین * حکیم کنگ فوزی میانہ قد اور وجیہ اور خوبرو تھا اور روشن ضمیری کے باعث سے چہرے پر ایک نور ایسا جلوہ گر تھا کہ جو دیکھتا تھا رعب مین آجاتا تھا اور چاندی سر کی بہت بلند تھی قیافہ دانون کے نزدیک یہہ علامت قوت ادراک عالی کی ہے تصنیفین اونکی بہت ہین اور اونکی نصیحتون اور حکمتون پر ختائیون نے ہمیشہ عمل کیا اور اوسکو آئین ملک داری قرار دیا ہے * چوتھے خانوادے اکتیسوین پادشاہ کے عہد مین حکیم منگ زی پیدا ہوا اور ختائی حکما مین اوسکا پایہ کنگ فوزی کے بعد ہی ہے اور تعلیم یافتہ بھی اوس حکیم کے پوتے کا مینگ زی تھا اور اوسکا بھی گھرانہ عظام ختا سے تھا اور طرفین سے امیرزادہ تھا اوسکا باپ اسکے بچپنے مین مرگیا لیکن ماں نے تربیت اچھی کروائی اور طبیعت اوسکی خود علوم کیطرف رجوع تھی تحصیل سے جلد فراغت ہوئی بعد اوسکے حکیم کنگ فوزی کے پوتے کا مریدوہ ہوا اور چونکہ کنگ فوزی کی حکمت کا پیرو ہوا سلاطین ختا کے دربارون مین گیا اور آپس کے جھگڑے سے اونھین باز رکھنا چاہا لیکن نفسانیت نے منع کیا کیونکہ کسی کا حوصلہ اتنا نہ تھا کہ حکمت پر عمل کرے اور حکیم کی قدر سمجھے جب سلاطین مین سے کوئی اونکا شنوانہ ہوا حکیم نے قصد دو فرقے کے توڑنے کا کیا جنھون نے بڑا رواج پایا تھا اور یہہ دو فرقے حکیمون کے نکالے ہوئے تھے ایک کا مذہب یہہ تھا کہ آدمی کو بجز خودی اور خودپرستی اور خودغرضی کے کچھہ نہ چاہیے اور دوسرے کے مذہب مین خلائق کی دوستی اور عالم نوازی تھی غرض یہہ دونون کا عقیدہ کنگ فوزی کے خلاف قول کے تھا اسلیے کہ اپنے خویش وکنو کی خاطر حکیم نے مقدم ٹھہرائی تھی اور بعد اونکے اغیار کا حق سمجھا تھا سوا اسکے خودغرض آدمی کو کنگ فوزی نے انسانیت سے خارج کیا اور ویسے آدمی کے حق مین فرمایا تھا کہ جسطرح اور جانورون کو خالی اپنے پیٹ

بھر نیکی غلکر ہتی ہی اوسی طرح سے خود غرض کو فقط اپنی بہتری دیکھائی دیتی ہی اور ایسے لوگ
آدمی ہین مگر انسان نہین الغرض انہین دو خلاف فرقون کے توڑنے مین مینگ زی نے اپنی اوقات
صرف کی اور آخر شش اپنے استاد کی راہ کو بحال رکھا اور اوسی وقت سے ختائیون کے درمیان
کوئی چار سی گروہ جدا جدا ہوئے اور ہر کفو والے ایک طرف ہو گئے اور حال ان لوگونکا یہہ ہی
کہ اگر کسی پر مصیبت پڑتی ہی تو مصیبت کے وقت اوسکی برادری مدد کو آتی ہی اور اکثر جنگ وجدل
بلکہ سر کٹون کا سامنا ہوتا ہی جب ایک کفو والا دوسرے کفو والے سے بگڑتا ہی القصہ چوراسی
برس تک حکیم مینگ زی جیا اور برابر پریشان اور مفلوک رہا لیکن جونہین اوسکے مرنے کی
خبر پھیلی بھیہ قدر ہوئی کہ ولایت کا مرتبہ اوسکے واسطے کم سمجھا گیا اور بعضون نے اوسکی صورت کا
بت بنا کے پوجنا شروع کیا اسی سے معلوم ہوتا ہی کہ قدر نعمت بعد زوال کا قول اوسوقت بھی
خلائق کی طبیعت کے ساتھہ موضوع تھا

چھٹا باب

چین کے گھرانے کے بیان مین

چو سی انگ نے تخت ختا کو حاصل کر کے جس جس کو چو کے خاندان کا خیر خواہ سمجھا قتل کیا اور
تا کہ لوگون پر اوسکا رعب غالب ہووے اور دلون مین ہیبت سماوے ہزار ہا آدمی کو اوسنے
مروا ڈالا اوسکی بیرحمی نے خلق کو اوس سے ناراض کیا والا تمام ختائی سلاطین آن کر نذر دیتے
اور شہنشاہ کہتے مگر خونخوار کا تابعدار خوشی سے کون ہوتا ہے اسلیے بزور شمشیر اکثر سلاطین
سے اوس نے خراج لیا غرض جو ہوس شہنشاہی کرنے اور بالکل مختار ہونے کی دل مین تھی دل ہی
مین رہ گئی اور بعد اوسکی مرگ کے ہو وان وانگ اوسکا بیٹا جو بیٹھا تو پیغام اجل کا برس روز کے
اندر ہی اوسے پہنچا اور چو وانگ سی ان وانگ اوسکا بیٹا جسکا عرف اپی چن تھا چندے
مسند نشین رہا اور سلاطین ختا کے ساتھہ جو لڑائی دادا کی بنا کی ہوئی تھی اوس مین حتی المقدور
کوشش کی اور دو چار کو شکست بھی دی لیکن مراد نہ ملی اور تمام کو سر کرنا اور مٹا دینا اور اوسنے

باج لینا اِی جِن کے نصیب مین نہ تھا حالانکہ اون سلاطین کی خودسری کے تمام ہونے کا ایام
قریب آچکا تھا اِی جِن کے بعد چِی وانگ ٹی فغفور ہوا اور اکثر ختائی مورخون کی روایت ہی کہ وہ
اِی جِن کے نطفے سے نہ تھا کیونکہ اوسکی مان جب ایک مرد سوداگر سے حاملہ ہو چکی تھی تب
اوس نے فغفور کے ہاتھ اوس عورت کو بیچا تھا اور اوس شخص نے یہہ حرکت اس امید سے کی
تا کہ تمنا دل کی پوری ہووے اور اپنی اولاد کو تخت پر دیکھے اگرچہ یہہ امر بعید القیاس نہین ہی لیکن
شبہہ اس نقل کی راستی پر اسی جہت سے ہوتا ہی کہ علماء ختا بسبب ایک سانحے کے جو ذیل
مین مذکور ہی اسکے نام پر ہزارہا لعنتین کرتے ہین اور یہہ فقرہ اوسکے حرامزادے ہونے کا
توہین کے قصد سے اونھون نے تیار کیا ہی غرض یہہ تحقیق ہی کہ سوداگر نے فغفور اِی جِن سے
یہہ دوستی بڑہائی اور اپنی لیاقت اس طرح اوسکے نزدیک ظاہر کی کہ اِی جِن نے خدمت
وزیر اعظم کی اوسے دی خیر جب فغفور نے انتقال کیا وہی لڑکا تیرہ برس کی عمر مین گدی پر جلوہ
بخش ہوا اور ایسے بہادر اور مدبر فغفور گنتی کے دو تین ہی ہوئے ہین اور ایسا ایسا کام اوسنے
کیا کہ نام اوسکا قیامت تک رہ جائیگا ÷ بعد جلوس کے مان نے بدفعلی شروع کی اور محل بھرا کے
ایک نفر سے پھنس گئی جو خوجہ مشہور ہو کر محل مین داخل ہوا تھا اور اوسکی صورت مخنث
پر بھی گمان یہی ہوتا تھا غرض پکڑا گیا اور اوسکی طرف کے دو لڑکے جو اوسکی مان جنی تھی
سبکو فغفور غیور نے قتل کیا اور مان کو محل سے نکال دیا جب یہہ ماجرا وقوع مین آیا مملکت
مین اوسکا بڑا چرچا پھیلا اور فغفور کی سنگدلی اور اپنی والدہ کے ساتھ برائی کرنی ورد زبان
خلائق ہوئی اور چونکہ ایام کنگ فوزی اور مینگ زی کو تھوڑے دن گذر چکے تھے اور احکام
اونکے والدین کی اطاعت کے باب مین تازہ تھے اسلیے اون حکماء کے کئی شاگردان شاگرد
نے حضور مین درخواست کی اور والدہ کی رہائی چاہی لیکن فغفور اوسے سنکر بڑے طیش مین
آیا اور فرمایا کہ آج سے اگر پھر اس امر مین ذکر مجھ سے کوئی کریگا قتل ہووے گا اور اوس نے ہنوز
سے ننگی تلوار لیکر دربار کرتا تھا لیکن اسپر بھی ستائیس مریدان کنگ فوزی نے مل کر جو پھر

درخواست کی پادشاہ کی ایسی خفگی ہوئی کہ سبھونکو مرواڈالا اور غیرت دینے کے لیے لاشونکو ٹکڑے کرڈا کے قلعے کی فصیلون پر لٹکوادیا اس حرکت سے اگرچہ لوگ بہت آرزدہ ہوے لیکن رعب پادشاہ کا ایسا غالب ہوا کہ سب تھرتھرائے اور چپ رہے غرض والدین کی اطاعت اور خدمت کی رسم شروع ہوچکی تھی اور اوسکی والدہ کی فاقہ کشی اور پریشانی اور فغفور کی بیرحمی کا حال جب بیان مین آتا تھا تو خاص وعام کا کلیجہ مُنہ کو آتا تھا اور علما کا دل چاہتا تھا کہ ایک ایک کرکے ہم سب جاوین اور اللہ کے غضب سے پادشاہ کو ڈراوین اس لیے اگر پادشاہ ظالم ذبح کرے تو اوستادون کے احکام پر سے تصدق ہوجاوین لیکن جانکا خوف اخیر مین سب پر غالب ہوجاتا تھا اور سب کی زبان پر قفل پڑجاتا تھا آخرش ایک شخص فاضل اور جری نے فغفور کا سامنا کیا اور کہا کہ مین مرنے اور کچھ عرض کرنے آیا ہون اور آنا ہی چاہتا ہون کہ میری بات کو پھلے تو سن لے بعد اوسکے قتل کر اس سے زیادہ کا امیدوار یہہ جان نثار نہین ہے شاہ نے اس جرأت کی قدر کی اور یہہ بات کھی کہ خیر جو کچھہ جی مین ہے کھلے تب اوس نے بآواز بلند کھنا شروع کیا کہ جو آدمی بخوف موت رہتا اور اس طرح دن کاٹتا ہے کہ ہمیشہ جیے گا اور جو پادشاہ اسطرح سے سلطنت کرتا ہے کہ تخت اوسکا نہین چھین جاسکتا ہے یہہ دونون عنایت پروردگار سے جلد محروم ہوتے ہین اور ایک کی جان اور دوسری کی حکومت آناً فاناً میں جاتی رہتی ہے اور تو نے اے پادشاہ بے ترس خدا اپنی مان کو ایسا ستایا ہے اور اوسکے ساتھہ یہہ سلوک کیا ہے کہ جسکے سبب سے ساری خلقت تجھپر لعنت بھیجتی ہے اگرچہ وہ قصوروار تھی لیکن تیرے ہاتھون سے سزا پانے کی سزاوار نہ تھی باپ تیرا اگر جیتا رہتا تو اوسکا جو جی چاہتا سو کرتا مگر بیٹے کا مقدور نہین کہ والدین کے گناہ اور تقصیر کے باب مین کچھہ پرخاش کرے یا زبان ہلاوے چہ جائیکہ یہہ سزا سے سنگین دیوے اور سوا اسکے تو نے اون خیرخواہونکا خون ناحق کیا جنھون نے تجھے غضب خدا سے ڈرایا اور نیک کرداری کا رستہ بتلایا اور اونکی مردمی اور بزرگی کی یہی تو نے قدر کی کہ اونکی لاشون کو

فصیلون پر لٹکایا اور چیل اور کوّون کو کھلا دیا اور اب بھی تجکو کچھہ خیال اپنی آخرت کا نہین آتا اور
اوسی طرح سے گمراہ ہوکر اپنی خرابی کی راہ پر اندہا دہوند چلا جاتا ہی اور سچ کہہ تو فغفور کی اور چو جو
ظلم اور بد اطواری کے کوچے مین مارے پڑے اونمین اور تجہہ مین بیرحمی کی جہت سے
کیا فرق ہی اور یہہ تجکو یاد ہی کہ جانین اور سلطنتین ان مردودون کی دفعتاً آناً فاناً مین جا چکی ہین
اسپر اسنا غافل بیٹھا ہی اور اگرچہ تو ای بادشاہ عالیجاہ و معالی پایگاہ ہی اور مرتبہ تیرا بہت بڑا ہی
اور تیرے غضب کا خوف سب کے دل مین پڑا ہی لیکن اسپر بھی اتنا سن لے اور گوشۂ خاطر
مین جگہہ دے کہ جب رعیت پہرتی ہی قسمت بگڑتی اور جاہ و حشمت مطلق کام نہین آتی ہی اب
جس طرح اور نمک حلالون کو تو نے مارا ہی میرے قتل کا بھی حکم دے یہہ جرأت اور خیر خواہی
شاہ کو پسند آئی تلوار اوسنے ہاتھہ سے پھینک دی اور کہا کہ افسوس صد افسوس کہ غصے مین مینے
اون علمائونکو مارا اور یہہ خیال نکیا کہ جسطرحسے دوا تلخ ہوتی ہی مگر فائدہ بخشتی ہی اوسی طرح سے
کڑوی بات گوش کو ناگوار معلوم دیتی ہی مگر نقصان سے بچاتی ہی خیر جو ہوا سو ہوا اب تم بھی
میرے ساتھہ چلو اور دیکھو کہ تمہاری نیک صلاح سے کیا اثر پیدا ہوا پادشاہ نے اوس شخص کا
ہاتھہ اپنے ہاتھہ مین دیا اور زمان کے چھوڑے مین جا کر اوسے سجدہ کیا اور نہایت احترام کے
ساتھہ محل مین لے آیا اور اوس فاضل کو شاہی محتسب کا عہدہ اور شیر الدولہ کا خطاب دیا اور
ہمیشہ اوسکے ساتھہ مثل بزرگ کے پیش آیا اور جو نہین فغفور نے اسطرح سے مان کی غرت کی
اور اوس عالم کی بات رکھی تمام مملکت مین شہرت پھیلی اور رعایا کو تسکین ہوئی کہ پادشاہ کی
طبیعت نیکی کی طرف پھری ✤ اعیان دولت سے ایک شخص بنام بی زہی غیر ملکی تھا یعنے
وطن اوسکا ریاست فغفور سے باہر دوسرے ایک سلطان کی حد مین واقع تھا جب فرمان اس
مضمون کا نکلا کہ جتنے غیر ملکی جو اس سرکار کی ریاست مین آئے ہین سب اپنے اپنے وطن کو چلے
جاوین تب اس بی زہی نے ایسی ایک عرضی حضور مین گذرانے اور ریاست مین اغیار کے
رہنے سے جو فائدے متصور تھے سبکو اس خوبی اور فصاحت کے ساتھہ اوس نے بیان کئے

کہ فغفور نے اپنے حکم کو دوسرے ہی روز منسوخ کیا اور لی زنی کو وزیر اعظم بنایا اور اسی کی صلاح
سے پادشاہ نے تمام سلاطین کو سر کیا اور شہنشاہ ختا اصل حقیقت مین ہوا اسکے صورت اسطور
سے ہوئی کہ پہلے کئی برس تک فغفور نے اپنے اخراجات کو حد اعتدال پر رکھا لڑائی بھڑائی
سے وہ باز رہا اور خزانے کو خوب ہی معمور کیا جب دولت بامراد حاصل ہوئی فغفور نے
زرپاشی شروع کی اور سلاطین مین زر کے وسیلے سے بگاڑ ڈالوا دیا اور جب ایک دوسرے سے
لڑکر قریب تباہی کے پہنچا اور اوسکا حریف بھی علی ہذالقیاس ضعیف ہوا تب فغفور نے
کوئی بہانہ کرکے دونون سے یا ایک سے بگاڑ کیا اور آناً فاناً مین اوسکا ملک چھین لیا
لو اسی تدبیر سے تمام سلاطین کو اوس نے بے تخت و تاج کیا اور ساری مملکت ختا کا مالک ہوا
اور شہنشاہ اوسیوقت سے کہلایا اور حالانکہ دولت و ملکیت خواہش سے زیادہ ہاتھ آئی
تھی اور تبت بزرگ کی حد سے مشرقی سمندر تک اور ملک تاتار سے بحر جنوب تک کی حکمرانی
ہوئی لیکن آرام و عیش طلبی مطلق مزاج مین نہ سمائی باوجودیکہ مکانات عالیشان اوس نے بہت بنائے
اور بنہایت تکلفات سے آراستہ کیا اور باغات مین بھی علی ہذالقیاس سامان بیپایان عیش و
نشاط کا مہیا کردیا اس پر بھی یہہ قاعدہ تھا کہ چند آدمی کو لیے پوشیدہ جاتا تھا اور احوال وہان کے
حکام عدالت اور تحصیل اور محاصل زراعت کا خود دریافت کرتا تھا اور شوق اوسکے دل مین
یہی تھا کہ مملکت ختا کا سرنو بند و بست کرے اور قدیم فغفورون کے روئیے پر نہ چلے اور
اس ارادے سے جب دستورات قدیم سے اندک فرق کرتا تھا علما کا شور اوٹھتا تھا کہ فلانی بات
یاؤ اور شن اور یو کے خلاف حکم کے ہے اوسکو کرنا امتناع ہے اور یہہ روک ٹوک جب فغفور کو ناگوار
گذری لی زنی سے اوس نے مشورت کی اور وزیر نے تمام کتب قدیم کو جمع کرکے آگ لگا دینے
کی صلاح دی اور یہی بات وقوع مین آئی اس سبب سے تاریخ ختا کے اکثر مقامات مین اغلاق
واقع ہوا ہے اور بہت سے احوال کو مورخون نے فقط یاد سے لکھا ہے اور یہہ حرکت
ختائی علما اور شعرا کو ایسی بری معلوم ہوئی کہ چی وانگ ٹی اور شیطان مین اونہون نے فرق

نہین کیا اور ولدالزنا ٹھہرانے کے علاوہ ابلیس مجسم کا لقب اوسکو دیا ھی حقیقت بین اونکی ہجو
بے سبب نہین تھی کیونکہ ایک تو کتب قدیم کے نقصان کرنے اور سب فاضلون کے گھر سے
کتاب جبراً منگوا کے جلادینے کی حرکت اوس نے کی ہی تھی علاوہ اسکے چارسو ساٹھہ علما کو
اسی قصور پر اوس نے جیتا گڑوا دیا کہ اپنے اپنے کتب خانیکو شاہ کے پیادون کے حوالے
اونہون نے نہین کیا تھا سوا اسکے اون سے خوف فغفور کو یہہ تھا کہ اگر زندہ رہین گے
تو حافظے سے اون کتابون کو پھر لکھین گے اور ہمکو عاجز کرین گے غرض طیش مین اگرچہ
وانگ ٹی نے یہہ خون ناحق کیا اور بیرحم اور سنگدل اور خونخوار بجا کھلایا لیکن ان عیبون کے
ساتھہ اتنا تھا کہ خطا مین اگر پانچ چار فغفور متواتر اسی طرح کے ہوتے تو واللہ اعلم کیا کیا وہ نکرتے
اور کس کس ملک کو عمل مین نہ لاتے القصہ جب کشت وخون اور لڑائی بھڑائی سے فارغ ہوا اور
انتظام ملک کا تردد کر چکا ہمیشہ جینے اور باقی رہنے کی ہوس اوسکے دل مین ازبس پیدا ہوئی اور
اس خیال باطل کو خوشامدیون نے ترقی دی آخر الامر چند نوجوان مرد اور عورتونکو اوس مشرقی سمندر کی طرف
روانہ کیا اسلیے کہ سن چکا تھا کہ اودھر کے جزیرون مین ایک جزیرہ ایسا تھا کہ وہان کے چشمے کا
پانی جس نے پیا مرگ اوسکے نزدیک نہین آئی غرض وہ لوگ گئے اور پھر آئے اور اونکا بیان
یہہ تھا کہ مشرقی سمندر مین طوفان نے آگے بڑہنے ندیا لیکن ایک مرد کا جہاز چونکہ طوفان مین
بحر سے الگ ہو گیا تھا اوس نے چند روز کے بعد آن کر یہہ فقرہ سنایا کہ منزل مقصود تک
پہنچا تھا لیکن چشمہ اوس ایام مین جاری نہ تھا غرض اوسکے ہاتھہ ایک کتاب آئی تھی جس مین
یہہ بات اوس نے لکھی پائی کہ چین کا گھرانا اوس خاندان کے ہاتھہ سے تباہ ہوویگا جس کا نام
ہو کی لفظ سے شروع ہے اس واہیات بات کے اعتبار پر فغفور نے فوراً جنگ کا سامان
تیار کیا اور چونکہ ایک قوم تاتار کا نام ھوانگ نو تھا اور پہلے حروف ھو تھے دفعتاً اونکے
ملک پر چڑھ گیا اور چونکہ اچانک جا پہنچا اور سب کو بے فکر پایا اس سبب سے اونکو پامال کیا
والا اگر پیشتر سے خبر اونکو ملتی تو شاید شکست نہوتی بلکہ غالب ہی کہ وہ تاتار خونخوار سب فغفور کو تنہا

تنگ کرتے کیونکہ وہ بڑے جنگی اور صحرا کے رہنے والے تھے اور لوٹ تاراج سے اونکی اوقات
اور شکار پر اونکی گذران تھی اور ہر وقت گھوڑون پر سوار ہاتھ مین تیر و کمان و تلوار لیے خونخوار بنے
رہتے تھے اگرچہ وہ بھی قوم ختا سے تھے چنانچہ بعض مورخ لکھتے ہین کہ شہزادہ چنکو جو خاندان
ھیا کے تباہ ہونے سے صحراے تاتار مین جا چھپا تھا اور بعض کا بیان ہی کہ اوسی ھیا یعنی یو کے
گھرانے کا وہ شہزادہ باپ سے روٹھہ کر صحرا مین چند آدمیون کو لی چلا گیا تھا وہی جد ان لوگون کا
تھا لیکن صحرا کے آب و ہوا کی خاصیت اور قنات کے نیچے بود و باش کرنے اور کچی گوشت
کھانے اور رات دن کمر بندہی رہنے کی عادتون نے اونکو ایسا مضبوط بنایا تھا کہ شہری ختائیون
سے اور اون سے کچھہ نسبت باقی نہ رہی اور اونکی گروہ ایک دوسری قوم ہوگئی اور یہی لوگ تھے
کہ کسری اور سکندر بھی اونکی بہادری اور مضبوطی اور سپاہ گری کے قائل ہوئی اور اون سے
باج نہ لے سکے اور اسی قوم کے پہلوانون سے رستم اور اسفندیار کا مقابلہ ہوا اور افراسیاب بھی
تاتاری تھا یہہ لوگ تیراندازی اور تلوار کے دہنی تھے اور اونکے گھوڑے بجلی تھے اور ان سے
جب کسی سے بگڑتی تھی دشمنون کو لاکھون گھوڑون کی ٹاپون سے روند ڈالتے تھے اور غنیم پر
دفعتہ ایسے جا پڑتے تھے کہ اون لوگون کو حربہ کرنے کی فرصت نہین ملتی تھی گویا اجل سامنے
موجود ہو جاتی تھی اور اونکی رکاوٹ نہ دریا نہ جنگل نہ کوہستان کسی سے ممکن تھی حاصل کلام
تاتاری رسالون مین ہر شخص ایک شہسوار خونخوار تھا اور ان لوگون نے سیکڑون تختون کو اولٹ
دیا اور جو سامنے پڑا خواہ دشمنی کی راہ سے خواہ لوٹ تاراج سے وہ بچ کے نہین گیا الغرض
چونکہ انکا حال اسی جلد کے تیسرے دفتر مین طوالت کے ساتھہ ہے یہان پر اتنا ہی بیان کا
موقع تھا کہ نتیجہ غفلت کا معلوم ہووے کہ غافل رہنے سے ایسے تاتار خونخوار بھی مارے
پڑے القصہ چی وانگ ٹی باوجود اس شکست دینے کے خوب جانتا تھا کہ یہہ قوم موقع پاکے
انتقام ضرور لے گی اور تا وقتیکہ بدلہ اور عوض مقتول نہ ہووے اس شکست کی یاد ہمیشہ دل کو
صدمہ پہنچائیگی اس سبب سے اوس نے دیوار ختا کی بنا کی جسکا تمام احوال عاصی نے جلد دوم کی

دوسرے دفتر کے چودہوین باب مین بیان کیا ہے * عجب اتفاق اور
قابل تحریر کے ہے اگرچہ بعید القیاس نہین کہ یہہ پادشاہ جو لڑائی کے میدان مین ہمیشہ دلیری
اور مردمی کرتا تھا اور صف کے سرے پر غنیم پر پہلے تلوار کھینچتا تھا وہ جب مرنے لگا نہایت
بدحواس ہوا بلکہ موت کا خوف باعث اوس عارضے کا تھا جس مین مر گیا اور تاریخون مین بیان
اس امر کا یہہ ہی کہ کسی ندیم نے ایک پتھر لیکر فغفور کو دکھایا اور کہا کہ لوگون نے اوسکو آسمان
سے گرتے دیکھا ہی فوراً یہی وہم پادشاہ کے دل مین سمایا کہ وقت میری مرگ کا قریب پہنچا
اس خیال سے اوسکی طبیعت ایسی مکدر ہوئی کہ پھر اوسکو کسی نے ہنستے نہ دیکھا اور غم سے
گھل گھل کر چند روز مین مر گیا * سینتیس ۳۷ برس اوس نے سلطنت کی اور اوسکے ایام انتقال کو
مورخون نے سنہ دو سو دس قبل حضرت عیسیٰ کے قرار دیا ہی اگرچہ بعض حرکتین جو اس فغفور نے
غصے مین کین خلاف عدل و رحم کے تھین لیکن بڑے رتبے کا شخص تھا اور سواے دیوار
ختا کی ساخت کے اوس نے تین سو کوس کی ایک سڑک بنوائی اور برابر تیر کی طرح یہہ راہ
نکلی ہی اور جو موانع سامنے آئے منہدم کیے گئے اور دونون کنارے پر اس سرے سے واس
سرے تک قطار درختان سایہ دار کی لگائی گئی سواے اسکے آٹھ لاکھ مزدور کے قریب
ساخت مکانات اور آرایش باغات شاہی مین ہمیشہ مصروف رہتے تھے اور سواے ارادہ
زینت ملک کے یہہ باتین سب رعایا کی راحت اور غربا کی پرورش کی نظر سے کی جاتی
تھین کیونکہ خود مطلق عیش جو نہ تھا اور نہ غذا نہ پوشاک مین تکلف کرتا تھا اور نہ اون واہیات
کی خواہش رکھتا تھا جسکو عوام الناس عیش کہتے ہین اگرچہ کنگ فوزی نے غیر ملکیون کے
ساتھہ رابطہ رکھنے اور اون سے خرید فروخت کرنے مین منع کیا تھا لیکن اس پادشاہ نے
ایسی امتناع کو محض بیجا اور موجب اپنے ہی نقصان کا تصور کرکے باب تجارت کو کھول
دیا اور اوسکے عہد مین بنگالہ اور جزائر بحر شرق مین ختائی جاتے اور سوداگری کرتے
تھے اور یہہ بات کبھی وقوع مین نہ آتی اگر پابند حکما کی نصیحت اور پند کا رہتا اور دروازہ

تجارت کو موجب اونکے حکم کے بند رکھتا غور کی جاوے کہ مقتول علما کا خون انصاف کے
رو سے اونھین کے سر ہی کیونکہ اگر اونکی سزا نہ ہوتی تو شور و غوغا جو فغفور کے متمرد ہونے اور خلاف
راے قدیم فلاسفہ کے کرنے سے اونھون نے شروع کیا تھا زیادہ رہنے اگر پاتا تو پادشاہ کا
پایتخت جاتا یا اوسکو باز رہنا ہوتا پس ایک امر مین اپنی قباحت اور دوسرے مین ملک کا نقصان
متصور تھا اسی لحاظ سے اوس نے ایسی سخت سزا دی کہ سب پر ہیبت چھا گئی اس پر کبھی کہ دوسری
سخت سزا اگر ہوتی تو وہ بات موقوف ہو جاتی لیکن ظاہر ہی کہ علما خطا ایسے ایسے موقع
پر بہت نڈر ہوتے ہین چنانچہ کئی نقلین جو بیان ہوئین اور اس کتاب مین درج ہین اونسے یہہ
بات ثابت ہی باینہمہ راقم کی بھی بھی راے ہی کہ اگر اون شخصون کو ہلاک نکر کے قید کروا تا یا جلا
وطن کی سزا دیتا تو بہتر ہوتا غرض غصے نے اندھا کر ڈالا تھا اور اگرچہ کسر غضب ہر حال مین واجب
ہی لیکن اس امر کی فراموشی نہ چاہیے کہ طیش کے وقت ادنی آدمی بیخود ہو جاتی ہین اور وہ تو
پادشاہ تھا بہر حال اوسکے عیب اور ہنر نظر انصاف سے اگر دیکھے جائین گے تو بجز
اسکے دوسرا سخن زبان سے نہین نکلے گا کہ یکتاے زمانہ تھا اور یادگار روزگار بیشک ہی
چی وانگ ٹی کے چھوٹے بیٹے ارشی وانگ ٹی کو وزیر اعظم لی زی نے تخت پر بٹھایا اور
بڑے بیٹے کو اسلیے محروم رکھا کہ خود باپ کی مرضی تھی کہ وہ تخت نشین ہووے غرض
یہہ بھی نہایت بد نکلا سواے عیش کے دوسرا خیال ہی اوسکو نہ تھا اور اسی کے عہد مین
خواجہ سراؤنکا دور شروع ہوا اور یہان تک اون لوگون نے اپنے بس مین اوسے کر لیا
کہ اوسکے باپ کے بڑے عزیز اور بہادر سپہ سالار منگ ٹین کو اسی مردک کے
روبرو اون نابکارون نے زہر کا پیالہ زبردستی سے پلایا اور وزیر با تدبیر لی زی کو
نکال دیا اور اپنے گروہ مین سے ایک ناکس کو اوسکے عہدے پر بحال کیا اور سواے
اسکے غربا پر ظلم شروع کیا الغرض جب احوال اور اطوار فغفور کے ایسے ہونے لگے کہ خواجہ
سراؤن کے ہاتھ مین مثل پتلے کے بن گیا تب رعیت اور فوج اور خاص و عام کی ناخوشی

دیکھکر چوکا باج گذار سلطان بگڑا اور سامان جنگ کا کیا اور اپنے سپہ سالار لوپانگ کو فوج لیکر بھیجا
چون کہ یہہ شخص لوپانگ آگے نام کرے گا اور ہان کے گھرانے کا پھلا فغور ہو ویگا اس سبب
سے کچھہ حال اسکا پھلے سے بیان کیا چاہیے ٭ راوی کھتا ہے کہ لوپانگ ایک روز شروع
شباب مین جب سبزہ آغاز نھین تھا راہ مین چلا جاتا تھا کہ ایک شخص اجنبی اوسے ملا جسنے
اپنے گھر لیجا کر اوسے اپنی بیٹی دی اور یہہ بات کھی کہ تخت پر جب بیٹھیو تو مجھے یاد رکھیو کہ تمھارے
قیافے سے مین نے تمھاری اوج کی خبر تمھین پیشتر سے دی ہے وہ بات وہین ختم ہوئی
اور چند روز کے بعد لوپانگ سے اور چند بدکردارون سے دوستی ہوگئی اونکی صلاح ایک روز
یہی ہوئی کہ لوٹیے اور کھائیے اسمین وہ بھی شریک ہوا اور چونکہ بھادر اور تلوار کا دھنی
تھا ڈاکوون کا سرگروہ ہوگیا اور چند روز مین یہہ زور و شور اوسنے پیدا کیا کہ ایک چھوٹی سی
فوج ساتھہ ہوئی اور اطراف و جوانب مین دھوم مچگئی اسی عرصے مین چی وانگ ٹی مرگیا اور
اوسکے بیٹے نے تخت پر بیٹھہ کر ظلم شروع کیا القصہ جب چو کے سلطان نے قصد فغور پر
چڑھائی کرنے کا کیا تب لوپانگ اپنی فوج لوٹیرونکی لیکر آن ملا اور خطاب سپہ سالار کا پاکر آگے
بڑھا جب دونون فوجین سامنے آئین چانگ ہانگ سپہ سالار فغور تمام فوج لیکر غنیم سے یہہ
سمجھکر مل گیا کہ اگر فتح خاوندکی بھی ہوگی تو مردود خواجہ سراؤن کے اختیار مین ہماری جان
رہے گی اس سے بہتر یہہ ہے کہ بلوائے عام کیجیے اور اپنے دوست منگ ٹین کے خون
ناحق کا عوض لیجیے جب اس شخص نے بغاوت کی اور خبر دار الخلافت مین پہنچی والی شہر نے
فغفور سے جا کر کھا کیون مردک اب نقشہ تو یہہ ہے اب آپ سے اپنے کو ذبح کروگے
یا تمھاری تخفیف تصدیع کے لیے جلادون کو بلاؤن تب فغفور گڑگڑانے اور کھنے لگا کہ میری
جان بخشی کرو اور کھانے کے لیے تھوڑی سی جایداد دو مجھے سلطنت سے کچھہ کام نھین
اوسکا جواب اوس امیر نے دیا کہ یہہ ہرگز نھین ہو ویگا اور تیرے خاندان نے بہت گھرونکو
نیست و نابود کیا ہے اسکو مٹا ہی دینا واجب ہے اور سن نخشون کے مرید تیرے خوجے

وزیر نے تیرے قتل کا حکم دیا ہے یہہ کہکر جلاد جو پیچھے سب کہڑے تھے اونکو اشارہ کیا لیکن
جب تک وہ تلوار کہینچین فغفور نے کمر سے کٹار نکال کر اپنے پیٹ مین مارا او زوالی شہر کے
پاؤن کے قریب گر پڑا جب یہہ سانحہ ہوا وہی خواجہ سرا بیوفا نے امرا کو جمع کیا اور کہا
چونکہ وہ ناہنجار مرگیا ہے اب تخت اوسکے بہتیجے زی آینگ کو دیا چاہیے غرض زی آینگ بیٹھنے
کے ساتھہ ہی اپنے چچا کے قاتل اوس بے خایہ اور بیدل کو مار ڈالا اور بچی بچائی فوج لیکر لوپانگ
کے مقابلہ کو گیا لیکن کچھہ نہو سکا آخرش مایوس اور بدحواس ہو کر اپنے گلے مین رسّی ڈال کر ایک
چھکڑے پر سوار ہوا اور لوپانگ کے معسکر کی طرف گیا یہہ حال دیکھتے ہی وہ بہادر اوس
بیچارے کی تعظیم کر کے خیمہ مین لے آیا اور جب زی آینگ نے تمام کنجیان خزانے کی اور
تمام اثاثہ سلطنت کو لوپانگ کے حوالے کیا اوس سپہ سالار نے دار الخلافت مین داخل ہو کر
شہر کو لٹوا دیا لیکن کسی کا خون نکیا غرض جب سلطان چو کا دوسرا سپہ سالار پونچا اوس نے
قتل عام کا حکم دیا اور زی آینگ کو مار ڈالا اور اوسکے گھرانے کے ہر مزار کو کہدوا کر لاشونکو نکالا
اور اونہین خاکستر کروا کے چار سو پہنکوا دیا یہہ سب حرکتین لوگونکو ناگوار ہوئین اور لوپانگ پر ہزار دفعہ
آفرین اونہون نے کین القصہ ہی وانگ سلطان چو فغفور رہا اور لوپانگ کے حصہ مین ایک صوبہ
آیا اور وہان کی عملداری اس خوبی کے ساتھہ اوس نے کی کہ جب فغفور نے چار برس کے بعد انتقال
کیا تمام رعایا نے ملکر لوپانگ کو مسندنشین کیا اور ہی وانگ کے بیٹے کو محروم رکھا ++

ساتوان باب

ہان کے گھرانے کے بیان مین ++

جلوس کے بعد لوپانگ نے چاہا کہ ایام بدعملی اور ریل چل مین جو نقصان ملک کی زراعت
اور رعیت کو ظالمون اور باغیون کے ہاتھہ سے پونچا تھا اوسکا عوض عدالت اور بخشش
سے ہو جاوے تاکہ یاد اوس بدعت اور تباہی کی جو صفحۂ دل پر خون کے حرفون سے
لکھی ہوئی تھی مٹ جاوے اس ارادے سے اوس نے بہت سے فرمان ایسے

جاری کیے کہ لوگونکو تسکین ہوئی اور رعیت دعا دینے اور اوسکی سلطنت کی مداومت چاہنے
لگی اس عرصے مین وہی قوم تاتار کی جسے چی وانگ ٹی نے شکست دی تھی عوض لینے کو موجود
ہوئی اور دونون ملکون کی سرحد پر جاکر ختائی موضعون کو اونہون نے اپنے قبضے مین کرلیا اور
خود فغفور کے ساتھ لڑنے کا سامان مہیا کیا جب شاہ نے سنا کہ اپنے ہی سپہ سالار جو ملک کی
سرحد پر تاتاریون کی یورش کے مانع ہونے کے لیے متعین تھا نمک حرام ہوکر دشمنون سے ملگیا
اور کئی قلعے جو سرحد پر واقع تھے اونکے حوالہ کردیے زیادہ تردد اوسکو دامنگیر حال ہوا چونکہ خود
بہادر تھا فوج لیکر تاتاریون کے مقابلہ کو گیا مگر تعجب سے دیکھا کہ وہ بے مقابلہ کیے پس پا ہوئے
اور جو جو فغفور آگے بڑہا وہ پیچھے ہٹے اور ایک مقام پر شب کے وقت بالکل غائب ہوگئے
تب فغفور نے سمجھا کہ وہ خوف زدہ ہوکے بہاگ گئے لیکن صحرائیون نے دہوکا دیا اور جو ہین شاہی
فوج کمین گاہ پر پہونچی دفعۃً چار لاکھ سوار چارون طرف سے ایسے پیدا ہوئے کہ گویا زمین سے نکلے
اور ایک آن کی آن مین میتی تاتاریون کے تانجو یعنے سردار نے فغفور کو ایسا گھیر لیا کہ اگر ایک
قلعہ قریب نہوتا تو فغفور مجبور ہوکر بدست و پا اونکے ہاتھون پہنس جاتا غرض قلعے کو سات روز تک
تاتاریون نے محاصرہ کیا آخر کار جب رہائی کی کوئی صورت نہ دکھائی دی ایک عورت خوبصورت
فغفور کی بھیجی ہوئی تانجو تاتار کے پاس صلح کا پیام لیکر گئی اور چونکہ خود وہ ایلچی بطور نذر کے آئی تھی
اور میتی کی خدمت مین رہی سردار تاتار نے فغفور کو محاصرہ سے خلاص کیا اور اپنی حد مین چلا گیا
بعض روایت یہہ ہے کہ میتی کی بی بی کے ذریعہ سے صلح ہوئی بہرحال خفت دونون طرف سے
حاصل تھی اور فرق اتنے ہی کہ ایک مین زیادہ ایک مین کم ذلت تھی غرض یہہ تحقیق ہے
کہ ایک عورت کے درمیان ہونے سے فغفور کو مخلصی ملی بعد چند روز کے باوجود عہد و
پیمان کے میتی پھر آیا اور بدستور سابق لوٹ و تاراج شروع کیا اور جب شاہ نے لشکر بھیجا
سپہ سالار دشمن سے ملگیا اور چونکہ ثابت ہوا کہ کئی سرداروں کی سازش تھی بغاوت کی
تہمت پر سبھون کی جان گئی اور عبرت کے لیے لاشین شاہ راہ پر گڑا دی گئین کچھ دنون بعد

بلوے عام کی بنا اس سبب سے ہوئی کہ بادشاہ اکثر قصور کے بیے مجرمون کو قتل کرتا تھا اور یہہ
رعایا کو برا معلوم ہوا لیکن جو نہین اس بغاوت کا سامان بندہا فغفور مطلع ہوا اور تدبیر معقول کر کے
قصے کو بڑہنے نہ دیا اور بلوے کی وجہ دریافت مین جو آئی اوس روز سے قتل کرنے سے
باز رہا اور مزاج کو اعتدال پر رکھا اور کنگ فوزی کے مزار پر جا کر پرستش کی اور علم کا چرچا
پھیلایا اور معقول قوانین کو رواج دیا القصہ جو ہین اوس نے نیکی پر کمر باندھی ۹۵ سنہ مین قبل حضرت
عیسی کے اجل موجود ہوئی اور ترپن برس کی عمر اور اپنی جلوس کے بارہوین برس مین اونے
انتقال کیا اوسکا بڑا بیٹا ہوی ٹی تخت پر بیٹھا باوجودیکہ اوسکی سوتیلی مان نے اپنے بیٹے کو مسند
دینے کے لیے بڑا بڑا زور کیا غرض جب ہوی ٹی مضبوط ہو کر بیٹھا اوسکی مان نے اپنی سوت
سے ایسا انتقام لیا کہ معاذ اللہ اوسکے بیان سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہین مختصر یہہ
تمام دنیا کی ذلتین اوس بیچاری کو دیکر اوسکے بیٹے کو زہر اوسکی آنکھون کے سامنے پلایا
اور بعد ازان اوسکے ننگے پنڈے پر اوس نے ایسے کوڑے مروائے کہ بیہوش ہو کر
کئی بار گر پڑی اور جب معلوم ہوا کہ اوسکی ہلاکت قریب آئی مار موقوف ہوئی اور سر کے
ایک ایک بال کو اسطرح نچوایا کہ کھال کھینچی گئی اوسکے بعد دونون قبضے اور پانون کو اوس
قاہرہ نے کٹوا ڈالا اور اوسکو زہر دیا اور مظلوم کی لاش کو گھ کے گڑھے مین پھنکوا دیا
الغرض ہوی ٹی ایسا فغفور ہوا کہ اگر اوسکی مان چند وزیر نیک تدبیر کو مشورے مین نہ رکھتی
تو اوسکی سلطنت چھین جاتی اسلیے کہ سواے رنڈی بازی کے نیکی کرنی اس مردک کو آتی نہ
تھی اور بجز لو قندرون کے دوسرے کی صحبت بھلی نہین معلوم ہوتی تھی اور نتیجہ جوانی موت کا
جو اسطرح کی بداطواری کے ساتھ لازم و ملزوم ہے اوسکو ملا اور چوبیس برس کی عمر مین دنیا سے
دفع ہوا اور چونکہ لاولد سوا پادشاہ بیگم اوسکی مان نے ایک غریب زادے کو اوسکا بیٹا مشہور
کر کے تخت پر بٹھلایا اور چونکہ بہت ہی بچا تھا وہ خود قائم مقام بادشاہ ہوئی اور تمام
سلطنت مین اپنے احکام جاری کرنے لگی جب آزما کے اوس نے دیکھا کہ رعیت کیسے حضور

سبب لڑکی تھی تب اپنی حکمرانی کو زیادہ ترقی اور عزت دینے کے لیے اوس بچے کو اوس نے
زہر دیا اور آپ مالک تخت ہو کر آٹھہ برس تک سلطنت کی وہ ایسی خونخوار اور سنگدل تھی کہ اگر
آٹھوین برس اپنی اجل سے اکھتر برس کی عمر مین نہ مرتی تو اغلب تھا کہ کسی مظلوم کے ہاتھہ سے
ماری جاتی یہہ قطامہ بڑی مدبر اور فتانہ تھی اور اوسکی عقل کی یہی ایک دلیل کافی ہے کہ اوسکے عہد مین
تاتار سب یورش نکر سکے لوپانگ کے اقرباؤن سے ایک شخص بنام وان ٹی مسند پر بیٹھا
نیک فغفورون مین اوسکی گنتی ہوتی ہے اس لیے کہ خیرخواہ ملک و رعیت تھا اور علم کا چرچا اوسنے
پھیلایا اور قدردان سخن ہوا اور اس مین شک نہین کہ اگر اسانیک کردار اور خوش اطوار نہوتا
تو اس گھرانے پر زوال آتا لیکن اسکی خوبیون سے موی ٹی کی مان کی بدیون کو مٹا دیا اوسکے
عہد مین تاتاریون نے بار بار یورش کی اور فغفور مجبور ہو کر ہمیشہ بیش قیمتی تحفہ اونکے سردارونکو
بھیج کر راضی رکھتا تھا اور اصل حقیقت مین یہہ تحفہ مثل باج کے تھا کیونکہ اوسکے بھیجنے مین
جب دیر ہوئی اونھون نے فوراً یورش کی اوس فغفور کا انتقال ۱۵۷ قبل حضرت عیسیٰ کے
ہوا اور اوسی کے ایام مین ختائیون نے کاغذ کی ایجاد کی اور اسکے قبل علما اور شعرا کی
تصنیفین بانس کی پھرائیون اور ریتون پر لکھی جاتی تھین وان ٹی کا قائم مقام کینگ ٹی
ہوا اور وہ بھی بہت نیک ذات تھا اور اوسکے بعد اوٹی نے تخت ختا کو ایسا جلوہ بخشا
کہ سبحان اللہ اور یاؤ اور شن کی طرح نام و نشان پیدا کیا اور اونھین بزرگون کا جو ضابطہ
تھا اپنا طریق معین کیا تمام مملکت کے علما اور شعرا اور اہل کمال پایۂ تخت مین حاضر رہتے
تھے اور ہر امر اہم مین صلاح دیتے تھے عادل اور رحیم تھا مگر تاتاریون کی یورش سے
سخت عاجز بعض روایت ہے کہ فغفور لوپانگ جسکو کاؤ ٹی بھی کہتے ہین اوس سے تانجو
تاتار ہینتی نے ایک شہزادی طلب کی اور اوس نے ایک خوبصورت کنیز کو شاہی
خطاب دیکر تاتار کے پاس بھیج دیا غرض یہہ امر متحقق نہین ہے لیکن یہہ درست ہے کہ اوٹی
کے وقت مین تانجو تاتار مسمی لاؤ چام پسر ہینتی نے ایک شہزادی کے لیے پیغام بھیجا اور

فغفور کے خاندان سے توصل چاہا اور فغفور کو بجز منظور کرنے کے چارہ نہ تھا کیونکہ تاتاریونکا
اون دنون ایسا زور و شور تھا کہ اگر انکار کیا جاتا تو غضب برپا ہوتا اکثر دفعہ ایسا ہی ہوا ہے
کہ تاتار کے سرداروں نے فغفور کے گھر مین بیاہ کیا ہے اور اب بھی وہ بات گئی نہین ہے
اور صدہا نازنین مہ جبین شاہی محل کی پروردہ اون اوجہٹ سپاہ کثیف خوار کے خیمون مین
غم کر کر کے مر گئی ہین اور فغفور کے یہان کی ناز و نعمت کے عوض اونکو کچھہ گوشت اور گھوڑیکا
دودہ ملا ہے الغرض باوجود اس ہتک آبرو کے گوارہ کرنے اور اپنے عزیزون کو اون
لوٹیرون کی گود مین سلانے کے فغفور کو اسپر بھی چین نہ ملا اور بار بار اون لوگون نے یورش کی
غرض ایکدفعہ سپہ سالار نے جو موقع پاکے کمین گاہ مین اونہین گھیر لیا تو تمام تاتار کو شکست کامل
دی اور پندرہ ہزار کو اسیر کر کے پا بزنجیر دار الخلافت مین بھیجا لیکن بعد چند روزون کے اونھون نے
پھر زور کیا اور بدستور سابق لوٹ و تاراج شروع کیا غرض فغفور نے اخیر کو ایسی تدبیر کی اور اونہین
ایسی شکست دی گویا کمر توڑ ڈالی کہ اسکے باعث سے ہوانگ نو تاتار کی قوم بہت دنون
دبی اور بے بس رہی اس پادشاہ کی قدر دانی کے باعث سے شعر و سخن کا بڑا چرچا پھیلا اور
ارباب کمال کا مجمع ہوا لیکن سب سے زیادہ نام اِزماسین مورخ چین نے پیدا کیا لیکن کسی
وجہہ سے پادشاہ ناراض ہوا اور ہاتھہ کٹوا کر خارج الملک اوسے کر دیا غرض تب بھی اوس
شخص نے تالیف و تصنیف سے ہاتھہ نہ اوٹھایا یہہ سنکر فغفور نے بہت عزت کے ساتھہ پھر
بلوایا اور عہدۂ جلیلہ سے سرفراز کیا اگرچہ پادشاہ بڑا عقلمند و فہیم تھا لیکن اکسیر بقا کے
شعبدے مین آ گیا اور آخر اوس مین ہلاک ہوا چنانچہ اوسکی نقل جلد اول کے دوسری دفتر
مین مندرج ہے ۸۷ مین قبل حضرت عیسیٰ اکے اکہتر برس کی عمر مین چون برس کی سلطنت
کے بعد اس فغفور نے فوت کی * اور اوسکے عہد مین سنہ ایک سی چھبیس مین قبل حضرت
عیسیٰ اکے چانگ کی اوسپہ سالار ماورالنہر کی طرف واسطے دریافت حالات کے
روانہ کیا گیا تھا اور گیارہ برس کے بعد پھر کر وہ آیا اور یہہ بیان کیا کہ ہم صوبہ چین سے

گذر کے دشت قبچاق اور خراسان مین گئے اور وہان ایران کا حال ہمنے سنا اور خراسان مین ہند کی ولایت کی چیزین ہمنے دیکھین چنانچہ اون دو ملکون مین رسم تجارت سے انکر جن اس شخص نے ہر مقام پر اپنے بادشاہ کا یہہ حال بیان کیا کہ کئی ریاستون سے سفیر فغفور کے دربار مین نذر لیکر آئے ٭ چاوٹی بیٹا اوسی کا تخت پر بیٹھا اور حالانکہ باپ نے بسبب اوسکے مشابہ ہونے اون تصویرون سے جو باپ کی تہین قابل ولیعہدی کے تجویز کیا تھا لیکن سیرت کا کچھہ خیال نکر کے صرف قیافے پر گیا اور نتیجہ یہہ ہوا کہ چاوٹی نے عیش و عشرت مین اوقات صرف کی اور اوسکی اشد کاہلی سے جب انتظام ملک بگڑا دو قوم تاتاریون کی مشرق اور مغرب کی طرف سے در پے غصب املاک سرحدی ہوئی اور اگر لشکر شاہی کی سرداری ایسے ہی چیدہ لوگون کے ہاتھہ مین نہ ہوتی تو غالب ہے کہ سلطنت چھن جاتی سنہ چوہتر مین قبل حضرت عیسیٰ کے اس بد طبع بادشاہ کا انتقال ہوا اور چونکہ بیٹا اوسکا بہت ہی چھوٹا تھا چاوٹی کے ایک بھائی نے مسند لی لیکن جب کاہل و بدکردار نکلا امرا نے بے تخت و تاج کیا اور اوسی بچے کو بٹھایا جو سن ٹی کے لقب سے مشہور ہے غرض وہ سنون کا کچا مگر عقل کا پکا تھا اوسنے وزیر اعظم کو بلوا کر کہا کہ ابھی لڑکا اور ناتجربہ کار ہون اسلیے مناسب نہین کہ بے تمہاری صلاح کے زمام حکومت اپنے ہاتھون مین لون اور جو چاہون سو کرون اسلیے میری عین خوشی ہے کہ تم جو انسب سمجھو بے تامل کرو ورنہ سلطنت مین فتور واقع ہوگا اور جب تخت چھن جاے گا میرا نام تاریخون مین اسی بدنامی سے مندرج ہوگا کہ فلانے بدبخت نے اپنے باپ داداون کی بنی بنائی سلطنت کو بگاڑ دیا غرض تمہارے مشیر رہنے اور ہر امر مین صلاح دینے سے یہہ بات نہین ہونے پاوے گی بادشاہ نے وزیر اعظم کو اسقدر اختیار دیا لیکن وہ نمکحرام نکلا اور اوسکی جورو نے بادشاہ بیگم کو دروزہ کے وقت لڑکے سمیت ہلاک کیا لیکن فغفور پر یہہ راز نہ کھلا اور بادشاہ بیگم کے بعد مرنے کے اوسی چوڑیل کی بیٹی کو اوس مرحومہ کا تخت ملا یہہ عورت بھی اپنی مان کی طرح بدکردار نکلی اور چونکہ اوسکی سوت کا لڑکا ولیعہد ہوا تھا اوسنے

بچے کو زہر دینے کا قصد کیا اور یہہ ارادہ جب فسق ہوا تب خود فغفور کو ذبح کرنے اور تخت
چھین کر اپنے کسی خویش کو بٹھانے پر موجود ہوئی اور کئی بدمعاش اور بدنہاد لوگ جنھین فغفور نے
بداطواریون کے سبب سے سزا دی تھی اونکو مشورے مین لائی القصہ شوہر کشی اور تخت
ستانی کی صورت اوس بدعورت نے یہہ ٹھرائی کہ سب اہلکار اور عہدہ دار عالی وقار کی
ایک شب کو دعوت کی جاوے اور جب شراب کا چرچا پھیلے اور کچھہ غفلت ہووے
چند آدمی اندر جا کر فغفور کے ایک چاکر کو زندہ پکھوڑین اور چند قاتل دولت سرا مین داخل ہوویں
اور بادشاہ کو مار ڈالین لیکن اس بندش کا نتیجہ چاہ کن را چاہ درپیش ہوا اور روز معہودہ کی بات
کھل گئی اور مشہور ہونے کے سات ہی مفسدون نے خودکشی کی اور فغفور نے بادشاہ بیگم کو
طلاق دیکر باندیون مین داخل کر دیا اور یہہ سزا ویسی عورت کے لیے قتل سے زیادہ ہے
ایک مورخ لکھتا ہے کہ پادشاہ کی بیٹی نے یہہ فکر کی تھی مگر یہہ بات محض بعید القیاس ہے +
جب تاتاریون نے کئی دفعہ متواتر یورش کر کے دیکھا کہ تسخیر ختا لاممکن ہی اونکے سردارون نے
فغفور کی تابعداری قبول کی اور اوسکی بڑی خوشی دار الخلافت مین ہوئی اسلیے کہ مدت مدید سے
وہ سب برابر ستاتے رہے اور لوگون کے ناکمین دم لائے تھے جب انسے خاطر جمع ہوئی
فغفور نے قدردانی علم کی طرف طبیعت لگائی اور علما اور شعرا نے اوسکے عہد مین فراغت سے
اوقات بسر کی اور اونہین لوگون نے اسکی منزلت کو فلک الافلاک پر قرار دیا ہے اور یہی
شیوہ انسان ہے کہ جو کہا ہے کا سو گن گاوے کا اغلب ہے کہ اسی بادشاہ کے عہد مین روم
قدیم اور ختا کی سلطنتین مخلوط السرحد اسطرح سے ہو گئی تھین کہ ایک قوم تاتار نے دونون کو ستانا
شروع کیا اور روم کی فوج نے مغرب کی طرف سے اونپر چڑہائی کی اور ختائی سپہ سالار مشرق
سے گیا حالانکہ سمندر کے پار خوف سے نہوا لیکن چونکہ دونون ملکون کی فوجین دشمن کو فتح
کرتی ہوئی قریب پہنچی تھین اس امر کو یاد رکھنا چاہیے + سنہ مین قبل حضرت عیسی کے ابن فغفور
نیک شعور کا انتقال ہوا اور اوسکا بیٹا ین تی نیک نہاد لیکن دل اور ذہن کا ضعیف قائم مقام

ہوا اور ہمیشہ عورتونکا تابعدار رہا لیکن ارباب علم کا قدردان تھا اور موافق کنگ فوزی کے
قول کے ہر شخص کو حسب لیاقت خدمت دیتا تھا تاتاریون نے فغفور کو ایک شخص مجبور سمجھ کر پھر
بدستور فتور برپا کیا لیکن بجز لوٹ و تاراج کے زیادہ کچھ ہو نہ سکا سولہ برس تخت پر بیٹھ کر فغفور دنیا سے
اوٹھ گیا اور اوسکا بیٹا چینگ ٹی قائم مقام ہوا اور عیاش و کاہل نکلا مگر نصیبے ور تھا کہ اوسکے
اچھے وزیر اور مضبوط سپہ سالار تھے چنانچہ اوسکی کاہلی اور ناکسی مشہور ہونے سے سمرقند کے بادشاہ نے
خاقانی ایلچی کو مار ڈالا الغرض فغفور کی فوج فوراً گئی اور اوسکو مار کے تخت پر دوسرے ایک شخص کو بٹھلا
کے آئی لیکن خود بدولت کی ناکسی کی بھی ایک نقل ہے کہ ایک روز محل کے اندر گاڑی پر سیر
کرتا تھا کہ اوسکی ایک حرم بنام پان سی ملی جب بادشاہ نے کہا آؤ بی بی گاڑی پر بیٹھو اوس
عورت نیک سیرت نے جواب دیا کہ جن فغفورون نے نام اپنا خوبیون مین نکالا ہے اونکی
تصویرین جو لونڈی دیکھتی ہے تو گرد تخت کے علما کا مجمع پاتی ہے اور جھیا اور شانگ اور چو کے
گھرانے والے جو بُرے نکلے اونکی تصویرون کے چارون طرف رنڈیون کی صورتین نظر آتی ہین
کہ بیٹھی ہین اس سبب سے لونڈی کا جی نہین چاہتا کہ حضور کے ساتھ سوار ہووے اور یہہ بات
تمام مشہور ہووے کہ ختا سے ملک کا بادشاہ علما کو ساتھ نرکھہ کے رنڈیون کو لیے لیے پھرتا ہے
دوسرا شخص ہوتا تو اوس عورت محمود صفت کی نصیحت سنکے اپنی عادت بدلتا لیکن یہہ کم عقل
تعریف اوسکے شعور کی کرتا ہوا دوسری عورت کو لے کے باغ مین چلا گیا اور آج اسپر کل اوسپر
عاشق ہوتا رہا اور انتظام سلطنت مین غفلت کرتا رہا آخرش بے اولاد مرگیا اور اوسکا بھتیجا
بیٹھا اگر زیادہ جیتا تو بیشک و شبہہ بعض امرا جو قوی اور گستاخ ہوئے تھے اور اپنی اپنی ریاستون مین
بیٹھے فغفور کو ناچیز جاننے لگے تھے اونکو یہہ قرار واقعی توڑتا اور زیر کرتا لیکن آٹھ ہی برس مین
اس جہان فانی سے اوسکا دانہ پانی اوٹھ گیا اور اوسنے انتقال اوسی سنہ مین کیا جس مین
حضرت عیسیٰ پیدا ہوئے اس بادشاہ کے بعد ینگ ٹی کا ایک پوتہ پنگ ٹی نو برس تک مسند پر
بیٹھا اور امیر عظیم الشان نام وانگ وان بھتیجا فغفور ینگ ٹی کی بادشاہ بیگم کا وزیر اعظم ہوا غرض اس امیر کا

وانت خود تخت پر تھا اور اوسے حاصل کرنے کی فکر اور تدبیر برابر چلی جاتی تھی چنانچہ رعایا
اور علما اور شعرا اور امرا کو اپنے خلق اور داد و دہش سے تابعدار بنا رکھا تھا اور سرکار کا
کوئی چھوٹا یا بڑا عہدہ دار خواہ خوار خواہ عالی وقار ایسا نہ تھا جو اوسکی بخشش اور کرم سے مطیع
اور ممنون احسان اوسکا نہ بنا تھا اور ایک بات ایسی معقول اوسکو سوجھ گئی کہ صغیر و کبیر سب کے
نہایت پسند آئی وہ یہہ تھی کہ حکیم کنگ فوزی کی آل کو اوس نے امیرونکے زمرے مین داخل کیا
اور اوس خاندان کے رتبہ امارت کو موروثی قرار دیا آجتک وہ قانون جاری ہے اور تاتاریون
نے بھی اسلیے بحال رکھا ہے کہ نہایت مطبوع خاص و عام کے ہوا اور اوسکا منسوخ کرنا موجب
قباحت کا نظر آیا القصہ خلق اور ظاہر فریبی و تپنی اور سادہ مزاجی اور ایام قحط و تنگی مین رعیت پروری
ایسی اوس نے شروع کی کہ فقط خطاب شاہی اور تاج و تخت فغفور کا اوسے نہ تھا لیکن اور طرح سے
خود فغفور کی حقیقت اوسکے سامنے مثل شطرنج کے بادشاہ کے تھی جب منزل مقصود کی اتنی
راہ طے ہوئی اوس نے فغفور کو زہر دیا اور خود آنسو رو یا پیٹا اور غمزدہ اپنے کو بنایا کہ کسیکو
مطلق شبہ اوسکی خاوندکشی پر نہوا جب چودہ برس کی عمر بادشاہزادہ ولیعہد کی ہوئی تب
اسی سن مین وان وان نے اوسے مارنا مناسب جانا ورنہ دو ایک برس مین اولاد
کی امید ہوتی اور وزیر کی ساری ریاضت اور تدبیر ضایع جاتی مگر یہہ نمکحرامی ایسے وقت پر ہوئی
کہ وان وان کی غرض نکل آئی کیونکہ سابق فغفور سن ٹی کا لڑکا دو برس کا برای نام تخت پر بیٹھا
اور نائب سلطنت وہی پھر ہوا لیکن بعض بعض امیرون کو جو اوسکا اوج ناگوار معلوم ہوا اونھون
نے اپنے لوگون کی قوت سے بلوے کا علم اوٹھایا غرض ستارہ وزیر اعظم کے بخت کا ہر
ساعت ترقی پر تھا کسی سے کچھ نہو سکا اور وزیر نے جب دیکھا کہ راز فاش ہوا اوس نے
دشمنونکو شکست دیکر اوس لڑکے کو کان پکڑکے تخت سے اوتار دیا اور آپ جا بیٹھا اوسیوقت
ایسا اتفاق ہوا کہ تاتاریون سے ایک طرف بگڑی اور رہانڈ کے گھرانے والون سے دوسری
طرف تو چل ہی چکی تھی لیکن وان وان ایسا مدبر اور فتان اور صاحب جگر اور دماغ تھا کہ

بہت دن دونون طرف کی چوٹ تونکا جواب اکیلا دیتا رہا اور چودہ برس کی ریاست مین اوسنے
کوریا اور شرقی سمندر کے اطراف کی قومون کو سر کیا آخر کار رُوشنگ اور رُوسُو خاندان ہان
کے اقربا ایسے زبردست ٹھہرے کہ وان وان کی فوج پر ظفریاب ہوئے اور اوسی لڑائی مین
صف اول کے سرے پر وان وان حادثہ جنگ مین بہادرون کے بچھونے پر خواب ویسین
مین گیا اوسکی لاش کو جسنے جسطرح چاہا کاٹا اور پاؤن تلے روندا * سپاہیون نے
ٹی ہوان کو تخت پر بٹھایا اور فقط دو برس تک وہ جیا یعنہ قلیل عرصہ اسکو میدان ہی مین گذرا
اسلیے کہ تاتاریون نے برابر ستایا اور گھڑی بھر دم نہ لینے دیا اس شخص کے بعد ۵۴۵ء مسیحی
مین نُوسُو جسکو وانگ اُوٹی بھی کہتے ہین مسند نشین ہوا اور جلوس فرمانے کے ساتھہ ہی فرمان
معافی عام تمام ملک مین بھیجا اور سبکو تسلی دی اس حرکت سے نیکنام ہوا اور دشمنونکو بھی اس
ترکیب سے دوست بنایا اور یہی سبب باعث اسکے ہوے کہ تاتاریون کو بار بار اوسنے
زک دیا کیونکہ جب گھر مین امن و امان ہوتا ہے تب اغیار کی دشمنی نقصان نہین پہنچا سکتی ہے
لیکن آپس کی پھوٹ تباہی کی نشانی ہے * ملک ماچین کے بادشاہ سے برابر لڑائی رہی اور فغفور کو
فتح اکثر ہوئی اور فوج ختائی کام روپ تک گئی * بتیس برس سلطنت کر کے یہہ بادشاہ ملک عدم
کا راہی ہوا لیکن قوت طبیعت و معقول ذہنی اور مدبری اور رحم و کرم کے سبب سے ایسا نام چھوڑ
گیا کہ اہل خیر کی یاد سے فراموش نہین ہووے گا * اس بادشاہ نے دار السلطنت کو تبدیل کر کے
صوبہ ہونان مین شہر ہونان کو پایہ تخت مقرر کیا اور خانوادہ ہان گویا ازسرنو مالک تخت
ہوا ان لحاظون سے یہہ بادشاہ اور اوسکے بعد جتنے اس گھر کے ہوئے ختائی تاریخون مین
مشرقی ہان کہلاتے ہین * اوسکا بیٹا مینگ ٹی باپ کی طرح ہوا بلکہ سپوت نکلا اور فاضل
زبردست تھا اوسکی بیاہتا بی بی ماچی ایسی نیک بخت اور عاقلہ تھی کہ ایسی جورو ین جہانمین
کم ملتی ہین اور نیکی اور مدبری مین اسقدر شہرہ جو فغفور کا پھیلا اسی کے سبب سے ہوا اسی
بادشاہ کے عہد مین بودھہ کا مذہب ختا مین رائج ہوا جیسا کہ اس تاریخ کی جلد اول

مین راقم نے بیان کیا ہے اور ایک برس قبل اسکے مرگ کے ختائی فوجین ختن
اور بخارا مین گئین اور تاتار پر فتح یاب ہو کر کاشغر مین باعث امن ہوئین * چانگ ٹی قائم مقام ننگ
ٹی کا سنہ مسمی مین تخت نشین ہوا اور اپنی مان ماچی کا کہنا سن کے اپنے ماموؤنکو ناظم بنایا
اور ایک ایک ملک سب کے حوالے کیا غرض جو اوسکی مان نے سوچا تھا وہی پیش آیا اور اون
لوگون نے سلطنت مین رخنہ ڈالا اور فغفور کو خوب ستایا سنہ ۴۸ مین اوسکا انتقال بتیس ۳۲ برس کی
عمر مین تیرہ برس کی ریاست کے بعد ہوا اور دشت قبچاق کے تاتاریون پر اوسکی فوج سنہ ۸
مین ظفر یاب ہوئی * ہوٹی اوسکا بیٹا سنہ ۸۹ مین مسند پر آیا اور اوسکی دادی کے ایک بھائی
مسمی ٹوہین نے اہل تاتار کو ایسی شکست دی کہ وہ اپنے ملک سے بھی خائف ہو کر بھاگ گئے
غرض جب فغفور نے ٹوہین کو میر بخشی بنایا اوسکو بڑا غرور ہو گیا اور اپنے خردون کے ساتھ
سخت بیرحمی اور امرا سے تکبر اور خود فغفور سے لاف زنی شروع کی اور اوسکی سزا تھوڑی تھی
ملی بلکہ اکثر اقربا خارج البلاد اوسکے ساتھ کیے گئے * ہوٹی نے بعض خوجون کو بڑی بڑی
خدمتین دین اور قباحت عظیم کی بنا ڈالی اور اوسکی نظیرین آگے چلکے ملاحظہ مین آوینگی اور
حکماء روزگار کے قول کو ثابت کرینگے کہ یہہ لوگ نیک کم ہوتے ہین اور اکثر بد نکلتے ہین اور یہہ
بھی ایک تکلف دیکھنے مین آیا ہے کہ جب نیکی پر کمر باندھتے ہین تو فرشتے ہو جاتے ہین اور
بہادری مین رستم کا مقابلہ کرتے ہین لیکن جب برے ہوتے ہین تو معلم الملکوت کے
معلم بن جاتے ہین اور چونکہ ہر شخص کی ترکیب خلقت اجزاے قوت ملکی اور بہیمی اور سبعی سے
مخلوط ہے اور بدی اور نیکی مین وہی لوگ مشہور ہوتے ہین جنکی طبیعت مین قواے سہ گانہ سے
جو قوت کہ غالب ہوتی ہے اثر اپنا ظاہر کرتی ہے اس سبب سے راقم کا قیاس ہے کہ نیکی کی رگ اونکی
جب کٹ جاتی ہے تو سواے بدی کے کچھہ نہین سوجھتی اور اگر خیر ہوئی کہ شیطنت کی رگ صاف
ہو گئی پھر اونکی شرافت نفس کا کیا کہنا * اس عہد مین ایک عورت تھی تمام صنعتون مین موصوف
اور ایسی لائق اور فائق کہ جب اوسکا بھائی پانکو فاضل اور مورخ مقید ہوا اور رنج سے

زندان مین مرگیا تو اوسنے بھائی کی تمام تصنیفون کو جمع کرکے اور جس تاریخ لکھنے مین دم مرگ تک
مشغول تھا اور ناتمام چھوڑ گیا تھا باقی کو لکھ کے کتب خانۂ شاہی مین داخل کیا اس حرکت سے
فغفور ایسا خوش ہوا کہ اوسے بادشاہ بیگم کی تعلیم کے لیے محل مین بلوایا اور اتو کا عہدہ دیا اور
اپنی شاگردنیکو پان ہوئی سنے خوب تربیت کیا اور ایک کتاب مستورات کے لیے نصیحت
کی ایسی اوس نے تصنیف کی کہ ختائیون کے نزدیک اوسکی عبارت اور نصیحت کی برابری
کیسکی کوئی تالیف یا تصنیف کم کرتی ہے گویا ختا کی زیب النسا بیگم وہی عورت تھی اور ایسی
کوئی آجتک نہین ہوئی + اسی عہد مین ختائی فوج روم قدیم کی سلطنت پر یورش کرنے کے
قصد سے بھیجی گئی تھی لیکن سمندر کاسپین کے کنارے سے موج کے خوف اور جہاز کی کمی
اور سُبکی کے باعث سے پھر گئی والا جنگ بیشک ہوتی + فغفور ہوٹی جب مرا اوسکا بیٹا چام
ٹی نہایت کم سنی مین تخت نشین ہوا لیکن پان ہوئی کی شاگرد اوسکی مان نائب سلطنت ہوئی
اور ہر امر مین صلاح عاقلون اور فاضلون سے لیتی تھی اور تمام مملکت مین اوسکی حکمرانی
سے خوشی دن بدن پھیلی استنے مین خدا کی مرضی ایسی ہوئی کہ ایام بارش باران رحمت کثرت
بارش سے زحمت خلائق ہوگیا اور سیلاب سے تمام زراعت کا نقصان ہوا یہہ دیکھکر والدہ
بیگم نے حکم دیا کہ تمام امرا لباس غم اختیار کرین اور اپنے اعمال کو دیکھین اور مردم آزاری سے
باز رہین اور اپنے گناہون سے توبہ کرین اور کفارہ دیوین اور دعا مانگین کہ خداوند کریم و رحیم
اپنا غضب نازل نکرے اور انتقام اپنے بندون سے نہ لے اور والدہ بیگم نے خود ٹاٹ کی
پوشاک اختیار کی اور سر پر خاک اوڑانے اور سینہ زنی کرنے اور اپنی گناہون کی سزا سے
نجات چاہنے لگی غرض اوس کارساز بے نیاز نے خود فغفور کو اوس وقت دنیا سے رخصت
کرنا بعد برس ہی روز کی مسندنشینی کے انسب سمجھا اس واقعۂ جانکاہ و حادثۂ غم افزا سے والدہ بیگم کو
غم والم دہ گونہ زیادہ ہوا لیکن وہ اس قماش کی عورت نہ تھی کہ ایک بیٹے کے مرجانے سے
ہوش باختہ و بدحواس ہوتی اسلیے کہ وہ رعایا کو مثل لڑکے بالے کے جانتی تھی اور

اونکی بھتری کا خیال کرنا مقدم سمجھتی تھی اس سبب سے اپنے بھتیجے کان ٹی کو چودہ برس کے سن
مین اوس نے تخت دیا لیکن زمام حکومت اپنے ہاتھہ مین اور بھی بارہ برس رکھی اس لیے کہ بادشاہ
عیش و عشرت مین اوقات ضایع کرتا تھا اور بیگم نے دیکھا کہ اگر یہہ خود مختار ہووے گا تو مالک کو
تباہ کرے گا غرض بیگم کے انتقال کو چار برس باقی رہے فغفور نے اختیار مملکت اپنی پھوپھی سے
چھین لیا اور اوسکے بحال کے ہوئے سب وزیرون کو جواب دیا مگر چھہ برس کے پیچھے آپ ہی مرگیا
اور اوسکا بیٹا شن ٹی بارہ برس کی عمر مین سنہ ایک سے چھتیس مسیحی مین مالک مسند ہوا وہ
نیک صفات تھا لیکن خوجون کی صلاح و مشورے سے چند حرکتین نازیبا کین اور اون لوگون
کو ایسی ایسی خدمتین دین کہ بدطینت تو وہ تھے اور بھی قوی ہوئے اور بدستور پوچ حرکتین کرنی
لگے غرض فغفور کی ذات ایسی بابرکات تھی اور ترکیب خلقت مین اوسکی اجزا نیکی اس قدر مرکب تھی کہ
باوجود خوجون کی بدنہادی کے اپنی طبیعت کی خواہش سے کسی فعل بد کا مرتکب نہین ہوتا تھا
انھین چھتون سے ملک پر زوال نہ آیا ورنہ بلا واضرور ہوتا ۱۴۴ مسیحی مین اس بادشاہ کا
انتقال ہوا اور اوسکا بیٹا دو برس کا بچا برس روز تک فغفور کھلایا جب مرگیا امرا نے ایک تو برس
کے شھزادے مسمی چلیتی کو تخت پر بٹھلایا وہ اگر زیادہ جیتا تو مرد معقول ہوتا کیونکہ جسوقت اوسنے
جلوس کیا وزیرون اور تمام اعیان دولت کو فرمانے لگا کہ تم لوگ اپنے بیٹون کو مکتب خانے
مین کیون نھین بھیجتے اور کیون لاڈو پیار مین اونھین خراب کرتے ہو اور تمھین کیا معلوم نھین
کہ مردون کی راحت روح علم ہے اور جھل خاص و عام کے ناپسند ہے اور بے علم آدمی میں
انسانیت نھین آتی اور مثل بھایم کے ناسمجھی بھری رہتی اور مرد بے علم اور حیوان مطلق مین
فقط نطق کا فرق ہے کہ اوسکو طاقت گفتار ہے اور یہہ اوس قوت سے محروم ہے یہہ
سنکر اکثر امرا جن پر یہہ طعن تھا سر جھکا کر کھڑے رہے اور دربار سے رخصت ہوتے ہی شاہی
مدرسے مین اپنے اپنے لڑکون کو بھیجا اس بات کی شھرت ہونے سے مھینے بھر مین بیس ہزار
طلبہ سے زیادہ جمع ہوئے ایک روز فغفور مدرسے مین طلبہ کو دیکھنے گیا اور اتفاق سے

فغفور شن ٹی جسکے بیٹے کے بعد یہہ تخت پر بیٹھا تھا اور اوسکی بیاہتا بی بی کا بھائی لی آنگ ٹی راہ مین ملا اوسے دیکھتے ہی فغفور نے ہنسی سے اوسکی طرف اشارہ کرکے کھا یارو دیکھو کیا بھاری اور جلیل القدر سردار خاوند کا جان نثار کھڑا ہے یہہ فقرہ اوس شخص کے دل مین گڑ گیا کیونکہ وہ بودے پنے کی ایک ادہ حرکت کر چکا تھا اوسی روز اپنی بھن سے سازش کرکے بادشاہ کو ایسا زہر ہلاہل کھانے مین اوس نے دیا کہ فوراً بیچارہ مرگیا ✤ جب اس فغفور پر شور کا قصہ یون تمام ہوئی آنگ ٹی اور اوسکی بھن نے ایک شہزادہ دستگرفتہ کو تخت دیا لیکن دوسرے شخص کی حقیقت کے پانے مین ایسا بلوا ہوا کہ قریب تھا کہ اوَوان ٹی جسے لی آنگ ٹی اور بیگم نے ٹھلایا تھا بے تخت و تاج کیا جاوے غرض وہ فتنہ قبل وقت معہود کے افشا ہوگیا اور مفسدون کی جان گئی اور اونکی لاشون کی عجب خرابی ہوئی ✤ اسی ہل چل مین ایک ماجرا قابل بیان کے واقع ہوا جسکے ملاحظے سے دریافت ہوگا کہ ختا مین کتنی قدر اوستاد کی شاگرد سب کرتے مین اور روپے اور پیسے کی کیا حقیقت جان دینے کو موجود ہوتے ہین حکیم لوکو عالم زبردست تھا اور جب وہی بلوا ہوا گوئندون نے جھوٹ سچ لگا دیا کہ وہ بھی مفسدون کے زمرے مین تھا اسی تہمت پر لی آنگ ٹی نے اوسکو بھی اورون کے ساتھہ قتل کیا اور اوسکی لاش کو ٹکرے پھنکوا دیا یہہ ماجراے شگرف ہونے کے ساتھہ ہی حکیم مقتول کے ایک شاگرد نے کیا کام کیا کہ ایک ہاتھہ مین تبر اور دوسرے مین عرضی لیکر حضور مین گیا اور آداب بجا لا کر کھنے لگا کہ اگر فدوی کی درخواست منظور ہونے مین نثار جان کرنے کی ضرورت ہو تو مین آلہ قتل لیکر حاضر ہوا ہون غرض جسطرح ہو میرے اوستاد کو دفن کرنے کی اجازت ملے لیکن جب لی آنگ ٹی نے اوسے محروم پھیر دیا تو حکیم کے سب تلامیذ جمع ہوے اور لاش کی بغل مین بیٹھہ کر بارہ روز تک ایسے روئے پیٹے کہ آخر شن لی آنگ ٹی کی بھن بادشاہ بیگم کو ترس آیا اور لاش کے دفن ہونے کا حکم بھائی کے ہاتھہ پانون پکڑ کے دلوا دیا القصہ جب اجازت ملی اون لوگون نے اپنی اپنی نصف جایداد بیچکر اس دہوم دہام سے تجہیز و تکفین کی کہ تمام مملکت مین شہرت پھیل گئی ✤

راقم نے یہہ نقل اسلیے لکھی کہ اس زمانے کے اکثر تلامیذ جو اوستادجی کی پگڑی اوتارنے کو موجود ہوتے ہین اونکو شرمندگی حاصل ہووے کہ وہ کیسے تھے اور یہہ کیسے ہین اور حق ہے کہ جسنے اوستاد کا برا چاہا مردود ہوا اسلیے کہ باپ کا دشمن مردود ہے تو اوستاد کا اوس سے افزود ہے کیونکہ باپ نے مطابق دستور حیوان کے صرف جان دی اور نوع آدمی کے شمار مین لایا اور یہہ بھی بے اپنے ارادے کے ہوا غرض اوستاد نے روح کو جلوہ بخشا اور خدا کو پہچنوایا اس لحاظ سے اوستاد کا رتبہ اہل خبرت کے نزدیک باپ سے برتر ہے * اسی عہد مین کئی برس برابر قحط سالی رہی اور فاقون کے مارے کوئی چوکے صوبے کے لاکھہ آدمی سے زیادہ اپنا گھر بار چھوڑکر آل و عیال کو ساتھہ لیکر ملک سے نکل گئے اغلب ہے کہ اوسیوقت مین ملک نیپال کی پہلی آبادی شروع ہوئی کیونکہ قحط کے مارے جو لوگ ایدھر اودھر پریشان ہوے تو ایک گروہ طبقہ نیپال مین جا بسے اور پہلی خلقت کی بنیاد اوس جگہہ مین اسی طرح سے ہوئی چنانچہ ستھو پوران کتاب سنسکرت مین روایت ہے کہ ایک ختائی مسمی مانچا کھول نے وطن کو ترک کیا اور اپنی قوم کے بہت سے لوگون کو ساتھہ لیکر نیپال کے پہاڑون مین جا رہا اوسی گروہ کی اولاد اوس دیار کے باشندے ہین چونکہ اوس شخص کا ختا سے جانا اور نیپال مین ایک گروہ کے ساتھہ بود و باش اختیار کرنا امر تحقیق ہے اسلیے فغفور اُذوان فی کے عہد کو ایام اوس واقعہ کا قرار دینا چاہیے الغرض اوسی قحط سالی کے باعث کو جو موجب پریشانی خلقت تھا تدارک کرنے کے لیے فغفور نے ایک امین بھیجا اور اوس نے دریافت کیا کہ ماندرین سب جو اوس پرگنے مین مقرر تھے اونھون نے ظلم و بیداد سے قحط کی سختیو نکو بڑہایا تھا اس جہت سے رعایا نے تنگ ہوکر جلاے وطن اختیار کیا جب یہہ ثابت ہوا امین نے سبکو قید شدید مین ڈالا اور اوسکا احوال حضور مین بھیجا مگر قبل حکم قتل کے آنے کے بعضون نے خودکشی کی اور باقی کی جان جلاد کے ہاتھون سے گئی ان مین سے ایک شخص کہ جو خواجہ سرا کا باپ تھا اور اوس نے اپنے والد کی لاش کے دفن کرنے کی اجازت

فغفور سے لی اور نہایت کر و فر سے تجہیز و تکفین کی حتی کہ لاش کے ساتھہ اوس نے بڑی دولت گاڑ دی غرض یہہ اصراف اور فضول خرچی کی خبر جب امین کو پہونچی اوس حرکت کو غربا کی قلت معاش کے وقت اوس نے ایسا بیجا سمجھا کہ روپیہ تابوت سے نکلوا کر ماکولات کی قسم خرید کروا کر اوس نے غربا کو بانٹ دیا اسپر خوجے نے کفن کی چوری کا اتھام دیکر امین سے انتقام لینے کا قصد کیا لیکن تمام خلق اللہ دفعتًا اوٹھہ کھڑی ہوئی اور فغفور کے حضور مین معافی کے لیے گئی اور خود بادشاہ کو امین کی یہہ بات بہت پسند آئی اور خدمت جلیل القدر سے اوسکی سرفرازی ہوئی * لی آنگ ٹی نے فغفور کو زیادہ اپنے دام مین پھنسانے کے لیے یہہ تدبیر ٹھہرائی کہ بادشاہ بیگم سے بیٹی کا رشتہ پیدا ہووے لیکن جب فغفور کی شہزادی نے اس درخواست کو نامنظور کیا لی آنگ ٹی ایسا دق ہوا کہ تلوار کھینچکر اوسپر دوڑا غرض بادشاہ نے درمیان مین آکر ہاتھہ روکا اور اوس بدکردار کو سمجھا بجھا کر گھر بھیج دیا بعد اوسکے یہہ سمجھا کہ امروز فردا مین چار دن کی چاندنی ہو جاے گی اور خواری کی اندھیری نصیب ہووے گی یہہ سوچ کر اپنے کو اوسنے ہلاک کیا گویا ملک کو نجات دی جب اوسکا خزانہ کھولا گیا کرور روپے سے زیادہ نقد و جنس مین ملا اور چونکہ ظاہر تھا کہ غربا کو آزار دینے اور رعیت سے دھر بہانے روپیہ لینے کے ذریعہ سے یہہ مالیت حاصل ہوئی تھی فغفور نے اوسکو غربا کو تقسیم کر دیا فغفور اَوْ وَانْ ٹِی کے انتقال کے ایک برس قبل سفیر سب شہنشاہ روم قدیم کے جسکا نام ختائی زبان مین گانْ ٹنْ ہے مگر فرنگ اور روم کی تاریخون مین وہ مارکس آرِیْ لیِسْ اَنْ ٹونیِنْ کھلاتا ہے فغفور کے دربار مین آئی اور ہاتی دانت اور گینڈے کے کھک کی چیزون کو نذر دیا اور چونکہ ریشم اون دنون روم مین سونے کے مول بکتا تھا شہنشاہ کا قصد ہوا کہ اہل ختا سے جنکے سوا کہین دوسری جگہہ یہہ چیز میسر نہ تھی رسم تجارت کی پیدا ہووے تا کہ سستی اور ارزانی سے ریشم ملے غرض فغفور نے انکار کیا اور سفیر مایوس پھر گیا * بعض مورخ کہتے کہ سمندر کی راہ سے اور بعض کا بیان ہے کہ ہند ہوکر یہہ سفیر سب گئے تھے

اور معلوم نہین ان دونون سے کون روایت درست ہے مگر ایک اور امر سے سفیر کا راہ
سمندر کو اختیار کرنا درست معلوم ہوتا ہے کہ اسی فغفور کی عروج سلطنت مین یعنی ۳۸۴ع اسیسی مین
عرب اور ہندوستان کے سوداگر ختا کے شہر کان ٹن مین سمندر کی راہ سے گئے تھے اور
وہان تجارت کرنے کی اجازت پانے کی خاطر اقسام طرح کے عمدہ تحفہ جات نذر دینے
کے واسطے لے گئے تھے پس ظاہر ہے کہ اونیس برس کے بعد جو روم قدیم کے سفیر گئے
تو انھین تاجرون کے جہازون کے وسیلے سے وہان پہنچے ؛ فغفور او وان ٹی کا جب انتقال
ہوا خوجون نے اوسکے قرابت دارون سے ایک شہزادہ مسمی لینگ ٹی کو ۱۶۸ع اسیسی مین مسند پر
بٹھایا اور قاعدہ اون لوگون کا تھا کہ کوئی لڑکا ہمیشہ برائے نام گدی پر رہے تاکہ بالکل اختیار
اونکو حاصل ہووے چنانچہ یہہ بھی بارہ برس کا تھا اور جس امید سے اونہون نے یہہ حرکت
کی تھی بر آئی اور جزو کل پر حکومت اونکی بدستور رہی چند روز مین فغفور اووان ٹی کی بیگم کو ان
ذات شریفون نے زہر پلایا غرض کسی شخص نے اس نمکحرامی کا بیان چند شعر مین لکھکر دولت
سرا کے دروازے پر چپکا دیا اور تہمت خون چونکہ خواجہ سراون کے سر پہ شاعر نے رکھی تھی
اوس ہجو کے شبہہ پر ہزارہا علما اور شعرا کو اونہون نے گرفتار کروایا اور سب کو مرواڈالا
اور اس قتل عام کے بعد بھی جس شخص کے باب مین کسی نے جھوٹ بھی کچھہ کہہ دیا اوسے اون
بدکردارون نے نہ چھوڑا اور فغفور کسی حساب مین نہ تھا گویا اون غلامون کا باندی بچہ تھا
اور ایسا لغتی تھا کہ بجز خواجہ سرا کے کسی مرد معقول کو ادنی ساعہدہ نہ دیتا تھا اور چونکہ اون
بدنفسون نے بالکل سلطنت کو تہ و بالا کرڈالا اور سوا اپنی حرکتون کے جنکی برائیان ظاہر ہی
ہین اونکے آورد ے بھی ایسے بوم صفت تھے کہ جس آبادی پر اونکا سایہ کسی جہت سے
پڑا ویرانہ ہو گئی پس لینگ ٹی کا نام مورخون کے قابل یاد رکھنے کے اس سبب سے
ہے کہ جو مرتبہ بزرگی کا لاؤ اور شن کا تھا ویسا ہی اسکا نا کسی مین پایا جاتا ہے ۱۸۴ع
مین بڑی وبا ہوئی اور کسی طبیب کو ایک دوا ایسی ہاتھہ لگی کہ ہزارون آدمی کو اوس مرض

ہلاک سے نجات ملی اور اسی سبب سے تمام خلق اوسکے ساتھہ ہوئی غرض جب یہ بات اوسنے
دیکھی اوسے یہہ سوجھی کہ اس مجمع کثیر کے وسیلے سے تخت فغفور بدبخت کا حاصل ہونا ممکن ہے
القصہ بغاوت کا علم اوسنے برپا کیا اور اپنی سپاہ کو زرد ٹوپی پہنائی اور اون سرکشون
کی یہی علامت رہی آخر کار انھیں شکست ملی اور اوس جمعیت کو پریشانی حاصل ہوئی +
اختلاف مورخون مین اس فغفور بے شعور کے مرنے کے باب مین ہے کوئی کہتا ہے کہ بلوے
مین مارا گیا اور کوئی کہتا ہی مرض سے مرا غرض پہلی روایت قریب قیاس کے بسبب اس نقل
کے ہے جو ذیل مین بین ہے اور جسپر ہر دو روایت کا اتفاق ہے اگرچہ بادشاہ کی مرگ
کے امر مین اختلاف ہے چنانچہ دونون مین یہہ لکھا ہے کہ سنہ ۹۹ اسیحی مین لینگ تی کا انتقال
ہوا اور جونھین روح نے مفارقت کی خوجے اور روزیرون کی آپس ہی مین چلنے لگی اور
اوسیوقت سپہ سالار فوج شاہی کا ہوسن نے فوج کے طیار رہنیکا حکم دیا اور چونکہ خوجون
نے اوسے برطرف اور ذلیل کرنے کا قصد کیا تھا اون سے انتقام لے نے کو موجود
ہوا اس بغاوت کی خبر سنکر بادشاہ بیگم نے سب خوجون کو معزول کر کے شہر بدر ہونیکا
حکم دیا غرض اوسکا سامان ہو ہی رہا تھا کہ خود ہوسن چند دوستون کے ساتھہ دولت سرا
پر پونہچا اور بے تکلف اندر چلا گیا اوسے اکیلا دیکھکر خواجہ سراؤن نے دروازہ بند کر دیا
اور اونمین سے ایک مسمی چینگ یانگ نے سپہ سالار کو گالیان دینے اور یہہ کہنے
لگا کہ تو آگے قصاب تھا اور مین نے تجھے اس رتبہ کو پونہچایا اب تو ہمین سے برابری
کرتا ہے اوسنے جواب دیا کہ تو نے ایک دفعہ مجھہ سے نیکی البتہ کی مگر پھر سو برائیان میرے
حق مین تجھہ سے وقوع مین آئی ہین اور اخیر مین تجھے میری آبرو ریزی کی فکر پڑی اور
اسپر ایک نیکی کا طعنہ دیتا ہے اور یہہ نھین جانتا کہ معرض حساب مین وہی حرکت
آتی ہے جو اخیر کو ہوتی ہے القصہ یہہ تھنک ہنوز تمام نھین ہوا تھا کہ سپہ سالار کے
دوست یین چاؤ نے باہر سے پکارا جلدی آو جی کیا کرتے ہو اسپر خوجون نے ہوسن کا

سرکاٹ کے کھڑکی کی راہ سے پھینک دیا اور کہا دیکھو یعنو تمہارے دوست جاتے ہین
اسپرین چاؤ غضب ناک ہمراہیون کو لیکر دروازہ توڑ کر اندر گھسا اور دولت سرا مین کسی کو
زندہ نہ چھوڑا اور دودھ کے بچون کو بھی قتل کیا مگر بادشاہ بیگم اور ولیعہد کو کچھ نکہا لیکن جب
ٹانگ چو دوسرا سردار فوج کا پونہچا اوس نے دونون کو قید کیا اور بعد کئی روز کے اون
بیکسو نکا بھی قصہ فیصلہ ہوا آخر الامر ایک شہزادہ مسمی ہی ٹی برائے نام تخت پر بیٹھا اور ٹانگ چو
وزیر اعظم اور مالک کل ہوا اور اس انسان دشمن نے ایسا ظلم شروع کیا کہ اوسکا بیان نہین
ہو سکتا حاصل یہہ کہ خونخوار اور طامع اور کینہ کش اور بدخواہ خلق خدا تھا اور اس اوج کے
وقت انہین عیبون سے جسکی رگ نے زور کیا وہی بے تامل عمل مین آیا آخر کار اوس کے
دو دشمنون کو جو اجازت فغفور سے اوسکی قتل کی ملی اونہون نے سرکاٹ کے لاش سڑک پر
پھینک دی اور چونکہ موٹی بہت تھی راہ گیرون نے آگ لگا دی بڑی چربی پگھلی اور
عرصے تک جلی تمام خلق اللہ کو بڑی خوشی حاصل ہوئی اور دشمن نوع انسان کا قتل تمام
بنی آدم کو کیونکر بھلا نہ معلوم ہووے لیکن فقط ایک شخص مورخ معلوم نہین کس لیے رویا
اور اوس مقتول کی لاش پر اسقدر گریہ کیا کہ لوگونکو ناگوار ہوا اور وہ قید کیا گیا اسپر اوس نے
درخواست کی کہ بعد میرے محسن کی موت کے مجکو زیست منظور نہین غرض امید یہہ رکھتا ہون
کہ مجھے تاریخ تمام کرنے تک رہائی ملے اور بعد اوسکے قتل ہونا مین خود چاہتا ہون یہہ
بات منظور ہوئی غرض اوسی شب کو بار اندوہ کے نیچے دبکر مرگیا تھوڑے عرصے بعد بڑی
ہل چل مچی اور ہر صوبے مین ایک نہ ایک طور سے بغاوت شروع ہوئی اور وہی ڈوپی
والے سرکش پھر جمع ہوے لیکن چاؤ چو سپہ سالار فغفور نے اونکو ایسا توڑ دیا کہ پتا باقی نرہا
غرض اس نمک حلالی کے بعد ھی اپنے صوبے مین جاکر اپنے کو خطاب فغفوری اوس نے
دیا اور اصل فغفور سے کچھ ہو نہ سکا جب چاؤ چو مرا اوسکا بیٹا چاؤ پی باپ کی جگہہ پر آیا اور
چونکہ نیک نہاد اور بہادر اور مدبر تھا بعض صوبہ دارون نے اوسی کو فغفور قرار دیا

اور بعض اپنے خاوند کو باوجود اوس تنزل کے ویسا ہی سمجھتے رہے اس عرصے
مین ایک اور امیر شہر نان کین کو پایۂ تخت فغفور قرار دیکے دکھن کے
تمام پرگنون سے خراج لینے اور فغفور کہلانے لگا الغرض ختا مین اسی عہد مین سلاطین ہر
طرف تھے اور اوٹی اور انوا اور تاآن کی گھرانے کہلاتے تھے اس مین تاآن والے تو
پہلے سے مالک تھے اور دوسرے دونون ایام ہلچل مین بن گئے تھے اور انکا
کچھ بیان طول کے ساتھ نکرنا چاہیے کیونکہ کوئی بات قابل مورخ کی یاد کے نہین
وقوع مین آئی القصہ اصل فغفور جو تھا جب اوس نے دیکھا کہ یہہ حال ہوا اوس نے
اوٹی کے سلطان چاوپے کو خود کہا کہ تم بھائی مہر فغفوری لو اور سلطنت کرو لیکن اوس نے
انکار کیا آخر الامر فغفور نے خود بخود تاج و تخت چھوڑ دیا اور ایک شہزادے نے دوستون
کی صلاح سے سند پر بیٹھ کر نام چاو ملی رکھا اور اوسکے بعد تاوٹی اوسکا بیٹا قائم مقام ہوا
غرض جب اوس نے طور برا دیکھا اور دشمنون سے مقابلہ محال سمجھا چاہا کہ اوٹی کے سلطانکا
تابعدار ہووے اور اوسی کو فغفور قرار دیوے لیکن اوسکے بیٹے لوچن نے کہا کہ اگر تاآن
کے گھرانے سے تخت ختا چھن جاتا ہی تو ہم لوگون کی جان کے ساتھ کیون نجاوے اور یہہ
کونسی نامردی ہے کہ آپ سے آپ مارے ڈر کے اپنے باپ دادون کی میراث
چھوڑ دیوین اس سے بہتر ہے کہ جو تھوڑی بہت فوج رہ گئی ہے اس سے پھر سامنا
غنیم کا کرین اور اگر شکست پاوین تو میدان جنگ مین مرجانا کیا مشکل ہے آخر کو جب
ولی عہد کی یہہ معقول اور مردانہ صلاح فغفور کو پسند نہ آئی اور مہر شاہنشاہی سلطان
اوٹی کے نزدیک بھجوا دی وبعد اپنی بی بیون اور لڑکون کو لیکر اوس مکان مین گیا کہ
جہان آبا و اجداد کے کتابے رہتے تھے اور سب کو قتل کرکے آپ بھی وہین رہ گیا
اور اوس سے خاتمہ تاآن کے گھرانے کا ہوا جس کے عہد مین ایسے ایسے بہادر اور
مدبر اور علما اور شعرا ہو گئے کہ ابتک مرد تاآن کا لقب اوسکو دیا جاتا ہے جو شہور

جرات یا عدالت یا ذہانت و لیاقت کے واسطے ہوتا ہے سوائے اسکے طبع کے کیب اسی ایام مین ایجاد کی گئی تھی اور اوائل مین اوسکی صورت یہہ تھی کہ کندون پر حرف کاٹ کے چھاپتے تھے اور حالانکہ وہ صفائی نہین تھی جو سات سو برس کے بعد ۱۳۵۹ میں حاصل ہوئی غرض سب باتون سے زیادہ تر قابل یاد رکھنے کے یہہ ہے کہ اسی دور مین وہ دستور نکلا جسکے موافق جب تک فغفوران ختا چلین گے مملکت کو برقرار رکھین گے یعنی اہلکاران سرکار فاضلون کے زمرے سے بحال کرنا اور ادنی سا کام جاہلون کو نہ دینا ہان کے عہد دولت مین مقرر کیا گیا اگرچہ تحقیق کے ساتھہ نہین کہا جا سکتا ہے کہ اس گھرانے کے کس فغفور کے وقت مین برہما کے ملک پر ختائی فوج چڑھ گئی تھی اور پایۂ تخت کو جو اوسوقت نانکو وانگ کا شہر تھا فتح کیا تھا مگر اتنا درست ہے کہ درمیان ۱۶۶ اور دوسے چالیس عیسوی کے یہہ امر واقع ہوا تھا

اٹھوان باب

سین کے گھرانے کے بیان مین

جب فغفور ہوتی نے تخت و تاج سلطان اوتی کو دیا اور اثاثہ سلطنت اور مہر شاہنشاہی سب حوالے کیا تو سین کے گھرانے کا سلطان زِی نائن نے فغفور پر بلوا کیا اور بعد کئی لڑائیون کے تخت شاہنشاہی چھین لیا اور خطاب اُوتی کا لیکر خود بیٹھا اور اپنے دربار سے اون لوگون کو نکال دیا جنکو خاندان ہان یا اُوتی کا طرفدار یا نمک خوار سمجھا تھا اور چونکہ دیکھا اوس نے کہ آپس مین لڑ جھگڑ کے تمام سلاطین ضعیف ہو گئے اور طاقت مقابلے کی نہین رکھتے اوس نے یہہ عزم کیا کہ شل چی وانگ ٹی کے ایک ایک سے لڑائی ڈالے اور محکوم بناوے لیکن ایسے عزم عظیم کو انجام تک پہنچانا چی وانگ ٹی کا کام تھا اور اوتی کے سے لوگون کو یہہ عقل اور گروہ اور ثابت قدمی کہان کہ ان باتون مین ہاتھہ ڈالین اور اوسکی دلیل یہہ ہے کہ جسوقت فغفور کا ارادہ منکشف ہوا سلطان اُوُو نے پانچ ہزار گائنون کو بطور نذر کے حضور مین بھیجا اور اون کو سکھلا دیا کہ ہر آئینہ

فغفور کو سواے عیش و عشرت کے کسی طرف متوجہ ہونے نہ دنیا اور شب و روز ناچ و رنگ
مین مشغول رکھنا اور یہی ہوا کہ جنگ و جدل کا ارادہ فسخ ہوگیا خود بدولت نے ایک بڑا باغ
آراستہ کیا اور انھین گائنون کو ساتھ لیے گاڈی پر سیر کرتا تھا اور اوس گاڈی مین
تکلف یہہ نکالا کہ گھوڑون کی جگہہ سفید میڈھے جُتے رہتے تھے * تاکہ تمام اوقات اسطرح
کی واہیات مین صرف اور فکر سلطنت سے رہائی ہووے اوس نے اپنے چچا کو نائب سلطنت
مقرر کیا غرض جب تک جیتا رہا اون بلاؤن نے پیچھا نچھوڑا اور ملک اوسکے نایب کے
ظلم سے تباہ ہوتا چلا * ۱۶۶۳ مسیحی مین روم قدیم کے سفیر سب آئے اور فغفور کو تحفے
نذر دیے اور برس روز کے بعد فرگانہ اور ھراشر کے سفیر دوبارہ نذر گذران نے
دربار مین گئے اور دونسے چھیاسی مسیحی مین قبچاق کا سفیر پیشکش لیکر حاضر ہوا القصہ ۱۹۰ سنہ
مین اس فغفور کا انتقال ہوا اور اوسکا بیٹا ھی ٹی قائم مقام ہوا اور زن مریدی مین باپ کا
اوستاد نکلا اوسکی جورو خوشرو اور بدخو گویا شوہر کی خاوند تھی اور جو چاہتی سو کرتی بلکہ
آدمی کے خون سے رغبت رکھتی تھی اور اپنے ہاتھون سے لوگونکے ذبح کرنے کا شوق
اوسکے دل مین نہایت تھا جو نھین شوہر اوسکا مسند نشین ہوا فغفور متوفی کے چچا وزیر اعظم کو
اس عورت نے زن و بچے سمیت قتل کیا اور اوسکے بعد اپنی ساس کو تہ خانے مین بند
کرکے بی آب و دانہ مار ڈالا اور اپنی سوت کے بیٹے کو جو ولیعہد تھا ایک روز شراب پلاکے
بیہوشی مین ایسی ایسی باتین دشمنی کی باپ کے حق مین اوس سے کہوائین کہ فغفور نے بیٹے
اور اوسکی مان اور تمام کنبے کو ہلاک کیا غرض چند دن مین اس عورت مادر فطرت کا فریب
ظاہر ہوگیا اور بادشاہ کو ولیعہد کا ایسا رنج ہوا اور اوس چوڑیل پر ایسا غصے مین آیا کہ
طلاق دیکر فوراً خارج البلاد کیا اسی عرصے مین تاتاریون نے پھر رولا مچایا اور ختائیون
کو ایسا تنگ کیا کہ فغفور مجبور و رنجور خانگی اور خارجی رنجون سے ۳۰۶ سنہ مین مرگیا اور
اوسی خاندان کے ایک شہزادہ ہائی کو امرانے نیک نہاد اور عاقل سمجھ کر مسند پر

اور تاج بخشی کی وہ بھی قابلیت اسکی رکھتا تھا لیکن ہان کے گھرانے کے امرا جو سین والون کے قبل مالک تخت تھے اونکا زور ہوا اور سلطان ہان نے اپنے شہر مین اپنے کو فغفور بنایا اور رعایا پر لشکر جرار وقہار بھیجا اور اوسکے دار الخلافت کو چھین لیا اور اوسکو بھی قید کرکے منگایا یہہ ہونے کے ساتھہ ہی سلطان ہان جسکا نام لوسن تھا شہنشاہ کہلایا لیکن رعایا برایا بلکہ تاتار جو اغیار تھے اونھین بھی یہہ ناگوار ہوا کہ فغفور ایسے جلاد بد نہاد کے ہاتھون پھنسا تھا اور لوسن کے برابر خونخوار اور قہار اور جفاکار آدمی درندہ خصلت گرگ طبیعت ہزارون برس مین ایک آدہ پیدا ہوتا ہے اور اوس بدخصال کا حال یہہ تھا کہ غصے مین دوست عزیز کو بے تامل اپنے ہاتھہ سے مارتا تو کیا قیمہ کرڈالتا تھا اور دشمن کو تو معاذ اللہ عجب طرح کی اذیت اور عقوبت سے مارتا تھا کہ احاطۂ بیان سے باہر ہے اور زبان ناطقہ اوسکی خونریزی کی تقریر مین لال ہے الغرض ایسے بدکردار اور نابکار کے پالے فغفور پڑا تھا کہ تاتاریون نے بھی افسوس کرکے سین کی فوج کی مدد کی اور لوسن کے لشکر کو شکست دی لیکن اس لڑائی کا نتیجہ یہہ ہوا کہ اوس جلاد نے فغفور کو سیہ پوش کیا اور تمام اکابر اور اصاغر کی دعوت کی اور فغفور سے سب کی خدمت مثل نفر کے کروائی اس حرکت سے اکثر کو رونا آیا اور لوگون کی طبیعت لوسن سے زیادہ پھرگئی غرض وہ ایسا ظالم زبردست تھا کہ جب اوس نے فغفور کو بری موت سے ہلاک کیا تب بھی کسی سے بجز اسکے کچھہ نہو سکا کہ سین کے دوسرے ایک شہزادہ مینگ ٹی کو لوگون نے اوبھارا اور فغفور کا خطاب دیکر لوسن کے مقابلے مین کھڑا کیا لیکن چند روز مین مینگ ٹی کے پاس نہ خزانہ نہ لشکر رہا اور جب اوس بدبخت نے دیکھا کہ کوئی اپنا بیگانہ مصیبت کا ساتھی ایک نہ ہوا اوس نے اپنے کو لوسن کے حوالے کردیا اور بھرے دربار اوس نے مینگ ٹی سے سجدہ کروایا اور نفر کی طرح تخت کا پایہ پکڑوا کے گھڑا رکھا تب ایک وزیر بیتاب ہوکر ڈاڑھین مارکر رونے لگا یہانتک کہ شدت

غم سے بیہوش ہوکر گر پڑا یہہ دیکھتے ہی وہ قصاب پر قہر ہوا اور تخت سے اوتر کے
اوسکو اپنے ہاتھہ سے ذبح کیا اسی طرح پر ایکروز شکارگاہ مین لوسن نے مینگ ٹی کو
سپاہی کا عہدہ اور پوشاک دے کے اپنی سواری کے آگے دوڑاتا تھا کہ ایک
شخص دیکھکر اوسکے گلے لپٹ گیا اور ہائے انقلاب روزگار کہکر پھوٹ پھوٹ کے
رونے لگا غرض وہ بھی فوراً جانسے مارا گیا القصہ جب لوسن نے دیکھا کہ بلوا سے
عام کا نقشہ بندہا ۳۱۸ عیسوی مین اوس نے مینگ ٹی کو قتل کیا اور اوسی بیچارے
کے مرنے سے سین کا گھرانا ختم ہوگیا

نوان باب

ٹنگ سین کے خاندان کے بیان مین

جب مینگ ٹی اسطرح لوسن کے ہاتھون مارا گیا ین ٹی جو ٹنگ سین کے خاندان
شاہی سے اور امیر الامرا فوج شاہنشاہی کا تھا وہ سب کی رضامندی سے فغفور کہلایا
اسی عرصے مین وہ کافر بے پیر لوسن فِي النَّارِ وَالسَّقَرِ ہوا اور اوسکا بیٹا لوسان
اپنے خاندان کے تخت سلطانی پر جابیٹھا غرض اوسکے گھر کا وقت زوال اور روز
انتقام کا آن پہنچا تھا ورکین چین ایک امیر کبیر نے موقع پا کے ہان کے تمام زن و
مرد و اطفال سب کو تہ تیغ کیا اور لوسن کی قبر کو کھدوا لاش اوپر نکلوا کر میدان مین چیل
کوون کے لیے پھکوا دی یہہ حال سنکر ہانگ کا سپہ سالار آیا اور کین چین کو زن و
بچے سمیت مارا اور اپنے خاوند اور اوسکے اقربا ؤن کے خون کا بدلا لیا یہہ سب خونریزی
اور ظلم و بدعملی دیکھکر فغفور کو بڑا رنج ہوا اسلیے کہ بہت بدی پرہیز اور رحم دل تھا آخرالامر
جب دوسرے سلطان نے اپنی سرحد مین دعوی فغفوری کا کیا بادشاہ نہایت دلگیر ہوا
اور چھہ برس کی سلطنت کے بعد ۳۲۳ مسیحی مین کوفت سے مرگیا * اوسکا بیٹا مانگ ٹی
تخت فغفوری پر بیٹھا تو صحیح لیکن صرف نام ہی کا مالک تھا کیونکہ چارون طرف سے

سلاطین باغی ہو رہے تھے غرض اخیر کو بیشتروں پر ظفریاب ہوا اور کئی ایک کو قتل
بھی کیا اور اگر زیادہ جیتا تو اغلب تھا کہ تمام مملکت کو امن و آسایش دیتا لیکن تین برس کے
بعد سنہ مین اوس نے انتقال کیا اور اوسکا بیٹا چینگ ٹی پانچ برس کا تخت پر بیٹھا
اوسوقت بلوا ہوا اور ہر سلطان نے قصد تخت نشینی کا کیا غرض فغفور ستو نے
ایسے ایسے سپہ سالار کو سردار فوج کیا تھا کہ کسی سے کچھ ہو نہ سکا اور چینگ ٹی
نے بھی کسیکو نہین ستایا اور نہ اپنی طرف اونکو متوجہ کیا وہ سب آپس ہی مین لڑتے
جھگڑتے رہے اور فغفور کو ایذا دینے کی فرصت نہ پائی سنہ مین چینگ ٹی کا انتقال
ہوا اور اوسکا بیٹا کانگ ٹی تخت پر بیٹھا لیکن دو برس مین مرگیا اور اوسکا بیٹا دو برس کا فغفور
کھلایا اور چودہ برس تک اوسکی مان نائب سلطنت رہی غرض جب ہیتی کی عمر سولہ برس کی
ہوئی خود مختار ہوا اور مان کے ہاتھ سے زمام حکومت چھین لی سنہ مین اوسکا انتقال
ہوا اور کی تی اوسکا بیٹا مسند پر رونق افروز چار ہی برس رہا اور اپنی موت کا آپ ہی
باعث اسطرح سے ہوا کہ کسی مہنت نے ایک چیز اکسیر بقا کھکر اوسے دی اور کہا
کہ جب تک یہہ تاثیر نکرے اسی کی غذا کرو اور معمولی کھانا پینا چھوڑ دو فغفور باوجودیکہ
عاقل اور ذی علم تھا اسپر عامل ہوا اور چند روز مین ایسا تحلیل ہوگیا کہ اوٹھنے بیٹھنے سے
معذور رہا آخر کار جہان فانی سے ملک بقا کا راہی اوس اکسیر بقا کی بدولت ہوا سنہ
مین اوسکا بھائی تی ای فغفور ہوا وہ بہادر اور مدبر تھا اور جہان جہان بلوا ہوا کسیکو طول
کھینچنے ندیا بعض روایت سے کہ سنہ مین اوس نے انتقال کیا اور بعض کا بیان ہے
کہ امرانے اوسے اوسی سال بے تخت و تاج کیا اور کین وان پسر ین تی جس نے سنہ
سے کی مین بادشاہت کی تھی اوسکو تخت نشین کیا اور دو برس کے اندر ہی وہ بھی فوت
ہوگیا اور اوسکا بیٹا ہواوتی چودہ برس کی عمر مین مسند پر بیٹھا اور اوسکے سپہ سالارون
نے بیشتر سلاطین کو دبایا اور اون سے خراج دلایا اور ایک جس نے پورا سامان تخت

چین سے نے کا تیار کیا تھا او سکو شکست کامل دی اسی فغفور کو شاہ فرغانہ اہل ترک نے
کئی گھوڑے بہت تحفہ نذر دیے اور چونکہ اوس دیار کے جانور تمام صفات اسپی مین
موصوف ہین تو یہ گھوڑے کیسے چیدہ ہونگے ✤ جب سب طرف امن وچین ہوا
فغفور نے عیش وعشرت مین اپنے کو ڈالا ایک شب زیادہ مخمور ہوکر اوس نے بی بی
سے ہنستے ہنستے کہا کہ جب تو تیس برس کی ہوگی تجھے طلاق دونگا اور کسی جوان چھوکری
کو ہم بستر کرونگا یہہ سنکر اوس عورت کو ایسا غصہ ہوا کہ زیادہ شراب پلا کے اوسی تکیہ
فغفور کا گلا گھونٹ کے اوس نے مار ڈالا ✤ ۹۶سنہ مین اوسکا بیٹا کانٹی تخت نشین ہوا
اور ایسا مجہول اور کاہل مطلق نکلا کہ محل سرا مین شب و روز پڑا رہتا تھا اور سلطنت کی کچھ
خبر نرکھتا تھا لیکن وزرا اور درباری امرا نمک خوار اور فوج کے سب سردار جان نثار تھے
اسلیے کچھ پیچ نہ پڑا اور تخت نہ چھن گیا اور ایک مشیر کی تدبیر کا اور دوسرے کی شمشیر کا
ایسا شہرہ تھا کہ سیلان دیپ یعنے لنکا کے بادشاہ نے بطور نذر کے ایک پتلا شبیہہ
گوتما بودہ کا الماس کا فغفور کو بھیجا ✤ اسی عہد مین ایک شخص نام لی آؤ صوبہ نانکینگ مین
ایسے غریب کے گھر پیدا ہوا کہ جب اوسکی مان درد زہ مین مرگئی اور باپ نے
کوئی صورت پرورش کی نہ دیکھی تب اوس نے بچے کے مرجانے کی خواہش سے
اوسے کپڑے مین لپیٹ کر گھر کے ایک کونے مین بے تکلف پھینک کر اور موت
کے حوالے کرکے گھر سے نکل کے چلا گیا اتنے مین اتفاق سے ایک عورت نیک
سیرت آگئی اور بچے کو پالنے کے لیے اوٹھا لے گئی جب بڑا ہوا وہ لڑکا عجب
طرح کا ذہین اور چالاک نکلا اور مکتب خانے مین سب لڑکون سے سبقت لے گیا
لیکن دھرم مان اوسکی ایسی غریب تھی کہ لڑکا جوتے کی دوکان پر بیٹھا اور دونون
کی اوقات اوسی پر موقوف تھی غرض طبیعت اوس نے اور انداز کی پائی تھی نعلین
فروشی اوسکو سخت ناگوار معلوم ہوتی تھی اور مان کی آنکھ بچا کے دوکان سے

بھاگ جاتا اور محلے کے لونڈون سے کُشتی لڑتا پھرتا تھا بعد چند روز کے سپاہیون
مین اوسنے نام لکھوایا اور ایسا بھادر اور نڈر نکلا اور ایسا ایسا کام کیا کہ دن بدن عمدے
بعد عمدہ و مرتبے پر مرتبہ اوسکو ملتا گیا اور جب اوسنے ایک بڑے سمندری ڈکیت
کو مارا جس نے تمام ملک اور فوج اور بحر کو مدتون تنگ کر رکھا تھا خطاب محافظ
سلطنت کا اوسے ملا اور پایے تخت کے امرائے کبار سے ہوا اور وہان پہنچکر ایسی
تدبیرین اوس نے کین اور فکرین لڑائین کہ اوس پر اگر فغفور عمل کرتے تو تمام سلاطین
باجگذار اور تابعدار ہوتے اس پر بھی جس نے ذرا سر اوٹھایا لی آو نے پھر ایسا دبایا کہ
دوبارہ گردن کشی کی نوبت نہ آئی القصہ یہہ سب کام محافظ سلطنت نے کیا لیکن
فغفور بہت دفعہ اوس سے وعدہ خلاف ہوا اور اوسکو ایسا بگاڑا کہ اوس نے لوگون کو
اشارہ کردیا کہ وقت فرصت فغفور صاف کیا جاوے اور وہ کذاب جیتا نہ رہنے پاوے
سنہ ۱۸ مین کان ٹی کا گلا محل سرا مین گھونٹ دیا گیا اور اوسکے ماموں کنگ ٹی کو محافظ
سلطنت نے تخت دیا اور آپ خطاب سلطان سنگ کا لیا اور فغفور کے گھرانے
والونکو ایک ایک کرکے تمام کیا اور اخیر مین جب اوس نے دیکھا کہ کنگ ٹی دن
بدن مدبر ہوتا چلا اوس نے جلاد کو فغفور کے مارنے کے قصد سے بھیجا لیکن جب وہ سامنے
آیا اس قدر رعب شہنشاہ کا اوس پر غالب ہوا کہ گڑگڑا کے اوس نے جان بخشی چاہی
اور سلطان سنگ کی جس قدر بات تھی سب کھول کر کہدی جب یہہ خبر لی آو کو پہنچی بغاوت
کی فوج تھارا اور لشکر جرار لیکر وہ آیا اور دار الامارة کو محاصرہ کیا فغفور بد حواس ہوا اور
ایلچی اوس نے بھیجا کہ اگر شہنشاہی کی خواہش ہے تو آپ لیجیے اور اگر تھوڑی سی
زمینداری اوقات بسری کے لیے نہ بھی دیجیے تو صرف جان بخشی کیجیے اس درخواست
کو سلطان نے قبول کیا اور شہر کے باہر اپنے معسکر مین لکڑی کا تخت بنایا اور جب
فغفور آیا اور اوس پر بیٹھا سلطان سنگ نیچے کھڑا ہوا اور فغفور کا استعفا تاج و تخت اور خطاب

فغفوری سے با آواز بلند پڑھا بعد اوسکے خود کنگ ٹی کا ہاتھ پکڑ کے نیچے اوتار دیا اور
آپ تخت پر بیٹھ کر فغفور سے سجدہ و سلام موافق دستور کے کروایا اور زمرۂ سلاطین باجگذار
مین اوسکو داخل کر دیا اور یہی خاتمہ سین یا ٹنگ سین کے گھرانے کا ہوا + بعد اس
گھرانے کی تباہی کے ملک ختا مین دو بادشاہ ہوے ایک کے قبضے مین بالکل
صوبہ جات شمالی آئے اور دوسرے کے اختیار مین جنوبی صوبجات رہے + اِن
ایام کو ختائی مورخ نان پی چاؤ کہتے ہین اور شمالی تخت کے مالک چار خاندان تھے
اور جنوبی تخت پر پانچ گھر کے بادشاہ بیٹھے مختصر حال یہ ہے کہ ٹوپا یعنے خواتین تاتار کی
جب قوت بڑھی ملک ختا مین اونکی یورش ہوئی اور چند پرگنے اونکے قبضے مین رہے
اور فغفوروں سے اکثر نوبت جنگ و جدل کی آئی غرض جب ٹنگ سین کا گھر بگڑا اور
بچی بچائی قوت و قدرت فغفوروں کی زایل ہوگئی یہہ تاتار سب دفعۃً بالکل شمالی صوبجات
کو قبضہ کر بیٹھے اور لقب ٹوپا کا تبدیل کرکے گوئی کہلانے لگے اور یہہ وسی ایام مین واقع
ہوا کہ جب سین کا گھرانا تخت فغفوری کا مالک صوبہ نان کین مین ہوا تھا اس خاندان
گوئی کی تین تقسیمین تھین غرض سب تاتار اور اونکی عہد دولت مین بجز کئی امر کے جو ذیل مین
مذکور ہین ایسی کوئی بات وقوع مین نہین آئی جو قابل تحریر کے متصور ہووے اور صرف
یہی یاد رکھنا چاہیے کہ ۵۱۱ سنہ مسیحی مین شاہ ایران نے رشتۂ محبت کو بحال رکھنے
کے واسطے سفیر بھیجا اور پانچ برس کے بعد دوبارہ وہین سے سفیر آیا اور چار سو
اٹھتر سنہ مین ایران کے سوا اہل ختن کوریا وغیرہ کے وکلا بھی آئے غرض اسی طرح
سے اکثر دفعہ اطراف و جوانب سے تاتاریوں اور سلاطین ایام شادی و غم مین سفیر و نذور
بھیجا کرتے تھے القصہ ۵۸۱ سنہ مسیحی مین گوئی کے گھر سے شمالی تخت لیا گیا اور خاندان
پی سی قائم مقام ہوا اور یہہ لوگ ۶۱۸ سنہ تک رہے اور وکلا ادھر اودھر کے ملکون
کے آیا کرتے تھے آخر کو اوسی سنہ مین ہوچو کا خانوادہ اونکی جگہہ مالک تاج ہوا اور

چوبیس برس اونکی ریاست رہی اور کوئی واقعہ ایسا اونکے عہد مین نہین ہوا کہ اوسکی تحریر
سود مند ہووے بعد اوس کے خانوادہ ہولیانگ کی نشست تخت شمالی پر تینتیس برس تک
رہی اور اونھین لوگون کے عہد دولت مین بالکل ختا پر خاندان سو مالک ہوا چنانچہ اوسکا حال
تفصیل کے ساتھ آگے بیان کیا جاوے گا انشاء اللہ تعالیٰ

دسوان باب

سنگ کے خاندان کے بیان مین

جب دو تقسیمین ملک ختا کی ہوگئین جسکا اشارہ باب سابق مین ہوا تو جنوبی تخت پر خانوادہ
سنگ بیٹھا اور اوس خاندان مین جتنے خونخوار مردم آزار بادشاہ ہوے اور گھرانون مین
دو ہی ایک ایسے نفرت زدہ خلق تھے اور ۵۹ برس کے دور مین کم ہوتا ہے کہ اتنے اور ایسے
جلاد بیداد اور بدنہاد دنیا کو گندہ کرنے اور خلق خدا کو ستانے دفعۃً مثل بلیات کے نازل
ہوتی ہین خیر یہہ بھی اتفاق قابل یاد رکھنے کے ہی اگرچہ اکثر بھی ہوتا ہے کہ بہت ہی بد اور بہت
ہی نیک لوگ سو برس مین دو ایک سے زیادہ نہین دکھائی دیتے ہین القصہ جب اخیر بادشاہ
سینگ کے گھرانے کا جس کے بے تاج ہونے اور ریل چل مچنے سے ختا کی دو تقسیمین ہوگئین
تخت سے اوتار اگیا اور لی آو نبرد زشمشیر جانشین ہوا جیسا کہ بیان ہوا ہے تب نئے فغفور
نے اپنے تمام دوستون کو سرفراز کسی کو عہدے کسی کو روپے سے کیا اور اپنی دھرم
مان جس نے اوسکی پرورش کی تھی اور تولد کے وقت جان بچائی تھی اوسکو والدہ بیگم خطاب
دیا اور محل مین بہت کر و فر اور احترام کے ساتھ داخل کیا غرض اپنے دشمنون کے ساتھ ایسا
سلوک ہوا کہ ہر ایک سے الامان کہلایا اور اوس بے بس و بیکس کنگ ٹی کو بعد چند روزون
کے زہر دلوایا ۔ اگرچہ اوس طرف سی اپنے کو خاطر جمع کیا لیکن اس خون ناحق کے بعد
تھوڑے دن بچا اور وقت مرگ چونکہ ولیعہد کم سن تھا اوسکی نیابت مین اور حفظ سلطنت
کے لیے چار وزیر عاقل اور نمک حلال کو مقرر کیا اور ۴۲۲ء مین دنیا سے رخصت ہوا ۔

شاونی موافق مرضی فغفور متوفی کے باپ کا قائم بمقام ہوا لیکن بس و زیرین و وزرا نے اوسکو قابل تخت
کے نہ سمجھا اسلیے کہ امور سلطنت مین غفلت کرتا تھا اور ہمیشہ شکارگاہ مین رہتا تھا اوسکی جگہہ مین اوسکے چھوٹے
بھائی وان تی کو بٹھایا اور یہہ بہت مدبر اور نیک نہاد تھا اور علم کا سواد رکھتا تھا اور شعرا
کی قدر کرتا تھا اور علما کو عہدۂ جلیلہ دیتا تھا اور اوس نے بہت سے مدرسے بنوائے اور علم کا
چرچا خوب بڑھایا ٭ لامہ گروہ کے مذہب کا بڑا دشمن تھا اور کئی دفعہ حکم دیا کہ اونکی دیورے بند
کیے اور پوجاری نکال دیے جاوین لیکن ایسا ستارہ اون لوگون کا چمکا ہوا تھا اور اس قدر
تابعدار عوام الناس کو بنا رکھا تھا کہ فغفور نے ثانی فرمان اوس امر مین بلوے کے خوف سے
جاری نہ کیا ٭ فغفور کے دو بیٹے لوچو اور لوسن چونکہ بد اطواریان کرنے لگے باپ نے تنبیہہ
کی اور بہت خفگی فرمائی اسپر اون لوگون نے تاو کے ایک ساحر نجاری کو بلوایا اور باپ کو
بس مین کرنے کی خاطر اوسپر جادو شروع کیا یہہ خبر جب فغفور کو پہنچی زیادہ آزردگی اوسکو
ہوئی اور بیٹون کو بلوا کر بڑے بیٹے سے کہا کہ دوبارہ اگر ایسا امر تم سے وقوع مین آویگا
مین بری طرح پیش آؤنگا اور ولیعہدی سے تمکو خارج کرونگا یہہ سنکر وہ بدنہاد ڈرا کہ شاید بادشاہ
عاق کرے اور دھمکی کے موافق پیش آوے اس لحاظ سے چپکے کئی ہزار آدمی کو باہم متفق کرکے
ایک روز باپ کے محل سرا مین گھس گیا اور ایک سپاہی کے ہاتھ سے بوڈھے کو قتل کروایا
چھوٹا بھائی برہم ہوا اور اوس بدکیش کی فوج کو اوس نے ہٹا دیا اور جب لوچو پکڑا گیا اوسے
قتل کروایا اور جتنے ساتھی اوس لعنتی کے تھے سب کو معہ زن و بچہ فغفور نے مار ڈالا اور جس
سپاہی نے بادشاہ پر تلوار لگائی تھی اوسکے دس ہزار ٹکڑے ہوئے اور شاہراہ پر پھنکوا دیے گئے یہہ
جب تک سنئے فغفور کے دشمن رہے اور باغی ہر طرف سے دست بقبضہ موجود تھے اوسنے اور
بڑی سرگرمی سے بادشاہت کی لیکن جب دعویدار سلطنت کا کوئی نرہا اور امن چین ہوا فغفور
نے بھی رفتہ رفتہ اوس چستی و چالاکی کو جواب دیا اور عیش مین یہانتک مشغول ہوا کہ طاقت
جسمانی اور قوت روحانی رنڈی بازی مین سلب ہوگئی اور جان اونکے ساتھ ہی رخصت

ہوئی * اسیکے عہد مین سفیر ہند کے بعض رجواڑون کے اور بخارا کے دربار فغفور مین تحفہ
لیکر آئے تھے * سنہ مین اوسکا بیٹا فی تی تخت پر آیا اور ایسا بداطوار و مردم آزار نکلا کہ ختائی
مورخون کو شرم آتی ہے کہ اونکے بادشاہون مین ایسا بدکردار اور خونخوار پیدا ہوا * اس
ملعون نے بے تامل اور بیوجہ جسکو چاہا اپنے ہاتھ سے مار ڈالا اور اوس خونریزی سے ایسا
رعب سب پر ڈال دیا کہ کسیکا ہاتھ اوسپر جلدی نہ اوٹھا اور وہ بھی کسی کا اعتبار سواے
ایک خوجے کے جو اوسی کے قماش کا تھا نکرتا تھا آخرش اوس نے ایک روز موقع پاکر خاوند
کو صاف کر دیا * اس فغفور کا جانشین بھی عجب طرح کا ظالم تھا اور اپنے اقرباؤن کو ایک سرے سے
اوس نے تمام کرنا شروع کیا اور اٹھارہ بھتیجون مین چودہ کو مارا اور سواے انکے جس پر
خفا ہوا دم بھر جیتا نہ چھوڑا جب یہہ طور دربار کا ہوا ایک سردار ذوی الاقتدار وان کینگ تی
نے نوکری سے استعفا دیا اور اپنے گھر جا بیٹھا اس حرکت سے فغفور خائف ہوا کہ مبادا بلوا کرے
اس بہانہ سے اوس نے پیالہ زہر کا اوسکو بھجوا دیا اور نقل ہے کہ جب خدمتگار شاہی سامنے لایا
اور کہا کہ حضور کا حکم ہے کہ تم اسے پی جاؤ اوس بہادر نے بے تکلف اوٹھا کر پی لیا اور شطرنج
کی بازی جو اوسوقت کھیل رہا تھا اوس سے جبتک کہ ہلاہل نے اپنا عمل نہ کیا ہاتھ نہ کھینچا جب یہہ سانحہ
مشہور ہوا بلواے عام کا سامنا ہوا اسلیے کہ وہ سردار بہت نیک اطوار تھا اور اوس کے ہلاک
ہونے سے سب کو رنج عظیم ہوا لیکن غضب خلق کے ابر کی آمد سپہر سلطنت مین جو نہین شروع ہوئی
اور ہنوز انتقام کی آندھی نہین آئی تھی کہ فغفور مرض مہلک مین گرفتار ہو کر فی النار ہوا * سنہ
مین اوسکا جانشین سیم تی سب مردودون کا مردود ہوا اور بے خون کیے کھانا نہین کھاتا تھا
اور شہر کے بدمعاشون اور قلندرون کے ساتھ شبانہ روز صحبت رکھتا تھا اوسکو یہان تک
پاجیون سے شوق تھا کہ اپنے کو نفرے کا بچا مشہور کیا * ظالم بادشاہ سب اپنے دشمنونکو مارنے
ہی چاہتے ڈرتے ہین لیکن یہہ نابکار اوسکی روح پر خدا کی مار ایسا خونخوار تھا کہ سو پچاس خونیون کو
ساتھ لیے سڑکون پر دوڑتا پھرتا تھا اور جو سامنے آتا تھا بے تکلف اوسے مار ڈالتا تھا * ایکروز

سپہ سالار فوج مسمی ٹاؤچینگ دولت سرا کی ایک کوٹھری مین دوپہر کے وقت سو رہا تھا
کہ فغفور کا اودھر سے گذر ہوا اور سردار کی ناف کھولی ہوئی اوس نے دیکھی چپکے جا کے ناف کی
چارون طرف سیاہی سے لکیر کھینچدی اور اپنے مصاحبون سے یہہ بات کہی کہ کیا نشانہ میننے بنایا
ہے اس پر تیر لگانا چاہیے جونہین یہہ بات اوس کے منہہ سے نکلی سپہ سالار کی خیر ہوئی کہ لقندرون
مین ایسی ہنسی مچی کہ اوسکی آنکھہ کھل گئی فوراً فغفور نے تیر کو اوتار لیا لیکن سردار اپنے قتل کا سامان دیکھہ چکا
تھا اوس وقت چپکا رہا لیکن اوسی روز سے حضرت ظل شیطانی کی فکر مین رہا اور چند خوجون کو ملا کر بادشاہ
کو حالت نشہ مین پا کر گلا گھوٹ کر مار ڈالا یہہ سردار بہت نیک کردار تھا اور کبھی خاوند کشی نکرتا لیکن بڑے
بڑے غنیم کو اوس نے زیر کیا تھا اور فغفور کو تخت اوسی کے باعث سے ملا تھا اوسنے جب یہہ حال اوسکی
دیکھا کہ خاوند سب کچھہ فراموش کر کے ہنسی ہنسی مین اوسکی جان مارنے فقط لقندرون کو ہنسانے کیلیے
مستعد ہوا جی اوسکا چھوٹ گیا اور نفسانیت نے ورغلان کے اوسے اوس ظالم کا قاتل بنایا*
اس ماجرے کے بعد مرنے اوسی سپہ سالار کو فغفور بنانے کا قصد کیا اوس نے میم ٹی ایک متبنا شیم ٹی
کو شہنشاہ مسیحی مین گدی پر بٹھایا غرض دو برس کے بعد سپہ سالار کو دوستون نے ایسا سمجھایا کہ اوسنے
اپنے بنائے بادشاہ کو بے تخت و تاج کیا اور آپ فغفورون کے مسند پر جلوہ بخش ہوا الغرض اسیطرح
سنگ کا گھرانا باقی نرہا فقط

گیارہوان باب

سی کے گھرانے کے بیان مین

جب ٹاؤچینگ نے جلوس کیا لقب اپنا کاؤ ٹی رکھا اور خاندان اوسکا اس سبب سے سی کہلایا
کہ سنگ کے اخیر فغفور شیم ٹی جو اسی کا بنایا ہوا تھا اور اسی کے ہاتھون سے بگاڑا بھی گیا
اوس کے عہد دولت مین ٹاؤچینگ نے سی کی صوبہ داری لی غرض جب خود فغفور ہوا دار الخلافہ
شہزنان کین کو مقرر کیا غرض بعد مالک تخت ہونے کے صرف چار برس جیا اور اوس قلیل
عرصے مین رعیت کو اتنا آرام پونہچایا کہ جب مرگیا خورد و کلان سب نے دل سے غم کیا اور

خاص و عام کو افسوس ہوا کہ ایسے بادشاہ کو خداوند کریم نے خلق کی راحت رسانی سے کیون
اتنا جلد باز رکھا سنہ ۸۳ھ مین اوسکا بیٹا اوئی قائم مقام ہوا وہ حاکم نیک خو تھا لیکن اکثر اوقات
بطالت مین کاٹتا اور شکارگاہ مین رہتا تھا نقل ہی کہ ایک روز بادشاہ شکار کو نکلا اور سامنے
سبز کھیت کو دیکھکر تعریف کرنے لگا یہہ موقع مناسب پاکے ایک وزیر نے جواب دیا کہ
خداوندا گر اسی ایک بات کو تصور فرماوینگے کہ غربا کے عرق پیشانی سے یہہ کھیت
سرسبز ہوا تو اغلب ہے کہ شکار شوق سے باز رہینگے کیونکہ اون
بیچارون کی برس روز کی کیسی سخت محنت ایک گھڑی مین برباد ہوتی ہے جب شکار
کے تعاقب مین حضور کی سواری اسے پائمال کرتی ہے یہہ سنتے ہی فغفور نے سواری
پھیری اور اوسی روز سے شکار سے بھی طبیعت اوچاٹ کی یہی ایک نقل اوسکی تعریف مین کافی ہے
اسی بادشاہ کے عہد دولت مین ایک فیلسوف فان چینگ اہل دہر سے تھا اور روح اور جسم کی
یہہ مثال دیتا تھا کہ جسطرح چھری اور چھری کی باڑہ سے مناسبت ہے وہی روح اور جسم سے ہے
اور روح کوئی چیز مفرد نہین بلکہ جسم کے ساتھہ مرکب ہے اور تن سے جان کا نکل جانا ویسا ہی ہے
جیسا کہ چھری کی دہار مڑ جاتی ہے سوا اس قول کے تقدیر کا قائل تھا اور تدبیر کو تقدیر کے
آگے بیکار سمجھتا تھا غرض اس حکیم کے مذہب کو اکثر امرا اختیار پسند کرتے ہین حالانکہ بسبب دین بادشاہ
کے مخالفت کے ظاہر مین تقیہ کرتے ہین سنہ ۹۳ھ مین اوئی نے انتقال کیا اور اوسکا پوتا صغر
صغر سن مین دادا کا جانشین ہوا لیکن ایک امیر کبیر نام سولن حاکم اول ایک محکمہ عالی کا اوسوقت
بر سر حکومت تھا فغفور کو بچا دیکھکر تخت اوس سے چھین لیا اور اپنا لقب مینگ ٹی رکھا غرض
شمالی بادشاہ کو بہت ناگوار معلوم ہوا فوج لیکر اوئی کے پوتے کی مدد کو آیا اور سینگ ٹی نے
بھی سُتویَن ایک سردار بہادر اور جان نثار کو سپہ سالار بنایا اور لشکر دیگر مقابلے کو بھیجا لیکن
دونون فوجون کا سامنا ہنوز نہوا تھا کہ مر گیا اور اوسکا تیسرا بیٹا قائم مقام ہوا الغرض غاصب کی
فوج کو شکست ملی لیکن آپس کی میل تھی کہ اوئی کا پوتا اپنے تخت کو پھر پاوے خیر اسنے مین اوئی کا

بادشاہ بھی مرگیا اور اوسکے بیٹے نے باپ کے قصد کا پیچھا نکیا اور خصومت سے باز رہا
اصلی فغفور بیچارہ ایک کنارے پڑا تھا اور کبھی کبھی چند نمکخوارون کے زور پر دادا کی میراث
پھر پانیکا قصد کرتا تھا کہ اس عرصے مین ٹنگ ہوان ہو غاصب تخت نکے بیٹے نے اوس کے
سردارون کو بلالیا اور دوسرے بھائی ہوٹی کو بھلایا غرض سال بھر کے بعد وسکو بھی مارڈالا
اور سی کے گھرانے کے کسی اقربا کو زندہ نچھوڑا اور اسیطرح سے اپنے خاوند کو قتل کرکے
سنہ ۹ مین لی آنگ سے کے خانوادے کا پہلا فغفور کہلایا ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣

بارہوان باب

لی آنگ کے خاندان کے بیان مین ✣

اسیطرح سے جیسا کہ بیان ہوا لی آنگ اوٹی نے جنوبی سلطنت کو جو حقیقت مین فغفوری ملکت
تھی حاصل کی لیکن شمال کے بادشاہ نے قصد کیا کہ اوس سے تمام ملک چھینے اور شہنشاہ ہوجیے اور
اوس نے بھی علی ہذالقیاس سپاہی چاہا غرض دونون نے میدان لیا انھیں لڑائیون مین سے ایک
کی یہہ نقل ہے کہ شمالی بادشاہ کا سپہ سالار جو یانگ کے شہر عظیم الشان مین چند سپاہ چھوڑکر خود تمام
فوج کے ساتھہ میدان سے دور نکل گیا تھا کہ لی آنگ اوٹی نے اوس شہر کو محاصرہ کیا غرض بار وچند
بار ہا اوس نے ہلا کیا لیکن بسبب سپہ سالار کے جورو کی جرأت اور تدبیر کے دخلیاب نہو سکا اور
اور اوس غازیہ کا یہہ حال تھا کہ فصیلون پر تلوار لیے ہر جگہہ لڑتی پھرتی تھی اوسکا یہہ طور دیکھتے
ہی ہر سپاہی نے ایسی دلیری کی کہ طرف ثانی کی فوج عاجز ہوئی اور یہی صورت کئی روز تک
رہی کہ اتنے مین اوسکا شوہر مدد کو پہونچا اور غنیم کو ہٹا دیا جس سردار کی بی بی ایسی تھی اوسکے
شوہر مین بھی قابلیت اوسکی خاوندی کی تھی اور چونکہ لی آنگ اوٹی خود بہادر اور مدبر تھا دونون
مین برابر کی چوٹین چلتی رہین آخر کو اپنی اپنی حد پر دونون طرف کی فوج ہٹ گئی اور چند روز اسی
ڈھب کی صورت رہی اس عرصے مین ایک نوجوان کم عقل اور ناتجربہ کار وی کا سلطان ہوا اگر اوسکی بیگم
ہوشیار جیسی تھی ویسی نہوتی تو لی آنگ اوٹی شمالی بادشاہت کو اپنے زیر حکم کرتا لیکن ایسی بے

کہ شوہر کی سلطنت سنبھالے رہی اور جنوبی بادشاہ نے جب حملہ کیا ایسا جواب اوس نے دیا
کہ وہ بھی مان ہی گیا کہ ایک عہد مین دو بلاؤن کا سامنا پڑا غرض جسوقت اوسکے شوہر نے انتقال
کیا اور ہوشی کا نابالغ بیٹا قائم مقام ہوا بیگم نایب سلطنت ہوئی اور دربار کے وقت پردے سے
نکل آتی تھی اور تخت کے پہلو مین بیٹھکر حکم احکام جاری کرتی تھی چونکہ لامہ گروکے مذہب پر نظر توجہ
کی رکھتی اور تاؤ یعنے کنگ فوزی کی ملت والون کی قدر کم کرتی تھی ان لوگون نے فریب کرکے
اور یہہ تہمت دیکر قید کروایا کہ ایک وزیر خوبرو سے اوس سے آشنائی ہی غرض جو نہین زندان مین
ڈالی گئی ملک کی صورت بگڑی اور کسی کی تدبیر کام نہ آئی آخر جب تمام طرف کے فتور سے لوگ مجبور
ہوے بیگم کی مخلصی ہوئی اور پھر سابق بدستور اوس با شعور نے سب کو درست کیا اور لوگون کو اپنی
دانائی کے اظہار سے تعجب مین ڈالا اور دشمنون کو زیادہ رنجیدہ کرنے کے لیے اوس نے بالکل
پردہ اوٹھا دیا اور رنگین اور پرتکلف کپڑے پہنے اور سولہ سنگار کیے ہر وقت رہتی تھی
اتنے مین اوسکا بیٹا جو مر گیا تو امرا نے یہہ کہنا شروع کیا کہ اوسکے اشارے سے یہہ سانحہ ہوا تھا
جو نہین یہہ خبر اوسکے کان تک پہونچی اتنی آزردہ اہل دنیا سے ہوئی کہ سر منڈا کی فقیر ہو گئی فقیر تارک الدنیا
ہوکر خانقاہ مین جا بیٹھی اور دم مرگ تک پھر نہ نکلی ✤ شمالی بادشاہت مین یہہ نقشہ ہوا تھا کہ اوسی
عرصے مین لی آنگ اوٹی کو یہہ خبط ہوا کہ بودہ کے پوجاری ہو جیے اور شب و روز پنڈتون کی
طرح معبد مین آسن مارے پوجا کیجیے یہہ حماقت جو ہین سوجھی جانور مارنے اور گوشت کھانیکی
امتناع تمام مملکت مین کیے گئے اور بادشاہ نے خود اپنے لیے ساگ پات کی غذا ٹھہرائی
اور اس واہیات مین اوقات کاٹنے کا یہہ نتیجہ ہوا کہ سلطان تومی نے ناک مین دم کیا اور ملک
اوس خبطی کا برباد ہوا اور اوسی کے سردار ہوکینگ نے بلوا کیا اور دار الخلافہ کو لوٹ لیا اسیطرح
سے عجب طرح کی خونریزی تمام ختا مین آپس مین ہوئی غرض جب بادشاہ کو ہوش ہوا اور اوس نے
دیکھا کہ یہہ سب اوسی کے سبب سے تھا تو غم اور شرم کے صدمے سے ۵۴۹ھ مین بعد اڑتالیس برس
کی بادشاہت کے اوس نے انتقال کیا اور اسی کے عہد مین ختن اور سیلان دیپ یعنے لنکا

اور بحر مشرق کے جزائر اور تاتار اور ایران وغیرہ کے سفیر تحفہ لیکر دربار مین اکثر حاضر ہوئے تھی +
کینگ وانگ ٹی اوسکا تیسرا بیٹا جانشین ہوا لیکن اوس باغی سردار ہوکنیک نے بادشاہ کو مار ڈالا
اور قصد تخت چھین لینے کا کیا غرض سردار شن پاسن کے ہاتھون سے خود مارا گیا اور ین ٹی خاندان
لی آنگ سے ایک شہزادہ سنہ ۵۲ مسیحی مین مسند نشین ہوا + یہہ بادشاہ بھی عاشق اکسیر بقا کا تھا
اور رات دن اوسی کے اذکار مین تاؤ کے گروہ کے ساتھ بیٹھا رہتا تھا غرض یہہ حال جب اوسی
سردار شن پاسن نے دیکھا بلوا کیا اور بادشاہ کو مار کر ین ٹی کو اوسکی عوض بٹھایا اور فغفور نے اپنے
بھائی کے قاتل کو وزیر اعظم بنایا غرض اختیار کل شن پاسن کے ہاتھ مین تھا اور بادشاہ نے بھی
دیکھکر اپنے کو تولا اور جب ضعیف پایا تاج و تخت بھی اوسکے حوالے سنہ ۵۵ مین کرکے گوشے
مین جا بیٹھا اور اسیطرح سے لی آنگ کے خانوادے سے جنوبی بادشاہت چھن گئی + کنگ ٹی کے
عہد مین شمالی بادشاہت مین بلوا ہوا اور سنہ ۵۶ مین وزیر اعظم نے تاتاری خانوادے کو بے تخت
و تاج کیا اور اوسکی ڈیرہ سو برس کی ریاست چھین کر ختا سے نکال دیا غرض شاہنشاہ کا خطاب لیا اور فقط
سلطان کھلایا +

تیرہوان باب +

چین کے خانوادے کے بیان مین

جلوس کرتے ہی شن پاسن نے سب گویتے بھانڈ بھکتیے بھانمتیون اور لولیون کو دربار سے
نکال دیا اور جیتے جی کبھی نہ گانا سنا نہ ناچ دیکھا نہ زیادہ کر و فر سے رہا اور رعایا کو آرام پہونچایا
سنہ ۵۹ مین مرگیا غرض قبل انتقال کے اپنے بھتیجے ین ٹی کو تخت سونپا اور اوس نے بھی نصیحتونکے
مطابق عمل کیا چنانچہ لڑائی بھڑائی یا اور کسی طرح کے اتفاقی امور مین زیادہ اخراجات کی سبیل اپنی
خاص تحویل سے کرتا تھا اور رعیت سے افزود خزانہ مثل دوسرے بادشاہون کے نہین لیتا تھا
سنہ ۶۶ مین اس فغفور عادل باشعور کا انتقال سات برس کی ریاست کے بعد ہوا اور اوسکا بیٹا پی
شن صغر سن مین تخت پر برائے نام بیٹھا کیونکہ اختیار کل اوسکے چچا چین ہن کے ہاتھ مین تھا چند

روز مین سلطنت کے غنیمون کو سرکر کے خود باغی ہوگیا اور بھتیجے سے تخت چھین لیا * ین ٹی کا
بھائی سی اِن ٹی اوس بعد چودہ برس تک تخت پر بیٹھا اور اوسکے عہد مین مغلون اور بعض اطراف کے
ملکون کے سفیر آے غرض ۸۳۵ھ مین اوس نے فوت کی اور اوسکے بیٹے ہاوچی نے تخت نشین ہوکر
اپنے کو عیش و عشرت مین ڈالا اور رنڈیون اور خوجون کی صحبت مین شب و روز رہنے لگا اور
ایسا ایسا باغ آراستہ کیا کہ تمام عالم کا سامان عیش وہان افراط سے مہیا تھا لیکن چونکہ مردم آزار
نہ تھا اور ظلم فقط اپنے نفس پر کرتا تھا رعایا کا بلوا نہوا مگر سُوئی کے خاندان کا سلطان یم کیانگ
بڑا مدبر تھا اور رفتہ رفتہ ایسا زبردست ہوا کہ آخر شش تخت فغفوری پر اوس نے دانت لگایا اور
جس حال مین کہ شہنشاہ کا دربار حرم سرا اور مشیر خاص خواجہ سرا تھا بے تردد فوج لیے سلطان سوئی
چلا آیا اور فغفور اور بالکل اوسکے خاندان والون کو گرفتار کیا اگرچہ ون سب کی جان بخشی اوسنے
کی لیکن تخت اور تمام املاک وس نے لے لی اور اتنی مدت کے بعد پھر تمام ملک ختا ایک شخص
کی تحت مین آیا اور یم کیانگ نے اپنے خانوادے کو سُو کا نام دیا * ختا کے نامی فغفورون مین
اوس شخص کا نام درج کرنا چاہیے اسلیے کہ بہادر اور مدبر اور غریب نواز اور عدل گستر اور عالم
اور شاعر کا قدر دان اور خاص و عام کو راحت رسان تھا * اس جاہ و جلال پر پہلو مین خلجہ
تھا کہ دونون بیٹون مین نہ فقط نا اتفاقی تھی بلکہ دشمنی جانی تھی سوا اسکے محل سرا مین ایک جورو کے قتل پر
دوسری مستعد تھی اور ایک حرم سے دوسری کو سَید تھی یہانتک کہ سوتون مین بگاڑ ہوا
اور ولیعہد پر چھوٹے بھائی نے ایسا فریب کیا کہ فغفور نے ولی عہدی سے اوسکو خارج کیا اور چھوٹے
کو اوسکے عوض تجویز فرمایا لیکن بادشاہ نے بڑا دھوکا کھایا اور چھوٹا بیٹا ایسا بدوضع تھا کہ باپ
کی حرم پر اوسنے قصد کیا اور نہایت مغرور ہوگیا اور باپ کی شان مین طعن طعن بکنے لگا
غرض مرتے وقت فغفور ان حرکتون سے خبردار ہوا اور بڑے بیٹے کو گدی دینے کو بلوایا لیکن
اوسکے پونہچتے پونہچتے حالت افسوس مین انتقال کرگیا بلکہ بعض مورخ کی روایت ہے کہ
چھوٹے بیٹے ین ٹی نے باپ کو سینے پر چڑہ کے مار ڈالا غرض جو ہو یہ بیشک ہے کہ باعث

وہ اوس کی موت کا ہوا اور اس صورت مین خواہ روح کو خواہ تن کو ایذا دے کے مطلب
رسان ہوا تو پدرکش دونون طرح سے اوسکو کہنا درست ہے + بھر حال باپ کے مرتے ہی
وہ گدی نشین ہوا اور فورا بڑے بھائی کو گلا گھونٹ کے مارڈالا اس ماجرائے شگرف کے بعد عیش
مین ین ٹی نے اپنے کو مشغول کیا اور باغون مین ہزار ہا رنڈیون اور خوجون کو لیے سیر کرتا رہتا
اور شب و روز ناچ اور رنگ مین اوقات ضایع کرتا تھا چنانچہ اوسکا حال راقم نے پہلی جلد مین
تفصیل کے ساتھ لکھا ہے غرض تمام عمر مین بھی ایک بہتری رعیت کے حق مین اوس نے کی
کہ جب عیش سے سیری ہوئی اور سب طرح کے چرچے سے فراغت ملی بہت سی نہرین اوسنے
بنوائین اور تجارت کو بڑی سہولت ہوئی غرض اسی ایک کار خیر پر اوسکی نیکی کا خاتمہ ہوا اور
جنگون مین بھی جنگ اوس نے کی کہ جب کوریا کے ملک کا بادشاہ جو ہمیشہ سے باجگذار رہتا تھا
کشیدہ خاطر ہوگیا اور خزانہ ندیا تو خود فغفور فوج لیکر گیا اور اون باغیون کو تادیب دیکر معمولی
خراج لیا سوا اسکے جزایر لوچو کو اوس نے سر کیا جسکا حال اسی جلد مین آگے لکھا جاویگا غرض ان
سب لڑائیون کے بعد جب دار الخلافہ مین اوس نے عود کیا تو مملکت کو فتور اور آشوب سے
بھرا دیکھا اور ان باغیون مین سے لی یان سب سے زبردست تھا اور اوس نے فغفور کے ایک
پوتے کو تخت پر بٹھا کر آپ وزیر اعظم بنا اور دو مہینے مین ین ٹی کو مروا ڈالا + بعد دو برس کے
جب اوس نے دیکھا کہ فغفور اکثر امرون مین خلاف مرضی کے مرتکب ہونے لگا اوسکو بے تخت
و تاج کر کے ین ٹی کے دوسرے پوتے کو گدی نشین کیا غرض بعد چند روز کے نفسانیت نے
لی یان کو ایسا ورغلانا کہ خود مسند پر اوس نے جلوس کیا اور کانگ ٹی کو مروا ڈالا اسطرح
سے راوی کا بیان ہے کہ سنہ ۶۱۹ع مین سُو کے خانوادے کا خاتمہ ہوا +

چودہوان باب

تانگ کے خانوادے کے بیان مین

لی یان کو نیک فغفورون کے زمرے مین داخل کرنا مقتضائے انصاف ہے اسلیے کہ بڑا

عدل خلق پرور اور مردم شناس تھا اور بہادری مین یکتاے عصر اور سپہ گری مین مستثناے روزگار
تھا تاتار کی قومون پر بار ہا ظفریاب ہوا اور بخارا نے خورد پر قابض ہوا اور سمرقند اور قبچاق
کے والیون نے اوسے نذر گذرانی * اپنی نیک ذاتی سے سب کو اوس نے راضی رکھا جب
مرگیا رعایا کو بڑا غم ہوا اوسی سنہ مین اوسکا بیٹا تائی شانگ قائم مقام ہوا اور بہادر اور اولی العزم
نکلا یہانتک کہ ولایت ایران کی سرحد تک اپنا حکم اوس نے جاری کیا اور تبت بزرگ کی قوم
سے اور والی قبچاق سے اوس نے خراج لیا * تیئیس برس اوس نے سلطنت کی اور اوسی کے
عہد مین غالب ہے کہ دین اسلام کا رواج ختا مین ہوا چنانچہ ختائی مورخ مسلمانونکو ھواھی ھو
کہتے مین اور یہی لقب اوس قوم تاتار کا تھا جسنے پہلے اسلام کو قبول کیا تھا * ۶۳۸ سنہ مین یزدگرد
شاہ ایران نے فغفور کے پاس سپاہ اور خزانہ کی مدد کے واسطے سفیر بھیجا اوسوقت یزدگرد نے
خراسان مین اہل ترک کے پاس بہ سبب شکست کامل کے جو عربون کے ہاتھ سے ایک برس پیشتر
اوسے ہوئی تھی پناہ لی تھی مگر فغفور نے اوس قصے مین ہاتھ ڈالنا مناسب نجانا اور تسلی دیکر سفیر
کو رخصت کیا * ۶۴۱ سنہ مین شاہ ہند نے جسکا پایہ تخت جی پور تھا فغفور کے دربار مین سفیر بھیجا
اور اوسکے جواب مین برس دن کے بعد فغفور نے بھی تحفہ شاہ ہند کے پاس بھیجا اور اوجین کے راجہ نے
بھی نذر سفیر کے معرفت گذرانی اور خراسان اور ماوراء النہر اور روم قدیم اور کشمیر اور سلہٹ
اور نیپال کے والیون نے اپنا اپنا سفیر نذر لیکر بھیجا اور ہند کے شاہ مگدہ نے بھی تحفہ گذرانا اور
اوسکے برس روز کے بعد فغفور نے جو سفیر بھیجا تو شاہ مگدہ کا اوس بیچ مین انتقال ہو چکا تھا اور
ملک مین تہلکہ پڑا ہوا تھا اور اسی جہت سے اتفاق ایسا ہوا کہ ایک ہندی سردار نے فغفور کے
ایلچی کو گرفتار کرنے کا قصد کیا اوسکی خبر اوسکو پہلے سے مل گئی او تبت مین فوراً اوس نے پناہ
لی اور اطراف و جوانب سے فوج جمع کرکے انتقام کو آیا اور ہندیون کو شکست دیکر اوس راجہ کو
قید کرکے فغفور کے یہان لے گیا بعد اوسکے معلوم نہین کہ پھر کیا ہوا * ۶۴۹ سنہ مین اس فغفور کا انتقال
ہوا اور اوسکا بیٹا کاو چنگ تخت کا مالک ہوا لیکن عیش طلب اور آرام دوست اور زن مرید تھا

اور یہی عجیب جو واقع نے بیان کیا سبب اوسکی خیریت کا ہوا کیونکہ جو دو بہتی عاقلہ اور دور اندیش
تھی اور تمام امور سلطنت اوسی سے متعلق تھے اگرچہ فغفور کی والدہ بھی عورت مرد طبیعت تھی اور اکثر امور مین دخل
کرتی تھی لیکن ایسی خونخوار تھی کہ اگر فغفور اپنی بی بی کا عاشق نہوتا اور اوسکی بات زیادہ نہ سنتا تو ماں کے
ظلم سے بلوا ہوتا سواسکے اسی چل بڑہیا کو سلطنت کرنے کی یہہ ہوس تھی کہ جو نہین اوسکا بیٹا مرا اور پوتا
بیٹھا اوس نے برس روز مین اوسکو تخت سے اوتار کے آپ ہی مسند پر بیٹھی اور اگرچہ اس سلطنت کی وہ بڑی
مدبرہ اور خلق پرور تھی * ۶۶۴ سنہ مین فیروز شاہ ابن یزدگرد کو فغفور نے نامہ بخطاب شاہ ایران لکھا اور
چھہ سی چوہتر مین شاہ ختن اور فیروز شاہ ختا مین آئے اور پانچ برس کے بعد فیروز شاہ نے یزدگرد
فغفور کی نوکری کرنے کی درخواست اس مضمون کے ساتھہ کی کہ جس حال مین ہمارے آبا و اجداد کا تخت
چھن گیا اور کچھہ امید اوسکے پھر پانے کی نہ رہی اور ہمین محتاجی ایسی ہوئی کہ نان شبینہ متعلق آپ کی ذات سے
ہے تو مناسب یہی ہے کہ آپ کے کرم کے عوض ہم کچھہ خدمت کرین اور حلال کی روٹی کھائین فغفور
نے فوراً اپنی خاص پلٹن کا سپہ سالار فیروز شاہ کو مقرر کیا اور یہہ نقل اون لوگون کے واسطے عبرت
انگیز ہے جو باوجود حکومت نرہنے کے اغیار کی بخشش پر مدار اوقات رکھنے مین شرم نہین کرتے
اور محنت کرنا ننگ جانتے اور یہہ نہین سمجھتے کہ مردانگی کی یہی معنی ہین کہ اپنی قوت بازو کی روٹی
کھائیے اور دست سوال نہ پھیلائیے بقول ناسخ کے * بیت * سب کی خالق نے بنایا کاسہ
سر واژگون * آدمی اسپر بھی پیش آدمی سائل ہوا * ۸۰۰ سنہ مین جی سنگ جانشین ہوا اور
واجبی واجبی نہ زیادہ نیک نہ بہت بد نہ بیوقوف نہ عاقل بین بین مین مثل اکثر اہل دنیا کے تھا
اور اوسکے عہد مین کوئی امر ایسا قابل نہین واقع ہوا کہ اوسکا بیان ضرور ہووے غرض اوسکا بیٹا
ہین سنگ بڑا دانا اور عالم علما اور شعرا کا قدر شناس تھا اس سبب سے علم کا بہت چرچا پھیلا
لیکن آخر کو واللہ اعلم کیا مالیخولیا اوسے ہوگیا کہ اپنی جورو کو اوس نے ڈبو دیا اور اپنے بچون کو
خواہ مخواہ مار ڈالا لیکن اوسکی سزا ہاتھون ہاتھہ ملی کیونکہ ساری رعیت بگڑ گئی اور فغفور کو دار الخلافہ
سے بھاگتے ہی بن آئی لیکن وہ بعید تھے بادشاہ کی جان بچائی اور سرکشون کو قرار واقعی سزا دی

اس بغاوت کے بعد اہل تبت نے پھر زور کیا اور کئی پرگنون کو لوٹ لیا ان صدمون سے فغفور
کے بالیفو لیانے نزور کیا ملک ہلاک کر ڈالا ✤ اسی عہد مین اقوام عرب سے جو ماورالنہر مین تھے اور
خطائیون سے اکثر سامان جنگ جدال کا ہوا اور اگرچہ سنہ ۸۱۵ مین فوج ختا کو ایسی فتح حاصل ہوئی کہ عرب
سب مان گئے لیکن سنہ مین اونکا پھر زور ہوا اور بلوا کرکے ختن اور کاشغر اور اکسوا ور ھراشار کے قلعون
کو اپنے قبضے مین اونہون نے کرلیا مگر اسپر بھی فغفور کی جو بات تھی نہین گئی اور تین برس کے بعد ایران
کے گرد و نواح کے والیون نے سفیر بھیجا ✤ سنہ مین ھن سنگ کا بیٹا مسند پر رونق افزا ہوا
اور سات برس بیٹھا اور بجز ایک امر کے جب تجار عرب اور ایرانی نے شہر کانتان کو محاصرہ کرکے لوٹ مین
آگ لگا کے اپنے جہازون پر بھاگ گئے تھے اوسکے عہد مین سب طرف امن رہا سوائے اسکے بھی
ایک بات قابل تذکرے کے وقوع مین آئی کہ خلیفہ کے سفیر سب دربار مین تحفہ لیکر آئے اور سرفراز
ہوکر رخصت کیے گئے تھے ✤ سنہ مین ٹاسنگ تخت پر بیٹھا اور فتنہ پھر جاگا اور غنیمون نے سر اٹھایا
لیکن فغفور سب پر غالب رہا ✤ سنہ مین اوسکا بیٹا ٹی سنگ قائم مقام ہوا اور باوجود دیکھنے
حماقت اوسنے کی کہ خوجون کو پھر ثروت دی گویا پاؤن کی جوتی سر پر رکھی لیکن اقبال ایسا
زبردست تھا کہ باغیون اور تاتاریون کی یورشون سے کچھ نہو سکا اور ہارون رشید نے
اوسکے جاہ و جلال کا حال سنکر تحفہ بھیجا ✤ اوسکا پوتا سنہ مین مسند آرا ہوا وہ عالم اور عاقل
تھا یہہ دیکھکر خوجون نے ترغیب دے دیکر اکسیر بقا کا استعمال وس سے کروایا غرض جب
اوس جز اعظم نے ہلاکت کے قریب اوسکو پونہچایا بیہوش ہوگیا اور بالکل حضوری خواجہ سراؤنکو
اپنی مرگ کے قبل وسنے مروا ڈالا اور یہہ انتقام لیکر اون لوگون کا ہمراہی ہوا ✤ سنہ ۸۲۱ مین
اوسکا بیٹا ہین سنگ جانشین ہوا اور ختائی مورخون نے اوسکے ذمے یہہ قصور ٹھہرایا ہے کہ باپ
کے لیے فقط ایک مہینا اوس نے غم کیا حالانکہ تین برس کا ماتم لازم تھا سوائے اسکے عیاشی اور
کاہلی کا بھی الزام اوسکے سر رکھا گیا ہے غرض اکسیر بقا کے فقرے مین وہ بھی آگیا اور اپنے کو آپ ہی
تمام کیا ✤ سنہ مین اوسکا پوتا کینگ سنگ تخت پر بیٹھا اوس نے جلوس کرنے کے ساتھ ہی

قصد یہہ کیا کہ خوجون کو سب عہدون سے معزول کرے اور خاک مین ملا دیوے کیونکہ انہین لوگون
کے ورغلانے سے اوسکے باپ اور دادا کی جان گئی تھی لیکن اون نمکحرامون نے اوسکی طبیعت اپنے سے
برگشتہ دیکھکر ایک راتکو خواب مین اوسی م خفا کرکے مار ڈالا اوسکا بہائی ون سنگ چودہ برس فغفور رہا
اور خواجہ سراؤن نے اس عرصے کے بعد جو نہین دیکھا کہ اونکی حکومت مین کمی آنے لگی فوراً اوسکو مار ڈالا اوسکے
بعد وو سنگ تخت پر بیٹھا وہ بادشاہ نیک طبیعت اور عالی ہمت تھا اور ایسا مدبر کہ تبتیو نمین زرپاشی سے نفاق ڈلوا دیا
اور بیٹھا اون لوگونکا تماشا دیکھتا رہا کہ کسطرح سے وہ آپس ہی مین لڑتے جھگڑتے تھے اور ایک کا ایک سر کاٹتا
اور پرورش کی فرصت نہ پاتا تھا غرض ایسے دانا شخص کو معلوم نہین کیا فقرہ خوجون نے دیا کہ اکسیر بقا
کو اوس نے راحت سمجھا اور اوسکے استعمال مین اپنے کو ہلاک کیا * چونکہ تاریخ ختا سے ظاہر ہے کہ اس
بادشاہ نے فرمان پرقہر عیسائیونکے حق مین جاری کیا اور اونکے گرجون کو تڑوا ڈالا اور پادریونکو
ملک سے نکلوا دیا اسجہت سے ثابت ہے کہ عیسائی مذہب ختا مین اس ایام کے قبل عرصے سے رایج تھا
جب ووسنگ مرگیا خوجون نے ایک شہزادے ہن سنگ کو بیوقوف اور خبط الحواس سمجھکر تخت دیا اور
وہ بھی ایسا چالاک اور ذی ہوش تھا کہ جبتک اپنے کو مضبوط نہ دیکھا خوجون کے سامنے اُلّو بنا رہا
لیکن جب ایک وزیر روشن ضمیر اپنی مرضی کے موافق ملا فن و فریب کا پردہ اوس نے اوٹھا دیا اور
خوجونکی فکر مین چلا لیکن اون لوگون کا اختیار ایسا تھا کہ بادشاہ اور وزیر دونون کو ایک وقت اونھون
نے زہر دلوایا * ۸۶۹ء مین سینگ چانگ گدی نشین برائے نام ہوا کیونکہ فرمان بردار کا فرمان بردار
تھا اور جسطرح وہ زن مرید تھا محل والیان خوجون کی تابعدار تھین اور جس امر کو اونھون نے چاہا وہی بے
تکلف ہوا بعد اوسکے ای سنگ اوسکا بیٹا قائم مقام ہوا اور خوجون کو مالک کل بنا کر آپ عیش مین
اوقات بسر کرنے لگا باوجودیکہ خوجون کے ظلم سے بلوا ہوا اور انواع طرح کا فتنہ مفسدون نے برپا کیا
لیکن فغفور دنیا و مافیہا کی کچھہ خبر نہین رکھتا تھا آخر کو جب مرگیا اور اوسکا بیٹا ہی سنگ بارہ برس کی
عمر مین قائم مقام ہوا ملک کا حال قریب تباہی کے پونہچا تھا اور خدا نے غضب بھی اوسی وقت ایسا
نازل کیا کہ رعیت قحط اور خشک سالی کی شدت سے جان بلب ہوئی اور خوجون نے اوسپر جب معمولی خرچ انکے

لیے رعایا کو تنگ کیا بلوے کی آگ شعلہ فگن ہوئی لیکن وقت کی خوبی ایسی تھی کہ بی کینگ سپہ سالار نیک
کردار فغفور کی فوج مین تھا اوس نے باغیون سے ایسا بندوبست معقول کیا کہ فتنہ زیادہ نہ بڑہا *
شنہ مین ہی سنگ نے انتقال کیا اور اوسکا بیٹا چو سنگ تخت نشین ہوا غرض جب خوجون نے دیکھا
کہ وہ مُفتّن اور مُدبّر ہے اور احکام مین اوسکے عجب طرح کی دانائی اور پیش بندی معلوم ہوتی ہے
فوراً بدحواس ہوئے اور سمجھے کہ ایسے شخص کا دور اگر رہے گا تو ہم لوگونکی حکومت بیشک اوٹھ جاویگی یہہ سوچکر
اون مردودون نے ایک روز فغفور کو محلسرا مین غافل پاکر ایک چہ بچے مین ڈالدیا اور دن رات مین
قلیل سا کھانا دینا شروع کیا غرض وزیر اعظم نے کسی فکر سے اپنے خاوند کو اوس گڑھے سے نکالا ورنہ
اور دو چار روز مین فاقون سے مرجاتا القصہ جب فغفور کی جان بچی اور اون موذیون کے ہاتھ سے
مخلصی ہوئی ڈکیتون کو بادشاہ نے اجازت خوجونکے قتل کرنے اور لوٹ لینے کی دی اون لوگون نے
اپنی دانست مین ایک خوجی کو تمام مملکت مین زندہ نچھوڑا اور اونکے مکانات کھدوا کر دفینہ نکالا اسطرح
سے تمام عالم کا صبر اون ظالمون پر پڑا اور فغفور نے انتقام لیا لیکن اون ناکسون نے اس خانوادے کو ایسا ضعیف
کر دیا تھا کہ ایسے بادشاہ نیک تدبیر سے بھی کچھ نہو سکا اور گھڑی گھڑی تنزل ہونے لگا آخر کو سلطان لیانگ
نے بلوا کیا اور فغفور کو مار ڈالا اور چند روز کے لیے ٹانگ کے خانوادے کے ایک شخص کو براے نام تخت پر
بٹھا کے اوٹھا دیا اور کچھ جاگیر کھانے کے لیے دیکر آپ مسند نشین ہوا اسی طرح سے ٹانگ کے
خانوادے سے تخت شاہنشاہی چھن گیا * اس سانحہ کے بعد پچاس برس کے عرصے مین پانچ
خاندان فغفورون کے ہوگئے کسی مین دو اور کسی مین تین اور کسی مین چار بادشاہ ہوئے اور چونکہ کوئی بات
قابل تاریخ مین درج کرنے کے اون لوگونکے وقتمین نہوئی اور سوا آپس کے سر پھٹول کے کچھ وقوع مین نہین آیا
اس لحاظ سے راقم نے تفصیلاً لکھنا فضول سمجھا غرض چوکوانگ ین پانچوین گھرانیکا وزیر اعظم پہلا فغفور
خاندان سنگ کا ہوا اور چونکہ تین سے اونیس برس وہ مالک مختار رہے اور اوسی عرصے مین بڑے
بڑے ماجرے ہوے ذکر اونکا ضرور ہے

فقط

پندرہوان باب

سنگسنگ کے خانوادے کے بیان مین

چو کونگ ین کے آباواجداد امراے کبار اور سرکار مین عہدہ دار عالی وقار رہتے تھے اور چونکہ رعایا کی مرضی
سے یہہ شخص تخت پر بیٹھا لقب اوسکا تیسوہوا اس لفظ کے فقط معنی سے ثابت ہی کہ یہہ شخص
بسبب نیکی کے بڑے رتبے کا تھا چنانچہ تیسو کا ترجمہ قبلہ گاہ عالیجاہ ہی اور یہہ خطاب
زبان خلائق نے نے ساختہ دیا اور حقیقت مین جب تک جیا رعایا کے ساتھہ مثل پدر کے
پیش آیا اور کوئی حرکت ایسی کبھی اوس سے صادر نہوئی کہ ادنی سی رعیت کو ایذا پہونچی اس جاہ و
جلال پر اتنا دشمن فضول خرچی اور خوش لباسی اور تنعم پروری اور ہر طرح کی نفس پرستی کا تھا کہ اپنے
محل سرا کی ستوراتون کو سولے سادی سیدہی وضع کے سنگار و تکلف کی امتناع تھی اور مدبر اور
بہادر ایسا تھا کہ آخر تاج و تخت حاصل کیا اور باوجودیکہ خود ایسا فاضل نہ تھا کہ اوسکی لیاقت
کی شہرت ہتی لیکن شعرا اور علما کی قدر پہچاننے اور عزت دینے والا تھا اور دم مرگ تک
دولت سرا کے چارون دروازون مین سے ایک کو کبھی نہ دن نہ رات کو بند رکھا اسکا سبب
جب کسی نے پوچھا جواب دیا کہ میرا گھر مثل میرے دل کے ہر وقت کھلا رہتا ہی تا کہ جو دادخواہی کو آوے
اپنی مراد تک پہونچنے مین کسی دربان کا ممنون احسان نہووے اور سوا اسکے جو لوگ غلام
و کنیز کی قسم سے ہمارے گھر مین ہین مختار چلے جانے کے ہر وقت رہین کیونکہ نوکر
بیدل دشمن کے برابر ہی پس سنہ ۹۷۶ مین جب وہ بادشاہ جہان فانی سے ملک جاویدانی
کو گیا تمام عالم نے غم کیا اور مدتون تک جب اوسکی یاد آتی تہی لوگون کے دلون سے نالہ حزین
بلند ہوتا تھا اوسکو نذر دینے کے لیے سنف اور ختن کے بادشاہون نے سفیر بھیجا اور خلیفہ

مطیع اللہ ابو القاسم ابو العباس سے جو خلفاء آل عباس سے تھا ؛ سنہ ۳۶۲ ہجری مین تحفہ
بھیجا اور دوستی کا نامہ فغفور کو لکھا ؛ اوسکا بیٹا لی سنگ قائم مقام ہوا اور باوجودیکہ بہادر
اور مشفق تھا لیکن تاتاریون نے بڑا عاجز کیا اور ہمیشہ تنگ رکھا آخر کو اون صحرائیون کی فوج
بیچ ملک کے لوٹتی اور تاراج کرتی چلی آئی لیکن اونکے ہٹانے کی یہہ تدبیر فغفور کو سوجھی کہ
شب کو ہر ایک ختائی سپاہی نے دہنے ہاتھہ مین تلوار اور بائین مین گھانس کا پولا جلاکے
شور و غل کے ساتھہ تاتار پر حملہ کیا اور اونکے گھوڑون کو ایسا بھڑکایا کہ دم بھر کا بھی مقابلہ نکر سکے
غرض اس شکست سے بادشاہ کو فقط دو ایک مہینے کی مہلت ملی کیونکہ دوبارہ اونکی فوج آئی اور
فغفور سے بجز صلح کرنے کے کچھہ بن نہ آئی ؛ اس فغفور کو ہند کے بعض راجون نے نذر بھیجی تھی
اور دوستی پیدا ہونے کی آرزو ظاہر کی تھی ؛ سنہ ۹۹۷ مین اوسکا انتقال ہوا اور اوسکے بیٹے
چین سن کو تاتاریون نے اتنا تنگ کیا کہ آخر کو فغفور سے خراج قبولوایا اور بعد اوسکے بار دیگر
یورش نکرنیکا اقرار کیا لیکن بعد چند روز کے وہی پرانا نقشہ پھر ہوا اور وانگ ٹانگ اگر ایسا
وزیر باتدبیر نہوتا تو زیادہ پیچ پڑتا کیونکہ بادشاہ بزدل اور ضعیف العقل اور اکثر اوقات اپنے خوابون
کی تعبیر خواجہ سراؤن سے پوچھا کرتا تھا اور اون مردکون نے اپنی قوم کو منظور نظر کرنے کے
لیے ہمیشہ اوسی ابطالت مین فغفور کو گھیر رکھا تھا اور خوب اپنا ہاتھہ پانون پھیلایا اور ظلم بھی حتی
الامکان کیا اس واہیات مین صرف اوقات اور پاجی پرستی کرنے کا نتیجہ برا ہوتا اگر وزیر اعظم
سلطنت کو سنبھال نرکھتا ؛ سنہ ۱۰۲۲ مین اس بے وقوف بادشاہ نے جہان سے
رحلت کی اور اوسکا بیٹا جینک سنگ صغر سن مین تخت نشین ہوا جب تک کہ نابالغ رہا اور
اوسکی مان نے امور سلطنت کا انجام کیا تاتار کا زور کچھہ تھما تھا لیکن جونہین یہہ گدی پر
بیٹھا اور اپنے احکام جاری کرنے لگا اوس قوم نے پھر قصد یورش کا کیا غرض اونکا رعب
ایسا پڑا تھا اور بادشاہ کو یہہ خوف پیدا ہوا کہ کوئی لاکھہ روپئے اوسنے تاتاریون کو نقد دیا
اور کئی شہر خاص ختا کے جو اونکے قبضے مین پہلے سے تھے مگر چھین لیے گئے تھے سب کو فغفور نے

واپس کیا غرض اسطرح سے آبرو اور جان کو بچایا اسکے عہد مین کئی ملکون کے سفیر حاضر ہوئے اور
مایکل قیصر روم نے اپنے پاے تخت قسطنطنیہ سے تحفہ اس فغفور کو بھیجا اس پادشاہ کے بعد مین
پادشاہ اور پے درپے اپنی اپنی باری سے تخت پر چند سال بیٹھے اور مر گئے اور اونکے عہد مین
کوئی سانحہ قابل ذکر کے نہین ہوا غرض جب ہوئی سنگ مسند پر بیٹھا تو نیوچی تاتار کی قوم کو اسنے
بلاکر نوکر رکھا کہ وے دوسری قوم تاتار کے ساتھ جنکی پرگنون کو یے بیٹھے ہوے تھے لڑینگے
اور ختائیون کا عوض لیوینگے غرض اون لوگون نے کیا کام کیا کہ اوس قوم سے ملک چین کے آپ
ہی اوسپر قابض ہوے بلکہ دو صوبے اور بھی بے تکلف لے لیے اور خود دشمن فغفور ہوے
بقول شخصی صلا نشد بلا شد آخر الامر فغفور فوج لیکر اونکے معسکر کی طرف گیا اور چاہا کہ ایک حد اون
لوگون کی عملداری کی مقرر کرے تاکہ پیچھے قضیہ نہووے لیکن وہان پہونچا تھا کہ تاتاریون
نے کمین گاہ مین اوسکو گرفتار کر لیا یہہ ماجرا ع سنہ ۱۱۲۵ مین ہوا اور اوسکے بیٹے
کن سنگ نے خبر سنتے ہی چھہ وزیرون کو اسلیے قتل کیا کہ اونکی سازش سے فغفور دشمن
کے ہاتھہ پھنس گیا تھا یہہ سب کچھہ اوسنے کیا لیکن نہ تاتاریون کو لڑکر شکست دے سکا نہ اپنے
باپ کو کسی تدبیر سے چھڑایا بلکہ اون لوگون نے پہلے ہونان کا صوبہ چھین لیا اور بعد اوسکے
دار الخلافہ کو قبضہ کیا اور فغفور کے اقربا اور محل سرا سب اونکے ہاتھہ مین آیا اور تاتار
کا سردار تخت پر بیٹھا اور آپ ہی آپ فغفور کہلایا غرض کن سنگ نے ہٹ کے ہانگ چو
کے شہر کو اپنا پایتخت کیا اور جب مر گیا اوسکا بھائی کاؤ سنگ قائم مقام ہوا اسی عرصے
مین فغفور ایسا عاجز ہوا کہ خان تاتار کے پاس عرضی مثل نوکر کے کرتا تھا اور لفظ
خادم کا اپنے حق مین لکھتا تھا لیکن وہ تاتار ایسا احمق نہ تھا کہ ایک فقرے مین آجاوے
اور اپنی بازی کو نہ کھیلے لیکن اس قدر انکساری سے اتنی بات حاصل ہوئی کہ اسیرون مین
جو شخص خاندان شاہی کا مرتا تھا اوسکی لاش کاؤ سنگ کے یہان کفن دفن کے لیے بھیج دی جاتی
اور یہی مروت غنیمت تھی اسلیے کہ یانگ ٹسی کیانگ کا دریاے مواج اور زخار اگر مانع نہوتا تو

ہانگ چو مین بہی فغفور کو تاتار جا گہیرا اور اکیدمغہ اسی قصد سے اپنے رسالے کو لیکر اوس
دریا کے کنارے تک گیا لیکن اوس بحر ہولناک مین گہوڑا ڈال کے پار جانے سے سوارون نے
انکار کیا اوسیوقت عدول حکمی کے باعث سے ایک عقبہ ایسا ہوا کہ سردار تاتار کا مارا گیا سنہ ۱۲۱۲
مین ہوسانگ تخت پر بیٹھا اور تاتاریون نے نہ اس بادشاہ کو ستایا اور نہ دوسرے کو جو سنہ ۱۱۹۴
مین قائم مقام ہوا غرض سنہ ۱۱۹۹ مین نیم سنگ فغفور ہوا اوسے جو کم بختی ہوآنی سنگ کی طرح
آئی اوسنے مغلون سے نیوچی تاتاریون کو غارت کرنے کے لیے عہد و پیمان کیا اور ان دونون
قومون مین جو لڑائیان اس سبب سے چنگیز خان اور اوسکے بیٹون اور پوتون کے وقت مین ہوئین
باب آیندہ مین مذکور ہوینگی لیکن مفت مین ختائی پیسے جاتے تھے اس لیے کہ جنکی فتح
ہوئی وے ختائیون کو دشمن کی رعیت جانکر لوٹتے مارتے آگے بڑہتے تہے اور جنکو
شکست ملتی تہی وے تاراج کرتے پیچہے ہٹتے تہے تا کہ دشمن کے ہاتھہ کچہہ نہ لگے غرض
دونون قوم تاتار کو چکی کے دو پلے سمجہیے اور ختائی بیچ مین مثل گیہون کے پیسے جاتے تھے
سنہ ۱۲۶۶ مین توسنگ فغفور ہوا اور بدکردار نکلا امرا نے قبلا خان چنگیز خان کے پوتے
کو جو خاقان تاتار تہا پیام ملک حوالہ کرنے کا بہیجا غرض چونکہ باب آیندہ مین اسکا حال
بالتفصیل ہے یہان مختصر یہی کہنا چاہیے کہ خاقان کے سردارون نے زیر گنے کے بعد
پرگنہ چہین لیا اور بادشاہ کو اوسپر بہی بجز عیش کے کچہہ نہ سوجہا آخر کو جب مارا گیا اور تین بیٹون
مین سے دوسرا کنگ سنگ سنہ ۱۲۷۴ مین عالم طفولیت مین قائم مقام ہوا اوسوقت قبلا خان
نے سردار بابان خان کو فوج قہار کے ساتھہ دار الخلافہ کے لینے کو بہیجا اور ختائیون نے جب سامنا کیا
اکثر شکست پائی آخر کو شہر ہانگ چو فغفور کا پای تخت چہن گیا اور صاحب اوس کم بخت تخت کا گرفتار
ہوکر قبلا خان کے حضور مین بہیجا گیا اگرچہ اوسنے اسیر رکہا لیکن ظاہر عزت کرتا رہا الغرض دوسرے
دو بہائی چند رفقا اور اقربا کے ساتھہ جہاز پر سمندر مین بہاگے اور ایک بعد دوسرے کے
حماقت کی راہ سے فغفور کہلایا لیکن وہان بہی تاتار پہونچے اور کانٹان کے شہر اوس صوبے کو

فتح کرکے خاندان والون کی تلاش مین اونکی بحر گئی اس عرصے مین ایک بھائی مرچکا تھا اور ایک جو بچا وہ اپنی مان اور وزیر اعظم اور چند دوستون کے ساتھ اپنی بحر مین تھا کہ مغل امیر البحر پونچا اور ایلچی بھیجا کہ اگر قبلا خان کے حضور مین چلو تو بہتر ورنہ مقابلہ کرلو اوسکا جواب ختائی وزیر نے بہت ہمت دیا اور سامنا بحر سے بحر کا ہوا اور صبح سے شام تک ایسی لڑائی رہی کہ سمندر کی رنگت بدل گئی لیکن آخر ختائی بحر کو شکست کامل ملی غرض جب یہہ نوبت پونچی کہ تاتاری جہازون نے سارے ناکے نکل جانے کے سب لیے اور شاہزادہ اور وزیر اور اوسکے ساتھی سب قریب گرفتاری کے ہوئے وزیر نے اپنی بی بی اور لڑکون کو سمندر مین ڈال دیا اور شاہزادے کو کہا خداوند موذیون کے ہاتھ پڑنے سے آبرو ریزی اور بڑی خرابی ہوویگی مرجانا چاہیے یہہ کہا اوسنے اور فغفور کو گود مین اوٹھا پانی مین کود پڑا اور اسیطرح سے سنگ کے گھرانے کا خاتمہ ہوا اور مغلون کا دور ختا مین شروع ہوا بعد شاہزادے اور وزیر کے خودکشی کے اکثر امرا اور وزرا نے اوسیطرح سے اپنے کو ہلاک کیا اور ختائی امیر البحر نے جب سب کا یہہ طور دیکھا سمندر مین غوطہ لگا کے اون بہادرون کا پیرو ہوا

سولہوان باب

مغل کے خانوادے کے بیان مین

جب کہ ترک کی سلطنت بگڑی اور اونکی جمعیت ادہر اودہر پریشان ہوگئی تو اونکے اقوام طبقۂ تاتار مین نیا مسلئے ہونے ایک گروہ تھی کہ جسکا لقب مغل تھا اوسکا حال تفصیلاً تیسرے دفتر مین لکھا جاویگا یہان اتنا ہی کافی ہی کہ قبلا خان اوسی قوم سے تھا مگر چونکہ اوسکے دادا چنگیز خان نے پہلے مملکت چین مین یورش کی اور اوسکے وقت سے اوس قوم کی آمد و شد وہان ہوئی اور آخر کو اوس ملک مین اونکی سلطنت کی بنا کی گئی اسواسطے لازم ہی کہ اوسکی کچھہ کیفیت لکھی جاوے تاکہ معلوم ہووے کہ کن جہتون سے ان لوگون کا دخل ختا مین ہوا اور اونکے آنے کا کیا باعث تھا اور کیا نتیجہ اوسنے سے حاصل ہوا اگرچہ واقعی یہی ہی کہ آدمی کی حقیقت خالی اوسکے جوہر ذات سے متعلق ہی اور جب کہ خلایق اوسکی بدی پر نفرین یا اوسکی نیکی پر تحسین کرتے مین تب حسب نسب کی طرف مطلق توجہ نہین کی جاتی ہی اور نہ باپ دادا کی بزرگی نفرت کو کم کرتی ہی اور نہ اون لوگون کی بدکرداری بیٹے کے حق مین مضر ہوتی ہی لیکن باانیہمہ سلف کے اکثر سیر و تاریخ مین نامی آدمی کی پیدایش کے

باب مین ایسے افسانے ہین کہ جاہلون کو اوسکے بیان عجب سے حیرت ہوتی ہی اور فہیم کو اسکے دروغ پہونچنی پی
ہی اسکی مثالین دینی صنف و رہنین کیونکہ جسنے کتاب ہینی وندی سی بھی کی ہی صدہا نقلین اس طرح کی اوسکی نظر
سے گذری ہونگی چنانچہ مغلون کی تاریخون مین چنگیز کی پیدایش کے باب مین روایت عجیب و غریب ہی اوسکا
ایک جملہ یہ ہی کہ ایام قدیم مین اوس خاندان کے خوانین سے ایک شخص کے جسکا نام حیدر خان تھا
دو بیٹے تھے جو باپ کے جیتے جی مر گئے غرض ایک کے بیٹے مسمی دی جن بایان سے دوسرے کی بیٹی مسماۃ الان
قوا کا نکاح ہوا اور داد کے تھوڑے دنون بعد جب دی جن بایان کا انتقال ہوا دو بچے اور اوسی جورو کو چھوڑ گیا
اور وہ نیک بخت اپنے لڑکون کی پرورش مین مشغول رہی چند روز کے بعد ایک صبح کو جو خواب سے اوسکی آنکھ
کھلی خیمے مین بڑی روشنی مثل آفتاب کے دکھائی دی تعجب سے خیال کرنے لگی کہ یہ روشنی کہان سے آئی کہ آخر
مین عکس جو پھیلا تھا رفتہ رفتہ سمٹنے اور صورت باندھنے لگا اور آن کی آن مین اوسی نور سے شبیہ ایک مرد حسین اور
وجیہہ کی پیدا ہوئی الان قوا حیرت زدہ ہو کر چاہی کہ اوٹھ کر بھاگے مگر ہاتھ پانون نہ اوٹھے تب قصد چلانے کا کیا
مگر زبان سے آواز نہ نکلی کہ اتنے مین وہ شکل اوسکے ساتھ ہم بستر ہوئی چند روز مین جو علامت زن حاملہ کی اوسمین
ظاہر ہوئی اوسوقت تمام تاتاریون مین شہرت ہوئی اور سردارون نے قابل قتل کے اوسکو تجویز کیا اوسنے
تمام ماجرا کہہ سنایا اور یہ کہا کہ پورے دن تک آپ سب چپکے رہیے اگر تین بیٹے میرے نہووین تو مجھے قتل کیجیے
ورنہ میرے بیان کو واقعی جانیے آخر تین بیٹے اوس نیک بخت کے پیدا ہوے جنکے نام بوکم قتاکن اور
باسکن سالجی اور بوزنجر رکھے گئے جنکا ایک لقب نورانیون یعنی اطفال نور ترکی زبان مین ہی غرض
اوسی روایت کا بیان ہی کہ بوزنجر کی نسل سے چنگیز خان تھا مگر تحقیق یہ ہی کہ قوم مغل کی ترقی چنگیز خان سے
پیدا ہوئی اور اوسکا باپ یسوکی خان بہادر تھا جسنے اپنے بیٹے کا نام تموجن اس لیے رکھا کہ جس روز دوسرے
فرقے کے مغلون کے سردار مسمی تموجن پر ظفریاب ہوا اوسی دن چنگیز کی پیدایش کی خبر پہونچی اور تاکہ اوس فتح
کی یاد رہی یسوکی خان نے بیٹے کو وہی نام دیا نقل ہی کہ پیدا ہوتے ہی لوگون نے دیکھا کہ اوسکی داہنی مٹھی بندھی
ہوئی ہی انگلی کھول کے دیکھتے ہین کیا کہ ایک ڈلا خون منجمد کا اوس مین ہی اوسکی تعبیر وزیر نے یہ دی کہ یہ
لڑکا بڑا سردار جرار ہوویگا اور اکثر ملکون کو فتح کریگا اگرچہ ایسے امور سے کہ ہونے اور کسی شخص کے ایسا کہنے

مین تعجب نہین لیکن اغلب ہے کہ یہ لطیفہ بعد چنگیز کے فیروزمند ہونے کے طیار ہوا جب کسی سکے جھوٹا
ہونیکا خوف نہ تہا غرض جب چنگیز تیرہ برس کا ہوا اوسکے باپ نے انتقال کیا اور اوسکی مان اولن ایکا خانم
حکمرانی کرنے لگی بعض اقوام تاتار کے جو تابعدار یسوکی خان کے تھے یہ سمجھے کہ بلوبیکا عین وقت یہ ہے کہ زمام
حکومت کم عقل عورت اور تیرہ برس کے لڑکے کے ہاتھ مین ہے مگر یہ نہ سمجھے کہ ایسے شخصون کے واسطے طفلی کا ایام
صرف سن کی جہت سے نہ کہ عقل کے سبب سے ہوتا ہی اور بزرگی بقول سعدی علیہ الرحمہ بعقل ست نہ بسال غرض جب
یہ لوگ بگڑ بیٹھے چنگیز تلوار لیکر اوٹھ کھڑا ہوا اور اونپر ایسا بی تامل جا پڑا کہ سرکشون کو بجز بھاگنے کے کچھ بن نہ آیا لیکن
بانیہمہ شکست کامل اونہین نہ ملی اگرچہ اتنا ہوا کہ چنگیز خان پر تاخت کرنے کے تہیہ مین جو سرگرمی تہی ٹھنڈی ہوگئی
اڈہائی تین برس کے بعد چنگیز کو خبر ملی کہ تیس ہزار فوج تاتاریون کی اوسکے ملک پر یورش کی قصد سے طیار ہورہی
ہے یہ سنتے ہی اوسنے تیس قوم مغل کو جو تابعدار تھے جمع کرکے ایک صف باندہی جسکی پشت پر خیمے لوہو مواشی
اور عورت اور لڑکے بالے مریض وغیرہ ستھے جب غنیم سے سامنا ہوا چنگیز خان نے ایسا ایسا کام کیا کہ بڑے بڑے
پرانے سپاہی زخم خوردہ جنگ آزمودہ اوسکی مردانگی پر حیرت زدہ ہوئے سبہون کے ہوش جاتے رہے آخر دشمن کو ایسی شکست
دی گئی کہ پانچ یا چھہ ہزار لاشین میدان مین رہگئین اور ہزارون مردگرفتار کیے گئے اس فتح کے بعد تموجن نے
اپنے سردارون اور سپاہیون مین بالکل لوٹ بانٹ دیا اور ستر سردار باغیون کو کہوستے پانی کی دیگ مین ڈلوایا
اور اونکے مال واموال لٹواکے عورت اور لڑکون کو اسیر کیا اسکی شہرت جو ہوئی اطراف وجوانب کے خوانین
تموجن کی دوستی کے خواہان ہوئے غرض اسوقت مین تیوچی یعنے خرجی تاتار کا سردار تمام ملک تاتار کا مالک تہا اور
خاقان کہلاتا تہا اور تموجن مثل اور خوانین کے اوسکا باجگذار تہا اور اسی ایام مین بعض سردارون کی سرکشی کرنے
سے تموجن اور طغرل خان قوم قرارت کے سردار کو حکم باغیون سے جنگ کرنے کا ہوا یہ گئے اور فتح کرکے
آئے اور تموجن کی بہادری اور سپاہگری خاقان کو ایسی پسند آئی کہ اوسکو فوج کے ایک عہدہ جلیلہ سے سرفراز
ہوئی طغرل خان کا مذہب عیسائی تہا جب اس طریقے کی ایمان کا رواج تاتار مین ہوا اور عیسائی پادری
بہت سے بت پرستون کو اوس دیار مین راہ راست پر لاتے تہے تو یہہ سردار بہی اونکا مرید ہوکر اپنا نام جان یعنے یوحنا رکہوایا
تہا اور چونکہ سرگرم اور جانفشان عیسائی مذہب کے رواج دینے مین تہا اور پادریون نے بہی اوسے معزز کرنے کی

سے یے خطاب پادری کا دینا صلاح وقت سمجھا انہین جہتون سے لفظ پرسٹر یعنے پادری اوسکے نام کے قبل تاریخون مین
دیکھنے مین آیا اور سچ یہ ہی پرسٹر جان ہی کہ جسکے باب مین قدیم روایتون مین ایسے افسانے لکھے گئے ہین کہ حیرت ہوتی
ہی غرض حقیقت مین قوم قرارت کا وہ سردار تھا اور مقام قراقورم مین اوسکی دارالحکومت تھی کئی امر مین تموجن
اور اسکے باپ کا ممنون احسان یہہ شخص تھا لیکن ناشکری ظاہر کرکے اوس سردار سمی جموگا سے جسنے تموجن کی طفلی مین
اوسکے ملک چھین لینے کا قصد کیا تھا جا ملا اور جنگ کا سامان ایسے حسن سے کیا آخر کار بڑی لڑائی ہوئی اور جس طرح سے
ہمیشہ تموجن کو فتح ہوتی تھی اس دفعہ بھی حاصل ہوئی اور طغرل بہادر کا سر تمکان تاتار کے ایک خان نے کاٹ ڈالا
چندروز مین اوسکا شریک بھی جو بانی مبانی اس فساد کا تھا مارا گیا اور اوسکے لڑکے بالے اسیر ہوکر تموجن کے پاس بھیج
دیے گئے اور یہی خاتمہ پرسٹر جان کے گھرانے کا ہوا اسکے بعد کئی خوانین سردار تمکان تاتار مسمی تاباغ کے شریک
ہوکر مستعد بجنگ ہوے لیکن تموجن کو سب پر فتح ہوئی سرا مین یہہ لڑائی ہوئی اور بہار کے ایام مین قوم مرکات کے
خان پر اوسنے فتح پائی بعد ان لڑائیون کے اطراف وجوانب کے تمام سردارون پر ثابت ہوا کہ تموجن کا مقابلہ دشوار
ہی تب سبھون نے باہم ہوکر عرض کی کہ ہم سب تابعداری ۔ کرنے کو حاضر ہین اوسیوقت مین ایک آزاد مجذوب
اون خوانین کے مجمع مین اچانک آگیا اور کہنے لگا کہ خدا نے اپنی مرضی کا اظہار مجھسے کیا ہی کہ تموجن مالک روی زمین
کا ہووےگا اور بعد اوسکے گھرانے مین اوسکے خاقانی کا مرتبہ رہے گا اسواسطے اوسکو لقب چنگیز خان کا دیا
جاتا ہے جس سے اوسکی بزرگی ظاہر رہے یہہ کہکر چلا گیا اور قیاس سے بعید نہین کہ اوس مجذوب کا اوسی مقام مین
عین وقت پر آنا اتفاقات سے نہ تھا اور غالب ہی کہ اوسکو اشارہ اسطرح کے کہنے کا ہوا تھا تا کہ وہ سردار سب
جو باوجود واقف ہونے اس امر کے کہ چنگیز خان کی برابری کرنی دشوار ہی مگر اسواسطے کہ اپنی زبان سے
جسکا اقرار اونکو ناگوار تھا اوسکے اظہار مین خفیف نہووین خدا نے اوسکی یہہ راہ نکالی بہرحال اوس آزاد
کا یہہ کہنا تھا کہ تمام سردارون نے اپنی اپنی فوج ایک میدان وسیع مین جمع کرکے موافق اوس دستور اور ضابطہ کے
جو اونکے یہان مروج تھا اور جسکا بیان اسی جلد کے تیسرے دفتر مین ہی تموجن کو خطاب چنگیز خان کا دیا
اور مغلی زبان مین جنگ کے معنی بزرگ ہی اور گیز اسم تفضیل ہی اسواسطے چنگیز خان بمعنی بزرگ تر ہی اور لفظ
چنگیز بھی صحیح ہی کیونکہ عرب کسور نخ جنگیز ہی کہتے ہین اور فارسی اور ترکی اہل سیر چنگیز کہتے ہین لیکن اہل

لفظ یہی ہی اور چونکہ عربی مین حرف چ نہین ہی اس لحاظ سے عربون نے ج کو عوض کیا ہی بعد اس واقعہ کے جو سنہ ۱۲۰۶ء مین ہوا قوم لیتمان اور قوم مرکات اور قوم زرگران اور قوم کارلگ وغیرہ کو فتح کرکے چنگیز خان نے سفیر دوسرے اقوام تاتار کے پاس خراج لینے اور اپنی خاقانی کو قبول کروانے کو بھیجا اکثر مطابق اوسکے عامل ہوے اور سنہ ۱۲۰۹ء مین ایگور کا خان جو تابعدار گورخان سردار تاتار کاراختان کا تھا جو مالک تخت شمالی ملک ختا کے تہے جسکا حال باب سابق مین مذکور ہوا کہ جب ختا کے ملک کی دو تقسیمین تہین صوبجات شمالی مین چار خانوادے بادشاہون کے تہے جن مین سے یہہ تہا طالب دکا چنگیز سے ہوا کیونکہ گورخان مذکور نے ایک سپہ سالار کو ملک ایگور تاتار مین بہیجا تہا اور اوسکے ظلم سے لوگ عاجز تہے چنانچہ چنگیز گیا اور بدستور فتح کر آیا یہہ قوم ایگور کی تمام اقوام تاتار مین ذی استعداد با لیاقت و آدمیت ہتی اور مثل ختائیون کے وضع اونکی تحریر کی تہی اور علم و انسانیت کی بو باس ان مین پائی جاتی تہی غرض یہہ قوم جب تابعدار ہوئی چنگیز خان کی حکومت تمام ملک اور اقوام تاتار پر پہیلی اور جتنی خونریزی سے یہہ بات حاصل ہوئی اگر ذکر کی جاوے تو صفحۂ بیان میدان جنگ و ربی قلم نیزہ اور روشنائی گویا قطرۂ خون ہو جاوے اور دیدۂ اہل بزم سے ایک دریا اشک شفق رنگ کا ایسا بہے کہ بہر جہان سبزہ اور گل و پہول ہنووے اس لیے اتنے ہی پر اختصار کیا گیا کہ جب چنگیز خان نے طغرل خان یعنے پرسٹر جان کی کہوپری کو پیالہ شراب پینے کا بنایا تو اسی سے سمجھنا چاہیے کہ اورون کا کیا حال اوسنے کیا ہوگا القصہ مغرب پر قوم کاراختان اور جنوب پر ختا کی بادشاہت جسکے والی سب مانچو کہلاتے تہے اور جو ختا کے کئی صوبون کے مالک تہے باقی رہے غرض قوم کاراختان کی سرخودی کا استیصال دوسرے وقت پر موقوف رکہکر چنگیز خان مانچوون کے باجگذار کرنے مین متوجہ ہوا اور ملک ختا مین قریب دیوار ختا کے گذر کرکے داخل ہوا اور کئی قلعون کو قبضے مین لا کے لینگ جو کے شہر کو فتح کیا آخر کار جب خاقان نے شہر لینگ نہیا کو جو دار الامارۃ مانچو کا تہا محاصرہ کیا اوسنے اپنی ایک بیٹی چنگیز خان کو نذر دیکر باجگذارون مین اپنا نام لکہایا چنگیز خان کے ایام سے قبل مغل سب تابعدار تہے نیوچی یعنے نیوچی تاتار کے جو مالک ملک تاتار کی مشرقی تقسیم اور ختا کے صوبجات شمالی کے تہے اور جسوقت جنگ چانگ بادشاہ نیوچی نے انگ سے اپنے ایک عزیز کو خراج سالانہ اقوام تاتار سے تحصیل کرنے کے لیے اوس ملک مین بہیجا تہا وہ شخص دربی چنگیز کی ہلاکت کے ہوا تہا اور جب جنگ چانگ کے بعد اوسکو تخت ملا تو اوسنے چنگیز سے خراج طلب کیا مگر وہ زور شمشیر خاقان ہو چکا تہا ویسا شخص کب التفات

بجز لمستخر کرنے کے ایسی مہم کی طرف کرنے والا تھا سوا اُسکے کینہ دیرینہ لینے کی تدبیر مین تھا اور ایک ہزار
مغل کو بھی اوسنے مار ڈالا تھا کہ یہ پیغام آیا سنکر قہر مین آیا اور سخت جواب بہیجا اور فوراً تمام لشکر کے جمع ہونے
اور پا برکاب ہونے کا حکم دیا اور یہ دو سپہ سالارون کو تھوڑی سی فوج دیکر صوبجات شنسی اور پیچین کی طرف راہ گھاٹ
کی دریافت کرنے کو بہیجا وے راہ کیا دیکھنے گئے سرحد ختا تک خاک سیاہ کرکے چلے آئے اس طرف طیاری ہو رہی تھی اور
اینگ سی نے بھی غفلت نکی لیکن جب بگڑتی ہی تب اچھی تدبیر بری ہو جاتی ہی چنانچہ اونہون نے اپنی قوم کے
سپاہیون کو اون مقامون پر متعین کیا جہان اہل ختان کی سکونت تھی تا کہ اگر یہہ لوگ مستعد بغاوت
ہووین اور چنگیز سے مل جانے چاہین تو اپنی سپاہ اوس جا پر موجود رہے تا کہ تخم نارضی سے جو اونکے دلون مین یہ سبب
اپنے پامال ہونے اور سرخود نرہنے کے تھا درخت بغاوت پیدا نہووے غرض جو نہین اینگ سی کے سپاہی اونکے گہرون تک
پہونچے ختان سب بگڑ گئے اور کہنے لگے کہ جب ہم لوگ نکمے ام سمجھے جا چکے ہین تو اب مردانگی سے یہی معنی ہین
کہ ہم سب ویسے ہی ہو جاوین غرض یہہ لوگ باغی ہو گئے اور آرسلان خان سردار کارلگ اور ایدیقوت خان
سردار ایگور اپنی اپنی فوج لیکر چنگیز سے آن ملے بعد اوسکے خاقان نے علانیہ کہکر کہ جنگ جنوب کے ملکون مین شروع
ہووے گی لشکر کو تقسیم اور بیٹون اور دوسرے سپہ سالارون کے تابع کرکے نیوچی کے شہرون کے لینے اور خاک سیاہ
کرنے کو دوسری طرفون سے روانہ کیا اور خود دشمن کے مقابلے کو فوج چیدہ ہمراہ لیکر آگے بڑہا یہہ سامان دیکہکر
سردار نیوچی گھبرایا اور پیام صلح کا بہیجا لیکن چنگیز نے مطلق توجہ نکی اور تین طرف سے اوسنے اور اوسکے بیٹون
اور سپہ سالارون نے دشمن کے شہرون مین سے ایک شہر کو بعد دوسرے کے لینا اور ایک قلعہ کو بعد دوسرے کے قبضہ کرنا
شروع کیا اور جب کہ ختان کی قوم تاتار کا ایک فرقہ اوس سے آن کر ملا چنگیز نے اونکے سردار کو خطاب شاہ کا
دیا اور اپنے سپہ سالار جی بلی تونیان جسکو عرب کی تاریخون مین صرف چ کو ج سے بدل کرکے جی بلی تونیان
کہتے ہین فوج لیکر اوسکے ساتھ بہیجا تا کہ نیوچی کے خوف سے کسیکو اوسکے تابعداری کرنے مین تامل نہووے
اس امر کے ہوتے ہی بالکل قوم ختان کی اوٹھہ کہڑی ہوئی اور چنگیز سے ملکر کئی شہر نیوچی کو اپنے قبضے مین
لائی اور اونکے شاہ نے شہر لیاؤتونگ کو جو مشرقی دار السلطنت قوم نیوچی کا کہلاتا تھا چھین لیا اودہر
یہہ ہو رہا تھا اودہر چنگیز کے سپہ سالار مغلی خان نے بالکل قلعجات قریب دیوار ختا کو اپنے اختیار مین کیا

غرض جب لی یانگ فوکی شہر کے محاصرے کو خاقان چلا شاہ نیوچی نے تین لاکھ فوج چیدہ کو جو ایسے
وقت کے لئے ملازم تھی مقابلے کو بھیجا اور بڑی لڑائی اون سے اور مغلون سے ہوئی باوجودیکہ فوج خوب
ہی لڑی اور داد جوانمردی کی جو چاہیے دی لیکن چنگیز کی فتح ہوئی اور نیوچی کی فوج بچی بچائی شہر تانگ تو مین
پناہ گیر ہوئی اس مقام کو جب چنگیز نے محاصرہ کیا تو اہل قلعہ نے عاجز ہو کر ایسا ہلا مغلون پر کیا کہ علاوہ
بہت سے لوگون کے مارے جانے کے خود چنگیز ضرب تیر سے ایسا مجروح ہوا کہ عرصے تک خوف رہا کہ بچیگا نہین اور
اسی جہت سے خاقان نے ترکستان مین پھر جانا مناسب جانا کہ اپنے ملک کی آب و ہوا سے صحت زود تر ہووے
جونہین زخم اچھا ہوا چنگیز ختا مین پھر انتقام لینے آیا اور اون شہرون کو دوبارہ لیا جسین نیوچی نسبت بعد
خاقان کے گھائل ہونے اور ترکستان مین پھر جانے کے دخیل ہوئے تھے اور صوبجات شانسی اور چین کی سرحد پر
ایسی لڑائی دونون قومون مین ہوئی کہ بلا مبالغہ خون کا دریا بہا ایسا ہی قتل ہوا اور یہہ وقت ایسا تھا کہ
قوم نیوچی کے خورد و بزرگ شاہ سے ادنی سپاہ تک یکدل ہو وین اور سب کے ایک دل کا یہی ایک مقصد رہے کہ خواہ
فتح ہو خواہ موت ہو لیکن افسوس کہ وہی تفرقہ جو ہر ملک کے زوال کے ایام مین دیکھنے مین آتا ہی جو وہان بھی نمود ہوا
چنانچہ یین سی نے اپنے سب سے بڑے سپہ سالار ہوچاہو کو ایکدفعہ ادنی سی بات مین معزول کر کے چنگیز کے خوف
سے پھر اوسکو بحال کیا اور اپنے پایہ تخت کی حفاظت کے لیے متعین کیا غرض پہلی ذلت کی یاد اوسکے دل سے نگئی اور
یہی خواہش ہوئی کہ خاوند ناقدردان ہلاک کیا جاوے اس ارادے سے فوج لیے چپکا بیٹھا مغلونکا تماشا دیکھتا رہا
اور ہر چند یین سی نے بہت کچھ کہلا بھیجا لیکن مطلق متوجہ نہوا آخر ایک روز دفعۃً فوج لیکر پایہ تخت مین چلا آیا
اور یین سی کو گرفتار اور چند روز مین مار کر کے چاہا کہ خود اوسکا قائم مقام ہووے لیکن لوگون کے تنگ کرنے کے
اندیشے سے شاہزادے سنی ننگ کو اوسنے تاج و تخت دیا اس ہل چل کو سنکر چنگیز نے عین وقت یورش کا
پایہ تخت نیوچی پر سمجھا اور جی نی نوئیان کو تھوڑی سی فوج دیکر پہلے سے بھیجا اور خود منزل بمنزل پیچھے
رہا جب مقابلہ ہوا ہوچاہو نے باوجود اپنی علالت بہ سبب زخمی ہونے کے سردار مغل کو شکست دی
غرض اوسکے زخم نے اوسی شب کو ریم پیدا کی اور صبح کو مقابلہ خاقان سے تھا اس سبب سے اوسنے اپنے
نائب کاؤکی کو اپنی جگہہ مین مقرر کر کے میدان مین بھیجا غرض آپس کے نفاق نے اپنا کام یہان بھی کیا

اور کاؤکی نے قصداً اپنی فوج کو شکست دلوائی تاکہ ہو چکا ہو پر غضب شاہی ہووے اور سیداکن سے پس پا
ہوکر شہر مین آیا اور فوراً سپہ سالار کے گھر کو محاصرہ کرکے اوسکو مار ڈالا اور چونکہ خود بادشاہ سپہ سالار مقتول
سے ناراض تھا اوسنے کاؤکی کو سزا نہ دیکر سرفراز کیا اور سپہ سالار بنایا اوس وقت مین شہر ینگ کینگ جسکو
اب پیچین کہتے مین نیوچی کا دارالخلافہ تھا قاآن بزرگ کا قصد ہوا کہ چارون طرف سے اوس مقام پر ہلا ہووے
اس ارادے سے دو سردار ختائی جو معتمد اوسکی فوج مین تھے اونکے ہمراہ چار پلٹنین اہل ختا کی شمال کی طرف
چڑھائی کرنے کو بھیجی گئین اور تین بیٹے توچی خان اور اوکتائی خان اور چغتائی خان کو حکم ہوا کہ جنوب کی طرف
سے تاراج کرتے ہوئے شہر پر حملہ کرین اور یوچاخان اور جوجی کاسر خان چنگیز کے بھائی کو شمال کے پرگنون
کو خاک سیاہ کرنے اور بعد اوسکے ینگ کینگ کے محاصرے مین دوسرون کے ساتھ جا ملنے کا حکم ملا اور خود چنگیز
اپنے بیٹے تولی خان کو ساتھ لیے چوتھی طرف سے روانہ ہوا اور اسی حملہ مین خاقان نے ایک تدبیر ایسی کی جو قابل
بیان کے ہی چونکہ ختائیون کی پدر و مادر پرستی سے واقف تھا اس لیے جتنے بوڑھے اور بڑھیان اور لڑکون کو
گرفتار کرسکا اپنی فوج کی پہلی صف مین اونکو قطار سے کھڑا کرتا تھا اور ختائیون کے مقابلے کو جاتا تھا او
وہ لوگ جب اپنے بزرگون اور عزیزون کو اس طرح سے دیکھتے تھے نے حرب کیے ہٹ جاتے تھے اور اسی طرح سے
جب ختائی فوج سامنے آتی تھی نے لڑائی اوسپر فتح ہوتی تھی غرض نیوچی تاتار سے دس شہرون مین متواتر
مقابلہ ہوا اور چنگیز ہمیشہ ظفریاب ہوا اور انہین لڑائیون مین صوبجات پیچین اور شان تانگ اور شنسی اور ہونان
بالکل تباہ اور خاک سیاہ ہوگئے لاکھون آدمی مارے گئے اور لاکھون اسیر ہوے آخرکار جس طرح شکاری سب
چارون طرف سے جانورون کو گھیر کر ایک مقام پر لاتے اور مارنا شروع کرتے ہین اوسی طور سے چنگیز اور اوسکے
بیٹون اور سپہ سالارون کی فوجون نے ہر طرف تباہی لاکر شہر ینگ کینگ کو چارون طرف سے محاصرہ کیا جہان
پر شاہ نیوچی مقیم تھا غرض ہرچند لوگون نے خاقان کو صلاح اوس شہر پر ہلا کرنے کی دی لیکن جواب اس
مضمون کا سب کو دیا کہ **بیت** وقت ضرورت چو نماند گریز + دست بگیرد سر شمشیر تیز + پس عاجز کو ایسا
تنگ نکیا چاہیے کہ بچنے کی کوئی صورت باقی نہ رہے کیونکہ عالم یاس کے تہور مین ایک شخص انبوہ کو پراگندہ کرڈالتا
ہی اسیکا خیال سے چنگیز نے ایلچی کی معرفت کہلا بھیجا کہ اے شاہ تاتو تیرے تمام ملک کو ہم نے فتح کیا اور صرف

یہی ایک شہر تیرا باقی رہا ہی اگر باج نہین دیویگا اور جو کچھہ مین نے طلب کیا ہی فوراً نہین بھیجے گا تو تجھہ کو
غارت کرونگا آخر کو سب کچھہ اوسنے قبول کیا خاقان اپنی فوج لئے اپنے ملک کی طرف روانہ ہو گیا لیکن چند کے بعد
کسی بہانے سے چنگیز نے سردار سنکان بھادر کو پھر ختا مین اونہین سبب سے لڑنے کے لیے بھیجا اور اوسنے شہر
ینگ کینگ کو فتح کیا مگر شاہ نیوچی نے سابق محاصرے کے بعد شہر کی کانگ فو مین رہنا اختیار کیا تھا اس لیے
اوسپر صدمہ نہ آیا حالانکہ سپاہ اوسکی بہت ماری گئی اور دولت بہی مغلون کے ہاتھہ ایسی آئی کہ جب سپہ سالار نے
چنگیز کے پاس اوسے بھیجا او مارے خوشی کے مبارکبادی کا نامہ لکھا اور یہہ اتفاق سے کسی سردار کے واسطے
ہوتا تھا کہ بادشاہ تہنیت نامہ اوسکو لکھے بلکہ فتحون کا حال سنکر صرف یہی اکثر کہتا تھا کہ اچھا کیا او سکے بعد برابر
دونون قومون مین لڑائی ختا کی سرزمین پر رہی اور سنہ ۱۲۱۱ عیسوی مین مغلی خان چنگیز کا خاص سپہ سالار چین مین
بھیجا گیا اور قاآن دوسرے ملکون کو سر کرنے مین متوجہ ہوا غرض اس تاریخ مین چنگیز کے ذکر کو اونہین لڑائیون سے
تعلق ہی جو کہ سرزمین چین پر واقع ہوئین اس لحاظ سے غیر جگہون کا زیادہ بیان مناسب نہین لیکن اتنا
کہنا کچھہ مضائقہ نہین کہ چونکہ سلطان محمد خوارزم شاہ نے چنگیز کے ایلچی کو مار ڈالا اور خلیفہ ناصر بن
ابو العباس احمد نے جو دشمن جانی محمد خوارزم شاہ کا تھا سفیرون کے وسیلے سے اصرار بار بار قاآن کے
حضور مین اوس سلطان پر غالب ہونے اور مارنے کے باب مین کیا تھا ان جہتون سے چنگیز ماوراء النہر کی طرف
متوجہ ہوا اسی عرصے مین تولی خان چنگیز کے بیٹے اور سلطان محمد خوارزم شاہ سے مقابلہ ہو گیا تولی خان
پسپا ہوا اور بابت آن ملاحظہ سب حال سنکر چنگیز کو قہر پیدا ہوا اور لشکر کی کئی تقسیمین کر کے اپنے بیٹون
اور سپہ سالارون کے تابع ایک ایک فوج کر کے روانہ کیا اور شہر پور کو جو واقع درمیان سمرقند اور بخارا کے
ہی فتح اور قتل عام کرتا بخارا پر چڑھہ آیا جہان خوارزم شاہ کے تین چیدہ سردار اور بڑی فوج تہی اگرچہ
شب خون مارنے کے قصد سے اون لوگون نے چنگیز کی فوج پر کئی دفع نکالا کیا لیکن مغلون نے ایسا جواب
باصواب اوس لڑائی کا دیا کہ بخارا مین پسپا ہو کر صبح کو دوسرے دروازے سے بھاگ جانے پر مستعد ہوئے لیکن قاآن کے
سوارون نے گھیر کر سب کو مار ڈالا اسپر شہری لوگ سخت گھبرائے اور امن مانگنے کے لیے علما اور بالکل اہل فتوے
شہر کی کنجی لئے چنگیز کے حضور مین حاضر ہوئے بعد اسکے قاآن فوج لیکر داخل ہوا پہلے چاہا کہ مسجد دون کی

جان بخشی کرے لیکن خبر تحقیق جو اوسکو ملی کہ محمد خوارزم شاہ کی اکثر سپاہ شہر کے اندر امید ہار ہو دو ہزار سوار شب خون مارنے کے لیئے چھپی تھی اور علما وغیرہ جو امن مانگنے گئے تھے اونکو اسکی اطلاع تھی یہہ سنکر ایسا برافروختہ ہوا کہ جامع مسجد سے قرآن منگواکر پھاڑ ڈالا اور گھوڑون کی ٹاپون سے روندوایا اور منبر پر چڑہکے محمد خوارزم شاہ کی شان مین جو کچھہ منھہ مین آیا کہا وہان سے اوترتے ہی حکم شہر کے پہلے لوٹنے اور اوسکے قتل عام کرنے اور چارون طرف آگ لگا دینے کا دیا چونکہ اکثر گھر لکڑی کے تھے آناً فاناً مین شہر خاکستر ہوگیا بعد اوسکے سمرقندکا وہی حال اوسنے کیا اور خراسان کو بالکل تباہ کرکے پایۂ تخت بلخ کو بھی شل اور شہرون کے اوسنے خرابہ بنایا اور ایک ادنی کو زندہ نہ چھوڑا اور خبر جو پہونچی کہ محمد خوارزم شاہ نے تالی کان مین پناہ لی ہی فوراً وہان جا پہونچا اور اوسی جگہہ کی فتح مین مشغول تھا کہ خبر ہوا کہ سلطان جلال الدین منکبرنی محمد خوارزم شاہ کے بیٹے نے مغلون کو بڑی شکست دی ہی یہہ سنتے ہی غصہ ہو آیا ایران کی پچھم کی طرف کے ملکون کو گھوڑون کی ٹاپون سے ایسا روندوا ڈالا کہ صدہا کوس تک نشان درخت اور مکان اور حیوان اور انسان کا باقی نہ رہا اور شہر لاہور اور ملک ملتان پامال کرنے کے لیے اوسنے سردار بلائی نوئیان کو بھیجا اور خود کابل کی طرف سے جلال الدین کے مقابلے کو پہونچا اور اوسکی فوج کو رود سندپر ایسا گھیر لیا کہ جلال الدین نے بجز فتح کرنے یا مرجانے کے دوسری صورت نہ دیکھی کیونکہ اوسکی پشت پر رودخانہ سند اور تین طرف سے مغل اور بیچ مین وہ تھا غرض وہ بہادر مطلق بدحواس نہوا اور ایسا ایسا کام دلیرانہ کیا کہ خود چنگیز متحیر ہوا آخر کو جب ساری فوج کٹ گئی اور امید کچھہ باقی نرہی جلال الدین سات سو شہسوار چیدہ اور جان نثار کو لیکر چنگیز کی ساری فوج پر دفعتہً جا پڑنے کو موجود ہوا لیکن بھتیجے نے منع کیا اسپر باگ پھیر کر وہ رستم ثانی کنارۂ دریا پر آیا اور اپنے عزیزون کو گلے لگا کے ستر سپاہ کو لیکر رود سند مین کود پڑا کہ اتنے مین چنگیز خود آن پہونچا اور ہر چند مغلون نے ہزارہا تیر جلال الدین پر نشانہ باندھہ کر لگایا لیکن ایک بھی کارگر نہوا اور وہ بہادر بے بدل اوس پار جا پہونچا یہہ دیکھتے ہی خاقان کے منھہ سے مرحبا مرحبا بے ساختہ بآواز بلند نکلا اور بیٹون کی طرف خطاب کرکے کہا کہ دیکھا تمنے ایسے باپ کا ایسے ہی بیٹا ہوتا ہی خبردار تم بھی اسیطرح سے میرا نام دشمن کے منھہ سے آفرین

کے ساتھہ لیوانا یہہ کہکر فوج کو اوسکے تعاقب سے باز رہنے کا حکم دیا اسی عرصے مین تولی خان اوسکے
بیٹے نے موافق فرمان پدری کے خراسان کے تمام شہرون کو ایک بعد دوسرے کے خاک سیاہ کرنا شروع
کیا اوسوقت ہرات سب سے عظیم الشان شہر اوس ملک مین تھا اور محمد کرجانی فوج جرار لئے اوسکا
محافظ تھا سات روز تک اس شخص نے ایسا حملہ مغلون پر کیا کہ اگر ساتوین دن مارا نجاتا تو تولی خان
کبھی ظفریاب نہوتا غرض اوسکے مارے جانے سے ہراتیون کا جی چھوٹ گیا اور پیغام صلح کا اونہون
نے بھیجا سارے مراتب جب طی ہو گئے تو تولی خان نے اونکی جان بخشی کی اور ملک ابو بکر کو وہان کا حاکم مقرر کرکے
باپ کے پاس چلا آیا جو اوسوقت شہر تالی کان کو حصار کیے موقع ملنے کا دیکھہ رہا تھا اسی مین مین خبر جو ہراتیون
کو پوہنچی کہ سلطان جلال الدین نے غزنی مین مغلون کو بڑی شکست دی ہی فورًا اونہون نے بلوا کرکے ملک
ابو بکر اور دوسرے مغلون کو مارڈالا اور مبارز الدین سبزواری کو اپنا محافظ مقرر کیا یہہ حال سنکر چنگیز اپنے
بیٹے پر ہراتیون کی جان بخشی اول مین کرنے اور رحم کو جا دینے کے لیے بہت خفا ہوا اور ایل جکتائی
نوئیان سردار خونخوار کو جو بیس ہزار سوار سمیت انتقام لینے کے واسطے بھیجا اوسنے جاتے ہی ہرات کو
محاصرہ کر لیا لیکن شہریون نے ایسا ایسا کام کیا کہ چھہ روز تک مغلون سے کچھہ ہو نہ سکا آخر کار اوس سردار نے فتح
کرکے اپنی دانست مین کسیکو زندہ نچھوڑا لیکن مولانا شرف الدین خطیب اور دوسرے پندرہ شخص ایسی جگھہ چھپے
ہوے تھے کہ ہاتھہ نہ آئے جب مغل تمام خاک سیاہ کرکے چلے گئے رفتہ رفتہ چوبیس آدمی جو مغلون
کی تلوارون سے ایک عجیب طرح سے کہ اوسے قریب اعجاز کے کہا چاہیے بچے تھے اون لوگون کے ساتھہ آن ملے
ان چالیس آدمیون کے سوا ہرات مین پندرہ برس تک کوئی نرہا یہان تک وہ شہر عظیم الشان جو بلقب
فردوس نشان مشہور تھا برباد اور مثل خرابے کے ہو گیا یہہ سانحہ شگرف سنہ ۱۲۲۲ مسیحی یعنے
سنہ ۶۱۹ ہجری مین واقع ہوا الغرض بعد طی ہونے ان سب لڑائیون کے جو محمد خوارزم شاہ اور اوسکے بیٹون سے
ہوئی تھین چنگیز خان اپنے تخت مین جو اردو بالغ کہلاتا تھا پھر آیا القصہ یہہ عرصہ جو سردار مغلی خان نے
چین بھیجے اور چنگیز کے اردو بالغ مین پھر آنے بعد لتنے ملکون کی فتح کے گذرا تھا اس مین مغلی خان نے
بڑا بڑا کام کیا تھا چنانچہ چین مین سے اوسنے ہی صوبجات شنسی و تچجین اور شان ٹانگ کے بہت سے شہرون کو لیا

اور انہین سے جب شہر لیجو کے باشندون پر بعد بڑی گہسان لڑائی کے فتح ہوئی
مغلی خان نے غصہ مین حکم قتل کا دیا تب اوسکا ایک سردار جاپوسنگ پانون پر گر پڑا اور
کہنے لگا کہ میرے والدین اور بھائی سب اس شہر مین ہین اگر قتل عام ہووے گا تو وے بھی
مارے جاوینگے پس حضور میری جان لیجیے اور اس شہر کے لوگون کی جان بخشی کیجیے
مغلی خان کو اوسکی بہادری اور رحم دلی ایسی پسند آئی کہ قتل سے باز رہا اسیطرح
سے سنہ ۶۲۵ تک مغلی خان اور اوسکے نائب سردار سب برابر قوم نیوچی سے لڑتے رہے اور اوسی
سال مین اوسکا انتقال ہوا خبر اوسکے مرگ کی جو چنگیز کو پہونچی رنج عظیم ہونیکے علاوہ اوسنے ختا مین خود آنا مناسب
جانا اور چونکہ اوسی چین مین ٹانگوتھہ دوسری قوم تاتار کے شاہ شتد اسکو نے مغلون کے دو بڑے دشمنون کو
جگہہ دی تھی اسی امر کے انتقام لینے کے بہانے سے چنگیز نے فوج قہار لیکر اوسپر تاخت کی کہتے ہین کہ
اوس لڑائی مین تین لاکھہ لاشین صرف دشمن کی شمار کی گئی تہین بعد اوسکے اوکتائی خان چنگیز کا بیٹا
اور سردار چپاہانگ دونون صوبہ ہونان مین داخل ہوے اور پایتخت نیوچی کو محاصرہ کیا لیکن شکست پائی وہان سے
ہٹکے ان دونون نے اور بہت سے شہرون کو لیا غرض جب چنگیز نے دیکھا کہ نیوچی کو یکبارگی نیست ونابود کرنیکی
قدرت بجز اپنی ذات کے کسی دوسرے کو نہین ہی اوسنے بڑی طیاری سے جنگ کا سامان مہیا کیا اور اسی
فکر مین تھا کہ لوپانگ کے پہاڑ پر پیغام اجل کا اوسکو پہونچا غرض قبل اس واقعہ کے خاقان نے اپنی
مملکت کی تقسیم اپنے بیٹون مین کی اور اوکتائی خان کو خطاب خاقان کا دیکر اپنا قائم مقام تاتار کے
تمام ملکون اور مشرق کے بالکل ممالک مین کیا اور چغتائی خان کو ماوراء النہر اور ترکستان پر مالک کیا
اور خراسان اور ایران اور ہند کی سرحد کے ملک جن کو تولی خان نے خود سر کیا تھا بالکل اوسکو ملا اور اپنے
پوتے باتو خان جوجی خان کے بیٹے کو کہ باپ اوسکا چنگیز کی مرگ سے چھہ مہینے قبل دشت قبچاق کی
ایک لڑائی مین مارا گیا تھا ملک الان اور روس اور بلغار وغیرہ اوسنے بخش دیا اور چوتھی ماہ رمضان
کو سنہ ۶۲۴ ہجری مین چنگیز نے انتقال کیا اور اوسی کوہ لوپانگ پر ایک درخت کے نیچے دفن ہوا
اور کہتے ہین کہ قلیل عرصے مین قبر کے گرد ایسا جنگل پیدا ہوا کہ وہان آدمی کا جانا موقوف ہوگیا جب چنگیز کا

وصیت نامہ پڑھا گیا تمام سردارون نے اوکتائی خان کو رتبہ خاقانی دیا اور اوسنے جلال الدین شاہ کے
پھر اپنے ملک مین ہند سے آنے کی خبر سنکر فوج بھیجی اور وہ شخص جو آگے ایسا سپاہی زبردست خاکش بھاری و
تھا کہ خود چنگیز نے اوسکو مرحبا کہا محض کاہل نکلا اور ہندوستان کے عیش نے اوسکی سپاہ گری کو
طاق پر رکھدیا کیونکہ جب شہر دیار بکر مین آیا بجز صحبت اولیان ہند جو ہمراہ تھین اوسے کچھ اور شغل نہ تھا
نتیجہ اوسکا وہی ہوا جو ہر بادشاہ عیاش کے واسطے ہوتا ہی یعنے ملک چھین گیا اور مغلونکا سردار ایماس نویان
جو فوج لیکر پونچا بادشاہ بدستور تماشا بینی مین مصروف تھا لیکن امرا اور ارکان دولت نے تھوڑی سی
سپاہ جمع کرکے مقابلہ کیا غرض اس مزاحمت سے اتنا ہی حاصل ہوا کہ جلال الدین کو فرصت کوہستان
کی طرف فرار کرنے کی ملی مگر وہان کسی جزوی تاتار کے ہاتھ سے اوسکی جان گئی الغرض جس
سال مین سپہ سالار سپاہ اوکتائی خان کے ایران اور توران اور گرد و نواح کے ملکون مین اس طرح سے لڑ رہے
تھے خاقان نے قوم نیوچی کو بیخ و بنیاد سے غارت کرنے کے ارادے سے سپاہ سالارون کو فوجین دیکر صوبجات
شنسی اور پیچین اور ہونان اور شانتانگ وغیرہ مین بھیجدیا اور اون جگھون کے فتح کیے جانے سے گویا بنیاد
مغل کی سلطنت کی چین مین ڈالی گئی اور پانچ برس تک لڑائی نیوچی تاتار سے اونکو رہی لیکن اسکو آغاز اوسکے
دور کا سمجھنا چاہئے بعد اوسکے اوکتائی خان نے اپنے بھائی تولی خان کو ہمراہ لیکر شہر فونگ سیانگ فو کو
محاصرہ کیا اور تمام دن کی لڑائی کے بعد ظفریاب ہوا اور اسیطرح سے شہر یاؤکی کو فتح کرکے خاقان نے
ارادہ شہر ہانگ چانگ فو پر چڑھائی کا کیا کہ اسی عرصے مین دار الامارۃ اردو بالغ مین وزرا کے درمیان قضیہ
ہونے سے خاقان کو وطن کی طرف پھر جانا ضرور ہوا غرض اوسکا بھائی تولی خان اسی امر کے حصول
کی فکر مین رہا اور قریب دوسئی شہر کے تباہ کرتا آگے بڑھا اور علاوہ اون لوگون کے جو لڑائی مین مارے گئے
لاکھہ ختائی سے زیادہ غنیم کے خوف سے جنگلون مین پناہ گیر ہوے اور وہان پر ایک نہ ایک سبب سے
ہلاک ہوئے اوکتائی خان بھی اُردو بالغ سے مراجعت کرکے شہر لوخو کو صوبہ شنسی مین بعد بڑی لڑائی کے
جس مین اہل قلعہ نے خوب ہی مقابلہ کیا تھا فتح کیا اور دو طرف سے دونون بھائی شہر کی فانگ فو پایۂ تخت
نیوچی مین داخل ہونیکے لیے کوچ کیا اور شہنشاہ نیوچی نے بھی بڑی فوج اونکے مقابلے کو بھیجی یہ سنکر

خاقان نے سودائی بہادر اپنے سپہ سالار کو بھائی کی مدد کو بہیجا اور ان سب فوجون مین بڑی بڑی
لڑائیان ہوئین آخر کار ہنوچی کے پایۂ تخت پر مغل سب جا پہونچے لیکن اوسوقت بڑی ضرورت وطن جانے
کی خاقان کو ہوئی ان جہتون سے اونہون نے ایلچی کی معرفت غنیم کو کہلا بہیجا کہ مناسب ہی کہ تم خراج اور عطایا
بہیجو لیکن سودائی بہادر کو بجز خون کے کچھہ پسند ہی نتھا اوسنے خاقان کی پیٹھہ پھیرتے ہی پہر جنگ شروع
کردی اور شہر کو محاصرہ کیا اسی جنگ مین مغلون نے استعمال اوس آلۂ جنگ کا کیا جسکو آتش رومی کہتے ہین
مگر معلوم نہین کہ کس طرح اور کس وزن مقدار سے نفت اور گندہک اور صنوبر کی رال سے مرکب کرکے بناتے اور لوہے
کی نل سے اور تیرون مین لپیٹ کے اور فلاخن مین گولا بنا کے دشمن پر پہینکتے تھے اس مرکب کا خاصہ یہہ تھا کہ جو زمین
ہوا اوس مین لگہتی تھی شعلہ زن ہو کر جو بیس بیس گولے کے انداز کے برابر اور برق کی طرح کوندتی یہہ آتش
کبھی زمین کبھی آسمان کبھی داہنے کبھی بائین کبھی کتراتی کبھی سیدہی ایک مہیب آواز سے ہان ہان کرتی دوڑی
پہرتی تھی اور پانی مین پڑنے سے دونی تیزی اوسکو حاصل ہوتی تھی اور اوسکے سامنے نہ جرأت نہ سپاہگری
کام کرتی تھی بڑے بڑے اوسے دیکھکر تھراتے تھے چونکہ شاہ روم کے یہان اسکی ایجاد ہوئی تھی اس جہت سے آتش رومی
کہلاتی تھی اور چار سَے برس تک اسکی ترکیب کا راز کسی پر نکھلا غرض سنہ ۱۲ مسیحی کی شروع مین مسلمانون کو
اوس سے آگاہی ہوئی اور اون لوگون سے مغلون کے ہاتھہ آئی تھی غرض اوس طرف سے مغلون نے یہہ آگ لگانی شروع
کی اور ادہر سے ہنوچی بہی ایک قسم کی توپ مین باروت بہر کے لوہے اور پتہر کے گولے مغلون کو مارتے
تھے اور ایک قسم تڑی لوہے کی دشمن پر داغتے تھے اور ان تڑیون کا حال ایسا تھا کہ وہ غنیم کو گویا ڈہونڈ
ڈہونڈہ اور دوڑا دوڑا کے مارتی تہین مغل سب خصوص اونکے گہوڑے ان تڑیون کی مارے ایسے بدحواس ہوے
کہ سودائی بہادر نے شاہ ہنوچی کو کہلا بہیجا کہ تم کب تک لڑو گے آخر پامال کیے جاؤ گے بس بہتر ہی کہ صلح
کرو غرض صلح ہوئی اور مغل کی فوج نے حصار سے ہاتہہ اوٹہا لیا مگر اوسی سال مین شاہ ہنوچی نے ایک
سردار مغل کو جو خاقان سے روٹہہ کر اوسکے پاس گیا تھا نوکر رکھا بلکہ سرفراز کیا اور خطاب دیا اور اوسی کی
صلاح سے مغلی ایلچی کو مار ڈالا اوسکا نتیجہ جنگ تھا اور وہی وقوع مین آیا یہہ ماجرا سنتے ہی سودائی بہادر
فوج لیکر چلا اسی عین مین تولی خان نے انتقال کیا اور اوسکے بھائی اوکتائی خان کو بڑا رنج ہوا اور وہ شخص

بہی اوسی قابل تھا کیونکہ بہادر بے مثل اور سپاہی بے بدل تھا باب سابق مین لکھا جا چکا ہی کہ نیوچی
تاتار نے اہل ختا کو بہت ستایا تھا اور فغفوروں نے بہی مغلون سے بارہا مدد مانگی تہی غرض فغفور اور خاقان سے
عہد و پیمان ہوا اور شرط یہہ لکھی گئی کہ اگر خاقان نیوچی کو ہلاک اور ختا سے خارج کریگا تو بالکل صوبہ ہونان
بطور جاگیر موروثی کے مغلون کو دیا جاویگا فغفور نے انتقام لینے کے واسطے یہہ قول لیا لیکن
منتقم کی آنکھہ اندہی ہوتی ہی اور پیش بینی تو کیا غصے مین سامنے کی کھائی اوسکو دکھائی نہین دیتی ہی
آگے اوس شرط کی برائی کا حال معلوم ہوویگا القصہ ختائی فوج بہی شریک مغلون کی ہوئی اور چونکہ
دونون طرف کی فوجین کثرت سے جابجا متعین تہین لڑائیان بہت سی ہوئین اکثرون مین مغل سرسبز رہے انہی وقت
سردار نیوچی مسمی شوآلی نے جو قابل سولی کے بے شک تھا اپنے خاوند کو دغا دی تہی اور چونکہ شہر کیا فانگ کی
کی ایک تقسیم کی حفاظت اوسکے سپرد تہی اوسنے موقع دیکھکر دفعۃً وزیرون کو مار ڈالا اور اونکے عوض اپنے لوگون
کو بحال اور خاوند کی حرمون کو اور اون سردارون کی بیٹیون کو جو غیر حاضر یعنے آقا کے ساتھہ شہر ہونی فو مین
تہے اپنی محل و النسا مین داخل کیا اور شہر کی قلعہ بندی کو تڑوا اور خاوند کے نالون کو لے اور بالکل نمک حلالون
کو مار یا قید کرکے اور آقا کی مان اور سہیلیون کو کاڑیون مین بند کرکے سودائی بہادر سے جا ملا اور اوس خونی نے
جو اسم با مسمی تہا یعنے لڑائی مین سودائی ہو جاتا تھا شاہ نیوچی کے رشتہ دارون کو قتل کیا اور سوآلی کافر نے پیر کے
ساتھہ شہر مین داخل ہوکر شہر کو لٹوا دیا ہر چند سودائی نے مغلون کو منع کیا لیکن وے سوآلی کی دغابازی سے
ایسے متنفر تہے کہ جاتے ہی پہلے اوسی کے گہر کو کہود ڈالا اوسکے سوا دوسرا ایک سپہ سالار بہی ایک سردار کی
عداوت کے سبب سے جسکی طرفداری شاہ نیوچی نے کی تہی بگڑا غرض اوسکے دشمن کو سزا دیکر شاہ نے اوسے
راضی کیا اور حکم عہد و پیمان کرنے ساتھہ مغلون کے واسطے اپنی مان کی مخلصی کے دیا اور اوسنے ایلچی بہیجا
غرض ہنوز گفتگو تمام نہین ہوئی تہی کہ اسی سردار پوچا کون نے دفعۃً مغلون کو غافل پاکے ایسا حملہ کیا کہ سردار
لی موتائی کی فوج کو شکست کامل ملی اس فتح سے غرور اوس نیوچی سردار کو ایسا ہوا کہ میدان جنگ سے پہر کے
اوسنے اپنے خاوند ہی کو قید کیا اوسے بہی جب نمکحرامی کی شاہ کو بڑا صدمہ ہوا اور انقلاب روزگار کو ملاحظہ
کرکے بہت رویا بعض نمک خوارون کو اوسکا ایسا رنج ہوا کہ مشورہ کرکے پوچا کون کو اونہون نے مار ڈالا

اوسکے لشکر نے یہہ دیکھکر بلوا کیا لیکن بادشاہ نے انعام و اکرام سے راضی رکھا اور سردار ہیوسی ہو کو
دونون عہدے وزارت اور سپہ سالاری کے دیکر خود چار سو خواص رفیق لیے شہر جونگ ننگ مین گیا اور ہیوسی ہو نے
ایسا معقول بندوبست کیا کہ مغلون کے حملون سے چندے کچھہ نہ ہوا لیکن جب ختائی فوج آن ملی دونون نے شہر یسی جو کو
محاصرہ کیا اور تین روز تک ایسی جنگ ہی ورنوچی سردار نے ایسا ایسا کام دلیری کا اور سپہ گری کا کیا کہ خود
دشمنون نے واہ واہ کی آخر کار جیتے رہو شاہ نے جب دیکھا کہ دشمن سب مورچے کے بعد مورچہ لیے چلے
آتے ہین اوسنے امرا کو جمع کرکے کہا کہ اگرچہ تاریخون کے ملاحظہ سے معلوم ہوتا ہے کہ خاندان شاہی کا خاتمہ وہ
بادشاہ سب کرتے ہین جو بد وضع اور شرابی یا خونی اور ظالم ہوتے ہین لیکن ہماری قسمت نے یہہ تماشا نیا
دکھایا کہ باوجودیکہ ویسے عیبون سے مین مبرا اور پاک رہا لیکن خاتمہ نیوچی کے خاندان کا مجھہ سے ہوتا ہی
لیکن تاہم مین ایسا نہین کہ دشمن کے قبضے مین جان رہتے جاؤن اور آبروریزی کراؤن تم دیکھو مین کیا کرتا ہون
یہہ کہکر تمام مال اپنا نقد و جنس لٹوا دیا اور حربہ اوٹھا کے باواز بلند کہا کہ جسکو میرے ساتھہ آنا ہو آوے فورًا تمام
رفقا اور کئی ہزار چیدہ سپاہی ساتھہ ہو گئے اوسوقت بادشاہ نے ایسا حملہ کیا کہ مغلون کو پہلے تعجب ہوا کہ یہہ
بلا ہی یا آدمی جو اسطرح سے ایک صف کو بعد دوسری صف کے صاف کرتا مثل شیر زخم خوردہ کے چلا آتا ہی اگرچہ درست ہے کہ
بیت: دو دل یک شود بشکند کوہ را * پراگندگی آرد انبوہ را * مگر ایک کی دوا دو اور چند لوگ کبتک جم غفیر کا
مقابلہ کر سکتے ہین آخر شاہ نیوچی حصول موت سے مایوس ہو کر جسکی آرزو مین یہ حملہ اوسنے کیا تھا شہر مین
پھر آیا اور چونکہ خاص و عام مین رسد کے نہونے سے فاقہ تھا اپنے بالکل گھوڑون کو اوسنے مروا ڈالا اور رعایا کو
کھلا دیا شب کو اسنے اپنی خاندان کے ایک شاہزادے کو اپنی گدی دیکر خود حفاظت شہر مین مثل ادنی سپاہ کے مشغول
ہوا لیکن مغلون کے متواتر حملون سے جب ظاہر ہوا کہ اب امید باقی نہین ہے اوسنے مہر شاہی کو لیا اور ایک گھر مین
جا بجا چارون طرف گھانس کا انبار لگوا دیا اور لوگون سے کہا کہ بعد ایک گھڑی کے جب مین اپنے کو ہلاک
کر چکون تم اس گھر مین آگ لگا دینا تاکہ میری لاش غنیم کو نہ ملے چنانچہ ویسا ہی ہوا جب کہ بادشاہ کے
ہلاک ہونے کی واویلا مچی سردار ہیوسی ہو نے سنکر دریا مین اپنے کو ڈال دیا اور پانچ سو آدمی سپاہی اور رفقا
اوسکے ساتھہ ڈوب مرے اور مغل سب جو قلعہ کا دروازہ توڑ کر آئے تو اونہین ایک سناٹے کا عالم نظر آیا

آگے جو بڑھے تو دیکھا کہ جینک مینگ جسکو بادشاہ نے تاج و تخت دیا تھا اپنے محسن کی لاش کی خاکستر کے
ڈھونڈنے مین سرگرم ہی الغرض وہ کم بخت بھی اور وزیر اوسکے ساتھ مارا گیا اور اسیطرح راوی کا بیان ہے کہ خاندان خاتمہ
نیوچی تاتاریون کا ہوا بعد اوسکے مغلون نے فغفور سے ملکیت صوبہ ہونان کی موافق شرط کے طلب کی لیکن
قبل اس مطالبے کے ختائیون نے پیش بندی سے زیادہ فوج اوس صوبہ کی حفاظت کے لیے بھیجی یہہ امر ٹھیک
بیجا تھا اور مغلون کو اگرچہ ارادہ اونکا ملک بانٹ بیٹھنے کا نہ بھی ہوتا یہہ حرکت تو بھی ناگوار معلوم دیتی لیکن
ایسے وقت مین یہہ بات گویا اونکی مین مرضی کے موافق واقع ہوئی اور یہہ بدعہدی ایک علامت زوال کی
جلدی سے اور اور آثار کے تھی اور اوسیکو مغلون نے تاخت کا وسیلہ کرکے ختائیون سے جنگ شروع کی اور انکی
ایک فوج پر ایسا حملہ کیا کہ ایک متنفس نہ بچا یہہ حال سنکر فغفور نے اپنی لاعلمی اس مادے مین جو باعث اس
قصے کا ہوا تھا بیان کی اور اپنی حفاظت کے لیے سپہ سالار کو معزول کیا اور مغلون کو بالکل صوبہ ہونان
پر دخل دیا اور جب اس طرح سے چین مین امن کی صورت پائی گئی خاقان نے پندرہ لاکھ سوار جمع کرکی تمام
عالم کو سر کرنے کے ارادے سے باتو خان ابن توشی خان اور منگو خان ابن تولی خان اور بائی دار خان
ابن چغتائی خان اور اپنے بیٹے گایوک خان اور سپہ سالار سودائی بہادر ہر ایک کے تابع فوج دیکر چارون طرف
روانہ کیا اور یہہ لوگ سمندر کاسپین کے شمال اور رخ بائین سے لوٹتے اور تاراج کرتے اور پامال اور خاک سیاہ
کرتے نصف ملک سرکاش اور اطراف و جوانب کی طرف گئے اور بائی دار خان نے سیدھی راہ ملک روس
کی لی اور شہر ماسکو سابق کے پایہ تخت کو اوس ملک کے فتح کیا اور روس کے بادشاہ سے ادنی امیر تک ان
لوگون نے خراج قبول کروایا اور یہہ امر سنہ ۱۲۳۶ عیسوی مین واقع ہوا اور تین برس بعد مغلون نے پھر
روس مین یورش کی اور اوسکے برس روز بعد جو پھر گئے تو سارے ملک کو اس سرے سے اوس سرے تک اونہون
نے فتح کیا۔ وہان کی لڑائیون اور خون ریزیون اور روسیون کی خرابیون کا حال اگر اختصار سے بھی بیان کیا
جاوے تو اسی تاریخ کے برابر دوسری ایک جلد بے تکلف مرتب ہو جاوے چنانچہ ایک لڑائی کے بعد مغلون نے
دشمن کی لاشون کے صرف داہنے کان سے نو تھیلے بیس بیس من سے زیادہ کے بھر لیے اور اوس سے
قیاس کرنا چاہیے کہ کیا کیا خونریزی سارے ملک کے فتح کرنے مین ہوئی ہوگی بعد اوسکے انہون نے

ملک پولانڈ پر تاخت کی اور موافق ضابطہ معمولی کے حتی الامکان کسی دشمن کو زندہ نچھوڑا وہان سے
ملک ہنگری مین باتو خان جا پہونچا اور چند شہر کو لیکر پایۂ تخت پر چڑھ گیا اور چارون طرف سے
آگ لگا کے بالکل اہل شہر کو پیر سے بچۂ شیرخوارہ تک تہ تیغ کیا اور سوداگی بہادر نے دوسری طرف سے
شہر وارادین کا وہی حال کیا الغرض اسی طرح سے مغلون نے اپنے ملک سے کنارۂ بحر شمال تک جو
قطب شمالی کے قریب ہے بالکل سر کیا اور بعد اوسکے حد تاتار پر پہر آئے سارے عالم مین تہلکہ پڑ گیا اور تمام
سلاطین فرنگستان کو ایسا خوف ہوا کہ اونہون نے ایک دوسرے کو نامہ باہم اتفاق کرنے اور مغلون کو
شکست دینے کا لکھا چونکہ آپس کے قصے کو فراموش کر کے سبہون نے اتفاق کیا اس لیے فرنگستان کے صرف وہی
ملک جو سر ہو چکے تہے مغلون کے زیر حکم رہے لیکن باقی بچ گئے اور یہہ یورش قوم مغل کی فرنگ کی پامالی
کے لیے دو دفعہ اور بہی ہو چکی تہی لیکن چونکہ انہین کے موروثون نے کی تہی اور اون ایامون مین لقب ونکا
ہن یا ہوانگ نو یا آوار تہا اسواسطے تیسرے دفتر مین اوسکا ذکر آئیگا جب کہ اقوام تاتار کا حال لکہا جاویگا انشاء اللہ
تعالی القصہ باوجودیکہ فرنگستان کی طرف یہہ حال تہا لیکن یہہ نہ سمجہنا چاہیے کہ بالکل فوج مغل کی صرف اوسی
طرف مخاطب تہی کیونکہ شام اور اطراف کے ملکون مین اپنے کام سے یعنی فتح کرنے اور لوٹنے اور قتل عام اور
خاک سیاہ کرنے سے غافل نرہے اور ملک ارمن اور شہر اربل کے نواحی مین تاخت و تاراج کرتے عراق مین مثل
خدا کے قہر کے جا پڑے اور شہرون کو خراب کرتے اور ویران بناتے بغداد پر چڑھ گئے لیکن یہین پہلی
نوبت شکست کی آئی اور محی الدین اور شرف الدین اقبال دو طرف سے فوج لیکر مقابلے کو آئے اور مغلون
کو اونہون نے شکست دی لیکن بیس روز کے بعد تاتار پہر آئے اور خلیفہ کے سپہ سالارون پر ظفر یاب
ہوئے لیکن شہر بغداد کی قلعہ بندی خلیفہ نے ایسی مضبوطی کے ساتہہ کی تہی کہ مغلون نے قصد اوسے
لینے کا نہ کیا بعد اوسکے ملک شام کی طرف پہر اونہون نے رجوع کی اور حلب کے گرد و اطراف کے شہرون کو
بدستور اونہون نے خاک سیاہ کیا یہہ نہ سمجہنا چاہیے کہ اس عرصے مین جب مغلون نے مشرق اور مغرب مین تہلکہ
ڈال دیا تہا تو چین مین ختائیون کا عمل بے خرخشے کے تہا کیونکہ سی چو چن سے جنوبی کی دولت کا حال
سنکر اوکتائی خان کا جی للچایا تہا اور اوسنے اپنے دوسرے بیٹے قوتان خان کو چہہ لاکہہ سوار کے ساتھ

اوس طرف بہیجا اور صوبہ کیانگ نانگ مین بہی فوج مغار کو چیدہ سردارون کے تابع کرکے روانہ کیا تہا
مغفور کو بہی خوف اونکا ہوا اگرچہ کئی ختائی سپہ سالار بڑے بہادر جان نثار فوج جرار لیکر اون صوبون
کی حفاظت مین تہے لیکن تاہم ملک مین زیادہ فوج بہیجی گئی غرض اونکے پونہچتے پونہچتے ایسی ایک لڑائی
مغلون اور ختائیون مین ہوئی کہ اوسکا بیان تصریح کے ساتھہ لکہنا چاہیے دنیا مین رستم کا نام بہادری
مین مشہور ہی لیکن کئی شخص ایسے گذر گئے ہین کہ اونکے سامنے رستم کا نام قابل لینے کے نہین چاہیے چنانچہ
اول درجے مین حسین ابن علی کا مرتبہ بہادری مین ہی کیونکہ میدان کربلا مین ریت پر تشنگی اور گرسنگی مین
جس شخص نے ایسا ایسا کام کیا ہو اوسکے سامنے رستم کا نام وہی شخص لیتا ہی جو تاریخ سے واقف نہین
ہی کسکے قلم کو قدرت ہی کہ جناب حسین کا حال لکہے کسکی زبان مین یہہ لطافت و بلاغت ہی کہ اون بہتر
بزرگوارون کی ثابت قدمی اور تہور و شجاعت اور بیس ہزار سوار خونخوار شامی کے جواب دینے اور ایک
ایک کے ہلاک ہوجانے کے باب مین مدح جیسا کہ چاہیے کرسکے کس کی نازک خیالی کی یہہ رسائی ہی کہ اون
لوگون کے دلون کے حال کو تصور کرے کہ کیا کیا اونپر گذرا اوسوقت سے جب عمر سعد نے دس ہزار سوار سے اونکو گہیر لیا
اوسوقت تک کہ جب شمر ملعون نے سر کاٹ لیا کیونکہ ایک کی دو دو مثل مشہور ہی اور مبالغہ کی حد یہی
ہی جب کسی کے حال مین یہہ کہا جاتا ہی کہ دشمن نے چارطرف سے گہیر لیا لیکن حسین اور بہتر تن کو آٹھہ قسم
کے دشمنون نے تنگ کیا تہا اور اوسپر بہی قدم نہ ہٹا چنانچہ چارطرف سے نو دس ہزار فوج یزید کی تہی
جنکے تیرون اور نیزون کی بوچہار مثل آندہی کے آتی تہی اور پانچوان دشمن عرب کی دہوپ تہی جسکی
مثال کسی شی مین زیر فلک نہین ملتی اور یہی کہنا ہوتا ہی کہ عرب کی دہوپ کی مانند عرب ہی کی دہوپ
ہی اور چہٹا دشمن وہ ریگ کا میدان تہا جو آفتاب کی تمازت مین شعلہ زن اور تنور کی خاکستر سے زیادہ
پرسوز تہا بلکہ اوسکو دریائے قہر کہنا چاہیے جسکے بلبلے بنی فاطمہ کے پاؤن کے آبلے تہے اور دو دشمن سب سے ظالم
بہوک اور پیاس مثل دو غاباز ہمراہی کے جسکے برابر عدو نہین ساتھہ تہے اور تشنگی سے زبان پہول کے
جب پہٹ جاتی تہی تب ہی اون دو کی خواہش اندے کٹہی تہی پس جنہون نے ایسے معرکے مین ہزارہا
کافرون کا مقابلہ کیا ہو اونپر خاتمہ بہادری کا ہو چکا الغرض سر دفتر تاریخ نہ رزم کو جانکر بعد اوسکے

اوس معرکے کا بیان ہے جو اہل یونان اور اسفندیار پسر گشتاسپ شاہنشاہ ایران سے ہوا جب اوسنے یونانیون پر
لاکھون فوج لیکر یورش کی تھی اور ترما پلی کے ناکے پر یونان کے بادشاہ لی آنی ڈاس نے صرف تین سو
آدمی سے مقابلہ کیا اور ایک شمہ اوس لڑائی کا یہہ ہی کہ لی آنی ڈاس نے جب ناکے پر روکا تو ساری فوج
ایرانی نے ایک پلٹن کے بعد دوسری پلٹن سے حملہ کیا اور صرف اونہین تین سو یونانیون نے سب کو ہٹا دیا
اور خود اسفندیار کبھی فوج پر غصہ ہو کبھی دلاسا کبھی سزا کبھی انعام دیکر حملے مین بھیجتا تھا لیکن لاش کا
تودہ لگ گیا اور خون کا دریا بہا مگر ایرانیون کو دخل نہ ملا اور یہی سامنا شبانہ روز رہا آخرش ایک غدار
یونانی نے اسفندیار سے انعام لیکر درۂ کوہ مین ایسا رستہ بتلایا کہ اودہر سے جاکر ایرانیون نے دفعتہً رو اور
پشت پر تاخت جو کی تو دونون طرف کے حملے کا جواب اون بہادرون سے نہ دیا گیا غرض جب تک ایک زندہ رہا
ایرانیون کو بجز زحمت کے کچھہ حاصل نہوا القصہ بعد اوس رزم کے تیسری وہ رزم ہی کہ جسکو اس تاریخ سے
تعلق ہی چنانچہ جب قوبتان خان نے صوبۂ ستنسی کے شہرون مین سے شہر ہین کو جو قریب ہانگ چانگ فو کے
واقع ہی محاصرہ کرنے کا قصد کیا تو آؤن حاکم شہر قلعہ سنگ ان مین جو راہ پر تھا فوج داخل کرکے دس ہزار سپاہی
کے ساتھہ دریا کے کنارے پر شب بھر رہا اور صبح کو کوہ کیتو آن کے ناکے پر اونکو متعین کرکے خود آٹھہ سو چیدہ پیادہ
زور آور و جنگ آزمودہ و جان نثار کو ہمراہ لیکر اوسی مقام کے ناکے پر مثل یونانی لی آنی ڈاس کے دست
بقبضہ ہو کر مغلون کی راہ دیکھتا رہا آخر کو جب اونکا لشکر پونہچا ایسا ایسا حملہ دونون طرف سے شروع ہوا کہ
تحریر و تقریر کی قوت سے باہر ہی اور صرف قیاس ہی کا کچھہ امکان ہی کہ اوسکی صورت کو دریافت کرے
حاصل یہہ کہ جب مغلون نے چارون طرف سے گھیر لیا اور اون آٹھہ سو بہادرون مین سے چند باقی رہے تو آؤن
نے پکارا کہ یارو بس اسی حملے پر منحصر کرنا چاہیے کیونکہ قسمت مین یہی ہی یہہ کہکر اپنے گھوڑے کو ایک
ہی ہاتھہ مار کر دو کر ڈالا تاکہ دشمن کو اوتنا بھی فائدہ اوس سے نہ ہووے اور بھائی اور چند رفقا کو
لیکر مغلون پر تال جا پڑا اور جس پر ہاتھہ ڈالا دو کر دیا آخر کو جب مارا گیا تب ہی دشمن کو اوس ناکے
سے آگے بڑہنے کی راہ ملی ٭ اس شخص کے سوا ختائی سپہ سالار منگ کانگ نے بڑی بڑی لڑائیان
مغلون سے لڑین اور آخر کو ایسی شکست متواتر اونکو دی کہ صوبجات جو ہین وغیرہ کو خالی کرکے شمالی صوبجات

کی طرف مغلون کو ناچار جانا ہوا اور اسی عرصے مین اوکتائی خان ایک شب کو زیادہ شراب پی کے
جو سویا تو خون نے غلبہ دماغ پر ایسا کیا کہ اوس خواب سے بیدار نہوا اور اوسی کہتا ہی کہ یہ شخص بہادر
اور عادل و مدبر اور عالی طبیعت تھا اور اوسکے وزیر الی چو سی نے جسکا حال آگے لکھا جاویگا اور چنگیز کا
بھی وزیر اور موجد اون قوانین کا تھا جو مغلون مین اوسوقت سے آج تک جاری ہی خاقان کو شوق علم نے
دلوایا اور عالم اور فاضل کا قدردان بنایا تھا چونکہ اپنے پوتے شیرامون کو ولیعہد مقرر کر گیا تھا الی چو سی نے
چاہا کہ فرمان کے مطابق وہی خاقان مقرر کیا جاوے لیکن تورا کینا خاتون اوکتائی خان کی بیگم نے ایسی بندشین
کین کہ اوسکے بطن کا بیٹا گائی یوک خان کو قاآن کا تخت ملے اور آخرش اوسکا مقصد پورا ہوا اور جسوقت وہ
مجمع ہوا جو قوریلتائی کہلاتا ہی اور قاآنی کے منصب پر سرفراز ہونے کے وقت وقوع مین آتا ہی اوسوقت علاوہ
اکابر اور خوانین تاتار کے مسعود بیگ فرمان فرمای ماوراء النہر اور ترکستان اور ارغون آغا والی خراسان
اور امرای عراق اور اذربائیجان اور طبرستان اور شروان اور شاہ رکن الدین اور شاہ ارمن کا بھائی اور
دو بادشاہ گرجستان کے اور ناصر شاہ بادشاہ حلب کا اور شیخ فخر الدین قاضی القضاۃ بغداد اور ایلچی خلیفہ اسلام اور
ایلچی خلیفہ عیسائی جسکو روم کا پوپ یا پاپا کہتے ہین اور جر سلاس امیر الامراء مملکت روس اور سیکڑون اور
اور امرا حاضر تھے اسی ایک نکتے سے قاآن کے دربار کا جاہ و جلال دریافت کیا چاہیے چونکہ گائی یوک خان کی تخت نشینی کے
وقت بڑا تجمل ہوا تھا اور اوسکا بیان تیسرے دفتر مین موقع کے ساتھ لکھا جا سکتا ہی یہان اتنا ہی کہنا
ضرور ہی کہ مغرب اور مشرق کے تمام ملکون کے سفیر حاضر تھے اور اپنے اپنے آقا کی طرف سے نذر دیکر سرفراز ہوے
چار برس کے بعد باتو خان کو قاآن نے حضور مین نمک حلالی کی قسم کھلانے کے لیے طلب کیا اور چونکہ دشمنی
جانی دونون مین ہمیشہ سے تھی باتو خان نے اپنے بھائی کو بھیجا اوسی شب کو شراب کی صحبت مین قاآن نے
باتو خان کی شان مین کچھ ایسا سخت لفظ کہا کہ اوسکے بھائی نے بگڑ کے تلوار کے قبضے پر ہاتھ رکھا
یہ دیکھتے ہی خاقان بھی طیش مین اوٹھا اور جب تک کے لوگ درمیان مین آوین دونون مین چل گئی
اور قہر برداری جو سب قسم کے غصے سے زیادہ طالب خون ہوتا ہی دو چار ہاتھ مین دونون کو تمام
کیا اور خاقان کی تلوار جونہین باتو خان کے بھائی کے شانے پر پڑی اور کمر تک تیر گئی اوسکی تلوار خاقان

کی پسلیون کو ستل گہیر لی تھی تماش سے کے کاٹتی آنتون کو نیچے سے آ لی اور ایک لاش کے اوپر دوسری
پہ گری گویا مونے اسطرح سے دونون مین بغل گیری کروا کے صلح کروائی غرض اس سنہ کے منگو خان بیٹا تولی خان
کا قاآن ہوا اور اوسنے اپنے بھائی قبلا خان کو صوبہ دار کرکے مالک بالکل املاک کا جو چین مین مقبوضہ اور
مفوضہ تھے مقرر کیا اور چونکہ اس شخص کا حال تفصیل کے ساتھ اوس مقام پر تحریر مین آئیگا کہ جہان بیان
اوسکے مغفور ہونیکا درج کیا جاویگا یہان پر اتنا ہی کہنا کافی ہے کہ طفولیت کے ایام سے بردباری اور سنجیدگی اور
رحم دلی اس مین پائی جاتی تھی اور چونکہ اوسکا اوستاد ایک ختائی فاضل نیک نہاد اور عالی طبیعت تھا
اوسنے اپنے شاگرد کی جبلی صفتون کو تحصیل علوم اور حکمت عملی اور نصیحتون سے زیادہ کیا اوس شخص کا نام
یاؤچو تھا اور چند روز عہدۂ وزارت کا قاآن کے دربار مین اوسکو تھا لیکن خوانین کی بدیون اور ظلمون سے جو اونسے
سے متنفر اور عہدے سے مستعفی ہو کر اپنے وطن صوبۂ ہونان مین اوسنے گوشہ اختیار کیا تھا کہ اتنے مین
قبلا خان جو صوبہ دار مقرر ہوا اوسنے فوراً اپنے اوستاد کو بلوایا اور اپنا خاص مشیر بنایا اور اوسکی صلاح
منادی کے وسیلے سے اون علما کو اپنے گہرون مین بلوایا جو مغلون کے خوف سے جنگل اور بیابان مین جا چھپے
تھے دلاسا بھروسا سبھون کو دیکر اون کی حاجتون کے موافق نقد و جنس گہر بنانے اور کشت کاری کرنیکو
قبلا خان نے دیا اور ختائی علما کو طلب کرکے مصاحبت مین مقرر کیا اور امور سلطنت سے فراغت کرنے کے
بعد فرصت وقت علوم کے نکتون مین اون سے مباحثہ کرتا تھا اور اسیطرح جی بہلاتا تھا یہہ حال دیکھکر اہل ختا
کو مغلون کی جہالت اور اونکی بے ہنری اور بے رحمی کے باعث جو نفرت تھی رفتہ رفتہ کم ہونے لگی بلکہ
اکثر جب اپنے مغفورون کی برائیان سنتے یا دیکھتے تھے یہی چاہتے تھے کہ قبلا خان اگر اونکے تخت پہ
تکیہ گزین ہووے تو ویسے لوگون سے یہہ بیگانہ بھلا ہے اور مغل سب کا کیا کہنا وقوعا عاشق اوسکی ذات
حمیدہ صفات کے شیفتے ہی تھے سنہ ١٢٥٣ عیسوی مین ہیطن شاہ آرمن قاآن کے حضور مین آیا اور فن
مصاحبت مین وہ ایسا طاق تھا اور جیسا وہ خوبصورت اور لطیف طبع ایسا کہ قلیل عرصے مین منگو خان
کی طبیعت کو اپنی طرف مائل کر لیا یہان تک کہ اوس سے عیسائی مذہب اختیار کروایا اور عہد و پیمان جو
دونون مین ہوا اوس کے شرائط سے ایک شرط یہہ تھی کہ خاقان اسلام کے نیست و نابود کرنے اور خلیفہ

بغداد کے مارنے اور ہر طرح سے مسلمانون پر تباہی لانے مین متوجہ ہوے چنانچہ اوسی عہد سکو وفا
کرنے کے لیے قاآن نے اپنے بھائی ہلاکو خان کو فوج جرار دیکر بغداد کی طرف روانہ کیا غرض بعض روایت
یہہ ہی کہ خواجہ نصیر الدین طوسی نے ہلاکو خان کو بہ سبب عداوت جانی کے جو اوسکو خلیفہ کے ساتھہ تہی
ترغیب دی تہی بہر حال جو ہو لیکن حکم اوسکو دیا گیا کہ قبل خلیفہ پر تاخت کرنے کے قوم اسماعیلیہ یعنے
ملحدین کوہستان کو بیخ و بنیاد سے غارت کرے ان لوگون کے طریقہ ایمان مین بعض باتین قرآن کی اور
کچھہ کفر و بت پرستی اور خصوص تناسخ کی بہتین لیکن بڑا رکن اونکے مذہب کا یہہ تھا کہ اونکا امام جو
کہے اوسکے بجالانے مین جان تک دریغ نکیا چاہیے حسن بن صباح کے یہہ مرید تہے اور مقام رودبار اور
الموت مین پہاڑون پر قریب قزوین کے اونکی بود و باش تہی اور تاریخون سے خصوص نگارستان اور تاریخ
گزیدہ اور زینت التاریخ سے ظاہر ہی کہ کیسے بڑے بڑے لوگ ان ملحدون کے ہاتھہ سے مارے گئے مین چنانچہ
نظام الملک وزیر ملک شاہ سلجوقی اور ایسا کوئی قلعہ اور حصار محفوظ نہ تھا جہان پر اونکا جا پہونچنا ممکن
تھا اور ایسا کوئی بادشاہ یا سردار نہ تھا جنکے سینے پر اس فرقیکا آدمی سا مرید اگر اوس لئے بہیجا جاتا تو
چڑھہ نہ بیٹھتا چنانچہ تاریخ گزیدہ سے سلطان سنجر کا حال ظاہر ہی اونکا لقب فدوی تھا اور اہنین
ملحدون کو حسنی یعنے مرید حسن صباح چونکہ کہتے تہے اور دغا سے لوگون کو مارتے تہے اس سبب سے یہی لفظ
انکی تعبیر کے ساتھہ فرنگ کی اکثر زبانون مین اوس ملعون کی شان مین مستعمل ہوتا ہی جو دغا سے کسیکو مارتا ہے
چنانچہ وہ لفظ اساسن ہے الغرض سنہ ۴۸۳ ہجری مین اونکی بنیاد جبل عراق عجمی پر پڑی تہی
اسکے بہ سبب اونکا بادشاہ شیخ الجبال کے لقب سے بہی مشہور تھا اور ایک سے ستر برس
کی سلطنت اونکی ہو چکی تہی اور رکن الدین قاہر شاہ اونکا امام تھا جب ہلاکو خان اونکی حد
مین جا پہونچا اور کئی قلعے اونکے لیکر ایسا تنگ کیا کہ جان کی امان اونہون نے مانگی اور
چونکہ رکن الدین اپنے لڑکون کو لیکر ہلاکو خان کے پانون پر گر پڑا اوسنے رحم کہاکے جانبخشی
کرکے خاقان کے حضور مین روانہ کیا لیکن منگو خان نے حکم دیا کہ اوس فرقے کا ایک شخص
بچنے نہ پاوے اور انہی کے موافق بارہ ہزار ملحد مارے گئے اور قیاس اگرچہ یہی چاہتا ہی کہ تنیالیس

ایک متنفس اوس قوم کا زندہ نہ چھوڑا لیکن جو بلا کہ امیر تیمور نے سنہ ۷۹۴ ہجری مین بہت سے
لوگون کو مروا ڈالا جو فدوی کے لقب سے مشہور تھے اور عادات دغا سے مارنے اور اپنے
امام کے تابعدار اوسی طرح سے ہونے کے اونہین تہین اس جہت سی غالب ہی کہ اوسی
فرقے کے بچے بچائے دو چار جو رہ گئے مورث ان بدنہادون کے تھے بعد اسکے روز انتقام
اون بدیونکا جو اکثر خلفا ی آل عباس نے کیا تھا مثل روز قیامت کے آن پونچا اور ہلاکو خان بغداد
کی طرف متوجہ ہوا اوس واقعہ کے ہونے پر بعض اہل تاریخ نے تعجب کیا ہی غرض راقم کو حیرت اوس
اقبال پر ہی کہ جسنے قبل اس ایام کے یوم زوال کو قصر خلافت پر بیٹھنے نہ دیا تھا کیونکہ دوسری
باتون کو جانے دیجیے اگر اونکا ظلم صرف بنی فاطمہ کے اوپر خیال کیا جاوے تو تعجب ہی ہی کہ اہل
اسلام نے اپنے پیغمبر کی آل کے قاتل کو کیونکر دم بھر کے لیے زندہ چھوڑا تھا سواے اسکے دولت
کے زوال کے لیے کئی باتین مخصوص ہین یعنے ظلم اور غرور اور عیش اور طمع اور نفاق اور ان
پانچون مین سے خانہ خرابی کے لیے ایک کافی ہی غرض خلیفون مین خصوص مستعصم باللہ کی ذات
مین یہ صفتین تمام موجود تہین اور اسی سے تعجب کہ اوس قدر قیام جو آل عباس کو ہوا کیونکر ہوا چنانچہ اس
خلیفہ کا ظلم ایسا تھا کہ منجملہ اور بے رحمیون کے ہزارہا بنی فاطمہ کو دیوارون مین اوس نے
چنوا دیا تھا اور دوسرے غرور ایسا کہ اپنی دہلیز کے پتھر کو مثل حجر اسود کے بڑے بڑے امرا او
سلاطین سے بوسہ دلواتا تھا اور عید اور بقرعید مین جب نماز کے لیے گھر سے نکلتا او جب آ
ہوتا تھا برقع منہ پر صرف اسی خیال سے ڈالتا تھا کہ کسی شخص کو قابل دیکھنے کے نہین جانتا تھا
اور تیسری اوسکے عیش اور بدمستی اور شہوت پرستی و تن پروری کے حالات لکھنے مین شرم
آتی ہی اور اس امر مین کچھ لکھنا بے فائدہ ہی کیونکہ مسلمان عالم کو تاریخ کے رو سے یہ
سب معلوم ہی اور جاہل مسلمان کے آگے اگر کہا جاویگا تو جانیگا کہ شاید راقم اختلاف مذہب کے
تعصب سے کہتا ہی اور چوتھی طمع حضرت کی ایسی تھی کہ تمام فوج کو صرف تنخواہ کے بچانے کے لیے
اونہون نے جواب دیا اور پانچوین پھوٹ اور نفاق جو شیعہ او سنی کے جھگڑون کے باعث سے ہر طرف

امرا اور وزرا مین موجود تھا وہی اوسکی بربادی کے لیے کیا کم تہا الغرض اگرچہ خلیفہ کی بیان قابل
اوسی سزا کے تہین جو اوس کم بخت کو ملی لیکن اوسکے وزیر موید الدین مجد الملک علقمی کو نمک حرامی
اپنے آقا سے کرنی کسی حال مین لازم نہ تہی اور اوسنے کیا کیا دغا دی اور کس کس طرحسے
خلیفہ کو طمع دی کر سپاہیون کو جواب دلوایا اور نمک حلال سردارون کو دور دراز حیلے
بہانے سے بہیجا کر ہلاکو خان کو خط لکھکر بلوایا چنانچہ ہمدان سے کوچ کرکے بغداد کے دروازے
پر وہ آیا سوا اسکے جب امرا نے خلیفہ کو کہلا بہیجا کہ حضرت عیش کو چہوڑ دیں اور آنکھ کہول کر
دیکہیے کہ کیا حال ہو رہا ہے تو اوسوقت لمسخر سے صلاح حال کو خیال مین نہ لایا اور کہا کہ فوج
کی کیا حاجت ہے شہر کے لڑکے بالے مارے ڈہیلون کے مغلون کو بہگا دینگے یہہ سب
حال چونکہ عربی اور فارسی تاریخون مین تفصیل کے ساتھ لکھا ہے راقم نے اس اشارہ سے زیادہ
لکھنا ضرور نہ سمجھا کیونکہ یہہ تاریخ صرف اسیواسطے تصنیف و تالیف کی گئی ہے کہ جو احوال عربی
اور فارسی زبانون مین نہین تحریر ہے وہ یہان پایا جاوے ڈیڑھ مہینے مغلون کے محاصرہ کو
گذر چکے تہے اور اوسوقت تک خلیفہ کو بدستور بجز عیش کے کچہہ خیال نہ تہا بقول شاعر کے بہر سو نزع تاریک شام تنور
رزم گرم بود جب آخر کو وزیرنے دیکہا کہ خلیفہ کی آنکھ کہلی اور اوسکی دغا بازی ظاہر ہوگئی اپنے
لوگون اور دوستون کو لیے ہلاکو خان کے پاس علانیہ چلا گیا اور مغلون کو ایسی راہ ملی کہ آناً فاناً
لشکر قلعے کے اندر داخل ہوگیا اور خلیفہ گرفتار ہوکر سامنے آیا اوسوقت کیسا ہی سنگدل آدمی ہوتا
تو اوس انقلاب روزگار کو دیکہکر آہ بہرتا کہ کس مرتبے کا شخص جسکے دربار مین ادنی سا شخص سلطان تہا
جسکی دہلیز کے بوسہ دینے کا اشتیاق شہنشاہون کو رہتا تہا اور صدہا کا شوق دل ہی مین رہ گیا
اور اوس سیاہ مخمل کے پردے کو جو دیوان عام کے باہر دروازے پر لٹکا رہتا تہا اوسکا دور سے
بہی دیکہنا نصیب نہوا اور جسکی سواری کو ایک دفعہ دیکہنے کی ارمان سے
لوگ صدہا کوس سے عید و بقر عید مین آتے تہے اور راستے کی دونون
قطارون کے مکانون کے جہروکون مین دم بہر بیٹہکے صرف اوسکے جلوس کو دیکہنے کے لیے ہزارہا

روپیہ کرایہ دیتے تھے وہ شخص روبرو ہلاکو خان کے جب گلے مین رسی ڈالے کھڑا ہوا تب تمام
عیب اوسکا فراموش ہوگیا اور گنہکار کیا مظلوم نظر آیا چنانچہ خود ہلاکو خان کو اس انقلاب روزگار سے
ایسی عبرت ہوئی کہ بدیر سناٹے مین رہا کہ ایسے شخص کے ساتھہ کس طرح سے پیش آیا چاہیے آخر حکم
قید کرنے کا دیا اور مشیرون نے جو صلاح یہہ دی کہ اوسے گھسیٹ کر وہان جگر دینا لازم تھا جہان کے
آدمیون کو قابل اپنے منہہ دیکھنے کے نہین سمجھتا تھا اور جیسا کہ لوگون سے تھوکو بسہ دلوایا ویساہی
سنگ راہ سے اوسکی ناک اور منہہ کو تڑوانا مناسب ہی تب ہلاکو خان نے کمل مین اوسکو لپیٹ
اور رسی سے کسوا کے بغداد مین کوچہ بکوچہ گھسیٹوایا الغرض اسی خرابی سے خلیفہ مستعصم باللہ کی جان
گئی اور آل عباس کی پانسے بیس برس کی بزرگی خاک مین مل گئی جب اس طور سے خلیفہ مارا گیا اور بغداد
سات روز تک لٹا ہلاکو خان ملک شام کی طرف گیا اور وہان جو کچھہ اوسنے کیا اوسکا حال دفتر سوم
کے ملاحظہ سے معلوم ہوویگا غرض اسی ایام مین بجز فغفوران چین کے کوئی بادشاہ مشرق مین قاآن
کے مقابلے مین نہ تھا اور اس سبب سے کہ اون لوگون کا بھی ملک بالکل چھن جاوے قاآن نے قبلا خان
کو اشارہ کیا کہ کسی حیلے سے بگرٹ کے صوبہ سی چوئین کو لیا چاہیے آخر موقع ملا اور قبلا خان او قاآن
نے صوبہ شنسی کو فتح کیا اور اون دونون بھائیون نے خصوص قبلا خان نے تالیف قلوب کی باتین ایسی
کین کہ اکثر ختائی خود آکے اونکے نزدیک اپنے ملکی حاکمون کے ظلم سے پناہ لیتے تھے غرض
شہر ہوچیو واقع صوبہ سی چوئین پر قاآن نے چڑہائی کی اور ختائی سپہ سالار وانگ کینگ نے ایسی
لڑائی کی کہ مغل سب بارہا حملہ کرکے ہٹ آئے اور ایسا تنگ گھبرائے کہ قاآن کو خود جانا
اور دلاسا دینا ضرور ہوا آخرکار جب عرصہ گذرنے لگا اور فتح کی صورت نہین دکھائی دی منگو خان
نے خود حملہ کیا چنانچہ اوسی جنگ مین مارا گیا اس سانحہ کے واقع ہوتے ہی مغل سب ہٹے
اور خاقان کا جنازہ لیے قبلا خان کی طرف گئے اوسوقت وہ صوبہ ہوکوانگ مین تھا اگرچہ قاآنی
کے منصب کا وہی حقدار تھا اور ترکستان کے قورلتائی کے مجمع مین اوسکا جانا ضرور تھا
لیکن بے کوئی بڑی لڑائی فتح کیے اپنے ملک کو عود کرنا نامناسب سمجھکر اوسنے بوجانگ فو

کے شہر عالیشان کو فتح کیا اور اوس مقام پر ایسی خونریزی ہوئی کہ فغفور نے صلح چاہی غرض
بیس لاکھہ روپیہ سالانہ خراج اوس سے قبول کروا کے قبلا خان ملک تاتار کو گیا اور وہان بڑے
تجمل کے ساتھہ قاآن مقرر ہوا اور تمام خاص و عام کو اس امر کی نہایت خوشی ہوئی اوکتا توخان
کی اولاد جو قپچاق کے بادشاہ اور ہلاکو کے لڑکے بالے جو ایران کے بادشاہ تھے اور چغتائی
کے بیٹے جو ماوراءالنہر کے مالک تھے سبھون نے نذر بھیجی بجز اوسکے بہائی کے جسکا نام عاریغ بوگا تھا
جو اپنے کو خطاب قاانی دے اور فوج جمع کرکے قبلا خان سے لڑا لیکن مغلوب ہوا سنہ ۱۲۶۰عیسوی مین
قبلا خان قاآن ہوا اور اوسنے تخت پر بیٹھتے ہی چارون طرف سے علما اور فضلا کو بلوایا اور جو پولو نے او
بخششین آگے اوسکا بیان ہوویگا غرض اوسنے فغفور کے پاس سفیر بھیجا اور خراج موافق عہد کے طلب کیا
جب نہ ملا اور ایلچی قید کیا گیا بلکہ مارا گیا قبلا خان نے دیکھا کہ بجز اپنے جانے اور ختا کو اس سرے سے
اوس سرے تک فتح کرنے کے دوسرا چارہ نہین ہی اوسنے لشکر کی طیاری کا حکم دیا لیکن آٹھہ برس
کئی باغیون کو سر کرنے مین گذرنے بعد اوسکے تیس لاکھہ فوج ختا مین یورش کرتی ہوئی صوبجات
سی چوئین اور ہوکوانگ مین آئی اور وہان کے اکثر مقامون کو فتح کرکے شہر سیانگ نام کا محاصرہ
کیا اور یہان پر ایسی لڑائیان دونون طرف مین ہوئین اور ختائیون نے یہہ حکمتین کین کہ اوسکے
بیان کو داستان مطول چاہیے غرض یہی شمہ کافی ہی کہ مغلون کی جب فتح ہوئی اور قبلا خان کے
روبرو ختائی سپہ سالار گرفتار ہوکر آیا اوسنے صد ہا تعریف اوسکی جوانمردی اور نمک حلالی کی
کرکے انعام و اکرام سے نہال کیا اور بڑی خواہش بلکہ عجز سے کہا کہ ای شخص تو میری نوکری
کر اوسنے گردن جھکا کے کہا تامل کیا ہی سر کاٹ لیجیے مگر آپ میرے خاوند کے دشمن ہین
آپکی نوکری ہرگز کرونگا نہین بلکہ مناسب مجھہ کو مار ڈالنا ہی کیونکہ مین جیتے جی آپکے مارنے کے
خیال سے غافل نہ ہونگا یہہ سنتے ہی بعض اوجٹ مغل نے چاہا کہ اوسکو مار دے لیکن قبلا خان
نے زیادہ انعام دیکے اور یہہ کہکے رخصت کیا کہ مین نے تجھہ پر احسان کیا اب جا اگر اپنے
محسن کو مار سکتا ہی تو مار خاقان کا یہہ کہنا تھا کہ سپہ سالار دہاڑہین مار کر رویا اور قبلا خان کے پاؤن چومے

گر کے کہنے لگا کہ افسوس ہزار افسوس کہ ایسے قدردان کی نوکری مین نہین کرسکتا قبلا خان نے
گلے سے لگا لیا اور بہت سی تعریف کر کے اوسے رخصت کیا بعد اوسکے بائیان خان کو سپہ سالار
جمیع فوج کا کر کے قاآن نے پایہ تخت فغفور کی طرف بھیجا اور اوسنے رود کیانگ سے عبور کے
وقت کئی لشکر ختائی کو شکست دی اور کئی سردارون کو چارون طرف سے فوج مغل کے ساتھ اطراف
وجوانب کے قلعون کے فتح کرنے کے لئے بھیجا اگر فغفور کے وزرا اور سپہ سالارون مین نفاق
نہوتا تو مغلون کو قیام کرنا ختا مین امکان سے باہر تھا لیکن صدہا ختائی سردار اور امرا بائیان خان سے آن ملے
غرض بعض ایسے لڑے کہ سبحان اللہ اور سیکڑون نے مقابلہ کر کے جب دیکھا کہ فتح دشوار ہی اپنے
عیال و اطفال کو ذبح کر کے خودکشی کی اور بعضے جو لڑائی مین گرفتار ہوے اور بائیان خان نے
اونکی بہادری پر آفرین کر کے فوج مین بھرتی دینے کے لیے بہت سمجھایا لیکن اونہون نے نہ مانا
اور جیتے دم تک مغلون کی بزرگی کو قبول نہ کیا چنانچہ شہر توچوفو کا حاکم می یو نے ایسی بہادری
کی کہ مغلون کو حیرت ہوئی چنانچہ جبوقت اوسکی فوج پسپا ہوئی اور اوسنے پکارا کہ ای ختائیو دیکھو
نمک حرامی ہی اور کسی نے نہ سنا تو دونون ہاتھ مین تلوار لیکر خود اپنے مقام پر کھڑا لڑتا رہا اور
اگرچہ زخمون سے چور تھا لیکن ایک قدم بجز سامنے کے پیچھے نہ ہٹا آخرش مغلون نے چارون طرف سے
گھیر کر پکڑ لیا اور بائیان خان کے سامنے لے آے اور اوسنے جب سمجھ بوجھ کے دیکھا کہ
بجز مرجانے کے اوس ختائی کو کچھ خواہش نہین ہی می یو کے بیٹے کو بلا کر اوسے کہا کہ تو اپنے
باپ کو سمجھا چنانچہ وہ پانون پر گر کے رویا اور کہنے لگا کہ اے باپ تیرے مرجانے سے
میرا کیا حال ہوگا اوسنے بیٹے کو گلے سے لگا کے کہا کہ تو راہ مین جا کے تنہا کھڑا ہو جو کوئی ایسا
شخص نہین کہ تجھ کو می یو کا بیٹا جان کر فاقہ کرنے دیگا آخر کو بائیان خان نے اوسے مروا ڈالا
الغرض یہ سب سرگذشت راہ مین وقوع مین آئی کہ جب بائیان خان فوج قہار لیکر پای تخت ہانگ
چو کی طرف چلا جاتا تھا آخر جب جای مقصود پر پہنچا اور چارون طرف سے شہر کو گھیر لیا فغفور کی ماں
نے بہت عذر سے صلح کا پیغام بھیجا لیکن مغلون نے کچھ نہ سنا اور بائیان خان نے صرف یہی جواب دیا

کہ خانوادہ ملک کا دور اوٹھہ گیا خدا کی مرضی یہی ہی کہ قبلاخان کو اوسکا تخت سے بعد اوسکے
شہر پر پلا ہوا اور فغفور گرفتار ہوکر خاقان کے حضور میں بہیجا گیا جیسا کہ باب سابق کی آخر مین لکہا ہی
بلکہ اوس مقام کے لاحظہ سے معلوم ہوا ہو گا کہ سنگ کا خانوادہ کس طرح سے ختم ہوا اور قبلاخان
فغفوروں کے تخت پر بیٹہا سنہ ۱۲۷۰ء مین یہ واقعہ ہوا اور تاریخون مین ایسی ایسی جنگ اور
اس اس طرح کی بہادری اور رنگ علالی جو کہ خطائیون نے کی جب اونکی سلطنت چہین گئی کم دیکہنے
مین آتی ہی جلد اول کے انگریزی دیباچے مین راقم نے ثابت کیا ہی کہ قبلاخان کے برابر کوئی بادشاہ
روی زمین پر نہین ہوا ہی اور چونکہ جولیس سیزر قیصر روم قدیم اور سکندر اور فرانسیس کا شہنشاہ نپولین
بونا پارٹ سب سی نامی ہوے ہین عاصی نے ہر ایک کے افعال کو قبلاخان کے افعال سے
ساتھ تطابق دیکر اہل انصاف سے داد چاہی ہی کہ اون چارون مین بزرگ کون تہا عرض افسوس اردو
زبان مین وہ حال لکہا نہین جا سکتا ہی کیونکہ اون اشارات اور نکات کی تفصیل فرنگ کی تاریخون
مین درج ہی اور جس حال مین ہر نکتے کی تفصیل کے لیے بیان مطول چاہیے راقم نے اوسکو یہان
لکہنا مناسب نہین سمجہا انگریزی دانون کے لیے وہ حال لکہا ہی اور یہان پر دوسرے انداز کی
تقریر سے اوسکی بزرگیون کا اظہار کرتا ہی چنگیز خان اور اوسکے بیٹے اور ترک کا شہنشاہ عثمان جسکا
حال تیسری دفتر مین درج ہی اور نادر شاہ اور تیمور لنگ اور شاہان ایران پیشدادیان اور کیان اور ساسان
کے خاندان مین سے اور کسرا روم سے کوئی شخص قبلاخان کے مقابلے مین نہین ٹہرتا ہی اس لیے
کہ اون مین جو سب عالی طبیعت اور عادل یا صاحب تدبیر تہے بہادری اور سپاہگری مین یکتا
نہ تہے اور جو تلوار کے دہنی تہے رحم اور تالیف قلوب و عدالت اونکی سرشت نہ تہی چنانچہ چنگیز اور
تیمور اور عثمان کے احوال سے جو اس تاریخ کے سوا اور دفترون مین بہی ہی اگرچہ ظاہر ہی کہ وے
ایسے غازی اور شجاع تہے کہ جدہر گئے فتح مثل لونڈی کے تابعدار رہی اور شکست مثل مفقود کے
کبہی دکہائی ندی لیکن درندون کی طرح فقط خونریزی سے اونکو شوق تہا اور تمام عالم کے
سر کرنیکا دعوی اور حوصلہ بہی تہا غرض غربا پروری اور خلق کی راحت رسانی اور رعایا کے لیے

درد فرزندی اور نوع انسان پر رحم و کرم سے اون لوگون کو کچھہ علاقہ نہ تھا اور باوجودیکہ تزوکات
تیموری سے دریافت ہوتا ہی کہ تیمورلنگ بہی ان سب صفتون سے موصوف تھا لیکن ایسے بیان
کا اعتماد نکیا چاہیے کیونکہ منھہ سے کہنا اور بات ہی اور اوسپر عمل کرنا کچھہ اور ہی ہی اور تمام تاریخ معتبر سے
اوسکی قزاقی اور خونریزی اور مردم آزاری کا حال ظاہر ہی چنانچہ اسی جلد مین کچھہ تذکرہ اوسکا بہی
ہی لیکن قبلاخان مین بہادری اور دلبری کے ساتھہ خلق پروری بہی تہی اگرچہ شوق ملک ستانی
اور تسخیر عالم کا اوسے بہی تہا لیکن ساتھہ ہی اوسکے یہہ بہی آرزو تہی کہ اگر دنیا پر حکم جاری ہو
تو ظلم کا دور اوٹھہ جاوے اور خلق اسمین مردم دعاگو رہے چونکہ نیت ایسی تہی خداوند تعالے نے
برکت بہی اوسکی حکمرانی کو ایسی دی کہ جتنے دور تک اوسکا فرمان جاری ہوا سکندر کو بہی اوس قدر
نصیب نہوا اور قبلاخان جب خاقان تاتار اور فغفور ختا ہوا دنیا کے بادشاہون مین ہر طرح بے مثل
و نظیر تھا اور بحر شمال منطقۃ البرودۃ کی حد سے بحر ملاگا تک اور بحر مشرق سے مغرب مین تبت وغیرہ تک
اوسکے تابع تھا اور اوسکی خوبیان سنکر اون قومون نے خود آنکر خراج دیا اور اپنے کو داخل رعایا سرکار
مین کیا جو چنگیزخان کو خاطر مین نہ لاتے تہے اور ہمیشہ سے سرخرو رہے تہے پس جنگو اور ون کی
شجاعت زیر نکر سکی قبلاخان کی عدالت نے تابعدار کیا اور یہہ حال اوس شخص کا تھا کہ جس جگہہ کو سنا
فوراً وہان کے خاص و عام کو فرمان بردار بنایا اور وہان کے لوگ اوسکے عاشق زار ہوگئے خلاصہ کلام
یہہ کہ تالیف قلوب کی ترکیب مثل اوسکی بہادری اور سپاہگری کے تہی اور دونون کی نظیر
آج تک زمانے مین نہین دیکھنے مین آئی ہی اور ان سب صفتون کے ساتھہ ایسا خوبصورت تھا کہ جسنے
اوسکی صورت دیکھی اوسے پہرون تکی لگ گئی اور شیرین زبان اور جادو بیان اس قدر تھا کہ
اوسکی بات جسکے گوش زد ہوا ایکدفعہ ہو لی اوسکو تمام عمر ہمکلامی کی تمنا رہی اس بیان مجمل پر تاکہ لوگ
گمان مبالغے کا نکرین لازم ہے کہ تفصیل کے ساتھہ بعض امور کا حال لکہا جاوے علاوہ اون کئی
صفتون کے جو اوسکی قدردانی اور رحم دلی اور دوسری صفتون مین لکہے گئے ہین ہر ایسا تہا
کہ جو آن ہوئی کے ساتھہ ہی ہر قوم اور ہر ملک کے علما کو جمع کرکے ہر ایک کے ذمے اون

امرون کی تدبیر کو متعلق کیا کہ جسکا علم اور تجربہ جسکو زیادہ حاصل تھا چنانچہ یونگ چانگ اور یی لو یالک
دو ختائی فاضل کو اپنے قوانین اور ضوابط کے درست اور بعض کے ایجاد کرنے اور تمام املاک کے محاصل
اور مخارج اور تجارت کی آمدنی اور رفتنی کا حساب لکھنے کا حکم دیا اور شیخ جمال الدین ایرانی مہندس
او ہیئت دان زبردست کو تقویم تیار کرنے اور اون علمون کے آلات کے بنانے اور مغلون کو اونکے
استعمال سے واقف کرانیکا حکم دیا گیا اور فرنگی طبیب نوکر رکھا گیا تا علم ادویات اور دوا سازی
مین چند مغل تعلیم کیے جاوین اور ایرانی اور عرب اور ماوراءالنہر اور ایگور کے ملکون کے بڑے بڑے
عالمون کو جو دربار مین حاضر تھے حکم دیا کہ اپنے ملکون کی معقول کتابون کا ترجمہ ختائی زبان مین
کرین مغلون کو پڑھا کر اونکے مضامین سے آگاہ کرین اور یہہ مجمع فاضلون کا ہان لین کہلاتا تھا
اور ابتک بھی ویسی ہی ایک مجمع ختا مین اوسی لقب سے موجود ہی اور مملکت کی تاریخ نویسی اون سے
متعلق ہے اور تمّت بزرگ سے ایک فاضل زبردست بلواکے رسومات دین وغیرہ کو اوسے متعلق کیا اور
اپنے استاد یاؤ چو کے ساتھ مشورا کرکے تمام سلطنت کے بڑے شہرون مین مدارس اور سرکاری
مین مکتب خانے مقرر کرکے کتب چین و ایران و عرب و فرنگ کا ترجمہ ترکی زبان مین کرکے مغلون کے
لڑکون کو تعلیم پانیکا فرمان جاری کیا اور اوس مین قاآن نے یہہ مضمون لکھا کہ اہل ختا اور دوسرے
ملک کے لوگون کی لیاقت اور شائستگی دیکھکر مجھے شرم آتی ہی کہ ہماری قوم مین یہہ جہالت اور
نادانی پائی جاوے پس مناسب ہی کہ ہر شخص اپنے لڑکے کو سرکاری مکتب خانے مین بھیجے اور تیر اندازی
سکھلانے سے چند روز باز رکھ کے انسانیت کی راہ بتلاوے اور جسوقت فغفور ہوا ختائی علما کا
مجمع کثیر درباب مین رفتہ رفتہ پیدا ہوا اور سبکو حکم تھا کہ جس امر مین صلاح دینا مناسب معلوم ہووے
فوراً اوسکی اطلاع حضور مین کرین چنانچہ جو نہین چین کا تمام ملک سر ہوا ایک ختائی فاضل نے درخواست
دی کہ مناسب ہی کہ بالکل لوگ جو جنگ مین پکڑے گئے اور بندیخانہ مین پڑے ہین مخلصی پاوین
اور اوسکی التجا قیدیون کے لیے سنی گئی علم کی ترقی اور امن کی صورت پیدا ہونے کے سبب
جب اس طرح سے فغفور نے تدبیر کی جزائر جاپان کو سر کرنے کے لیے جنگی جہاز تیار ہوئے اور فوج کمک

تا ملک چین اور ماچین کی فتح کو روانہ کی گئی لیکن منزل مقصود کے قریب ایسی آندھی آئی کہ نصف بحر غرق
ہو گئی اور باقی جو بچی اہل جاپان نے گھیر کر تیس ہزار مغلون کو مار ڈالا اور ستر ہزار ختائی اور اہل کوریا
کو قید کر لیا اور ماچین پر جو لشکر گیا اوسکو صلح کے بہانے سے دھوکا دیکے اہل ماچین نے شبخون مار ان
ماجراؤن سے قبلا خان کو بڑا غم ہوا لیکن اوسنے لوگون کو یہی جواب دیا جب اونہون نے افسوس
کیا کہ اس طرح کا حادثہ کبھی کبھی اگر واقع نہووے اور ہمیشہ سرسبزی رہے تو بادشاہون کو
انقلاب روزگار کی یاد باقی نرہے اور اوسکی فراموشی سلاطین کے حق مین نہایت مضر ہے
بلکہ ایسی فراموشی علامت زوال ہی بعد اوسکے قاآن کی فوج پیگو کے ملک پر چڑھ گئی اور کئی
لڑائیون کے بعد پایہ تخت کو فتح کر کے مملکت کا ایک صوبہ اوسے قرار دیا سنہ ۱۲۸۶ مسیحی مین
اکثر ملک کے تاجر قبلا خان کی عدالت کا شہرہ سنکر صوبۂ فوکین مین جہازون پر آئے اور فغفور نے
حکم دیا کہ اون سے ایسی محبت برتائی جاوے کہ بار بار وہ آوین اور تجارت کی سہولت کے لیے قبلا خان
نے نہر ختا کو کہدوایا جسکا بیان راقم نے پہلی جلد مین کیا ہے اور اتنا مفید یہ امر سب
کے لیے ہوا کہ اگر کوئی خوبی اس شخص کی نہوتی تو فقط اسکی ساخت کا ذکر کافی تھا اس لیے کہ ملک
ختا کی نسبت مین اس نہر کا وہی رتبہ ہی جو جسم انسان مین رگ جان کا ہی یہہ نشانی اوسکی
عقل اور دانش کی ایسی رہ گئی کہ قیامت تک قبلا خان سلاطین روزگار سے مستثنا رہیگا اور اہل
اور اکا اوسکے نام پر درود پڑھینگے پیچین شہر کو مغلون نے سابق سے بسایا تھا غرض جب یہہ
شخص اوصاف مین بے نظیر و بہادر و با تدبیر فغفور ہوا اوسنے اس لحاظ سے دار الخلافہ بنایا کہ
تاتاریون کے ملک سے بھی قریب ہووے اور بیچ سلطنت مین اپنی بود و باش رہے اور چونکہ
اس شہر کے عرصے اور وسعت کا بیان جلد اول مین آچکا ہی بیان اتنا ہی کہنا کافی ہی کہ شہر کے
ہر دروازے پر ایک ایک ہزار مغلون کا پہرا رہتا تھا اور اپنے محل کی حفاظت اور ہر وقت کے
جلوس کے لیے بارہ ہزار ملازمین تھے اگرچہ اکثر ختائی اوسکی سلطنت سے راضی تھے تاہم خوف
بعض شخصون کا تھا چنانچہ نقل ہی کہ جب سنگ کا گھرانا تباہ ہوا ایک وزیر گرفتار ہو کر آیا چونکہ خاوندی کی

خیر خواہی جو اوسنے کی تہی مشہور ہتی قبلاخان نے فرمایا کہ ای مرد نیک خصال و نمک حلال میری
نوکری کر اور جیسے اپنے پرانے خاوند کی رفاقت تو نے کی ہی ویسے ہی میری کر اوسنے جواب
دیا کہ مین سنگ کے خاندان کا پروردہ ہون اور جب سے نزہے میرا جینا نمک حرامی ہی اور نوکری کرنے سے
مجہہ سے بہتر بہت ملینگے بلکہ مجہے مار ڈالنا صلاح ہی اس لیے کہ کبہی اپنے خاوند کے دشمن کا مین
خیر خواہ نہونگا یہہ سنکر قبلاخان نہایت محظوظ ہوا اور چاہا کہ اوسکو سرفراز کرے لیکن وزیرونے
اوسکے خلاف شہنشاہ کو ایسا سمجہایا اور زمین و آسمان اس قدر جہنکایا اور وہ خیالی بہی اپنے مرنے کے
لیے ایسا مصر ہوا کہ آخر قبلاخان نے آبدیدہ ہوکر فرمایا اگر مرنے ہی چاہتا ہی جسطرح سہولت تجہے
موت مین نظر آوے اور پسندیدہ ہو اپنے خاوند پر سے تصدق ہوجا الغرض اس طرح بعض خیانتون
کی طبیعت جو اوسنے دیکہی حفاظت اوسے لابد ہوئی اور اس قدر بہرا چوکی اوسی سبب سے مقرر کیا
گیا مملکت خطا اور اطراف وجوانب کے تمام ملک اور اقوام پر جب فغفور غالب آیا آخر کو برما کی
طرف لشکر بہیجا اور بعد بہت خونریزی کے اوسپر ظفریاب ہوا اور بعد اوسکے قریب تہا کہ
بنگالے پر یورش کرے لیکن بی بی کے منع کرنے سے باز رہا غرض جاپان اور سیام سے خراج لیا ایسا
خوش نصیب شخص شاید دنیا مین کوئی پیدا نہوا ہو کیونکہ ملک گیری اور جاہ و حشمت اور تمام عالم
کی محبت کا یہہ حال تہا جسکا ایک شمہ مؤلف نے بیان کیا اور خانگی امور کا یہہ طور تہا کہ بی بی
ایسی نیکبخت اور عاقلہ تہی کہ قبلاخان کے سے شخص کو اوس سے مشورا کرنیکی حاجت ہوتی تہی اور جب
کوئی مہم درپیش ہوئی یا نیا قانون اجرا کرنے کا قصد اوسنے کیا وزیرون کی صلاح کے علاوہ
خاتون کا مشورا ضرور تہا اور میان بی بی مین پہلے رد و کد ہو لیتا تہا تب امر سنگین مین حکم ناطق دیا جاتا
تہا اور اوسکی عقلمندی کی یہہ ایک بڑی دلیل ہی کہ جب سنگ کے گہرانیکا فغفور گرفتار ہوکر آیا قبلاخان
نے خوشی سے پہول کر بی بی کو آگاہ کیا خاتون نے سنکر آہ بہر کر یہہ کہا کہ ای قاآن یہہ مقام خوشی
کا نہین بلکہ رنج کا ہی کیونکہ جب تجربے مین یہی آیا ہی کہ انقلاب روزگار سب سلطنتون کیلیے لازم
ہی تو یہی روز زوال و خرابی کا تمہارے گہر کے لیے بہی آسکتا ہی پس ان بیچارون کے ساتہہ

ایسا ہی پیش آو جیسا کہ چاہیے ہو کہ تمہاری آل کے ساتھ دوسرا پیش آوے اگر خدا نخواستہ ایسا دن
دیکھنا اونکے نصیب مین بہی ہو وے یہہ نصیحت سنکر خاقان سنائے مین سر زانو پر رکھکے دیر تک خاموش
رہا اور بعد اسکے حکم دیا کہ ہر طرح کی عزت اور آرام سے ختا کے شاہنشاہ کو نظر بند رکھا جاوے
اور ایسی نیکی کے سوا بیٹیا ذی شعور فاضل نیک تہا اور ایسا ہی سنے بدل ایسا تہا کہ لوگون نے
اوسے سپوت ٹھہرایا اونہین مین جب کسی شخص نے اوسکو بیش بہا جواہر دکھلایا اور اوسکا
مول پوچہا ولی عہد نے جواب دیا کہ آرایش تن کے لیے تو یہہ دمڑی کی قیمتون مین بہی مہنگا ہی
لیکن اگر اسکی فروخت سے دو چار ہزار غربا پرورش پاوین تو البتہ بیش بہا ہی اسکا نام جن گن
خان تہا اور اوسکے باپ کے اوستاد یاؤ چو نے اوسکو حکمت عملی اور تاریخ اور ننگ فوزی کی تصنیفون
مین ایسی تعلیم دی کہ اوسکی نیک خلقت کو دونا جلوہ ہوا اور پینتالیس برس کی عمر مین جوانی سے انتقال
کیا سارے عالم کو صدمہ ہوا کیونکہ ایک عیب بہی اوس مین نہ تہا اور یاؤ چو نے اوسکے باب مین یہی
کہا تہا کہ قبلا خان کی نیکی کو کچہہ رتبہ اوسکے بیٹے کی نیکوئی کے مقابلے مین نہ تہا الغرض قول شاعر
کا سچ ہی ع سدا عیش دوران دکہاتا نہین ✤ اور تمام عمر ہر طرح کے آرام مین گوکتی خاتون اور ولی عہد
نے پی دربی تہوڑے عرصے مین جو انتقال کیا فغفور کو ایسا رنج دونون کے لیے ہوا کہ کہتے ہین کہ
پہر کسی نے قبلا خان کو ہنستے نہ دیکہا اور جب تک دم رہا غم رہا اور چند سال کے بعد سنہ ۱۲۹۴
مسیحی مین وہ بہی گذر گیا اس مختصر بیان سے ظاہر ہی کہ راقم نے کچہہ مبالغہ نہین کیا جب یہہ لکہا کہ
روی زمین پر قبلا خان کا سا کوئی بادشاہ آج تک پیدا نہین ہوا کیونکہ عالم زبردست ارباب سخن و ہنر
اور نمک حلالون کا قدردان بہا در بے بدل مدبر بے مثل حکیم منش عالی طبیعت کریم و رحیم تہا اور اوسکی
تمام صفتون کو ایک لفظ مین اگر کہنا چاہیے تو وہ لفظ یہی ہی کہ خیر خواہ خلق تہا چنانچہ خود اہل ختا قبلہ گاہ
عالم اوسکو کہتے تہے اگرچہ ختائیون کا خاصہ نفس اپنی قوم کو نیک اور ہمہ صفت موصوف جاننے
اور غیرون کو محض حقیر سمجہنے مین مشہور ہی اور اسی جہت سے کئی عیب اونہون نے قبلا خان کے
ونسے کیا ہی اور ہم بہی اون عیبون کی طرف لحاظ کرتے ہین تاکہ تاریخ نویسی کے ادب کے موافق عیب

وہندو دونکی تجویز ہووے * بعض ختائی مورخ کہتے ہین کہ قبلاخان متعصب ایسا تھا کہ بجز مذہب لامہ لرد
کے دوسرے کو محض باطل جانتا تھا اور زن مریدی اور زر پرستی اور عشق بازی اوس مین حد سے زیادہ
تھی اور دور دور دراز ملکون کے فتح کرنے کی ایسی آرزو اوسکو تھی کہ لاکھون فوج اوسکی خزانہ بجا یا ان پر
یورش کرنے مین نقصان ہوئی * انصاف سے دیکھا چاہیے کہ ان الزامون مین امر تحقیق کس قدر اور بناوٹ
کس قدر ہی اور تعصب کے باب مین جو وہ مورخ کہتے ہین تو اسی قدر سچ ہی کہ لامہ کے مذہب کو بہتر جانتا تھا
اور یہہ کچھہ عیب اوسکے لیے نہین تھا کیونکہ ہر شخص اپنے طریقۂ ایمان کے باب مین مختار ہی اور چونکہ اس
امر کی درستی یا نادرستی کی تجویز خدا تعالی سے متعلق ہے پس کسی شخص کو کسی مذہب مین ایمان لانے کے سبب سے
بد کہنا حمق ہی سوا اسکے آدمی کی جبلی ہی کہ کسی نہ کسی شی پر ایمان لاوے کیونکہ آجتک دیکھنے
مین نہین آیا ہی کہ کسی قوم کے تمام یا اکثر شخصون کو کسی شی سے اعتقاد نہو پس جبکہ ضروریات سے
ہی کہ ایک نہ ایک طریقۂ ایمان ہر گروہ مین رواج پاوے اور یہہ بہی نہایت واجب ہی کہ اوس گروہ
کے سردار کا جو عقیدہ ہی وہ بہ سبب اوسکی سرگرمی کے ایسا مشہور ہووے کہ کسیکو اس باب مین شبہہ نرہے
پس قبلاخان نے جو طریق اختیار کیا اور نہایت مستقل اوس مین رہا تو ضابطۂ بادشاہی کے خلاف
اوس نے نہین کیا اور زن مریدی جو اوسکے رشک سے یہہ لوگ کہتے ہین تو بجز اسکے کہ بیگم سے شوہر اگر
تھا اور اوسکی عقل اور حسن کا عاشق تھا دوسری کوئی بات اس طرح کی نہین پائی جاتی ہی اور اگر ایسی
بی بی کی باتین سننی زن مریدی ہی تو راقم تمام دوستون اور خصوص اپنے لیے یہہ دعا کرتا ہی کہ خداوند
عالم ایسی ہی جورو اونہین اور ہمین بخشے کہ ہم لوگ بہی مثل قبلا خان کے حاجت اوس سے مشورے کی
رکہین اور اسیطرح سے فائدہ اوٹھاوین تیسرا عیب زر پرستی کا جو اوسکے نسبت کرتے ہین اوسکا
جواب صاف یہی ہی کہ زر پرستون مین کبہی عالی ہمتی نہین پائی گئی ہی اور اگرچہ درست ہی کہ
تحصیلدارون کو حکم تھا کہ ان رعایا کے ساتھہ جو خراج دینے کی ادا مین غفلت یا گرانی کرین سختی سے
پیش آوین اور اون وزیرون سے خوش رہتا تھا جو بہتر تدبیرین محاصل اور آمدنی کے زیادہ کرنے
مین کرتے تھے لیکن یہہ باتین معیوب تب ہی ہوتین جب صرف امانت کرنے اور گنج جمع کرنے کے لیے

وقوع مین آتین غرض بہتری خلائق ترقی علم اور قدردانی علما اور ساخت اخبارات اور عمارات واسطے
استفادۂ عام اور آرائش ملک وغیرہ مین نہ تن پروری مین یہہ زر صرف ہوتا تھا چنانچہ سرکار کی
طرف سے غلون کے جمع رکھنے اور رعایا مین قحط کے وقت قسمت کرنے کا دستور جسکا اکثر ذکر جلد
اول مین آیا ہی قبلاخان سے شروع ہی اور چوتھا عیب یعنے دور دراز ملکون کی فتح کی آرزو مین
افواج کثیر کا نقصان کروانا اوسکی نسبت مین اتنا ہی کہنا کافی ہی کہ نطفے کی تاثیر کو بڑا دخل ہی اور دیکھا
چاہیے کہ پوتا اور بیٹا کن شخصون کا وہ تھا بلکہ اگر ہفت اقلیم کے فتح کرنے کی آرزو اور قصد اوسمین پایا
نہین جاتا تو تعجب ہوتا اور ایسا ہو نہین سکتا کہ اسی ایک عیب کے رہنے سے مرد کامل اوسکو کہین
کیونکہ اس درجے کے لیے بجز عدم قناعت یعنے حرص ملک گیری کے اور سب باتین اوس مین موجود
تھین اگرچہ حجت و تقریر کے نباہنے کے لیے یہہ کہا جا سکتا ہی کہ اس قدر صاحب ارادہ صرف
اسی واسطے تھا تا کہ غیر ملکون کے رعایا یعنے خلق اللہ کی زیادہ تر بہتری اوسکی حکمرانی سے ہووے
چنانچہ صدہا نظیرین ہین کہ اقوام مفتوحہ کو اپنے ہمقوم و ہم وطن حاکمون کے وقت مین اس قدر آرام
کبھی حاصل نہ تھا جو قبلاخان کی تابعداری مین ملا لیکن یہہ بابت بناوٹ کی ہی کیونکہ اصل خواہش
اوسکی دلی آرزو ہی تسخیر عالم تھی اور بعد اوس مطلب کے بر آر ہونے کے بہتیری رعایا اور پرورش خلق اللہ
درجہ ثانی مین اوسے ملحوظ تھی جبکہ اپنی رعیتون مین وہ قوم داخل ہوتی تھی اگر حکمت کی آنکھ سے
دیکھیے تو یہی ایک عیب قبلاخان مین تھا لیکن یہہ بھی کہنا چاہیے کہ مغل سب اوسی سپاہی
تھے اور یہی امر اونکی دولت مین بہترین صفات سے تھا بلکہ بعض بعض دفعہ اگر اوسکا وجود قبلاخان
کے مزاج مین نہ پایا جاتا تو وہ آپس مین ہی کہتے کہ ابلہ بادشاہ اگر گرگے بیچ مین آگیا ہی اس نامرد
سے تخت چھین لو اور قیاس بھی چاہتا ہی کہ وے سب اگر اسکو محض حکیم طبیعت پاتے
تو باغی ہو جاتے الغرض راقم نے صفات اور عیوب جو تھے سب کو بیان کیا ہی آگے ارباب
انصاف جو داد کہ لائق اوسکے حال کے سمجھین ارشاد فرماوین لیکن اتنے مین تو کچھ شک نہین
ہی کہ مغل کی قوم مین آدمیت اور فضیلت بلکہ بزرگی قبلاخان کی ذات حمیدہ صفات سے

پیدا ہوئی اور وہی لوگ جو ایسے وحشی تھے [illegible] حروف ہجی تک ہون مین نہ تھے اور بجز گویائی کے
اظہار مطلب کے لیے اونکی زبان مین تحریر نہین تھی چنانچہ قبلا خان کے حکم اور مدد سے پایہ تخت
کے علما نے ایجاد مغلی زبان سے حروف کو کیا اون مین بڑے بڑے درویش اور حکیم ہوئے اور اگر
دوسرا کوئی امر اوسکے بزرگ ہونے کے دعوے کے لیے کافی نہوتا تو فقط موجد حروف زبان مغل
ہونا بس تھا کیونکہ حسب اتفاق آرا ارباب فضیلت و اصحاب تاریخ کا اس باب مین ہی کہ وہ شخص
کہ جسنے تحریر کی ایجاد کو اور صوت کو شکل مجسم دی یعنے لباس حروف پہنایا وہ قابل پرستش کے ہوتا اگر
خدا نہوتا تو بیشک مرتبہ ولایت کے قابل وہ شخص ہی کہ جسنے اپنی قوم کے الفاظ مخرجی کے ہوائی
وجود کو جسم محسوس دیا قبلا خان اپنے پوتے تیمور خان یعنے ولی عہد مرحوم کے بیٹے کو جانشین مقرر
کر گیا تھا لیکن اوسکے بیٹون نے قصد اوسکو محروم رکہنے کا کیا آخر کو مغلی سپہ سالار بایان خان
تلوار میان سے نکال دربار مین جا کہڑا ہوا اور جبتک سبہون نے ولی عہد کے بیٹے تیمور خان کو تخت
دینے کا اقرار نہ کیا اپنی جگہہ سے وہ نہ ہٹا اور جب تیمور خان جلوس کر چکا اوسوقت سردار نے تلوار
کو میان مین کیا باوجود اس عداوت کے جو چچون نے کی تہی تیمور خان نے معافی نامہ اپنے دشمنون
کی حرکت ناشایستہ کا جاری کیا اور ایام ماضی کی یاد کو دل سے بہلا دیا اوسکے عہد مین ایکدفعہ خشک سالی
ایسی ہوئی کہ فصل جل گئی لیکن مغفور نے غلہ اپنے سرکار کے انبار خانون سے جو قبلا خان کے
جمع کیے ہوے تہے رعایا اور غربا کو کہلا دیا بعد اسکے لوٹیرون نے بہت عاجز کیا اور بعض
بعض جگہہ شہر کے شہر کو لوٹ لیا اور ایکدفعہ اسیطرح سے ہانگ چو کے شہر کو تاخت و تاراج کیا
اور وہان کے حاکم کو مار ڈالا الغرض اسی سانحہ کی ایک نقل ہی کہ جو ٹون کے سردار نے اوسی
حاکم کی بیوہ پر عاشق ہوکر پیغام نکاح کا دیا تب اوس عورت نے کہا کہ اگر میرے خاوند مقتول کی لاش
جلانے دے تو مین اس امر کو قبول کرونگی اوس ڈاکو نے خوشی خوشی اجازت دی اور اپنی شادی
کی تیاری کی غرض وہ نیک بخت اپنے شوہر کی لاش لکڑیون پر رکہوا اور خود آگ لگا کے اس طرح سے
آگ مین کود پڑی کہ جل گئی القصہ سارے عالم کو یہ نیک بختی اور شوہر پرستی ایسی پسند آئی کہ

شعرا نے اوسکی مدح مین قصیدے لکہے اور فغفور نے یہہ خبر سنکر مزار پر تکلف مین اوس نیک بخت
کی خاکستر کو گڑوایا اور سرکار کی طرف سے لوبان ہمیشہ جلا کرے پہول کی کرسی بارون ہمینے
چڑہانے کا حکم دیا گیا برما کے ملک کا بادشاہ شہنشاہ کے پاس نذر دینے کو جب آیا فغفور بہت
خلق سے پیش آیا سنہ ۱۲۹۴ عیسی مین تیمور خان فغفور چین و خاقان تاتار نے انتقال کیا اور
عدالت اور شجاعت اور رعایا پروری و قدردانی مین پیرو اپنے دادا کا ایسا ہوا کہ اوسکے انتقال
سے خاص و عام کو صدمہ پونہچا چونکہ کوئی بیٹا اوسکا نہ تہا اوسکا بہتیجا کائی شان خان تخت پر بیٹہا اور رعایا
پرور ہوا باوجودیکہ شراب و کباب و رنڈیون کا بڑا شائق تہا سنہ ۱۳۱۱ مین یہہ مرگیا اور اوسکا
بہائی جن سنگ یعنے ائجی اتپو خان قائم مقام ہوا یہہ بڑا قدردان حکیم کنگ فوزی کی حکمت کا تہا
اور اونکے مریدون کو مرتبہ عالی کو پونہچایا اور اپنی قوم کی تربیت کے لیے اونکی تصنیفون کو
ترجمہ کروایا اور جب تک جیا علما اور شعرا کا بڑا قدردان رہا اور اپنی مملکت مین ہر جگہہ مدرسہ غربا کی
تعلیم کے لیے بنوایا اور تا کہ ختائی اور تاتار دونون قوم راضی رہین اور کسی جانب کسیکا نکرین اسی
فغفور نے یہہ قانون نکالا جو اوس وقت سے ابتک جاری ہی کہ کچہہ وزیر تاتار اور کچہہ ختائی ہووین
یعنے مرتبہ وزارت مین دونون کو شریک کیا اور عادل ایسا تہا کہ اپنے دوستون اور دشمنون کو انصاف
کے وقت ایک نظر سے دیکہتا اور برابر سزا اور جزا دیتا تہا باوجود اس بہتری اور بندوبست کے
لوٹیرون نے آکر ستایا اور ایکدفعہ کی نقل ہی کہ کسی گانون مین اونکا طائفہ لوٹنے کو گیا اور ایک
گہر مین جو گہسے تو ایک بوڑہیا اور اوسکے بیٹے کو وہان پایا جو نہین اون بدکردارون نے قصد
اوس بیچاری کے سر کاٹنے کا کیا بیٹے نے اپنے کو درمیان ڈالدیا اور مان پر جو زخم پڑنے والا
تہا خود لیا اس حرکت سے وہ چور بہی ایسے خوش ہوئے کہ مان و فرزند دونون کو دیکے چلے گئے
اور فغفور نے اوسکے نام کی ایک محراب یادگار کے لیے بنوائی اور عہدۂ معقول سے سرفراز کیا
سنہ ۱۳۲۰ مین اس شہنشاہ عالیجاہ عالم کے خیرخواہ نے انتقال کیا اور اوسکا بیٹا جہو بالا خان
جسکو ختائی مورخ شنگ سنگ کہتے ہین مسند پر آیا اور ختائیون کے اکثر رسوم اختیار کرنے سے فورا

نامور ہوا اور غالب ہی کہ اگر زیادہ جیتا تو بڑے بڑے کام کرتا لیکن تیسرے
برس کسی موذی کے ہاتھ سے بلکہ کہتے ہین اوسی کے اشارے سے جو بعد اوسکے
قائم مقام ہوا مارا گیا چونکہ فغفور لا ولد مرا ۱۲۹۴ء تیمور خان پوتا قبلا خان کا تخت نشین ہوا
اور اوسکے عہد مین کوئی بات قابل ذکر کے نہین ہوئی سواے اسکے کہ بودہ
کے مرید و خادم تبت سے اتنے آئے اور سبکا مال جہس جہس
کے ایسا بے حلق ہوکر کہانے لگے کہ آخر کو لوگ تنگ آئے اور تمام رعایا نے متفق ہوکر فغفور
کو درخواست دی اور چاہا کہ اون بلاؤن کو منع ہووے کہ اپنے ملک سے نہ نکلین اور ختائیون کا سر
کہانے نہ آوین حسن اتفاق سے اسی عرصے مین قحط اور وبا اور زمین لرزہ بہت ہوا اور لوگون نے
لاماؤن کی بد ذاتیون کو باعث ٹھہرایا اور فغفور ایسا ڈرا کہ باوجودیکہ اون لوگون کو بہت مانتا تھا لیکن
سبھون کو نکال دیا اور عود کرنیکو منع کیا سنہ ۱۳۰۷ عیسوی مین شہنشاہ نے انتقال کیا اور چونکہ دونون
بیٹے جوان تھے لوگ سمجھے کہ تخت کے باب مین قصہ ہوویگا لیکن چھوٹا طوطی مار خان باوجودیکہ صاحب
قوت تھا اگر چاہتا تو مسند چھین لیتا غرض بڑے بھائی کا حق اوسنے سمجھا اور اوسی کو باپ کا قائم مقام
کیا مگر عجب اتفاق ہوا کہ جس روز وہ بیٹھا شب کو عین جلسے کے وقت دفعۃً مر گیا اور اہل دنیا نے
اوسکا خون بھائی کے سر چڑہایا اور یہ خیال نہ کیا کہ جب خود طوطی مار خان نے تاج بخشی کی کیا
ضرورت اوسکو زہر دینے کی تھی لیکن یہی حال عوام الناس کا ہمیشہ ہی اور سنے تحقیق کیے اور سمجھے
بدی کا گمان کرنا اور جو کچھہ منہ مین آتا ہی بے تامل کہہ بیٹھنا اونکا شیوا ہی القصہ اوسکا چھوٹا
بھائی گدی پر بیٹھا اور لاما گروکے مذہب کا ایسا مددگار ہوا کہ اوسکے خادمون کے سردار کو
اپنا اوستاد بنایا اور تمام امرا اور علما سے اوسکی تعظیم کروائی اور اوسکے ساتھہ عبادت مین ہمیشہ
ایسا مشغول رہا کہ امورات سلطنت کا انتظام ایک اور شاہزادہ ین تی مار کے حوالے کرنے پڑا
تاکہ پوچھے کی فرصت ملے اور اوس موذی نے رعایا کو ایسا ستایا کہ رفتہ رفتہ بلوے کا سامان بندھا
اور کئی صوبون مین ختائیون نے تاتاریون سے مقابلہ بھی کیا غرض کوئی بات اور طرح کی

اوسوقت وقوع مین نہ آئی اوس عرصے مین فغفور نے دنیا سے رحلت کی سنہ ۱۳۳۲ ع مین اوسکا
بیٹا ایلن جی پان خان جو اوس وقت سات برس کا تھا تخت پر بیٹھا اور نیابت سلطنت کا عہد
اوسکے مان کے سپرد ہوا لیکن بیس دن مین وہ لڑکا مرگیا اور تو غان تیمور خان ایک شاہزادہ قائم
مقام ہوا اور ایسا مجہول اور کاہل اور بزدل اور عیاش نکلا کہ بلوے پر بلوا ہوا اور اوسکو سوائے زندگانی
کے کچھ خیال نہ تھا اور ایسا سخت قحط ہوا اور رعایا کو ایسی فاقہ کشی ہونے لگی کہ آدمی کا گوشت آدمی
کھانے لگا تب بھی اس بدبخت پاجی کو مطلق تردد نہوا آخر کو جب تمام خاص و عام کا نقصون میں
دم اٹکا ایسی بغاوت ہوئی کہ ساری رعیت دفعۃً بگڑ گئی اور خود مغل کے سردار سب آپس مین لڑنے لگے
اور دوسری قومین تاتار کی باغی ہوگئین غرض زوال سلطنت مغلیہ کے آثار زمین اور آسمان پر پیدا
ہونے اور قحط پر قحط زلزلے پر زلزلہ اور انواع طرح کی دوسری علامتین نمودار ہوئین جو اگرچہ اور سببون
سے وقوع مین آئین لیکن عوام الناس نے اونسے غضب الٰہی قرار دیا مملکت مین یہہ ہل چل اور بدعملی
دیکھکر دریائی ڈکیتون نے دس ہزار جہاز تیار کیے اور تاجرون کو ایسا لوٹا اوبارا کہ سوداگری
بند ہوگئی اور ہر جگہہ کی آمدنی و رفتنی موقوف ہوگئی اور علی ہذا القیاس خشکی مین بھی لوٹیرون نے
سب کو تنگ کیا الغرض چارون طرف سے جب یہہ ہونے لگا ایک ختائی سردار نے لوائے بغاوت
بلند کیا اور چونکہ بہادر اور بدیہہ نیک اطوار تھا لاکھون ختائیون نے اوسکا ساتھہ کیا اور ایک صوبہ
کے بعد دوسرا اوسنے مغلون سے چھین لیا یہان تک کہ دار الخلافہ پر چڑھہ آیا اور مغلی لشکر کو ہر دفعہ
شکست دی تسپر بھی فغفور کو ہوش نہ آیا اور جو حال بدکاریون کا تھا برابر رہا اور کس کس طرح کی
بد اطواریان مغلون مین پائی جاتی تھین اوسی اشتہار سے ظاہر ہین جو سردار ختائی نے
چھپواکر ہر جگہہ بھیج دیا اوسکا ایک مضمون یہہ ہی کہ تیمور خان کے وقت سے خاقان کے
اقرباؤن مین یہی دیکھنے مین آیا ہی کہ بھائیون نے ایک دوسرے کو تخت کے لیے
زہر دلوایا اور بیٹون نے باپ کی حرمون پر ہاتھہ ڈالا اور لڑکا جنوایا یہان تک کہ حسن عورت
کے چار یا چھہ لڑکے ہین نصف باپ اور نصف بیٹے کے جنوائے ہین الغرض اسی

ایک بات سے ظاہر ہی کہ دنیا کے عیب اوسی گہر مین پائے جانے لگے جہان قبلا خان کے
وقت مین تمام نیکیان تہین اور جیسی جزا اوسکے سبب سے ملی تہی کہ ختا گے اسلیے ملک کا تخت صحرا نورد مغلون
کو حاصل ہوا ویسی ہی سزا اوس خاندان کے بدکردارون کی ہوئی کہ سوا تخت چہن جانے کے
مغل سب دوسری اقوام تاتار مین بہی ذلیل و خوار ہو گئے آخر کو توگان تمور خان فغفور ختا نے
بجز ملک کو چہوڑ کر صحرا مین پناہ لینے کے کوئی صورت نہ دیکہی اور اسیطرح سے مغلون کی حکمرانی
ختا مین سنہ ۱۳۶۸ مین تمام ہوئی اور اصلی ختائی کے ہاتہ مسند شاہنشاہی پہر آئی الغرض
آفتاب نزاکی سلطنت چین کو آفتاب سے تشبیہ دی جا سکتی ہی چنانچہ چنگیز کے قبل قوم مغل پر ذلت
و خواری کی اندہیری غالب تہی بعد اوسکے نحو کی سیر زرین کو مانند آفتاب صبحدم کے چنگیز خان
نے اوس تاریکی سے نکالا اور جسطرح آندروز سے تاریکی دور ہوتی ہی اوس سپر کی نمود سے
اوس قوم کی خواری کی ضلالت معدوم ہو گئی تب جیسا کہ آفتاب جیون جیون بعد طلوع کے
وسط النہار کی طرف جاتا ہی تیون تیون تابندگی اوسکی بڑہتی ہی اور اوس مقام پر ساری
جلالت اپنی دکہا کر رفتہ رفتہ اوسمین تنزل واقع ہوتا ہی اور آخر کو غروب ہونے سے سابق
کی اندہیری کا سیاہ پردہ کہنچ جاتا ہی اوسیطرح چنگیز خان کے وقت سے قبلا خان تک سلطنت
کو ہر لمحہ ترقی رہی اور شہنشاہی کی بزرگی اسنے حد کو پہنچائی گویا قبلا خان آفتاب نیمروز خاندان
آفتاب نزا کا تہا اور اوسکے بعد سے جو تنزل شروع ہوا تو ہر بادشاہ مین زیادہ ترقی پاتی
گئی آخرکار توگان تمور خان کے ساتہ ذلت و ضلالت دامنگیر حال ہوئی اور مغل کی
دولت کا آفتاب غروب ہو گیا ؛

سترہوان باب

مینگ کے گہرانے کے بیان مین

جلد اول کے دیباجے مین راقم نے علم تاریخ کی تعریف مین یہہ لکھا ہی کہ مورخ کو اکثر
امور دنیوی مین ایسی آنکھہ ہو جاتی ہی کہ اوسکے تفرس کو قوت پیش گوئی کی اور زبان کو تولائی
فال بیانی کی حاصل ہوتی ہی اور قیاس کو مزاولت کے باعث یہہ ملکہ ہو جاتا ہی کہ سبب کی
دریافت سے انجام کا حال آغاز حال مین کہہ دیتا ہی جیسا کہ اہل منطق صغری و کبری سے
نتیجہ نکال لیتے ہین اور نتیجہ سنتے ہی سبب کو معلوم کر لیتے ہین چنانچہ کسی ملک کے حکام اور امرا کے
اطوار اگر مورخ کے روبرو بیان کیے جاینگے تو اغلب ہی کہ مآل حال کو نے تامل کہہ دیویگا
غرض اس تعریف کی راستی کی ایک ثبوت یہی ہی کہ مغلی خانوادی کے اخیر کے بادشاہون
کے حالات سے جب مورخ کو علم ہو ویگا نے تردد تفرس صحیح کریگا کہ ان کا نتیجہ کیا ہوا کیونکہ تمام عالم
مین یہی ہوتا ہی کہ بزور شمشیر جو ملک قبضے مین آتا ہی اور تدبیر معقول سے پہلے وہان عمل
ہوتا ہی وہ تب ہی تک تابعدار یا باجگذار رہتا ہی جبتک تلوار کے دہنی اور عقل کے غنی فرمان روا
ہوتے ہین اور اسکی نظیرین اسی تاریخ مین اتی ہین کہ سکا بیان خاص ہیان پر منظور نہین غرض
بادشاہون کے خانوادے اچھے لوگون سے شروع ہوتے اور بُرون کی پوچ حرکتون سے
تمام کیے جاتے ہین اور ہنیگ کے گہرانے کی بنیاد جس شخص سے ہوئی طبیعت اوسکی اوسی
خمیر کی تہی جیسی بانی سلطنت کی ہمیشہ ہوتی ہی بلکہ طبیعت ہانگ وو کی جسنے ملک کو مغلون
کی اطاعت سے نجات بخشی اور ختا کی ریاست چہین لی قریب قریب قبلا خان کی طبیعت کے
تہی * ایک غریب مزدور کا بیٹا یہہ شخص تہا اور چونکہ خلقت کا نازک اور ضعیف البنیان نکلا باپ
کا پیشہ باربرداری کا اختیار نکر سکا اوس سبب سے معبد مین لاماؤن کی خدمت گذاری مین
نوکر ہوا اور چوبیس برس کی عمر تک اون لوگون کے ساتھہ رہا لیکن چونکہ اوسکی طبیعت اور
ڈہنگ کی تہی اون لوگون کی کاہلی اور بدفعلی سے گہبرایا اور وہان سے نکل کر سپاہیون
مین نام لکھوایا اور باوجودیکہ ہاتھہ پاؤن کا ضعیف تہا لیکن دل کا ایسا مضبوط ٹہہرا کہ چند روز
مین اپنا نام اوسنے نکالا اس عرصے مین ایک سردار عالی وقار کی بیٹی سے شادی ہوئی اور

رفتہ رفتہ عزت اور توقیر اوسکی ایسی بڑہی کہ مغلون کی فوج سے جب جدا ہوگیا ہزارون ختائیون
نے آنکر اوسکے علم کے نیچے اپنے کو پونہچایا اور چونکہ مملکت مین برہمی اور درہمی تہی اور رعیت مظلوم
اور نالان اور جان بلب ہر طرحسے ہورہی تہی لواے بغاوت جب اوسنے بلند کیا سرکشون
کی جمعیت سے لشکر سنگین موجود ہوگیا اور اوسکی مدد سے چی کیانگ کے صوبے کو اوسنے مغلون سے
چہین لیا اور اس طرحسے وہان امن وامان دیا کہ رعایا نے استنے دن کے بعد دم لیا استے عرصے
مین دوسرا ایک باغی سردار ختائی حسد سے دشمن قوم کو چہوڑ ہانگ وو سے لڑنے آیا اور بسبب
رشک بیہودہ کے چونکہ وطن کو دل مین جگہہ ندی مغلوب بہی اوتنا ہی ہوا جسقدر حسادتہا اور ہانگ وو
نے فوراً ہوکوانگ اور کیانگ زی کے دونون صوبون کو اپنے قبضے مین کر لیا اور مغلی فوج کو ہر دفعہ
ہٹا دیا اور اون تینون صوبون مین ایسا بندوبست کیا اور ضبط و ربط رکھا کہ چوری اور سرزوری
موقوف ہوگئی اور ڈکیتون کی جمعیت اور جرات مین کمی آگئی اور جسوقت رعیت آسودہ اور بے خطر ہوئی
اور مظلومی کے غم اور چوری کے ڈرنے اونکو رہائی ملی دعا کرنے لگی اور خداوند تعالی کی
درگاہ مقدس مین دعا اونکی مستجاب ہوئی اور فوج اوسکی ہر جگہہ ظفریاب ہوئی اور اوسکے سپہ سالارون
نے فوکینگ اور کوانگ ٹنگ اور دوسرے تین صوبون کو مغلون سے چہین لیا اور ہانگ وو نے
شمال کی طرف جو رخ کیا تو لڑتا بہڑتا مغلون کو شکست دیتا دار الخلافہ پر چڑہہ گیا اور خانوادہ مغلیہ کے
آخری فغفور توکاتمور خان کو ملک سے بہگایا جیسا کہ آگے بیان ہوا ہی اور اوسوقت اپنے
کو شہنشاہ کہوایا اور اوسکے قبل جب چاپلوسون نے خطاب فغفوری کا کبہی عرضی مین لکہا تہا تہ یہ
غصہ ہوا اور فرمایا کہ جسوقت شہنشاہ کے تخت پر نشست کرونگا اوس دن جبکا خطاب لونگا اور
ابہی اگر میری خوشی چاہو تو راحت دہندہ خلق خدا مجہے کہو القصہ جب اوسنے جلوس کیا تمام کارخانجات
مملکت کا بندوبست پاؤ اور رشن کی طرح فرمایا اور اوس بل چل اور بدعملی مین جسکا جو نقصان
ہوا تہا سرکار سے عوض ملا اور بیوون اور یتیمون کی پرورش کے لیے وظیفہ مقرر ہوا اور
اونکی جائداد فغفور نے اپنے اخراجات کو کم کر کے خاص تحویل سے نکالی اور رعیت سے اوس امر مین طلبی نکی

غرض اپنی تکلیف گوارا کی مگر رعایا کو تصدیع نہ دی اور ہمیشہ اوسکا بیان یہی تھا کہ میں اپنی راحت کے لیے کسی ایک ادنی شخص کو تکلیف دینی نہین چاہتا چہ جائیکہ تمام رعیت کو اس شت خاک کے آرام کے لیے جو زیر خاک اونکے ساتھ مل جائیگی آزار پہنچاؤن اور مروت اور سیر چشمی اوسکی اسی سے زیادہ ثابت ہی کہ جب توکاتمور خان کا پوتا کڑے کے آیا تو اوسکے ساتھ باوجود باپ دادون کی دشمنی کے اس خوبی سے مسلوک ہوا اور اس عزت سے رکھا کہ جب چند سال کے بعد فغفور نے اوسے اپنے ملک جانے کی اجازت دی تو شہزادے نے وہ بات نچاہی اور حضور مین عمر کاٹنے کی درخواست کی اسکی بہادری اور مدبری کا بیان کرنا لاحاصل ہی اور اوسکی مدبری کی یہی ایک بڑی دلیل کافی ہی کہ تہوڑی عرصے مین ختا کی سی وسیع مملکت مین اوس بدعملی اور ظلم وستم اور لوٹ وتاراج و بد انتظامی عظیم کا مطلق نشان باقی نرہا اور سوا اسکے کئی قوم تاتار کی خود بخود تابعدار اور جان نثار ہوئین اور ختا کی تاتاری سرحد پر ہمیشہ دوسرے اقوام تاتار کے ساتھ فغفور کی طرف سے لڑتی رہین اور اوس شخص کی بردباری اور خاکساری کے بیان مین یہی نقل کافی ہی کہ ہمیشہ اپنی خاندانی ہڑواڑین جاکر دنیا کی ناپائداری کے تصور مین بیٹھا رہتا تھا اور اکثر دربار عام مین مغلی شاہزادے سے کہتا تہا کہ تمہارے خاندان عالی کی سلطنت عظیم کو خدا نے مجھ ادنی مزدور بچے کے ہاتھ سے اس لیے توڑوایا تاکہ سلاطین روزگار کو عبرت ہووے کہ ظالم اور مغرور کا زور وشور اوسے اسقدر ناگوار ہی کہ تاج چنگیزی کو مزدور کے لونڈے کے پاؤن سے روندوایا قبلا خان کی بیگم جیسی عاقلہ وعفیفہ اور نیک صلاح وخوش مشورہ تہی ویسے ہی اس فغفور کی بی بی آئشی تہی جسکی ساتھ شروع اقبال مین شادی ہوئی ایک سردار جلیل القدر کی بیٹی تہی روایت ہی کہ اسقدر خوش نامی جو فغفور کی ہوئی اوسکی صلاح بہ چلنے سے ہوئی اور مدبری اوس بادشاہ بیگم پر ختم تہی اس خوش نصیبی کے علاوہ ولیعہد اپنے عہد مین بے مثل وبیہال تھا اور فن سپاہ گری مین طاق بہادری ومدبری مین شہرۂ آفاق نیک کردار دستشناس روزگار تھا لیکن حکمت حکیم مطلق کی کچھ سمجھ مین نہ آئی جب یہہ نوجوان باپ کا دل

وہ جان پسر بخت جگر عہد شباب مین جہان سے رخصت ہوا اور پیری اور صد بیماری مین باپ کے
داغ دے گیا ولیعہد کے مرنے کے قبل بادشاہ بیگم نے انتقال کیا اور ماجرا عجیب ہی قبلا خان
کی بی بی اور بیٹے کا جو حال تہا اوس طرح سے اونہون نے انتقال کیا اس فغفور کی بیگم اور ولیعہد
مین مثال زندگی اور مرگ کی پائی جاتی ہی غرض فرق اتنا ہی ہی کہ قبلا خان کو صدمۂ عظیم ہوا لیکن
اس فغفور با شعور نے ایسا رنج ناحق نکیا کہ امور سلطنت سے اندک بہی غافل ہووے بلکہ جب تنہا رہگیا
زیادہ مستعد اور سرگرم ہوا اور اپنی رعایا کو فرزند عزیز کے عوض جانکر زیادہ چاہنے لگا باوجودیکہ غم والم
کا پہاڑ فلک سے ٹوٹ پڑا لیکن اوس باعث سے علق مجہول ہوا اور وہم مرگ سنہ ۱۳۹۸ تک ایک طرح پر
مزاج رکھا اور یہی ہمیشہ کہتا تہا کہ بادشاہ کو باوجود رعیت کے فرزند کی کون سی حاجت ہی اور افسوس ہے
کہ مین نے جب اوس بیٹے کو بہت چاہنا شروع کیا شاید رعیت کا خیال دل مین کچھ کم ہونے لگا تہا
کہ خدا نے اوسکو اوٹھا لیا بعض مورخ اس بادشاہ کو سنگدل اور انتقام گیر ٹھہراتے ہین اور اوسپر یہ دلیل لاتے ہین
کہ مغلیہ سردار اور سپاہی جنہون نے خاوند کی نمک حلالی کی اونہین جہان پایا قتل کروایا اگرچہ ایک بات
اس مین سچ ہی کہ ختائیون نے جہان موقع دیکھا تاتاریون کو زندہ نہ چھوڑا لیکن اس روایت کی راستی
مین بہی فرق ہی کہ فغفور کی مرضی سے یہ خونریزی نہین ہوئی بلکہ جب بے رحمی کی خبر سنی اوسنے
سردارون کو تنبیہ کی سوای اسکے اگر دوسری دلیل چاہئے تو کات مور خان کے پوتے سے جسطرح
فغفور ہمیشہ مسلوک ہوا اسکا بیان ایسی تہمت کی تردید مین کافی تہا لیکن ایک نادانی خلاف عقل
اور تجربے کے اس بادشاہ دور اندیش سے ایسی ہوئی کہ اوسکی دانائی کی جہان بابت چھیڑی
جاوے وہان اگر اوسکا کوئی ذکر کرے احمق کہلاوے اور لوگ یہی کہین کہ ایسے تجربے والے سے ایسی
حرکت سرزد ہوئی بعید القیاس ہی غرض بڑی سیانی جو ہوتے ہین اگر خطا کرتے ہین ایسی ہی
کرتے ہین والا کبھی چوکتے ہی نہین اور جب چوکتے ایسی منہ کی کہاتے ہین کہ عوام کی نظرون
سے اتنی مضرت اونکو پہنچتی نہین جو ایک ایسون کی چوک مین حاصل ہوتی ہی القصہ فغفور نے
کیا برا کیا کہ اپنے سب بیٹون کو ملک تقسیم کر دیا اور ہر ایک کو کئی صوبے حوالہ کرکے سلاطین کا

مرتبہ عنایت کیا اور فساد کا تخم بویا یہہ بات جو کہ صاف ملک داری کے خلاف ہی البتہ قطعی
تھی لیکن ایسی نادانی امر شدنی کے آثار سے ہی تیمور لنگ صاحبقران نے تین دفعہ قصد چین کی
تاخت کرنے اور اس فغفور سے آل چنگیز کے انتقام لینے کا کیا تھا پہلے اوس وقت جب مغل شہر چین
سے نکالے گئے تھے اور دوسری دفعہ جب فغفور نے تیمور کے سفیرون کو قید کیا اور تیسرے
مرتبہ سنہ ۱۴۰۵ عیسوی مین غرض پہلے دو دفعہ کئی سبب یورش کے مانع ہوئے جسکا حال
اسی تاریخ مین موقع پر مبین ہی اور تیسرے مرتبہ عزم بالجزم کر کے اور فوج قہار لیکر شہر جمادی الاول
کی ۲۳ تاریخ کو سنہ ۸۰۷ ہجری مین جب اوس طرف کو روانہ ہوا اوسکے قدم کو دست اجل نے
پکڑ لیا الغرض فغفور نے اپنے مرنے کے قبل بیٹون کو اونکی سلطنتون مین بھیج دیا تھا تاکہ پوتے
کے جلوس کرنے مین کوئی فتور برپا نکرے غرض جو نہین یہہ امر کیمو انتی کے جلوس کا اوسکے
دادا کے مرنے سے وقوع مین آیا سب شاہزادون کو اوسکا تخت نشین ہونا ناگوار ہوا اور فغفور نے
بھی یہی جانکر اپنے چچاؤن مین سے کئی کو ایک ایک کر کے تباہ کر ڈالا تھا اور انکا ملک چھین لیا
غرض ایک یعنے سلطان ینگ نے آخر کو لشکر جمع کیا اور اوسکا اقبال ایسا چمکا کہ بار ہا شہنشاہ
کی فوج پر ظفریاب ہوا یہان تک کہ دار الامارت پر چڑھ آیا اور دربار مین تھلکہ ڈال دیا تب فغفور بہت
گھبرایا اور چچا کو کہلا بھیجا کہ آپکو کیا منظور ہی جو آپ نے یہہ کیا اوسنے جواب دیا کہ جن لوگون نے
ہمارے بھائیون کو ذلیل کرنیکی صلاح تمہین دی ہی اونکو میرے حوالے کرو اور اونکی املاک جو تمنے
منضبط کی ہی واپس کر دو یہی میرا سوال ہی زیادہ اس سے چاہتا نہین اور کم اس سے لونگا نہین یہہ سنکر
فغفور کو غصہ آیا اور لاکھہ سپاہ کی فوج سے سلطان ینگ کا مقابلہ کیا اور ایسا مغلوب ہوا کہ
پایۂ تخت چھین گیا اور فغفور چند دوستون کو ساتھ لیکر ایک خانقاہ مین جا بیٹھا اور سر منڈا کے
بودھہ کا پوجاری ہو گیا القصہ جب سلطان ینگ اپنے باپ کے تخت پر بیٹھا نام اپنا ینگ لو
رکھا اور بھتیجے کا نام فغفورون کی شماری سے باہر کیا اور پہلا فرمان اس مضمون کا اجرا کیا کہ جو شخص ان
مشیرکارون کا نام بتلا دیگا جنکی صلاح سے کین وانتی نے اپنے چچاؤن کو ستایا ہی وہ اگر غلام

سے بہی ہو ویگا تیسرے درجے کے ماندرین نین داخل کیا جاویگا اس حکم خلاف عقل و عدل
اور داب شاہی سے یہہ اجازت جو ملی لوگون نے اپنے دشمنون کو نشان دیا اور قتل کروایا اور
تمام شہر مین اسیطرح سے خون کے نالے بہی اور ہزارہا امیر و غریب فاضل و جاہل ہلاک ہوئے
اور عالمون کے شامل حکیم ثان کو جو کا قتل اس طرح پر ہوا کہ جب ینگ لو نے کہا کہ تم ہمارے مشورے
مین رہو اور صلاح مناسب امور سلطنت مین دو تب اوس مرد نیک خواہ اور راست گو نے جواب دیا کہ
میری صلاح اگر پوچھو تو کین وانگ کو تخت دو اور اپنے باپ کی مرضی کے مطابق کرو یہہ سنکر ینگ لو طیش
مین آیا اور فرمایا کہ پھر ایسی گستاخی کروگے تو تمکو اور تمہارے تمام کنبے کو مروا ڈالونگا اس دہمکی پر بھی حکیم
نڈرا اور جواب دیا کہ اگر ایسا خون ناحق کروگے نفرین زدہ خلائق کہلاؤگے اور ہزار برس بدنام رہوگے
اسپر فغفور نے نہایت پر قہر ہو کر حکیم کا منہہ دونون کانون تک پہڑوا ڈالا اور قید خانے مین بند کیا لیکن اسکے
بہی تلامیذ کو خوف نہوا اور زندان مین اوستاد سے ملاقات کرنیکی اجازت اوس ظالم سے چاہی
تب غضب مین آکر اوسنے کہا ٹھہرو مین تمہاری گستاخ اوستاد سے ملاقات کروا دیتا ہون تب حکم
دیا کہ حکیم کو قتل کر کے لاش کو لے آوین اور جب سامنے آئی شاہ راہ پر پھنکوا دینے کا حکم دیکر تلامیذ سے
کہا جاؤ ملاقات کرو اسپر بہی اون لوگون کو مطلق ہیبت نہ آئی اور بڑی ہوم اور تزک شاہی کے ساتھ
اوسکو دفن کیا اور تین برس تک لباس ماتم پہنا القصہ ینگ لو نے اس اس طرحکی بیرحمی اور خونریزی
سے تخت پر جلوس کیا اور ناحق ہزارون کی جان گئی جب اپنے خانگی دشمنون کے خون سے
سیر ہوا فغفور نے تاتاریون کے ملک پر چڑہائی کا قصد کیا اور وہان بہی جی کا حوصلہ خوب مٹایا اسعرصے
مین ماچین کے ملک مین ہنگامہ اور فساد ہوا اور فغفور نے اس طرح سے فیصل کیا کہ ماچین اور
ماتکین کے ملکون کو مملکت ختا کی صوبون مین داخل کیا باوجودیکہ اس بادشاہ کی جبلت طرف
لڑائی اور خونریزی کے مائل تھی لیکن آخر کو علما کا ایسا قدردان ہوا کہ شعر و سخن کا بڑا چرچا پہیلا
اور حکما سے سیکڑون شرحین کنگ فوزی کی تصنیفون کی ہوئین سنہ ۱۴۲۵ مین ینگ لو نے
انتقال کیا اور اوسکے عہد مین شاہ خلیل بادشاہ سمرقند اور چین کے فغفور دونون مین نامہ و پیام شروع

ہوا اور رنیگ لو نے اہل تجارت کی بہتری کے لئے ایسے ایسے قانون نکالے کہ سوداگر سب
سمت یا کے ہندوستان یعنی بنگالہ اور عمان یعنی بحر مشرق کے تمام جزائر یعنے سیلاندیپ وغیرہ کے
ختا مین گئے اوسکا بیٹا جن سانگ قائم مقام ہوا اور اون ماندرینون کو بحال کیا جو
اوسکے باپ کے وقت مین کین وانگ سکے وزیرون مین ہونیکے شبہ پر معزول کیے گئے تھے
اور سوا اسکے غربا کے حال پر نہایت مہربان اور علما کا بڑا قدردان تھا لیکن چندہی روز جیا
اور سون سنگ اوسکے بعد گدی نشین ہوا اسکے عہد مین دو بلوے ہوے ایک ختا مین
جسکا بانی فغفور کا اپنا چچا تھا اور دوسرا چین مین جہان مفسد سلطان چنگ تہا جسکو
فغفور نے نیا بہ بلک کر دیا تھا ان دونون فسادون مین پہلے کو بادشاہ نے اپنے خانزاد
مٹایا اور دوسرے مین سلطان چنگ اپچار ہا اور ملک و خزانہ جو اوسکے ہاتھ لگا سرخود ہوگیا
سنہ ۱۰۶۳ء مین فغفور نے انتقال کیا اوسکی بادشاہ بیگم از بسکہ عاقلہ اور عفیفہ نائب سلطنت
ہوئی اس لیے کہ ولی عہد ینگ سنگ باوجودیکہ تخت نشین ہوا لیکن فقط آٹھ برس کا تھا اور
اوسکی مان سے احکام اجرا پایا کرتے تھے اور اوسی باعث سے سنہ ۱۰۸۴ء تک اس نا
اور رعیت مرفہ حال تھی اور سلطنت کی ہر طرح سے بہتری ہوئی لیکن جب وہ مر گئے کلید ملک داری
ایک خوجے کے ہاتھ آئی کیونکہ فغفور کو اوسنے گود مین پالا اور بڑا کیا تھا اور وہ بھی از حد
اوس سے مانوس تھا غرض جب اختیار کلی اوس شخص کو حاصل ہوا اوسنے کئی عزیزون کو
جان سے مارا اور کئی شخص کو ذلت سے معزول کیا اس لیے کہ اونہون نے شہنشاہ کو وہ
قانون یاد دلایا جو اوسی خاندان کے پہلے فغفور نے کہہ دیا تھا کہ خوجون کو جلیل القدر
عہدہ سرکار خاص سے کبھی دیا نہ جاوے اور کسی خواجہ سرا کو بجز محل سرا کی دربانی یا
خاک روبی کے دوسری خدمت نہ ملے اس آگاہی سے بھی فغفور چنگ تانگ ہوشیار
ہوا اور خوجے کو وزیر اعظم بنایا اور اوسنے جی بھر کے انتقام اوس امر کا لیا اور
بے گناہون پر ظلم قرار واقعی شروع کیا کہ اتنے مین تاتار کے ایک قبیلے کے سردار

پسینگ نے پیغام بہیجا اور عقد نکاح فغفور کے خاندان مین چاہا پہلے اس بات کو خوبجے
نے قبول کیا بعد اوسکے ذاتی تلون طبعی مزاج مین آیا ایلچیون کو اوسنے تو تکار کرکے
نکال دیا الغرض پسینگ نے اس خفت کا ایسا عوض لیا کہ فوج قہار لیکر ختا مین چلا آیا
اور ایک لڑائی دونون ملکون کی سرحد پر فغفور نے ایسی ہاری کہ تاتاریون کے ہاتھ گرفتاری
ہوئی لیکن اوس جنگ مین شہنشاہ نے ایسی بہادری کی اور یہہ دلیری اور موت
کی نسبے پروائی اسیری کے وقت دکھائی کہ سردار تاتار متعجب ہوا اور اوسکو عزت سے اپنے پاس
رکہا مگر فدیہ اس قدر چاہا کہ ختائیون سے دیا جا سکتا اور فغفور قید رہا چونکہ تخت شاہنشاہی خالی
ہوا اوسکا بہائی چنگ تو آنگ جانشین ہوا آخرکار سات برس تک جب نامہ و پیام آیا اور گیا اور
کچہہ رفع نہوا تاتاریون نے پہر دہاوا کیا اور پیکنگ دار الخلافہ چین مین لشکر جرار لیکر پہونچا لیکن ختائی
اپنے بادشاہ کی مخلصی کے لیے ایسے لڑے اور جان کو ہاتھ مین لیکر ایسے گہس پڑے کہ تاتاریون
کو شکست کامل ہوئی اوسوقت پسینگ نے کچہہ قلیل سا فدیہ لیکر فغفور کو چہوڑ دیا القصہ جب وہ اپنے
ملک مین چہوٹ کر آیا تمام رعایا برایا نے سامان خوشی کا طیار کیا لیکن اوسکا جی ایسا چہوٹ گیا
تہا کہ تخت کو دیکہکر بہت رویا اور تارک الدنیا ہونا چاہا اور کتنے روزون تک کوشے مین بیٹہا رہا
غرض آخرش سبہون کے کہنے سنے سمجہانے بجہانے سے پہر اپنے تخت پر بیٹہا اور چونکہ آزار اوٹہا
چکا تہا کسیکو اپنے جیتے جی آزار نہ دیا سنہ ١٤٦٤ مین اوسنے انتقال کیا اور اوسکا بیٹا چین ہنگ
قائم مقام ہوا لیکن ضعیف العقل اور زن مرید ایسا نکلا کہ خوجون کے سکہلانے سے ایک نیا محکمہ
اوسنے بنایا اور خوجون کو یہہ اختیار دیا کہ بدمعاشون کو بے قصور ثابت کیے بہی فقط شبہہ
پر سزا دیوین اور بداطوارون کی مطلق رعایت نکرین غرض اس بہانے سے خوجون نے
جسکو چاہا وہین پکڑ کے مار ڈالا اور ہلاک کیا اور باز پرس کوئی نہوا جب نامذہبیون نے بہت
داد و بیداد و نالش و فریاد فغفور کے حضور مین کی اور فتنہ کی بنا علانیہ پڑی تب محکمہ چندے
موقوف رہا لیکن برخاست نہین کیا گیا اس بادشاہ عقیل کی عمل شریعت کی ایک توہین

وکیل ہی اور دوسری یہہ کہ بودہ کے پجاریوں کے ساتھہ اکثر اوقات رہتا تہا اور اون
لوگون کی طرح افیون کہائی پینک مین پڑا رہتا تہا اور اوس کاہلی کو جذب کامل سمجھتا تھا
لیکن چونکہ خوش نصیب تھا نہ کوئی باہر کا غنیم آیا اور نہ گہر مین کوئی باغی ہوا والا ایسے
شخص بے وقوف سے تخت کا چہین جانا بڑی بات نہ تہی اور تعجب یہی ہی کہ ایسا ہوا سنہ ۱۴۸۷
مین جب مرگیا اوسکا بیٹا ہانگ چی تخت نشین ہوا وہ باپ سے زیادہ مخبط نکلا اور اکسیر بقا
کا برابر متلاشی رہا لیکن اٹھارہ برس کی ریاست کے بعد بہری جوانی مین جہان سے
رخصت ہوا اور سنہ ۱۵۰۵ مین اوسکا بیٹا او سانگ پندرہ برس کی عمر مین تخت پر بیٹھا غرض باپ
اور دادا سے بھی بدتر ہوا اوسکو سوا عیش کے کچھہ سوجھتا نہ تھا اتنے مین ایسا قحط ہوا کہ نوبت
آدمی کو آدم خوری کی پونہچی اور اوسپر خوجون کا وہی محکمہ اس لعنتی کے بیوقوف دادا کے
وقت کا دوبارہ جو گرم ہوا قباحت عظیم کا سامنا دکہائی دیا لیکن وزیرون کے باعث سی تخت
اولٹتے اولٹتے سبنہل گیا اس لیے کہ سلطان ننگ نے علم بغاوت کو بلند کرکے لشکر جرار طیار کیا
اور بہت سے امرا بہی اوسکے معین ہوئے بلکہ اپنی رعیت کو لیکر جا ملے غرض اتفاق سی پایہ تخت
کے ایک وزیر نے بہی نمک حرامی نکی ورنہ الا قباحت ہوتی بلکہ اونہون نے تدبیر ایسی کی اور لشکر کی سرداری
ایسے شخصون کو دی کہ سلطان ننگ کو بڑی شکست ملی اور باغیونکا ایسا مستاصل اونہی کیا کہ
تیس ہزار سپاہی یانگ ز سی کیانگ کے دریا مین ڈوب گئے اور تلوار کے نیچے بیشمار گری یہان تک
کہ سلطان ننگ میدان جنگ مین گرفتار ہوا اور اپنی سزا کو پونہچا اور اوسکے بعد سلطنت مین
وزیرون کی بدولت امن و چین ہر جگہہ ہوا چار برس قبل اس فغفور کے انتقال کے یعنے سنہ ۱۵۱۷
مین فرنانڈ پیریز ڈ اندراڈی تاجر اہل پرتگیز شہر کانٹان مین آیا چونکہ اس فغفور نے لاولد
انتقال کیا ایک شاہزادہ شنگ کا پوتا تخت پر بیٹھا پہلے پہل بعد جلوس کرنیکے شی سنگ
امور مملکت مین ایسا سرگرم ہوا کہ خاص و عام نے سمجہا کہ اور فغفورون کی طرح واہیات مین
اوقات بسر نہین کریگا اور غربا پرور ہوگا لیکن اکسیر بقا حاصل کرنے کا خبط چند روز بعد اوسکو

بہی سمایا اور شاعری کا بہی ایسا شوق پیدا ہوا کہ بجز ان دو کاموں کے تیسرے کی طرف وہم
متوجہ ہنوتا تھا اور نتیجہ اس کاہلی کا ظہور مین جلد آیا پہلے تو ماچین مین بلوا ہوا ہرچند تمام فوج
ختا کی باغیون سرکشون کے سر کرنے کے لیے متعین ہوئی لیکن اونہون نے اپنی بغاوت سے
کنارہ نکیا بلکہ سرخودی کا دعوی بحال رکہا اور ایک ماچینی امیر اپنے ملک کا بادشاہ ہوا اور فغفور
کو خراج کیا نذرانہ تک نہ بھیجا باوجودیکہ ماچین کا صوبہ فغفور سے بزور شمشیر چہین لیا گیا لیکن اسپر بہی کچھہ
ہوش اوسے نہوا اور بدستور فغفور کسی وقت اکسیر بقا کی تقریر پوجاریون سے کرتا اور کبہی فضول
غزل گوئی کی فکر مین رہتا تہا بادشاہون کی ادنی حرکتون کی خبر ہر جگہہ ہوتی ہی اور ایسے شخصون
کی ہر بات کی شرح خلق کرتی ہی اور مبالغہ کا صیغہ نیکی اور بدی کے بیان مین صرف کرتی ہی
چنانچہ اس فغفور کی کاہلی مشہور ہوئی اور زنگیا قبیلہ کا نجو تاتار کے سردار نے شنسی کے صوبے مین
یورش کر کے اس قدر لوٹ اور تاراج کیا کہ بالکل تباہ کر ڈالا یہان تک کہ ایک گہانس کو اوسکی
جگہہ پر باقی نہین رکہا اس خبر سے فغفور بہت گہبرایا اور زرپاشی کر کے ایسا بندوبست کیا کہ
وہ تاتار آگے نہ بڑہا اور لوٹ پاٹ کر کے پہر گیا بعد اس کے اگلے چلن پر جب خود بدولت چلنے لگے
جاپان کے بادشاہ نینگ تو نے ختا کے مشرقی صوبون پر تاخت کر کے مال لوٹا اور غارت
کیا اور ہزارہا رعایا کو بہی اسیر کر کے لے گیا اور اپنے ملک مین غلام بنایا بلکہ خوراکن کا جزیرہ اور اوسکے
گرد و اطراف کے چہوٹے جزائر پر قابض ہوا اور ختائیون کو بیدخل کیا غرض اس قدر تنگ کرنے
پر بہی جب فغفور جاہل غافل اور اکسیر کے ذکر اور اشعار کے فکر مین مصروف تہا
تب محتسب نے ایک عرضی حضور مین کی اور ایسی ایسی سخت باتین اوس مین لکہین
اور فغفور کی خبطگی اور کاہلی کے بیان مین ایسی تلخ گوئی کی کہ شہنشاہ پر قہر ہوا اور
اوس خیرخواہ کو قید شدید مین ڈال دیا لیکن دوسرے روز جو وہ عرضی ملاحظے
سے دوبارہ گذری اوسکی توجیہ دل مین چہبہ گئی اور نکوخواری اور جان نثاری
اوس وزیر نیک تدبیر تلخ تقریر کی پسند آئی قید سے اوسکی مخلصی ہوئی اور عزت اور توقیر

زیادہ تلی بالعرض اوسکے بعد فغفور اپنی سلطنت کے بندوبست مین بہت متوجہ ہوا اور اغلب ہے
کہ اگر چند روز جیتا تو ایام تغافل مین جو ضرر ملک مین پونہچا تھا اوسکی تلافی کرتا لیکن جو نہین طبیعت
کی اصلاح اس طرح سے ہولی موت نے آن کر سب تدبیرون کو اولٹ دیا غرض مرتے وقت فغفور
نے وصیت نامے مین لکھوایا کہ اپنی کاہلی سے بد عملی ہوئی تھی اور اپنی تقصیر کے لیے جو توبہ
کی اوسکی بہی تحریر کروائی اس فغفور کے جلوس کے پہلے ہی سال یعنے سنہ ۱۵۵۲ عیسوی
مین ایک شخص ولی کامل نیک سرشت خدا پرست عیسائی مذہب کا یعنے فرانسیس زاویر جسکے
بڑے بڑے معجزے صفحۂ بیان مین مندرج ہین ملک ختا کی طرف وعظ کرنے اور رواج اپنے
مذہب کو دینے کی لیے مخاطب ہوا اور اغلب ہی کہ ستارا عیسائی مذہب کے لوگون کا جنکو اس
خانوادے کے بانی نے بسبب عزت واقتدار کے جو مغلون نے اونکو دیا تھا نہایت آزار
پونہچایا تھا پہر سابق کی طرح چمکتا لیکن اس ولی نے جزیرۂ سان سی آن مین عین سرحد ملک
پر انتقال کیا سنہ ۱۵۶۶ مین فغفور کا تیسرا بیٹا لنگ کنگ قائم مقام ہوا اور اوس نے بندوبست ملک
اچھی طرح کیا اور بانچو تاتار کے سردار نینٹا کو جنے اوسکے باپ کے عہد مین شنسی کے صوبے کو
لوٹ لیا تھا عمدہ منصب عنایت کیا اور اوسکی قوم کو تجارت کے لیے ختا مین آنے کی اجازت
دی اس تدبیر سے اوسکو یورش سے روکا سنہ ۱۵۷۲ مین اس فغفور نے انتقال کیا اور
اوسکا بیٹا شینگ سنگ تخت پر بیٹھا اور جب نینٹا نے صوبہ شنسی مین جاگیر پانے اور رہنے کی
درخواست دی فغفور اور وزیرون کی یہی رائے ہوئی کہ اوس تاتاری کو بنیزار بھیجیے اور اوسکی خواہش کے
مطابق زمین دیجیے سنہ ۱۶۰۱ مین فرنگستان کا ایک بڑا مشہور سیاح پادری ریچی صاحب
کبھی پادریون کو لیکر فغفور کے حضور مین گیا اور باوجودیکہ وزیرون نے چاہا کہ دارالامارۃ
کی سیر کرے لیکن حکم حالی ہوا کہ جب تک چاہے رہے انہین لوگون کے آنے سے
عیسائی مذہب کی ترقی ختا مین ہوئی ہر سال بلکہ ہر روز بانچو تاتار کا زور بڑھا اور سنہ ۱۶۱۸
مین اون لوگون نے بلوا کیا اور ختائی فوج کو کاٹ ڈالا اور بہت سے قلعے اور آخر کو کئی صوبوں کو

چھین لیا بر سوین روز دوسری فوج فغفور کی طرف سے جو اونکے سر کرنے کے لیے گئی اوسے بھی ایسی شکست ہوئی کہ فغفور گھبرایا اور مکاؤ سے اہل پرتگیز قوم فرنگستانی کو تاتار کے مقابلے کے لیے بلوایا اس عرصے مین تاتاریون نے لیوٹنگ کے صوبے کو لوٹ و تاراج کر کے کوریا کے ملک پر قصد کیا اور چونکہ وہان کا بادشاہ باجگذار ختا کی سرکار کا تھا اوسنے شہنشاہ سے مدد مانگی لیکن اوسوقت اونکے ہاتھون سے فغفور خود مجبور تھا بلکہ ایسا رنجور تہا کہ سنہ ۱۶۲۰ مین کڑھہ کڑھکے مرگیا اوسکا بڑا بیٹا کوانگ سنگ جانشین ہوا اور اس قدر شبانہ روز امور سلطنت مین مشغول ہوا اور تاتاریون کو نیست و نابود کرنے مین مصروف ہوا کہ اوس محنت مین برس دن بھی نہین گذرا کہ خانوادۂ مینگ کے زوال کے آثار سے ایک یہہ ظاہر ہوا کہ یہہ بہادر اور مدبر فغفور مرگیا اور اوسکا چھوٹا بھائی ہی سنگ قائم مقام ہوا اوسکے وقت مین فتنہ و فساد کا یہہ سامان ہوا کہ خالمہ خانوادے کا اونسے عقلمند کو بخوبی دکھائی دیا اور باتنجو تاتارون کی قوت کو دن بدن ترقی ہوئی لیکن ختا کے اور صوبون پر اونہون نے یورش نکی اور فقط چھیڑنے اور انواع طرحسے آزار پونہچانی اور عرصے مین امرا اور وزرا فغفور کو گالی دینے مین چھہ برس اونہون کو گذرے جو نہین سنہ ۱۶۲۷ مین ہی سنگ کا انتقال ہوا اور اوسکا بیٹا کوئی سنگ تخت پر بیٹھا تاتاریونکا سردار اپنی جگہہ سے پاے تخت ختا کی طرف بڑہا اور اتنا اپنی کو قوی سمجھا کہ علانیہ کہنے لگا کہ شہنشاہ کا منصب اوسکے نصیب مین ہے بلکہ سنہ ۱۶۳۵ مین بیٹے کو اوسنے خطاب فغفور کا دیا یہہ خبر سنکر کوئی سنگ نے چاہا کہ فوج قاہرہ بھیجے اور تاتاریون کی گستاخی کی سزا دیوے لیکن اپنی بگڑی ہوئی رعیتون کی فکر مقدم تھی کیونکہ گھر کا ایک دشمن باہر کے سو کے برابر ہوتا ہی اور لی آور شانگ دو شخص مدبر اور بہادر مگر بد معاش اور بد اطوار ملک کی بد عملی اور سلطنت کی ضعیفی دیکھکر چوری اور سرزوری پر کمر بستہ ہوئے تھے اور اون لوگون کے ساتھہ اتنے بد وضع راہ زن مل گئے کہ یہہ دو شخص سردار ذی اقتدار ہوئے اور ہر ایک کا حکم چار چار فوجون پر تھا تا کہ آپس مین لوٹ او تاراج

کے وقت قضیہ اور فساد ہوئے اونہون نے ہوشیاری سے مملکت ختا کی دو تقسیمین کین
اور دونون طرف لوٹنے اور املاک فغفور پر قابض ہونے کے ارادے سے چلے چنانچہ شانگ نے
پسی چو بین اور ہو کوانگ کے صوبون کو چہین لیا اور خود قابض ہوا اور رلی نے ہونان کے
صوبے کو لیکر صوبہ کیفن کے پایۂ تخت کے ناظم کو ایسا محاصرہ کیا کہ رسد کا پہنچنا بند ہو گیا
لیکن شاہی لشکر نے اوسپر بہی دروازہ نکہولا اور نوبت مردم خواری کی ایسی پہونچی کہ مردون
کا گوشت بازار مین بکنے لگا اور سپاہیون نے اوسے پکا کے کہایا اور مقابلہ فصیلون پر غنیم
سے کیا غرضکہ اس عرصے مین شہنشاہ کی ایک فوج اون بہادرون کی مدد کے لیے آئی
اور اونہین خوشی ہوئی کہ رہائی کی صورت دکہائی دی سپہ سالار نے سرکشون کو اس کثرت
سے جو دیکہا ڈرا اور مقابلے کا انجام بُرا سمجہکر اور تدبیرون سے ڈکیتون کو ہلاک کرنیکا قصد کیا
لیکن اوسکا نتیجہ اسکی طرف والون کیلیے بد نکلا اور وہ موقع مین اس طرح سے آیا کہ شہر دریا کے
سطح آب کے نیچے واقع ہی اور اسی جہت سے دریا کے دونون کنارون کو بند اور پشتون سے باندہنا
ضرور ہوتا ہی تاکہ اطراف کی زمین ڈوب نہ جاوے الغرض جب شاہی سپہ سالار نے سرکشون
سے حربہ کرنا نامناسب جانا تو ہوانگ ہو دریا کے اوس طرف کے باندہہ کو اوسنے کاٹ دیا
جس کنارے پر شہر واقع تہا تا غنیم کے معسکر پر دفعۃ سیلاب آوے اور اوسکا لشکر ڈوب جاوے
لیکن قضاے کردگار سرکشون نے فوراً اپنے مقام سے ایسا کیا کہ مطلق اونپر صدمہ نہ پہونچا
مگر شہر ڈوب گیا اور دو لاکہہ آدمی سے زیادہ کا پتا نہ لگا اس ماجرای شکرف کا احوال
لی کو جب پہونچا نے تا ل اوسنے ہونان اور شنسی کے دونون صوبون کو فتح کیا اوسرکاری
تمام عہدہ دارون کو جان سے مارا اور رعایا کو زمین لاخراج بخش دی اس جہت سے
عوام الناس اوسکے ساتہہ ہوگئی اور یہہ نہ سمجہی کہ بخشش وہی کہلاتی ہی جسمین اپنی
گرہ کی کوڑی خرچ ہوتی ہی اور مال مفت کو لٹا دینا کرم نہین کہلاتا ہی الغرض رعایا کے
علاوہ فغفور کے سپاہی بہی بہت سے جا ملے اور لی نے شہنشاہ کا خطاب اختیار کیا اور پیچین کی

طرف روانہ ہوا اور اکثر جگہہ لوگ اوسکی بیرحمی کے خوف سے خود بخود ساتھی ہوئے اور شہر
کے دروازے اوسکے حکم سے کہل گئے کیونکہ جہان کہیں بہی کسی شہر کے حاکم نے تردد کیا
اوس جگہہ کا اور باشندونکا وہی حال ہوا جو پیکن کے شہر کا اس موذی نے کیا تہا اور نانکن کی یہہ نوبت ہوئی کہ جب لی
مزاحمت کی اوسکے لشکر نے لاشین ڈالی یہانتک کہ شہر پناہ کی کہاتیان لاشون سے بہر گئین اور باغیون کی
فوج لاشون کے پل پر سے فصیلون پہ داخل ہوئی تب لی نے قتل عام کا حکم دیا اور لوٹ تاراج
کرکے چارون طرف سے آگ لگا دی اور وہان کے ایک آدمی یا جانور کو زندہ نچہوڑا الغرض جب
یہہ حال اوسکی سختی کا سننے مین آیا کسی نے مقابلہ نکیا اور اوسکی لشکر قہار اور سردار خونخوار کے
سامنے کوئی نہ ٹھہرا اور اسیطرح سے لوٹتا مارتا تاخت وتاراج کرتا دارالامارۃ پیچین کے قریب
آن پہنچا اور فغفور ہجوم افکار سے بیکار اور غلبہ یاس سے بدحواس تہا کہ اتنے مین دارالامارہ
کی حفاظت مین جو فوج تہی پہر گئی اور غنیم سے جاملی اور دغابازون نے شہر کی صدر ڈیوڑہی
کہولدی اور لی کی فوج نے تردد محض اندر داخل ہوئی یہہ خبر وحشت اثر فغفور کے کان تک جب
آئی اور صورت رہائی کی باقی نرہی بادشاہ بیگم اپنے بچون کو گلے لگاکر ڈاڑہین مار کر خوب روئی
اور خودکشی کی تب بادشاہ نے اپنی جوان پندرہ برس کی بیٹی کو بلاکر کہا کہ تو کیون ایسے
کم بخت کے گہر پیدا ہوئی کہ اس کمسنی مین تیری جان گئی یہہ کہتے ہی ایک تلوار ایسی ماری
کہ وہ گر پڑی اسکے بعد اپنی حرمون اور خواصون کو کہا کہ تم لوگ بہی ہلاک ہو جاؤ بے تامل
سبہون نے اپنے گلے پر چہوری چلائی اسیطرح سے جب ایک ناموس اوسکا زندہ نرہا
فغفور نے یہہ جملہ کاغذ کے پرزے پر لکہہ کے تخت پر رکہدیا کہ ہماری بے انتظامی سے یہہ
نوبت ہوئی اور اوسکی سزا ہمکو مل چکی اسی سبب سے میری لاش کو اگر جی چاہے تو ٹکڑے
ٹکڑے کروا ڈالیو لیکن رعیت کا کچہہ قصور نہین اونپر بدعت نکیجیو اتنا لکہہ کر اپنے کمربند سے
گلے مین پہانسی لگاکر مرگیا اور اسیطرح مینگ کے خانوادے سے خطا کا تخت چہن گیا اور
چندروز تک لی مالک رہا لیکن اوسنگان کوئی سپہ سالار عالی وقار جو بانچو تاتار کے ملک

کی سرحد پر فوج لیکر متعین تھا اوسنے یہہ حال سنا اور اوس قبیلہ تاتار سے صلح کر کے
اونکے لشکر کو اپنی حمایت مین لیکر آلی کے مقابلے کو آیا اور دارالامارۃ کے باہر باغی کی
فوج سے سامنا کیا مگر پہلے حملے مین پس پا ہوا غرض جب تاتار نے دوبارہ مدد کی ظفر یاب
ہوا اور سرکشون نے کئی لڑائیان متواتر ہارین تب اونکو یہہ خوف پیدا ہوا کہ دارالامارۃ مین
آگ لگا کے بھاگ گئے اور چینگ ٹنگ فو کے شہر مین ٹھہرے غرض وہان بھی اوسان کو لی
سات ہزار تاتار چرار اپنی فوج کے علاوہ لیکر تعاقب مین گیا اور آلی کو صوبہ شنسی سے بھگایا اور
کوئی دس ہزار سرکش میدان جنگ مین ہلاک ہوئے القصہ جب یہہ ہوا اور باغی کا خوف مطلق نرہا اوسان
کوئی نے تاتاریون کو انعام و اکرام دیکر رخصت کرنا چاہا لیکن اونکے سردار کو یہہ منظور ہوا
اور اوسنے ختائی سپہ سالار سے کہا کہ مجھے دارالامارۃ پیچین مین حفاظت کرنے کے لیے بھیجدو
جب تک کہ دوسرا فغفور تخت پر قائم ہو اور ملک مین امن و چین ہو یہہ سخن ظاہرا قابل قبول
کے تھا اگرچہ مصلحت سے بعید تھا کہ ایسے لوگون کی بات پر اعتماد کلی کیا جاوے غرض اوسان کوئی
نے اجازت فوج تاتار کو پیچین مین چندی اقامت کرنیکی دی لیکن جونہین یہہ لوگ داخل
ہوئے اپنے سردار کے بیٹے شنشی خان کو اونہون نے فغفور بنایا اور شہنشاہ ختا کے تخت
پر بٹھایا اور وہی خانوادہ اوسوقت سے آج تک ملک چین کے تاج و نگین کا مالک ہے ۔ فقط

اٹھاروان باب

انجو تاتار کے خاندان کے احوال مین

قوم نیوچی تاتار کو جب چنگیز خان اور اوسکے بعد اوکتائی خان نے ملک ختا سے نکال دیا اور اپنے
زعم مین سب کو نیست و نابود کیا جیسا کہ بیان مین آیا ہی تب نیچے بچائے آفت سے مارے
جو لوگ کہ زندہ رہی اونہون نے صحرا کی راہ لی اور اپنی اصلی بود و باش کے مکان پر یعنی سپید پہاڑ و دن

مین جو ملک کوریا کی شمال پر واقع ہین جا چہپے اور یہ تو ن کچھ اصل انکی نہتی بلکہ دوسرے قبیلون
کی بہ نسبت محض بے حقیقت تہے اور جب ایام مین مغل کی قوم سے ختا کا تخت چھین گیا تو انقلاب
روزگار نے مغلون کو ایسا طپانچہ عبرت کا مارا کہ اونکے بعض فرقے انہین ملوگون مین اوسی
حال خستہ وخراب سے جا چہپے جو نیوچیون کا مغلون نے اپنے دور مین کیا تھا لیکن اونہون نے
کچھہ پرخاش مغلون سے نکی بلکہ شادی کی راہ رسم دونون قومون مین پیدا ہوئی اور یہی جہت
ہی کہ قوم مانچو کے فغفور اپنے کو اولاد چنگیز سے بیان کرتے ہین اور یہہ بات قابل لکہنے کی
ہی کہ ختائیون نے اون نیوچیون کو مغلون کے نیاگمیر ہونے کے باعث سے بڑی سزادی تھی
لیکن خداوند تعالی کی مرضی یہہ ہوئی کہ اس ذلیل ناچیز قوم کو بڑہائے اور اہل ختا کی دانش و
دولت کو گہٹائے اور ظالم کو مظلوم اور حاکم کو محکوم بنائے اور یہی ہوا کہ رفتہ رفتہ پستی ذلالت سے
بلندی جلالت حاصل ہوئی غرض جب اس قوم کو سلطنت ختا کی ملی اور فقط مقتضای مشیت ایزدی
ہاتھہ آئی مزاج مین رعونت سمائی اور اپنی کم اصلی کو چھپانے اور بزرگی بڑہانے کے لیے اپنی
نسل کو آسمانی ٹھہرایا اور اوسکی بنا کی یہہ صورت ذہن سے نکالی کہ قدیم الایام مین سپید پہاڑون
کے درمیان ایک جہیل وسیع او عمیق آب زلال سے لبالب تھی اور تین دنیا کا خزانہ اوس مین تھا
ایک روز تین بہنین بہشت نژاد فلک نہاد اوس جہیل مین نہانے آئین اور ایک نیل کنٹھہ کوئی لال رنگ
کا میوہ ایک کے دامن مین ڈال کر اوڑ گیا اور اوسنے بے تکلف اوٹھا کر کھا لیا چند روز مین حمل کا
طور نظر آیا اور پورے دنون کی بعد بیٹا پیدا ہوا جسکی صورت پری کی تھی اور اوسکی زبان ماں وہی وقت
سے کہلی اور تولد ہوتے ہی گہڑی گہڑی قامت اوسکی بڑہی اور چند روز مین جب اوسکی ماں مرگئی
وہ لڑکا ایک ڈونگی پر سوار ہو کر کسی سمت کی طرف چلا اور کشتی اوسکی از خود بغیر کہینے کے جدہر
گئی لڑکے نے جانے دی آخر ایک مقام پر جا کر آپ سے آپ ٹھہر گئی اور رلنے کے بعد ایک
شخص بستی سے نہانے کو آیا اور لڑکے کو دیکھتے ہی بے اختیار پکار اوٹھا کہ دوڑو لوگو فلک
کی طرف سے ایک بادشاہ آیا ہی تاکہ ہم لوگون کا منتشرہ قوم کی سرداری کے لیے موعوف

ہووے یہہ سنکر لوگ آئے اور پہرون اونکی صورت اور شیرین بیانی پر محو رہے آخر اونکے
ہاتہون کی کرسی بناکے اوسے اوٹھالے گئے اور بے تردد بادشاہ بنالیا اور تینون سردار
جو آپس مین تخت کے لیے لڑتے تھے وے بھی خوشی خوشی آئے اور تابعدار کہلائے غرض
اوسی بادشاہ فرستادۂ خدا کی آل سے بقول ختایون کے وہ سردار تھا جو شاہنشاہ ختا کا ہوا
اس تقدیر مین البتہ فغفور کا دعوی بنی آدم سے بزرگتر ہونیکا اور علاقہ بہشت کے باشندون سے رکہنی
کا بجا ہی والا اہل اعتبار کے وہی بیان ہی جو اس باب کے شروع مین روایت صحیح کے موافق
راقم نے گذارش کیا ہی اور علاوہ اسکے اتنا ہی کہنا چاہیے کہ مشرقی اتراک کے قبیلون سے
یہہ فرقہ ہی اور اوائل مین یہہ لوگ قوم ختان دوسرے قبیلہ مشرقی اتراک کے تابعدار سنہ ۱۱۱۴
مسیحی تک رہے اونکی قوم سے ایک شخص مدبر اور بہادر مسمی اوکوتا خان نے بلوا کیا اور
کئی لڑائیون کے بعد اپنے گلے سے طوق اطاعت کا نکال ڈالا اور اپنے خاندان کو التوان کا
لقب دیا چنانچہ عرب کی تاریخون مین اونکے سردار سب آلتوان خوانین کے لقب سے نامزد تھے
غرض اوسوقت قوم ختان کے ہاتہون سے ختائی بڑے عاجز تھے اور انہین نیوچیون سے مدد کے
طالب ہوے تب یہہ لوگ آئے اور ختائیون کو مارکے نکال دیا اور اونکی جگہہ پر قائم ہوئے
غرض رفتہ رفتہ انکا جاہ و جلال ایسا بڑہا کہ تمام ملک و اقوام تاتار مع قوم مغل تابعدار رہے اور
ایک سو بیس برس تک اونکے مقابل مین کوئی نرہا بعد اوسکے چنگیز خان پیدا ہوا اور اوسنے
جس طرح ان لوگون کو نیست و نابود کیا اور اپنے کو بڑہایا بیان مین آچکا ہی آخرکار پہر انکی
دن پہرے اور رفتہ رفتہ اوج ہوا اور جسطرح سنے پہلے دفعہ اہل ختا نے ختائیون سے لڑنے
کے لیے اونکو بلوایا تہا اوسیطرح سے دوبارہ جو دوسرے ایک دشمن سے لڑنے کے
لیے طلب کیے گئے اوہون نے مالک ملک اپنے کو بنایا اور اوسوقت سے آج تک تخت
ختا پر موجود ہین چنانچہ سردار ٹے سنگ کا نوان بیٹا چن چی خان یا شنسی خان جب اس
ہنگامے ختا کے تخت پر بیٹھا تو اوسان کوئی ختائی سپہ سالار کو جسنے اس قبیلے والون

کو بدومین بڑا پایا تھا دو صوبون کی صوبہ داری عنایت ہوئی اور حالانکہ تاتاریون کی اچانک
دغا سے بھیانک ہوا لیکن خاموش رہا اور موقع دیکھکر سکوت اختیار کیا اور جو عہدہ اونہون
نے دیا اوسے نہایت غنیمت سمجھا اور اوس ماچی لی کے تعاقب مین برابر رہا جب تک
کہ اوسکا سر کٹ کر نہ آیا اور وہ بدنہاد بانی فساد فی النار ہوا ۔ اس عرصے مین
نانکین کا شہر جو اکثر پایہ تخت جنوبی بادشاہون کا رہا تھا تخت گاہ خاندان مینگ کے
ایک بادشاہ کا ہوا جس نے اپنے کو مغفور قرار دیا اور تاتاریون کو غاصب ٹھہرایا اور قصد
پیچین کے چھین لینے اور تاتاریون کو نکالدینے کا بیان کیا غرض قصد حضرت کا زبان
ہی پر رہا اور باوصفیکہ فوج معقول پاس تھی اور خزانے کی بھی چندان کمی نہتی لیکن عیش و
آرام کا وہ طالب ہوا اور مطلق خیال ملک کے بندوبست کا نرکھا اور برعکس اسکے چینجی خان شب روز
تدبیر مملکت مین مصروف اور تمام ملکداری کی صفتون سے موصوف تھا اور ختائیون کو مثل
فرزند کے دیکھنے اور امرا اور علما کی قدردانی کرنے لگا اور مینگ کے وقت کے عہدہ دارون
کو بدستور اپنے کام پر بحال رکھا اور تا بالمقدور کسیکو ناراض نکیا غرض اوسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ خود
ختائی چینجی خان کو غنیمت سمجھنے لگے اور نانکین والے بادشاہ سے ناراض ہوئے باوجودیکہ
ایک سے رشتہ ہم وطنی کا تھا اور دوسرے سے دشمنی لیکن نیک اطواری اور رعایا پروری نے
بیگانون کو یگانہ کیا اور مردم آزاری نے یگانون کو بیگانہ بنایا القصہ اگرچہ پیچین مین اوس
نئے بادشاہ کے تخت نشین ہونے کی خبر نانکین والے کو پہونچی اور یہہ بھی کہ راہ مین مینگ
کی سپاہ نے مقابلہ کیا اور بڑی خونریزی ہوئی لیکن اوس حالت مین بھی اوس بادشاہ کو
عیش نے فرصت ندی اور چونکہ نہ دی اپنی فوج کو اوسنے کمک پہونچائی محاصرے مین وہ آگئی
اور ایسی مقتول ہوئی کہ ایک ختائی کی جان باقی نرہی غرض اوسکے بعد سامنا تاتاریون
کا کسی نے نکیا اور نانکین کے اطراف مین فوج داخل ہوئی بادشاہ کو خبر پہونچی اور خمار کی
کی نیند سے گھبرایا ہوا جو اوٹھا سب کو متحیر دیکھا اور حال سنا چند رفیقون کو لیکر بھاگا

اور قصد دوسرے شہر مین پناہ لینے کا کیا لیکن بہون کو اُس نامعقول کا تباہ ہونا اُس قدر
منظور تہا کہ کسی حاکم نے دروازہ اپنے شہر کا نکہولا اور بادشاہ جنگل اور میدان مین مارا مارا
پہرا اور پہکانا قدم ٹہرانے کا نپایا آخر ش تاتاریوان کو کسی دشمن نے اوسکے حال سے
جو آگاہ کیا کئی شخصون نے پیچہا کیا مگر جو نہین وہی پہونچے اونکے مارنے کے لیے حربہ اوٹہایا بادشاہ
نے اپنے کو دریا مین ڈالدیا اور چند امرا اسکے ساتھ ڈوب مرا انکا قصہ اس طرح سے تو یکسو
فیصل ہوا اور دہر ہانگچین کے شہر مین تاتاریون کا ڈنکا بجا مگر ہنیگ کے خانوادے کا ایک شہزادہ
جی کیانگ کے صوبے کو اپنے قبضے مین رکہتا تہا اور اوسکا سر کرنا ضرور ہوا لیکن جو نہین تاتار
کی فوج پایۂ تخت ہانگچو کی طرف روانہ ہوئی شاہزادہ نے سردار تاتار کو یہہ بات کہلا
بہیجی کہ مجہکو اپنے نفس کے لیے منظور نہین کہ ہزار ہا بندہ خدا نقصان ہووین اور ہماری
ریاست کے لیے خلاف مرضی خدا جنگ کرین اس لحاظ سے مقابلہ ہم تمہارا نہین کرتے
اور یہی چاہتے ہین کہ تم خوشی سے مالک اس شہر کے رہو اور اس رعیت کو جو آگے ہماری
تہی اور اب تمہاری ہی ایذا نہ پہونچاؤ یہہ پیام دیکر دروازہ شہر کا اوسنے کہلوا دیا اور خود گوشے
مین جا بیٹہا اگر قبلا خان ہوتا تو ایسے نیک نہاد شخص کو گلے لگاتا لیکن اوجبٹ تاتاریون نے
قتل کیا اور اوسکی بزرگی کو نہ سمجہا کہ وہ کیسا شخص تہا جسکی زبان سے ایسا کلمہ اپنے اور
غیرون کے باب مین نکلا غرض اس بیگناہ کے قتل کا حال سنکر چنگیز خان نے بہت افسوس
کیا اور اون سردارون کو جو وہان اس خون ناحق مین شریک تہے ملامت کی اس حال بہ
مین ایک سمندری ڈکیت چینگچی لنگ نے ایسی شہرت پیدا کی تہی کہ اوسکے نام سے لوگ
کانپتے تہے اور صدہا جہازون کی بحر کا وہ مالک تہا اور یہانتک اوسنے نانکین کے
بادشاہ کو تنگ کیا کہ مجبور ہوکر اوسنے اوسکو امیر بنایا اور منصب کبیر دیا اور ایک شاہزادی
ساتہ اوسکے عقد میں بیاہ کر دیا کہ وہ خود لوٹ سے ہاتہہ اوٹہاوے اور دوسرے ڈکیتون کو سر
کرے غرض اپنے قول کے مطابق چلا اور ایک دم کو باقی نرکہا اور چونکہ اونکی گہات لوٹ سے

آگاہ تہا ایک شورپشت نہ بچا اور یہہ جگہہ امن ہوا لیکن جب تاتاریون کی جبربانی اوسنے سنکر
یعنے نانکین کے بادشاہ پر ہوئی جینگچی ننگ سنے نمکحرامی اس طرح کی پرکی کہ یانگ زی کیانگ
کے دریامین اوسکی بحر لشکر مین تہی اور تاتار کی فوج اودہرہی سے اوتری لیکن اوس نے مرمت
نکی حالانکہ اگر چاہتا اونکو پار ہونے نہ دیتا جہدیلکے عہدہ مجبور کرتا لیکن برے وقت کا ساتھہ اشرف
مین سے بہی کم کوئی دیتا ہی اور یہہ حرام زادہ تو ٹوکیت تہا سب طرف تاتاریون کا عمل ہوا لیکن
فوکینگ کا صوبہ مینگ کے ایک شہزادے تانگ کے اختیار مین تہا اور اوس نے فرمان اس
مضمون کا ہر طرف جاری کیا کہ مینگ کے سرکار کے نمکخوار سب اطاعت تاتار کی نہ قبول کرین
اور حتی الامکان دم بہر اونہین ملک مین رہنے نہ دیوین بلکہ صوبہ فوکینگ کی رعیتون سے
آن ملین اور اون موذیون پر دفعتہ تاخت کرین اس فرمان کی خبر جب تاتاریون کو ملی ایسی بدمصلحت
اونہین اوسوقت سوجہی کہ اوسکا نتیجہ سلطنت کا چہن جانا تہا لیکن اقبال بلند اور نصیبہ زور
آور تہا کہ بگڑا ہوا مقدمہ سنبہل گیا حال یہہ کہ اونہون نے حکم دیا کہ جتنے ختائی کہ نمک خوار
سرکار تاتار کہلایا چاہین لازم ہی کہ مثل تاتار کے وہ سر منڈاوین اور چوٹی رکہین اور
پوشاک اونکی وضع کے موافق پہنین یہہ سنے کے ساتھہ کہان تو ختائی سب ایسے راضی تہے
کہ اپنے شاہون پر تاتار کو ترجیح دیتے تہے کہان ایسے بیطرح بگڑے کہ طرفۃ العین مین بلوا
عام ہوگیا اور سرکشون نے چارون طرف سے گہیر لیا اور ایسا اندہادہند مارنا شروع کیا کہ اونکی
ساری سپہگری بہول گئی اور بہادری مطلق کام نہ آئی اور ایسے بدحواس ہوکے بہاگے کہ
یانگ زی کیانگ کے دریا مین ہزارون ڈوب گئے اور ہزارون قتل ہوئے اور چی کیانگ اور
کیانگ نان کے دونون صوبون سے نکل گئے اگر اس فتح پانے کے ساتھہ ہی شاہزادہ تانگ
تاتاریون کا تعاقب کرتا اور اونکے پیچہے پیچہے پیچین تک فوج قاہر بہیجتا اور بگڑی ہوئی رعایا
کو زیادہ دم دلاتا ہوا چلا جاتا تو تاتار کا تخت اولٹ جاتا اور مینگ کے خاندان کے ہاتھہ از سرنو
تخت آتا لیکن آپس کی پہوٹ بدستور خرابی لائی از قسم چہ آپس مین لڑتے ہین نادان ہین وہ

مگر اپنی دانش پر نازان رہین وہ کچہری مین بہرتے ہین سب مال ورنہ نہین اپنے آگے کی
کہتے جنہین لڑائی مین کہو کر کے سرمایہ سب گدائی کرینگے رنج و تعب ہمیشہ ثابت ہی عاقل پر ایسے
نکتہ ورنہ جہان مین نہین پہوٹ سے بدتر چیز الغرض اوس وقت سلطان کو دوسرا دعویدار تخت
کا موقع پاکی چیکیانگ کے صوبے مین تاتاریون کے بعد دخیل ہوا اور تانگ سے فوکینگ کا صوبہ
چہین لینے کا قصد کیا اس سبب سے تاتاریونکا پیچہا تانگ نکر سکا اور خانگی دشمن کی تدبیر مین رہا
اور اون لوگون کو یہہ مہلت ایسی غنیمت ملی کہ سپاہ جو پریشان ہتی جمع ہوئی اور دوبارہ جو
تاتاریون نے عود کیا تو اس زور و شور سے کہ آناً فاناً مین جتنے صوبے چہن گئے تہے پہر ہاتہہ
لگے بلکہ فوکینگ کا صوبہ ٹانگ کے ہاتہون سے چہوٹ کر اونکے قبضے مین آیا وہ اپنی سلطنت
چہوڑ کر بہاگا لیکن جب گہر گیا اور سامان اپنی گرفتاری کا دیکہا کوئے مین ڈوب مرا اور
سلطان کو قتل ہوا اور وہ ڈکیت چینگچی لنگ بہی دغا سے مارا گیا جب تاتاریون نے فوکینگ کو
قبضے مین کیا ٹانگ کا بہائی کان ٹان کے صوبے مین آیا اور اوسکو تین سلاطین نے ملک شہنشاہ
قرار دیا لیکن کوانگ سی کے صوبہ دار نے خانزادہ منگ سے دوسری ایک شخص کو بادشاہ کیا اور
ان دونون کم بختون مین زیادتی رتبہ کے لیے ایسی نزاع ہوئی کہ دونون کے سر پر تباہی آئی
چنانچہ تاتاریون نے بے تکلف اونکا ملک اور خزانہ چہین لیا اور سنہ ۱۶۴۸ مین کوانگ سی
اور کان ٹانگ کے دونون صوبون کے مالک ہوئے لی ٹنگ کے شہر مین تاتاریون نے ایسی
زیادتیان شروع کین کہ بلوا ہوا اور کیانگ سائی وہانکے حاکم نے لشکر جمع کر کے تاتاری فوج
کو بالکل فتح کیا اور دوسری لڑائی بہی ایسی ماری کہ شہنشی خان کو اون ظفریاب باغیون سے
خوف ہوا اور اپنے چچا آمانیان خان کو کئی ہزار چیدہ تاتار کا سردار بنا کر اوس ختائی سپہ سالار
کے مقابلے کو بہیجا غرض لڑائی کے خاتمے تک اگر وہ بہادر مارا نجاتا تو اون تاتاریونکو
بہی باقی نرکہتا لیکن جونہین اپنی فوج کو زور شمشیر تاتاریون کے محاصرہ سے چہوڑایا اور
پہر کے اونکی صفون کو صاف کرنا شروع کیا ایک تیر چلایا ہوا آتا کی بد تقدیر کا اوسکے

سینے کو توڑ تا دل پر بیٹھا اور اس ستم وقت کو تمام کر دیا اسکے گرتے ہی لشکر اوسکا پریشان
ہوا اور سپہ سالار تاتار میدان جنگ سے ظفریاب پھرا اسکے بعد اور ایک سرکش پیدا ہوا
کہ اوسکی حرکتون کا بیان اس لیے قابل ذکر کرنے کے ہی تا ایک نظیر تاریخ مین داخل رہے کہ جس طرح
بعض آدمی کی صورت مین فرشتہ مجسم رہتا ہی ویسی ہی ہیئت انسان مین شیطان مردود رجان
بہی ہوتا ہی اوس نابکار لعین و نگار کا نام چانگ ہینگ چینگ تھا اور ڈکیتی کے وسیلے سے برسر
حکومت ہوا اور ہوکوانگ کے صوبے کو تاخت و تاراج کیا اور شاہی فوج کو ہٹا دیا غرض جب
سی چوئین کے صوبے کو بالکل چہین لیا اپنے کو بادشاہ قرار دیا اور تمام علما اور شعرا و خوجہ سرا اون
کو ناحق مار ڈالا ایک تو یہہ حرکت اوس خونخوار بدکردار نے کی تہی دوسری یہہ کہ کسی سپاہی
نے ایک مقام پر بڑی بہادری کی اوسکے صلہ مین ایک پر تلہ اوسکو ملا وہ کچھہ ناراض ہوا
اور صلہ کے باب مین کوئی کلمہ حقارت کا زبان سے نکالا اگر بہت سزا ایسی ناشایستگی کی
ہوتی تو اوسکی جان جاتی اس سے زیادہ حیرت ہوتی لیکن اوس کمبخت نے ساری پلٹن کو جس مین
وہ سپاہی تھا خواہ مخواہ قتل کروا ڈالا تیسری حرکت یہہ اوس نے کی کہ بودہ کے پوجاریون کو
ایک روز دعوت اور حج کے بہانے سے بلا کر کئی ہزار کو مار ڈالا اور حکم دیا کہ جو پوجاری
بہان ملے نے تامل مارا جائے حالانکہ اون بیچارون سے کوئی قصور اوسکا نہین کیا تہا چوتہی
حرکت سب سے بڑھہ کے یہہ ہوئی کہ اگر تمام کتب تاریخ مین اسکی نظیر ڈھونڈ ہیے گا تو اسکے
مقابل مین نہین پائیگا وہ یہہ ہی کہ جب تاتار کی فوج اوس موذی کے سر کرنے کو آئی
ایک سردار نے بدعہدی اوس سے کی اور جو پلٹن کہ اوسکے تابع تہی تاتاریون سے جا ملی
یہہ سنکر چانگ ہینگ چینگ کو ایسا غصہ ہوا کہ صوبہ سیچوئین کے تمام باشندون کے قتل کرنیکا
قصد اوس نے کیا اور پہلے چینگ ٹو پائے تخت صوبے کی چارون طرف کے رہنے والون
کو نکالا اور ایک ایک کر کے چہلا کہ پیر نود سالہ سے بچہ شیرخوارہ تک کو مار ڈالا اور ایک کو
نچھوڑا اور مقتولون کی لاشون سے دریا کو بہر دیا آخر کو جب تاتار قریب تر آئے اوس جلاد

بدبہناد نے اپنے لشکر کو جمع کیا اور کہا کہ دیکہا تم لوگون نے کہ کیا انتقام اور اپنا رعب سب
پر ڈالا اب ایک امر اور کرنا ہی اوس کے بعد ختا کی بادشاہت کا مالک ہونا اور تاتاریون کو اونکے
ملک سے نکال دینا ادنی سی بات ہی اور ہمارے نزدیک صلاح وقت ہی کہ لشکر کے ساتھہ جتنی مستورات
ہین سب ذبح کی جاوین یہہ نہایت انسب ہی اور اوسکو جہان تکنے کیا مجہکو یقین ہوا کہ منزل
مراد قریب اور اوس تک پونہچنا تمہارے لیے سہل ہی کیونکہ وہی مسافر جلد چلتا ہی جو بے بوجہہ
ہوتا ہی اور رنڈیون کو ساتھہ لینا کاندہے کو باردار کرنا ہی یہہ کہکر اوسنے اپنی بی بی اور
حرمون اور خواصون اور کنیزون کو لشکر کے آگے ذبح کر کے ڈہیر کر دیا اوسکے بعد چار لاکھہ
سی یا وہ رنڈیاں معسکر سے نکالین اور مار ڈالی گئین جس قتل سے جب فارغ ہوا خبرداروں نے
حال تاتاریون کے قریب آنیکا کہا پر قہر مو کر اوسنے جواب دیا کہ اگر تو جہوٹہہ بولتا ہی تو اس سے
بہتر تہا کہ تو پیدا نہوتا اس طرح کی دہمکی دیتا ہوا جو نہین آگے بڑہا اوس خبر گذار نے پیچہے
سے ایک تیر حرام مغز مین ایسا مارا کہ دہم سے منہہ کے بہل وہ ناہنجار مردم آزار لعین روزگار
گر پڑا اور شیاطین ہم جنس کے شریک ہوا اس اس طرح کی نقلین جب تاریخ مین دیکہی جاتی مین
دل مین فوراً یہی خیال گذرتا ہی کہ کیا اتنے لوگ جنکو اوس موذی نے ستایا اون
مین کوئی ایسا نہ تہا کہ ایک ضرب شمشیر سے ایسی بلا کو دفع کرے لیکن غور کرنے سے مجہمل
کی یہی ہی کہ وہ موذی قوت طبیعت کے سبب سے حاکم تہا اور اوسکی ساتہی ضعف طبیعت کے سبب سے محکوم تہی کیونکہ جو شخص
قوی طبیعت سے سامنا ہوا اگرچہ ادنی پیادہ تہا وہ ظالم مارا گیا اور آخرش حکومت کی بنا اسی طرح سے
ہوتی ہی اور ہمیشہ ہوئی ہی اور ہوویگی کہ ایک شخص قوی طبیعت کے گرد جو نہین چند لوگ ضعیف
طبع آتے ہین فوراً مطیع ہو جاتے ہین جیسے مقناطیس لوہے اور کہربا گہاس کو اپنی طرف
کہینچتا ہی اور یہی وجہہ اس واقعہ کی ہی جو اکثر دیکہنے سننے مین آتی ہی کہ ایک شخص کے
مطیع اور فرمان بردار بہت سے لوگ خود بخود معاً اوسکے سامنے آنے سے ہو جاتے ہین اور
عوام الناس بے خوس اور بے کہے عقیدہ بیٹہتے ہین کہ فلانے کے پاس موہنی یا منتر سی غرض منتر

تو کچھہ نہین لیکن وہی تاثیر قوت طبیعت کی ہی جو ایسے ایسے مقام پر مثل سحر کے اپنا عمل کرتی
ہی الغرض جو نہین بھیہ نا بکار فی النار ہوا اوسکا لشکر پسپا ہوا اور تاتاریون کے مقابلے مین
نہ ٹھہرا جن صوبون کی لوگ ناراض و بیدل تھے سبھون مین ختائی حکام قغفور نے بھیجے اور
حکیم کنگ فوزی کی آل سے ایک شخص کو صوبہ دار کانٹان کا بنایا اور اس طرح کی تجویزون
سے سبکو رام کیا یعنے اونکو اپنے ملکی بادشاہ کا نمکحرام کیا القصہ رفتہ رفتہ سب شہرون اور
صوبون کے لوگون نے تاتاریون کی اطاعت کا طوق گلے مین ڈالا لا کانٹان کا شہر
جہان تنگ لو اپنے کو بادشاہ ختا قرار دیے بیٹھا تھا غرض آٹھہ مہینے تک تاتاریونکا محاصرہ رہا
اور چینگ چینک کنک بیٹا اوسی فی کیت چینکچی لنگ کا جو دغا سے تاتاریون کے ہاتھہ مارا گیا
تھا اوسی نے رسد اور غلہ سمندر کی راہ سے پونہچا کے اتنے روز تک غنیم کو روک رکھا
غرض سنہ ۱۶۵۰ مین ایک نمک حرام نے خاوند کو دغا دی اور شہر کا دروازہ شب کو کھول کر تاتاریون
کو دخیل ہونے دیا تھر سے بھرے ہوے تاتاریون نے بی کھٹکے قتل عام کیا اور اپنی دانست مین کسیکو
زندہ نچھوڑا لیکن تنگ لو صرف جان لیکے شاہ پیگو کے نزدیک پناہ گیر ہوا اور سات برس تک
اوسکی دار الخلافہ مین بہت عزت اور حرمت کے ساتھہ اپنی میزبان کی شرافت کے باعث سے
رہا لیکن آٹھوین برس کوئی چو کے صوبے مین بلوا جو ہوا اور تنگ لو کو باغیون نے تخت دینے
کو بلوایا لالچ سے بہہ گیا لیکن راہی مین اوسی صوبہ دار نے جنے تاتاریون کو ختا مین بلوایا تھا
تنگ لو کو مار لیا اور تنگ کے خانوادی سے پھر تخت ختا پر بیٹھنے کی امید منقطع کی جب کانٹان
کا شہر تاتاریون کے ہاتھہ آیا صوبہ کوانگ ٹان جسکا وہ پایتخت تھا تمام سر ہوا اور اوسکے
بعد اوچو کا صوبہ ستے لڑے بھڑے ملا غرض تمام ختا پر شمال تا جنوب اور مشرق سے مغرب
تک تاتاریونکا عمل ہوا اور کوئی سر اوٹھانے والا نرہا الا ڈکیت چینگ چینگ کنگ جسکو انگریزی
تاریخون مین کاکز نگا کہتے ہین اس شخص نے عجب عجب طرح سے تاتاریون کو تنگ کیا اور
ایکدفعہ بہادر تاتار کی ناک اور دونون کان کاٹکے فغفور کے یہان تحفے کے طور پر بھیجدیا آخرکار

فارموسا کے جزیرے کو ولندیزے چھین لیا اور اوسیکو اپنا پایۂ تخت بنایا اون
توپین جو کہ ہر مقام سے ہاتھہ آئی تھین اونکو اس سلیقے سے قلعہ پر اوسنے چڑہایا اور
گولنداز معقول رکھا کہ جب تاتار کی بحر سپاہ لیکر فارموسا کی فتح کو گئی گولون کے
آگے سے ہمیشہ ہٹا لیکن آخر فغفور مجبور ہوکر چپکا ہو رہا اور کاک زنگا برس مین دو ایکدفعہ
ہزار ڈیڑہ ہزار جہاز لیکر ختا کی سرحد پر آتا تھا اور کنارے کنارے لوٹ و تاراج کرکے اپنے
جزیرے کو پہر جاتا تھا سنہ ۱۶۵۱ اپنے فغفور کا چچا وزیر اعظم اور مہتمم سلطنت کا مرگیا اور چنچی خان
خود مختار ہوا حالانکہ نابالغ تہا ایسا قدردان علم و دانش کا یہہ شخص نکلا کہ ایک عیسائی پادری
آدم شال نام کا شاگرد ہوا اور اوسکی صلاح سے بہت قوانین ایسے جاری کیے گئے
کہ تاتار کی سلطنت کو استحکام ہوا اگرچہ ظاہر مین یہہ پادری عاقل و فاضل محکمۂ ریاضی
اور شاہی رصد کا حاکم لیکن درپردے وزیر اعظم تھا اور اوسیکی صلاح سے علم کا چرچا بہت
پہیلا اور طلبہ کے امتحان کے لیے ایسا سخت قاعدہ مقرر کیا کہ بے فضل اور کمال حاصل
ہوئی سرکاری عہدہ جو کسیکو ملے امکان سے باہر تہا اور ایکدفعہ جب ثابت ہوا کہ چیبیس آدمیون نے
رشوت دیکر کام لیا تھا چنچی خان نے سب کو قتل کیا باوصفیکہ یہہ شخص عادل تہا لیکن نفسانیت
نے ایک مرتبہ اوس سے بڑا ظلم کروایا یعنے زن شوہردار پر عاشق ہوا اور اپنی خدمت مین لایا
اور جب اوسکے خاوند ایک سردار تاتار نے اپنی جورو کو لعنت و ملامت اوس حرکت کے لیے کی
زانیہ نے فغفور سے وہ بات کہدی اور اونہون نے اوس سردار کو بلواکر اپنے ہاتھہ سے ایک
تھپیڑ منہہ مین مارا اوس سردار غیرت دار کو اس ہتک آبرو سے ایسا صدمہ ہوا کہ مارے رنج کے
مرگیا لیکن اوسکا صبر شہنشاہ پر فور آ پڑا اور سوداے دست بدست کا حساب ہوا کیونکہ اوس
زانیہ کا محل مین قدم رکھنا تھا کہ فغفور نے انتقال کیا اور سنہ ۱۶۶۱ میں اوسکا بیٹا کانگہی
آٹھہ برس کی عمر مین مسند نشین ہوا اور اوسکی نابالغی کے باعث سے امراے اپنے زمرے
مین سے چار شخصون کو وزیر بنایا اور اہتمام سلطنت اونہین سپرد کیا اختیار یاہی اون وزیرون نے قانون جاری

کیا کہ کوئی خواجہ سرا [illegible] دار سرکار نہین ہو سکتا ہی اور اون لوگون کو برطرف کرکے شہر بدر کرایا
جب ڈکیت کا کیا زور نگا اور اوسکے بیٹے نے زیادہ ستایا اور لوٹ و تاراج کرنا شروع کیا وزیرون نے
حکم دیا کہ بحر محیط کے کنارے پر سے لوگ اپنے مکانات اور جابے بود و باش کو موقوف
کرین اور دوسری جگہہ کئی منزل کے فاصلے پر اندرون ملک مکانات بناوین تاکہ ڈکیتون کو موقع
اور سہولت نہ ملے اور اتنی عقل اون بیوقوف وزیرون کو نہ تھی کہ نقل مسکن سے رعایا اور
ملک کو کسقدر نقصان ہوا اور سمندری تجارت کو ہرج پہونچا کیونکہ سوداگرون کو تردد خرید و فروخت
کرنے مین جب ہمیشہ ہوویگا اور دو طرح کا ہرج صرف باربرداری کا یعنے ایک اپنے ملک سے
جہاز پر آئیگا اور دوسرے کنارے سی شہر مین خشکی جانیکا حال ہوا تب سوداگر دوسرا بار تجویز کرلیگا
جہان بھیہ بکھیڑے نہ رہین اور بنادر ساحل پر بدستور ہووین دوسری قباحت عظیم بھیہ وقوع مین
آئی کہ اوتنی زمین جو آباد نہ ہوئی برباد ہوئی اور تیسری بات بھیہ کہ جب لاکھون آدمی کی اوقات
دفعتہً ویسی جگہہ پر بسر کی گئی جہان کہ اصلی باشندون کی روٹی مشکل سے ہوتی تھی تو گرانی
خواہ مخواہ ہوا چاہے اسطرح کے نقصان کے علاوہ غربا کو اور کتنی حیرانی و تباہی ہوئی اون وزیرون
کو نہ سوجھی اور اپنی دانست مین تین بہت معقول ڈکیتون کی یورش موقوف کرنے کے لیے اونہون نے
کی حالانکہ تباہی اپنے ہی لوگون پر آئی سوا اسکے بیان ہو چکا ہی کہ عیسائی پادری آدم
شال کی بڑی قدردانی فغفور نے کی تہی اور اوسکے علاوہ اور اہل فرنگ کی دانش
اور علم او زیرکی پسند کرکے ہر ایک کو علحدہ خدمت دی ہتی غرض اون وزیرون کو بھیہ
بات ناگوار معلوم ہوئی تہی لیکن شاہنشاہ کے جیتے جی اون سی کچھہ نہ بن پڑی غرض
اونہین جب اختیار ہوا فرنگیون کو اونہون نے فوراً معزول کیا اور اکثر کو قید مین ڈال دیا
ان حرکتون کے ملاحظے سے فغفور اگرچہ بچہ تھا لیکن سمجھا کہ وزیرون کو سلطنت کرنیکا
سلیقہ نہ تھا اور جونہین مہتمم اول کا انتقال ہوا کانگ ہی نے زمام حکومت کو اپنے ہاتھہ
مین لیا اور تینون وزیرون سے محاسبہ طلب کیا اور تقصیرات عظیم ثابت کرکے قتل کا حکم دیا بعد اسکے

عیسائی پادریون کی مجلس ہوئی اور فغفور نے اون لوگون سے تحصیل علوم اور فنون گلستانی
کی شروع کی اور چونکہ صغر سن سے طبعی توجہ علم کی طرف تھی اور فضیلت اپنے بیان کے علوم
مین حاصل ہو چکی تھی اس لحاظ سے اوسکی طبیعت نے زیادہ مشقت کے تربیت پذیر ہوئی
کیونکہ ذہن کا مادہ جب نہایت قابل ہوتا اور معقول استادون سے درس ملتا ہی تو جس قدر
بار طبیعت کو دیا جاتا بخوبی سنبھلتا ہی بلکہ کثرت خیال سے تیزی وتندی قوت مدرکہ کو حاصل
ہوتی ہی اور اوسکی دلیل نہین چاہیے کیونکہ ظاہر ہی کہ ایک علم جسکو حاصل ہی دوسرا اوسی نہین مشکل ہی
الغرض شہنشاہ کو معقول حیثیت چند روزون مین حاصل ہوئی باوصفیکہ باغیون کے لڑنے اور بھاگنے
سے تمام روز تدبیر مملکت مین مصروف رہتا تہا اور فقط شام کو فرصت اور استراحت کے وقت
شغل علم کا کرتا تہا اوسان کوئی اپنے خاوندنیگو کا خون کرکے جیسا کہ بیان صوبہ ینان
مین صوبہ داری کرتا تھا اور معتمد سرکار کا دو باعث سے تھا اول کارگذاری دوسرے اوسکے
بیٹے پیچین مین بطور یرغمال کے حاضر تھے غرض ہبی اوسکی دل مین خاطشہ سے تھی مگر بلوے
کی فرصت اوسنے نہ پائی غرض اوسیوقت موقع جو اوسنے پایا بغاوت کی بنا ڈالی اور
سانپ کے بچے سانپ ہی ہوتے اوسان کوئی کے بیٹون نے یہ تدبیر کی کہ نوروز کے
دن جب تمام ختائی اور تاتاری امرا اور وزرا حضور مین سلام کے لیے جمع ہوؤین تو سب کے
سب فغفور سمیت قتل کیے جاوین اسکی خبر شہنشاہ کو پہنچی اور تحقیقات جو اوسنے کی تو دارالامارۃ
مین ہزارون ختائیون کی سازش معلوم ہوئی باوجودیکہ اس قصور کے سبب سے سب ہی کا قتل
کرنا واجب تھا لیکن اتنے کا نقصان جان نامناسب سمجھکر فغفور نے معافی عام کا اشتہار
کیا مگر اوسان کوئی کے بیٹون کو بہت ذلت اور اذیت سے مارنا سیاست ملکداری سے
باہر نہ سمجھا گیا جب اوسان کوئی نے دیکھا کہ بھید کھلا اور بیٹون کا وہ حال ہوا علانیہ اوسنے
بغاوت کا نشان اوڑایا اور کئی سلاطین جو سابق فغفور کے خاندان سے تھی اور کان تانگ
اور فوکینگ کے صوبے جو بطور جاگیر کے اونہین ملے تھے سبھون نے باغی کا ساتھ دیا اور مغلون

کی فوج شمال کی طرف سے یورش کرنے کے لیے تیار تھی اور دفعۃً جو چارون طرف سے
یہہ سامان ہولناک سامنے موجود ہوگیا باعث اوسکا یہہ تھا کہ اوسان کوئی نے آگے سے تدبیر
لڑائی کی کر رکھی تھی اور سب کو مہیا کرکے اپنی طرف سے بنا بغاوت کی ڈالی تھی ایسا ویسا کوئی
شخص ہوتا تو دشمنون کی تیاری دیکھکر گھبرا جاتا لیکن فغفور کی عقل جولان کو وسعت تدبیر ایسی
مقام تنگ مین ملی چنانچہ چھوٹتے ہی سلاطین تیوان اور فوکینگ کے آپس مین اوسنے فتنہ ڈلوادیا
اور جب وہ اودھر آپس مین لڑنے لگے اور جو فوج کہ فغفور کے مارنے کے لیے تیار ہوئی
تھی آپس مین اولجھی کان ہی مغلون پر فوج قاہرہ کے ساتھ چڑھ گیا اور کئی شکستین دیکر اونسے
الامان پکروایا اور اپنے فائدے اور اونکے نقصان کا اون سے عہد و پیمان کروایا وہان
سے پھرتا ہوا باغیون کی طرف جو آیا تخم فساد کا حاصل خرمن مین تیار دیکھا کہ دونون سلطان
ایکدوسیرکو تباہ کر چکے تھے اور وہان رعایا نے فغفور کا آنا اور جنگ جدل کے بلا سے اونکو چھوڑانا
غنیمت جانا آخر کار امن کی صورت جو دونون صوبون مین ہوئی کانتان کے سلطان نے بھی
معافی چاہی اور اوسان کوئی کو بجز بھاگنے اور یونان کے صوبے مین پناہ لینے کے دوسری
صورت نہ دکھائی دی اور وہان پہونچکر غم و غصے سے اوسکا دم خفا ہوکر نکل گیا غرض تاتار کی فوج
اوسکے پیچھے پیچھے لپٹی ہوئی گئی اور اوسان کوئی کے بیٹے نے مقابلہ کیا لیکن جب مغلوب ہوا
گلے مین رسی لگاکر مر گیا اور اوسکے مرنے سے فتنہ و فساد مٹ گیا چون کان ہی ہمیشہ قدیم نیکنام
فغفورون کی پیروی کرتا تھا اور حکیم کنگ فوزی کے احکام پر چلتا تھا اس سبب سے ختا مین غیر
ملکیون کے آنے اور وہان رہنے کو تجارت کے وسیلے سے اوسنے منع کیا اور جب کانتان
کا سلطان اوسکے خلاف مرضی کے عامل ہوا اور اپنے فائدے کے لیے حکم ٹالا فغفور نے ریشم کی
ڈوری اوسکے پاس بھیجدی اوس اشارے کو وہ سمجھا اور پھانسی لگاکر مر گیا اور اوسکے دیکھا
دیکھی اوسکے سو مشیر اور وزیر بھی اوسی طرح سے خودکش ہوئے سنہ ۱۶۸۱ مین سلطان کینگ
نے ظلم اپنے رعایا پر شروع کیا اور نالش جو فغفور کے پاس پہونچی اوسکی طلبی ہوئی دس ہزار

مین وہ تقسیم کیا گیا اور چیل کو ون سنے اوسے کہا یا اسکے بعد فغفور نے اپنے اقرباؤن کو
کبھی ریاست ندی اور تمام صوبجات مین عالمون اور فاضلون کو ناظم کرکے بھیجدیا سنہ ۱۶۸۳
مین فارموسے کا جزیرہ جو کانزنگا ڈکیت کے گھرانے سے متعلق تھا اس طرح سے مملکت ختا کے
تابع ہوا فوکینگ کے صوبہ دار کو فغفور نے حکم جزیرے کی فتح کا دیا اور موقع بھی بتلایا چنانچہ موافق
اوس اشارے کے اوس نے اشتہار کیا کہ جو لوگ بغاوت اور شہنشاہ سے عداوت کرکے اپنے
وطن اور باپ دادا کے ہزوار کو چھوڑ چھاڑ کے غیر ملکون مین گریےن اور غضب فغفور سے
لرزان و ترسان ہین اونکو تسیمہ اقرار سرکار کی طرف سے دیا جاتا ہے کہ اگر وہ لوگ اپنے
گھر پھر آوین اور غیر ملکون مین نرہین کسیطرح پر اون سے انتقام تو کیا مطلقا بازپرس نکیا جائیگا
یہ اشتہار نہایت عقل اور دوراندیشی اور مردم شناسی کی دلیل ہی اور نتیجہ اوسکا وہی ہوا جو
فغفور نے سمجھا تھا چنانچہ اوسکے مشتہر ہوتے ہی ہزارون باغی فارموسے کے جزیرے سے اپنے
اپنے وطن کو دفعۃً چلے آے اور جب باقی سنے دیکھا کہ صوبہ دار نے مواخذہ نہین کیا ڈکیت کا ساتھ
چھوڑ کر اکثر ختا مین آنکر رہے اور مراد فغفور کی برآئی کیونکہ طاقت اوس قزاق ابن قزاق کی
ایسی کم ہوگئی کہ جب فوکینگ کے صوبہ دار نے اوسپر تاخت کی اتنا کمزور اوسنے اپنے کو دیکھا
کہ فغفور کو عرضی کرکے اوس نے جان بخشی چاہی القصہ پیچین مین وہ آیا اور شہنشاہ نے اوسے
سرفراز کیا اور منصب امیر کبیر کا دیکر اپنے حضور مین رکھا اور دشمن جانی کو دوست دلی بنایا
غرض اسیطرح سے فارموسے کا جزیرہ تابعدار سرکار ختا کا ہوا کانہی کی مدبری کی یہ کئی دلیلین
جو راقم نے گذارش لیکن اس طرح کی بہت ہین اور سب کا اگر بیان کیا جاوے تو کئی جز کی کتاب
تیار ہووے غرض عاقل کے لئے اتنا ہی کافی ہی اوسکی بہادری اور سپاہ گری بھی
اوس بیان سے ثابت ہی جب خود اپنی فوج کا سپہ سالار ہوکر مغلون کے ملک پر چڑھ گیا تھا
اور دوسری دلیل اوس امر کی یہ ہی کہ قلماق کا قبیلہ تاتاریون کا جب بہت زبردست ہوا اور
قالدان خان اونکے سردار نے لشکر بھار لیکر کئی قوم تاتار کو جو باجگذار ختا کی سرکار کی تھین ستایا علی الخصوص قوم

مغل کو جس سے کاآن ہی نے عہد و پیمان کیا تھا تب فغفور درمیان مین آیا اور چند سال ایلچی
وغیرہ بھیجکر قاآن خان کو سمجھا کے زیادتیون سے اوسے باز رکھا لیکن جب طبیعت اوس شخص کی شاہ
نے مائل بفساد دیکھی اور اوسکی حرکتون سے یہہ بات ثابت ہوئی کہ جس طرح چوپا مارنا بلی کی جبلی ہی
اوسیطرح مردم آزاری اوسکی خلقت ہی تب فغفور نے اپنے متعلقین کی مدد کی اور فوج قاہرہ
کی سپہ سالاری جودلی ور اس چالاکی سے اون صحرائیون پر تاخت کی کہ بے مقابلہ کیے وے بھاگے
اور دم بھر سامنے نہ ٹھہرے غرض بارہ ہزار چیدہ اور جنگ آزمودہ سوارون کو لیکر فغفور نے بے توقف
تعاقب کیا اور قاآن خان نے بہت تنگ اور عاجز ہو کر اوس سے امان مانگی اور صلح چاہی
اس سردار پر فتح پا کے ملک تاتار مین کسی قبیلہ تاتار کو نے باجگذار کیے فغفور نے یہہ تھوڑا اور
اور ہر مقام پر سپاہگری اور بہادری اور مدبری اس طرح پر اظہار کی کہ سبھون پر ثابت
ہوا کہ کاآن ہی کا اقبال ترقی پر ہی اور پروردگار نے طاقت ملک گیری کی اور قابلیت ملکداری
کی دو صفتین جو اتفاق سے باہم جمع ہوتی ہین اوسکو عطا کی ہین اگرچہ یہہ حال اوسکا امور مملکت
مین تھا اور کیسی بڑی سلطنت اوسکی تھی ظاہر ہی ہی لیکن علم کا شوق اوس ہجوم افکار پر
بھی نہ گیا اور قاعدہ کاآن ہی کا تھا کہ خواہ دار الخلافہ مین ہو خواہ دشت تاتار مین خیمہ ڈالے ہو لیکن
ہر روز شام کے وقت تحریر اقلیدس کا شغل یا ہیئت کا بیان حکمت کی گفتگو یا منطق کی بحث یا شعر کا
مذاکرہ ہمیشہ اوسکی صحبت مین رہتا تھا اور جو اوقات کہ اکثر بادشاہ حرم سرا مین مستورات کے
ساتھہ کاٹتے ہین اون وقتون مین کاآن ہی فرنگی اور ختائی عالمون کی صحبت مین بیٹھا رہتا تھا
یا حصول علوم کرتا یا تالیف و تصنیف مین مشغول ہوتا تھا اور حال پرگوئی کا یہہ تھا کہ سو نسخے
سے زیادہ اوسکا کلام ہی اور ختائی زبان کی پہلی لغت بتیس جلدون مین اور حکما کے پند اور
نصائح ایک سے اکیس جلدین سب فغفور کے اہتمام مین چھپین اور اگرچہ حق ہی کہ بادشاہون اور
امرا کی تصنیفون مین علما کے ہدیہ حال اور شعرا بے زر و اقبال کا بہت دخل رہتا ہی اور
اس جہت سے کچھہ شک نہین کہ اس فغفور نے بھی تصنیف و تالیف کے بارے مین اورون سے کام لیا

اور اپنا نام کیا لیکن اتنا تحقیق ہی کہ شاعری اور منشی گری مین اوسکو آمد اور غور و تلاش
کی وقت گوارا تہی اس سبب سے اتنا کچھہ جو کیا تعجب نہین ہی چنانچہ ایک فقرہ اس وقت یاد آیا
کہ اوسکا ترجمہ یہہ ہی کہ تمام خلائق کو اپنے سے راضی کوئی بادشاہ نہین رکھہ سکتا ہے
بلکہ خدا تعالی کو اس مین مجبوری ہی کیونکہ جب باران رحمت سے نعمت برستی ہی تو
جس مقدار سے پہاڑون کے رہنے والے خوش رہتے اور اوسے موافق جانتے ہین
میدان کے باشندے اوسے سیلاب سمجھتے ہین اور شکایت کرتے ہین اور جب اونکی مرضی
کے موافق پانی برستا ہی کوہستانی امساک باران سے نالان ہوتے ہین پس جب کہ
پرور دگار سبکو خوش رکہنے سے ناچار ہی تو ادنی سے ایک آدمی کی کیا حقیقت ہی کہ وہان شکایت
اوسکے حق مین نہ کہلے غرض اس طرح کے لطیفے اور فقرے فغفور کی تصانیف مین بہری ہوی مین
اور ادنی اوسکی آمد طبیعت اور رسائی ذہن کے ہین سوا ان باتون کی فغفور کا قاعدہ تھا
کہ دوسرے تیسرے سال ہر صوبے مین جاتا تھا اور پرگنے پرگنے کے کاغذات کو خود ملاحظہ
کرتا تھا اور حکام کے ستائے ہوون کو داد دیتا تھا اور اوسکے سوا جب دار الخلافہ مین رہتا
تو کوئی امر ادنی سے ادنی نہتا جسکی تجویز و تدارک اپنی ذات سے متعلق نہین رکھتا تھا
انہین سفرون مین سے ایک دفعہ کی یہہ نقل ہی کہ فغفور چند آدمیون کو لیے گھوڑے پر
سیدہی سادی وضع سے چلا جاتا تہا کہ ایک بوڑہا راہ کے کنارے پر بیٹہا رو رہا تھا اوسکو
فغفور نے پوچہا کہ ای پیرمرد کیون گریہ کرتا ہی اوس نے بی پہچانے جواب دیا کہ اے دردمند
میری آنسو کا حال کیا پوچہتا ہی میری ایک بیتا ہی جوان آنکہون کی روشنی اور اس ضعیفی کا
عصا ہی اوسکو اس صوبے کے ناظم نے زبردستی اپنے پاس نوکرون مین داخل کیا ہی نہ اوسے
یہان آنے نہ مجہے وہان جانے دیتا ہی یہہ سنکر فغفور نے اوسے کہا کہ آ میرے پیچھے زین پر
بیٹھہ لے اور وہ ملعون جہان رہتا ہی اوسکا گہر بتلا دے دیکھین تو سہی چلکے کہ میرے کہنے
سنے سے تیرے لڑکے کو چہوڑ دیتا ہی یا نہین وہ غمزدہ سوار ہوکر فغفور کے ساتھہ روانہ ہوا قیصر لغات

مین یونہچکر فغفور نے ناظم کو طلب کیا اور جونہین اوس نے بادشاہ کو دیکھا سر نیچے کیے چپکا
رہا غرض جب وہ لڑکا اندر سے آیا اور فغفور نے دیکھا کہ حقیقت مین ناظم کا قصور تھا اپنے
ہاتھہ سے فوراً اوسکا سر کاٹ ڈالا اور بوڑہے ہاسی کو کہا کہ مین اس ظالم کے عوض تجھے صوبہداری
کا عہدہ دیتا ہون خبردار رہنا کہ کوئی قصور تجھہ سے ایسا نہ صادر ہووے کہ ایسی ہی سزا تو پاوے
ختا کے قوانین فوجداری مین ۸۹ قانون یہہ ہی کہ بوڑہے اندہے لنگڑے لولے لاچار جنکا
نہ کوئی اپنا یگانہ ہی اور نہ استطاعت خود رکھتے ہین اونکی خوراک و پوشاک اور ہر طرح کی
پرورش سرکار سے متعلق کی جاوے اور اگر ایسے کسی شخص کی درخواست کی طرف حاکم کم توجہی
کریگا بانس کے ضرب سے سزا پاویگا غرض اسکے مطابق ہمیشہ عمل مین آتا تھا لیکن سنہ ۱۶۸۷ عیسوی مین
اس فغفور باشعور نے حکم اسکی اصلاح مین یہہ جاری کیا کہ ستر برس کے آدمی کو خوراک و پوشاک
موافق دستور کے ملے لیکن اسّی برس والون کو علاوہ اوسکے ایک تھان ریشم اور کئی من چاول
او گوشت اور چار پن سیری روئی بھی اور نوّے برس سے زیادہ عمر والون کو تا حین حیات اسکا
دونا دیا جاوے چنانچہ مطابق اسکے شمار کیا گیا کہ تمام صوبجات مملکت مین ایک لاکھ چوراسی ہزار
چھیاسی آدمی ستر برس اور ایک لاکھ اونہتر ہزار آٹھہ سو پچاس اسّی برس کے اور دس ہزار
آدمی نوے برس کے اور اکیس آدمی سو برس کے اس فغفور کے وقت مین پرورش ہوتے تھے
غرض باوصف اس کرم و رحم کے جو کان ہی سے اونے اپنے جلوس کے ستائیسوین برس سے شروع
کیا اور دستور قدیم کو اس خوبی کے ساتھہ اصلاح دیکر زینت بخشی جب سنہ ۱۷۲۱ عیسوی مین اوسکو
ساٹھہ برس تخت پر بیٹھے ہوا فغفور نے پاے تخت اور اطراف کے بوڑہون کی دعوت
ایک روز معہود کو کی اور سب کے کہانے پینے کا مہتمم خود رہا اور انعام و اکرام دیکر رخصت کیا
غرض چونکہ اوسکے پوتے کین لنگ نے ویسی ہی دعوت کی تھی او اوسکا ذکر وہین بہتر
ہی اسواسطے اوسکا مشرح احوال اوس مقام پر ملاحظہ کرنا چاہیے کیونکہ پوتے نے اس امر
مین دادا کی پیروی ہر طرح سے آرایش مجلس وغیرہ مین کی تھی اوسی سال مین سپہ سالار کی عرضی سے

خبر ملی کہ قلماق تاتار جنہون نے تبت بزرگ مین یورش کرکے لاما گرو کے مال اور خزانے کو لوٹ لیا اور اوس طبقی کو بالکل برباد کیا تھا اونکو ایسی شکستین متواتر ملین ہتین کہ اونکے ہاتھہ سے ملک مقبوضہ چہین جانے کے علاوہ اوس قوم مین ایذارسانی کی طاقت باقی نہین رہی ہتی غرض تبت سرکار ختا کا باجگذار اوسی سال سے آجتک ہی دوسرے برس یعنے آخر سنہ ۱۷۲۲ع مین فغفور کو اپنے وطن یعنے ملک تاتار مین جانیکا اتفاق ہوا اور وہان پر جاتے وقت شمال کی مرطوب ہوا سے برودت مزاج مین اسقدر سمائی کہ تمام ادویہ اور تدبیر اطبا پر غالب ہی اور پیغام اجل کا لے آئی کئی روز قبل مرگ کے فغفور نے اپنے بیٹے یُنگ چینگ کو جانشین مقرر کیا اور تخت پر وہی بیٹہا قبلا خان کے سوا کان ہی کے برابر کوئی فغفور مدبر اور بہادر اور عالم اور عادل نہین ہوا اور اوسکی عادات اور حرکات سے بھی ظاہر تھا کہ اس دل و دماغ کا آدمی دنیا مین کم ہوتا ہی اور جب آتا ہی ایک عالم کو زیر و زبر کرتا ہی باپ کا جونہین انتقال ہوا ینگ چینگ نے کئی ایک عیسائی پادری کے سوا سب عیسائیون کو مملکت سے نکال دیا اور اون لوگون کے جانے سے علم کی زور ہی دن بدن کم ہوئی اس لیے کہ ریاضی کے اصول اور فروع مین جو خامی علما ختا کی ہتی اور پادریون کے رہنے سے مٹی جاتی ہتی وہ موقوف ہوئی دوسرے یہہ کہ فرنگستان کی نئی ایجادین پادریون کے وسیلے سے ختا مین رواج پاتی تہین اور اونہین لوگون سے اون چیزون کے نکتے دریافت ہوتے تہے اور کاریگر نقل بناتے تہے یہہ سب باتین موقوف ہوئین مورخون نے پادریون کے اوپر خفگی ہونے کا دو سبب لکھا ہی ایک یہہ کہ خاندان فغفور مین سے کئی شخصون نے عیسائی مذہب اختیار کیا تھا دوسرے یہہ کہ علما ختا کی بزرگی چونکہ اون ہوشیارون کے رہنے اور برابر بحث کرنے سے کم ہوگئی ہتی اس سبب سے پادریون سے زیادہ تر وے دشمن تہے لیکن کان ہی کے جیتے جی کچھہ کر نہین سکتے تہے غرض اوسکے مرتے ہی ینگ چینگ لوگون نے فرنگستانیون

کی طرف سے ایسا بد کیا اور اس قدر ڈرایا اور بہکایا کہ سبکو اوس نے ملک سے نکال دیا اور دو چار
کو پایۂ تخت مین اس لحاظ سے رکہا کہ تقویم کی درستی اور کسوف و خسوف کے حساب کی
صحت جو ان سے ہوتی ہتی ختائی ہیئت دانون سے لاممکن ہتی سوا اسکے طبیب کامل
یہہ لوگ تھے اور باوجود کئی علاج کے جس مین سیحائی اونہون کی ہتی سنہ ۱۶۹۲ مین
کان ہی کو ایسی تپ آئی کہ تمام ختائی طبیبون نے کنارا کیا اور بہروسا اوسکے بچنے کا
کسیکو نرہا اوسوقت پادری گربیلون صاحب نے کنین سے اچھا کیا اور رتبہ اون بزرگون
کا آگے سے بہت زیادہ ہوا الغرض ینگ چینگ کی نیکی و توفیق کی وہی ایک حرکت کہ جو
شروع جلوس مین اوس نے کی ہتی ورنہ تدبیر مملکت اور رعایا پروری مین کوئی بات ایسی اوس سے
سرزد نہین ہوئی جس سے بدنام ہوا اور کم عقل یا ظالم کہلایا ہو اوسکی دلیل یہی ہی کہ ایک دفعہ
جب پیچیلی اور سانٹانگ اور ہونان کے تینون صوبون مین قحط ہوا فغفور نے مالگذاری
اوس سال کی معاف کردی اور دوسری بات عقل اور قدردانی کی اوس سے یہہ ہوئی کہ ہر حاکم
شہر یہہ فرمان گیا کہ اپنے اپنے نقشے مین جتنے خداپرست اور نیک اطوار اور خوش کردار لوگ
نکلین سب کے سب پایۂ تخت مین بہیج دیئے جاوین تاکہ اونکی دعوتین ہووین اور سرکار سے
انعام پاوین اوسکی رواج پانی سے اکثر لوگ جو آگے بدوضعی کی بدنامی سی ڈرتے نہ تھے
ظاہرا نیکی اختیار کرنے لگے تاکہ بادشاہ کے منظور نظر ہووین اور بہلمنسیت کی جزا ہاتہون
ہاتہہ پاوین علی ہذا القیاس کشت کاری کو ترقی دینے کے لیے انعام اوس کاشتکار کے
لیے مقرر کیا گیا کہ جس نے خراب زمین کو آباد کیا ہو یا مشقت یا جد و جہد سے اپنے
کہیت کا حاصل بڑہایا ہو ایک قانون اس طرح کا اوس نے جاری کیا کہ سرکار کے عہدہ دار
سب کی سرگرمی اور چستی اور راستی یا کاہلی و برائی کی خبر ناظم اور حاکم کی ماہواری اطلاع
مین دی جاوے تاکہ نیک کو جزا اور بد کو سزا پہنچے حالانکہ اس قانون سی اکثر ایسا ہوا کہ لوگون نے اپنے
دشمنون سی عوض لیا اور دوستون کا پاس کیا لیکن یہہ برائی قانون کی کچہہ نہ ہتی فقط اون حاکمون

کی بدذاتی جنہون نے خاوند کی بہتری پر اپنے دل کی خواہش کو مقدم کیا اور جو ٹھیک لکھہ
بہیجا بادشاہ بیگم بہت سلیقہ شعار دختر سردار عالی وقار اور رحم وکرم اور داد و دہش کی مخزن
اور عقل و دانش کی معدن تہی اور اغلب ہی کہ فغفور نے اکثر قوانین مستحسن اوس عورت نیک سیرت
کی صلاح سے اجرا کیے ہونگے غرض اپنے نام سے بادشاہ بیگم نے دو قانون نکالی ایک یہہ کہ جو بیوہ شوہر
کے نام پر بیٹھی رہے اور دوسرا نکاح نکرے اور بدفعل نہووے تو سرکار سے اوسکی پرورش کے
لیے وظیفہ قابل حیثیت کے ملے اور دوسرا قانون یہہ تہا کہ ستر برس کے سن سے زیادہ جو عورتین مملکت
مین ہووین اونکے لیے وجہ گذران مقرر کی جاوے تا آخر عمر کو ٹہنڈے جی سے وی کاٹین اور
دم واپسین تک دعا دیوین سنہ ۱۰۳۰ ء مین صوبہ چہیلی مین زلزلہ اس شدت سے ہوا کہ ہزارون آدمی گہرون
کے نیچے دب کے مر گئے اور عمارتین بیشمار گر پڑین غرض فغفور نے مبالغ کثیر خرچ کیا اور جسکا جس قدر
نقصان ہوا تہا عوض کر دیا اور جسکا شوہر اوس سانحے مین گذر گیا اوسکی بیوہ کے لیے وظیفہ
مقرر ہوا اور اوسیطرح تمام یتیمون اور بیکسون کی خبر اوس غریب پرور نے لی اور حتی الامکان ہر آفت رسیدہ
کو تسکین دی یہہ رحم اور کرم فقط رعیت کے واسطے تہا لیکن اپنے بہائیونکا ایسا دشمن تہا کہ
کوئی کسی غیر کا بہی کم ہوتا ہی چنانچہ اپنے تیرہ بہائیون پر بڑا ظلم اوسنے کیا اور بلاواسطہ
اونہین لوٹا اور مارا اور بعض کو قتل اور بعض کو خارج البلاد کیا اور یہہ ایک نظیر خلقت انسان
کی سرشت کی ہی کہ ایک ہی شخص کے مزاج مین ظلم اور عدل یا امساک و اصراف یا خلق و بے مروتی
کا ساتھہ رہتا ہی اور کبہی ایک اور کبہی دوسری رگ زور کرتی ہی اور ایسی نیرنگی دیکہاتی
ہی کہ اوسی شخص کی ایک حرکت فرشتے کی اور دوسری شیطان کی معلوم ہوتی ہی القصہ
سنہ ۱۰۳۶ ء مین فغفور نے انتقال کیا اور اوسکا بیٹا کین لنگ قائم مقام ہوا جس وقت یہہ
فغفور تخت پر بیٹہا باپ کے نکالے ہوئی شہزادون کو اوسنے چین مین پہر بلوایا اور اس طرح ان
مظلومون کے ساتھہ پیش آیا کہ گذشتہ ایام غم و ستم کا اون لوگون کی یاد سے جاتا رہا خاص و عام
کو فغفور کی شفقت اور وداد اقربائیت پسند ہوا کیونکہ اون بیچارون کے حال پر سب کو افسوس تہی

تھا اور ننگ چنگ کا ظلم ناپسند اور موجب گزند تھا حالانکہ کین لنگ کے باپ کی ایسی ہی سیج
ریاست تھی لیکن بلوے اور فساد کی نمایش کہین نہ ہوئی اور ظاہرا سب قوم قلماق تاتار کے
ساتھہ صلح رہنے کا ہی تھا کہ اگرچہ وے زور آور اور کینہ ور تھے اور قابو پاتے تو ختا پر یورش
کرتے لیکن ننگ چنگ نے اپنے اور اونکے ملک کے درمیان لشکر قاہرہ نگہبان کہا تھا
سوا اسکے فغفور نے اون لوگون کے خانگی فتنون مین ہاتھہ نہ ڈالا اور نہ اپنے طرف سی بھی کوئی
بات ایسی کی کہ موجب وے نکے ملال کا اور سبب تکرار یا جواب وسوال کا ہووے لیکن کین لنگ
کو لڑائی اور فتح مین نام نکالنے کا شوق تھا اس لئے سے جب قلماق تاتار کے ایک سردار
امورسانا نے آن کر فغفور کے پاس نالش کی کہ دوسرے سردار نے اوسکے میراث چھین لی تھی
کین لنگ نے فوج قاہرہ اوسکے ساتھہ بھیجکر غاصب کے قبضے سے ملک چھین کر اوسکے حوالہ کیا لیکن
عنان حکومت فغفور کے ہاتھہ مین رہی یہہ بات امورسانا کو ناگوار معلوم ہوئی اور جونہین
ختائی لشکر اوس دیار سے روانہ ہوا اور موقع اوس نے پایا فغفور کے باقی آدمیون کو نکال دیا
اور اختیار اپنے ہاتھہ مین لیا فغفور اس خبر سے پر قہر ہوا اور دوسرا لشکر بھیجکر شہر ایلی اور ماتحت کے
ملک قلماق کو چھین لیا اور امورسانا کو ملک سے نکال دیا وہ پہلے اپنی قوم کے بعض سرداران کے
پاس پناہ کے لیے گیا لیکن دغا کے خوف سے آخر روس کی مملکت مین جا رہا شہر ایلی کی
فتح کے بعد ختائی سپہ سالار اور سردار سب امن سمجھکر غافل رہنے لگے اور کرغز اور قزاق
اور تورگوت اور کھوہارد قبائل تاتار کے دل مین جو بغض تھا اوس سے وے آگاہ نہ تھے غرض
ایک ہی دفعہ ان چارون قبائل نے ختائی لشکر کو گھیر لیا اور رسد بند کر دی اور سہ طرح سے
اتنا تنگ کیا کہ اگر دوسری فوج مدد کو جلدی نہ پہونچتی تو یہہ محاصرے مین مارے جاتی اور ایک سپاہی
کی خبر نہ ملتی غرض جب دونون ختائی فوجین اس طرح سے ساتھہ ہوئین تو چند روز مین بقول
ختائیونکے دس لاکھہ قلماق کی لاشین ڈھیر کی گئین اور یہہ انتقام فغفور نے لیا کہ قلماقون مین ایک
سرکش باقی نہ رہا اور اونکا تمام ملک ختا کی تحت مین آگیا بخاری کے دو مسلمان سردارون کی میراث اوس

ملک کے بادشاہ نے چھین لی تھی لیکن جب فغفور نے بزور شمشیر اونکا حق دلوا دیا اون بیوفاؤن
نے بلوا کیا اور امورسانا کی طرح ختائیون سے پیش آے غرض مقابلے کے وقت ہٹے اور ہندوستان
کی طرف بہاگ گئے مگر راہ مین گھیرے اور مارے گئی اور اونکی املاک مملکت ختا مین داخل ہوئی اوسی ایام مین
دوسری فوج ختا کی کاشغر کے تاتار پر غالب آئی اور اونکی سلطنت بہی چھین گئی ان فتحون کی
خبر حضور مین پہونچنے سے اتنی خوشی حاصل ہوئی کہ سپہ سالار میدان جنگ سے جو پہرے تو فغفور کے
حکم سے دولت سرا کی سیڑہیون تک گھوڑے پر آئے اور فغفور ساتھہ اعیان اور ارکان ریاست کے
آئے اور اونکو گھوڑون سے اوتار کے قصر شاہی مین لے گئی اور اپنے ہاتھون سے ضیافت کہلائی اور رات کو
سارے شہر مین روشنی ہوئی اور آتش بازی چھوٹی سنہ ۱۷۶۷ مین شاہ برما کو کوئی وجہہ لڑائی کی
فغفور سے نکالی تب فوج ختا کی اوس طرف روانہ ہوئی لیکن برماؤن نے کمین گاہ مین گھیر کر ایسا
شب خون مارا کہ بجز چند سپاہ کے کوئی ختا مین پہر نہ آیا غرض جب اون لوگون سے حال معلوم ہوا
فغفور نے دوسرا لشکر روانہ کیا اور سپہ سالار کو کوئی سردار بہادر اور مدبر اوس فوج کو لیکر گیا لیکن جنگل کی
تپ اس شدت سے فوج کے بیچ مین نمود ہوئی کہ آدہی سپاہ سے زیادہ زیر زمین گئی اگرچہ اس وبا سے
مجبور ہوکر لڑائی پہر کیا لیکن اوسپر بہی عہد پیمان اس بندوبست کا شاہ برما سے کہ اوسکا سفیر
پیچین مین آیا اور اپنے آقا کی مہر عہد نامے مین کی اس مہم کے نتیجے سے فغفور کو بڑا افسوس
ہوا لیکن ساتھہ ہی اوسکے ایک امر ایسا وقوع مین آیا کہ رنج خوشی سے مبدل ہو گیا چنانچہ جب
قلماق تاتار کا ملک ہاتھہ آیا اوس قوم کا ایک قبیلہ روس کی مملکت مین جا بسا تہا غرض سنہ ۱۷۷۱
مین وے اپنے وطن مین پہر آئی اور فغفور کی تابعدار کہلائی اور ہر چند روسیون نے قصد اونکو روکنے
اور اپنی ریاست سے نجانی دینے کا کیا اور فغفور کو بہی دہمکایا لیکن نہ اون لوگون نے مانا اور کین لنگ نے
کچھہ سنا اور اوس قبیلے کی سردارون کے ساتھہ بہت احترام سے دربار عام مین پیش آیا صوبہ سی چوین مین
مین ایام قدیم سے چند قبیلے ایک قوم تبتی کے سنگی مکانات اور سنگ ہی کے قلعے اور شہر پناہ
کے پہاڑون کے درمیان مین رہتے تھے خاندان مینگ اصلی فغفورون کے باجگذار رہتے تھے اور جب مانچو

تاتار کا دور ہوا انکے لڑکے بہر سکے او نکے تابعدار ہوے غرض کین لنگ کے وقت مین اتفاقا
ایسا ہوا کہ اوس قوم کے دو سرداروں مین قضیہ کی بنا ہوئی اور ایک کو جو شکست ملی فغفور کی پاس آکر اوسنے
فریاد کی اور اودہر سے ایک فوج مدد کو گئی لیکن کوہستانیون نے ختائیون کو ایسی شکست دی اور
اسطرح سے فوج کو کاٹ کوٹ صاف کر دیا کہ ایک شخص کا تیانہ لگا پہر سنکرد و سر لشکر شاہنشاہ نے بہیجا
غرض پہلی فوج کا جو احوال ہوا تہا اوسکی قریب قریب اونکا بہی حال ہوا آخر کو کین لنگ نے اپنے سالے
تو کانگ کو پیغام صلح کا دیکر روانہ کیا غرض اوسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ ختائیون کو بزدل اور کمزور سمجہکر اون
لوگون نے باج دینا موقوف کیا اور سنہ ١٧٥٨ مین یورشون کی ایسی بنا اونہون نے ڈالی کہ اپنا کینہ ختائیون
سے چودہ برس تک خوب لیا آخر کو ایک وہی سپہ سالار جرار بہیجا گیا اور اوس نے تدبیر معقول سے سرکشون کے
سردار کو گرفتار کرکے پیچین مین داخل کیا اور شہنشاہ نے اپنی سامنے اوسکی بڑی جان کندن سے ہلاک کروایا اور
کین لنگ کو ہمیشہ شوق یہہ تہا کہ جب کوئی مجرم جرم عظیم مین گرفتار ہو کر سامنے آتا تہا تو آپ ہی
بدبخت کو مصیبت سخت کے ساتہہ مروا ڈالتا اور جسپر خفا ہوتا تہا اوسکا خدا ہی حافظ تہا غرض اس سنگدلی کا
نتیجہ آخر کو اس طرح پر ظہور مین آیا کہ نان وی اور وان لنگ و ختائیون نے اس بندوبست کے ساتہہ باغیون کو
ایک جگہہ جمع کیا کہ بارہ ہزار کا ایک سنگین لشکر تیار ہوا اور دفعتہ جو نشان بلوی کا اوراسو جینگ کے حاکم
سے کچہہ بن نہ پڑا اور شہر چہین کر وان لنگ نے اپنے کو فغفور قرار دیا غرض ایسا سفلہ تہا کہ ناچ رنگ مین
اوقات کاٹنے لگا اور یہہ نہ سمجہا کہ ملک گیر وہی ہوتے ہین جو جی چاہکے لڑتے ہین اور اپنا گہر وہی
لوٹا دیتے ہین جو عیش طلب ہوتے ہین آخر تاتار کی فوج اوسکی حالت غفلت مین آن پہونچی اور شکست
کامل جو وان لنگ کو ملی خودکشی اوس نے کی اور اوسکا ساتہی نان وی گرفتار ہوا اور دار الخلافہ
کی طرف بہیج دیا گیا اور کین لنگ نے اوسکو اور چند بد اندیشون کو ایک ہی دفعہ کمال اذیت سے مروا ڈالا
فغفور کا اقبال زبردست تہا کہ کسی اتفاق سے وہ موافق معمول کے شکار کو اوس ایام مین نہین گیا ورنہ باغیون نے
بندوبست اوسکے اسیر کر لینے کا کیا تہا اور ہزار آدمی چیدہ اور جانباز کو کمینگاہ مین بٹہایا تہا اگر وہ
میدان مین نکلتا تو بے شک گرفتار ہوتا بلکہ جان سے مارا جاتا جب وہ معین ٹل گیا ہزار آدمی کی جان لی

ہزار طرف پہیلی اور ففوز کو فوراً خبر ہوئی اور اسی کو موقع معقول سمجھ کے عیسائیون کے دشمنون نے
فریب دیکر اون بیچارون کو خواہ مخواہ اوس بلوی کی صلاح سے بدنام کیا اور ففوز نے تحقیقات کئے
اور ثبوت لیے فقط مفسدون کے کہنے پر اوس قوم کی ساتھ دشمن کی طرح پیش آیا اودہر جو نہین فتنہ مٹا
دوسری طرف سے شروع ہوا اور ایک قوم ختائی جو کنول سگٹے کی قوم کہلاتی ہی مستعد فساد
ہوئی اور اس بلوی کے محرک نے بڑی بڑی لڑائی کی لیکن اپنی قوم کے سوا اوسکی پشت پر کوئی نہ تھا
اس لیے مراد اوسکی بر نہ آئی وہ مارا گیا اور اوسکی دو جورون کی لاشین اوسکے دونون بغل مین
میدان جنگ مین ملین غرض اون دونون رنڈیون نے ایسی ایسی جراتین کین تہین کہ بڑے بڑے بہادر سپاہیون نے
اقرار کیا کہ اپنے ہوش بہر مین اونکے مقابل کسی شخص کو کم دیکہا اور اونکی سپاہگری کا حال سنکر ففوز
کو اون دونون کی صورت دیکہنے کا ایسا شوق ہوا کہ اونکا سر کاٹ کے دار الامارۃ مین آیا اور
خاص و عام نے بحیرت دیکہا کہ اس نزاکت کے ساتھ اتنی مضبوطی کیونکر شامل تہی غرض اس بات کو
اونہین سوچنا تہا کہ بہادری قوت روح پر موقوف ہی اور ہاتھہ پانون گوشت ہڈی سے وہ کچھ متعلق
نہین ہی ورنہ طاقت جسمانی پر اوسکا وجود قائم ہی کیونکہ کون ایسا ہی کہ جسنے کسی سند بڑے آدمی
کو کسی سختی کی سامنے سے نوک دم بہاگتے نہ دیکہا ہو کین لنگ نے باپ دادا کی طرح اپنا بہی یہ
طریق رکہا کہ مملکت کے صوبون اور پرگنون مین اکثر وہ جاتا تہا اور مظلومون کی فریاد کو خود پہونچتا
تہا اور اسیطرح پر نانکین کے ناظم پر ظلم جو ثابت ہوا ففوز نے اوسکو قتل کیا اسی سین مین
لاما گرو کے دیکہنے کا شوق جو اوسے ہوا بہت کروفر اور خدم و حشم کے ساتھ وہ شخص
بیجین مین آیا لیکن عجب طرح کی پشیمانی بودہیون کو ہوئی جب تیلا مین اوسکی موت دار الامارۃ
مین ہوئی اور اون لوگون کے فقرون کا عقدہ کہلا اور خاص و عام پر ثابت ہوا کہ اوس شخص
کو بقا نہ تہی اور مثل اور بنی آدم کے فنا اوسکے حصے مین بہی وتری تہی جو نہین لاما گرو نے
انتقال کیا مفسدون نے تبت مین فساد اوٹہایا اور بلوے کا حاصل یہی ہوا کہ تبتیون کی بچی بچائی
سر خودی معدوم ہوگئی وہ حصہ بخارا کا جو موسوم بہ کیانگ سی کی تحت مین آیا تہا اوس مین چند قبائل

ترکی اور قلماق تاتار کے ملی جلے رہتے تہے اوہ دو فرقہ ایک سفید کلاہ والے یعنے آق باشی اور دوسرے سرخ کلاہ والے یعنے قزل باشی رہتے تہے اتفاق ایسا ہوا کہ آپس ہی مین وے جھگڑے اور جنگ و جدل پر موجود ہوا اور مذہب ہی کا سبب تھا کہ یہہ قصہ پہیلا کیونکہ ایک نے دوسری کے طریق کو نادرست ٹھہرایا اور آق باشی نے جو سنی تہے قزل باشیون کو اپنے طور پر لانیکا قصد کیا اور اونھون شیعون نے تبرا کیا اور سنیون نے اونہین رافضی کہا اور اونہون نے خارجی ٹھہرایا اون لوگونکا جھگڑا دیکھکر صوبہ دار کیانگ سی نہایت خفا ہوا اور کہلا بہیجا کہ تم دونون عجب بیوقوف ہو کہ باوجود ایک مذہب اور امت محمد ہونے کے ادنی اسے امر کیلیے جو تمہارے اصل دین سے کچھ متعلق نہین کیونکہ تمہارا کیا بگڑتا ہی کہ علی کو لوگون نے چندروز تخت خلافت سے محروم رکہا آپس مین سرکٹوا کرتی ہو پس اگر تم لوگ آپس کی خونریزی سے دست کش نہین ہوگے تو مین سبکو مملکت سے نکال دونگا اس دہمکی سے قزل باش قصے سی باز آئے لیکن آق باشیون نے کچھ خیال نکیا اسی سبب سے صوبہ دار نے اوس قوم کے دس ہزار آدمی کو خارج البلاد کیا اور وے جو وہان سے بیزار نکلے تو مسلمان تاتار کو ترغیب دینے لگے اور ختائیون کو کفار قرار دیکر قصد یورش اور انتقام کو جہاد ٹھہرایا اور ساٹھ سے لاکھہ آدمی دست بہ شمشیر ہوے غرض حاکم بیگ ایک سردار نے اوس مسلمان امیر کو گرفتار کر لیا جو باغیون کا سپہ سالار ہونے والا تہا باوجود اسطرح پر پہلے ہی قدم پر ٹھوکر کہانے کے آق باشیون نے صوبہ کیانگ سی پر تاخت کی اور چند پلٹنین سرکار کی جو مقابلے مین آئین شکست کہا کر بہاگین لیکن جب خبر ہوئی کہ اکوئی سپہ سالار جرار فوج قہار لیے اونکی طرف آتا ہی آق باشیون نے قدم ہٹایا اور سنگین قلعے مین پناہ لی غرض جب وہان پر ختائی سردار پہنچا اور ایسا شدید محاصرہ کر بیٹہا کہ آب و دانہ اون لوگون کا بالکل بند ہوا تب مسلمانون نے اپنے لشکر کی تمام مستورات اور لڑکون کو مار ڈالا تا کہ غلہ چندروز اور بہی کفاف کرے لیکن لڑائی نے متواتر ایسے حملے کیے کہ ختائی سب قلعون کی دیوارون کے پار ہو گئے اور قتل عام کرنے لگے اور اوس سپہ سالار خونخوار نے بجز چند سردارون کے جنکو فغفور کے ہاتھہ سزا پانے کیلیے پچین مین اوسنے بہیجا

باقی ایک متنفس کو زندہ چھوڑا بلکہ شہنشاہ نے حکم دیا کہ صوبہ کیانگ سی مین کوئی مسلمان
پندرہ برس سے زیادہ سن کا باقی نرہے اور فرمان کے مطابق اسکو عمل مین لایا یہہ سانحہ
سنہ ۱۷۸۴ ابین ہوا اور چونکہ سال بھر کے بعد یعنی سنہ ۱۷۸۵ ابین فغفور کے جلوس کا
پچاسوان برس ہونے والا تھا اسی وقت سے ہر صوبے اور ہر شہر کے نظام اور حکام پر حکم جاری
کیا گیا کہ اونکی تحت حکومت مین جتنے لوگ سال خوردہ جلیل القدر ہوں سبکو سواری اور
سفر کا خرچ مطابق حیثیت کے دیکر دار الامارۃ کی طرف روانہ کرین اور تاکہ تمام اہل کار ارباب سیف
وقلم ادنی سے اعلیٰ تک کو انعام و اکرام دیا جاوے اور زیادہ حیثیت کے طلبا کو نوکری ملے اور
بندی خانون کے قیدیون مین کم قصور والون کو مخلصی اور مجرم جرم کبیرہ کی سزاؤن مین تخفیف
کی جاوے فہرست ہر فرد کی حقیقت حال کی طلب کی گئی اور تمام رعایا کا خزانہ ایک برس کا معاف
کیا گیا الغرض جب فرمان جاری ہوا خاص و عام کا دل شاد ہوا اور بوڑہون کا سارا درد دکھ
دور ہو گیا جدہر دیکھیے یہہ سب خوش و بشاش تھے گویا حاجت ہاتھ کے عصا اور آنکھون کے
چشمے اور غیر کے سہارے کی نرہی یہان تک کہ جوانون کو پیر نود سالہ سے رشک ہوا آخر چودہوین
ماہ فروری سنہ ۱۷۸۵ ابین کو روز مسعود آیا اور سب بوڑہون سے تین ہزار کو جو سب سے سن رسیدہ
تھے رقعہ نوید فغفور کا دستخطی دیا گیا اور قصر شاہنشاہی مین سب جمع ہوئے آٹھ بجے حضرت شہنشاہ
دربار عام سے فراغت کرکے ایک بڑے سفید سنگ مرمر کے بنے ہوی تخت مرصع پر جلوہ فرما ہوے اور مدعو
لوگون کی طلبی ہوئی قطار قطار سے موافق رتبے کے میزون کے گرد یہہ سب لوگ بیٹھے اور نقارے
پر چوب پڑنے سے دروازے چارون طرف کے کھلے اور دسترخوان پر ہزارون قاب کھانے کے چنے گئے
اور فغفور کے خاصے کی شرابون سے پیالے لبالب کیے گئے اور حضرت کے بیٹے اور پوتے اور خاص اقربا [illegible]
خدمت گارون کے ہر شخص کی رکابی مین کھانا دیتے اور انواع طرح سے دلجوئیان کرتے پھرتے تھے
اور فغفور کی توجہ سبکے حال پر تو تھی ہی لیکن کئی شخص کو جو خاص اپنے ساتھ ایک ہی میز پر بیٹھے تھے
اونہین حضرت نے اپنے دست مبارک سے کھلایا اور پلایا غرض جب سب قسم کے کباب اور شوربے اور

سالن اور روٹی اور مربے میوے وغیرہ تمام ہوے اور کسی اکول کی بہی سیر ہونے مین کسر
باقی نرہی سترخوان اوٹہا اور بہانڈ اور نقال اور گویے سب آوا ہل انجمن کو ہنسا ہنسا کر کہانا
ہضم کرایا بلکہ بہوک دلوائی اور پیری کے افکار کے بچے بچاے آثار مٹائے جب وہ رخصت کیے گئے فغفور نے
ہر شخص کو ایک ایک کرکے پاس بلایا اور ہر ایک کا پیالہ اپنے ہاتھہ سے بہر دعا دیکے اوسکے ساتھہ پیا
سبہون کی باری ہوجانے سے فغفور نے استراحت کرنیکا حکم وہین دیکر برخاست کی اور وہ محل مین
گئے ادہر انعام بٹنے لگے اور ہر شخص بموافق حیثیت کی سیم وزر اور کمخواب اور ریشم کے تہان پاکر
رخصت کیا گیا تو دارالامارہ مین تین ہزار بوڑہون کو جو ہر شہر کے خواص سے تہی فغفور نے اپنے ساتھہ
کہلایا اور اسی وضع سے اوسی ورس معمو د پر نظام اور حکام نے اپنے اپنے دسترخوان مین اون بوڑہون
کی دعوت کی جو کہ چین مین طلب نہین ہوسکتی تہی اور اون لوگون مین سو سو ساٹھہ برس والون کو چار من
عمدہ چاول اور ایک تہان سوتی کپڑا اور ہر ہشتاد سالہ کو آٹھہ من چاول اور دو تہان کپڑا اور نوے برس
والون کو چوبیس من چاول اور دو تہان ریشم ایک موٹا اور ایک باریک اور سو برس والون کو چالیس
من چاول اور دو تہان باریک ریشم کی عنایت ہوی سوا اسکے جمیع رعایا کو ایک ایک برس کا خراج
معاف کیا گیا اور فغفور چین کی رعایا پروری اور مہربانی سے غربا نوازی اسی ایک بات سے
ایسی ظاہر ہے کہ اگر اسی تاریخ مین صدہا دلیلین انہین صفتون کی ہوتین تو بہی ایک کافی تہی
فغفور کان ہی نے اپنے جلوس کی ساٹہوین سالگرہ مین ایسی ہی دعوت کی تہی اور ایجاد
اس دستور کا اوسی پرشعور سے ہے اور کین لنگ نے دادا کی پیروی ہر امر و نہی مین کی بعد اسکے
کئی برس تک چارون طرف امن رہا لیکن جب پاچین کا تخت کسی بہادر قسمت آزما نے بادشاہ
ملک سے چہین لیا اور وہ فغفور کے پاس مدد کی واسطے ملتجی ہوا اوسکی درخواست کے موافق لشکر گیا
اور اوائل مین فتحیاب ہوا لیکن اخیر کو پاچینیون نے بدستور ایسا شب خون مارا کہ جو قصے کے
تصفیے کے واسطے گئے تہے اونکا آپ ہی قصہ تمام ہوگیا اور چند سپاہ کے سوا اوس دشت
مرگ سے کوئی جیتا نہ پہرا اور دوبارہ فغفور نے قصد اوس طرف کا نکیا سنہ ۱۷۸۸ ء مین برمہ

فار موسا کے باشندون نے بلوا کیا اور سبب اوسکا یہہ ہوا کہ ختائی ماندرین سب اون لوگون پر ہمیشہ ظلم کرتے تہے اور آخر کو ایک کشتکار سے کسی ماندرین نے آٹہہ ہزار تیل ویسی ایک قطعہ زمین کا خزانہ لینے کا قصد کیا جس سے ایک حبہ وس بیچارے کو وصول نہین ہوا تہا اس لیے انکار مطلوع مبلغ مطلوبہ کی ادا سے اوس شخص نی کیا اسپر ماندرینون نی اوسے قیدین ڈال دیا غرض اوسکے بہائی برادرون نی بگڑکر اوس ماندرین کو جان سے مارا اور صوبہ فوکنینگ کے ناظم نے باغیون کو چہوڑ بہت سے بیگناہ شخصون کو قتل کیا اور اپنی دانست مین عوض ماندرین کے خون کا لیا لیکن اس ظلم کا نتیجہ بلوای عام ہوا اور فار موسیون نے سرکاری سپاہ اور عہدہ دارون مین سے ایک کو زندہ بچنے نہ دیا بلکہ جو لشکر کہ ختا سے آیا اون لوگون نی شکست دیکر اپنی دانست مین کسی کو باقی نہ رکہا غرض اسی طرح سی لاکہہ آدمی سے زیادہ فغفور کا مارا گیا لیکن سرکشون کا سر نہ جہکا آخر کو ہر صورت سے تنگ ہوکر کین لنگ نے اپنے ایک سالی کو ظاہرا فوج دیکر بہیجا لیکن خفیہ حکم غنیم کو زر پاشی سی قابو مین کرنیکا دیا القصہ اوسنے جاکر حب روپیہ کے ذریعہ سی باغیون کے آپس مین نزاع ڈلوادی تب ہی مراد ملی سنہ ۹۲ ۷ا مین ختا اور نیپال سے لڑائی ہوئی اور بنا اوسکی یون ہی کہ جب لاماگرو کا انتقال پیچین مین چیچک سے ہوا جیسا کہ مذکور ہوا ہی تبت کے سردارون سے ایک شخص نے دولت کثیر لیکر نیپال مین رہنا اختیار کیا غرض اوسکا مال و اموال دیکہہ کر نیپالیون کو لالچ جو ہوا اونہون نے تبت مین جا شولامیو کا شہر ملکیون سے چہین لیا اور لاماگرو کی خانقاہ کو لوٹا اور برباد کیا اور سونے کی اینٹین جو صدر معبد مین لگین تہین سب اوکہاڑ کر لیگئے اس خارتگری کی فریاد دلائی لاما اور پنچن لاما دونون نی فغفور کے پاس کی اور وہ اور سی چاہی پہلے کین لنگ کو تامل تہا لیکن ثانیا جب ساتہہ گرویدگی اونہون نے عرضی کی ختا سے فوج قاہر گئی اور گورکہون کو کئی شکست متواتر دی اور اس قدر اونکو تاتاریون نے تنگ کیا کہ بالکل نیپال اونہون واپس دیا اور طوق اطاعت گلے مین ڈالا اور تبت کے لوگ زیادہ تر تابعدار اور ممنون احسان فغفور کی موئی جب کین لنگ کو ساٹہہ برس تخت پر بیٹہے ہوا ولندیزون اور انگریزون سے

سبار کبادی کے بہانے سے ختا مین سفیر بہیجا اور وسی وسیلہ سے چند امور کا حصول تصور کیا
فغفور اونکے ساتھ بہت اچہی طرح پیش آیا ظاہر خاطرداری جیسا کہ چاہیے اوسنے کی اور اپنی
طرف سے بہی تحفہ بہیجا لیکن جو اصل مقصد سفیرون کا تہا اوس امر مین اونکو مایوس پہیر دیا چنانچہ
اسکا حال دوسری دفتر مین مذکور ہی بعد اسکے چونکہ اوسکے جلوس کا ساٹہوان برس تمام ہوا اور مملکت مین نوروز
کی دعوت دوبارہ اوسی طرح بری جیسا کہ دس برس پیشتر کیا تہا اپنی خوشی سے تارک الدنیا ہوا
اور تخت اپنے بیٹے کیا کینگ کو دیکر عبادت مین مشغول ہوا اور تین برس کے بعد اٹہاسی برس کی عمر
مین انتقال کیا حالانکہ کیا ہنگ کو لڑائی بہڑائی سے شوق تہا لیکن خود میدان جنگ مین نہ گیا
غرض تدبیر ریاست مین بڑا دور اندیش اور تیز فہمی مین یکتاء عصر اور فاضل متبحر تہا اور شاعر خیال
اور منشی خاصہ اور محنت کش اتنا کہ ایسی وسیع مملکت کے تمام کاغذات کو خود دیکہتا تہا اور اکثر
حکم اپنے ہاتہ سے لکہتا تہا جو صفتین بادشاہ کو چاہیے سب اوس مین تہین لیکن سنگدلی اور
کینہ کشی ایسا تہا کہ اہل درد اوسپر نفرین بہیجینگے اور ارباب تاریخ افسوس کرینگے کہ سلاطین روزگار
مین نیکی عیبی کی جہت سے ممتاز ہوتا اور مرتبہ گرامی رکہتا اگر نفسانیت کا پردہ عدل و انصاف کے
وقت اوسکی آنکہون پر بعض دفعہ پڑ نہ جاتا اور رحم و کرم سے مانع ہوتا اپنے قائم مقام کیا کینگ
کو فغفور نے سب بیٹون سے بہتر سمجہکر تخت پر بٹہایا تہا لیکن وہ مجہول اور کم عقل اور دائم الخمر
ہوا اور کم بخت بہی ایسا نکلا کہ عہد جلوس سے مرگ تک مملکت مین برابر بلوا اور بد چلن
اور بد انتظامی رہی اور بجز سنگدلی کے باپ کی کوئی بات اوس مین نہین پائی گئی اور
کین لنگ سے عاقل اور مردم شناس شخص سے تعجب ہی کہ ایسی غلطی صریح صاحب
ریاست کی تجویز مین اوسکی غرض سوا محبت کے کوئی دوسری وجہ ایسی جو کہ کی عقل کے
نزدیک قرار نہین پاتی اس لیے کہ اور بیٹون سے چہوٹا اور سب سے شوخ اور بد نفس معلوم
ہوتا تہا سنہ ۱۸۰۳ مین کین لنگ کے کئی بیٹے جو تخت نشینی سے مایوس کیے گئے تہے اور بہت سے
امرا جو فغفور حال کے ستائے ہوے تہے سب اوسکے قتل مین ہمداستانی کر رہے تہے کہ

کسی جبر دار نے فغفور کے گوش گذار کردیا فغفور جیکا رہا مگر ایسا بندوبست کیا کہ روز معہود کو
جب سب جمع ہونے دفعتہ پکڑے گئے اور انواع طرح کی اذیتون مین موت تک پوہنچے کوئی کولون
پر بہونا گیا کوئی تیل مین تلا گیا کوئی قیمہ ہوا کوئی دار پر کہینچا گیا کوئی تختون مین کسا گیا اور
مال اور ملک اون لوگون کا ضبط ہوا اور کئی امرا بے قصور فقط دولتمند ہونے کے سبب سے
اسی سازش کی فریب مین مارے گئے اور اونکا گہر دروازہ دفینے کی تلاش مین کہودا گیا
غرض جسقدر روپیہ اس ظلم سے اوسکے ہاتھ آیا اوسکا ڈیوڑہا اس طرح سے خرچ ہوا کہ فغفور نے
بلوائیون سے مقابلہ کرنا مفید نہ سمجہکر زرپاشی سے مفسدون کو فساد فتنہ انگیزی سے باز رکہا
ایام ہل چل بے انتظامی مین سمندری ڈکیتون نے ہمیشہ ختا کو ستایا ہی اور فغفور کیا کنگ
کو جب اون لوگون نے شب و روز مخمور اور عیش مین ڈوبا اور ریاست سے غافل دیکہا رفتہ رفتہ
اپنا زور بڑہایا اور جب وان امیر البحر بہادر اور مدبر معزول ہوا اور فغفور نے خوشامدیون کی
صلاح سے ایک شخص ناتجربہ کار اور واہی مزاج کو مقرر کیا ڈکیتون نے ہزار جہاز بڑے اور آٹھ سے
چہوٹے اور کوئی ساٹھہ ہزار سپاہ جمع کرکے لوٹ وتاراج اور انواع طرحکا ظلم وستم فغفور کی رعیتون
اور ملکی سوداگرون پر کرنا شروع کیا اونکی بحری چھ تقسیمین تہین اور ہر ایک مین ایک نائب
سردار کل کی طرف سے رہتا تہا نام اس سردار کا چنگ ہی تہا اور بڑے دل و دماغ کا شخص
تہا اور مثل اوس ڈکیت کی جسنے تاتار کی اوائل عملداری مین ارکین دولت کو ستایا اور قافیہ
تنگ کیا اس ڈکیت کا بہی قصد تاتاریون کو ختا سے نکال دینیکا تہا اور کیا کینگ کے ایسے
فغفور کے سر سے تاج شاہی اوتار لینا چنگ ہی کے دماغ و گردے کے آدمی کو محال نتہا
اور اگر زیادہ جیتا تو قریب قیاس کے ہی کہ مراد دل کو اگر نہ پاتا پہر بہی سرکار کو ایسا عاجز کرتا
کہ اپنے حق مین جو چاہتا قبول کروالیتا غرض اوسکی تدبیر و نکالنقشہ ارادے کی صفحے سے ہوا
گیا جب کہ ایک روز ناگہان سمندر مین گر کے ڈوب گیا مگر اوسکے مرنے سے ڈکیتون
مین گڑبڑ نکچہ ہوا کیونکہ اوسکی بی بی قائم مقام ہوئی اور ایسی عاقلہ تہی کہ شوہر کے سب نا ہونے

اوسکی حکومت کا اقبال خوشی سے کیا اور اوسنے کو آگی سے زیادہ تابعدار سمجھا اپنی بحر
مین کئی قانون کو اوس نے اجرا کیا اور اوس باعث سے ایسا انتظام ڈکیتون مین تھا
جو کہ فغفور کی مملکت مین نتھا چنانچہ ایک دستور اوسنے یہہ نکالا کہ جب اپنی بحر کی کسی تقسیم سے
جہاز اجنبی سوداگر کے جہاز کو سمندر مین روکا اور اوس سے معمولی محصول لیا تو سوداگر کو ایک پرچہ اوسی
اوس عورت کا دستخطی دیا جاتا تھا تا کہ بحر کے اور جہاز اگر ملین اور اونکے افسر خزلہ طلب کرین تو
اوس کاغذ کی وسیلے سی اوسکو رہائی ملی اور بندر تک اون لوگون کے ہاتھ سی ستایا نجاوے یہہ قانون غیر ملکی
سوداگرون کی لیے تھا لیکن خطائی تاجرون نے اون لوگون سے بندوبست کرکے ہر جہاز کی آمد و شد مین کچھہ مقرر
کر دیا تھا اس سبب سی اونکے مال پر دست اندازی نہین ہوتی تھی سوا اس انصاف کی حکم تھا
کہ چونکہ عداوت فقط تاتاریون سے تھی خطائیون سے رسد اور جنگ کا سامان اور اسباب مول لینا اور
نرخ کے موافق دام دینا لازم تھا اسی طرحکے کئی قانون سی رعایا بھی خوش تھی اور کانٹان کے
شہر مین بڑے بڑے سوداگر ڈکیتون کو خفیہ ہر طرح کا سرانجام پونہچاتے تھے غرض بندوبست اس
دریائی ریاست کا علی الخصوص جب سے جنگ ہی کی بی بی سردار ہوئی ایسا خوب تھا اور آپس کا اکا
اور جنگ کا سلیقہ اس طرح پر اوس عورت نے درست رکھا کہ فغفور کی جو بحر اون سے لڑنے آئی شکست
پائی جب صوبہ کانٹان کے ناظم نے دیکھا کہ اون سے مقابلہ محال ہی اوسنے حکم کیا کہ کوئی جہاز
چھوٹا یا بڑا احاطے کسی بندر سے نکلنے نپاوے اور کسی سبب سی لنگر نہ اوٹھاوے یہہ تدبیر رسد کے
بند کرنے کی صوبہ دار نے ٹھہرائی کیونکہ جاسوسون نے خبر پونہچائی تھی کہ سوداگرون کی سازش سے
اسباب جنگ اور ماکولات اور مشروبات ڈکیتون کو ملتا ہی غرض اون لوگون نے اس تدبیر
کا جواب یون دیا کہ کنارے کے شہرون کو لوٹنا اور جلانا شروع کیا اور جب کسی جگہہ پر
تاخت کرتے تو ہزارون تاتار غریب یا ذی اقتدار جو پاتے گرفتار کرکے لے جاتے اور جب تک اونکے
اقربا مبلغ کثیر دیکے نچھوڑاتے مقید رکھتے تھے القصہ جب ڈکیتون کا اقبال اپنی حد کو پونہچا آپس کے
دو سردارون مین قضیہ اور خونریزی ہوئی اور اون دونون مین سے وہ شخص جو کہ اپنے کو مجرم جانتا

تھا سہ دار کے خوف سے بھاگا کیونکہ لسے افسرین وہ تما قاعدہ گنہگار کو قتل کرتی تھی اور آپس کی لڑائی
کے ثمرے کو خوب پہچانتی تھی غرض جب آٹھ ہزار سپاہ لیکر وہ مجرم سردار فغفور کے عملون سے
جا ملا اور عہدہ اوسکو سرکار کی امیر البحری کا عطا ہوا چنگ ہی کی نی لی سمجھی کہ ڈکیتون کی
ساعت بگڑی اور اونکی قسمت کا ستارہ اقبال کے گھر سے نکلا اور خانۂ زوال مین داخل ہوا
سمجھ کر اوسنے پیغام صلح کا فغفور کی پاس بھیجا اور چند شرائط جو اوس مین درج تھے جب قبول ہوئے
جنگ سے ہاتھ کھینچا عورتین ہمیشہ مدبر اور ازبسکہ زیرک ہوے ہین لیکن اس عورت عالی ہمت
اور رستم جرات اور ارسطو فطرت کے آگے کوئی مجر قبلا خان کی نی لی کے آنکھ نہین چڑھتی
اور یاد رکھنے کی بات ہی کہ ستر ہزار ڈکیت پر بھی قادر تھی یعنی اون لوگون پر جو کہ نہ ایمان رکھتے
اور نہ خدا سے ڈرتے تھے جو کہ خونریزی کو ہولی کھیلنی جانتے تھے اور طمع کی پرستش کرتے تھے جب
ڈکیتون سے اس طرح صلح ہوئی اور فتنہ کی آگ سمندر سے بجھی دوسری طرف فساد کا تخم بویا گیا اور
قریب تھا کہ خود دولت کا قصہ فیصلہ ہوا اور جہان سے اونکو جواب ملے چنانچہ سنہ ۱۸۱۳ مین
پیچیلی اور ہونان اور شان ٹانگ کے صوبون مین کئی گروہ چٹون کے پیدا ہوئے
اور لوٹ و تاراج کرنے لگے اور آپس مین اونکے ایسا اتفاق تھا کہ ایک سردار کا حکم
سب کے واسطے کافی تھا غرض جو طائفہ صوبۂ پیچیلی کے ویران کرنے مین مشغول تھا
دفعۃً اونھون نے فغفور کے دولتخانے پر حملہ کیا اور اگر اوسوقت شاہزادہ عالی تبار جو اب
فغفور ہی اور چند نمکخوار جان نثاری پر موجود نہوتے اور فغفور کے تن اور ڈاکو کے
آہن کے درمیان اپنی جان کو نڈالدیتے تو میان کیا کنگ کے نامۂ اعمال کے نیچے
اوسی روز تمام شد لکھا جاتا غرض چند شخصون کی بہادری علی الخصوص ولیعہد کی
دلیری نے بچا لیا اور فغفور نے سبکو جاگیر اور منصب دیا اور اوس شاہزادے کو
ولیعہد فرمایا اور باپ کا قائم مقام وہی ہوا چنانچہ اسوقت تخت پر وہی موجود
ہی القصہ جب مفسدون کے ہاتھ فغفور نہ آیا اور قضیہ بالعکس ہو گیا جو اونکے

باعث سے ہونے والا تھا موقوف رہا اور چند ڈکیتون کی گرفتاری جب ہوئی اور جانچ سے تفتیش کی گئی تو اقربا، بادشاہ سے دو شخص پر سازش ثابت ہوئی اور اونکی ہلاکت جس طور سے وقوع مین آئی اور دوسرے سرکشون کی جو نوبت کی گئی اوسکی بیان سے چونکہ یہی حاصل ہوویگا کہ اہل درد کو صدمہ پونہچے کا اس لحاظ سے ناگفتہ بہ ہے سنہ ۱۸۱۷ مسیحی مین ایسی قحط سالی ہوئی کہ اناج کی صورت مفقود ہو گئی اور ہر چند فغفور نے بعض شہنشاہ قدیم کے موافق گریہ وزاری و روزہ و نماز اختیار کیا اور اپنے بیٹون اور وزیرون کو ہر بتخانون مین منت ماننے اور زاری کرنے کو بہیجا لیکن مراد بد نہاد کی درگاہ حق سبحانہ تعالی سے کب ملتی ہے جو اوس اندہی کافر کو پتہرون سی حاصل ہوئی غرض جب خداوند کریم کی مرضی ہوئی اوسکی سزا اوسکی بندون کو مل چکی وہ بات آپ سے آپ مٹ گئی چند روز کے بعد مین نان اور سی چوئین کے صوبون مین ایسا بلوا ہوا کہ فغفور کا کوئی سپہ سالار سرکشون سے عہدہ برا نہو سکا آخر رشوت زر پاشی سے فتنہ بڑہنے نپایا حاصل کلام جب تک کہ وہ کم بخت جیا ایک نہ ایک فساد ہمیشہ رہا اور عجب طرح کا بدبیر اتھا کہ رنج و محن اپنے ساتھ لایا اور برابر اپنے سایہ بوم خصال سے متعلق رکہا اور جب مر گیا امن ہوا سنہ ۱۸۲۰ مسیحی مین اوسنے انتقال کیا اور ولی عہد ملقب بہ تاؤ کوانگ کے تخت پر بیٹھا اور چونکہ ہنوز وہ زندہ ہے زیادہ حال اوسکا معلوم نہین کیونکہ دستور ہے کہ ختا کی بادشاہون کا احوال تصریح کے ساتھ اونکی حیات مین نہین معلوم ہوتا اگر چہ کچھ کہ ایک نہ ایک ذریعہ سے راقم نے بہم پونہچایا یہی خصوص جو کہ اوس لڑائی کی جہت سے ظاہر ہوا جو سرکار انگریز سے سنہ ۱۸۴۰ مسیحی مین شروع ہوئی جسکا بیان دوسرے دفتر مین مندرج ہی اوس سے اسی قدر معلوم ہے کہ اس فغفور کے چند روز تخت نشین ہونے کے بعد بخارا کے آخر دین جسکو کینگ لنگ نی فتح کر کے داخل ممالک سلطنت کیا تھا بلوا ای عام ہوا اور کئی برس کے بعد باغیون پر فتح کامل ہوئی اور پھر صلح ہوتی ہی قوم میاؤسی کوہستانیون سے کہ جسکا حال تیسرے دفتر مین پایا جاویگا

دفعہ پہاڑون سے اُتر کے ایسی یورش کی کہ چار شہر ختائی پر دخلیاب ہوی تب
کان ٹان کے صوبہ دار کو حکم ملا کہ جاوے اور سرکشون کو نیست و نابود کرے غرض
ختائی لشکر مقابلے مین فتحمند ہوا اور ناظم معزول و ذلیل کیا گیا بعد اوسکے صوبہ دار
ہونان نے جو دو ایک لڑائی فتح کی بڑی سرفرازی اوسے ہوئی غرض باہمہ کوہستانیون
نے لوٹ و تاراج اور خون ریزی کرکے ختائیون کو سخت عاجز کیا اور یہہ حال دیکھکر
فغفور نے زرپاشی کرکے اون لوگون سے صلح کی سنہ ١٨٣٢ عیسوی مین یہہ بات وقوع
مین آئی اور فغفور نے اوسکو فتح اور باغیون کی پائمالی قرار دی حالانکہ اگر اون لوگون
سے بندوبست روپیہ دیکر نکیا جاتا اور انگریزی کی لڑائی کے وقت یہہ کوہستانی بغاوت
مین مستقل رہتے تو بڑا پیچ پڑتا اور دونون طرف کے حملون مین تخت فغفوری اولٹ جاتا
غرض خیر ہوئی کہ اوس طرف فتنہ کی آگ پہلے بجھہ چکی ہتی تب اوائل سنہ ١٨٤٠ مین جنگ
درمیان ممالک چین اور انگلستان کے شروع ہوئی جسکا حال آگے کہلے گا انشاء اللہ تعالی

دفتر اول جلد دوم تمام ہوا

دفتر دوم جلد دوم تاریخ ممالک چین



جس طرح سے اور بہت سے امورون مین ختا کے دستور اور ملکون کی رسم سے علیحدہ ہین تجارت کے باب مین بھی علی ہذا القیاس فرق ہے چنانچہ سب جگہہ خصوص فرنگستان مین یہہ رواج قدیم سے ہے کہ جس ملک کی جو چیز کثرت سے ہوتی ہے وہ اور ملک کے اوس جنس سے عوض کی جاتی ہے جسکی ضرورت اپنے یہان عدم تولید یا قلت پیدایش کے سبب سے پیش آتی ہے اس رسم سے طرفین کو فائدے بہت حاصل ہین اور اجناس کے مبادلے اور عوض و معاوضے کو خداوند تعالی نے ذریعہ اقوام انسان کے آپسکی موافقت کا قرار دیا ہے اگرچہ اس طرح کے سابقے مین کچھہ نقصان بھی متصور ہے کیونکہ ہر امر دنیوی مین رنج و راحت اور ضرر و نفع کا ساتھہ نہین چھوٹتا غرض وہ خسارہ ایسا نہین ہے کہ اوسکے بچنے کے واسطے تجارت کے فائدے ہاتھہ سے جاوین چنانچہ ہر ملکیون سے دوستی اور راہ و رسم کا ہونا اور ہر جگہہ کی بہتر باتون کا اخذ کرنا ذریعہ انسانیت حاصل کرنے کا ہے اور چونکہ غایت آدمیت کی یہی ہے کہ ہر طرح کے فضائل کا کسب کیا جاوے یہہ دستور ختا کا یعنے کہ سوائے اپنی قوم کے کسی سے راہ و رسم بوسیلہ تجارت نہ پیدا کی جاوے بیشک برا ہے اور ظاہرا وجہ اس ممانعت کی یہی ہے کہ غیرون کو کسی طرح سے اپنے ملک مین دخل دینا موجب قباحت کا ہو سکتا ہے یہہ خوف

افراط مآل اندیشی سے پیدا ہے اور چونکہ افراط نیکی کی بھی بد ہے یہہ زیادتی ختائی حکما کی خیر اندیشی
کی متبدل ساتھہ اپنے ہی نقصان کے واقع ہوئی ہے بادی النظر مین یہہ مآل اندیشی بہتر معلوم ہوتی
ہے لیکن غور کرنے سے ویسی ہی خامی عقل کی اسمین پائی جاتی ہے جیسا کہ اوس شخص کے
طریق مین جو شب کے آرام کرنے مین خوف کرکے کہے کہ ایسا نہو کہ اسی خواب مین بستر مرگ پہ
آرام کرون نہ سر تکیے پر ندھرون اور اس راحت سے باز آؤن اور کسیکا حال سنتے ہی کہ راستے مین پانؤن
ٹھوکر کھاکے جو گرا اور ویسے ہی رگہیا تو فوراً بیٹھہ جاوے اور کہے کہ مین ہرگز قدم اوٹھانے کا
نہین دیکھو فلانا راہ چلتے مر گیا اگرچہ مشابہت ایک عظیم الشان سلطنت اور ایک مرد خام خیال کی حقیقت
کے درمیان بادی النظر مین درست نہین لیکن حکیم کی آنکھہ مین ایسا فرق نہین ہے جیسا کہ ظاہر مین
لوگون کو معلوم ہوتا ہے کیونکہ جب ملک وہی شی ہے جس مین بہت سے شخص ایک جا جمع ہوتے
اور ایک وضع کی راہ و رسم پر چلتے ہین اور چونکہ دستورات مروجہ ہر دیار نوع انسان کے مقاصد اور
عادات و حرکات پر مبنی ہوتے ہین تو اکثر یونہین ہوتا ہے کہ جو امور خلاف عقل کے کسی فرد انسانی مین
ملاحظہ ہونگے وہی سب ملک کے لیے بھی باعتبار اوسکے مجمع افراد ہونے کے نامناسب سمجھے
جائینگے اور اسی جہت سے تہذیب نفس کو حکما نے بنیاد تدبیر منازل اور حکمت سیاست مدن
قرار دیا ہے غرض اس تقریر کے طول مین بڑی وسعت ہے لیکن اتنا ہی مختصر کرنا چاہیے کہ جیسی
حماقت اوس شخص کے خوف مین پائی جاتی ہے جسکا حال تمثیلاً بیان ہوا ویسی ہی بے وقوفی اُس
خوف سے بھی ظاہر ہے کہ اگر اغیار سے دوستی کی جاوے تو ایسا نہو کہ دشمن ہو کر ملک چھین
لیوے الغرض اغیار کو اپنے ملک مین آنے نہ دینے اور حرکات ناشایستہ سے اونکی ہمیشہ
کی آمد و رفت کو ناگوار کرنے کے لیے ختائی ایسی پوچ اور چھوٹی حرکتین کرتے ہین کہ اگر کوئی
شخص انکے تمام حالات سے آگاہ نہووے اور فقط اونھین حرکتون کا احوال سنے تو یہہ
سمجھے کہ پردۂ زمین پر انسے زیادہ بد اور ناآشنا اور بیرحم اور تلوّن طبع کوئی نہین ہے اور چونکہ اہل فرنگ کی
گولہ اندازی سے نہایت خائف ہین تو یہہ ہر وقت ڈرتے رہتے ہین کہ تجارت کے وسیلے سے ملک چھین لیوین

اور چونکہ ہندوستان کی تاریخ سے واقف نہین ہین باعتبار ظاہر کہتے ہین کہ ہند کی طرح چین کو بھی
انگریز تجارت کے ذریعے سے قبضہ کرلیوینگے حالانکہ حقیقت حال سے واقف ہوتے تو بخوبی دیکھتے
کہ پلاسی کی لڑائی سے جسمین لارڈ کلیو بہادر نے نواب بنگالہ سراج الدولہ بدکردار خونخوار پر فتح پائی
تا بجنگ گجرات جو ۱۸۴۹ع مین واقع ہوئی اور جسکے سبب سے پنجاب کا ملک سلطنت انگریزی مین داخل
کیا گیا ایک لڑائی ایسی اتنے عرصے مین نہین ہوئی ہے جسکے سبب سے انگریزون پر اعتراض تاخت
یا یورش یا قصد و ارادۂ غصب ملک کا وارد ہوسکتا ہے الغرض ان امرون سے لاعلمی نے ختائیون
کے ذہن مین اس خیال خام کو پیدا کیا اور اوسیکے باعث وہ جنگ ہوئی جسکا عہدنامہ شہر نانکین
مین لکھا گیا غرض قبل اسکا احوال لکھنے کے مناسب ہے کہ اور اقوام فرنگ سے جو تجارت اہل ختا
سے ہوئی ہے معرض تحریر مین آوے + پرتگیز قوم فرنگستانی سنہ ۱۴۹۶ مسیحی مین
افریقیہ کی طرف سے سمندر کو طے کرکے جزیرۂ ملابار مین پونہچے اور جب
بندر ملاکا اونکے ہاتھ آیا اور کئی ختائی جہاز کو وہان تجارت کرتے اونھون
نے دیکھا دل اونکا چاہا کہ ملک ختا مین جسکا حال کچھ سنا گیا تھا وہان جایئے اور تجارت کیجیے
تب ایک شخص بنام ایسرافیل پیریزٹرا اہ سنہ ۱۵۱۶ مین ختا کی سرحد پر آیا اور جب اوسنے مال بھی اپنا
خاطرخواہ بیچا اور راہ گھاٹ دریافت کیا اور جو کچھ دیکھنے بھالنے کا تھا دیکھ بھال لیا وہ پھرا
اور جب اپنے گروہ مین آیا سارا احوال سنا کر اون سب کو تعجب مین ڈالا فوراً طمع کی آگ بھڑکی اور آٹھ
جہاز اور سپاہ اور کئی ذی رتبہ شخصون کو اونھون نے بھیجا کہ عہد و پیمان ختائیون سے کرین
اور تجارت کی بنا ڈالین جب پونہچے پہلے کچھ فساد ہونے والا تھا اور ختائیون نے قصد اون
سبھون کے مار ڈالنے کا کیا لیکن پرتگیزون نے روپیہ صرف کیا اور کدورت کی گرد کو زرپاشی
کے آب سے دبا دیا غرض اسیطرح کا طور بہت دن تک رہا کہ ختائی سب جب اونکے معاملے
کو بگاڑنے پر مستعد ہوتے تھے وہ لوگ روپیے کی مدد سے بنا لیتے تھے آخرکار یون ہی
انکی مقصد برآنے کو تھی اور پیچین تک پیریزٹرا آلو پونہچا تھا کہ قضا کردگار ملاکے کا بادشاہ

فغفور کے حضور مین آیا اور ہدیہ اور تحفہ پیش کیا اور اپنے کو رعیت قرار دے کر نالش کی کہ اہل پرتگیز
نے اوسکو بے تاج وتخت کیا اور ملک چھین لیا اس خبر کے سنتے ہی فغفور برہم ہوا اور وکیل
پرتگیز کو دار السلطنت سے ساتھہ ذلت کے نکال دیا بلکہ کہتے ہین کہ کانٹان کی طرف قید شدید
مین ڈال کے روانہ کیا اور اوسکی معرفت پرتگیزون کو کہلا بھیجا کہ اگر تم سب فرمان پاتے ہی
ملاکے کا ملک خالی نہین کر دوگے تم سبھون پر غضب نازل ہوگا جب تک کہ یہہ یہان پونہچے
پرتگیز سب جو جہاز پر تھے اور ختائیون سے جو بگڑی تو خوب ہی لڑائی اور خون ریزی ہوئی اسکی
خبر جب پونہچی تو وکیل اور اوسکے ساتھی سب مارے گئے دوسرے سال جب پرتگیزون کے
اور جہاز آئے ختائیون نے بہت سے چیرہ ہندارون کو شب خون مارا اور اوسکے بعد تجارت
کی راہ چندے مسدود رہی لیکن چونکہ سرکار ختا اور علی الخصوص صوبہ دار کانٹان کو فائدہ عظیم پرتگیزون
کی تجارت سے تھا اس لیے جب وہ سب پھر اوس امید سے آئے گوانک کینگ ایک
مانڈرین نے بہت سی رشوت لی اور صوبہ دار سے اجازت تجارت کی دلوائی اوسیوقت مکاؤ
کے شہر کی بنیاد پڑی چند دن مین اس جگہہ کی صورت بدل گئی لیکن چینگ چو اور ننگ پو
مین جو اونکی کوٹھیان تجارت کی تھین اونکو ختائیون نے بند کر دیا اور پرتگیزون کو وہان سے نکال
باہر کیا اور باعث اوسکا یہہ تھا کہ جب ختائی اونکو ستاتے تھے پرتگیز جھنجلاتے تھے اور چونکہ صاحب
ظرف نہ تھے کیونکہ پرتگیز کے جتنے چور چکار بھگیڑو راندہ درگاہ تھے سب جہازون پر یہان آتے
اور زیادتیان کرتے تھے اور مآل اندیشی چونکہ نتھی ذری سی بات مین لڑپڑتے تھے بعضے مورخون
نے ختائیون کو برا بھلا بہت سا کچھہ کہا ہے کہ یہہ سب انگریزون کے ساتھہ خواہ مخواہ بھی بغض
رکھتے ہین فی الواقع یہہ درست ہے اور راقم بھی اسی باب مین نفرین کرتا ہے لیکن اگر بنظر عدالت
غور کیجیے کہ پہلے قوم فرنگستانیون کی جس سے سابقہ اونسے ہوا اوسنے کیا سلوک کیا تو انصافاً
یہی کہنا ہوگا کہ اونکے دل مین جب وہ بات پڑی ویسی ہی رہگئی اور پرتگیزون کی بدولت ختائیون
نے سب فرنگیون کو بد سمجھا القصہ سوا مکاؤ کے کسی جگہہ پر رہنے اور سوا کانٹان کے کہین پر

تجارت کے لیے جانے نہین پاتے تھے اور مکاؤ مین بھی اونکو ختائی سب چین سے رہنے
نہین دیتے تھے اور ڈانڈا اور جرمانہ اور رشوت و پیشکش لیتے لیتے اور گالیان اور دھمکی سناتے
سناتے دم ناک پر آتو بنا نہین جتنا کان پر اونکے لاتے تھے اور پرتگیز ہی تھے کہ اونھون نے
یہہ سب ذلتین اوٹھائین اور فائدے کے تصور مین برداشت کین کیونکہ سواے ختا کی سوداگری
کے جاپان کے جزیرے مین انکی ایسی خرید و فروخت تھی کہ سال بھر مین سوداگر امیر ہو جاتا تھا اس
جہت سے زیادہ طمع پرتگیزون کو تھا کہ مکاؤ مین رہیے اور ختائیون کی صلواتین سنیے اور باپ مان
کی گالی سمجھکر تجارت کیجیے لیکن جب سنہ ۱۶۱۴ عیسوی مین جاپان کے بادشاہ نے عیسائی مذہب والون
پر جہاد کیا اور اوس ملت کے بہت سے آدمیون کو مارا اور باقی کو نکال دیا اور اونکا دوبارہ آنا منع
کیا پرتگیزون کی تجارت بہت کم اور مدہم ہوگئی اس عرصے مین ولندیز اور پرتگیزون سے فرنگستان
مین ایسی بگڑی کہ ولندیز جو ہندوستان مین تجارت مین مشغول اور نہایت قوی تھے اونھون نے
پرتگیزون کی تمام املاک چھین لینے اور تجارت کو بند کرنے کا قصد کیا اور پندرہ جہاز لیکر مکاؤ کو
فتح کرنے کو آئے لیکن جلدی اور بے تدبیری ایسی اونھون نے کی کہ شکست کھائی غرض
کانٹان مین دو چار جہاز نے جاکر تجارت شروع کی اور اونکے ساتھ چونکہ چند جہاز انگریز کے
بھی تھے پرتگیزون کی تجارت مین اور بھی کمی آئی * جسوقت کانگ ہی فغفور ہوا اونکو کینگ
کے صوبے مین ڈکیتون نے بہت تنگ کیا اوسوقت مکاؤ قریب تھا کہ ویران ہو جاے
کیونکہ فرمان یہہ جاری ہوا تھا کہ کوئی شخص سمندر کے کنارے نرہے اور اپنا گھر دوبارہ اوجاڑ کرا کے
اور کنارے سے فاصلے پر آباد کرے جیسا کہ اسی جلد کے صفحہ ۹۵ مین بیان ہوا ہے
تب ایک عیسائی پادری نے التجا کر کے مکاؤ کو اوس فرمان سے خارج کروایا * سنہ ۱۶۹۱
مین پرتگیزون نے چھہ جنگی جہاز اپنی طرف سے فغفور کی بحر مین داخل اور سمندری ڈکیتون کو
نیست و نابود کیا اور اس مدد کے لیے اسی ہزار ٹیل اونکو ملی لیکن علاوہ اسکے جو اقرار کیا گیا
تھا ظہور مین نہ آیا القصہ اسیطور پر پرتگیزون نے ختائیون سے تجارت کی اور اب سواے مکاؤ کے

کے کا نشان مین بھی اونکی کوٹھیان ہین لیکن تجارت اونکی برلے نام ہے اور فغفور سے ایسے خایف مین کہ حال مین جب لڑائی درمیان انگریز اور ختائی کے ہوی کانشان کے ناظم نے حاکم مکاؤ کو حکم دیا کہ انگریزون کو اپنی حد حکومت مین رہنے ندے چنانچہ اوس نے مطابق اوسکے جمیع اہل انگلستان کو رخصت کیا فقط

دوسرا باب

۱۶۰۲ مسیحی مین ولندیزکی قوم کو بڑا اوج ہوا یہان تک کہ انگلستان سے جب لڑائی ہوئی انھون نے ہر جنگ جہازی مین اس بہادری اور تدبیر کے ساتھ لڑائی کی کہ شکست اگرچہ ہمیشہ کھائی لیکن خود دشمنون نے اونکی تعریف کی غرض یہہ لوگ جب اسپانیول کی اطاعت سے گردن کش اور خود مختار ہوے انکے سوداگرون کو ضرورت ہوئی کہ اسپانیول کے بندرون سے تجارت موقوف کیجیے اور غیر ملکون کیطرف جائیے اوسوقت ایک شخص بنام ہوٹ مان انکے یہان تھا اور چونکہ اوسنے پرتگیزون کی نوکری کی تھی اور ملک مشرق اور بحر مشرق کی تجارت سے آگاہ تھا چند جہاز اوسکے سپرد کیے گئے اور اوسنے مشرق کے ٹاپوون مین آنکر خوب تجارت کی اور جاپان کے جزیرے پر شہر بانتم مین کوٹھی بنائی اوسکے بعد جب ولندیز ہندوستان مین پہونچے اونھون نے ۱۶۰۴ مسیحی مین تین جہاز ختا مین تجارت کے لیے بھیجے غرض ولندیز کے موی میگون اور چشم ازرق دیکھکر ختائی گھبرائے اور لوگون سے پوچھا کہ یہ غول کہانسے آئے تب پرتگیزون نے شوشہ چھوڑا کہ یہ وحشی باغی ملکیت ہین چنانچہ لفظ ولندیز اور ڈکیت کو مترادف المعنی سمجھا چاہیے اور اونکے ساتھ کاروبار کرنا اور لوٹ جانا لازم و ملزوم ہے یہہ سنکر ختائیون نے اونکے جہازون کو پھیر دیا غرض ۱۶۲۲ سال مین جب ولندیز کی بنا ہندوستان مین مضبوط ہوئی ایک بحرا اونھون نے ختا کی طرف روانہ کی اور حکم دیا کہ اگر تجارت کرنیکی اجازت میٹھے منہ سے ملے تو خیر ورنہ جس طرح بنے اس امر کو تا براوپہونچاؤ اوسی دفعہ یہہ آئے اور پرتگیزون سے خواہ مخواہ لڑے اور شکست کھاکر پھرے جسکا حال باب سابق مین مذکور ہوا ہے غرض جب یہان سے مایوس پھرے تو پنگھو کے جزیرے

کی طرف گئے جو انوکینگ اور فارموسا کے درمیان واقع ہے اور قصد وہان اپنی تجارت گاہ
بنانے کا رکھتے تھے اور بیشک یہ بات سہلاً حاصل ہوتی اگر ختائی ہر وقت انکو نہ ستاتے القصہ بہت
خون وخرابی کے بعد یہ سب ایک جگہ پر قائم ہوے اور ختائیون سے بدلہ لینے لگے اور
جتنے جہاز اونکے ولندیز کی بستی کے سامنے سے گذر کرتے تھے پکڑے جاتے تھے اور جو کچھ جنس و
مال نکلتا ولندیز لوٹ لیتے تھے اور آدمیون کو جبراً و قہراً غلام بناتے تھے بعد چندے فارموسا
کے جزیرے کو بھی اونھون نے دخل کیا اور ایک قلعہ بنام ذی لان ڈیا بنایا اور چونکہ کوئی چھپّن
کوس چین سے اور ایک سے پچانوے کوس جاپان سے یہ جگہ واقع تھی تجارت یہان رفتہ رفتہ
یہ چمکی اور ولندیز کے سوداگرون کی ترقی ہوئی کیونکہ ختائی تاجر وہان جانے اور خرید فروخت کرنے
لگے اور روز بروز ہر جگہ کے برے بھلے فلک کی چکّی کے ڈلے دانہ پانی کی تلاش مین یہان
آنکر بود وباش اختیار کرنے لگے ذی لان ڈیا کا شہر وسیع ہوا مگر قلعے کو تنگی حاصل ہوئی کیون کہ
بے مرمت رہا اور ولندیزون نے ختائیون اور جزیرے کے اصلی باشندون کو حقیر اور بیجرأت و
حوصلہ سمجھکر روپیہ پیدا کرنے کے دھن مین مشغول رہے اور پشتے قلعے کے جسطرح گرے ویسے ہی رہنے
دیے اس عرصے مین قوم تار تار نے ختا کے ملک پر یورش کی اور مملکت اونکے ہاتھ آئی اور ہر جگہ
خاطر خواہ ثروت حاصل جو ہوئی تو ایک زری قوم ختائی بنام چینگچی لنگ نوکر ولندیز کا اوس نے
کیا کام کیا کہ سو ئی دھرا قتلوار پکڑ کے تاگا چھوڑ سلسلہ بہادرون کا تھا بنا اور جتنے ہمقوم اپنے اوس
قلعہ مین ملے اونھین قبای بہادری اوسنے پہنائی اور تاتار کے نام کی دشمنی کی سوگند کھلا جہازون
پر سوار کیا اور تاتار کی بحرون کو لوٹتا چلا چنانچہ اسکا حال اسی جلد کی صفحہ ۱۵۲ مین مندرج ہے
اوسکے بیٹے کاک زنگا نے بعد اوسکے ولندیز کو محاصرہ کیا چنانچہ بہت سی لڑائیان ہوئین
اور ایک مین کاک زنگا مارا گیا غرض آخر کار اوسکے بیٹے نے ان لوگون کو فارموسا
سے نکال کر باہر کیا القصہ اسیطرح سے ولندیز عرصے تک چھپے خانمان رہے کا نٹا ان کی
تجارت نکر سکے لیکن سنہ ۶۲ مین اونکو بعد بڑی کوشش اور خرچ کے وہان کوٹھی بنانے

کی اجازت ملی وہ سب جگہ چھوڑ کر فقط وہین پر تجارت کرنے لگے اور انکی خرید و فروخت خوب چمکی اس لیئے کہ ولندیز کے برابر کوئی فرنگستانی قوم سوداگری مین دلاوری اور جفاکشی کم کرتی ہی غرض جب نپولین بونا پارٹ شہنشاہ فرانس نے ولندیز کے ملک کو سنہ ۱۸۱۰ مسیحی مین چھین لیا اور مملکت فرانس مین بطور صوبہ مفتوحہ کے داخل کیا تب ولندیز کی سوداگری کانٹان کے شہر مین چند روز موقوف رہی اور جب پھر امن و امان ہوا اونھون نے ختا کی تجارت کا سامان کیا اور چند جہاز بھیجے مگر گیا وقت پھر اونکے ہاتھ نہ آیا اور تجارت اونکی مدھم جو ہوئی ویسی ہی رہگئی اور اب برای نام ہے غرض اونسے اور ختائیون سے پھر کبھی نہ بگڑی اور سبب اوسکا یہ ہی ہی کہ ہر طرح کی ذلت اونھون نے گوارا کی فقط

تیسرا باب

بیان مین تجارت درمیان اہل روس و اہل ختا کے

ایام قدیم سے رسم تجارت کی درمیان ان دو ملکون کے اکثر اوقات قائم رہی ہے اور سنہ ۱۶ کے قبل یہہ طور تھا کہ روس کے سوداگر کے قافلے دار الامارۃ پیچین تک آتے تھے اور خرید و فروخت کرتے تھے اور پوستین اور اکثر جانور کے چمڑے اور چیزین لے آتے اور ریشم کے تھان اور چاے وغیرہ سے عوض کرتے تھے غرض اوسی سال مین لڑائی دونون ملکون مین سرحد دسوانہ کی تکرار سے جب شروع ہوئی تجارت موقوف ہوگئی اس جنگ کی بنا یون پڑی کہ جب ماچو تاتار کا دور ختا مین ہوا ایک شخص بہادر قسمت آزما سپاہی بیچے نے سنہ ۱۶۵۰ مسیحی مین دشت سیبیریا کے باشندون کو بوسیلہ اپنی فوج کے جس مین ہر ملک خصوص روس کے جلے تن سپاہی لوٹ کے بھوکے خون کے پیاسے شامل تھے فتح کیا اور اسیطرح سے رفتہ رفتہ تیس برس کے عرصے مین سرحدین ممالک چین اور مملکت روس کی یہانتک قریب پہنچین کہ سوانے کی تکرارین شروع ہوئین غرض دریاے ساکھیلن کے مہانے مین جو دو قلعے روس کے تھے اون مین سے ایک کو جب ختائیون نے محاصرہ کیا شکست کھائی لیکن دوسرے کو فتح کر کے جتنے قلعے

اہل روس کے جو آمور کے دریا پر واقع تھے سب کو سر کر کے تمام اہل قلعہ کو ختائیون نے
قید کیا اور چین مین بہیجدیا آخر کو سفیر روس فیع تکرار سرحد کے لیے بھیجا گیا اور فغفور کانہی نے
دو عیسائی پادریون کو فوج کے ساتھہ گفتگو کرنے کے لیے سنہ ۱۶۸۹ مین بہیجا کہ دریاے
کربیچی اور وہ قطار پہاڑون کی جو وہان سے بحر مشرق تک واقع ہے دونون ملکون
کی سرحدین مقرر ہون اور اوسکے جنوب کے املاک متعلق چین اور شمال کے قلمرو روس
سے سمجہی جائین سواے اسکے کئی اور شرطین دوستی بڑھانے اور آپس کی راہ و رسم کی سہولت
بخشنے کے لیے کیں بعد اسکے پھر تجارت دستور کے موافق شروع ہوئی
سنہ ۱۶۹۲ عیسوی مین شہنشاہ روس جسکا نام پیٹر اور فغفور کانہی کا ہمعصر تھا جس نے
روس کے ملک کی بہبودی کی بنا ڈالی اور جسکی تعریف لکھنے کے لیے داستان طول
چاہیے اوسنے فغفور کے پاس سفیر بھیجا تاکہ روسیون کو تجارت کرنے مین سہولت ہو
لیکن ختائی ایسے چالاک ہین کہ اونھون نے جب دیکھا کہ صرف سمور کی خواہش سے جو اونکی
پوشاک کے لیے چاہیے روسیون سے تجارت رکھنے کی حاجت ہوتی ہے اونھون نے
اقوام مغل کو اشارہ کر دیا کہ اوس چیز کی تلاش اپنے دشت مین ایسی کرین کہ وہ حاجت باقی
نرہے غرض اسطرح سے مصرف کے موافق حاصل ہونے کی امید جب نرہی راہ تجارت کی
بند ہوئی و الا مسدود ہو جاتی کیونکہ یہہ لوگ اغیار کو ملک مین کسی بہانے سے آنے دینے مین
نہایت ناراض ہین ✚ سنہ ۱۷۱۹ مین دوبارہ اوسی شہنشاہ روس نے سفیر بھیجا اور وہ چین مین مقیم ہوا
لیکن دو برس تک ختائیون نے روس کے تاجرون کو یہانتک ستایا اور ذلیل کیا کہ اوس سفیر نے آخر کو
اپنے خاوند کیطرف سے ختائی وزیر اعظم کو سب حال سے مطلع کیا اور وہ جب نہایت کم التفاتی
سے پیش آیا بلکہ کہنے لگا کہ تم سب آج کی تاریخ سے یہان آنے نپاؤ گے اگر ضرورت تجارت
کی ہے تو آیندہ دو شہرون مین جو سرحد پر واقع ہین تم لوگ آیا کرو اور ہمارے ملک کے تاجر
وہین جاوینگے تب سفیر روس نے اپنے بادشاہ کو سارا ماجرا لکھہ بھیجا اور ختائیون کے تکبر

اور کچھ خلقی کا حال سنکر بہیٹر بگڑا اور قصد جنگ کرنے کا کیا لیکن اسی عرصے مین مغفور کا انتقال ہوا
اگر چھوٹی طبیعت کا کوئی بادشاہ ہوتا تو اوسوقت کہ ملک چین چندے گویا بےسر ہو رہا تھا نہایت
بہتر موقع لڑائی کا سمجھتا لیکن وہ عالی منش ایام غم کے آخر ہو جانے تک اپنے قصد سے باز رہا اسی
عرصے مین خود ہی مرگیا اور بات ویسی ہی رہگئی غرض ۱۷۲۸ء مین عہد و پیمان دونون ملکون مین
دوبارہ ہوا اوسکی پانچوین شرط یہ تھی کہ چھ طالب العلم اہل روس پیکین مین واسطے تحصیل ختائی زبان کے
رہین اور ایک گرجا اونکے مذہب کا اونکی عبادت کے لیے دارالامارۃ مین بنے + یہ طور ۱۷۳۳ء
تک رہا جب قریب تھا کہ پھر لڑائی ہووے لیکن کسی سبب سے موقوف رہی اور ملکہ روس کا تھیرین نے
جب دیکھا کہ ختائی دوسرے کسی امر سے بجز روسیون کے پیکین مین جانے کے راضی نہین ہین اوسنے
حکم دیا کہ اوسکے ملک کے سوداگر اونکی فرودگاہ شہر کے آس پاس واقع سرحد تاتار مقرر ہووے
الغرض اوسی کے مطابق جب روس سے مال آتا ہے وہین اوترتا ہے اور ختائیون کا مال اوس
شہر مین جسکا نام میماچین ہے ٹھہرتا ہے لیکن سابق کیطرح زیادہ تر دقت روسیون کو اسمین ہوتی ہے
غرض بجز اسکے کچھ چارہ نہین کیونکہ جب ۱۸۰۶ء مین اونھون نے کئی جہاز کانتان مین بھیجے مغفور نے انکو
رہنے نہ دیا بلکہ عتاب فرمایا کہ ایک راہ سے تمھارے ہمارے درمیان تجارت کا کاروبار ہے پھر
دوسری راہ سے کیا سبب تمھارے آنے کا ہوا الغرض آج کل دونون ملکون مین تجارت کا بازار گرم ہے چنانچہ
۱۸۴۵ء مین قریب دو کرور سولہ لاکھ روپئے کی چیزون کی خرید و فروخت آپس مین ہوئی +

چوتھا باب

بیان مین تجارت درمیان اہل فرانس و ختائیون کے

تاریخ ختا سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۵۱۷ء مین فرانس کے جہاز کانتان مین آئے لیکن سلامی کی
توپین جو اونھون نے چھوڑین ختائیون نے اونکو قیام کرنے نہ دیا چنانچہ کسی اہل ظرافت نے
کہلا بھیجا کہ جب ہنسی یا خوشی سے تم تاعل کر سکتے ہو تو معلوم نہین کہ خفا ہونے سے کیا کروگے
اوسوقت تو یہ رخصت کیے گئے لیکن چندے بعد فرانس کے پادریون نے آمد و شد

ختائیون کی اور بعض اون مین سے فغفورون کے یہان علم ہیئت و ہندسہ کے باعث بڑے بڑے
عہدون سے سرفراز ہوے لیکن تجارت کا امر چونکہ اونکے درمیان کبھی نہین آیا اس سبب سے
اہل فرانس ختائیون کی آنکھون مین بہت ذی رتبہ ہین کیونکہ چین مین سوداگر کو لوگ محض ناکس سمجھتے ہین
اور ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ تمام اقوام فرنگ سے صرف فرانسیس شریف ہین اور باقی سب بنئے چنانچہ قبل
۱۸۴۲ء کی لڑائی کے عملہ سرکار کمپنی بہادر کے ساتھ ختائی ماندڑین برابر کی ملاقات نہین کرتے
تھے بلکہ جس خط مین عرضی کا لفظ لکھا نہین رہتا تھا اوسکی طرف مطلق ملتفت نہین ہوتے تھے؁
چونکہ تجارت کا باب کھلا رہنا ہر ملک کے حق مین مفید ہی جیسا کہ بدن انسان کی صحت کے لیے واجب ہی کہ
اوسکی تمام حاجتین غذا وغیرہ کی رفع کیجاوین ویساہی ملک کی بہتری کے لیے ضرور ہی کہ جنس طبعی اور صناعی
کی آمدنی اور رفتنی سے ہر طرح کی حاجت رفع ہووے اس لیے ۱۸۴۳ء مین بعد تمام ہونے لڑائی درمیان
ختائی اور انگریز کے بادشاہ فرانس نے سفیر بھیجا اور عہد و پیمان مین تجارت کا بھی ذکر کروایا اور سب شرطین
اس عہدنامے کی بہت خوبی کی ہین کہ اوسکی رو سے حقیقت ہی کہ چین مین فرانسیسون کی جو قدر ہے
کیسکی نہین ہی چنانچہ دیباچے مین اوسی عہدنامے کے شاہ فرانس کا نام جہان آیا ہی وہی حروف ختائی زبان
کے صرف ہوے ہین جو مخصوص فغفور کی شان کے لیے مستثنی ہین اور اسی سے اہل فرانس کی عزت جو وے
کرتے ہین ظاہر ہی کیونکہ اپنے شاہنشاہ کو ختائی سارے عالم کے بادشاہون پر ترجیح دیتے ہین غرض
اسکے دستخط ہونے کے وقت بڑی دھوم سے آتشبازی چھوٹی اور توپین سلامی کی داغی گئین اور
روشنیون کی ٹٹیون سے شب کی تاریکی زائل کی گئی اور یہہ بھی دلیل ہی کہ خود ختائیون کو اس امر سے خوشی
حاصل ہوئی اور دوسرے سببون مین سے جو باعث ایسے معقول عہدنامے کے لکھے جانے کے ہوئے مقدم
یہہ امر تھا کہ یارون نے فغفور کے کان مین یہہ پھونک دیا کہ اہل امریکا اور انگریز محض خود غرض اور لالچی ہین
اور اہل فرانس ایسے عالی طبیعت ہین کہ صرف دوسرون کی بھلائی ڈھونڈھتے ہین اور تجارت کو کچھ چیز نہین
جانتے غرض حسب حال مین کہ فرانسیس کی تجارت کو ختا مین اس عہدنامے کے باعث سے نہایت
رسائی حاصل ہوئی ہی غالب ہی کہ چند سال مین دونون ملکون کے حق مین نفع کثرت سے ہووے حالانکہ اندنون کچھ زیادہ نہین ہے؁

پانچوان باب

بیان مین تجارت درمیان اہل امریکا اور ختائیون کے

تجارت ان لوگونکے درمیان سنہ ۱۷۸۶ مسیحی مین شروع ہوئی چنانچہ اوسی سال مین امریکا سے ایک جہاز کانٹان مین آیا اور جب نپولین بونا پارٹ شہنشاہ فرانسیس کے عہد مین ولندیز کے جہازون کو ختا مین آنے کی ممانعت تھی امریکا کے سوداگر سب چاے اونکے ملک مین پہنچایا کرتے تھے اور چونکہ اوسوقت اہل امریکا کی سلطنت نوعی نئی تھی اور انگلستان کی اطاعت اونھون نے چھوڑ دی تھی اون لوگون نے بہت چاہا کہ انگریز کی تجارت ختا مین بند ہوجاوے تاکہ اس ذریعے سے انگلش کو ضرر پہنچے اور اس ارادے سے حیلے بہ وضع کر اونھون نے نکالین کہ انگریز کو بالکل مات کیجیے مگر بازی اونھین کی گھٹ گئی سنہ ۱۸۲۱ مین امریکا کی ایک خلاصی کو بے پر تہمت یہہ دیگئی کہ اوسنے ایک ختائی عورت کو عمداً مار ڈالا حالانکہ اتفاق سے اوسنے جہاز پر سے ہانڈی جو پھینک دی تو اوس عورت کی کھوپڑی پھوٹ گئی اس امر کو بہانہ قرار دیکر حاکم کانٹان نے اون لوگونکی تجارت کو بند کردیا اور جب تک وہ بیچارا گورا اوسکے حوالہ نکیا گیا اور اوسنے برائے نام تحقیقات کرکے اوسکو گلا گھونٹ کے مار ڈالا تب تک تجارت کا بند رہا ✤ سنہ ۱۸۴۴ مسیحی مین عہدنامہ جو بیس شرطون کا درمیان سلطنت ختا اور اہل امریکا کے عمل مین آیا خلاصہ اوسکا یہہ ہے کہ اون پانچ بندرون مین جہان انگریز کو اجازت تجارت کرنے کی ملی ہے اونکو بھی دیجاوے اور محصول معمولی سے زیادہ اونسے نلیا جاوے غرض کئی باتین جو فرانسیس کے عہدنامہ مین مخصوص اونکے فائدے اور عزت کے لیے داخل ہین اسمین درج نہین کی گئین الغرض بجز اہل انگلستان کے جنکی تجارت ساتھ ختائیون کے زیادہ تفصیل کے ساتھ بیان کرنا چاہیے اور اسی لیے علٰحدہ باب مین لکھا گیا ہے یہی کئی اقوام فرنگستانی ختا مین تجارت کرتے ہین اور ملک تبت اور جاپان اور جزائر لوچو کے ساتھ جو تجارت ختائیون کی ہے اوسکا بیان ساتھ اونھین ملکون کے احوال کے لکھا ہوا اسی جلد کے تیسرے دفتر مین موجود ہے یہان اوسکی طرف توجہ ضرور نہین اور ختائیون کی جو خاص تجارت آپسمین ہے اوسکا کچھہ شمہ جلد اول کے دوسرے دفتر مین شہر کے بیان مین راقم نے درج کیا ہے اور یہان شاید اتنا کہنا بھی فضول ہے کہ ختا کے شہرون مین بہت بڑی دھوم تجارت کی اور کثرت تجار اور جہازون کی ہے کہ اگر تمام دنیا کی خرید و فروخت کو ایک جا جمع کیجیے تو اوسکے برابر ہو تو کیا عجب ہے

کہ سونے کی زیادتی ختاہی کی طرف ہیگی امد تین سبب سے یہہ امر اس طور پر وقوع مین آیا ہی پہلے یہہ کہ
دریا اور نہر ونکی کثرت ہی کہ جس شہر کو بلکہ اکثر جس بازار مین سوداگر چاہتا ہی بے تکلف چلا جاتا ہی اور دوسرے
یہہ کہ بعض صوبون مین کمیابی طبعی اور صنعی چیزون کی اور بعض مین افراط ہوتی ہی اور جب یہہ ہوا تو ضرور
لازم ہوا کہ جس چیز کی زیادتی ہوئی اوسکی قدر گھر مین نرہی اور اوسکی فروخت اوس جگہہ پر کرنی ضروری
جہان اوسکی احتیاج ہوئی اور تیسرے یہہ کہ سرکار ختا پر چونکہ رعایا پروری ختم ہی وہانسے بھی اوس موضع یا صوبہ
یا شہر کا بہت کم خزانہ مقرر ہی جہان قلت معاش اور کثرت احتیاجون کی زیادہ ہوتی ہی اور اوسکے عوض
جس جگہہ مین طبعی یا صنعی چیزون کی افراط ہی وہان خزانہ سرکاری زیادہ ہی اور یہہ دستور العمل سبب عظیم کثرت
تجارت کا ہی کیونکہ محتاجون کو سہولت مالگذاری کے سبب سے تنگی اپنی ضروریات کے لینے کی ہوتی
ہی اور جسپر بار خزانے کا زیادہ ہی اونکو کوشش روپیہ پیدا کرنے کی واجب ہوتی ہی +

چھٹا باب

بیان مین اوس تجارت کے جو انگریزا ور ختائیون مین شروع ہوئی تا بہ شروع لڑائی درمیان دونون ملکون کے

اگرچہ حقیقت ہی کہ اغیار کو ملک مین آنے دینے اور تجارت کرنے کی جو حکیم کنگ فوزی نے منع کی ہی
بیشک بد ہی کیونکہ خود ختائی بہت سے فائدے سے محروم رہے ہین لیکن جواب اس اعتراض کا بہت خوب
اور موجہ ہی کہ یہہ امتناع اوس بزرگ کی تجربہ کاری اور دانائی اور دور اندیشی کی کامل دلیلون سے ہے کیونکہ
ملک کی زرخیزی اور افراط اقسام اجناس حیوانی و نباتی اور جمادی سے جو کہ طبعی اوس طبقے مین ہوتی ہی بخوبی
واقف تھا چنانچہ جلد اول کے پہلے دفتر کے ملاحظے سے ناظرین تاریخ چین کو اسکا حال روشن ہوا ہی
سوا اسکے حکیم کو اوسکے ہم وطنون کی بزدلی اور قواعد جنگ سے کم آشنائی معلوم تھی جیسا کہ راقم کے بیان سابق اور
بھی آیندہ سے ظاہر ہی پس انھین دو جہتون سے خائف ہوا کہ اگر اغیار آنکر ملک کی زرخیزی اور باشندونکی
بزدلی سے واقف ہوکر اپنے وطن جائینگے تو چین کی دولت کے بیان سے لوگونکو لالچ دکھائینگے اور ختائیون
کی کم زوری حملہ کرون کے دل کے یورش کی خوف کو دور کرے گی الغرض اصل سبب امتناع کے یہی تھے حالانکہ
حکیم نے امتناع کی وجہین ظاہر مین یہی کہین کہ ختا کے ملک مین دنیا کی نعمتین موجود ہین اور بجز اہل ختا کے دوسری

قومون مین سیہ قابلیت اور نہایت نہین ہی کہ قسیم اور سہیم اور لطیف چیزونکی ہووین غرض حقیقت اسکی اتنی ہی
ہے جو راقم نے نہایت خوض سے حاصل کرکے بیان کی ہی کیونکہ اگر حکیم سمجھتا کہ اغیار سے راہ و رسم رکھنے
مین کچھہ اندیشہ قباحت آیندہ کا ضمن ہی تو ایسی چھوٹی نظر ایسے سیر چشم اور عالی دماغ اور دانا و بینا کی نتھی
کہ نعمت ایزدی کی برکت سے کسیکو قابل محرومیت کے سمجھے + اگرچہ بعض بعض ختائیون نے ایام سلف
اور حال مین بڑی بڑی بہادریان کی ہین چنانچہ اسی جلد کے دفتر سابق مین اسکا حال مبین ہی لیکن اکثر کی
جبلت مین بزدلی ہی اور بعضے جو تلوار یا برچھی کی لڑائی مین کسیکے مقابلے سے قدم بھر پیچھے نہین ہٹتے
توپ و تفنگ کے نام سے بدحواس ہوتے ہین اور اسکی نظیرین بالفعل کی لڑائی مین دیکھنے مین آئین غرض انگریز اور
ختائیونکی تجارت کا بیان شروع سے چاہیے تاکہ بنای جنگ دریافت مین آئے + ۱۵۹۶ عیسوی مین ملکہ ایلیزابث
بادشاہ انگلستان نے جسکی تعریف مین اتنا ہی کہنا کافی ہی کہ ہم لوگ اوسکے عہد کو موجب اپنی قوم کے افتخار
کا تصور کرتے ہین نامہ فغفور کو لکھا جسکا خلاصہ یہہ ہی کہ ای شہنشاہ چین رچارڈ آلوٹ و ٹامس بلومفیلڈ
شہر لندن کے تجار آپ کے ملک کی زرخیزی کا حال سنکر اجازت ختا مین جانے اور تجارت کرنے کی
چاہتے ہین تاکہ اپنے ملک کی نادر چیزین آپکے یہان لیجاوین اور وہان کے تحفے اپنے یہان لاوین +
الغرض وہ جہاز جسمین یہہ لوگ اوس نامے کو لیکر ختا کی طرف جاتے تھے راہ مین مارا گیا بعد اوسکے
۱۶۳۴ عیسوی مین کئی انگریزی تاجرون نے شاہ چارلز اول کا فرمان اجازت حاصل اور عہد و پیمان ساتھہ پرتگیز کے
کرکے ناظم مکاو کے عمل مین آئے اور کپتان ویڈل صاحب کئی جہازون کی بحر لیکر بندر مکاو مین پہنچے لیکن
وہانکے پرتگیز حاکم نے ختائیون کو ناراض کرنے کے خوف سے انگریزی بحر کو آگے بڑھنے سے منع کیا
لیکن اوس بہادر کپتان نے کہلا بھیجا کہ اب مین یہان آچکا ہون اور یہہ نہین ہونیکا کہ جیسا آیا ہون اولٹے
پانون پھر جاؤن خیر تم اگر جگہہ اپنی لنگرگاہ مین نہین دوگے تو مین اپنے لیے جای مناسب تجویز کرونگا یہہ کہکر اپنی
بحر سے پچاس جوانون کو اوسنے چنکر ایک چھوٹی سی پنیس پر دریای کانٹان کے دہانے کی تلاش کیواسطے بھیجا دو تین
دنکے بعد میوے والون کی ایک ڈونگی ملگئی اور انعام کے لالچ سے وہ ساتھہ ہوے آنے مین ختائیون کی بحر
ملی اور امیر البحر نے جب سنا کہ دہانے کا پتا انگریزون کو ملا نہایت پر قہر ہوا اور بہت سا ملچا کو دا غرض بعد

بڑی حجت و تکرار کے اونہنے اجازت دی کہ تین شخص اوس مین سے ایک جنک یعنی ختائی جہاز پر کانٹان
مین جاوین اور تجارت کرنے کی اجازت ناظم سے مانگین غرض جو ہین قریب کانٹان کے یہہ لوگ پہنچے چند
ختائی اوس شہر سے ناظم کے بھیجے ہوے آئے اور کہنے لگے کہ تم سب مکاؤ مین پھر جاؤ اور وہان بندوبست
تمھاری تجارت کے باب مین کیا جائیگا یہہ سنکر وہ لوگ اوسی قدم پھرے اور بحر انگریزی مین جا ملے غرض وہان معلوم
ہوا کہ اجازت مطلوبہ نہین ملیگی تب صلاح یہہ ٹھہری کہ تمام بحر کانٹان کیطرف فوراً روانہ ہووے چنانچہ وہی ہوا
اور کئی روز تک کوئی مزاحم نہین ہوا غرض جب قریب کانٹان کے انگریز پہنچے ختائی ڈرے اور دغا کی راہ سے
اونھون نے کہلا بھیجا کہ اگرچہ وہ تک قریب اوس قلعہ کے جو لب دریا پر ہے انگریزی کشتی لنگر کرے اور آگے
نہ بڑھے تو عہد نامہ اونکے حسب دلخواہ طیار ہو ویگا یہہ سنکر وے سیدھے سادہ لوح ویسے ہی عمل مین لائے اور
سفید نشان جو علامت صلح کی ہے جہاز پر سے بلند کیا یہہ دھوکا دیکر ختائیون نے چپکے سے کئی توپون کو
قلعے پر چڑھا کر تمام سامان جنگ مہیا کیا اور ساتوین روز جو نہین انگریزی بحر کا لنگر اوٹھا اور زد پر جہاز پہنچے
ختائیون نے دفعتہً کمینگاہ سے گولہ مارنا شروع کیا مگر نشانے پر کمتر پہنچا اس دغا بازی سے انگریز کو قہر آیا اور
جہازونکو قریب لیجا کے اونھون نے مارے گولون کے آناً فاناً مین ختائیون کو ایسا دھن ڈالا کہ اوس طرف کی
باڑھ موقوف ہو گئی تب فقط سو جوان کنارے پر کود پڑے اور ایک ہی حملے مین فصیلون پر چڑھ گئے اور ختائی دو چار
جو تھے لڑکے بھاگے بعد اس فتح کے انگریز کا نشان قلعے پر اوڑا اور فوراً پیغام صلح کا آیا اور اس لڑائی سے
یہہ باتین حاصل ہوئین کہ انگریز کے جہازون نے کانٹان مین پہنچکر چینی اور سونٹ کی بھرائی کی اور سوا حصول
اجازت تجارت کے پروانگی ملی کہ دریای کانٹان کے باہر جس جگہہ کو چاہین قلعہ بندی کر کے کوٹھی مال کی امانت اور
حفاظت کے لیے بناوین ✣ دس پندرہ روز مین ظاہر ہوا کہ باعث اسطرحکی اجازت دینے کا یہی تھا کہ فرصت تدبیر
جنگ کی زیادہ ملے چنانچہ تہمت خلاف عہدیکی انگریزون پر اولٹے رکھکر دو چار ہند اونکو ختائیون نے قید کیا
اور انگریزی بحر کو جلانے کے قصد سے سات جنک کو اکٹھا باندھا اور اونمین باروت اور آتشگیر سوزندہ مصالح
اور دوسری چیزین جو آسانی سے جل اوٹھین اور جلد نہ بجھین بھر اور فتیلہ سلگا کے عین بھاٹے کے وقت اس
انداز سے انگریزی بحر کیطرف چھوڑ دیا کہ قریب پہنچکے باروت اوڑ جاے اور مصالح چارون طرف پھیل کے

جہازون مین آگ لگا دیوین لیکن انگریز خبردار ہوے تو کئی ڈونگیون کو پیش بندی سے اوس شیطانی بیڑے کے
استقبال کو بھیجا اور لمبی سی رستی اوسمین باندھکے دور گھسیٹلے اوںھون نے اوس رخ پر اوسی چھوڑ دیا اور الگ ہوکر
تماشا دیکھا کہ بے پیسے کوڑی کی خرچ کے آتشبازی کا لطف پیدا ہوا ادھر تو اسطرح ختائیونکا مقصد حاصل ہوا اور ادھر انگریزی جو پہند
جو قید ہوے تھے اونھون نے دھمکایا کہ اگر ہمین مخلصی نہین دوگے تو آتش شیشے سے شہر کو ہم جلا دینگے اسپر بہ جواب ہوکر
اونھون نے چھوڑ دیا کہ اتنے مین انگریز کی بحر مکاؤ سے بہر انتقام روانہ ہوئی اور ختائی بحر کو شکست دیتی اور ان کے
جہازونمین آگ لگاتے شہر فاموکو فتح کرتے کانتان مین آن پہنچی یہہ صورت دیکھکر ماندرینون نے پرتگیز کو بانی فساد
ٹھہرایا اور مبلغ کثیر بطور جرمانہ اونسے انگریزون کے نام سے لیکر پیغام صلح کا بھیجا اور یہہ عہد کیا کہ انگریز دو ہزار
ٹیل اور چار لوہے کی توپین اور پچاس بندوقین فغفور کو سالانہ دیکر بخوشی تمام تجارت کرین بعد اسکے رسم تجارت
ایک نوع سے برقرار رہی حالانکہ ختائی ماندرین و سوداگر سب حد امکان کوئی موقع ستانے کا نہین چھوڑتے تھے
اور یہان تک عاجز کیا کہ جب سنہ ۱۶۷۰ مسیحی مین والی جزیرہ فارموسا یعنی کاک زنگا نے انگریزون کو اپنے ملک
مین تجارت کرنے کو بلایا تو سرکار کمپنی نے بخوشی تمام ایک جہاز کو بھیجا اور وہان کوٹھی اور گودام وغیرہ بنایا
اور سنہ ۱۶۸۲ تک کانتان کی طرف رخ نکیا غرض اوسوقت سے سنہ ۱۷۰۸ تک کوئی امر قابل بیان کے واقع نہین ہوا
بجز اسکے کہ انگریز سب تجارت موقوف ہونے کے خوف سے ختائیون سے بگڑتے نہ تھے حالانکہ وے انواع
طرح کی حرکتین نازیبا کرتے تھے اور خواہ مخواہ ہر دفعہ سخت و ناسزا باتین کہتے تھے اور ختائی دلال اور بازاری
لوگ انگریزون کو ٹھگنا اور ہر طرح سے زک دینا واجبات عقلی سے جانتے تھے چنانچہ صدہا نقلون مین سے ایک یہہ
ہے کہ ایک انگریز ریشم خریدنے کے لیے کانتان مین گیا اور ایک دلال سے اپنا مطلب کہا اوسنے جتنے
پلندے ضرور تھے موجود کیے اور اوسکے مالک ایک ختائی سوداگر کو بھی ساتھ لیے آیا خیر مول تول ہوا
اور اوپر کا پلندا جو کھولا گیا انگریز نے دیکھکر کہا سبحان اللہ یہی مین چاہتا تھا اور پوچھا ایسی ہی قسم کا تمام ہے
سوداگر نے جواب دیا لا کلام آپ بخوشی رکھیے اور ایسی چیز ایسا سستا پھر جب پاسینیدی کو جو چاہیے سو کہیے
انگریز نے اپنے ملک کے فروشندون کی راستی پر خیال کرکے سمجھا کہ سچ کہتا ہے قیمت دیکے اوسکو رخصت کیا اور
گھڑی بھر کے بعد اتفاقاً جو اوسنے دوسرے پلندے کو اوٹھا لیا اور کھولکر دیکھا تو واہ واہ عجب شگوفہ پھولا

بایانہ پہلے ریشم کا رنگ نہ دیک اسمین تھا اور یہہ محض پھوسڑا اور بدرنگ و ناکارہ نکلا این گل دیگر شگفت
تب تو لیک کے اوس ریشم والے کو انگریز نے پکڑ لایا اور کہا کیون رے بیچا نابکار جو ٹون کا تھا گی دار
تجھے خدا کی سنوار یہہ کیا اور یہہ کیا اور یہہ کیا ہی اور اسطرح پر سب بلیندون کو جو کھولا سو اوسکے سب کو
ایک سے ایک برا پایا غرض تان کی جان یہہ ہی کہ وہ ختائی مسکرایا اور جواب دیا کہ عاصی بے قصور
ہی اپنے دلال سے آپ سمجھ لیجیے کیونکہ اوسنے کہا تھا کہ آپ ایک ہی بلیندے کو کھولینگے اسلیے
بندہ ایک تو آپ کو دکھانے اور باقی بیچنے کو لایا اگر وہ کہتا کہ آپ سبکو کھولینگے اور پسند کر کے لینگے مین
سب ویسے ہی لاتا + ہر اجنبی خصوص انگریز کے ساتھ اس اسطرح کی حرکت کرنی اپنی سعادت یہہ جانتے
تھے اور جب کسی نے تشنہ اس ہیچ عادت محرکت کا دیا اکثرون نے یہی جواب دیا کہ خریدنے اور بیچنے
والومین ہمیشہ نزاع ہی کیونکہ مشتری یہہ چاہتا ہی کہ اگر مال مفت ملے تو ایک پیسہ نہ دیجیے اسلیے فروشندہ
بھی دل مین کہتا ہی کہ اگر اسکی پگڑی تک دام کے شامل چلی آوے تو لے لیجیے اس سبب سے
ایک دوسرے کو ٹھگنے کا قصد کرتا ہی اور اسمین جو سرسبز رہا اوسکا کیا کہنا +

الغرض سنہ ۱۷۱۵ء مین مانڈرینون نے سرکار کمپنی کو ایسا ایسا بھروسا تجارت کی سہولت کا دیا کہ ایامی
کے سوا کانٹان مین اونکے جہازون کا آنا جانا شروع ہوا لیکن فغفور کین لنگ نے اپنے شروع جلوس
مین کانٹان کے دس بڑے بڑے تجار ختائی کی ایک گروہ کو جسے ہانگ کہتے ہین مقرر کیا اور اہل فرنگ
کے ہاتھ مال بیچنے اور اونسے خرید کرنے کی اجازت مخصوص اونکو دی اور عوض مین جوابدہی واسطے محصول
سرکاری کے ٹھہرایا پس انگریزون کو اختیار دوسرے کسیکے ساتھ خرید و فروخت کرنے کا باقی نرہا اور یہہ
سوداگران ہانگ جو چاہتے تھے سو کرتے تھے اور جسنس نرخ سے اپنا زیادہ فائدہ سمجھتے تھے انگریزون سے
مال لیکر ادھر اودھر روانہ کرتے تھے اور ختائیون سے خرید کر کے انگریزون کے ہاتھ بیچتے تھے اور
نتیجہ اوس دستور بد کا فوراً پیدا ہوا یعنے بجز اونکے دوسرے ختائی سوداگر سب اور فرنگی خوب ہی لوٹے جاتے
تھے اور یہہ بدذات ہانگ والے بیچ مین مزے سے دونون ہاتھون ہتھے مارتے تھے اس خاص خرید و
فروخت کے اجارے سے نقصان انگریزون کو ایسا ہوا کہ اونھون نے تین لاکھ روپیہ کی زرپاشی کر کے

سنہ میں اوسکو موقوف کروایا اور دوسرون سے خرید و فروخت کرنے کی اجازت فغفور کے حضور
سے ملی لیکن اس امر سے زیادہ حیرانی اہل فرنگ کو ہوئی کیونکہ ہانگ والون نے ماندرینون کو رشوت دے
دے کر اپنے ہاتھ مین اجارے کو سابق کیطرح بحال رکھا اور تاکہا ونکی گرہ سے رشوت دینے مین جو خرچ
ہوا مع سابق نفع کے وصول ہووے مال کو دونا گران کر دیا اور چونکہ اسکی نالش فغفور تک پونہچی بسبب
ماندرینون کی رشوت ستانی کے دشوار تھی انگریزون نے دیکھا کہ سوا ترک تجارت کے دوسرا
کوئی چارہ نہ تھا کہ اتنے مین تجار انگریزی کا پایا بعض بعض ہانگ والون کے پاس مبالغ خطیر نکلا اور اونھون
نے اوس قرض کے ادا سے انکار کیا آخر مناسب سمجھا گیا کہ شاہ انگلستان کیطرف سے کوئی سفیر فغفور کے دربار مین
جاوے اور ان حرکتون کی نالش کرے چنانچہ ۹۲ سنہ مین لارڈ مکارٹنی بہادر جو سابق مین ملک مندراس کے
گورنر تھے اس عہدے پر مقرر ہوے اور تحائف لیکر اونکی بحر کا نتان مین ۹۳ سنہ سال کے جون مہینے
مین پونہچے اور چونکہ اسکی آمد کی خبر فغفور کو پونہچ چکی تھی ہر شہر کے حاکم اور ہر صوبون کے ناظم پر فرمان جاری ہوا
کہ شاہ لندن کا سفیر فغفور کا مدعو سمجھا جاوے اور ہر طرح سے اوسکی خاطر کیجاوے اور سرکار کیطرف
سے رسد پہنچے اور بار برداری کی سبیل ہووے چنانچہ ویسے ہی عمل مین آیا اور کانتان سے پیچین تک
ہر منزل پر ماندرینون نے تحفہ شرابین اور لطیف کھانے سفیر انگریز کے سامنے چن دینے کے سوا جو کچھ طلب ہوا
بے تامل حاضر کیا الغرض کانتان سے انگریز کے جہاز سمندر کی راہ سے جب صوبہ چیلی کی بندر مین پونہچے صوبے
کا ناظم بہت کہوڑ کے ساتھ استقبال کو بموجب حکم شہنشاہ کے آیا اور شہر لین ہانگ مین سفیر کو لے گیا
اور بڑی دھوم دھام سے ضیافت کھلائی اور سرکاری کشتیان بو قلمون تکلف گوناگون سے پیچین سفیر اور
جلو کے خدام کی سواری کے لیے متعین ہوئین اور پیہو کے دریا سے شہر تان سو مین جو پچہ کوس دار الامارۃ
پیچین سے ہی جب پونہچے تو وہان دعوت کھا کے پالکیون اور گھوڑون پر سوار ہو کر انگریز پایے تخت مین اوپہنچے اور
چونکہ فغفور موسم گرما مین شہر جیہول واقع سرحد تاتار مین رہتے ہین اور اوس وقت تک پیچین مین تشریف نہین لائے
تھے اطلاع سفیر کی آمد کی وہان گئی اور جب تک جواب نہین آیا یون من یون کے باغ مین جسکی
تعریف راقم نے جلد اول مین کی ہی اوتارے گئے اور وزرا اکثر آتے اور سفیر

کو کہا کرتے تھے کہ آپ کو لازم ہی کہ موافق دستور کے فغفور کو کو تو یعنی سجدہ جو کہ درباری کورنش ہے
بجا لاویگا لیکن اونھون نے برابر انکار کیا اور کہا کہ ہمارا بادشاہ باج گذار نہ فرمان بردار فغفور کا ہی اور نہ
کسی طرح سے ہیٹے اور شان و شوکت مین اوس سے کم ہی پس ہم کیونکر کو تو کرکے ایک نوع سے ذلیل
تمہارے بادشاہ کی بزرگی اور اپنے خاوند کی خروہی کا کرین الغرض بعد بڑی حجت اور تکرار کے ختائی
وزیر نے ہٹ کرنا چھوڑ دیا اور لارڈ میکارٹنی نے ساری گفتگو اسی بات پر ختم کی کہ ہم جیسا اپنے بادشاہ کو کورنش
کرتے ہین اسی وضع سے فغفور کے حضور مین آداب بجا لاوینگے +

یہ نہ سمجھا چاہیے کہ اشارہ شہنشاہ کا سفیر انگریز سے سجدہ کروانے کا نہ تھا کیونکہ یہ وزرا جو اس قدر مصر اس
امر مین ہوے سکھلاے پڑھاے ہوے تھے اور سفر مین کئی دفعہ ایسی ایسی حرکتین اونھون نے کی تھین
جس سے عوام الناس پر ظاہر ہووے کہ شاہ انگلنڈ نے فغفور کو خراج بھیجا چنانچہ پیہو کے دریا سے جس وقت
سفیر کا گذر ہوتا تھا کشتیون پر ایک نشان مانند جھنڈون کے لگایا جسپر لفظ باجگذار ختائی زبان مین چھپا تھا اور
چونکہ کسیکا خیال ادھر نگیا تمام مشہور یہی ہوا کہ شاہ انگلنڈ نے تمنا سے اپنے کو فغفور کے باجگذارون مین داخل کروایا
حاصل یہ کہ جب تمام امر آداب اور آداب کے طی ہو چکے فغفور نے جی ہول مین سفیر کو بلوایا اور راہ مین بدستور خاطر
داری کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہوا اور ورود کے کئی روز بعد خاص خیمے کے اندر جہان دنیا کے
تکلفات اور آرائش تھے فغفور نے سفیر سے ملاقات اور نہایت توجہ سے بات کی اور شاہ انگلستان کے
مزاج کی خیر و عافیت پوچھی اور جو خط اونھون نے بھیجا تھا سفیر کے ہاتھ سے خود بدست خاص لیا چنانچہ
تمام لطف ایک طرف اور یہ توجہ ایک طرف سمجھی گئی اور اس امر سے عزت افزائی کو حد پر پہونچا دیا سواے
اسکے تحائف جو پیش کیے گئے نہایت خلق اور شکر کے ساتھ مقبول ہوے حالانکہ لارڈ میکارٹنی نے
بجز کورنش سلطانی جو انگریزون مین مروج ہی یعنی گھٹنا زمین مین ٹیکنے اور ٹوپی اوتارنے کے ختائی آداب کچھ
نکیا بعد برخاست دربار خاص کے سفیر اور دوسرے جلیل القدر انگریزون کو مسند مین مخمل کی فغفور کی بائین
طرف ملین اور دامنے طرف اقرباے قریب کی قرابت والے اور کئی سلاطین باجگذار بیٹھے اور چند لمحے کے بعد
دو دو شخصون کے سامنے ایک ایک سہ پایہ سبز کی قسم سے لگا اور اقسام طرح کا لذیذ کھانا چنا گیا اور فغفور نے بھی

نوش جان فرمایا الغرض ہفتے روز تک انگریز جیہول مین رہے اور اوسی عرصے مین فغفور کی تراسیوین برس کی سالگرہ بڑی دہوم دہام سے ہوئی اور اوسکی خوشیان اور رنگ رلیان جب تمام ہوئین اونکو رخصت ملی اور بڑی نہر ختا سے جانے کی اجازت دی گئی اور شاہ انگلنڈ کے نامے کے جواب مین فغفور نے خط نہایت محبت کے اظہار سے لکہا لیکن اجازت تجارت کرنیکی بندر چوزان اور نینگپو اور ٹین سنگ مین سوا کانٹان کے جو طلب ہوئی تھی حیلے حوالون سے ٹال دی گئی غرض فائدہ اس پیغام وسلام سے یہی ہوا کہ صوبہ دار کانٹان جس نے انگریزون سے زیادہ طلبیان کی تہین معزول ہوا اور اوسکے قائم مقام کو حکم دیا گیا کہ خبردار رہے کہ بار دیگر ایسی زیادتی نکی جاوے چنانچہ دو برس تک انگریز ستائے نہین گئے لیکن فغفور کین لنگ جب اپنے جلوس کے ساٹہہ برس تمام ہونے کے موافق منت اور نیت کے تخت سے مستعفی ہو کر گوشے مین جا بیٹہا اور اوسکا بیٹا کیا کنگ مسند نشین ہوا ہانگ کے تاجرون نے اپنا پرانا ڈہنگ نکالا اور بدستور انگریز کے ہاتہہ بیچنے مین سوداگران کیا اور اون سے خرید کرنے مین نرخ گہٹا دیا اور اسیطرح دونون طرف سے ضرر پہنچایا لیکن بجز برداشت کرنے کے کچہہ چارہ نتہا تاجرون نے خاموشی اختیار کی ✤

سنہ۵ کی اخیر مین نامہ و پیام اور تحفہ تحائف کا ارسال دونون طرف سے درمیان شاہ انگلنڈ اور فغفور کے وقوع مین آیا لیکن سنہ۸ مین دو مہینے تک تجارت اس سبب سے بند رہی کہ دنگا درمیان سرکار کمپنی کے چند گورے خلاصیون اور بعض ختائی لچون کے ہوا اگرچہ انگریز کے آدمی بعد قضیے کی شروع کے پرخاش سے باز رہے لیکن ختائیون نے اپنے کو زورآور سمجہکر انگریزی کوٹہیون پر ایسی کلوخ اندازی کی کہ راہ بند ہو گئی آخر کو عاجز ہو کر کمپنی کے خلاصیون نے سردار ونکا کہنا نمانکے اونپر ایسا حملہ کیا کہ ایک چینی مارا گیا اور باقی کا غول بہاگا چون گویا صوبہ دار کانٹان کی مرضی کے موافق ہوا کیونکہ خاصہ بہانہ انگریزون کے ستانے کا ہاتہہ لگا چنانچہ اوس نے اونکا آنا جانا شہر مین اور خرید و فروخت کرنا بند کر دیا اور ایک اور بیچارے گورے کو نامزد کر کے قتل کرنیکو طلب کیا جیسا کہ اونہون نے اہل امریکا کے ایک شخص کو کچہہ تہمت دیکر ہلاک کیا تہا لیکن انگریزون نے اپنے آدمی کو حوالے نکیا اور یہی جواب دیا کہ اول تو اوس ہلڑ مین معلوم نہوا کہ کسکے ہاتہہ سے وہ شخص ختائی مارا گیا دوسرے یہ کہ اگرچہ نشان بہی دیا جاوے

تو اوس نے اپنی حفاظت جان کے لیے مارا اور ایسے امر کو خون ناحق یا عداوت سے تصور کرنا خلاف عدالت کے ہے * یہ جواب با صواب دیے اور پانچ لاکھ روپے نذرون مین خرچ کر کے ابواب تجارت کھلوائے اور اوس ادنی شخص کی جان کے تصدق مین مبلغ کثیر صرف کیے اسی سے قدردانی اور رفیق پروری ہماری قوم کی ظاہر ہے ۱۸۱۴ء مین خواہ مخواہ تجارت کرنے کی امتناع ہوئی اور پانچ برس کے بعد جب پھر انگریزی سوداگری موقوف ہوگئی سر جارج سٹانٹن اور سر ٹی مٹکاف صاحبون نے کانٹان مین شکایت ان امرون کی صوبہ دار سے کی غرض جب اوس نے مطلق توجہ نکی اونھون نے حکم دیا کہ تمام انگریز شہر کانٹان کو چھوڑ دین اور جہازون کو بندر سے نکال لے جاوین یہہ سنتے ہی ماندرینون کو خوف ہوا کہ ایسا نہووے کہ اس سے نتیجہ برا نکلے اور اسی ڈر سے کئی باتین جو انگریزون کو سخت ناگوار نہین موقوف کی گئین لیکن تاہم اکثر امرون مین فرق نہوا یہان تک کہ دوبارہ کسی سفیر جلیل القدر کا بھیجنا چین مین جانا ضرور سمجھا گیا اور اسی ارادے سے لارڈ امہرسٹ بہادر ۱۸۱۶ء کی آٹھوین فروری کو لندن سے روانہ ہوے اور صوبہ پیچیلی کے کول مین اوسی سال کے اگست مہینے مین داخل ہوے اور چونکہ حکام کانٹان نے دروغگوئی کر کے فغفور کی طبیعت کو انگریزون سے برگشتہ کیا تھا ماندرینون نے شروع اول سے اوسی کوٹو کا بکھیڑا نکالا کیونکہ معلوم اونہین تھا کہ اس کورنش سے جو سواے خدا تعالی کے کسی مخلوق کو شاہنشاہ روی زمین کیون نہو کرنا نچاہیے انکار کریگا اور یہی بہانہ فغفور تک نارسائی کا قرار دیا جاےگا چنانچہ پہلے ہی سوال وکیل السلطنت نے لارڈ صاحب سے یہی کیا کہ ہمارے خاوند کو تم سجدہ کروگے یا نہین الغرض وہ خاطر سفیر کی نہین کی گئی جو آگے ہوئی تھی اور بجز خفت کے کچہ حاصل نہوا اگرچہ پیکین تک سفیر پہونچا لیکن پھیر گیا ویسا ہی پھر آیا بلکہ حق تو یہ ہے کہ فغفور نے کوٹو کے باب مین انکار سنکر حکم دیا کہ سفیر لندن دم بھر دار الامارہ مین رہنے نپاوے بلکہ شاہ لندن کے نامے کے جواب مین ایک فقرہ یہی لکھا گیا کہ بار دیگر حاجت نہین کہ تم اتنے دور سے سفیر بھیجو اور اس دفع ہم نے صرف شہر بدر ہونے کا حکم دیا حالانکہ اوسکی گستاخی قابل سخت سزا کے ہے *

لازم تھا کہ اسی حرکت نازیبا کو جو خلاف ضابطہ سلاطین کے واقع ہوئی انگریز وجہ لڑائی قرار دیتے اور فغفور بے شعور کو خوب ہی درست کرتے لیکن صد افسوس کہ چوک گئے اور خاموش ہو رہے اور غم کھایا تو سنہ ۱۸۴۲ کی لڑائی کا تخم بویا والا اگر فوراً اپر خاش پر کمر بستہ ہوتے تو ختائی دب جاتے غرض ایچ بڑی بلا ہی اور تجارت کے موقوف ہونے کے خوف سے شکایت تک ہنین کی اور ایسے صبر نامناسب سے تشنع بزدلی اور بنیاپن کا اپنے اوپر وارد کیا غرض اول ثمرہ اس چپ رہنے کا اوسی سال نمود ہوا جب سرکار کمپنی کا جہاز لارڈ امہرسٹ کو صوبہ پیچیلی مین پونہچا کر کانٹان مین پھر آیا کیونکہ جاکی بوجھالی اوس مین کرنے کا قصد جو ہوا ختائیون نے مال کو لینے ندیا اسپر بہت سی عرضیان انگریزون کی گذرین لیکن بے حصول جواب کے ویسے ہی پھیر دی گئین بلکہ بعضون کی مہرین تک نکلین یہان تک کہ جب جہاز کا کپتان یعنی ناخدا عاجز ہو کر شہر کانٹان مین گیا اور اپنے ہاتھون سے درخواست گذرانی تو بھی مطلق توجہ نہوئی بلکہ جو ختائی باعث اس رسائی کا ہوا تھا اوسپر ایسی مار پڑی کہ عجب ہی کہ تلوون کی راہ سے اوسکی جان نہ نکل گئی اس ذلت کے واسطے سرکار کمپنی نے بدستور مناقشہ نکیا اور اگرچہ ہندوستان کے بادشاہ ہین لیکن ختا مین ادنی بنیے کیطرح دو گالیان کھا کے چپکے ہو رہے حالانکہ سکوت سے فائدہ تو نہین ضرر عظیم تو ہو ہی رہا تھا چنانچہ شاہ انگلنڈ کا ایک جہاز بنام السیسٹ کے کپتان ماکس ول صاحب نے ماندرینون کی اجازت اپنے جہاز کو دریاے کانٹان مین لیجا کر مرمت کرنے کے لیے موافق عہد کے طلب کی اور اوسعے ہان ہون کر کے جب بات ٹال دی اوسنے فوراً لنگر اوٹھایا اور جاے مقصود کیطرف چلا تب دفعۃً قلعہ سے توپونکی باڑہ جہاز پر چلی اور ختائی بحر جنگی سے بھی گولا اندازی شروع ہوئی لیکن اوس بہادر بے بدل نے جہاز کو مورچون کے سامنے لیجا کر ایک باڑہ ایسی ماری کہ قلعے کے توپچی فصیلون پر سے بھاگ گئے اور اوسکے بعد بڑی قدر اوس صاحب کی ختائیون نے کی بنواے اسکے ایکدفعہ اور سنہ ۱۸۲۱ مین کسی انگریزی جہاز کے گورے خلاصیون اور ختائیون مین جب دنگا اور خون و خرابہ ہوا اور تجارت موقوف ہوئی مسٹر جیمز ارمسٹن صاحب جو مختار کل کمپنی کی تجارت کے تھے اونہون نے فوراً دوسرے گماشتون کو ساتھ لیکر کانٹان کو ترک کیا اس کمر بستگی کو دیکھتے ہی ماندرینون کو خوف ہوا اور گڑگڑا کے اونہون نے منت کملا بھیجا کہ

آپ پھر تشریف لائے اور بدستور تجارت کیجیے اور اس ہمت و چالاکی کے لیے صاحب ممدوح کا خطاب سر یعنی خان بہادر کا ہوا علاوہ اسکے ۲۵ سنہ مین مسٹر جیمز ناتھی سن صاحب سوداگر جرات کرکے تن تنہا ایک روز کانٹان کے صوبہ دار کے پاس بعرضی کیئے اور اجازت مانگے بی تکلف چلے گئے اور شکایت سخت کر کے اوس محصول کو موقوف کروایا جو سوداگرون سے اس طور پر لیا جاتا تہا کہ جب اپنے آل و عیال کو دیکھنے مکاؤ مین وہ جاتے اور دہان سے اپنے کاروبار کے لیے کانٹان مین پھر آتے تھے تو آنے جانے مین کوئی سات آٹھہ سو روپیہ محصول کا ہر دفعہ اون سے لیا جاتا تہا پس جب کہ حکم انگریزکی بی بیون کو بجز مکاؤ کے کانٹان مین رہنے کا نتھا اور کانٹان مین آنا اونکے شوہرون کو ضرور تہا تو دونی مصیبت لڑکے بالے والون کے عائد حال ہوتی تھی ایک جدائی اور دوسری ادا اس سخت محصول کی الغرض صاحب ممدوح نے اپنی جان پر کھیل کے اس محصول کو موقوف کروایا اور دوسری دلیلون مین سے کہ انگریزون کی بہادری اور قواعد و آلات جنگ سے ختائی خائف ہین ایک یہ ہے کہ جب دھمکی ملی کج خلقی اونکی موافق بزدلون کے قاعدہ کلیہ کے موقوف ہوگئی ٭ اگرچہ اظہر من الشمس تھا کہ ختائیون سے دبنے مین قباحت اور دھمکانے اور برابر آنکھہ ملانے مین فائدہ تھا لیکن خوف تجارت کے موقوف ہونے اور چاے نپانے کا کمپنی کو ایسا تہا کہ سب کچھہ گوارا کیا گیا القصہ ۳۰ سنہ مین فرمان فغفوری امتناع مین انگریزون کے افیون لانے اور ختا مین بیچنے کے باب مین جاری ہوا بلکہ حکم ہوا کہ بندر ہوآم پاؤ سے افیون کے جہاز سب نکال دیے جاوین چنانچہ لنگرگاہ لنٹن مین وہ جا لگے اور اگرچہ صوبہ دار کانٹان خود چاہتا تھا کہ افیون کا کاروبار ایک قلم موقوف ہوجاوے لیکن جب اوسنے دریافت کیا کہ بالکل مانڈرین کو اوسکی خفیہ تجارت سے فائدہ کثیر حاصل ہے وہ بھی زیادہ سختی سے باز رہا غرض ۳۳ سنہ سال مین ایک محتسب نے عرضی شہنشاہ کے حضور مین بھیجی کہ مملکت کی تمام چاندی افیون کی خرید مین نکلی جاتی ہے چنانچہ فغفور کے جلوس کے تیسرے سال سے تاریخ تحریر تک دو کرور چونتیس لاکھہ سے زیادہ کی چاندی ملک سے نکلی اور اوسکے عوض ایک سم قاتل جان و مال کا نقصان اور قطع نسل کرنے والا مملکت مین آیا تہا اسواسطے لازم تہا کہ سخت امتناع اسباب مین ہووے

چنانچہ فرمان بر قرار موافق اسکے جاری ہوا لیکن ختائیون کو یہ چاٹ اس زہر کے استعمال کی پڑگئی تہی اور
اس کالی بلا کے اوپر مجنون کیطرح ایسے عاشق تہے اور انگریزون کو اسکی تجارت سے یہ منفعت کثیر
حاصل تہی کہ دونونکے مشورے سے بدستور اسکی خرید و فروخت چوری سے بحال رہی + چونکہ افیون کی
بابت انگریزون اور ختائیون مین سنہ ۱۸۴۱ع مین لڑائی ہوئی اور غالب ہے کہ پہر کسی وقت دوبارہ اسی بات پر قصہ
پہیلے مناسب ہے کہ اسکے رواج پانے کا کچہ حال لکہا جاوے تاکہ اس فساد کی بنیاد سمجہہ مین آوے +

اطباے ختا نے ہمیشہ سے استعمال افیون کا دوا درست سمجہا ہے اور صوبہ ین نان مین اسکی پیدایش
ہوتی تہی اور قبل سنہ ۱۷۶۷ع کے دوسو صندوق سے زیادہ ہندوستان سے مملکت چین مین نہین جاتے تہے
لیکن جب پرتگیزون کی تجارت شروع ہوئی رفتہ رفتہ ہزار صندوق کی نوبت پہنچی اور جب یہ بات مشہور ہوئی
کہ ختائیون کو اس جاذب خون کی چاٹ پڑی اور لاکہون روپے کی بافت اسکی تجارت مین ممکن تہی انگریزون
کی سرکار کمپنی بہادر نے اسکی سوداگری شروع کی اور بیس برس مین انہین لوگون کے وسیلے سے دو ہزار صندوق
کی خرید و فروخت ہونے لگی اور آگاہی فغفور کو جو اسکی ہوئی اوس نے سخت امتناع اور صوبہ دار ین نان کو تاکید کی
کہ پیدایش افیون کو موقوف کرکے سزائین قصاص اور قرقی معاش اور تعذیر کی اون لوگون کو دیوے جو افیون کے
پیدا یا استعمال کرنے یا بیچنے مین پکڑے جاوین غرض باوصف اس طرح کے قراین کے استعمال اس
وبال جان کا دن بدن بڑہا اور انگریزی تاجرون کے جنگی جہاز دریاے کانٹان کے جزیرہ لن ٹن کے
پاس لنگر کئے رہتے تہے اور شہر کلکتہ دار الامارۃ انگریزی مملکت ہند سے جہاز افیون سے لدے جاکر انہی جہازون
اون مین داخل کرتے تہے تب شب کو ختائی کشتیان جن پر چالیس یا پچاس تفنگے مضبوط دانڑ ہی تہ شیطان سے
لڑوانے والے رہتے اون جہازون کے پاس جاتین اور موافق نرخ کے چاندی دے افیون لے راتون رات
پہر آتین اور سوداگر یا تون ہات نے بیچتے اور یہان تک اس کمبخت نشے کا شوق ختائیون کو ہوا کہ سنہ ۱۸۳۷ع
سال مین چالیس ہزار صندوق افیون کے چین مین گئے اور کوئی پچاس لاکہہ کی چاندی وہان سے
عوض مین چلی آئی اس کی خبر جاسوسون نے شہنشاہ کے حضور مین پہنچائی اور عمائد بارگاہ اور وزرا اور حکما
کو حیرت کیا دہشت اور فغفور کو وحشت ہوئی کہ کیا بلا نازل ہوئی کیونکہ اور قباحتون مین تین قباحت اس فعل

کی نظر مین کہ اونکا علاج دشوار دکھائی دیا اول یہ کہ اس پوچ چیز کے عادی رہنے سے آدمی بیکار محض ہوجاتا ہے
اور اپنی نسل کا آپ قاطع اپنے مال کا آپ خائن اپنے عیبون کا آپ ملزم اپنی صحت کا آپ نادم اپنے
سعونکا آپ بربادہ اور اپنی جان کا آپ قاتل ہوتا ہی اور اگرچہ شروع عادت مین اندک تفریح طبع حاصل ہوتی
ہے لیکن جیون جیون عادت بڑھتی ہی وقت معمولی پر خوشی متبدل برنج اور سیری متبدل بحاجت ہوتی ہی اور جیون
جیون افیون کا مقدار زیادہ ہوتا ہی چستی اور چالاکی اور سرخروئی اور آنکھون کی روشنی اور ہاتھ پانونکی طاقت
اور چہرہ کی تازگی اور مزاج کی قوت حاصل کلام انسانیت کم ہوتی ہی دوسری قباحت یہ تھی کہ سال بسال
ہزارون من چاندی ملک سے نکلی جاتی تھی اور عوض مین اوسکے ایک شی مہلک ملتی تھی اور نتیجہ اسکا ظاہری
ظاہر تھا کہ پچاس برس مین ملک کی دولت غیرون کے حوالے ہوجائیگی اور امید دوسری کی پیدائش کی باقی نرہیگی
کیونکہ کسنے کب دیکھا ہی کہ افیونی سواے غفلت مین مجہول محض ہوکر بیٹھے رہنے اور انکھہ بند کیے پونڑ کھجانے اور
نکیا کے بات کرنے اور گپ بیہودہ سے کسی نیک کام کے قابل نکلا ہی پس جبکہ اپنے حواس کی خبر ایک بیچارے
مرہا کو نہین ہو کیونکہ توقع اوس سے کاروبار کی ہوشیاری کی یا تکمیل صنعت و دستکاری کی یا کشت کاری کی
مصیبت یا تحصیل علم کی دقت کی جائیگی۔ تیسری قباحت یہ نظر آئی کہ اہل فرنگ خصوص قوم انگلش کی زیادہ آمد و شد
اس جنس کے سبب سے ملک مین ہونے لگی اور ایک تو امتناع حکما کی اغیار سے زیادہ خلا ملا رکھنے کی تھی ہی تھی علاوہ
اسکے زیادہ تر خوف ہوا کہ مبادا ہندوستان کی سی صورت ختا کی نکرین کہ تاجر ہوکے آوین اور ملک کے مالک بن جاوین
الغرض انہین خیالات سے فغفور نے حکم دیا کہ جو شخص چنڈو کی دوکان رکھیگا دم خفا کرکے مار ڈالا جائیگا اور جو اوسکا
شریک ٹھہریگا سو ضرب بانس کی تلوون پر کھاکر خارج البلاد کیا جائیگا اور ہمسائے والے جو اوسکے اطلاع نہین دینگے
سو ضربت تلوون پر کھاکر تین برس کے لیے وطن سے نکال دیے جائینگے اور کوئی نوکر سرکار اگر چنڈو پیے گا
دو مہینے تک گلے مین ہی لکڑی ڈال دی جائیگی جس کا حال راقم نے پہلی جلد مین لکھا ہے
سواے اسکے نوکری سے معزول کیا جائیگا اور یہ مار کھائیگا کہ چھہ مہینے تک اوٹھہ نسکیگا اور علی ہذا القیاس
ادنیٰ آدمی کے لیے کم سزا اور اکابر کے واسطے سخت سزا اس جرم کے لیے مقرر ہوگی چنانچہ سنہ ۱۸۳۶ع
کے فروری مہینے مین ایک ختائی چنڈو کی دوکان والا عین انگریز کی کوٹھی کے سامنے ہلاک کیا گیا

القصہ یہی طور تجارت کا تہا کہ ۱۸۳۹ء سال کی چھبیسوین فروری کو ایک ختائی جو اہل فرنگ کا دلال افیون کی
خرید و فروخت مین تہا پکڑا گیا اور اونکی انکھون کے سامنے قتل ہوا یہی گویا پہلی شاخ نخل فساد سے پیدا
ہوئی اور انگریزون کے سوا دوسرے فرنگیون نے بہی اپنی اپنی کوٹہیون کے نشان کو اوتار لیا اور اسی
طور سے اپنی رنجش کا اظہار کیا غرض ۱۰ ماہ مارچ سنہ مذکور کو ایک مانڈرین جلیل القدر جسکا نام لن تہا فغفور کا
بہیجا ہوا شہر کانتان مین پونہچا اور آتے ہی اشتہار دیا کہ جسقدر افیون جہازون اور گولون مین ہووے حوالے
کی جاوے اور تمام تجار فرنگ سے اقرار اس شرط کے ساتہ تحریر مین آوے کہ بار دیگر اگر کوئی شخص افیون
کا کاروبار کریگا واجب القتل ہوگا + چونکہ کپتان الیٹ صاحب جو اوس وقت سرکار انگریز کے بڑے گماشتے
کانتان کی تجارت مین تہے بندر مکاؤ مین کسی کام کو گئے تہے تجار انگریز نے اوس اشتہار کا جواب
اونکے آنے پر موقوف رکہا اتنے مین ۱۹ تاریخ کو لن نے حکم دیا کہ اہل فرنگ کی آمد و شد درمیان مکاؤ اوس
کانتان کے موقوف ہووے بلکہ اپنی اپنی کوٹہی سے باہر کوئی انگریز نہ نکلے چنانچہ ۲۴ تاریخ کو کپتان
الیٹ صاحب جونہین کانتان مین آکر اپنے مکان پر اوترنا چاہا سیکڑون ختائیون نے جنگ کر کے اونکو گہیر
لیا اور اسیطرح سے وہ بزرگ بہی قیدیون کے شریک ہوگئے اور لن کی دہمکی مین ایسے اگئے
کہ ستائیسوین کو اونہون نے جمیع تجار انگریزی پر اشتہار دیا کہ بالکل افیون کو حوالہ کرین چنانچہ بیس ہزار دو سو اسی
صندوق کو سوداگرون نے مجبوراً کوٹہی سے نکال دیا اور دس ہزار صندوق جہازون سے اوتار دیے اور
۳ اپریل سے تئیسوین تک لن نے اس افیون کو اسطرح نقصان کیا کہ تین بڑی بڑی کہائیان کہدوا اور پختہ کرواکے
ایک ایک مقدار افیون پانی مین گہول کے اون مین پہینکی جاتی تہی اور لوگ نمک اور چونا اوسمین مخلوط کرتے تہے
باوجود اتنا نقصان انگریزون کا کرنے کے لن نے پہرہ چوکی اونکے گہرون پر سے موقوف نکیا بلکہ زیادہ شدت
سے نظر بند رکہا اور اٹہارہوین مئی کو دوسرا اشتہار چہاپا کہ انگریز کانتان سے اگر چلے جانا چاہین تو چلے جاوین
بشرطیکہ پہر اپنا مونہہ نہ دکہاوین چنانچہ اسی اجازت کو اوس حال مین غنیمت سمجہکر کپتان صاحب موصوف اور دوسرے
سب انگریز مکاؤ مین آرہے لیکن وہان بہی انواع طرح سے ختائیون نے ایذا پہونچائی یہانتک کہ تیئیسوین اگست کو
انگریزون نے جزیرہ ہانک کانگ مین اقامت اختیار کی اور جب اوسی مہینے کی اکتیسوین کو لن نے تمام

ختائیون پر اشتہار دے کر حکم دیا کہ انگریزون کو جدھر پاوین مار ڈالین تب کپتان الیٹ نے بندرکانتان
مین ختائی جہازون کا آنا جانا بند کروادیا حالانکہ صرف ایک ہی جہاز ملکہ انگلستان کا مسمی ولاارا اوس مقام
پر تھا غرض جب دوسرا انگریزی جہاز مسمی ہیاسنتھہ شروع ماہ ستمبر مین پہنچا الیٹ صاحب نے قصد کیا کہ کچھہ
بندوبست ہووے تا کہ تجارت موقوف نرہے لیکن کئی حرکتین ختائیون نے ایسی کین کہ مطلق اعتماد اونکے
قول فعل پر کرنا خلاف عقل کے نظر آیا چنانچہ اٹھائیسوین اکتوبر کو الیٹ صاحب اپنے یہان سے دو جہاز
کو لیکر چلبی کے پاس گئے اور ایک خط اس مضمون کا بھیجا کہ اگر ختائی ایذارسانی سے باز نہین آوینگے
تو انگریز انتقام لیوینگے اسکا جواب یہہ ملا کہ دوسری صبح کو ختائی امیر بحر جسکا نام کوآن تھا جنگ جنگی لیکر انگلو
آیا اور انگریزون سے نصرف دو جہاز سے سب کا مقابلہ کیا اور چار گھڑی مین تین جنگ کو ڈوبا دیا اور
تین مین آگ لگادی اور باقی لوگ بدحواس ہو کر ادہر اودہر پناہ گیر ہوئے اس شکست کامل کو لن نے
فتح قرار دیکر فغفور کو اطلاع کی اور اپنے بھاگنے کو انگریز کا گریز کرنا ٹھہرایا لیکن حقیقت حال دربار مین جو کھلا
تو وہ عہدے سے معزول کیا گیا + ۱۸۳۹ کا سال اسی وضع سے تمام ہوا اور اسی عرصے مین لندن
مین تمام کیفیت گئی اور وہان سے ملکہ نے حکم نواب گورنر جنرل بہادر کے نام مین بھیجا کہ فوج بحری خشکی
ختا مین واسطے انتقام کے روانہ کی جاوے چنانچہ اوسکے بموجب ۱۸۴۰ کی تیسوین جون کو چودہ جہاز جنگی
اور چار دخانی اور پچاس جہاز باربرداری کے اور چار ہزار فوج خشکی کلکتے اور مندراس سے سینگاپور مین
پہونچی اور سر کارڈن برمیر بہادر کے تابع لشکر بحری تھا اور کرنل برل صاحب گوروکی اٹھاوین پلٹن کے
سردار فوج خشکی کے سالار ہے اور ختائی حکام یہانتک ناواقف انگریزونکی ہمت اور سپاہ گری سے تھے کہ بہت سے اشتہار اس
مضمون کے اونھون نے چھاپ کر بٹوادیے کہ چالیس ہزار روپیہ اوس شخص کو دیا جاویگا جو دشمن سے ستّر
توپ والے ایک جہاز کو چھین لائیگا اور بیس ہزار اوسکو جو اوسی جہاز کو جلا دیگا اور انگریزی میر بحر کو جو گرفتار
کر کے لائیگا دس ہزار پائیگا غرض اسی طرح سے ہر شخص کے مارنے یا گرفتار کرنے کے لیے ختائی حکام نے
نرخ مقرر کیا لیکن وہی روز مین ان باتون کی لغویت اور اپنی بے حقیقتی اور انگریزون کی سپاہ گری کی کیفیت
کھل گئی کیونکہ انگریزی جہاز جنگی چوالیس توپ والا جسکا نام بلانڈ تھا جب قلعہ امائے کے قریب پہونچا اور

ختائی میرِ بحر کو خط دینے گیا اور ٹام صاحب تر جم کشتی پر سفید نشان علامت ایلچی گری بلند کر کے کنارے کیطرف متوجہ ہوئے اوختائیون نے خلاف آئین جنگ کے اونپر گولا مارا بلکہ قلعے اور کنارے کے مورچون سے دفعتًہ توپین اوس جہاز اور ایلچی کی کشتی پہ چلنے لگین تب کپتان برشیر صاحب نے ملاحون کو قریب لیجا اور فصیلو سے ملا کر دو گھنٹے تک ایسی باڑہ ماری کہ قلعے کے سپاہیون کی ساری سپہ گری بھول گئی اور بھاگتے ہی بن آئی لیکن چونکہ انگریزون کو قلعے پر اوس وقت دخل کر لینا منظور نتھا اور اوسکا قبضے مین آنا لڑائی کے تصفیہ کے لیے کچھ ضرور نتھا اونہون نے صرف اسی قدر سزا دینی بس سمجھی لیکن ختائیون نے مشہور کیا کہ تمام بحر انگریزی کو اونہون نے ہٹا دیا + بعد اوسکے جزیرہ چو ذانگ کی سمت ہمارے بیان کی بحر چلی اور شہر تنگ ہائی کے مقابل مین رکی اور سر گارڈن بریمر نے اوس پر دعوی انگریز کے دخل پانیکا کیا اور چھ گھنٹے کی مہلت دی کہ ختائی سوچین کہ تابعداری اور جنگ کرنے مین بہتر کیا ہے تب ختائی میرِ بحر نے انگر درخواست شبانہ روز کے عرصے کی پیش کی اور انگریزون نے قبول کی حالانکہ اونپر ظاہر تھا کہ یہ مہلت جواب صاف اور ناطق دینے مین صرف اسی واسطے طلب ہوئی تھی تاکہ سامان جنگ کو زیادہ تر مہیا کرنے کی فرصت ملے غرض پانچوین جولائی کو موافق اقرار کے اڈھائی بجے دن کو آواز ایک توپ کی جو نہین ایدہر ہوئی ختائی بحر اور قلعے سے دفعتًہ باڑہ چلی اور ادہر سے بھی ہوئی شروع ہوئی اور کئی لمحے مین انگریز کے گولون نے مسمار کر ڈالا اور تین گھنٹے مین شاہ انگلنڈ کا نشان فصیلون پر اوڑا اور چونکہ شب ہوئی اس لیے شہر پر حملہ صبح تک موقوف رہا لیکن حاکم وہان کا ایسا شرمندہ ہوا کہ ڈوب مرا اور باشندون نے راتون رات فرار کیا یہانتک کہ فجر کو فوج خشکی انگریز کی ملنے کے واسطے جب تیار ہوئی خبر ملی کہ حاجت لڑائی کی نہین ہے کیونکہ شہر سنسان پڑا تہا غرض لوگون نے دیکھا کہ سچ ہے اور بے تکلف اوس مین اور شہر تنگ ہائی اور جزیرہ چوزان مین صاحبان کا دخل ہوا ساتوین جولائی کو کپتان الیٹ صاحب کے چچا امیرالبحر الیٹ بہادر میرِ بحر جو شاہ لندن کے مقرر کیے ہوئے تھے پہنچکر بحر کے مالک ہوئے اور کرنل برل صاحب کو اوس جگہہ کا حاکم بنا کے اور کچھ فوج دیکر وہان متعین کر کے باقی کو لیکر تیرہوین جولائی کو صوبہ پچلی کے بندر کیطرف روانہ ہوئے اور

چونکہ حکم دے گئے کہ ختائیون کے رسوم اور دستور کے خلاف کوئی بات وقوع مین نہ آوے کرنل برل صاحب
نے اپنی فوج شہر کے کسی پختہ مکان مین اوتارنے نہ دی اور خیمون مین وہان کھیتی کی زمین پر ڈیرا کھڑا کیا اور انگریزی
اطبا کا کہنا نہ سنا حالانکہ اونہون نے بارہا کہا کہ زمین سرد اور نمناک ہے اور اکثر مقام پر پانی جما ہی جس مین نباتات
سڑتے ہین اور جبکہ ایسی جا کے ابخرے ہمیشہ مہلک ہوتے ہین تو وہان رہنا خلاف عقل اور تجربے کے ہے
غرض ڈاکٹرون کی صلاح اوس بزرگ نے نہ سنی اور خود گزا اونکی بات سامنے آئی اور چھہ مہینے مین چارسی
اڑتالیس گورے صرف تونجانے کے اور تین پلٹن بنگال اور تپ اور پیچش اور دوسرے امراض مین مبتلا ہو کر
مر گئے القصہ پندرھوین اگست کو بحر انگریزی دریا پے ہیو مین جسکا دہانا بندر پچیلی مین ہے جا پونہچی اور سردار کشن
نے جو قائم مقام لن کا ہوا تھا اپنے نائب کو بھیجکر انگلستان کے وزیر اعظم کا خط منگوا لیا اور اہل بحر کو بحر پر کے
رسد پانیکا حکم صادر کیا اور دس روز کی مہلت فغفور کے دربار سے جواب منگوانے کے لیے چاہی چنانچہ
دی گئی اور اس عرصے مین کشن نے کنارے پر قنات کھڑی کر کے الیٹ صاحب کی دعوت کی اور یہ خاطر
اور لطف شیرینی کا اوس سید سے سادے انگریز کو اوسکے قول و فعل پر اعتماد ہوا حالانکہ یہ مہلت سامان جنگ کے
مہیا کرنے اور قرار واقعی ترک دینے کے لیے طلب ہوئی تھی بلکہ اس خیال سے کہ انگریزون کے اس قدر دارالامارۃ
کے قریب آنیکا یہ خوف تھا کہ اوس نے خوشامد اہی امید سے کی تا کہ کسی حیلے سے دور فاصلے پر جا رہین چنانچہ
دس روز تمام ہونے سے چھہ روز اور کی مہلت اوس نے چاہی اور اسکے بعد یہ فقرہ دیا کہ دربار فغفور سے
حکم آیا ہے کہ چونکہ فساد شہر کانتان مین شروع ہوا وہین اوسکا تصفیہ کرنا لازم ہے غرض اسی طرح کی باتین بنا کے
کشن نے ایسی جگہ سے جہان سے فوراً پایہ تخت کے ملک پر چڑھائی مشکل نہ تھی جہازون کو کھلوا
کے کانتان کیطرف لے جانے کو کہا اور کپتان الیٹ بھی ایسے سیدھے تھے کہ مثل مینا کے اوسکا کلمہ
آپ ہی پڑھنے لگے الغرض بحر اوسی سمت کو چلی اور کشن نے خشکی سے دیکھا لی اسی عرصے مین دو جہاز
انگریزی جو چوزان کے جزیرے سے کلکتے کیطرف روانہ ہوے تھے راہ مین مارے گئے اور ایک
لوگ نیچے بچائے آفت کے مارے کشتی پر جزائر لوچو پر جسکا ذکر اسی جلد کے اخیر مین ہے پہنچے اور وہان کے
لوگون نے نہایت دلجوئی اون بیچارے مصیبت زدون کی کی اور کھانے کپڑے اور رہنے کو تمام

سامان حاضر کیے خلاف اوسکے دوسرے جہاز کے چار شخص کو جو اوس بحر زخار سے بچے اور
آفت کے مارے ختا کی سرزمین پر پہونچے فوراً سیکڑوں چینیوں نے آنگر گھیر لیا اور بی بی نوبل صاحبہ اوس جہاز
کے ناخدا کی زوجہ کی گردن مین اون مردکون نے بھاری زنجیر دے برہنہ پا اور برہنہ سر گھسیٹ کے
کوئی دس کوس لے گئے اور ایک شہر مین بر سر چوک اوس بدبخت کو کھڑا کر کے انواع طرح ذلیل کیا
اور آخر کو لوہے کے گز بھر اونچے اور پون گز لمبے اور آدھہ گز چوڑے قفص مین اوسے بند کر کے
ننگ پو کے شہر مین لے گئے اور ساتھہ تین انگریز کے جو اوسی جہاز کی تباہی کے شریک حال
تھے زنجیرون سے باندھکے قید شدید مین ڈال دیا آگے ان لوگون کا زیادہ حال
کھلے گا لیکن یہان ایک نقل عجیب و غریب لکھنا چاہیے جو اوسوقت وقوع مین آئی ۲
ستمبر مہینے کی پندرھوین تاریخ کو آنس ٹرونھر صاحب مندراس کے توپخانے کے کپتان شام کی
وقت اپنے خیمے مین عسکر کے اندر شہر ٹنگ ہائی مین سوئے ہوے تھے کہ دفعتہً خواب مین چیخین مارنے
اور ہاتھہ پانؤ پھیکنے اور قصد چھوٹنے سے اوٹھنے کا کرنے لگے دوسرے ایک صاحب نے دوڑ کر جگا دیا اور کہا
خیر باشد کیا حال ہے تب آنس ٹرونھر صاحب نے ہوش سنبھال کر جواب دیا کہ اس وقت خواب پریشان
اسطور کا مین دیکھہ رہا تھا کہ مین جو باہر عسکر کے بدستور سیر کرنے اور جا بجا کی تصویر کھینچنے کو گیا تو ختائیون نے
دغا سے گھیر کر مجھے باندہ ڈالا اور مین اونکے ہاتھون سے چھوٹنے کے لیے زور کر رہا تھا اور مدد کے
لیے چلاتا تھا کہ تم نے جگا دیا غرض وہ بات رفت و گذشت ہوئی لیکن دوسرے ہی روز اوسکی تعبیر اس طور سے
ظاہر ہوئی کہ صاحب موافق دستور کے شہر کے شمالی دروازے سے تنہا صرف ایک بڈھے خلاصی کو ساتھہ
لیکے نکلے اور بستی کیطرف گئے اور دس بارہ قدم چلے ہونگے کہ پھر کے اوتھون نے دیکھا کہ ختائیون کا
ایک غول آتا ہی شبہ جو اونکو کچھہ ہوا تو اسکے دوسری پگڈنڈی اونھون نے لی کہ اتنے مین وہ گروہ آن
پہنچا اور اوس مین سے ایک سپاہی دفعتہً نکلکر اوس بڈھے خلاصی کو مارنے دوڑا وہ بھاگ کر صاحب
کے پاس آیا اور اونھون نے چونکہ ہتیار پاس نتھا لوہے کی کھنتی اوسکے ہاتھہ سے لیکر اوس نامرد
ختائی کا مقابلہ کیا وہ تو ہٹا لیکن دوسرے ختائیون نے بھالے اور برچھے سے گھیر لیا غرض ناچار

اسکے صاحب نے پیچھے ہٹ کے سبھون کے وار کو روکا اور چار شخص کو اوسی کشتی سے مار کے
گرا دیا اتنے مین وہ خلاصی ہو کچھ پیچھے پڑ گیا اون حرامزادون نے اوس بڈھے کو فوراً لے ڈالا اور
پچھاڑ کے پتھرون سے خوب ہی کچلا اپنے رفیق کے گرتے ہی صاحب نے اوسے بچانے کے لیے
حملہ کیا اور پیچھا جو خالی پڑا ختائیون نے موقع پا کے صاحب کو ایسا ہاتھ مارا کہ گھٹنون کے بھل آتے
رہے اسپر بھی دو چار ہاتھ لڑے لیکن اتنون کا جواب کہانتک اور کب تک ہو سکتا ہے آخر کار صاحب گرے
اور اون مردکون نے رسی سے ہاتھ پانو باندھ مینہ مین ڈھٹا دے کے ننگ پو کے شہر مین
لے گئے غرض قبل جانے کے ماجرہ یہ ہوا جس سے اون حضرات کی بہادری ثابت ہے کہ باوجود
سرے تا پا رسی لپیٹ دینے کے صاحب کے گھٹنون پر دس بیس ضرب لاٹھی سے کے مار لیے تا کہ ایسا
نہو کہ راہ مین رسی توڑ کر بھاگ جاوے اور اوسکے سینہ پر چڑھ بیٹھے خیر جب شہر مین پہنچے کوئی دس
سیر کی بیڑی اور کڑے ہاتھ پانو مین ڈالکر ایک قفس مین جو گز بھر لمبا اور گز بھر اونچا اور آدھ گز چوڑا تھا
ڈال دیا اور خوب ہی کسا کہ سوا اکڑو بیٹھ رہنے کے کچھ چارہ نتھا اسکے سوا وہ نامرد ایسے بودے
تھے کہ گلے مین طوق دیکر زنجیر سے ہاتھ پانون کو جکڑ قفس کو مکان کی چھت سے متصل کیا اور شب کو
ایک شخص سرہانے مین شمع رکھے قفس کے قریب سوتا تھا اور اغلب ہے کہ یہ شخص پاسبان دوسرے
ختائیون سے بہادر تھا اور بسبب کمال ہمت اور دلاوری کے مطلق ترس و ہیبت نہین رکھتا تھا کہ قفس
کے اندر سے قیدی شاید چھوٹے یا دہن سے اونگلی کروے تو غضب ہووے القصہ یہی حال کوئی
مہینے بھر رہا اور علاوہ اس نقل کے ضرور نہین کہ ختائیون کی نامردی اور بے بس پر بیرحمی کے باب مین
کوئی نقل اور تحریر پذیر ہووے بلکہ حق تو یہ ہے کہ بیرحمی اور بزدلی لازم و ملزوم ہے اور بہادر تہ سنگ
دل ہوئے نہین اوسی زندان مین لی بی نوبل صاحبہ اور ڈگلس صاحب اور باقی انگریز سب سے جو جہاز کی تباہی
مین ختائیون کے ہاتھ پڑے تھے ملاقات ہوئی اور سبھون نے اپنی اپنی ساری بپتا کہہ سنائی
ایک اور نقل قابل یاد کے ہے جو اسی چین مین وقوع مین آئی ہے حال یہ کہ انگریز کے دو لڑکے جہاز سے
اوترے اور سودا خریدنے جو زان کی گرد و نواح مین گئے روپیہ سو پچاس لیکر ایک جھنگلے سے بیچ مین

تھے اور بڑے کے ہاتھ مین دونالی بندوق چھرے سے بھری ہوئی تھی کہ اتنے مین ایک ختائی
جو بکری ہانکے چلا جاتا تھا سو راہ مین ملا دو چار بکری کو دیکھ بھال کے انگریز کے لڑکون نے دام پوچھے
اور چھٹکے نے جیب سے روپیہ جب نکالا جی اوس ختائی کا للچایا دونو نکو کم سن دیکھکر سمجھا کہ روپیہ چھین لینا ادنی ہی بات ہے
اسی خیال سے دفعتہً چھٹکے لونڈے کو گود مین اوٹھا کے گانو کیطرف لے بھاگا لیکن چند قدم نہین
گیا تھا کہ دوسرے لڑکے نے پہنچ اور بندوق اوسکے کان مین لگا کر داغ دی ادھر دھم سے یہ گرا
اور ادھر سے کئی ختائی اونکو پکڑنے کو دوڑے تب چھٹکے نے کہا بھائی تمھاری باری ہو چکی یہ چوٹ میری ہی
ہے مجھے بندوق دو چنانچہ چھٹکے نے لیکر چھتیا کے کھڑا رہا اور جو ہنین زد پر ختائی پہنچے سر والے
کو چن کر اس شست سے اوس نے سینے پر چھرا مارا کہ وہ بھی اوندھے منہ گرا اوسکا خاک پر بوسہ
دینا تھا کہ بالکل ختائی لمبے ہوئے اور یہ دو لڑکے ایک تیرہ اور ایک پندرہ برس
والے کے سامنے سے ایسے کئی خنگلے ہاتھ پانون والے بھاگے کہ دیدہ شنیدہ ہی +

بہادری کی جس قدر کمی اس قوم مین پائی گئی اوسی قدر زیادتی اسکے ملزوم یعنے دغابازی
کی ظہور مین ہمیشہ آئی چنانچہ کشن نے فقرہ دیگر بہو کے بہانے سے انگریزی لجر کو کھلوا دیا اور آپ بھی ظاہر
قصہ کے تصفیہ کے واسطے اوسی سمت روانہ ہوا لیکن مصالحہ اوسے مقصود نہ تھا کیونکہ برابر باتین بناتا رہا
اور اوسکی خوش نصیبی تھی کہ کپتان ایلیٹ صاحب کا سا سادہ لوح اور صاف اعتقاد شخص اوسکے ہاتھ لگ گیا
اور اوسی سبب سے بیسیون اقرار اوس نے کیے اور بیسیون کے خلاف وقوع مین آیا الغرض جب سارا سامان
قلعہ بندی اور فوج کشی اور ہر طرحکی مضبوطی کا مہیا اور کشن کو زعم فتح کا اپنی چالاکی اور ایلیٹ صاحب کی بیوقوفی
سے دل مین پیدا ہوا تب اوس نے چھٹی جنوری ۱۸۴۱ء کو فغفور کا فرمان دکھلایا جس کے مضمون کا خلاصہ یہ تھا
کہ لوگون کی عرضی سے بالکل حال قوم نا تراشیدہ وجاہل یعنے انگریز کا معلوم ہوا اور کشن کی عرضی سے بھی ظاہر
ہوا کہ یہ بد لوگ آگے سے زیادہ گستاخیان اب شہر کانتان مین کرتے ہین پس چونکہ حکم عالی تمام حاکمون
اور سپہ سالارون پر اس مضمون سے جاری ہوا ہے کہ قلعہ بندی کو زیادہ مضبوط کرین اور ہر وقت
طیار رہین لہذا جمیع مانند زمینون پر یہ فرمان صادر ہوتا ہے کہ اگر اوس قوم جاہل کجرفتار یعنی انگریز بد اطوار

کا کوئی شخص درخواست دیوے التفات اوسکی طرف مطلق نکی جاوے اور اگر کوئی جہاز ونکا سامنے آوے تو توپ کے گولون سے اوسکو غرق آب کرنا چاہیے الغرض ۱۸۳۹ کی پانچوین ستمبر سے کشن نے رفع فساد کے بہانے سے کپتان الیٹ کو فقرون پر رکھا تھا اور درپردہ فغفور کو زیادہ بدگمان انگریزون کیطرف سے کیا جیسا کہ خود فرمان سے ظاہر ہے لیکن دروغ کو فروغ نہین کیونکہ فغفور کے ساتھہ دروغگوئی کرنے مین آخر کو معزول ہوا اور انگریزون کو جھوٹھہ کہکر جو فوج آراستہ کیا اوس سے کچھہ فائدہ نہوا کیونکہ اراوقعی لڑائی اور ختائیون کی خونریزی اور خرابی قبل اس فرمان کے وصول کے وقوع مین نہین آئی تھی بلکہ یہ چوٹین جو چلین اور بیان مین آئین مثال اوس دھمکی اور گھر کی سے رکھتی ہین جو قبل وہ شخص کے ہاتھا پائیان کرنے کے ظہور پاتی ہے ✤

ساتوان باب

بیان لڑائی کے ترقی کے وقت سے تا باختصام اور وقوع عہد و پیمان درمیان ملوک ختا اور انگلستان جو مشہور بلقب عہدنامہ نانکین ہے

جس وقت کشن نے موقع دیکہہ کے فرمان فغفوری پیش اور اپنے اصل مطلب کا اظہار کیا کپتان الیٹ صاحب بیچارے پر تب ثابت ہوا کہ اوس لاعین نے کلنک کا ٹیکا اپنی پیشانی پر بسبب فریب اور دروغگوئی کے دیا حالانکہ اور انگریزون کو اول ہی سے شک اوس تاتار بدکردار کی راستی گفتار و رفتار کے باب مین پیدا ہو چکا تھا الغرض اوس وقت اوبھون نے دیکھا کہ منزل مقصود پر پونہچنے کے لیے کشتی تدبیر کو دریائے جوش کے دھارے پر چھوڑنا واجب ہے اور اجازت امیر فوج اور امیر بحر کو دی کہ جسکو جو مناسب سمجھین عمل مین لاوین چنانچہ ساتوین جنوری ۱۸۴۱ کو بحر فوج خشکی کے لیے کھلی اور متوجہ بمقام بوگ کے قلعون کیطرف واقع بیس کوس مکاؤ سے بیچ دریاے کا نشان کے ہے ہوئی اور نوین تاریخ کو وہان سے تین کوس کے فاصلے مین لنگرگاہ پر آئی اور تین دودخانے جہاز موسومہ نمیسس اور ان کے پر ایک برا پڑا وید اگا پر چڑھہ کے قریب تیرہ سے سپاہ ہر قسم کی توپین لیکر کنارے مین قلعہ چمپی کے خشکی سے حلہ کرنے کو گئی اور میجر پراٹ صاحب گورے کی ۲۶ پلٹن کے سالار دو غول مین اوسکی صفین باندھے طیار رہے ہے کہ فصیلون کی توپون کی باڑہ کم ہونے سے حلہ کیا جاوے اتنے مین پانچ جہازون نے مورچون کے

مقابل مین لنگر کرکے بم اور دوسری قسم کے گولون کی بوچھار قلعون پر ایسی برسائی کہ ختائی سب
اپنی توپین چھوڑ کر جو نہین تیچھے ہٹے اور بھاگ نے پر مستعد ہوئے خشکی کی فوج نے ایک حملہ مردانہ اور
جرات تمتنانہ سے فوراً مورچون پر اپنے کو پونہچایا اور جہازون کی ناؤن پر بحری فوج بھی سمندر کی طرف سے
قلعون مین داخل ہوئی اوسوقت عجب طرحکی کشت و خون ختائیون کی ہوئی کہ بیان سے باہر ہے
اور انگریزون اور ختائیون سے ویسے ہی مقابلہ ہوا جیسا شیر اور بکریون سے مختصر یہ کہ آدھہ گھنٹے مین
قریب چھہ سے ختائی ہلاک اور اوسی قدر بلکہ زیادہ مجروح ہوے اور انگریز کیطرف صرف اٹھتیس آدمی
زخمی کیے گئے اور اکثر اونمین اتنے ہی گھائل ہوے کہ دوسری پٹی مین چنگے اوٹھہ کھڑے ہوے +
ادہر چمپی کے قلعے پر ملکہ انگلستان کا نشان فتح تو امان اوڑا اودہر منیسس ہنٹین دوخانی نے تن تنہا
تمام بحر ختائی سے جس مین اسی توپین تھین مقابلہ جو کیا تو پہلا بم کا گولا ایسے نشانے سے لگایا کہ ختائی میر بحر
کے جہاز کے عین بیچ مین جہان تودے باروت کے تھے جا پونہچا اور جہاز مع تمام لوگ قریب دو سے
کے جو اوسپر تھے آسمان پر اوڑ گئے اور کسی متنفس کے ایک عضو کا ٹھکانا نہ لگا ✤

بعد اسکے اور گیارہ جنگ کو اوسنے تباہ اور باقی کو تتر بتر کیا الغرض اوس طرف ختائی بحر کا
قصہ یون فیصل ہوا اودھر بوگ کے دوسرے قلعے ٹیکاک پر جہاز انگریزی نے مورچون کے مقابلہ
لنگر کرکے دھادھم گولا مارنا شروع کیا اور گھنٹے بھر تک ختائیون نے بھی جواب دیا غرض جب اونکی
توپین کچھہ دب گئین فوج بحری نے کشتیون پر چڑھکے فصیلون پر حملہ کیا اور کوئی ادھہ گھنٹے تک تلوارون
اور سنگینون کی چوٹین برابر چلین آخر کو ختائی ہزیمت عظیم اوٹھا کے بھاگے اور قریب سو شخص میدان جنگ
پر رہگئے اور اوس قلعہ مین بھی ہمارے یہان کا تنفس بچا الغرض ان دو لڑائیون مین مقابلہ درمیان دو
ہزار فوج ختائی مع سو توپون کے اور تیرہ سو سپاہ انگریزی مع چند توپون کے ہوا اور نتیجہ وہی ظہور
مین آیا جو بیان کیا گیا ہے + دوسرے روز قلعہ کی بعض توپون کی رنجک دانی مین لوہے کے
کانٹے مار کے ناقص کر اور بعض کو سمندر مین ڈال کے انگریزی فوج پھر جہازون پر سوار ہوئی اور
وانتنگ اور تانگ اور آنتنگ ھٹی کے قلعون کیطرف پھر متوجہ ہوئی اور منیسس نے بدستور اگلے کے عجب خوبصورتی

سے فوج ختائی پر جو صف کشتی کے آننگ ھئی کے کنارے پر مستعد جنگ کے تھی گولہ مارنا شروع
کیا تھا کہ دفعتہ کپتان الیٹ صاحب کے جہاز کے مستول پر سپید نشان علامت صلح بلند ہوا یہ دیکھتے ہی
مینیس کی باڑہ موقوف ہوئی اور ظاہر ہوا کہ کشن نے پیغام صلح کا بھیجا چنانچہ بیسوین جنوری کو کپتان
الیٹ صاحب نے اشتہار اس امر کا کیا کہ منجملہ شرائط عہد نامہ جسپر کشن دستخط کرنیکو موجود تھا ایک یہ تھی کہ جزیرہ
ھانگ کانگ شاہ لندن کو نذر دیا جاوے اور دوسری یہ کہ ایک کرور بیس لاکھ روپیہ تاوان و
خسارہ جنگ انگریزوں کو ملے اور تیسری یہ کہ دونون ملکون کے اہل کار کے درمیان نامہ پیام برابر کے
رتبے کا ہووے اور چوتھی یہ کہ باب تجارت ختائی سال نو کے دس روز بعد سے پھر کھلے غرض ان
سب شرطون مین سے صرف یہی پوری کی گئی کہ ۲۶ جنوری کو سرکار انگریزی کے دخل مین جزیرہ ھانگ
کانگ آیا اور ستائیسوین کو کشن سابق کیطرح کپتان الیٹ صاحب کو دعوت کھلا پلا کے اور لطیف روغن قاز
سے خوب چپڑا اور قند خوش آمد گوئی سے تلخی شکایت کو دور کر کے تیرھوین فروری تک فقرون مین بھلا
رکھا لیکن جب یہی تاریخ معہودہ واسطے ایفای شرط و پیمان کے گذر گئی اور کوئی صورت تصفیہ کی نظر
نہ آئی بلکہ خبر دارون نے خبر پونہچائی کہ چارون طرف سے صوبون اور پرگنون سے کشش فوج کی صوبہ
کانٹان کیطرف ہو رہی ہے اور دن بدن سپاہ کی کثرت اور قلعہ بندیون کی مضبوطی زیادہ ہوتی جاتی
ہے تب اپنی سادہ دلی پر پشیمان ہو کر الیٹ صاحب نے حکم دیا کہ لڑائی پھر شروع ہو چنانچہ بیسوین فروری
کو سر گارڈن بریمر بہادر قلعہ آننگ ھئی کی فتح کو بھیجے گئے اور اس مقام پر ختائیون نے قلعہ بندی
اور توپخانے سے ایسا سامان جنگ کا مہیا کیا تھا کہ اگر اونکی جگہہ پر انگریز ہوتے اور جس طرح سے
ہمارے یہان کی بحر مقابلے کو گئی تمام روی زمین سے کہ جہاز جمع ہو کر لڑنے آتے تو زد پر پہنچتے پہنچتے
ہمارے گولون کے تختے تختے اونکے جدا کر دیے جاتے اور بعض جہاز فلک الافلاک پر اوڑا دیے
جاتے اور بعض تحت الثری کی خبر لیتے لیکن اول تو ختائیون کو جرأت کہان اور دوسرے یہ کہ
تو بعد جنگ اور گولہ اندازی سے ایسے ناواقف تھے کہ اپنی دانست مین نشانہ جہازون پر لگاتے تھے
لیکن گولون کو معلوم نہین کیا رحم آتا تھا کہ ایک پاس آتا تھا اور تا کہ قریب سے گذرنے مین اندیشہ تک انگریزون کو نہ ہوتا

پاؤ کوس ادہر سے اور پاؤ کوس اودہر سے نکل جاتے تھے غرض چھبیسوین فروری کی شام کو کپتان ڈنڈس
اور دوسرے افسرون نے اڑھائی سو فوج لے ایک ٹیکرے پر تین توپین چڑھا کے دوسرے روز
علی الصباح شمالی وانگ ٹانگ کے قلعے اور ختائی معسکر پر جو پہاڑ تلی مین واقع تھا نہایت صفائی سے
گولہ مارنا شروع کیا اور یہ بات قابل لکھنے کے ہے کہ قریب دو سو توپون کے گولے ختائیون کی طرف
سے چھ گھنٹے تک بے طرفۃ العین سر کنے کے ان چند آدمیون پر ساون بہادون کے مینہ کی طرح برسے
لیکن ایک شخص ہماری طرف کا مجروح ہوا اور اتنے گولے سمندر مین گرے کہ دریا کا تلا آہنی ہوگیا ہوگا
غرض اوس ٹیکرے تک سنت کا بھی کوئی گولہ نہ پہونچا کہ اتنے مین قریب دوپہر کے چار جہازون نے دریا کے
مشرق پہلو کی گرھیون کے مقابلہ مین لنگر گولہ مارنا شروع اور تین جہازون نے مغرب کے کنارے
کے قلعہ کا سامنا اوسی طور سے کیا اور باقی بحر نے شمال کے قلعون کی توپون کا جواب دیا اسی
بیان سے ظاہر ہے کہ ختائی قلعے تین طرف سے تھے اور بحر انگریزی بیچ مین یعنے وسط نقطہ دائرے
کے اور یہ مثل مرکز کے واقع لیکن باوجود ہزہا چند گولے کے جو بعض جہازون پر آن لگے باقی خالی گئے
غرض گھنٹے بھر مین انگریزی توپون نے ایسا کام کیا کہ دو چار گولے جو نشانے پر آتی بھی تھے رک رک
آنے لگی تب سر فلمنگ سن ہوس صاحب بہادر صرف تین سے بہادری سپاہ اور گورون کو لیکر
آننگ ہیی کے قلعے کے کنارے پر اوترے اور فصیلون پر چڑھنے مین زیادہ مزاحمت بجز ایک
مقام کے نہ پائی اور اوس مقام پر ختائی امیر البحر کوانگ صرف کئی بہادر کو لیے قدم بھر جیتے جی نہ ہٹا
اور اوس مردانگی سے مقابلہ کیا کہ ہماری فوج سے بے ساختہ واہ واہ کی صدا اوٹھی اور اوسکی دلیری ایسی
پسند آئی کہ جب بعد اختتام لڑائی دوسرے روز کوانگ کے دوست و یگانون نے اوسکی لاش کو ڈھونڈھ کے
نکالا اور صندوق مین رکھکر دفنانے کو چلے تو سلامی کی توپین انگریز کے جہازون سے چھوٹین اور
اور نشان نصف مستول تک موافق اوس دستور کے کہ کسی جلیل القدر کی میت مین ہوتا ہے لٹکایا گیا بہتی
بڑی دلیل انگریزون کی قدر دانی کی ہے اور یہ بات کچھ اون لوگون پر موقوف نہین کیونکہ اس وضع کی
طبیعت سب بہادرون کی ہوتی ہے خواہ کسی قوم خواہ کسی مذہب اور رنگ و روپ کے ہون البتہ

اگر اوس سے خطائی واقف ہوتے تو ہزاروں آدمی جو بعد لڑائی کے گرفتاری کے خوف سے ڈوب مرے بچ جاتے لیکن چونکہ دستور ہے کہ آدمی جیسا خود ہوتا ہی ویسا ہی اورونکو جانتا ہی اون خطائیون نے یہی سمجھا کہ انگریز بُری طرح سے پیش آوینگے اور عذاب سے ہمارے جاوینگے حالانکہ جیسی انگریز کی جرأت اور حکمت کا شہرہ ہی اوس سے زیادہ اونکی رحم اور کرم کا آواز ہے الغرض آننک ہئی کا قلعہ اس طور سے ہاتھ آیا اور میجر پراٹ صاحب نے قلعہ شالی وآن ٹانگ پر ڈیڑھ ہزار خطائیون کو شکست دیکر نشان انگلستان کا بلند کیا اور جب اسی طرح سے بوگ کے تمام قلعے فتح کیے گئے اور سوا اون خطائیوان کے جو میدان جنگ پر خواب و اپسین مین پڑے رہے باقی سب پریشان ہوکر بھاگے اور نمیسس جہاز نے ٹمبکاک کے قریب جو معسکر خطائی تھا اوس سے چینیون کو بم کے گولون اور چھرّون سے بھگا دیا اور اوس جا پر ایک دشمن بمقابلے پر نہ رہا لیکن خبر پونہچی کہ اوس جگہہ اور ھوام تو کے درمیان ایک مورچہ خطائیون نے نہایت مستحکم کر کے دو ہزار فوج اور سو اسی توپون سے آراستہ کیا ہے بغرض ستائیسوین تاریخ کو کپتان ہربرٹ صاحب پانچ جہاز اور دو دخانیون کو لیکر وہان پونہچے اور خطائیون نے بڑی جوانمردی کی اور برابر چوبیس دیر تک چلین لیکن بہادری سے سپہ گری کے بیکار رہے اور اسی جہت سے باوجودیکہ خطائی خوب لڑے لیکن آخر پسپا ہوئے غرض اس شکست سے خطائی سخت متحیر ہوے کیونکہ یہہ فوج چیدہ اور جنگ آزمودہ تھی اور صوبہ ہونان سے مخصوص اسیواسطے منگوائی گئی تھی کہ انگریز کو شکست دیوین لیکن جب یہہ ٹھہر گئے سمجھے کہ اب حکمت عملی سے اونکو زک دینا چاہیے چنانچہ پھر اونھون نے مصالحے کی بات کہلا بھیجی اور کپتان ایلیٹ صاحب کی آنکھون میں خاک ڈالی اور مطابق اوسی سادہ دلی کے جو صاحب مین کئی دفعہ پائی گئی اونھون نے جنگ کی امتناع چار روز کے لیے کروادی اسی عرصے مین یعنے مارچ مہینے کی دوسری تاریخ کو میجر جنرل ھیوگاف صاحب بہادر وہان پونہچے اور افواج خشکی کے سالار ہوے اور یہہ وہی بزرگ تھے جو بعد اسکے لارڈ گاف ہوے اور فرنگستان کی لڑائیون کی ناموری کو سکھون کو کئی دفعہ شکست دیکے اور آخر ملک پنجاب کو فتح کر کے زیادہ کیا اور اونکی مرضی کے مطابق اگر کپتان ایلیٹ صاحب عامل ہوتے تو خطائیان کی نقرہ بازیون کیطرف التفات نکرکے برابر اونکو شکست دیتے ہوے شہر کانٹان مین فتح کا نشان بلند کرتے لیکن تیسری مارچ کو حاکم کانٹان نے آن کر ایسا افسون اونکے کان مین پڑھ دیا کہ چار روز تک

بحر انگریز کا لنگر نہ اوٹھا اور سوا اسکے صلح کی واقع ہونیکا یہان تک یقین ایلیٹ صاحب کو ہوا کہ بے تامل
اوٹھون نے پان سے سپاہی جو بنگالے کی پلٹنون سے تھا مین لڑنے کو اپنی خوشی سے آئے
تھے رخصت کر دیے اور ایسے وقت مین ایک تو تھوڑی سی فوج انگریزون کی تھی ہی تھی اور بھی کم
ہو گئی غرض چوتھے روز اس خواب غفلت سے صاحب کی آنکھہ کھلی اور ساتوین مارچ کو پھر اس امر کی
اوٹھون نے شہرت دی کہ ختائیون نے دغابازی کی اور اپنی فرصت تدبیر صلح کے لیے تھین مانگی
تھی غرض لڑائی جو پھر شروع ہوئی چینی گڑھیان دریا کے دو کنارے پر انگریزی بحر کو شکست دینے کے
لیے مکاؤ سے کانٹان تک اس قلیل عرصے مین بنائی گئی تھین ایک بعد دوسرے کے فتح کی گئین
اور سمندر کی راہ سے گئی جہاز شہر کانٹان تک پونہچا اور نمیسس آہنی دخانی کشتی نا و لیکر دوسری طرف سے
ایک نالے کی راہ سے گیا اور تن تنہا سات گڑھیون کو اوسیطرح سے مسمار کر کے جیسا لڑکے چونٹی
کی مانند کو ٹھوکرون سے گرا دیتے ہین وہان کی بالکل توپون کو جو سو سے زیادہ تھین چھین کر بحر
دانی مین لوہے کی میخ مار کے غرق آب کرنا اور نو جنگی جنگ پر تباہی لاتا شہر کانٹان مین آن پہنچا
اور اس لڑائی مین ایسا ایسا کام اوس نے کیا کہ خود انگریزون کو تعجب ہوا حالانکہ کمتر کوئی بات ہے
جس سے ہم لوگون کو تعجب ہوتا ہے چنانچہ فرنگ کی حکمت نے یہ یہ تماشا دکھلایا ہی گویا حیرت کا لفظ
لغت سے خارج کر دیا گیا ہی اور ختائیون کا دم اوسکے دیکھتے ہی خفا ہو جاتا تھا اور اوٹھون نے
جب ملاحظہ کیا کہ بغیر کھینے یا بادبان اوٹھانے یا اور طرح سے ظاہر کوئی قصد کرنے کے خود بخود یہ جہاز
ہوا اور دھارے اور جوار بھاٹے کی سمت کے خلاف جدھر چاہتا بے تامل چلا جاتا ہے
اور دشمن کی صورت دیکھتے ہی نیے پروا غنیم کی کثرت یا قلت سے طرفۃ العین مین توپ چلا کر تباہی اور آن کی آن
مین مارے گولون کے اندھا بنا کے چار سو پریشان کر دیتا ہے اور پناہ گیر ہونے کی فرصت نہین
دیتا ہی سوائے اسکے عمیق پانی یا کم پانی سمندر یا دریا یا ندی یا نالا اوسکے نزدیک سب یکسان ہی یہانتک
کہ کھیتون کے ہاتھ بھر پانی مین دشمن کو رگید کے چھوٹے چھوٹے کر ڈالتا ہی یہ حال دیکھکر ختائیون نے
اوس دخانی کا نام بچہ شیطان رکھا چنانچہ اب تک اوسکا چرچا رہتا ہے اور حقیقت ہے کہ دخانی نے اپنی

جگہ پیونچکر ختائیون کی بجرون اور گڑھیون کو شکست دی اور نقصان کیا ہی کہ اوسکے ناخدا کپتان ہال
صاحب بہادر کو عہدہ میر بحر کا اگر دیا جاتا تو اوسکی شجاعت اور علم جہاز رانی اور چستی اور چالاکی اور عقل اور
تجربہ کاری کے مقابل مین شبہ کم ہوتا اور اگرچہ اونکو یہہ پایہ ضابطہ کے رو سے نہین مل سکتا تھا اور
نہین ملا لیکن شاد باش جو خاص و عام ادنی سپاہی سے امرای لشکر اور ملکہ انگلستان تک نے کہا
یہی کیا کم ہی بلکہ ایسی طبیعت کے شخص کے دانست مین اتنی قدردانی بخشش سلطنت سے زیادہ ہی الغرض
تیرہ دن کے بیچ مین انگریزون نے مقابلے کے تمام دشمنون کو صاف کر کے شہر کانٹان کے
سامنے لنگر کیا کہ اتنے مین بدستور سابق پیغام صلح کا ختائیون نے پھر بھیجا اور الیٹ صاحب نے باوجود
اتنے تجربون کے پھر قبول اوسی شرط پر کیا کہ تجارت پھر شروع ہووے اور اگرچہ مثل مشہور ہے کہ بینیا بر اچھا
ہوتا ہے چنانچہ لفظ بینیا پن جزرسی کی تعریف مین مستعمل ہوتا ہے لیکن اس بزرگ مین خلاف قاعدۂ عام
کے بیوقوفی اور بینیاپن کی حالت مساوی تھی اگر آگے سے تجربہ نہ بھی ہوا رہتا تو عین اسی معرکے مین
دو ایک امر ایسے وقوع مین آئے کہ بجز الیٹ صاحب کے تمام لشکر کے لوگ ادنی سے اعلی کو یقین کلی ہوا
کہ تدبیر کر کے دغا دینے کے لیے مصالحے کا امر درپیش کیا گیا ہی چنانچہ فرمان فغفوری کشن کی معزولی
اور ایک شخص مسمی یانگ کی بحالی کے باب مین صادر ہوا اور کشن کے دوسرے قصورون سے بدتر
یہ ٹھہرا کہ الیٹ صاحب کے ساتھ صلح کی گفتگو اوس نے کی تھی سوا اسکے ایک تاتاری لشیان نامی جو چین کے
فوج خاص سے چیدہ سالار مقرر ہو کر یہ حکم پا کر یانگ کے ہمراہ آیا کہ جاؤ اور ایک باغی یعنی انگریز کو باقی نرکھو
اور خبر یہ ہوئی کہ قبل حکم شہنشاہی پہونچنے کے نینگ پو مین جو انگریز سب مقید تھے چھڑا لے
لائے گئے تھے ورنہ اونکی بڑی خرابی ہوتی کیونکہ فغفور نے حکم کپتان آنسٹروتھر صاحب
کے سر کاٹ ڈالنے کا بھیجا اور حالانکہ اوس شہر کے حکام کو اس صاحب نے اپنی
خوش طبعی خصوص مصوری سے نہایت راضی رکھا تھا اور سبھون کی تصویر کھینچ کھینچ کر
اپنے سے مالوف بہت کیا تھا لیکن اون لوگون کو یہہ مقدور نتھا کہ بہت کو راہ دیکر
حکم فغفوری پر عامل نہوتے اس اس طور کے امرون سے سب پر ظاہر تھا کہ شعبدہ

مصالحہ کا صرف ٹنگار کی ٹٹی تھا تاکہ اوسکے پیچھے بیٹھکر نشانہ بخوبی کیا جاوے لیکن صاحب کو ویرا ونکی باتون نے مثل افسون کے اثر کیا اور بیسوین ماہ مئی تک ان لوگون کو پھر مہلت ملی اور اودھر وے جنگ کی طیاری مین معروف رہے ادھر کپتان صاحب سب کچھ بھول بھال کر چاہ کی خرید مین تن من سے مشغول ہوئے

القصہ اکیسوین تاریخ کو اونھون نے اشتہار دیا اور انگریز اہل تجارت کو شہر کانٹان کے قریب جانے کو منع کیا اور دس بجے اوسی شب کو ختائیون نے کئی ایک بیڑہ باندھ کے اور اوسپر بتنور سوزندہ مصالحہ بھر کے بحر انگریزی کے رخ پر بہا دیا لیکن اس چالاکی اور ہوشیاری سے انگریزون نے اوسکے رخ کو بدل دیا کہ اپنے نقصان ہونے کے سوا اون بیڑون نے بہت سے ختائی جنگ کو جلا دیا سوا اسکے معاً ان بیڑون کے چھوڑنے کے ختائیون نے ایسے ایسے مقام سے گولہ مارنا شروع کیا جہان کسی کو گمان گرھی یا توپ کے ہونے کا نہ تھا اور بڑے بڑے جوگھٹون اور بیڑون پر توپین لگا کے بحر انگریزی کے مقابل آئے اور دفعتہً گویا دوسری جنگ جنگی نمود ہوئے لیکن ہنیس و دخانی نے صبح ہوتے ہی اونپر حملہ کیا اور تین گھنٹے مین نصف سے زیادہ کو غرق آب کر دیا اور باقی کو ایسا بھگایا کہ پتا نہ لگا اسی عرصے مین تین اور جہاز انگریزی نے شامین کے قلعے والون کو مار کے لو نکے بھگا کے توپون کو چھین لیا غرض چوبیسوین تاریخ تک فوج اور بحر انگریزی باد تند کے سبب جمع ہونے پائین اور یہ وقت فرصت پاتے ختائیون نے انگریزی تجارت کی کوٹھی کو جو شہر کانٹان مین تھی ایسا لوٹا کہ ٹھکانہ چھوڑا مگر انتقام کا دن چار ہی پانچ روز میں پہنچا کیونکہ پچیسوین تاریخ کو قصبہ ننگھای کو فتح کر کے کوئی گیارہ بجے دن کو فوج انگریزی کی چار تقسیمین کی گئین اور ایک ایک حصہ کو حکم اون چار قلعون کو فتح کرنیکا ملا جو شہر کانٹان کی حفاظت کے لیے فصیلون کے قریب واقع ہین حاصل یہ کہ گھنٹے بھر کے عرصے مین انگریز کا نشان چارون کی برجون پر پہنچا حالانکہ ختائیون نے چندے دلیری سے کے ساتھ سامنا کیا غرض یہان جب دخل ہوا تو معسکر ختائی پر جو کوئی پاؤ کوس کے فاصلے پر نہایت مضبوط قلعبندی کے ساتھ کثرت سپاہ اور توپخانے سے آراستہ تھا حملہ کیا گیا اور صرف دو گورے کی پلٹنون نے ایک ہی دھاوے مین بارود کے اندر اپنے کو پہنچایا اور بدستور ختائیون کو بجز بھاگ جانے کے چارہ نملا اگرچہ گولہ اندازی اونھون نے جیسی چاہیے کی

اور شہر کا نشان کی توپون نے زنجیری گولہ اور چھرا علے الحساب مارا۔
— یہ سب مقام جب ہاتھ لگا گویا کانتان فتح ہوا کیونکہ گولی بھر کے ٹیپے پر شہر کی چار دیواری اور
قلعہ بندی تھی اور قلعون کی توپون کا منہہ اگر خود ختائی اہل قلعہ شہر کیطرف پھیر دیتے تو مسمار کر ڈالتے
چہ جائیکہ انگریزون کو ایسا موقع ملے چنانچہ جو نہین اونکا دخل وہان ہوا ایک ماندرین نے سفید نشان علامت
صلح وامان کا اوڑایا اور لارڈ گاف بہادر کے قصد کو موقوف رکھا اتنے مین آفتاب غروب ہوا اور
صبح تک عوض لینا اوس شہر سے جہان اہل فرنگ کو بار بار اور خواہ مخواہ اور بے بسی کے سبب سے
ذلت و تنگ و رنج اوٹھانا ہوا تھا موقوف رہا اس عرصے مین شہر کے ہزار ہا بلکہ لاکھون باشندون نے
کچھ کچھ نقد و جنس لیکر راتون رات فرار کرنا شروع کیا اور اون عورتون نے پردے کے باہر قدم رکھا
جنکا سایہ اپنے دروازے کی دہلیز پر بھی کبھی نہ پڑا تھا بڑی ہل چل دنی اور اعلیٰ کے گھرون مین پڑ گئی
اور پریشانی سب کے عائد حال ہوئی آخر کار جو نہین فجر کی سپیدی نظر آئی اور ادھر سے تیاری حملے
کی ہو رہی تھی کہ ماندرینون نے فصیلون پر آکر واسطہ خدا اور حضرت عیسیٰ کا دیا کہ ایک روز کے لیے جنگ
موقوف رہے تا وقتیکہ جواب اوس پیغام کا نہ آوے جو کپتان ایلیٹ صاحب کے نزدیک بھیجا گیا تھا اگر
اس بات کیطرف التفات نکی جاتی اور چھرون کی دو ایک باڑھ سے شہریون کو کیفیت انگریزی گولہ اندازی
کی معلوم ہوتی تو بار دیگر کے لیے اونکو عقل ہوتی اور اگرچہ یہ امر خلاف قاعدہ جنگ کے درمیان دشمنون کے
ہمیشہ متصور ہے لیکن ختائیون نے کئی دفعہ ایسی دغابازی کی تھی کہ اونکی نسبت مین ایسی رسم کو راہ دینی نامناسب
القصہ جنگ ایکروز کے لیے موقوف رہی اور دوسرے دن ستائیسوین تاریخ کو سب سامان لڑائی کا تیار
تھا یہانتک کہ مشعل توپون کی جل چکی تھی کہ اتنے مین پروانہ ایلیٹ صاحب کا آن پہنچا اور اوسکا مضمون یہ
تھا کہ تین شرط کے ساتھ صلح ختائیون سے ہوئی اول یہ کہ چھہ روز کے اندر تین ماندرین جو لڑائی کے
انجام کار کے لیے فغفور کے یہان سے بھیجے گئے اونکے ساتھ جتنی فوج آئی تھی جو صوبہ کوانگ تنگ
کے متعلق نہتھی شہر سے رخصت ہو کر تیس کوس پر جا رہے اور ادھر قدم نہ اوٹھاوے دوسری یہ کہ
ایک کرور بیس لاکھ روپیہ زر تاوان ہفتے روز کی میعاد مین سرکار انگریز کو دیا جاوے اور تیسری یہ کہ

جب تک ان دونون شرطون پر عمل کیا جاوے فوج انگریزی اسی جگہہ پر مستعد رہے اس واہیات وضع کی
عہدنامہ کو دیکھکر تمام انگریز نہایت ناراض ہوے لیکن مجبور تھے چپکے رہے کیونکہ اگرچہ امراے فوج اور حکمی کے
رتبے اور کپتان الیٹ صاحب کے پایے مین زمین و آسمان کا فرق تھا لیکن کپتان صاحب قبل سے
سفیر شاہ لندن کے تھے گویا بادشاہ کی جا پر متصور تھے اوس باعث سے اونکے حکم کے تابع
سب تھے غرض چار روز صلح کے نہین گذرے تھے کہ دفعتہً کوئی پندرہ ہزار ختائی دور سے دکھائی
دیے کہ غول باندھے اور شور کرتے اور نقارہ اور ڈھول بجاتے اور شیخی سے اچھل اچھل کے پیترا بدلتے
اور بکر کود کودتے لڑائی کے قصد سے چلے آتے ہین اور چونکہ خبردارون نے خبر پہنچائی تھی کہ انگریز
کی فوج کل بائیس سو سے زیادہ نہین ہے اونہین ان لوگون کے شکست دینے بلکہ پائمال کرنیکا
ایسا غرور پیدا ہوا تھا کہ مارے خوشی کے کلیل کرتے بڑی ڈھٹائی سے مقابلے کو آئے یہ حال
دیکھتے ہی لارڈ گاف بہادر نے سینتیسوین پلٹن مندراجی سپاہی اور انچاسوین پلٹن سے گورے کی
ایک کمپنی کو سامنے بھیجا حاصل یہ کہ بندوق کی چار پانچ باڑہ مارتے ہی ختائی پسپا ہوے
اور جیون جیون فوج انگلشیہ آگے بڑھی اونکی سپاہ پیچھے ہٹی آخر ایسی شکست کامل اونکو ہوئی کہ
ڈیڑہ ہزار لاش میدان جنگ مین رہگئی اور کوئی پانچ ہزار سے زیادہ آدمی سخت مجروح ہوے
اور باقی جدھر سے آئے تھے اودھر ہی بھاگے اگر تعاقب کیا جاتا تو کئی ہزار کا قصہ فیصل ہوتا
لیکن لارڈ گاف نے رحم کھاکے اور مسٹر وگرگ کی لڑائی سمجھ کے پیچھا کرنے نہ دیا غرض یہ غول
ختائیون کا جو نہین پریشان ہوا دوسرا ایک مجمع کوئی چھ ہزار آدمیون کا پہاڑ سے اوترتا نظر آیا
اور اوسی وقت طوفان آیا اور بادل نے گرکنا او منہہ نے برسنا ایسا شروع کیا گویا ختائیون
کا ساتھ دیا کیونکہ باروت جو بھیگی تو اکثر بندوق بھک کھاکے رہگئی اور بجز سنگین سے لڑنے کے دوسری
صورت نہ پائی یہ حال دیکھتے ہی ختائیون کی جرأت بڑھی اور قریب آن آن کر علم برچھی تو مارتے
ہی تھے ایک اور طرح کے حربہ کا استعمال کرنا شروع کیا جس سے زیادہ لوگ متحیر ہوے اوسکی
صورت یہ تھی کہ لمبی سی چھیب مین لوہے کی انکسی مثل پنی کے لگی تھی اونہی سے اول

سب کی پوشاک کو گرفت کرکے تین چار ختائی ملکے اوسے اپنی طرف کھینچ لاتے تھے اور
تلوار سے سر کاٹ ڈالتے تھے اسیطرح سے کوئی ڈیرہ سو آدمی انگریز کے مارے گئے آخر کو جب
لارڈ گاف نے دیکھا کہ سب بندوقین نکمی ہو گئین اور اسیطرح کے بنی کے کھیل مین لوگ نقصان
ہونے لگے ہلے کا حکم اونکو دیا تب ختائی پس پا ہوے اور آدھ گھڑی کے بعد بے تحاشی بھاگ گئے
اس حملہ کے قبل مندراجی سپاہی کی سینتیسوین پلٹن کی ایک کمپنی قریب ساٹھہ سپاہی کے اور تین انگریز
افسر کو لارڈ گاف نے چھبیسوین پلٹن کے گورے کے ساتھہ باہم ہونے کے لیے بھیجا اس عرصے
مین اور فوج انگریزی نے ہلہ کیا اور ختائیون کے تعاقب مین دور نکل گئے اور یہہ کمپنی راہ بھول گئی
کیونکہ پانی کی بوچھار اور آندھی سے کچھہ سوجھتا نتھا اور اس دھان کھیتی مین سیلاب ایسا ہوا کہ نشان
سب ڈوب گئے اور اس ٹوٹے مین کسیکو کچھہ خیال نرہا کہ کس رخ سے آئے تھے اور کدھر کو جاتے ہین
کہ اتنے مین دیکھتے ہین کہ کوئی تین ہزار ختائی ایکطرف سے آن پہونچا اور اپنے گروہ کو کثیر دیکھکر
حسرات مچاتے اور کلیل کرتے اور انواع طرح سے دھمکی دکھاتے چارون طرف سے گھیر لیا اسی عرصے مین
پانی جو دم بھر کے لیے رکا سپاہیون نے تین چار باڑھہ متواتر اس نشانے کے ساتھہ ماری کہ ختائی
پیش قدمی سے دباتے ہوے چلے آتے تھے رکے لیکن پھر جو پانی برسنے لگا ایک پتھر کلا بھی کام کا
نرہا اور اوسی روز کے تجربۂ سنگین سے ثابت ہوا کہ پتھری والی بندوق کی کچھہ حقیقت ٹوپی دار بندوق کے
سامنے نہین ہے اور اگر دوسری کوئی فوج ہوتی تو لامحالہ یا امان مانگتی یا پیٹھہ پھیرتی لیکن انگریز کے
قواعد جنگ اور ضوابط ایسے معقول ہین کہ یہہ ساٹھہ سپاہی تین ہزار سپاہی سے مطلق خائف نہوے اور
ویسے ہی دلجمعی کے ساتھہ کھڑے رہے جیسا کہ ایام صلح مین اپنے اردو کے سامنے صبح و شام کو مشق
قواعد کرتے ہین اور تین انگریز افسر ہاڈفیلڈ صاحب اور برکلی اور ڈیرو صاحب نے ان جوانون کی چوکھی
صف باندھی اور چارون طرف کی چوٹون کا جواب دیا اور کام ان بہادرون نے یہہ کیا کہ بندوقون سے
بھیگا تو تا نکال اور گھٹنے بھر پانی مین تو کھڑے ہی تھے اوسمین بندوقون کو دھو دھو کر اور اپنی پگڑی جو
وردی کی ٹوپی کے نیچے تھی اوسے پھاڑ پھاڑ کر نال کو خشک کرا اور ٹوپی کی آڑ مین بوچھار سے بچا کے

دوسری باروت سے گولی بم کے دشمنوں کے سرداروں کو مارتے تھے اور سنگین سے اون جو تو
جواب دیتے تھے جو قریب آن کر خطائی مارتے الغرض کوئی ڈیڑہ گھنٹے تک حال یہی رہا کہ یہ چند آدمی
بیچ مین اور وہ ہزارہا غنیم چارون طرف دس بارہ قدم کے فاصلے پر شور قیامت برپا کیے نیزہ بلم
مارتے رہے اور اگر ایک بھی حملۂ مردانہ کرتے تو انگریز کا ایک آدمی نہ بچتا کیونکہ جب ادھر ساٹھہ اور ادھر
تین ہزار تھے تو حساب صاف ہے کہ ایک کے اوپر پچاس تھے اور حملے مین بہت مارے جاتے تو
ایک کے ہاتھہ سے ایک گرتا باقی انچاس تو کفایت کرتے لیکن بزدلون کو کہان یہ سوجھتا ہے اون مین ہر
شخص یہی جانتا ہے کہ اگر آگے بڑھا تو مین ہی مارا جاونگا اور دوسرون کو چھوڑ کے اودبدا کے مجھی کو صاف
کرینگے اور یہی وجہ ہے کہ اکثر ایسا ہوا کہ ایک بہادر نے سو آدمی کو روک رکھا خیر جب ختائیون نے
دیکھا کہ برابر کی لڑائی مین یہ ساٹھہ شخص سب پر بھارے تھے بعض جو سب بودون کے بودے تھے
ایک توپ کی فکر مین گئے اور ڈھونڈ کے لائے اور کوئی پچاس قدم کے فاصلے پر اس ڈھب سے
لگایا کہ اگر بے نشانہ باندھے بھی یون ہی اندھا دھند مارتے تو اون چند آدمیون کو ایک لمحے
مین صاف کر دیتے تب تو اون بہادرون کو خوف ہوا کہ اس توپ کا جواب ایسی تنگ جگہہ مین دینا
دشوار ہے اب اور چارہ نہین بجز اس کے کہ حملہ کرکے توپ کو چھین لیجیے یا اسی قصد مین مرجائیے یہ
سوچ کر ہاڈفیل صاحب ویسے ہی حکم دینے پر تھے کہ ایک صدا بلند ہوئی اور دو کمپنی جہازی سپاہ
کی جو اون لوگون کی تلاش مین بھیجی گئی تھی نظر آئی عجب طرح سے حافظ حقیقی نے یہ مدد بھیجی اور عجب وقت
مین پہنچی کہ کوئی صورت دم بھر بچنے کی باقی نہ تھی الغرض ان گورے پیادون کا سامنے آنا اور باڑہ
مارنا تھا کہ ختائی بدستور بھاگ گئے ٭ باوجودیکہ اہل چین نے باربار دغا دی تھی اور اونکی باتون کا
مطلق اعتماد نتھا اور یہ بھی ظاہر تھا کہ اگر حکم شہر کا نشان پر یلہ کرنیکا دیا جایگا تو دولت انبوہ دیکر خطائی امان
مانگینگے لیکن اپنی وضع راستی کی جو انگریزون نے ہمیشہ رکھی ہے اور وہ زیادہ تر باعث اونکے
بخت اور اقبال کے رونق کا ہے اوسکے خلاف مطلق وقوع مین نہ لائے اور جو نہین کرور روپیہ
فدیہ کے روپیون سے وصول ہوا لشکر انگریزی جہازون پر سوار ہوکر جزیرہ ھانگ کانگ مین

مقیم ہوا ٭ اسی عرصے مین لندن سے خط آیا کہ ملکہ وکٹوریہ اور وزرای انگلستان کو کپتان لیٹ
صاحب کا رویہ اور طریق پسند آیا گو ابھی معلوم ہوا کہ سفارت کے عہدے سے اونھین معزول کر کے سر ہنری پانٹنجر
بہادر کو جنہون نے حیدرآباد سندا اور دوسرے کئی مقام پر ہندوستان مین بڑا نام کارگذاری اور مدبری
کا پیدا کیا ہے اوس عہدہ جلیل القدر سے سرفراز کیا گیا اسی جہت سے جون مہینے کی پہلی تاریخ سے
اگست مہینے کی دسوین تک تاوقتیکہ نیا سفیر نہین پہنچا تھا کوئی امر قابل ذکر کے وقوع مین نہ آیا بجز اسکے
کہ بڑا طوفان جسکو ختائی زبان مین ٹیفون کہتے ہین اور جسکا سال مین کئی دفعہ بحر مشرق اور ختائی سرزمین
آنا واجبات سے ہے اوسی زور وشور سے آیا جس کا ایک شمہ راقم نے جلد اول مین
بیان کیا ہے اور اوسمین انگریزون کا بڑا نقصان ہوا اور کپتان الیٹ صاحب اور سر گارڈن بریمر امیر البحر
جہاز پر مکاؤ سے آتے تھے کہ راہ مین یہ طوفان ملا جو کچھ بہر مقدور ہو سکا جہاز کو تباہی سے بچانے
کے لیے کیا گیا لیکن علم ناخدائی ایسے ایسے مقام پر صرف ہونے سے حاصل اتنا ہے ہوتا ہے
کہ انسان کی قدرت اور حکمت کی بیکاری کا ایسا تجربہ ملتا ہے کہ محض لاپروا اور بیہودہ شخص کو بھی خدا
یاد آتا ہے ٭ اکیسوین جولائی کو اس گردباد نے جہاز کو اپنے دامن مین لپیٹ کے دوسرے روز
کنارے پر ایسا پٹک دیا کہ ایک تختہ ثابت نہ رہا بڑی خرابیون سے تیس شخص بچے اور جب سمندر کے
نہنگ کے دہن سے مثل یونس کے نکلے ختائی مچھوے جو کنارے پر ملے اونھون نے سب کا
کپڑا لتا چھین لیا بلکہ قصد مار ڈالنے کا کیا کہ اتنے مین قضیہ اتفاقی سے ایک شخص چینا آگیا جو کپتان الیٹ
صاحب سے واقف تھا اور اوس نے چھ ہزار روپیہ کا انعام قبول کروا کے دو ڈونگے پر چار انگریز
یعنی سر گارڈن بریمر اور کپتان الیٹ صاحب اور دوسرے دو صاحبون کو چڑھا کے مکاؤ مین
پہنچا دیا لیکن وہان پہنچتے پہنچتے تک بھی سلسلہ خطرہ باقی رہا کیونکہ راہ مین ختائی جنگی ملا اور اوس
ناخدا نے ڈونگے والے سے پوچھا کہ کیا لیے جاتے ہو اوس نے بے تامل جواب دیا کہ چانول
اور چونکہ انگریز کشتی کے تلے چٹائی اوپر سے اوڑھے لیٹے ہوے تھے بچ گئے ورنہ اگر ذرہ سا
بھی شبہہ ہوتا تلاشی مین کیا معقول تین شکار ماندرینون کے ہاتھ لگتے کہ بے لڑائی بھرائی

یاتر دے کیے انگریز کے کیسے بڑے سردار مفت قبضے مین آتے غرض موجون اور ڈکیتون سے خصوصاً
ماندرینون سے جو دونون خطر سے زیادہ تھے کیونکہ سمندر کی بیرحمی اور ڈکیتون کی خودغرضی اون
مین باہم تھی یہ لوگ بچ کے مکاؤ مین آئے اور اون ملاحون کو قول و قرار کے علاوہ جیسا چاہیے تھا خوش کیا
القصہ نئے سفیر سر ہنری پانٹجر اور نیا امیر بحر سر ولیم پارکر کے وارد ہوتے ہی طیاری شمال
کی طرف جانے کی ہوئی اور بیسوین اگست کو سارا سامان مہیا ہوا اور تمام بحر و فوج جزیرہ ایمائی کے
سر کرنے کو روانہ ہوئی اور چھبیسوین کو وہان لڑائی ہوئی جسکا حال جلد اول مین مبین ہے
حاصل یہ کہ یہان بھی بدستور فتح پائی اور پانسے توپون کے قریب غرق آب یا اور طرح سے
نقصان کی گئین غرض یہان پر ساڑھے پانسو سپاہی اور تین جہاز حفاظت کے لیے چھوڑکر
بحر انگریزی پانچوین ستمبر کو جزیرہ چوزان کیطرف چلی اور وہان پر ایسی قلعہ بندی نظر آئی کہ سب کو
حیرت ہوئی اور اگرچہ صرف سات مہینے انگریزون کو چھوڑے ہوئے گذرے تھے لیکن اس عرصہ قلیل مین
مین ایمائی کی قلعہ بندی کی طرح یہان پر کوس بھر تک اونھون نے گڑھیان بنائین تھین اور
قریب دو سو توپون سے آراستہ کی تھین اور ایسی جلدی مضبوطی جو دیکھنے مین آئی سب کو یقین کلی
ہوا کہ دیوار خطا اور نہر خطا کے عرصہ قلیل مین تیار ہونے کی روایت درست ہے + ساحل دریا کے
علاوہ جتنے ٹیلے اور ٹیکرے قریب واقع تھے سب پر توپین اس انداز سے چڑھین تھین کہ اگر خطائیون
کو گولہ اندازی کا کچھ بھی شعور ہوتا تو کیا مجال تھی کہ ایک جہاز اوس مہلکے سے ثابت گذر سکتا سوا اس کے
دریا کے دھارے ایسے بینڈے تھے کہ چھتیسون رخ بہتے بہنے تنکے کے ٹکڑے ہو جاتے
تھے اسی جہت سے پچیس روز جہازون کو اس منزل کوتاہ کے طے کرنے مین لگے اور پہلی
اکتوبر تک لڑائی نہین ہوئی غرض اوس روز لارڈ گاف بہادر بندرہ سے سپاہ کی ایک تقسیم اور ہزار
سپاہ کی دوسری تقسیم کشتیون پر چڑہا کے کنارے پر اوترکر قلعے کی پہلو کی طرف سے ہلہ کرنیکا حکم
دیا چونکہ فوج انگریزی ہمیشہ ہر مقام پر بہادری کرتی ہے خواہ دشمن قلیل یا کثیر خواہ ہم قوم یا غیر کفو ہو
خواہ شب یا روز خواہ خشکی یا تری خواہ جاڑے یا گرمی مین مقابلہ ہووے اس لیے راقم اونکی جرأت سے بے

باب مین کچھ لکھتا نہین کیونکہ جب یہی خاصہ سپاہ انگریزی کا ہے اونکی بہادری کی تعریف کرنی ویسی ہی
زیادتی ہے جیسے حاتم کی تعریف سخاوت مین تھی غرض اس مقام پر گورے کی پچپن پلٹن نے جو کام
کیا قابل ذکر کے ہے چنانچہ ختائی فوج ایک ٹیلے کی چوٹی پر سے توپ اور بندوق سے بوچھار
گولیون کی کرتی تھی اور یہ پلٹن نیچے سے دھاوا مارکے اوپر پہنچی اور دشمن کو شکست دی باوجودیکہ
اوس عروج و صعود مین ختائی سر پر سے بے تحاشہ باڑہ مارتے تھے اور انگریزون کو ایک گولی
چلانے کا موقع نہ ملا الغرض لشکر شاہی اور سرکار کمپنی کی سپاہ ملکی اور انگریزی خشکی اور بحری نے
جو حق جوانمردی کا تھا ادا کیا اور تمام گڑھیون کو قبضہ کرلیا اور انگریز کا نشان فتح تو امان شہر شنگھائی
پلے تخت چوزان مین بلند ہوا بعد اسکے جب شہر ننگھائی کیطرف جو اوس جگہہ سے کوئی چوبیس کوس
دریاے ہینگ پو کے دہانے کے بائین کنارے پر واقع ہے جانا اور فتح کرنا منظور ہوا تو چار
سو سپاہی ننگھائی مین حفاظت کے لیے چھوڑکر ساتوین ماہ اکتوبر کو بحر انگلشیہ روانہ ہوئی اور صاحبان
میر بحر و فوج دو خانی پر آگے سے گئے تا دشمن کی قلعہ بندی کی مضبوطی اور سپاہ کی جمعیت اور
سامان جنگ کا حال قیاس کے رو سے اور جاسوس کے ذریعہ سے دریافت مین آوے چنانچہ
معلوم ہوا کہ شہر مین تین ہزار چیدہ سپاہ تاتار اور قلعے مین چار ہزار جوان کارزار کئی توپون کے
ساتھہ متعین ہین اور دور دور تک چارون طرف گڑھیان اور صدہا توپ و سپاہ ہین
اور دہانے پر بڑے بڑے ستون لوہے کے نوک والے دریا مین گاڑے ہوے اور موٹی
موٹی زنجیرون سے اون مین جعفری بندی کی ہوئی ہے اور دونون کنارے ختائی بحر جنگی توپون
اور سپاہ سے آراستہ موجود ہین غرض حفاظت کے لیے جو کچھہ کہ خشکی اور تری مین ضرور تھا
وہان دیکھنے مین آیا لیکن وہی خامی جو ہر جگہہ نظر آئی یہان بھی باوجود اتنے تجربے کے موجود
تھی اور وہی نقص عظیم جسکے واقع ہونے سے دنیا کی قلعہ بندی مثل لڑکون کے گھروندے
کے بیکار ہوتی ہے یہان بدستور تھا اور تا کہ کسیکو شبہہ نرہے کہ یہ نقص کیا تھا کہنا چاہیے کہ قواعد
جنگ کا رکن حفاظت پہلو ہے جیسا کہ ہلکتیے مین سر کی چوٹ اناڑی سے بھی سہل مین رکتی ہے

لیکن گر اور بلیا نچہ بجانا دشوار ہوتا ہے بعرض خطائی سب اپنے شہرون کے سامنے قلعہ بندی کرتے تھے
اور یہ خیال نکیا کہ اگر سامنے نہ آکے دشمن پانچ چار کوس پر اوتر اور کا وادیگر دہنین یا بائین کے آئینگے تو
سامنے کے مورچے کیا کرینگے پس اگر کچھ بھی قلعہ سازی کے علم سے واقف ہوتے تو دریائی دشمن
کے مقابلے کے لیے وہان پر گڑھی بناتے جہان ہیلا مارنے اور پایاب کرنے کی جگہ تھی
لیکن اون مقامون کو چھوڑ چھاڑ کر قصداً اغنیم کے لیے راہ رکھکر صرف زیر شہر مضبوطی کرتے تھے اور
اکثر یہی ہوا کہ جب جہاز سب گڑھی کے مقابلے مین آکر گولہ مارنا شروع کرتے تھے تو پیادہ لشکر پانچ
جگہہ دیکھکر فاصلے پر اوتر کر پہلو پر آن پڑتا تھا اور دونون طرف کی چوٹون کے سامنے خصوص جب
کہ اوسکے مارنے والے انگریز تھے بیچارے خطائیون کو بھاگتے ہی بن آتا تھا اور اسیطرح کی ناواقفیت
علم قلعہ بندی سے شہر کانتان کی لڑائی مین ظاہر ہوئی کہ حصار شہر کے قریب اور اونکی دیوار سے
بلند ٹیلے واقع ہین جن پر ہر چند کہ حصار ہین لیکن پھر بھی خوف ہے جیسا کہ ظہور مین آہی چکا ہے
کہ اگر دشمن اونمین دخل کرے اور وہین کی توپون کا رخ خود شہر کیطرف پھیر دیوے تو حصار شہر مین کونسی
صورت حفاظت کی ہے جب کہ زیادہ بلندی پر سے قلعے کے گولے شہر کے اندر نہایت سہولت سے
پونہچ سکتے ہین اور حصار کے گولے بہت مشکل سے اگر فصیلون کے کنگرے تک جائے تو جائے
چنانچہ اسی وجہ سے اہل فرنگ کے جتنے قلعے دیکھیے سب کی چارون طرف میدان وسیع کئی کوسون کے
پھیلے تک ہمیشہ رہتا ہے اور ادنی سا گھر تک وہان نہین بننے پاتا ہے جہان پر مطلق اندیشہ ہوتا ہے
کہ دشمن اوسکی آڑ سے سرنگ دوڑا سکتا ہے یا اور طرح سے فتح پاسکتا ہے + الغرض جنگ یانگ ہی
مین خطائیون نے اپنے طور سے جہانتک مضبوطی چاہیے تھی کی اور نوین تاریخ کو بحر انگریزی قلعہ بند
سے فاصلے پر لنگر کرکے شب بھر رہی اور صبح کو چار جہاز متعین ہوے کہ قلعے پر سامنے سے گولا ندازی
اور دخانیون کو حکم ملا کہ پہلو سے باڑہ مارین اور باقی پر فوج خشکی سوار ہوکر دہنے کنارے اوتر گئی غرض
جب امیر البحر نے اپنے جہاز کے مستول پر نشان جنگ بلند کیا جہازون نے خطائی بحر کا قصہ آناً فاناً
مین فیصل کر مزاحمت کی ٹٹی جو بیچ دریا مین کھڑی تھی توڑ تاڑ دہنے بائین کی گڑھیون کے لوگون کا

جواب قرار واقعی دیتے اصل قلعے کے سامنے جا پونہچے اور قیامت برپا کی اتنے میں ہماری فوج کی تین تقسیمین ہوئین اور تین طرف سے ختائی کے تینون معسکر پر چلین دو جگہہ پر تو ایسا کچھ کشت و خون نہوا کیونکہ فوج ختائی دو چار ہاتھ لڑکے لمبی ہوئی غرض تیسری جگہہ پر کوئی دس ہزار ختائی مورچہ باندھے کنارۂ دریا پر کھڑے تھے اور جب دیکھا کہ صرف پانچ سو گورے چار توپین لیے مقابلے کو آتے ہین شور کرنے اور چلانے اور بعضے مسخرے دونون ہاتھ سے تلوار پکڑ کر کودنے اور خوشی کے مارے ناچنے لگے کہ یہ جو کئی شخص آتے ہین ہم اتنے ملکر اونھین چٹنی کر ڈالین گے اسی خیال سے انواع طرح کی لطیف حرکتین جو عوام بنگالی اور راہی ہٹے کی چھونین اپس کی لڑکا فضیحتی مین کرتی ہین کرنے لگے کہ پہلو کیطرف سے کئی ٹیلو نکا اوٹ دیتے صرف ہزار گورے کئی توپین لیے ان پونہچے ان کو دیکھتے ہی مسخرے ختائی سب تو بیہوش ہو کر گر پڑے اور اکثر کی جتنی امید فتح کی تھی سب دل یاس جانکاہ سے ہو گئی اور صدہا کے ایسے چھکے چھوٹے کہ توپون سے صرف ایکدفعہ باڑہ مار کے دوبارہ کچھہ نکر سکے اور اونکی آڑین شل ہوکے بیٹھہ گئے غرض باقی نے دو پہلو پر دشمن اور پشت پر دریا موت کے آنے کی چارون طرف سے راہ اور اپنے محفوظ نکل جانے کی صورت منقطع دیکھکر تھوڑی یاس سے خوب لڑے لیکن کہانتک انگریزون نے ایسی ایسی باڑہ ماری کہ ایک گولی خالی نگئی اور لاش پر لاش ڈھیر ہوتی چلی کہ اتنے مین ختائی صف پھٹی تب پوری خرابی اوس گروہ کی ہوئی حربہ پھینک پھینک ہزارہا پانی مین دوڑکر ڈوب مرے اور کئی سے جو کشتی کے پل پر گرتے پڑتے پونہچے اور اوس پار بھاگ چلے اونکا پیچھا چند گورون نے کرکے سب کو مار کے پانی مین ڈال دیا بہتون نے پیش قبض سے اپنا پیٹ پھاڑ ڈالا اور اپنے کو ذبح کرنے اوس سردار فوج تاتاری چاہا جسنے فغفور کو سابق ایکدفعہ کہلا بھیجا تھا کہ اگر حکم خاقانی ہو تو وحشیان سوے میگون وحشم از دق یعنی انگریزون کو ایک ڈوری سے جال مین پھنسا کے اونکا گوشت گدون کو کھلا دیوی اور اونکی چمڑے سے فوج حضوری کیلیے پوستین بنوا دی غرض اوس مرد بزرگ کی ساری شیخی او

رونر نکل گئی لیکن جونہین اوس نے چھری گلے مین لگائی ایک انگریز نے ایسی ضرب تلوار کی ہاتھہ پر
ماری کہ چھری ہاتھہ سے گر پڑی اور دوسرے قیدیون کیطرح اوسکی مشکین باندھی گئین اور جب بعد
لڑائی کوئی پانچ سو خطائی کو صرف چوٹی کاٹکے مخلصی دی گئی اوسکو بھی اوسی حال سے رہائی ملی + ادہر
یہ خرابی پیادہ فوج کی ہو رہی تھی اوس عرصے مین جہازون نے اصل قلعہ کو ڈھا ڈالا اور پرزے پرزے
اوڑا دیا آخر الامر گیارہ نہین بجے تھے کہ فتح کا نشان چینگہائی کی فصیلون پر بلند ہوا اوسیطرح سے کہ دشمن کا پتا
باقی نرہا اور یہانتک خوف اس لڑائی کے ہونے سے اونکو ہوا تھا کہ تیرہوین اکتوبر کو شہر ننگ پو کو
فتح کرنے جو فوج وبحر انگریزی روانہ ہوئی تو یہان سے وہان تک غنیم کی صورت نہ دکھائی دی بلکہ
جب صرف ہزار سپاہ شہر کے دروازے پر پونہچی خطائیون نے بے تامل دروازہ کھول دیا + چونکہ
جاڑے کے ایام آگئے بلکہ شدت سرما کا حال لوگون نے بیان کیا امیر فوج اور امیر بحر نے حکم دیا
کہ سپاہیون اور ہر طرح کے ہمراہیون کے سب لیے مکانات بنین چنانچہ ویسے ہی ہوا اور خطائی سب
اگرچہ پہلے خائف ہو کر گھر دروازہ چھوڑ چھاڑ کر چلے گئے تھے رفتہ رفتہ انگریزون کے عدل ونیکی
کا حال سنکر پھر آئے اور بدستور اپنے اپنے کاروبار مین مصروف ہوئے اور انگریزون کو رسد
اور معماری کا اسباب وغیرہ پونہچانے لگے حالانکہ فغفور کے فرامین مین مضامین تھے کہ ایک باغی سرخ بال والا وحشی یعنے
فرنگی بھیجنے نپائے + یہ حال سن ۱۸۴۲ کی مارچ مہینے تک رہا اور انگریزون کو خیال ہوا کہ اتنی بودی مار
کہا کے بھی صلح وآشتی کی اہل خطا کو دوسری بات منظور نہین ہے اور اسی جہت سے شہر کے دروازے کی حفاظت
کو ایسی چند پیادہ سپاہ کافی سمجھے گئے لیکن یہ سن سان اور اطمینان مثل اوس سناٹے کے تھا جو قبل
آندہی کے ہوتا ہے کہ شجر چنار کی پتی تک جو ہر وقت تھرتھراتی رہتی ہے اوس وقت ہلتی نہین اور
حبس ہوتی ہے گویا طوفان کو زیادہ تیز وتند ہولناک کرنے کے لیے قبل سے اجزای قوت کو جمع کرنے
کی خاطر آرام کرتی ہے جیسا پہلوان قبل بدنی کشتی کے سو رہتا ہے چنانچہ شروع ماہ مارچ سے
ہشیار لوگون نے دیکھا کہ رفتہ رفتہ خطائی دوکاندار وغیرہ اپنا مال واسباب شہر سے باہر لیجانے
لگے اور اچھی لوگ جوان قوی ہیکل دو دو چار چار کرکے آنے لگے غرض خطائیون کی اتنی جرأت

کا گمان کسیکو تھا کہ یہ پھر مقابلہ کرینگے لیکن آٹھوین تاریخ کو چند ختائی لونڈے جنکے باپ لڑائی مین مارے
گئے تھے اور اونکی یتیمی اور بیکسی پر اہل لشکر انگریز رحم کرکے کھانے پینے کو دیتے تھے اور وہ لڑکے
بھی بہت کام کاج نکلے اور گورون کے ساتھ رہا کرتے تھے وہی خوف زدہ اور لرزان اور
ترسان شہر سے معسکر مین آئے اور اپنی زبان مین کہہ کہہ کر رونے لگے کہ کل پرسون تم سب مارے
جاؤگے اس سے زیادہ حال کچھ کھلا نہین اور شبہہ دغا کا جو اوس بیان سے پیدا ہوا تھا پایۂ یقین کو
اوسوقت پہونچا جب اوسی شب کو سب لڑکے دفعۃً معسکر سے چلے گئے اور پھر نہ آئے یہ حال دیکھکر
سب ہوشیار ہوے لیکن اوس شب کو کچھہ نہوا غرض دوسرے روز لارڈ گاف بہادر کا چوزان
کیطرف واسطے تدبیر جنگ اور شورا کرنے کے لیے جانا تھا کہ اوسی شب کو ختائیون نے شب خون
مارنے کا قصد کیا اور امیر فوج کی غیر حاضری کو نہایت معقول موقع جانا حالانکہ یہ نہین سمجھا کہ انگریز کے
قواعد جنگ کے رو سے ممکن نہین کہ کسی حال مین فوج بے سردار کے رہے کیونکہ اگر تمام افسر سپاہ
سالار سے ادنی تک ایک ایک کرکے سب کٹ جاوین تو ادنی سا تلنگیچی اوسوقت سرداری کر
سکتا ہے الغرض دسوین تاریخ اور تین بجے رات کو دکھن دروازے کی فصیلون پر ایک ختائی سیڑھی
لگا کے چڑھا اور پہرے کے سپاہی نے جو کئی دفعہ ٹوکا اور جواب نہ پایا بندوق چھتیا کے ایسی
گولی ماری کہ اوس شخص کی لاش نیچے گر پڑی اس آواز کا ہونا تھا کہ دفعۃً ہلا اوس دروازے
اور مغرب کے دروازے پر ختائیون نے کیا اور سیڑھیان لگا کے شہر کے اندر شور کرتے ہوے
گھسے چند سپاہی انگریزی جو دکھن کیطرف پاسبانی مین تھے اوس جم غفیر کو دیکھکر باڑہ مارتے ہوے
پیچھے ہٹے لیکن مغربی دروازے پر لفٹنٹ آرمسٹرانگ صاحب اور چند چیدہ گورون نے ہزارون
کو روک رکھا کہ اتنے مین طنبور معسکر انگریزی مین بجا اور کرنل منٹگمری صاحب چار ہلکی توپین
اور سو گورے لیکر موجود ہوے پھر جو خرابی دشمن کی ہوئی ہے کیا امکان ہے کہ بیان ہو سکے
اور اوس کشت و خون کو پرانے پرانے سپاہیون نے دیکھکر بے مبالغہ کہا ہے کہ صدہا لڑائیان
اونھون نے اپنی آنکھون سے دیکھی تھین لیکن ایسی خونریزی کبھی نظر مین نہ آئی تھی مختصر یہ کہ دکھن کی

طرف جو ختائی آئے اور ساتھیون سے ملے تو ایک کوچے مین پھنسے اور ناکا روک لے
جو ایک توپ اور چند بندوقون کی باڑہ او نپر دفعتہً چلی لاشون کے ڈھیر ہو گئے اور کوئی سو قدم تک
لاشون کا چبوترہ قد آدم سے زیادہ اونچا بن گیا اگر راستہ چوڑا ہوتا اور چارون طرف توپ مارنیکا
موقع ملتا تو ایک ختائی نہ بچتا غرض ایک ہی توپ نے ایسا نقصان کیا کہ اگر رحم کھا کے انگریز باڑہ
موقوف نکرتے تو اوسی ہی سے ہزارون ٹھکانے لگ جاتے ساتھ اس حملے کے بحر انگریزی
پر ختائیون نے ہلہ کیا اور جہازون مین آگ لگا دینے کے لیے سوا اوس طرح کے بیڑے
کی ترکیب کی جو صدر مین بیان ہوا کئی کشتیون پر اقسام رنگ کے بکس اور پٹارے اوس وضع
کے جس مین کمخواب اور قیمتی ختائی سوداگر رکھتے دھارے پر چھوڑ دیتے اور اوس مین اسطرح
کے اجزا مرکب کیے ہوے بھرے تھے کہ ہوا لگنے کی دیر تھی چنانچہ ایک جہازی نے نعیما لوٹنے
کے قصد سے جونہین ایک بکس کو کھولا اس زور شور سے اوڑ گیا کہ اوسکا تو کیا پتا ملا کشتی کے
ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے اور لمحہ بھر لرزہ زمین کو رہا الغرض یہ سب کچھ بیکار نکلا اور خشکی اور تری کے
شبخون کے حملون سے بھی ثابت ہوا کہ انگریزون اور ختائیون کی جرات اور سپاہ گری مین
اتنا فرق ہے کہ اگرچہ اونھون نے دغا سے شب خون مارا لیکن پھر کچھہ نہوا حالانکہ اونکو غافل پایا اور طرہ
سب پر یہ تھا کہ اس حملے کے واسطے دس ہزار چیدہ تاتار جرار اور قوم میاوزی کے کوہستانی
انگریز کے دشمن جانی اس کام پر مقرر کیے گئے اور انعام دے دے کر بلائے گئے تھے
ننگپو کے سوا چینگھائی سے انگریزی اہل قلعہ پر اوسی شب کو حملہ کیا گیا لیکن وہان کے لوگ
بسبب اپنی گروہ کی قلت کے ایسے ہشیار تھے کہ ختائی دروازے تک پہنچنے نہ پائے +
ان دونون مقام پر اس بند وبست اور چالاکی سے ختائیون نے سارا سامان کیا تھا کہ دوپہر
رات تک کسیکو کچھہ آہٹ نہ ملی اور نہ ادنی سی بات مین کسی اورون سے فرق ہوا لیکن طرفہ العین
مین فوج کثیر اور کئی ضرب توپ خشکی اور تری پر گویا سحر کے ذریعہ سے موجود ہو گئی اور سب کو
حیرت ہوئی کہ یہ بلا کدھر سے آئی زمین سے نکلی یا آسمان سے گری یا ہوا پر سے پونہچی +

دوسرے روز معلوم ہوا کہ رفتہ رفتہ گرد و نواح مین دشمن نے فوج جمع کی تھی اور شمالی صوبون
سے دس ہزار چیدہ سپاہ مقابلے کے لیے بھیجی گئی تھی چنانچہ ننینگپو سے پانچ کوس شہر ٹیکی مین کئی
معسکر لشکر ختا کے تھے اور یہ لوگ جو شبخون مارنے آئے تھے وہین کے تھے + یہ خبر پاتے ہی
لارڈ گاف بہادر بارہ سے سپاہ اور چند توپ لیکر اوس سمت کیطرف پندرہوین تاریخ کو روانہ ہوے
وہان پہنچ کے دیکھتے ہین کیا کہ ایک بلند ٹیلے پر ختائی سامان جنگ سے موجود ہین بات کے
کہتے ہی انگریز وہان چڑھ گئے اور ختائی بھی تابد یر ایسا لڑے کہ جب آخر کو ہٹے اور بھاگے تو
ہزار آدمیون سے زیادہ میدان جنگ مین رہگئے اور کئی افسر انگریزی بھی مارے گئے بعد اوسکے
وہان سے آٹھ کوس پر دوسرے اردوی ختائی کی خبر جو ملی فوج انگریزی دہان پہنچی لیکن لڑائی
نہین ہوئی کیونکہ ختائی ہرچند کہ اوس مقام پر قلعہ بندی خوب ہی کیے ہوے تھے اور فوج وخزانہ
اور اونکی سعولی شیخی اور بکر کو دمین کچھہ کمی نتھی لیکن خوف انگریزون کا ایسا سمایا ہوا تھا کہ اونھون نے
سامنا نکیا اور گورون کو دور سے دیکھتے ہی چلدیے الغرض دوسرے روز شہر ننینگپو مین انگریز پھر آئے
اور ساتوین ماہ مئی کو اوسے چھوڑکر آگے بڑھے لیکن اس طرح دبنے کو جو ماندرینون نے شکست
انگریز قرار دی تو فرمان فغفوری جاری ہوا کہ شاباش جوانمردو اسیطرح سے اگر دو چار دفع ظفر
یاب ہوگے تو شیاطین ازرق چشم کو حد مملکت سے دفع کر دوگے اور تمام عمر کے لیے سرفراز
ہوگے غرض باوصف اسکے اٹھارہوین تاریخ کو بندر چاپو کے اوپر چینکیاہائی سے بیس کوس
پر ہے انگریزون نے چڑھائی کی اور چونکہ آٹھہ ہزار چیدہ تاتار نے مقابلہ کیا خوب ہی لڑائی ہوئی
کیونکہ اون مین سترہ سے تاتار توران کے بہادرون مین نامدار موجود تھے اور جب ملکی اصلی
ختائی سب بے تحاشی بھاگے یہ لوگ قدم بقدم پس پا ہوے اور ایک منڈپ مین پناہ گیر ہوکے
اچھا لڑے اور دیر تک ہر چوٹ کا جواب دیا کیے اور باوجودیکہ انگریز کے لوگون نے دیوارون
کو چور کر دیا اور چھت مین آگ لگادی لیکن ایک شخص اون مین سے نہ ہٹا اور ہزار اونکو کہا
گیا کہ امان مانگو اور حربہ رکھہ دو لیکن اس مقام مین جواب زبان سے تو کچھہ ندیا لیکن گولیون

اور تیرون کی بوچھار سے گویا کہلا بھیجا کہ ہمسے تمسے جو باتین ہونگی اسی ذریعہ سے مارے چلے جاؤ
دیکھین کون ہٹتا ہے آخر کار چھت جو جل ہی رہی تھی بیٹھ گئی اور ساتھ اوسکے دیوار جو مارے
گولون کے ہل چکی تھی ٹہر ٹہرا کے گر گئی اور اون بہادرون کی بھی گور ہوئی اور وہ دھوان
جو آسمان کی طرف اوس مقام سے بلند ہوا گویا منارا اونکی ناموری کا ہوا اور شہرہ اوسکے ذریعہ سے
فلک الافلاک تک پونہچا + اتنی لڑائیون مین بھی ایک نظیر اوس بہادری کی ملی جو یاددہ اوس
وقت اون لوگون کی ہوئی جب کہ اونکے آبا و اجداد چنگیز خان اور باتو خان اور ہلاکو خان کے
ساتھ دنیا کی فتح پر مستعد تھے + جلد اول مین بارہا مذکور ہوا ہے کہ اکثر شہرون مین اصلی ختائی
جدا اور تاتار جدا رہتے ہین غرض چاپو مین عجب سانحہ شگرف وقوع مین آیا چنانچہ جب انگریزون نے
تاتاری شہر کے اندر قدم رکھا تو ہر طرف لڑکون اور عورتون کی لاشین نظر آئین کسیکے گلے مین
پہانسے لگی ہے کسیکے دل پر چھری پہنچی ہے زہر سے کسیکا بدن سیاہ ہو گیا اور پہول رہا ہے کسی نے
اپنے کو کنوئین مین ڈال دیا ہے اور عادت تاتار سے جو واقف تھے اونھون نے یہ ماجرا دیکھتے ہی
کہا کہ شوہرون نے اپنی جورؤن اور حرمون کو اور باپ نے اپنی بیٹیون کو آبروریزی کے خوف
سے مار کر چلے گئے ہین + القصہ بعد اس جگہ کی فتح کے انگلستان اور کلکتے سے فوج بحری اور
خشکی مدد کو پونہچی چنانچہ پندرہ جنگی جہاز اور دس دخانی جنگی کہی اور جہاز کے ساتھ اور بھی توپخانہ
اور پانچ پلٹنین ملکی سپاہ اور ایک پلٹن گورے کی کل مین کوئی بیس ہزار فوج آئی اور یہ قوت جو پائی
فورًا سالار فوج اور میر بحر نے یانگ زی کانگ کے دریا سے گذر کے اوسانگ اور شانگ ہی
اور دوسرے شہرون کو فتح کرتے ہوئے دار الخلافہ پر چڑھ جانیکا قصد کیا اور بیسوین مئی کو چاپو سے
روانہ ہو کر تیرھوین جون کو اوس دریا مین بحر انگریزی پونہچی اور پندرھوین کو شہر اوسانگ کے مقابلے
مین آئی دو گھنٹے تک اچھی گھمسان لڑائی رہی اور ختائیون نے اور دفعہ کی نسبت خوب گولہ اندازی
کی اور ایک سے پچھتر توپون سے ایسی باڑہ متواتر ماری کہ کئی جہازون کے مستول اوڑ گئے
لیکن آخر کار انگریزون کی فتح ہوئی + تیسرے دن خبر جو ملی کہ وہان کی فوج پس پا ہو کر شانگ ہی کے

لشکر متعینہ کے ساتھ جابلی فوراً بحر روانہ ہوئی اور اٹھارویں تاریخ کو وہان پونہچی غرض قبل ہی
سے ختائی فوج گریزان ہوئی تھی اور اوسکی فتح مین دو ایک گولی سے زیادہ کی نوبت نہ آئی
اور تین سے چونسٹھ توپین یہان کی اور اوسانگ کی علاوہ انگریزون کے ہاتھ آئین اور سہ اسباب
جنگ باروت وغیرہ اور غلے کا کچھ شمار نتھا بعد اسکے شہر سوچو کے جانیکا قصد ہوا لیکن دریا
کی کیفیت کما حقہ نکھلنے سے جون کی تیسوین تاریخ کو شانگ ہی کو چھوڑ بحر و فوج انگریزی اوسانک
مین پھر آئی اور شہر چنکیانگ فو پر چڑھائی کرنے کی فکر ہوئی اور اوسکو دخل مین لانا گویا نصف سلطنت
کو چھین لینا تھا کیونکہ ایسے مقام پر یہ واقع ہے کہ تجارت کی آمدنی اور رفتنی بذریعہ نہر ختا وہین پر سے
شروع ہے بلکہ دار السلطنت پیچین مین غلہ اور اکثر اسباب اسی راہ سے پونہچتا ہے اس امر کی واقفیت
سے ایک تو اوس شہر کو قبضہ کرنا ضرور تھا اور دوسرے یہ بھی معلوم تھا کہ ایسے نا کے پر فغفور اپنے
سے جو کچھ ہو سکیگا قصور نہین کریگا الغرض اکیسوین جولائی کو بحر انگریزی شہر کے فصیلون سے مقابلے
مین آئی اور جب نہ کسیکی صورت نظر آئی ورنہ صدا آئی بطرح کان تک پونہچی اور ایک سناٹا مانند محلہ خاموشان کے
معلوم ہوا بعض لوگون نے سمجھا کہ ہیبت زدہ ہو کر ختائیون نے شہر کو ترک کیا تھا اور جیسا کہ مقام
سیکی پر ظہور مین آیا یہان بھی ویسا ہی ہوویگا اور بعض کا قیاس یہ تھا کہ دھوکے سے مارنے
کے لیے ختائی دبکے ہوئے بیٹھے ہین کہ جو نہین فوج انگریزی بیدھڑک اور لاپروائی کے ساتھ
فتح کی خوشی سے بے صف باندھے شہر کے اندر داخل ہوے گھیری جاوے اور حلقے مین
پھنس کر مفت مین ماری جاوے غرض دونون قیاس درست تھے کیونکہ ختائی فوج کے دو حصے دو
اڑھائی کوس پر ٹیلون پر قلعہ بندی اور کر اوسکی مضبوطی کیے لڑائی پر مستعد تھے اور ایک حصہ جسمین
ہر متنفس اہل تاتار اور جرأت و قوت مین یکتاے روزگار تھا شہر کے اندر اس لیے متعین تھا کہ اگر باہر
کا لشکر شکست پاوے اور انگریز قصد شہر مین جانے کا کرین یہ سب خواہ مزاحمت کی دیوار کیطرح
کھڑے ہو جاوین یا دشمن اونکی لاشون پر سے گذر کرین اس ارادۂ مردانہ کو تاتار اوس کام مین لائے
اور حق ہے کہ حب وطن اور شجاعت کا جو مقتضا تھا اتنا ہی اونہون نے کیا اور ایسی لڑائی

کہین پر کم ہوئی ہے جہان اتنی جرات دیکھنے مین آئی غرض چونکہ اس دفعہ جو مقابلہ انگریزون
کا ہوا اور درستی سے ہوا مناسب ہے کہ اوسکا بیان کچھہ تصریح کے ساتھہ ہووے
شہر مین یہہ سناٹے کا حال دیکھا گیا اور دغا کا خیال لارڈ گاف نہاد کے دل مین گذرا
فوج کی تین تقسیمین کی گئین اور دو طرف معسکر ختائی کے روانہ ہوئین اور تیسری تقسیم ایک ٹیلے
کے اوپر شہر کے فصیلون کے قریب مستعد رہی غرض معسکر ختائی پر جو چڑھائی ہوئی دشمن کے
ہاتھہ سے اتنے لوگ نقصان نہین ہوئے کہ جو دھوپ اور تمازت آفتاب سے مارے پڑے چنانچہ
اٹھانوے پلٹن گورے کی کئی جوان اوس چڑھائی کے وقت لوہ کے مارے بیدم ہوکے
گر پڑے اور بعد لڑائی کے اور بھی تیرہ آدمی صرف دھوپ کے صدمے سے مر گئے غرض
معسکر مین ختائی اچھی طرح لڑے ورنہ اور دفعہ کے جھٹ پٹ نہ بھاگے لیکن آخر کار فوج
انگریزی کا مقابلہ دشوار سمجھہ کر دے رفتہ رفتہ پسپا ہو کر جان لے اور پیٹھہ دیکے اپنے بچانے
نکل چلے اور سپاہ کی وردی اوتار پھینک کر اطراف کی بستیون مین دوسرے باشندون کے
ساتھہ مل گئے اور اس ترکیب سے ہزارہا یہان اور دوسری لڑائیون مین بھی بچ گئے
جو اگر پہچانے جاتے تو مارے پڑتے اور چونکہ ختا مین اکثر سپاہی اسی وضع کی ہین کہ اپنی کھیتی
بھی کرتے رہتے ہین اور صرف جنگ کے وقت وردی پہنتے ہین اس سبب سے جب
اپنے ساز اوتار ڈالتے ہین تو اور دن کے ساتھہ بے تردد ملجاتے ہین کیونکہ اگرچہ ہر
پیشے اور ہنر والے کی وضع سج دھج اور چال چلن ایسی نرالی ہوتی ہے کہ ہشیار اور تجربہ کار
آدمی کسی شخص کو دیکھتے ہی اوسکے ہنر اور پیشہ کو بے تامل کہہ دیگا لیکن وہ کیتی اور ترچھی نگاہ اور
تول تول کے قدم رکھنا اور پنجون کے بل چلنا جو سپاہی کے واسطے موضوع ہے
اونمین نہین پائی جاتی ہے القصہ معسکر والون کی لڑائی کا نتیجہ ہوا لیکن شہر کے اندر
جب تاتاریون سے چلی تو اور ہی بات وقوع مین آئی اور اوسکا حال راوی راست گو
اپنی آنکھون کی دیکھی ہوئی کہتا ہے کہ جب جنرل شاڈ سردار انگریز قلعہ بندی سے کے

پار سیڑھی لگا کے داخل ہونے مقابلہ تاتاریون نے جیسا کہ مردون کو اپنے وطن اور اہل و عیال
کی حفاظت کے لیے زیبا ہے خوب ہی کیا اور اگرچہ آلات و قواعد جنگ فرنگ ایسا بہتر ہے
کہ دہ دشمن جو اور طور سے لڑنے آوے بیشک شکست پاوے اور ممکن نہین کہ فوج پیادہ کی
ٹولی دار بندوق اور سنگین اور ایسے توپخانے انگریزی کا مقابلہ تیر اور تلوار اور برچھی و
تفنگ توڑے وار اور جنجالون سے کبھی ہووے اور اسی جہت سے انگریز کے فتحیاب
ہونیکا کچھ شک دم بھر کے لیے کسیکو نتھا لیکن پھر بھی تاتار جو ہٹے دشمن کو پیٹھ نہ دکھائی
اور قدم قدم نہایت جرأت سے چوٹین مارتے گولی کھاتے پس پا ہوے اور جس مقام مین
کچھ سہارا ایسی حویلی یا باغ یا گلی سے پایا جم کے کھڑے رہے اور کتنی دفعہ حملہ مردانہ سے
بادستور کیطرح انگریزون پر جھپک کے سینہ بسینہ گھڑیون لڑے اور تب ہی ہٹے جب وہنون
نے دیکھا کہ اپنی طرف نقصان ہر حملے مین دشمن سے دہ گونہ ہوتا ہے اور فرنگی کا قدم
آگے ہی پڑتا ہے غرض اسی طرح سے حق دلاوری ایسا اونہون نے ادا کیا کہ چار گھنٹے
مین فوج انگریزی پورب دروازے سے پچھم تک پہنچی حالانکہ آدھ کوس سے زیادہ فاصلہ نہین تھا
اور اسی سے ظاہر ہے کہ تاتاریون نے کیسا کچھ سامنا کیا اور ہر قدم پر روکا نہوگا جب کہ
اس قدر عرصہ ایسی تھوڑی سی راہ طے کرنے مین گذرا الغرض ادھر سے فوج انگریزی کی
ایک تقسیم پچھم دروازے تک پہنچی کہ وہین پر دوسری فوج آن ملی تب تاتاریون کے دل مین
ہیبت سمائی اور چند لفظ آپس مین کہکے اونکی صف کی سپاہ ایک ایک کرکے دہنے بائین
غائب ہوگئی یہ دیکھتے ہی آوازہ فتح کا لشکر انگریزی سے بلند ہوا اور لوگون نے یہ سمجھا
کہ لڑائی اب نہین ہونے کی لیکن تاتاریون کے اوس وقت غائب ہو جانے کا سبب
دوسرے روز معلوم ہوا چنانچہ حال یہ کھلا کہ جب چارون طرف سے غنیم کو دخل کرتے
اور گھیر لیتے اونھون نے دیکھا اپنے اردو کی طرف جہان گھر دروازے جو دلانکے
اون سب کے تھے گئے اور وہین پر اونکے سردار نے سب کو جمع کرکے کہا کہ یارو

زمانہ ہم لوگون کے لیے انگشتری سا تنگ ہوا جو کچہ کہ منشا ے دلیری کا تھا عمل مین آچکا
ہے اب یہی باقی ہے کہ تم سب اپنے ناموسون کو دشمن کے اختیار سے باہر کردو اور
بعد اوسکے ایک ہی حملۂ مردانہ مین خواہ فتحیاب ہو یا بہادرون کی طرح خون دشمن مین ڈوب
مرو یہہ سنکر تاتاریون نے اپنے اپنے گھر پر جا ایکخانہ اور حرمون اور باندیون اور لڑکون اور
بوڑھون کو والان مین بلا کے گلے سے لگا کے قطرے خون جگر کے آنکھون سے بہا کے
اتنی ہی کہا کہ دشمن آپہنچا ہے اب ذرہ زندگی کا باقی نرہا اونکی زبان سے یہ کلمہ پورا نکلا
کہ ایک نے اپنے پیٹ مین کٹار مار بیٹھی کوئی گلے مین چہری کوئی پہانسی لگا کے کوئی کنوے
مین ڈوب کے کوئی زہر کہا کے مرگئی اور جو ذرا سا ہچکچائی اور جان شیرین کے دینے
مین رکی فوراً اوسکے خاوند یا بہائی یا باپ نے ایسی تلوار ماری کہ دو ٹکڑے ہوکر گر پڑی اور لڑکون
سبھون کی زندگی بھی اسیطرح سے منقطع کیگئی الغرض جب اون مین سے کوئی زندہ نرہا تاتاریون
نے تلوارون کی میان کو پہینک اور پھر صف باندھ کر اوس سردار کے ہمراہ جنگ کے لئے
کو جو نکلے تو اٹھارھوین اور اونچاسوین پلٹنین گورے کی اپنے مقام پر آرام کرنے اور کچھہ
سستا کے کھانے پینے کے خیال مین تھین کہ دفعۃً ایک گلی کی موڑ پر وہی گروہ تاتار
کی سامنے آن پڑی اور انگریزون کو ایسی بارہ مار بیٹھی کہ دو سردار کمپنی اور گورے مارے
گئے اور کتنے مجروح ہوے طیش مین آکر انگریزون نے حملہ کیا اور تاتار بھی گھڑی بھر تک
قدم سے قدم ملائے پاس کے تہور اور خانہ بربادی کے کینہ اور ترک جان کی آرزو
کے ساتھہ لڑے آخر کار جب وہ حصے سے زیادہ مارے جاچکے باقی ہٹے اور
اون مین ہیلنگ وہی سردار جرار تھا جس نے حکم سپاہیون کو اپنے اہل وعیال کے
کشت وخون کا دیا تھا غرض یہ نسمجہنا چاہیے کہ اپنی جان کے خوف سے بہاگا کیونکہ اوسکو
زندہ گرفتار ہونا اور دشمن کی قید مین جانا منظور نتہا چنانچہ جب اوس نے دیکھا کہ اوسکا
ارمان پورا نہوا اور اجل کسیطرح اوسکے آغوش مین نہ آئی ہرچند اوسنے دست آرزو

پیش گیا اور جہان زیادہ کشت وخون ہورہا تھا اپنے کو بیدہڑک ڈال دیا تھا آخر کو گھوڑے
کی باگ پھیر کے اپنے گھر آیا اور ایک کوٹھری مین جو لکڑی اور گھاس سے بھری تھی اپنے کا غذات
کو لیکر کرسی پر بیٹھا اور نوکرون کو آگ لگا نیکو کہدیا اور اس جرأت کے ساتھ اپنے کو ایسی
سخت اور پر ایذا موت سے ہلاک کیا کہ دوسرے روز جب انگریز کا جانا اوس طرف ہوا
تب اونھون نے دیکھا کہ اوسکی لاش جلی ہوئی کرسی پر موجود ہے اور اسی سے ظاہر ہے
کہ جیسا بیٹھا تھا ویسا ہی رہگیا اور جلنے کی سختی مین بھی جنبش تک نکی اوسکے قریب دوسری ایک لاش
پڑی تھی اور معلوم ہوا کہ وہ خانگی منشی تھا جو خاوند کا ساتھی ایسے وقت پر ہوا ٭ جولائی مہینے کی
بائیسوین تاریخ کو آفتاب عالمتاب اگرچہ زمانے کی خوشی اور الم کو دیکھتا رہتا ہے ایسا سانحہ
روی زمین پر نہ دیکھا ہوگا جو شہر چینگ کیانگ فو مین اوس روز واقع ہوا اور معسکر تاتار کیطرف جو
قدم اوٹھاتو ہر مقام پر مستورات اور لڑکون کی لاشون کا تودہ نظر آیا چنانچہ ایک گھر مین سات
شخص ایک کے اوپر ایک ڈھیر کئے پڑے تھے اور ایک پیر مرد مجروح تھا جو دو چھوٹے
بچون کے منہہ مین پانی دینے کا قصد کر رہا تھا لیکن اون معصومون کی ریڑہ کی ہڈی اونکے
قصائی باپ نے گردن اور پانو پکڑ کے توڑ ڈالی تھی غرض اونکا تڑپنا اور چیخین مارنا اور جانکندن
مین اینٹھنا اور پیچ وتاب کرنا ایسا تھا کہ پرانے پرانے اہل فوج جنھون نے سیکڑون میدان
جنگ مین ہانواع طرحکی جراحت اور جانکندن کو بے آہ بھرے ملاحظہ کیا تھا اونسے اوس
طرف دیکھا نگیا اور آنسو بے اختیار ٹپک پڑا ٭ عورتون کی نزاکت اور خوبروئی سے معلوم
ہوا کہ کسی سردار عالی کا یہ گھر تھا جسنے مستورات کو مار کے اون لڑکون کی کمر توڑ ڈالی
تھی چنانچہ ایک جمیلہ چھوکری پندرہ سولہ برس کی جسکے چہرے کی سرخی اور سپیدی کو زردی
موت نے مٹایا نتھا کملائے گلاب کی طرح پلنگ پر پڑی تھی اور پائنتی کے پاس اسکی
دایہ زہر کھا کے لیٹ گئی تھی اور برآمدے مین دو جوان عورتین پھانسی مین لٹکی ہوئی تھین
غرض اسیطرح سے ایک گھر بھی خالی ایسے منظر دلشکن سے نتھا اور ہر قدم پر ثبوت وحشت

اور اوس پاس حرمت کا تھا جو اہل تاتار کا خاصہ نفس ہے چنانچہ اسکی ایک نظیر اسکے سامنے
نظر آئی جب انگریز کے آدمی لاشون کو جمع کر کے دفن کرتے تھے اور کوؤن مین اکثر جو لوگ ڈوب
مرے تھے اور اونکی لاشونکو نکال کر دفنانا نہایت مقدم تھا تاکہ تعفن سے وبا پیدا نہو وسے
اس سبب سے ہر کوئی مین غوطہ زن اوترتے تھے کہ اتنے مین ایک جوان عورت نہایت جمیلہ ایک
کوے مین زندہ کسی آسرے سے لپٹی ہوئی جو نظر آئی خوشی سبکو ہوئی کہ کوشش سے غالب ہے
کہ جان اوس بیچاری کی بچ جائیگی غرض اوسکو اچھی طرح سے نکالنے کی تدبیر ہو رہی تھی کہ ایک تاتار
جو مجروح جان بلب اپنے ہاتھ کا زخم کھائے پڑا تھا یہ حال دیکھتے ہی ادھر آیا اور کوئی مین
جھانکتے ہی اوس عورت کو جو زندہ دیکھا فوراً کود پڑا اور اوس ماہر و کو لپٹ کر تہ آب ہو گیا
تمام عالم کو اس بیرحمی کی حرکت سے حیرت ہوئی تفتیش کرنے سے یہ کیفیت کھلی کہ وہ شخص
شوہر اوس نازنین کا تھا اور عاشق ایسا کہ جب اوردون نے اپنے اہلخانہ کو مار ڈالا اوسکا
ہاتھ اوسپر نہ اوٹھ سکا آخرش جب کوئی چارہ نتھا اور بجز باحرمت مرجانے اور بے ننگ
زندہ رہنے کے علاوہ کوئی اور انتھا اوس نے کوئی کنارے اوسکو لا خوب پیار دیا اور دفعتہً اپنے
دل کو تھام کر دھکا اوس زہرہ جبین کو دے کوے مین ڈال دیا کہ اوسکی اذیت اور جانکندنی
نظر نہ آوے بعد اوسکے اپنے پیٹ مین چھری ماریگا کہ اتنے مین انگریز آن پہنچے غرض
اوسکی جورو اس کروٹ سے کوے مین گری کہ کنارے کو پکڑے ڈوبنے سے بچی
تھی کہ اوس غواص نے دیکھا اور لوگون کو اوسکے نکالنے کے لیے بلایا یہ سنتے ہی وہ
تاتار اوسکا شوہر اگرچہ ادھموا پڑا اوسکے گلے مین اوسکے گھڑ گھڑی لگی تھی ہشیار ہوا کہ اوسکی
ناموس زندہ ہے اور دشمن کے قبضے مین آکے بیحرمت کی جائیگی اس خیال سے بیچے
بچائے خون نے جو مثل جیحون کے پیٹ کے زخم سے بہ رہا تھا ایسا جوش کیا کہ اوٹھ کھڑا
ہوا یقینے بے مبالغہ آدھے دھڑ کو جسپر موت نے قبضہ کیا تھا اوس نے عزرائیل کے
ہاتھ سے چھین لیا اور اپنے کو کوے مین جورو کے اوپر ایسا ڈال دیا کہ اوسے لیے

ڈوب مرا اوسکے پیچھے بہت سے لوگ اوترے لیکن ایسا اپنے کوتہ مین پہنچایا تھا کہ دو روز
تک پتا نہ لگا اور تیسرے دن جب لاشین پھول کے اوٹھین اور نکالی گئین لوگون نے
دیکھا کہ مرد نے عورت کا رخسارہ دانتون سے ایسا پکڑ لیا تھا کہ کسی حال مین اوسکا چھڑانا دشوار
تھا + ناظرین مثل تصویر غم پر رنج والم اوس جا پر جمع تھے اور راقم کے دوست نے جس نے
اپنی آنکھون سے یہ سب ماجراے شگرف دیکھا تھا آبدیدہ ہوکر مجھے تمام حال سنایا اور یہ
کہا کہ تو اپنی تاریخ چین مین درج کرکے اس سانحہ غم افزا سے اپنے قدردانون کو مطلع کر
القصہ چینگ کیانگ فو کی لڑائی کا نتیجہ اور انگریزون کی جرات کا شہرہ ایسا پھیلا کہ فغفور
لرزان و ترسان دشت تاتار کی طرف بھاگنے کے لیے مستعد ہوا اور سلطنت مانچو کا زوال
نزدیک سمجھا گیا کیونکہ سردار ھیلنگ پر جسکے حملہ مردانہ اور خودکشی کا بیان صفحہ سابق مین
ہوچکا ہے اعتماد فغفور کو بمرتبہ تھا لیکن جب وہ شکست کھاکر ندامت سے خودکش ہوا تو شک
کسیکو نرہا کہ خاتمہ دولت تاتار کا نزدیک ہے اس خوف سے وزیر ایلیپو دار الخلافت
پیچین سے صلح کا پیغام لیکر روانہ ہوا غرض اگست مہینے کی دوسری تاریخ کو تھوڑی
سی فوج چینگ کیانگ فو کی حفاظت کے لیے متعین ہوئی باقی مع بحر شہر نانکین سابق
دار السلطنت چین کی طرف روانہ ہونیکو تھی کہ چند ماندرین جلیل القدر سر ہنری پاٹنجر کی نزدیک آئے
اور التجا کی کہ انگریز آگے نہ بڑھین کیونکہ وزیر ایلیپو صلح کرنے کے لیے آتا ہے اوسکا جواب
اوس سردار عالی وقار نے دیا کہ اگر صلح فغفور کو منظور ہے تو مہر اور دستخط خاص سے
جب تک کہ شقہ ایلیپو کے نام پر متضمن مضمون صلح پیش نہین کیا جائیگا فوج انگریزی قدم
ایکدم کے لیے آگے بڑھنے سے باز نہین رہنگی کیونکہ بارہا ایسا فقرہ صرف کیا گیا ہے
اور تمہاری باتون کا اعتماد باقی نہین رہا ہے بلکہ اگر ایلیپو حقیقت مین آتا ہے تو لکھہ بھیجو کہ نانکین مین
آکر ہم سے ملاقات کرے ہم بھی وہین جاتے ہین یہ سنکر ماندرینون نے سمجھا کہ یہ مرد مستقل المزاج
کپتان ایسا نہین ہے کہ فریب مین آوے اور غالب ہے کہ اس جواب مردانہ اور

عاقلانہ سے وزیر کو مطلع کیا خصوص جب کہ اونکے رخصت نہوے ہوئے بحر کھلی اور شہر
کو آٹھ سے لاکھ روپیہ فدیہ لیکر نانکین کی طرف مثل باد تند کے روانہ ہوئی اور پانچوین تاریخ کو
مقابل شہر کے پونچی لیکن چونکہ سپید نشان صلح اور امان کی علامت کا قلعے کی فصیلون پر
بلند تھا جہازون نے لنگر ڈال کے قیام اختیار کیا اور نوین تاریخ کو جب ظاہر ہوا کہ ختائیون
مین شش وپنج ہو رہا ہے اور ایلوپو نے فرمان فغفوری ورپیش نکیا سر ہنری پانٹجر نے حکم فوج
کو جہازسے کنارے اوترنے کا دیا خوف کے مارے ختائی سفیر کا منشی یانگ منت وآرزو
سے نزدیک انگریزون کی آیا اوسکی تقریر سے اتنی تشفی خاطر سر ہنری پانٹجر کو ہوئی کہ اٹھارھوین
اگست کو اونھون نے اشتہار کیا کہ چونکہ صلح اور عہد وپیمان کی گفتگو شروع ہوئی ہے جنگ
ملتوی رہے چنانچہ تیسرے دن ایلوپو اور کینگ اور دوسرے اکابر ختا نے جلوس کے
ساتھ سر ہنری پانٹجر صاحب سے ملاقات کو آنا چاہا اور یہی گویا پہلی دلیل خواہش صلح کی
تھی کیونکہ نظام اور حکام ختا نے کبھی اسکے قبل کسی قوم فرنگ کے اکابر کے ساتھ برابری
کی ملاقات نہ کی اور بیشک یہ خلق ثبوت کامل ہے کہ انگریزون نے زلزلہ سلطنت مین ڈال
دیا تھا ورنہ دو برس قبل اسکے یہ ہوا تھا کہ دریاے پیہو کے دہانے پر جب انگریزون نے کشن
کو ملاقات کے لیے جہاز پر پیش قدم ہو کر آنے کہا تھا اوس نے نہایت تکبر سے یہ جواب دیا
کہ آجتک ایسا نہین ہوا ہے کہ اس سلطنت عرش پایگاہ کا ادنی سا عملہ کسی جلیل القدر شخص غیر
اور اجنب کے پاس پہلے گیا ہو الغرض یہ وقت اور ہی تھا اور ماندرین سب صلح کروانے
کی تمنا سے خود پیش قدمی کر کے آئے اور سر ہنری پانٹجر نہایت عزت اور احترام کے ساتھ
جیسا کہ چاہیے تھا اون لوگون سے سلوک ہوے اور تو پون سے سلامی چھوڑوائی غرض
گھنٹے بھر تک ہنسی اختلاط کرتے اور چیری برانڈی شراب پیتے رہے اور دعوت ضیافت
اکابر انگریزی کی کر کے وے اوٹھے اور سب عزت کے ساتھ رخصت کیے گئے اور چوبیسوین
تاریخ کو سرداران انگریز ضیافت کھانے کو نانکین مین گئے اور اہل ماندرین نے بھی احترام

استقبال کو آئے اور ایک مکان پاکیزہ اور آراستہ مین لیکر ٹھہرایا اور انواع طرح کی خاطر کی
اس عرصے مین طرفین کے میر منشیون نے باہم ملکر شرائط عہد نامہ تیار کیا الغرض ۱۸۴۲ء کے
اگست مہینے کی انتیسوین تاریخ کو جمیع اکابر ختائی اور نظام و حکام اور صوبہ دار نانکین اور وزیر ایلیو
جہاز کارن والس کے اوپر دھوم دھام سے جلوس لیکر آئے اور جب سر ھنری پاٹنجر بہادر اور دوسرے
سرداران فوج و بحر انگریزی جمع ہوے عہد نامہ دفعہ دفعہ کر کے ختائی اور انگریزی زبانون
مین پڑھا گیا اور جب سفیران فغفور اور ملکہ وکٹوریہ نے مہر اور دستخط کی تو توپون کی سلامی
ہوئی اور اون شرائط سے خاص شرطین یہ ہین یعنی پہلی یہ کہ درمیان دونون مملکتون کے
صلح اور آشتی ہمیشہ رہے دوسری یہ کہ فغفور چین چار کرور بیس لاکھ روپیہ زر تاوان اخراجات
لڑائی کے باب مین سنہ روان اور آیندہ دو برسون کے عرصے مین ادا کرے تیسری یہ کہ
کانٹان اور اماے اور فوچوفو اور ننگ پو اور شانگ ھائی کے پانچون بنادر مین انگریزی تجار
تجارت کرنے اور اون گماشتگان سرکار انگریز رہنے پاوین اور سمندری اور ملکی سوداگری
کی آمدنی اور رفتنی کے محصول کا نرخ نامہ عدل اور انصاف کے رو سے قرار پاکر خاص و
عام پر مشہور ہوے اور چوتھی یہ کہ ھانگ کانگ کا جزیرہ شاہ انگلستان اور اوسکے قائم مقام
جانشینون کو نسلاً بعد نسل دوام کے لیے حوالہ کر دیا جاوے اور پانچوین شرط یہ کہ شاہ
انگلنڈ کے جتنے رعایا خواہ ولایت فرنگ خواہ دوسری ملکون کی جو کسی جگہہ پر مملکت چین مین مقید
ہووین فوراً مخلصی پاوین چھٹی یہ کہ فغفور فرمان اپنی خاص مہر دستخط سے جاری کرے کہ اون
ختائیون سے کسیطرح کی پرخاش نہین کی جائیگی جنہون نے سرکار انگریزی کی تحت مین سکونت
اختیار کی ہے یا وہان نوکری کی ہے یا راہ و رسم رکھی ہے ساتوین یہ کہ خط و کتابت اور
ملاقات درمیان عملگان سرکار ختا اور سرکار انگلستان کے برابری کے پائے پر ہمیشہ
وقوع مین آوے اور آٹھوین یہ کہ جب تک فغفور اس عہد نامے کو قبول اور زر تاوان
ایک کرور بیس لاکھ ادا نکرے انگریز کا قبضہ شہر نانکین اور شہر ختا کے مقابلے پر گویا متا ہو

کے نرخنے پر اور شہر چینگھائی پر بحال رہے غرض تا وقتیکہ بالکل مبلغ تاوان ندیا جاوے
اور بنا ورنا مبرده مین تجارت موافق تیسری شرط کے شروع نہووے جزائر چوزان اور کولانگ
انگریز کے اختیار مین رہے غرض کینگ سفیر ختا اور سر هنری پاٹنجر کی دستخط اس عہدنامے پر جو نہیں
ثبت کی گئی توپون کی سلامی نے خاص و عام پر مشتہر کیا کہ جنگ درمیان ختا اور انگلستان
کے تمام ہوئی جس مین فغفور کی دو ہزار ایک سے اٹھارہ توپین چھین لی گئین اور بیس ہزار فوج
کے قریب ماری گئی حالانکہ انگریز کی طرف صرف اونہتر آدمی ہلاک اور چارسی اکتّاون مجروح
ہوے تھے اس حال کے ملاحظہ سے خیال یہی گذرتا ہے کہ انگریز اگر اب چاہین تو ملک ختا
کو سر کرکے مثل ہندوستان کے اپنے قبضے مین کر لینا کچھہ بڑی بات نہین ہے لیکن غور کرنے
سے تین باتین اس امر کی مانع موجود ہین پہلی یہ کہ انگریزون کا خاصۂ نفس غصب اور ملک
ستانی نہین ہے اور نہ یہہ اونکو منظور ہے کہ کسی کے ملک اور دولت کو چھین کر اپنا خزانہ بھرے
اور اوسکی دلیلین اتنی ہین کہ راقم دعوی کرکے کہہ سکتا ہے کہ جتنے پادشاہ روے زمین پر
پیدا ہوے ہین کسی مین یہ قناعت نہین پائی گئی ہے جو انگریزون مین ہمیشہ سے ہنوز ظاہر ہے
بلکہ اکثر ایسا ہوا ہے اور زیادہ عرصے پر نجا کے قریب یعنی اسی ہندوستان مین آبات پائی گئی
ہے کہ دشمن نے جب بواسطہ خود لڑائی ڈالی اور انگریز نے اپنی حفاظت کے لیے شمشیر
جنگ میان سے نکالی ہے تو غنیم کو سر کرکے دوبارہ اور سہ بارہ اوسکے ملک کو اوسے
پھر حوالہ کر دیا ہے اور جب تجربے سے آزما کے دیکھا کہ بغیر دشمن کو بے تخت و تاج کیے اور
اوسکے ملک کو داخل اپنی سلطنت مین کرنے کے اپنے واسطے سراسر زیان اور نقصان
ہے تب بھی اوس دشمن اور اوسکی آل و اولاد کو امیرانہ طور پر آذوقہ دیا اور اونکے احترام مین
کچھہ فرق نہین کیا انہین باتون سے ظاہر ہے کہ انگریز کو خواہش ملک گیری کی نہین ہے بلکہ
یہی آرزو ہے کہ جس ملک اور رعایا پر خدا نے اونہین اختیار دیا ہے اوسکی بہتری بہر حال
ہووے اور رعیت کی بہتری اور بہبودی کے لیے انصاف کا دروازہ کھلا رہے علم کا چرچا

زیادہ ہووے بالکہ بکری ایک گھاٹ پر پانی پیوے امیر و فقیر کی جگہہ عدالت مین ایک ہی
ہووے الغرض چونکہ راقم اپنی قوم کی صفت کو زیادہ بیان اگر کریگا تو مداح کہلائیگا اس تقریر
کے لیے اتناہی کہنا کافی ہے کہ انگریزون کو خواہش ملک گیری نہین ہے بلکہ صرف چار
کرور لیکر جو اونھون نے فغفور سے صلح کی یہی کیسی بڑی قناعت کی دلیل ہے کیونکہ اگر چاہتے
تو اس سے وہ گونہ تاوان کے بہانہ سے لیتے اور دار الامارۂ چین کو لوٹ لیتے اور بدر بہا
روپیہ زر نقد لاتے ایساکہ ادنی خلاصی امیر ہو جاتا یا دوئین صوبے کی خواہش کرتی تو انکار کی طاقت
کسیکو تھی اس سبب اول چین کو سر کرنیکا یہی تھا جو راقم نے بیان کیا کہ انگریز بہادر کو ملک
ستانی اور خلق خدا پر دست جنگ سی ایذا پہچانی اور کسی ئی سرخودی کو تباہ کرنی خلاف
جبلّت قوم انگریزکی سے ہے + دوسری یہ کہ ہزارہا کوس کے طول و عرض کے ملک کی نگہبانی کے
لیے فوج کثیر چاہیے اور حب وطن ختایون کا خاصہ ہے اور بدت مدید کے بعد اونہنا بیت
کشت و خون کے بعد جو کہ انگریزون کو کسی حال مین منظور نہین اون لوگون کی سرخودی
معدوم کی جاتی اور رعایا کے شب خون مارنے اور تاتاریون کے یورش کرنے کے
خوف سے ہزارہا فوج کو سالہاے دراز تک کمر بستہ رکھنا ضرور ہوتا اور برطان کے تین جزایر انگلنڈ
ایرلنڈ اسکاٹ لنڈ کی تمام سپاہ اگر صرف نگہبانی مین مصروف ہو تو ممکن تھا لیکن ادھر اونکا
وطن اور ہندوستان وغیرہ بیحفاظت رہتے + اگر اس تقریر پر کوئی ایراد کرے کہ تاتاریون کی دولت
کسطرح مقرر ہوئی اور دو سے برس سے قائم ہے تو اوسکا جواب صاف یہ ہے کہ تاتاریون
نے ختا کو فتح کرکے دشت گردی اور خیمہ باشی سے تارک ہو ملک مفتوحہ کو وطن
قرار دیا اور دشت و بیابان ترکستان کا نام نلیا اسی جہت سے اونکا قیام ہوا اور انگریز بھی
اوسیطرح سے انگلستان کو چھوڑکر سرزمین ختا مین آن بسین تو اوسکو زیر نگین کرنا نہایت سہل
ہے لیکن جب اپنے ملک کی حفاظت مقدم ہے تو اگر خواہش اونہین ختا کی سرخودی کو خاک
مین ملا دینے کی بھی ہوتی تو کثرت سپاہ اتنی نہین ہے کہ کفایت ہر طرف کی حفاظت کی

کرکے + تیسری بات یہ کہ اگر مقصد ملک گیری اور امکان ملک داری دونون ہوتا تبھی تو
دوسرے سلاطین فرنگ مانع اس وضع کے غضب کے ہوتے بلکہ ختائیون کو مدد دیتے
کیونکہ خود اونکی سرخودی اسی امر سے متعلق ہے کہ دوسرے بادشاہ فرنگ کو اتنی قدرت
حاصل نہووے کہ بگڑنے سے اونکو پامال کرسکے پس اگر ختا کا سا زرخیز اور آباد ملک شاہ
انگلستان کے ہاتھ چڑھے تو عالم گیری کی خواہش کا شبہہ اوس حرکت کے وقوع سے پیدا
ہونا ممکن ہے اور اوس حال مین اوررون کو اتفاق کرکے انگریزون کا زوال چاہنا بعید
القیاس نہین ہے چنانچہ نپولین بونا پارٹ شہنشاہ فرانس نے جب چارون طرف کے
بادشاہان فرنگ کو عاجز کرنا اور اونکا ملک چھین لینا اور بعض کو بے تخت و تاج کرکے
اپنے بھائیون کو اونکی مسند پر بٹھانا شروع کیا سبھون نے آخرکار اتفاق کیا اور سپہ سالار
انگلستان ڈیوک آف ونگٹن بہادر کے ہاتھون سے شکست دلوا کر بحر مشرق کی ایک
جزیرہ مین سنہ ۱۸۱۵ مسیحی مین دائم الحبس کیا بس اگر سرکار انگریز کو ختا کی فتح کا لالچ بھی ہوتا تو ممکن تھا
الغرض انہین تین سببون سے علی الخصوص پہلی وجہ سے چین کا ملک بچگیا اور فغفور کے
قبضے مین موجود ہے +

دفتر دوم جلد دوم تمام ہوا

دفتر سوم جلد دوم تاریخ ممالک چین



بیچ بیان اون ملکون اور قومون کے جو باجگذار فغفور کے یا زیرنگین مملکت چین ہین

پہلا باب

بیان عادات اور حرکات و سکنات رسوم و قواعد جمیع او قات اقوام ترکستان

سرزمین ترکستان کے باشندے اور اون لق و دق بیابانون کے رہنے والے جو مملکت چین کی شمال ور رخ باب پر ہنوز قریب بر حالت اصلی کے موجود ہین وہی لوگ ہین جنکے آبا و اجدا دنے دفعات قدم اپنی حد سے باہر اوٹھایا اور جس طرف رخ کیا کسیکو مقابلہ مین ٹھہرتے نہ دیکھا اور روم قدیم و نوا در روس و ایران و ہندوستان و ختا اور کئی ملک فرنگستان پر غالب آئے اور دعوی تمام عالم کو اپنے زیر حکم کر نیکا رکھتے تھے اور یہ کچہ چھوٹے منہہ کی بڑی بات نہ تھی کیونکہ اصل حقیقت مین باد اقبال انکے نشان کو ہمیشہ بلند رکھتی تھی اور فتح کی تلوار کو پروردگار نے دست قدرت مین مثل برق جہان سوز کے دیکر میت عالم بنا گویا توبہ توبہ اجازت قتل بنیان بنی آدم دی تھی + اسی جلد کے پہلے دفتر کے پہلے باب کی شروع مین راقم نے بیان کیا ہے کہ یافث ابن نوح آٹھہ بیٹے چھوڑ گیا اور ترک جد اقوام تاتار کا ہے اور یہ حقیقت ہے کیونکہ تمام تاریخون سے ثابت ہے کہ اگرچہ صدہا جدا قومین تاتار کی بالقاب علیحدہ ہین لیکن تمام کی بنیاد وسی ایک جد سے معلوم ہوتی ہے اور سبھون کے مورث

وہی ھنگنو یا ھن یا ھنی تاتار ہین جنکا بیان اسی جلد کے پہلے دفتر مین آچکا ہے کہ فغفوران چین کو اونہون نے بارہا ستایا غرض اون امور کا زیادہ بیان مناسب ہے تاکہ یہ تاریخ ہر طرح سے کامل اور جمیع حالات پر شامل ہووے اور یہ تصنیف اس ہیچمدان کی یادگار دور قیامت تک رہے ✤ جسوقت کہ ترک اپنے باپ یافث ابن نوح کا بھیجا ہوا دشت کی طرف گیا تو اوس مقام پر اوسنے خیمہ کیا جہان اب اکثر خزانین قلماق رہتے ہین وہین پر اوسکی گروہ بڑھی اور اوسکی تابعدار رہی کیونکہ بہت سی ضروری چیزون کی ایجاد اوسنے کی اور اپنی دانش اور جرأت کے وسیلے سے اوس حکومت کو بحال رکھا جو بزرگون کی دی ہوئی تھی چنانچہ اوسی طرح سے چھ پشت تک یہی صورت رہی کہ بیٹون نے سلسلے سے اپنے باپون کی قائم مقامی مین ریاست کی اور گروہ ایک ہی رہا غرض النجی خان کے جسکو جلنجی بھی کہتے ہین توام دو بیٹے پیدا ہوئے ایک کا نام مغل یا منگل یا منگو خان رکھا گیا اور دوسرے کا نام تاتار خان تھا اور یہی دو شخص مورث بالکل اقوام تاتار کے ہین جو عربی تاریخون مین اتراک کہلاتے ہین اور یہی لوگ جب قوی اور غازی ہوئے اور عالم کو زیر تلوار لانے پر کمر باندھے تو اپنی بنیاد کو آفتاب سے قرار دیا اور آفتاب زائی کہلائے ✤ ہر قوم کے دو عہد کی تاریخ نہ قابل لکھنے اور نہ لائق سننے کے ہوتی ہے ایک تو وہ جب ایسی جہالت اونپر چھائی رہتی ہے کہ ہر امر خواہ ادنی خواہ اعلی کو از غیبی قرار دیکر ایسے مبالغے کے ساتھ اونکے پہلے مورخ بیان کرتے ہین کہ آج کل کا دس برس کا ہوشیار لڑکا اون افسانون کی بعید القیاسی پر ہنسکر ایگا اور دوسرا وہ عہد ہے جب قریب کی قومون سے جو مانند اونکے نہایت جاہل اور مثل حیوان مطلق کے ہین لڑائیان شروع آبادی ملک مین بعد شکست درندون کے ہوتی رہتی ہے بجز سر کٹول اور خونریزی اور لوٹ و تاراج کے دوسری کوئی بات وقوع مین نہیں آتی ہے الغرض اوس تاریخ نویسی راقم کی دہشت مین یہی ہین کہ اول تو اقوام کی شروع کا احوال اوسی قدر لکھنا چاہیے جو متعلق کسی آباد اور نامور ملک کے ہووے جیسا کہ یورش وحشیون کی کسی جگہ پہ

جہان کی تاریخ قابل یادگی کے ہے تاکہ اوس ذکر سے اخذ نصیحت اور تجربہ ہووے اور دوسرے
یہ کہ اگر وحشیون کی تاریخ سلسلے کے ساتھ تحریر مین بھی آوے تو آپس کے کشت وخون کا محض اشارہ
رہے اور صرف اونکے کئی مقام سکونت بیچ عہد بادیہ پیمائی کے لکھے جاوین کہ کس جاسے
اوٹھکر کون راہ سے کدھر گئے اور وہان سے پھر کس طرف رخ کرکر کہان پر پہنچ کر یا مقیم ہوکے
دشت گردی کو ترک کیا اور انسان کیطرح کاشتکاری مین مشغول ہوے یا رگ حیوانی کی کشش سے
مثل درندون کے کسی ملک آباد پر جا پڑے اور شہر ومکان اور غلہ وکھلیان کو مثل اپنے
بیابان کے صاف کرتے بادسموم کی طرح چلے گئے القصہ اقوام تاتار کا حال شروع مین بعد ایام
نوح کے اسی لحاظ سے قابل تحریر کے نہین ہے کہ دشت گردی کی اوقات اور آپس کی
مارکٹول اور یورش کے سوا دوسری بات نتھی اوس وقت ھوانگنو یاھنی کے لقب سے
مشہور تھے اور فرق اون مین یہی تھا کہ ختائی تاریخون مین وہ گروہین جو صوبہ پیچیلی کے شمال
سے بحر شرقیہ تک رہتی تھین بلقب شرقی وحشیون کے نامزد تھین اور مورخ ان دنون
کے مشرقی تاتاریون کے یہی لوگ تھے اور وہ گروہین جو صوبہ چین سی کی شمال مین اور
صوبہ پیچیلی و شانسی کے دامن کوہستان مین پڑے پھرتے تھے وحشیان مغربی کہلاتے تھے
اور جدا اون اقوام کے تھے جو اب مغربی تاتار کے لقب سے مشہور ہین غرض حال اقوام
ھنی کا یہی تھا جو آج کل بھی اکثر امور مین ہے چنانچہ جدے جدے فرقے جدے جدے سردارون
کے محکوم تھے اور اغیار سے صلح کے وقت ایک دوسرے سے فاصلے پر رہا کرتے
تھے تاکہ گھوڑون دمبون اور خانہ پرورده جانورون کی چرائی مین تنگی قرب کی جہت سے
نہووے لیکن جب ختائیون سے یا اورون سے بگڑتی تھی تو ایک جمعیت سبکی ہوتی تھی +
اہل تاتار کی نوش وپوش وغیرہ زندہ بارقسم کے جانورون گھوڑون بیل گائے بکری دنبے
ہمیشہ متعلق ہے اور چار ہزار برس سے جو رواج چلا آیا ہے ہنوز موجود ہے کہ انہین خانہ پروردہ
جانورون کا گوشت کھاتے دودھ پیتے چمڑے کی پوشاک کرتے اور پشم کے نمدی بناتے

اوڑ رہتے اور خیمہ بناتے اور لید کو جلاتے اور گھوڑی کی دودھ کو جوش دیکر خمیر نکالتے اور پیتے
اوسکی طیار کرکے پیتے ہین گویا تاتار کا گلا اوسکے حق مین دنیا و مافیہا ہے کہ تمام حاجت اوسی
سے رفع ہے * خیمے انکے نمد ہے اور پوستین کے لکڑی کے چار پہیے
کی گاڑیون پر ہمیشہ ایستادہ رہتے ہین اور جب وقت نقل مکان کرتے ہین بیس تیس
بیل کو ہر گاڑی مین وہ جوت دیتے اور عورتین اور ضعیف بیمار لڑکے بالے
سب اوسمین چین سے بیٹھے رہتے ہین اور مرد سب برق وش گھوڑون پر سوار گلون کو آگے
آگے ہانکے لیجاتے اور جہان پر علف گاہ اور سبزہ معقول دیکھتے ہین مقام کرتے ہین اور جب
وہان کی چرائی تمام ہوجاتی ہے کسی اور طرف رخ کرتے ہین * یہ بات بہت دور کی ہے
اور عقل کے ناخن کے لیے گرہ مشکل ہے لیکن غور کرنے سے اسکا حل کرنا سہل ہے کہ غذا
اور بادیہ پیمائی اور جمیع حالات تاتاریون کی اوقات بسری کی ایسی تین وجہین تھین کہ انہون
نے اتنی سلطنون کو پامال کیا اور یہ مہیب اپنے کو بنایا کہ عورتونکا اسقاط حمل انکا نام سنے سے ہوگیا
اور انکے وہم نے بڑی بڑی بہادرون کا رخنہ بدخوابی مین شب کو دبایا * اول تو اونکی غذا باعث
خونخواری اور برق کرداریکا اس طور پر تھا کہ اس زمانے مین بھی قوم قصاب سے کوئی سنگدل
نہین اور تاتار سب شبانہ روز انھین جانورون کے خون مین آلودہ رہتے تھے جنکو بچپنے سے انہون
نے پال پوس کے بڑا کیا اور جب کہ بے ترس ہو کر روز روز اپنے ہاتھ کے کھلائے پلائے اور
اپنے سے ملے ہوے جانورون کو انہون نے ٹکڑے کر ڈالا اور گوشت کو انگارون پر برائے
نام رکھکے کچا کھایا تو رحم اور درد رفتہ رفتہ طبیعت سے رخصت ہو کر خونخواری طبیعت ثانی ہوگئی
اور وہ پھر جب دشمن کو قبضے مین لائے تو جبلی سنگدلی طپش جنگ سے وہ گونہ بڑہ گئی اور امان
کی صدا گوش صموم از قہر پر اثر نہین کرتی تھی * اگرچہ بعض حکمای فرنگ اور عرب اور یونان نے بڑا
بڑا دفتر یہ ثابت کرنے کو لکھا ہے کہ غذا طبیعت مین فرق لاتی ہے اور گوشت خوار اقوام
سنگدل اور خونخوار ہوتے ہین اور اناج پھل پھلاری ساگ ترکاری کے کھانے والے پر حلیم

اور درومند ہوتے ہین اوراس قول کی ایک دلیل اہل تاتار اور ہنود کو گرداستے ہین کہ ایک بجز گوشت کے کچھ نہین کھاتے اور دوسرے صرف اناج اور ترکاری اوقات بسر کرتی ہین لیکن ہم اس دلیل کو کسی قاعدۂ عام کے مقرر کرنے کے لیے کافی نہین سمجھتے ہین یہ نہ کہکے اگر اون بزرگونکا قول ہوتا کہ کچے گوشت کے کھانے والے قوی ہوتے ہین توہم بے تامل اوس قول کو قبول کرلیتے لیکن گوشت کی غذا پر خونخواری منحصر کرنا مناسب نہین اور اسکی زیادہ دلیل بجز اسکے نہین چاہیے کہ اہل ہندوستان وایران اور فرنگستان مین بالکل خواص اور اکثر عوام گوشت ہی کھاتے ہین اور ان لوگون سے رحیم وسلیم کمتر کہین پر دیکھنے مین آتے ہین الغرض تاتاریون کی غذا جو سامنے کے پالے اور اپنے ہلے ہوے معصوم جانورون کو اپنے ہی ہاتھ سے ہلاک کرکے نیم خام خون آلودہ کھانے سے حاصل تھی باعث سنگدلی کا تھا اور دوسرے یہ کہ اگر یہ غذا اونکی نہین ہوتی تو غلہ ساتھ ہونا پڑتا اور ویسی گروہ بے شمار کے واسطے غلہ ساتھ لیے لیے پھرنا ایسا بکھیڑا ہوتا کہ تاتاریون کی آمد کی خبر ہر جگہ مہینون پیشتر سے ہورہتی اور یہ شہرت اونکے حق مین مضر ہوتی کیونکہ دفعتہً انکا آنا اور لوٹ وتاراج کرکے طرفۃ العین مین صحرا کے بیچ پھر غائب ہوجانا غضب تھا اور یہی باعث ہمیشہ کی فتح کا تھا کہ فرصت تدبیر جنگ کرنے کی کسیکو کم ملتی تھی اور آندھی کیطرح انکا رسالہ خونخوار برق رفتار آتا اور اپنا کام کرکے نکل جاتا تھا اور یورش کے وقت اپنے لڑکے بالون اور تمام جانورون کو صحرا مین چھوڑا اور اپنی سواری کے علاوہ کابت سے فالتو گھوڑے ساتھ لیکر جس سمت کی طرف مرکوز خاطر جانا تھا روانہ ہوتے تھے اور فالتو گھوڑون سے دو کام نکلتے تھے ایک یہ کہ اگر دور کا سفر ہوا تو ہر مقام پر اونمین سے وس بیندرہ کھانے مین آتے تھے یا اگر اہی!ان کا گھوڑا گر گیا یا جنگ مین مجروح ہوا تو مرے کو کھاتے اور اوسکے عوض فالتو گھوڑے سے ایک کو داخل کرتے تھے پس ظاہر ہے کہ اونکی غذا سبب عظیم خونخواری اور برق کرداری کا تھا اور اناج کے کھانے والے اگر ہوتے تو جو اونہون نے کیا کبھی نہ کرسکتے اب دریافت کرنا چاہیے کہ آیا تاتاریون کی بادیہ پیمائی

جملہ اسباب اونکی فتح یابی کا وجہ عظیم تہا یا نہین + قوانین جنگ سے ایک یہ ہے کہ سردار فوج معسکر
کے خیمون کو اور ہر قسم کی سپاہ خواہ سوار خواہ پیادہ کو ایسے ایسے مقام پر رکھے کہ تھوڑے عرصے
مین بہت کی گنجایش ہووے اور اگر شب خون مارنے کا حملہ غنیم کرے تو سب کو اپنی اپنی جگہہ
جمعیت کرنے کی ایسی معلوم رہے کہ منتشر حواس کوئی نہین ہووے غرض یہ قاعدہ ہر شام کو
تاتار کے معسکر مین اس طور پر عمل مین آتا تھا کہ مقام ہوتے ہی ہر گروہ جدا ہو جاتی تھی اور اپنی گاڑیون
سے جنکو پہیہ دار مکان کہا چاہیے کچھ جدی حصار ہو کر اوس عرصے کے اندر تمام جانور عورت
مرد لڑکے اس موقع سے رہتے تھے کہ اندھیری سی اندھیری رات کو ان ہزارہا انسان اور لکہا
حیوان مین مطلق پریشانی نہین ہوتی تھی سواے اس مشق بیچ ترکیب معسکر کے تاتاریون کی بادیہ پیمائی
اونکو تمام دشت تاتار کے نشیب و فراز اور راہ گھاٹ سے واقف کراتی رہتی تھی اور ان امور کا علم سپاہ
سالار کو خوب رہنا ایسا واجب ہے کہ اگر سرزمین سے فوج کا سردار خوب واقف ہوگا تو اگر غنیم اوس
سے بہت کمزور بھی ہو تاہم غالب ہے کہ شکست اوٹھایگا چنانچہ اسی جلد کے فصل اول مین نقل ہے
کہ کس طرح سے تاتاریون کے سردار مکہلی نے فغفور ختا کا وٹی کو دفعتہ گھیر لیا اور نہین معلوم
ہوا کہ کدھر سے یہ چار لاکھ سوار پیدا ہوئے اور مثل بلاے آسمانی کے آن پڑے اور یہی بڑی
دلیل اس امر کی ہے کہ سرزمین کی واقفیت سپہ سالار کو نہایت واجب ہے چنانچہ اسکی لاعلمی نے اوس بیچارے فغفور
کو تباہ ہی کیا تھا اور اسکی واقف کاری نے اوس تمانچو کو ویسے کمین گاہ پر بٹھایا الغرض تاتاریون
کی بادیہ پیمائی گویا سبق اول بیچ دفتر رزم کے تھا اور اوسکا علم اور دن کو صرف زر سے بھی میسر تھا
اور اونکو خود بخود آتا تھا + تیسری وجہ تاتاریون کے ہمیشہ فتحیاب ہونے کی اونکی جمیع اوقات کو
ٹھہرایا چاہیے اور اوسکی صرف بیان سے یہ بخوبی ظاہر ہوویگا چنانچہ بچپنے سے تاتار سب تیر
لگانے اور نیزہ چلانے تلوار مارنے اور گھوڑے پر چڑھنے کے عادی ہوتے تھے بلکہ
بجز ان باتون کے کسی اور چیز کی طرف متوجہ نہین ہوتے تھے کیونکہ پڑھنے لکھنے کے چرچے کو بے وقوفی
قرار دیتے تھے اور امور خانہ داری کو اپنی مستورات کو متعلق کرتے تھے اور غلامون کے

ہاتھہ گھوڑون اور جانورون کی چرائی اور خبر گیری حوالہ کرتے تھے پس اس حالت بیکاری مین
سوائے حربون کی ورزش اور ایام صلح مین شکار کرنے کی تیسری صورت صرف اوقات کی نتھی
اور اونکے ہاتھہ کی صفائی اور شہسواری امن وامان کے وقت درندون کے شکار سے
دیکھی جاتی تھی اور جنگ مین دشمنون کو اوسکا حال بہتر معلوم ہوتا تھا سوا اس طرحکی مشق کے جو
ہر متنفس کے شوق پر موقوف تھا قواعد جنگ مین براق رہنے کے لیے ایام صلح مین گرد و نواح
کے تاتار سب ایک جائے معہودہ کو مقرر کرکے دس بیس کوس کے فاصلے پر چارون طرف
قطار سے کھڑے ہوتے تھے اور وقت معینہ پر طرف ایک ہی مقام مقرر کی جسکو مرکز دایرہ سمجھا
چاہیے ایسی صف بندی کرکے روانہ ہوتے تھے کہ جنگل کے جانور درندے دوندے بھاگنے
کی کوئی صورت نہین پاتے تھے اور چارون طرف سے رفتہ رفتہ جب گھر جاتے اور تاتاریون
کے دایرے کی وسعت کم ہوتے ہوتے دس بیس تیر کی گھیر رہ جاتی تھی تب اون بہادرون
مین جو چیدہ چیدہ شہسوار ہوتے بیچ مین آکر شیر اور ارنے چیتے اور گینڈے اور دوسرے درندون
کا مقابلہ کرتے تھے اور ہرن وغیرہ جو بدحواس یا مجروح ہوکر صف توڑنے اور نکل بھاگنے کا قصد
کرتے مارے جاتے تھے الغرض اس شکار مین سوارون کو جھیل اور دریا پیرنا اور پہاڑون پر
چڑہنا اس انداز سے ہوتا تھا تاکہ صف نہ ٹوٹے اور یہی کونسی کم مشق قواعد جنگ کی تھی کہ صف بندی
کی ترکیب سے طبیعت عادی رہے اور ایسے ایسے بینڈے مقامون پر قطار نہ چھٹے + الغرض
جن اقوام کی غذا اور بادیہ پیمائی اور جمیع اوقات اسطرح کے ہووین جسکا ایک شمہ بیان مین آیا
تو کونسا تعجب ہے کہ اونہون نے سیکڑون ملکون کو برباد کیا خصوص جبکہ علاوہ ان وجہون کے
سبھون کے درمیان ایکا اور اتفاق ایسا تھا کہ جو نہین اغیار سے مقابلے کا قصد ہوا آپس
کے قصون کو فراموش اور دل کی کدورت کو دور اونہون نے کیا اور سارے تاتاریون کے
لکلمہ ہا قالب مین یکجان آئی اور لکھہ ہا شمشیر کو ایکدست ارادے نے کھینچا + دستورات اور قوانین
اسنکے درمیان نہایت کم جاری تھے کیونکہ ہر قوم کے ایام جہل مین قاعدے اور روسیے چند

اور مختصر بسبب اسکے ہوتے ہین کہ امور دنیوی کی نیرنگی اور کثرت ترقی عقل سے پیدا ہین اور
یہی باعث زیادتی قواعد کے ہوتے ہین تاکہ ہر امر مین عامل ہونیکا بہتر طریقہ معلوم ہووے لیکن
اقوام تاتار بجز یورش اور شکار کے دوسرا کام نہین کرتے تھے غرض اگرچہ نہ علم نہ نوشت خواند
امنین تھا لیکن اپنی بات کی ایسے پکے اور قول کے ایسے سچے تھے کہ اغیار اونکے ہان اونہین
پر اورون کے حرف اور دستاویز سے اعتبار زیادہ کرتے تھے اور بچون کو ہوش سنبھالتے ہی
یہی مضمون سکھلایا جاتا تھا جسکو حضرت سعدی علیہ الرحمہ نے کس اختصار و شستگی سے
اس شعر مین بیان کیا ہے شعر راستی موجب رضای خداست * کس ندیدم کہ گم شد از رہ راست
خون ناحق اور زنائے محصنہ کی سزا قتل تھی اور سنگین چوری کی بھی وہی سزا تھی کیونکہ آپس مین
دزدی نہایت معیوب تھی اگرچہ غیرون پر ڈکیتی خوب تھی * ارث کا حال یہ تھا کہ اگر امن وچین
اور ایام صلح کے وقت باپ یا بزرگ خاندان بیماری سے مرجاوے تو بڑا بیٹا یا جو کہ متوفی
سے زیادہ قرابت رکھتا تھا وارث مال و اموال کا ہوتا تھا لیکن اگر جنگ مین مارا گیا تو جو اوسکی
لاش کو اوٹھا لایا یا دشمن کے ہاتھ سے اوسے چھین لیا وہی شخص متوفی کا وارث کل ہوتا تھا اور
اور یہ آئین ایسی قوم سپاہ کے لیے مفید اس طور سے تھی کہ جس حال مین محبت دوستانہ یا جذب
یگانیت دو سپاہی کو حافظ زندگی مین ایک دوسرے کی جان کا اور موت نبرد مین ایک دوسرے
کی لاش کا کرے تو لالچ اوسکے اشیا کے حصول کی وہی مطلب آور ہووے * کثیر الازدواجی
اونمین رائج تھی اور اپنے باپ کی حرمون اور سوتیلی ماؤن کو بیٹا اپنی خدمت مین لا سکتا تھا اور
ایک بھائی کو دوسرے کی جوروُن کو حرم بنانا جایز تھا اُنکے ہوش سنبھالنے کے وقت
سے بڑی بڑی بکریون اور دنبوؤن پر سوار ہو کر چھوٹی کمانون سے چڑیہ اور لومڑی وغیرہ
کا شکار کرتے تھے اور اسیطرح سے جو جو زیادہ بڑھتے اپنے قد و قامت اور طاقت
کے موافق گھوڑون پر چڑھتے اور استعمال ہتھیار کا کرتے تھے غرض جب تک تن تنہا شیر یا
اور کسی بردست درندے کو جنگل سے مار کر نہین لاتے تھے مردون کے ساتھ بیٹھنے یا فوج

مین نام لکھانے نہین پاتے تھے اور بچ پنے سے گھوڑے پر چڑھنے کی یہ عادت ہوجاتی
تھی کہ گویا سونا اوٹھنا بیٹھنا سارا کام اونکا گھوڑے کی پیٹھ پر انجام ہوتا تھا اسیطرحسے لڑائی مین
تو اونکی فتح غضب تھی ہی تھی اونکی شکست بھی موجب ضرر و خطر ایسی تھی کہ جس قدر نقصان غنیم کو
اونکے پیچھے ہٹنے اور بھاگنے سے تھا اونکے آگے بڑھنے اور حملہ کرنے سے نہ تھا کیونکہ
جب لڑائی ہارتے تھے تو گھوڑے کے رخ کو صحرا کی طرف کرکے خود پھر کے بیٹھتے یا اکثر کھڑے
رہتے تھے اور دشمن جو تعاقب مین چلے آتے اونکی طرف منہہ کرکے ایسے تیر اوسی رو مین مارتے
بھاگتے چلے جاتے تھے کہ ایک چوٹ خالی نہین جاتی تھی کیونکہ اول تو اونکی یہ شست اور
ہاتھہ کا انداز اور ملکہ تیر اندازی مین تھا کہ ہر نشانہ ایسا تھا گویا ملک الموت نے زہ پر تیر چڑھایا اور دوسرے
یہ کہ تعاقب کرنے والا فتح کے زعم مین نڈر گریزندہ کو ناچیز سمجھکر بغیر اوس حفاظت اپنی ڈھال سے
کرنے کے جو کہ غنیم کے حملے کے وقت کرتا ہے صرف مارنے کے دہن مین بے تحاشہ
آتا ہے اور اوس اندھا دھند تگ و پو مین ہر ایک اپنی صف سے جدا ہوجاتا ہے پس ایسے
بے پروا دشمن کو مار لینا کونسا مشکل تہا بلکہ یہ طور غنیم کی ہلاکت کا ایسا سہل تھا کہ اکثر مرتبہ تاتاری
سب جس وقت اوسنے اور کسی مضبوط دشمن سے سابقہ پڑتا تھا کہ ایک چوٹ کھاوے اور دو لگاوے
جسکا ہر وار پر قدم آگے اوٹھے اور پیچھے نہ ہٹے تو یہ لوگ اسیطرح کی فکر کرتے تھے اور
دہوکے مین اگرچہ نہین دشمن اونکے تعاقب مین چلتے تھے وے مزے سے جی بھر کے
پیٹ بہنے لیتے تھے اور ایک ایک شخص کو جو نمود کے دکہائی دیتے تیر وسے زیر زین و بر زمین لاتے
تھے اور جب اونکی صف تعاقب کے سبب سے ٹوٹ جاتی تھی تاتار سب دفعتہً رک کے سیدھے
بیٹھہ کر گھوڑون کو پھیر ایسا حملہ کرتے کہ دشمن جو تعاقب کے زعم مین بے پروا تھے اس
آناً فاناً بجلی کیسی پلٹ سے ایسے بدحواس ہوجاتے تھے کہ حربہ ہاتھہ مین لیے ایک دوسرے کا منہہ
دیکھنے لگتے تھے اور تاتار قہار و خونخوار اونکے غول کو ٹاپون سے روند ڈالتے تھے الغرض وے اپنی
شکست مین بھی انکی شہسواری کام آتی تھی اور ساٹھہ اسی کوس اونکے گھوڑے ایک سرے مین نکل

جاتے تھے اور ندی نالہ اور جھیل دریا ریگستان اور کوہستان کسی سے مزاحمت اونکی گذر کی
نہین ہوتی تھی اور پل بھر مین ایسے غایب اور بے منود ہو جاتے تھے جیسا مشت خاک کو تیز
ہوا مین کوئی کھولے اور پتا پا وے القصہ ان بلاؤن کا رولہ ختا اور فرنگ اور روم و روس اور ایران
کی سلطنتون اور مشرق کے تمام ملکون پر بارہا ہوا اور انھین سے بعض یورشون کے بیان سے
تاریخ کے ناظرین کو فائدہ حاصل ہووے گا اور راقم کو بھی منظور ہے کہ جو بات قابل یاد کے ہووے
وہی لکھی جاوے نہ کہ انکی آپس کی سرکشول کا حال تحریر مین آوے جسکے ملاحظے سے اسقدر
استفادہ حاصل ہے کہ آپس کے کشت و خون نے اول تو اتنے موذیون کو ایک دوسرے کے
ہاتھ سے قتل کروایا اور جنس انسان کے دشمنون کو اسیطرح سے کم کیا اور دوسرے یہہ کہ اپنی
خونریزی مین جتنے روز ون مشغول رہے گرد و نواح کے ملکون مین امن رہا ورنہ اگر آپس کا
نفاق نہوتا تو کسیکو اونکی یورشون سے دم لینا مشکل ہوتا +

دوسرا باب

بیان ہن کی سلطنت کے زور و شور پیدا کرنے اور بعد ازان ضعیف ہوکر دو تقسیم ہو جانے اور ایک کے تباہ ہونے اور دوسرے کے نام پیدا کرنے کا

اس تاریخ مین ذکر آچکا ہے کہ قوم تاتار ملقب ہن یا ہانگنو کی بنیاد سنہ ۲۲۰۷ مین قبل
حضرت عیسی کے قرار دی گئی ہے بلکہ ہیا کے لقب خاندان سے ایک فغفور کا بیٹا اس
قوم کا مورث کہلایا ہے غرض اس سے ہمین کچھہ مطلب نہین اور بیان اتنے ہی کا چاہیے کہ
اوسوقت سے فغفور چینگوانٹی کے دور تک اکثر اونکا یہی کام تھا کہ ذفعتہً آتے اور سر حد چین کے
املاک کو لوٹ و تاراج کرکے اپنے صحرا مین چلے جاتے تھے غرض اوس بہادر اور مدبر فغفور نے
خوب اونھین شکست دی اور دیوار ختا کی ساخت شروع کی جسکا حال جلد اول مین مبین ہے +
اس تحقیق کے ساتھہ نہین معلوم ہے کہ قابل درج تاریخ کے ہووے کہ ان تاتاریون کے
بادشاہ یعنی تانجو سب کس سلسلے سے ایک بعد دوسرے کے حکمران ہوے بغاوت تومان
کے وقت تک جسکا بیٹا وہی میمی تھا جسکا حال اسی جلد مین لکھا گیا اور جب سے حق ہے کہ

اوس قوم کی عظمت اور جلالت شروع ہوئی اور اوسکا حال تاریخون مین یون دیکھنے مین آیا ہے
کہ ولیعہد جب مقرر ہوا تو اوسکی سوتیلی مان نے اپنے بیٹے کو مرتبہ اور پایہ دینے کے لیے شوہر
کو ایسا ورغلایا کہ اپنے بیٹے میتی کو اوسنے یوچی تاتاریون کے پاس بطور یرغمال کے بھیج کر
اوس قوم سے خواہ مخواہ لڑ پڑا تا کہ بیٹے سے باپ کی بدعہدی کا کینہ وے لیوین اور اوسے مار
ڈالین چنانچہ ویسے ہی کرنا یوچی نے چاہا لیکن میتی ایسا ہشیار اور زور رس تھا کہ قبل اس
فساد کے وہ خفیہ نکل بھاگا اور اپنے باپ کے ملک مین پھر آیا اور چند سپاہ جمع کر کے جنگ کے
قواعد اور فنون مین ایسا یکتا بات کے کہتے اوہنین بنا ڈالا اور ایسا خیرخواہ بنا لیا کہ نقل ہے
کہ ایکدفعہ اوسکے حکم کے مطابق اون تاتارون نے اپنی سب سے عزیز جورون اور حرمون
کو تیر و تفنگ کا نشانہ بنایا اگرچہ یہ بات قابل نفرین نہ کہ تحسین و آفرین کے ہے لیکن دو چیز اس سے ثابت
ہین ایک اون تاتاریون کی تابعداری اور جان نثاری اور دوسری یہ کہ حکومت دوسری شے
ہین مگر نتیجہ اوس تاثیر کا جو ایک قوی طبیعت چند ضعیف طبیعتون پر بعد وقوع قربت کے کرتی ہے
غرض جب یہ فوج قابل میدان لینے کے ہوئی میتی نے دفعتہ اپنے بڈھے زن مرید باپ پر یورش
کی اور بڑی شکست دی بلکہ اوس پیر نابالغ کی جان اوس لڑائی مین گئی اور ساری رعیت نے
پیشانی فرمان برداری کو میتی کے گھوڑے کی ٹاپ پر رکھی + بعد اوس فتح کے اوس تانجو
نے اپنی سوتیلی مان اور اوسکی لڑکون اور باپ کی سب حرمون کو جان سے مارا او خاص و
عام کے دل مین زلزلہ پڑ گیا یوچیون سے پھر اوس نے انتقام لیا او دوسری اقوام تاتار کو پامال
کیا اور رفتہ رفتہ یہانتک قوی ہوا کہ مشرق کے ملکون مین بجز فغفور چین کے کوئی سردار اوسکے برابر
نہ تھا بلکہ کئی ختائی موضعون کو جو اوسکی سرحد کے قریب واقع تھے قبضہ کر بیٹھا آخرکار فغفور اوسکی
دھائی پر غضبناک ہو کر مستعد جنگ ہوا غرض بڑے ہاتھون جا پھنسا اور نا کاری صورت سے
مخلصی ملی جیسا کہ اسی جلد کے دفتر اول مین مبین ہے بعد اس جنگ کے ستائیس برس تک
تانجو جیتا رہا اور اوس عرصے مین بہت سے اقوام تاتار کو اوسنے سر کیا اور در حقیقت خاقان تاتار

تھا اور فغفوروں سے جو جو صلح اور جنگ وقوع مین آئین اسی جلد کے پہلے دفتر مین اونکا اشارہ ہے
اور دوبارہ حاجت بیان نہین ہے + بعد اوسکے مرگ کے اوسکا بیٹا لاوچام تخت تانجو پر بیٹھا
اور چین کی نسبت مین وہی وتیرہ سابق کے لوٹ وتاراج کا اختیار کیا اور فغفوروں کو بدرجہ ستایا
سوا ختائیون کو عاجز کرنے کے کئی قوم تاتار کو تانجو زیر نگین لایا اونکے درمیان قوم نوچی نامور تھی
جسنے ہمیشہ ھن کی قوم سے مقابلہ کیا تھا غرض اس تانجو نے اونہین کئی لڑائیون مین شکست دیکر
اونکے پادشاہ کو مارڈالا اور ایسا تنگ کیا کہ اپنے ملک کو جو سوچو کے قریب تہا چھوڑ کے بیچ
بچائے بھاگے اور تبت بزرگ مین جا بسے اور اوس ملک کو آباد کیا اور اوس دیار کے
پہلے باشندے وہی تھے غرض اونمین سے جو فرقے زیادہ بہادر تھے آگے بڑھ گئے اور
چند دنون مین ماوراء النہر اور دشت قپچاق اور خراسان مین ایسے قوی ہوے کہ اون ملکون کے
اکثر مقامون کی ریاست اونکے قبضے مین تھی + جب لاوچانگ تانجو مرگیا اور اوسکا بیٹا کوین چنگ
جانشین ہوا اور فغفور کو یورشون سے عاجز کرنے لگا انہین یورشون سے فغفور نے قصد عہد وپیمان
کرنے کا کیا تاکہ دونون طرف سے قوم ھن پر جو جانبین کے دشمن تھے تاخت ہووے لیکن ایلچی قیصر
راہ مین گرفتار کیا گیا اور تانجو نے جو دس برس اوسے قید رکھا وہ قصد وہین تک ختم ہوا اسوقت
سے یونو تانجو کے وقت تک یعنے ایک سو چھبیس برس قبل حضرت عیسیٰ کی مدت ہے سنہ ۹۳ع
تک کئی تانجو املاک تاتار کی ریاست کے تخت پر بیٹھے اور سوا فغفوران چین کے جنکے ساتھ
جتنی لڑائیان رہین سکا ایک ایک شمہ اسی جلد کے پہلے دفتر مین ہر شہنشاہ ختا کے عہد دولت
کے بیان مین مندرج ہے + تانجو اطراف وجوانب کے ملکون پر برابر یورش کرتے رہے
یا اور قومون کے تاخت کا جواب دیتے رہے اور ان لڑائیون کے بیان کی طرف اشارہ بھی کرنا
مولف نے عبث سمجھا کیونکہ بیان وہین امور کا چاہیے جسکے مطالعے سے کچھہ فائدہ کسی طرح کا ہو ورنہ
اور فقط سرگذشت کے اذکار یعنے کتنے فلانی طرف مارے گئے اور زید نے بکر کو کس طرح مارا
اور عمر نے لیک کے زید کو کس طرح دو ٹکڑے کیا یہ سب محض فضول ہے اور تاریخ نویسی سے

اوداب سکے خلاف سے غرض اسی سنہ عیسوی مین ھن کی پادشاہت کی دو تقسیمین بسبب امرا
اور سرداروں کے آپس کی تنازع کے ہوگئین اور شمالی او جنوبی مملکتین کہلانے لگین اور اسی واقع کو غرب
کے مورخون نے نسل اور تاتار کی علیحدہ سلطنتون کی بنا قرار دی ہے غرض شمالی تقسیم
یعنے قدیم اقوام مغل کی سلطنت مین رفتہ رفتہ ایسا ضعف آگیا کہ سنہ ۹۳ مین اقوام جنکے شامل رہنے سے
ایک صورت سلطنت کی تھی بار بار کی شکست سے عاجز ہوکر جدا ہوگئے اور بادیہ پیمائی کرتے جدھر
سے موقع پائے نکل گئے اور ذیل کے بیان سے معلوم ہوویگا کہ انہین مین سے بعض نے دوسرے
ایامون مین بڑا نام پیدا کیا یعنے عالم مین اپنی یورشون سے زلزلہ ڈلوا دیا غرض سنہ ۹۵ مسیحی مین ھن کی جنوبی
سلطنت بھی گویا تمام ہوگئی کیونکہ ٹانجوسی اوپو کے مرنے سے دوسرے شخص کو خطاب ٹانجو کا دیا
گیا اور اقوام ھن مین اختیار عدالت اور قتل وقصاص اور دوسرے ملکون سے عہد وپیمان کرنیکا
قبائل کے ہاتھ مین دیا گیا اور چونکہ یہ لوگ جب تک بال اونکے سپید نہین ہوتے تھے اوس مجلس
مین دخل نہین کیے جاتے تھے اس جہت سے عجمی اور عربی مورخون نے اونکا ذکر بلقب ریش سفید کیا ہے
یہ حالت تباہی کی واقع ہونے سے فغفوران چین کے تابع بعض فرقے جنوبی ھن کے رہے اور اکثر کی
جمعیت نے پہلے لقب ھائن کا اور بعد اوسکے چاؤ اور بعد ازان ہین کا اور آخر کو لیام کا لیا اور
انہین فرقون مین جنکو مؤلف نے نامزد کیا سرداری اورون پر رہی اور اونکی حالات آپس کے جھگڑے
اور غیرون پر یورش کے قابل درج کے نہین ہین بجز مغربی ھن کے جنہون نے روم قدیم وغیرہ کی ملکون پر ایسی تاخت
کی کہ اونکا کچھہ بیان ساتھ تفصیل کے انسب ہے چنانچہ باب آئندہ مین حال کھلیگا انشاء اللہ تعالے فقط

تیسرا باب

بیان شاہ اٹیلس کے ڈرانے کا اور پہلی یورش اقوام تاتار کے ملک فرنگ پر جو اوس نے کی اور قوم ہن کی شاہنشاہی کے معلوم ہونیکا

جب اقوام ھن کی دو تقسیمین ہوئین اور شمالی وجنوبی سلطنتین کہلائین اور شمالی کو تباہی ہوئی اور اون مین جمعیت کے
اقوام مین پریشانی آئی جیسا کہ باب سابق مین مذکور ہے تو اونکی بعض قومون نے ولایت فرنگ
کی سرحد کیطرف رخ کیا اور بعض نے ایران کی نواحی مین اپنے جانورونکو چرانا اور لوٹ وتاراج کرنا اختیار کیا

غرض اس باب مین ذکر اونکا منظور ہے جنہون نے کنارہ دریاے اتیل پر جسکو فرنگ کی تاریخون مین وولگا کہتے ہین اور اوسی کے گرد قیام اختیار کیا اور وہان سے جنوب کی طرف دست قبچاق مین شہر کاشغر تک اپنے تابع کیا یعنی گھوڑون کی ٹاپون سے روند ڈالا ✣ اگرچہ چند ہی روز بعد ختیار اقامت اوسپر کنارے دریاے اتیل کے اپنے زور وشور کا اظہار اونہون نے کیا لیکن آثار عالم کے تہ وبالا اونکی یورشون سے ہونے کا اتحیل کے وقت تک پدیدار نہین ہوے تھے ✣
لقب غضب الہی کا اوس نے خود اپنی شان مین کہا اور جمیع مورخ مقر ہین کہ لقب نہایت درست اور راستی سے ایک نقطہ کم و کاست نہین تھا ✣ ھن گری کے ملک کے اہل فرنگ اس شخص کو ملقب اتلا اپنے بادشاہون کے زمرے مین داخل کرتے ہین اور اگرچہ تحقیق ہے کہ قوم ھن کے اوس ملک مین بود و باش کرنے سے نام اوسکا ھن گری ہوا لیکن تین قوم تاتار نے اوس ملک مین یورش کی پہلی دفعہ ھن نے اتحیل کے وقت مین اور دوسرے مرتبہ قوم آوار نے ۶۰۰ع مین اور تیسری دفعہ قوم ترک یا تاگیار نے ۸۸۹ع مین اور اگرچہ یہ تینون قوم ایک ہی ہین بنام مختلف لیکن رشتہ اہل ھن گری کا قوم آخر سے ہے الغرض جب روگیلاس بادشاہ ھن نے انتقال کیا اوسکے دو بھتیجے اتحیل اور بلیڈا اوسکے بھائی من ذک کے بیٹے جانشین ہوئے اور چونکہ بعد نہایت کشت وخون کے اونکے چچا سے اور روم نو یعنے قسطنطنیہ کے شہنشاہ تھیوڈوشیس سے عہد و پیمان ہونے کی گفتگو شروع ہو چکی تھی طرفین کے سفیر اتحیل اور بلیڈا کے حضور مین حاضر ہوے اور غرور اون دونون کو یہی توانائی کا ایسا تھا کہ گھوڑون سے تعظیم کے لیے نہین اترے اور عہدنامہ پر دستخط گھوڑے کی پیٹھہ پر بیٹھے بیٹھے کیے اور بے اعتنائی کچھہ نہین تک ختم نہین ہوئی کیونکہ صلحنامہ کی ہر شرط سے یہی ظاہر ہے کہ شاہ قسطنطنیہ اتحیل کی نظرون مین نہایت بے حقیقت تھا بلکہ تمام شرائط شاہ ھن نے اپنی مرضی کے موافق لکھوا دیے اور سفیران روم کو بجز قبول اور منظور کرنے کے چارہ نہ تھا چنانچہ منجملہ ذلت کی اور باتون کے جملے سے ایک شرط یہ تھی کہ شہنشاہ روم سات ہزار روپیہ خراج سالانہ دیوے اگرچہ مبلغ کی کچھہ حقیقت نہ تھی لیکن ایک پیسہ اس طور سے دینا کرور روپیہ کی عزت کھونا ہے

بعد اس صلح کے اقوام تاتار اور رومنگی اقوام جرمن اور شمال کے ملکون اور قومون کو تباہ کرنے مین دونون بھائی مشغول ہوے اور گو چین تاتارون کو سر کیا + چندے بعد تھیل نے اپنے بھائی کو کسی حیلے سے مروا ڈالا اور مالک کل ہوا بلکہ ثابت ہے کہ بلیڈا کو رشک سے اوس نے قتل کیا + اہل تاریخ پر ظاہر ہے کہ اس ایام مین روم قدیم کی سلطنت عظیم کی دو تقسیم تھین اور ممالک مشرق ومغرب کے لقب سے مشہور تھین اور ہر تقسیم کا پادشاہ اپنی سرحد مین خود مختار رہتا چنانچہ پای تخت ممالک مشرق کا شہر قسطنطنیہ تھا اور ممالک مغرب کا پایہ تخت وہی شہر روم کا تھا جو ہمیشہ سے دار السلطنت تھا الغرض و الن ٹنی آن شاہ ممالک مغرب کی بہن ہنوریا ایسی صاحب عقل اور حسن تھی کہ اوسکے بھائی بلکہ مان کو جو حقیقت مین سلطنت مغرب پر فرمان روا بیٹے کے نام سے تھی اور متانت سے بے پایان ام الخبایث تھی یہ خوف ہوا کہ اگر اسکی شادی ہووے گی تو اسکی اولاد بیشک سلطنت مین دعوی ڈالے گی اس شبہہ سے خطاب آگستہ یعنے عالیجاہ دختر شاہ کا اوسے دیا گیا تا کہ طاقت کسی امیر کی نہووے کہ پیغام شادی کا کرے بلکہ سوا کسی بادشاہ مساوی درجے والے کے بیاہ کی نوبت کسی اور سے نہ آوے اور چونکہ اس پایہ کا شخص اہل روم کے زعم مین روی زمین پر نہ تھا کہ اونکے شاہ کی دختر سے عقد کرے اس لیے یہ خطاب کیا عذاب تھا بلکہ ساری عمر کی ناکتخدائی کا گویا پروانہ تھا غرض ہنوریا کی جبلی طبیعت ویسے ہی مایل طرف زوجیت اور خواہش اولاد تھی جیسے بلی کی جبلی تو چوہے کے متوجہ ہوتی ہے اوس نے خطاب عالی کو سر پر سات سلام کر کے رکھ لیا لیکن قدم اطوار کو دایرۂ عفت سے نکال کر ایک ملازم وجیہ کے دست اشتیاق مین جانے دیا چندروز مین تخم عشق نے ثمرۂ فساد دکھایا غرض جو نہین حمل ظاہر ہوا ان نے قید کر کے اپنی اور سلطنت کی ذلت کو بہی کو خفیف کرنے سے خاص و عام پر آشکارا کیا عرصے بعد شہر قسطنطنیہ مین شاہ تھیودوشس کے دربار مین مقید رہنے کے لیے بھیجی گئی چنانچہ بارہ چودہ برس وہین رہی غرض جب تنگ ہوئی اور صورت مخلصی کی نہین دیکھی اوسنے شاہ اٹیلا کو اپنی انگشتری بھیجی اور اظہار اپنے عشق اور تمنائے عقد ساتھ اوسکے پیغام بر سے کیا ہلکہ کیا بلکہ یقین ہے کہ صرف انتقام

لینے کی خواہش سے ہونوریا نے یہ پیغام دیا کیونکہ اوسے خوب معلوم تھا کہ اٹھیلا جب والن ٹنی ین
کے دربار مین ایسے نکاح کی خواہش کا پیغام بھیجے گا وہ طیش مین آکے ایک آدھ بات جو اب مین ایسی
سخت کہیگا جسکو اٹھیلا وجہ لڑائی کی قرار دیکر فوراً یورش کریگا اور عشق کا کچھ لگاؤ اس مین نتھا کیونکہ ایسی
صاحب طبیعت اور جمیلہ عورت کا عاشق ایسے مرد میمون شکل پر ہونا جسکے مذہب اور عادات اور
حرکات اور غذا اور وضع کوئی ایک بات قابل پسند کے نتھی بعید العقل ہے غرض جب وہ انگشتری
اور پیغام اٹھیلا کو پہنچا اور تمام حال سے واقف ہوا خاموش رہا لیکن جنگ کا حیلہ اپنے ہاتھ آنے
سے دل ہی دل مین خوش ہوا کہ داشتہ آید بکار غرض چونکہ اوسوقت اور ملکون سے لڑائی منظور تھی
شاہ تاتار نے اوس نکاح کی چھیڑ نہ نکالی غرض جب یورش گال کے ملک پر جسکو اب فرانس کہتے
ہین اور جو اوسوقت مثل اور املاک فرنگستان کے روم قدیم کی تحت مین تھا اوسکو منظور ہوا اپنا سفیر
والن ٹنی ین کے دربار مین اوسنے بھیجا اور پیغام اوسکی بہن سے نکاح کرنے اور بابانے دہیز قابل ایسے
پادشاہ کے اپنی ہمشیر کے ساتھ دینے اور ویسے بادشاہ کے اپنی جورو کے ساتھ لینے کے
جو مناسب حال تھا اوس ایلچی سے کہلایا اس خبر کے سنتے ہی تہلکہ مملکت روم مین پڑ گیا اور سب کی
عقل چرخ ہو گئی کہ یہ کیا بلا آئی آخر یہی صلاح سوجھی کہ ہونوریا کو کسی نفرے سے برائے نام جسکے بیاہ
کر کے کہلا بھیجے کہ چونکہ اوسکا شوہر موجود ہے ویسا امر خلاف مذہب اور دین عیسائی بلکہ برعکس
عدل اور انصاف کے لاممکن ہے چنانچہ یہی ہوا اور اگرچہ غصہ مانع رہائی کو ہونوریا کی حرکت پر ایسا
ہوا کہ حرارت فقط صرف اوسکے خون کے گھونٹ سے دفع ہو سکتی تھی لیکن اٹھیلا کے غضب کو
خدا کے غضب سے زیادہ ڈر کے اوس بیچاری کی جان کو تو نہین مارا لیکن ایک پوچ شخص کے
ساتھ جھوٹ موٹ کلمہ نکاح پڑھوا کے قید شدید مین ڈال کر دائم الحبس رکھا اور سفیر کا پھر جانا اور
اوس عذر بیہودہ والن ٹنی ین کی طرف سے کرنا اٹھیلا کی عین مرضی کے موافق تھا کیونکہ فوراً وہ اپنا
لشکر جو ہر وقت پا برکاب رہتا تھا مثل طوفان شمال کے ملک گال یعنے فرانس کی طرف
روانہ ہوا شہر بعد شہر کے گھوڑون کی ٹاپون مین روند ڈالا گویا روز قیامت اہل فرانس کے

سے لیے موجود ہوا + اس عرصے مین سپاہ سالار ایشی یس شہنشاہ روم کی فوج کا اور بھی اڈورک شاہ
قوم گاتھہ کا جو ملک جرمن کے اصلی باشندون کی قوم تھی اور آتھیل کی تابعدار نتھی اور بعض اقوام
جرمن کے تھی اور شہنشاہ روم سے موافقت او عہد و پیمان رکہتی تھی یہ دونون شخص فوج کثیر لیے آتھیل
کے مقابلے کو پونہچے اوسوقت شہر آرلی آنز کو جو واقع دریاے لوآر پر ہے محاصرہ کیے شاہ
ھُن بیٹھا تھا غرض جب دشمن قریب پونہچا آتھیل نے ہٹ کے دریاے سین جسکے کنارے پر
شہر پارس دار الامارت ملک فرانس اب ہے پار ہوکے شالون کے میدان پر جو نہایت
وسیع اور اپنے رسالے سے لڑائی کرنے کے لیے نہایت مناسب تھا مستعد بجنگ ہوا
طرفین کی سپاہ اور سردارون اور علی الخصوص آتھیل اور سپہ سالار روم اور شاہ گاتھہ اور اوسکے
بڑے بیٹے ٹارسن منڈ نے بڑا بڑا کام کیا اور بعض روایت سے کہ ڈیڑہ لاکھہ اور بعض یہ کہ تین لاکھہ
آدمی دونون طرف کے نقصان ہوے جسمین تھی اڈورک مارا گیا + آخرش آتھیل جسکا قدم اوسوقت
تک ہر دشمن کے مقابلے مین آگے ہی بڑھا تھا کچھہ پیچھے ہٹا اور اپنے لشکر کی گاڑیون سے جسکا
بیان ہوا ہے کہ اقوام تاتار جب بادیہ پیمائی کرتے عورت اور لڑکے اور ضعیف اور مریض اونپر
سوار رہتے ہین اور باقی گھوڑون کی پیٹھہ پر ہوتے ہین قلعہ بندی کرکے اوس حصار مین پناہ گیر
ہوا اور اگرچہ اس طرح کی چال قہقری شکست کامل قواعد جنگ کے رو سے نہین کہلاتی ہے
لیکن ایسے شخص کی نسبت اس طرح سے حفاظت ڈھونڈھتی بیشک ہزیمت اوٹھانی تھی غرض
طرف ثانی کو اوسکی جرأت اور قوت اور سپاہگری کا اتنا تجربہ ہوچکا تھا کہ اوس حصار مین آتھیل کو
اونھون نے زیادہ نچھیڑا اگرچہ دو ایک حملہ بطور آزمایش کے کیے جسمین تاتاریون نے مارے
تیرون کے اندھا بنا دیا آخرکار روم اور گاتھہ کی فوجین اوس مقام سے روانہ ہوگئین اور
آتھیل لوٹ و تاراج کرتا اپنی سلطنت کی حد مین پھر گیا غرض اس ہزیمت سے وہ کچھہ خائف نہوا کیونکہ
سال آئندہ موسم بہار مین دوبارہ اوس نے وہی پیغام نکاح اور دہنریا کے ملنے کا والن ٹی نی ین
کے دربار مین بھیجا اور پھر حیلے اور بہانے سے اوس نے ٹال دیا یہ خبر سنتے ہی آتھیل فوراً ملک

اٹالی مین جسکا پایہ تخت روم قدیم تھا اور سنوز ہے یورش کرتا شہر اکوئی لیا کو محاصرہ کر بیٹھا اور وہ
شہر ایسا مضبوط تھا اور باشندے ایسے جری تھے اور قوم ہن کے تیر و تلوار اور برق وش
گھوڑون سے جو صرف میدان کے کام کی تھے مضبوط قلعہ بندی پر اثر کرنا ایسا دشوار تھا کہ تین مہینے
حصار کے گذر گئے اور ہن سب یہانتک عاجز ہوے کہ وہان سے ہٹ جانے کی صلاح کرنے
لگے کہ ایک روز اٹھیل نے اتفاق سے دیکھا کہ ایک لک لک اپنے بچون کو لیے شہر کو چھوڑ کر جنگل
کیطرف اوڑا جاتا ہے فوراً اوسی طرح کا ایک فقرہ اوسے سوجھہ گیا جو عوام الناس کے دلون مین
شگونون کے تاثیر کرتا ہے اور پکار کے اوس نے کہا کہ دیکھو یارو لک لک شہر کی تباہی کی آگاہی
پا کے جنگل کو چلا ورنہ ممکن نہین کہ ایسا جانور کہ جسکو انس انسان سے ہے خود بخود اوسکی صحبت کو
ترک کرے اور بیابان کی راہ لیوے یہ فقرہ سنتے ہی امید تازہ سب کے دلون مین پیدا ہوئی اور
ہلّے کے بعد ہلّا اوس مقام کی دیوار پر جہان سے لک لک نے پرواز کیا تھا بتواتر کے ساتھہ
کیا گیا کہ ہن سب کو دخل ملا اور اونہون نے شہر کا جو حال کیا مورخ روم کے اسی فقرے سے ظاہر
ہے کہ دوسری پشت کے لوگون کو اکوئی لیا کے خرابی کے آثار تک نہ ملے + اسیطرح
سے چھہ شہر ملک اٹالی کے اور بھی برباد کیے گئے اور کئی شہر کے لوگون نے جان بخشی
اپنی تمام دولت دیکے کروائی + تمام ملک مین یہ تہلکہ پڑ گیا کہ والنٹی نین ایک شہر سے دوسرے
مین حفاظت کے لیے بھاگا بلکہ مستعد تھا کہ اگرچہ اٹھیل زیادہ تنگ کرے تو جلاے وطن اختیار کیجیے
آخر جب کچھہ بن نہ آئی ایلچی کو پیغام صلح لیکر جو حقیقت مین درخواست امان کی تھی بھیجنے کی صلاح
ٹھہری اور تین شخص بزرگان قوم اور دو بن سفیر ہو کر اٹھیل کی حضور مین گئے اوس نے بہت
عزت کے ساتھہ ملاقات کی اور آخرش بات یہی ٹھہری کہ شاہزادی ہونوریا کے حصے کی جتنی
املاک تھے سب فوراً شاہ ہن کے حوالے ہو اور خود شہزادی بعد چندی اوسکے
سفیرون کے سپرد کی جاوے اس مضمون سے عہد و پیمان ہو کر اٹھیل اپنے لشکر کو لیکر
شاہ روم کی حد سے باہر چلا گیا لیکن یہ دھمکی دیکر سفر ای والنٹی نین کو رخصت کیا

کہ دیکھو اگر شہزادی کو موافق وعدے کے صحیح و سالم نہین پونہچاؤ گے تو ملک روم کو خاک سیاہ کر دونگا
اور تمھین تو معلوم ہی ہے کہ میرے گھوڑے کے سم جس سرزمین پر ٹاپ ماری وہان پھر گھاس
نہین اوگی + جب اپنے قصر شاہی مین جو لگر بکا بنا ہوا وسیع اور عالیشان دریاے ڈانیوب کے
اوس کنارے پر میدان مین واقع تھا وہ پونہچا جی اوسکا چاہا کہ ہزار ہا جورو ان ہاگرچہ تھین لیکن ایک
دوسری جمیلہ چھوکری ازواج شاہ کے شامل کیجاے + غرض وسیطرح کی دھوم دھام سے جو اون
خونخوار وحشیون مین دستور تھا اٹھیل کا بیاہ اوس حسینہ سے ہوا اور شب کو خوب ہی چرچا کیفیت
شرابون و نیم پختہ کبابون کا پھیلا اوسکے شریک بادشاہ ویرتک رہا آخرش جلسے سے اوٹھا اور نئی بی بی
کے محل مین شب باش ہونے کے لیے گیا صبح کو عرصے تک جو محل سے نہ نکلا گمان ہوا
کہ بی بی کی صحبت اور عشق تازہ کے جوش مین دربار بدستور کرنا بھول گیا غرض دن دوپہر جو ہوا
سرداروں نے محل کے دروازے پر ہجوم کیا اور اونمین سب سے جو منہہ چڑھا تھا دستک دوبارہ
اوسنے دیا جب کچھہ جواب نہ آیا شور سبھون نے کیا آخرش دروازہ توڑ کے اندر جو گئے تو دیکھتے
کیا ہین کہ دلہن بیٹھی رو رہی ہے اور اٹھیل چت بیدم پڑا ہے دریافت ہوا کہ زیادہ کھاپی کے جو بی بی
کے ساتھہ سویا خون نے ایسا جوش کیا کہ شریانون کو تاب اوسکے غلبے کی برداشت کی نہین
ہوئی اور ایک جو سب مین ضعیف تھی پھٹ گئی اور خون کو نتھنون کی طرف سے بسبب چت پڑے
رہنے کے راہ جو نہ ملی پھیپڑے اور معدے مین بے تحاشہ جو پلٹ گیا دم خفا ہوا اور یہی خاتمہ
اٹھیل کا جسکا نام قہر الٰہی تھا ہوا اقوام ھن کو بڑا غم ہوا اور میدان مین شامیانے کے نیچے لاش
کو نہایت تزک سے رکھکر چیدہ رسالے تاتاریون کے وسکے اوصاف کو بطور مرثیہ کے قرات
کے ساتھہ بیان کر کے گرد پھرنے لگے مضمون اوس مرثیہ کا چونکہ امر واقعی کا بیان تھا اس لیے
مولف اسکو لکھتا ہے اور اختصار کے ساتھہ جمیع فضائل اور رزائل اس شخص عجیب کے اوس سے
اہل ادراک معلوم کرلیوینگے حاصل کہ اشک خون رو رو کے وے کہنے لگے کہ ہم لوگون کا
بادشاہ جب تک جیا یکتا نے زمانہ رہا اور مرتے دم تک کسیکو اپنے مقابل مین ندیکھا رعاما

کو اپنا فرزند جانتا تھا اور دشمن کے حق مین تازیانہ قہر خدا تھا اور اقلیمون مین زلزلہ اوسکے خوف سے
پڑا تھا + مؤلف نے جو کہا کہ اشک خون رو رو کے اون تاتاریون نے اپنے بادشاہ کے گرد
پھر پھر کے اوسکے اوصاف کو پڑھا تو یہ اشک خون کچھہ شعرا کے اشک خون نتھے کہ صرف
چشم گمان کو نظر آوین کیونکہ اون وحشیون کا دستور تھا کہ جب کوئی سردار عالی وقار اور عزیز رعایا مرتا تھا
تو اوسکی لاش کے گرد جمیع سپاہی گھوڑون کو چکر دے دے کر چھری کی ضرب اپنی پیشانی اور گالون
مین مارتے تھے اور اس دستور بیہودہ کا رواج اون اوجٹ بہادرون مین اس سبب سے تھا کہ بقول
اونکے طبعی اشک صرف لڑکون اور عورتون کے لیے چاہیے اور مردون کو گریہ اشک خون زیبا ہے
سیوا اس دستور ناستودہ کے ایک اور اوس سے زیادہ بدیہ تھا کہ ہر سردار عزیز کی قبر کے کھودنے
اور کفنانے اور دفنانے مین غلامون اور اسیران جنگ کو شریک کر کے بعد اختتام کے اون بیچارون
کو وہین ذبح کر کے بادشاہ کی قبر کی پائینتی مین گاڑ دیتے تھے اور اوسکی دو وجہہ بیان کرتے تھے
ایک یہ کہ عالم ارواح مین سردارون کی خدمتگزاری کے لیے وہ لوگ مارے جاتے تھے اور
دوسرا سبب یہ کہ چونکہ تاتار سب بادیہ پیما تھے اور اونکے اقوام مین ہمیشہ جنگ وجدل رہتا تھا
اور اغلب تھا کہ اگر کسی قوم مخالف کو دوسرے فرقے کے سردار کے دفن کی جگہہ سے آگاہی ہوتی
تو اونکے اوس مقام پر سے دوسرے علف گاہ کی طرف جاتے ہی اوس لاش کو دشمن اوکھاڑ
کے اوسکی خرابی ضرور کرتے اور زندون کا انتقام مردون سے لیتے اس جہت سے جتنے اغیار
کفن دفن کے شریک رہتے تھے مارے جاتے تھے یہ وجہ کچھہ ضعیف سی ہے غرض اصل حقیقت
وہ تھی جسکو مؤلف نے وجہ اول اس دستور کی قرار دی ہے + القصہ قبیل جب مرا تو انہین دستورون
نے گڑا اور شب کے وقت لاش پہلے سونے کے صندوق مین بند ہوئی بعد اوسکے چاندی کے
تابوت مین وہ رکھا گیا اور وہ لوہے کے صندوق مین بند ہو کر اوسی زمین کی گود مین سپرد کیا
گیا جسکو ہر وقت زلزلہ اوسکے گھوڑون کے ٹاپون سے رہتا تھا اور جیسے جیتے جی دشمن کے
خون مین گویا نہائے رہتا تھا غسل موت بھی دشمن ہی کے خون سے ہوا کیونکہ صدہا اسیران

جنگ تربت پر قتل ہوکے پایتخت مین گاڑ دیے گئے + اٹیل کا یہ تہا کہ اوسکی سلطنت مین جو ہزار ہا اقوام کے تابعدار ہونے سے قائم ہوئی تھی تفرقہ پڑا اور اکثر قومون کے سردارون نے اپنے اپنے فرقے کو اوس جماعت سے جدا کرکے اپنا اپنا رستہ لیا + یہ ہونا تھا کہ چند روز مین قوم ھن کی شاہنشاہی معدوم ہوگئی اور یہ پہلی یورش قوم تاتار کی فرنگستان پر جو اٹیل کے اس تذکرے مین مذکور ہے کبھی وقوع مین نہ آتی اگر اٹیل کا سا شخص پیدا نہوتا جس نے اقوام تاتار کو پہلے اپنا تابعدار کرکے فرنگ کے ملکون پر مثل غضب الٰہی کے ٹوٹ پڑا بلکہ تاتاریون کی تاریخ مین بھی دیکھنے مین آیا ہے کہ جب بھون نے اتفاق بسبب کسی ایک شخص مدبر اور بہادر کی تابعداری کے کیا ہے اقلیمون مین اونہون نے تہلکہ ڈال دیا ہے جیسا کہ اس بات مین اور چنگیز اور باتو خان کے احوال مین بیان ہوا ہے اور آگے کچہہ اور بھی مذکور کیا جائیگا انشاء اللہ تعالے +

چوتھا باب

زیادہ تر بیان اقوام تاتار اور اون فرقون اور شخصون کا جنہون نے تبائل ترک اور مغل اور سلجوق اور ازبک وغیرہ مین شہرت پیدا کی ہے

تاتاریون کی یورشین مملکت ایران پر ہمیشہ سے ہوئی ہین چنانچہ ہنوز سابق کا دستور اون لٹیرون کا نہین چھوٹا ہے اور جیسے قدیم الایام مین جب کبھی ملک مین کچہہ فتور ہوتا تہا یا کسی بادشاہ ضعیف العقل یا عیاش کے ہاتھہ مین زمام حکومت رہتی تھی ان لوگون کے آبا و اجداد تاخت کا موقع پاکے فوراً یورش کر بیٹھتے تھے اوسی طرح سے اب بھی اونکی اولاد اگرچہ وہ لوگ القاب مختلف سے ملقب و مشہور ہین لیکن سب اتراک ہین اور ایک ہی شجر فتنہ کی شاخین ہین ہمیشہ گہات مین لگے رہتے ہین اور جہان خالی پاتے ہین وار کر بیٹھتے ہین + اگلے زمانے مین جب جیحون کا دریا ممالک ایران اور توران کا جواب ترکستان کہلاتا ہے سوانا تھا تورانی یعنے تاتار سب جب موقع پاتے تھے صوبۂ خراسان پہ یورش کرتے تھے اور اگرچہ رستم نے اوربہت سے کام کیے لیکن ایک طور سے گویا اوسکی ساری عمر اسی صوبے کی حفاظت اور شاہان توران کے یورشون کے جواب باصواب دینے مین گئی + چونکہ یہ تاریخ صرف اسی واسطے لکھی

گئی ہے جیسا کہ مؤلف اکثر گذارش کر چکا ہے تا کہ صرف وہی احوال اسمین رہے جو اور مشرقی تاریخون
مین موجود نہین ہے اس لیے تورانیون اور ایرانیون مین جو لڑائیان ہمیشہ ہین اونکے بیان مین
بجز ایک دو اشارے کے راقم کو زیادہ لکھنا نچاہیے کیونکہ عجم کے تذکرے علی الخصوص
شاہنامے مین اونکا حال مندرج ہی چنانچہ شاہ فریدون کا اپنے ممالک کو تین قسمت مین تقسیم کرنا اور
سلم کو ایک حصہ ملک اتراک کا دینا اور طور کو دوسرے حصے سے جو او[illegible] توران
کہلایا سرفراز کرنا اور ایرج کو ایران بخشنا اور دونون بھائیون کا رشک سے ایرج کو مار ڈالنا اور
فریدون کا اون دونون بیٹون سے فرزند عزیز کا انتقام لینا اور قتل کرنا اور افراسیاب پسر پشنگ کا تئیس ہزار فوج
سے یورش کر کے اور نوذر کو مار کر کے تخت ایران پر بارہ برس تک بیٹھنا فردوسی نے جب
بیان کیا ہے تو خاتمہ تحریر و تقریر کا ہو چکا ہے بعد اسکے سودابہ دختر شاہ ہاماوران کا اپنے سوتیلے
بیٹے سیاوش ابن کیکاوس پر عاشق ہونا اور اپنے سے متنفر پاکر اوس پر تہمت رکھنا اور سیاوش کا
اپنی پاکی اور بیگناہی کو آتش سوزان کی آزمایش سے ثابت کرنا اور اوس بدکارہ کے خوف سے
افراسیاب کے پاس چلا جانا اور وہان پیران ویسہ وزیر شاہ توران کی پہلے اور بعد اوسکے فرنگیس
دختر افراسیاب سے نکاح کرنا اور افراسیاب کے ہاتھ شبہ مین مارا جانا اور بعد اوسکے قتل ناحق کے
اوسکی بیٹی کیخسرو کا پیدا ہونا اور کیکاوس شاہ ایران کا اپنے بیٹے سیاوش کا انتقام لینے کی واسطے
افراسیاب پر چڑھائی کرنا اور کیخسرو کا تخت ایران پر بیٹھنا اور سوا ان باتون کے اور بہت سے
حالات جو مورخان عجم اور بخصوص فردوسی نے بیان کیے ہین تاریخ تاتار سے نہین معلوم ہوتے
کیونکہ تاریخ نویسی غایت ترقی علوم کے ایام مین وقوع مین آئی ہے اور علم کو کچھ رونق اون دنون
توران مین تھی اور ایسے اذکار کا اوس ملک کی کتابون مین نرہنا دلیل نادرستی تذکرہ فردوسی نہین ہے
غرض اس اکمل الشعراء ایران نے جو ایک مقام پر لکھا ہے کہ رستم زابلی نے شاہ چین کو ایک لڑائی
مین اسیر کیا تھا تو یہ نہ سمجھا چاہیے کہ فغفوران ختا سے کوئی شخص وہ تھا کیونکہ خاص اہل ختا اور
ایرانیون سے کبھی لڑائی نہین ہوئی اور شخص مذکورہ فردوسی شاید اون ملوک طوائف مین سے

تھا جنھون نے کئی دفعہ فغفورون کو ضعیف پاکر صوبجات چین پر قابض ہو کر خود پادشاہ
ہو گئے اور بعض دفعہ جو زیادہ توانا ہوے تھے وہ آپ ہی آپ فغفور کہلائے جیسا کہ دفتر اول کی جلد
دوم مین موقع پر مذکور ہے سوال سکے وہ بیان کہ شاہ لہراسپ جانشین کیخسرو نے شاہان توران
اور چین سے خراج لیا اسی قدر نادرست ہے کہ اس مقام پر مطلب کسی ایک سلطان ملوک
طوائف سے ہے نہ کہ فغفور سے بلکہ ایک نکتہ ناظرین تاریخ ایران کو یاد رکھنا چاہیے کہ چین کا
جب لفظ شاہنامے یا اور تاریخون مین ملے تو اوسکو ملک ختا نہ سمجھین اور اون ملکون سے
جانین جو کہ سرحد ترکستان اور ختا پر واقع ہے اسیطرح سے صاحب زینت تاریخ جو لکھتے ہین
کہ سکندر نے شاہ فور ہندی کو فتح کر کے شہنشاہ چین پر چڑھائی کی اور اوس نے صلح چاہی تو
یہ ماجرا فغفور ختا کے ساتھ نہین ہوا بلکہ قید کے ساتھ جو پادشاہ چند اقوام تاتار کا تھا اور واس
امر کا فغفور سے کچھ سروکار اس مادے مین نہ رکھنا ختا اور یونان کی تاریخون سے ثابت ہے
کیونکہ ختائی تذکرون مین ادنے سا بھی اشارہ ایسے امر کا نہین پایا جاتا اور یونان کے مورخون
نے بالاتفاق تاخت سکندر کو تا کسلس یعنے قید شاہ سیتھیا یعنے ترکستان پر قرار دیا ہے +
یاد رکھنا چاہیے کہ وہ طبقہ جو دریاے جیحون اور سیحون کے درمیان مین واقع تھا توران کہلاتا تھا
اور اوسکے مشرق پر اور شمال و مشرق یعنی رخ بائب پر جتنے املاک تھے عجمی مورخ اونکو چین اور
ختا کے القاب سے نامزد کرتے ہین حالانکہ وہ تمام دیار ترکستان یعنی بود و باش اقوام تاتار کا تھا
اور اسی سبب سے خلط ملط اور اختلاف انکی روایتون مین ہوگیا ہے اور ختا کی تاریخون سے جن
مین سے اکثر کی صحت کا کچھہ شک نہین تطابق نہین دیا جاتا ہے اور یہی جہت ہے کہ جب کوئی
بڑا سردار اقوام تاتار کا مارا جاتا یا گرفتار ہوتا تھا تو شہنشاہ چین اوسے کہکر اوس ماجرے کا بیان کرتے ہین
الغرض جغرافیہ سے لوگون کو اوس زمان مین واقفیت کم تھی اور دور و دراز ملکون اور قومون اور
شاہون کے نامون مین فرق کرنا کچھہ تعجب نہ تھا + گشتاسپ شاہ ایران نے جو مذہب زردشت
یعنے آتش پرست کا اختیار کیا ارجاسپ شاہ توران نے جو اوس مہت سامان لڑائی کا اوس سے

تیار کیا جس مین شاہ ایران کے بھائی کو شاہ توران کے بیٹے نے مارا اور
اسفندیار گشتاسپ کے بیٹے کے ہاتھہ آپ قتل ہوا جس پر ارجاسپ نے ایران پر یورش
کر کے گشتاسپ کو شکست دی اور اوسکی بیٹی کو اسیر کر کے لے گیا جسکے بدلے اسفندیار دھوکا
اور مغالطہ دیکر شہر دوندیا مین چند جوانون کو لیے گھس گیا اور ارجاسپ کو مارا اور اوسکے تخت کو
اپنے باپ پاس بھیج اور اپنی بہن کو خلاص اور توران کی بادشاہت ایک مرد نیک باخدا اولاد
اگراریث کو بخش کر کے اپنے ملک مین چلا گیا ان سب مردون کا بھی حال اگرچہ تاتاری تاریخون مین
نہین معلوم ہوتا لیکن سچ ہوے ہین کچھہ تعجب نہین شاہ اسفندیار نے تاتاریون کو جو اس طرح
سے توڑا اور اونہین بعض آپس کے جھگڑے بھی اونھون نے ایسے شروع کیے کہ ایران کے
بادشاہون کو ستانے کی فرصت اونہین نہین ملی چونکہ اونکے آپس کے سرکشون کے احوال سے
راقم کو مطلب نہین اسلیے بہرام گور ساسانی کے وقت مین جو ایرانیون اور تاتاریون سے
بگڑی اون لڑائیون کیطرف مخاطب ہونا چاہیے ۔ جب کہ ھن کی بادشاہت مین تفرقہ ہو کر
اوس سے دو سلطنتین ھن شمالی و ھن جنوبی کی پیدا ہوئین اور ایک نے دوسرے کو تباہ
کیا اور شمالی سلطنت کے اقوام اونکی بادشاہت بگڑنے سے دو دو چار چار فرقے ہو کر جدا ہو گئے
جیسا کہ مذکور ہوا ہے تب اوسی تقسیم کی بعض قومین طبقہ فرنگ کی سرحد کے قریب بادیہ پیمائی
مین مشغول ہوئین اور رفتہ رفتہ اتفاق کر کے اٹیل کے وقت روم نو اور روم قدیم اور فرنگ کے
ملکون کو ستایا جیسا کہ لکھا گیا ہے اور بعض قومین طبقہ ماوراء النہر اور خوارزم اور بحر کاسپین کے
مشرقی کنارے پر اور ختن اور سرحد ایران پر جا رہین ۔ تین سو برس سے زیادہ اون لوگون
کو بادیہ پیمائی کرنے اور رفتہ رفتہ باہم ہونے مین گذرے بعد اوسکے اپنے کو قومی جانکر دفعتہ
ممالک ایران پر دو تاخت کر بیٹھے اور یورش کا وہی وقت مناسب سمجھے جب ایران مین بہرام گور
کی تخت نشینی کی شادی اور خوشی ہر جگہہ پھیلی ہوئی تھی اور ناچ و رنگ کے چرچے نے پردہ
غفلت کو چشم بیدار و ہشیار پر ڈال دیا تھا بدستور دریاے جیحون کے پار ہو صوبہ خراسان

مین پچیس ہزار تاتار دفعۃً آن پونہچے اور قتل اور لوٹ اور تاراج حسب خواہ کرنے لگی اس
ناگہانی بلا سے لوگ گھبرائے ہوئے تو تھے ہی ستھے کہ اتنے مین خبر جو پھیلی کہ بہرام گور نے
پایۂ تخت کو چھوڑکر ملک آرمن مین پناہ لی بد حواسی سب کے دامنگیر حال ہوئی اور خان تاتار نے
یہ بات سمجھی کہ نسل افراسیاب کے ایرانیون کی سرخودی اوسکے ہاتھون مین تمام ہوئی کہ
ناگاہ ایک اندھیری رات کو معسکر تاتار پر جب بخوف وخطر وے نشے مین مرا یدھر اودھر پڑے
تھے بہرام نے سات ہزار چیدہ سپاہ سے ہلہ کیا غل جو پڑا کہ دشمن آیا تاتار اوس تاریکی مین نشے
کے خواب سے گھبرائے ہوئے جو اوٹھے تو ایک دوسرے کو دشمن جانکر قتل کرنا شروع
کیا اور کچھہ تو آپس کی سرکوبی اور باقی بہرام کی چوٹون نے چند لمحے مین اگرچہ اندھیری تھی لیکن
مطلع صاف کردیا اور تاتاریون نے گرتے پڑتے جیحون کی طرف فرار کیا و بہرام مثل جن کے
ساتھہ لپٹا گیا اور راہ مین ایسا قتل اون موذیون کو کیا کہ دو چار ہزار کے سوا جو اپنے گھوڑون
کی بادپائی کے سبب بچے باقی سب مارے گئے + جب دشمن اسطرح سے دفعہ ہو چکا معلوم
ہوا کہ بہرام جو تاتاریون کی یورش کے وقت غائب ہوگیا تھا تو کچھہ خوف زدہ ہوکے بھاگا
نہین تھا کیونکہ اوسنے ویسے وقت پر جب تاتار خونخوار سارے سامان سے تیار برق کی شتابی
اور بلا کی سے آن پڑنے اور ایرانیون کو خوشی مین غافل و بے پروا پاکے مقابلہ دشوار بلکہ
نہایت نامناسب سمجھکر چپکے سے سات ہزار چیدہ سوار جان نثار لیکر شہر سے نکل گیا اور دربند
کی راہ سے شبانہ روز دھاوا مارتا ہوا سمندر کاسپین کے کنارے کنارے کاوا دیتا ہوا معسکر
تاتار کی پشت پر سے چپکے جا پونہچا اور دوپہر رات کو جب وہ موذی سب بموافق عادت کے
حلق تک آدہ کچا گوشت کھائے اور ناک تک گھوڑی کے دودہ کی بنی ہوئی شراب پیے بدمست
سوئے ہوئے تھے اونپر مثل غضب خدا کے جا پڑا جیسا کہ بیان اوسکا گذرا + اس شب خون
مین خان تاتار خیمے مین خود بہرام کے ہاتھہ مارا گیا اور اون لوٹیرون پر ایسا رعب شاہ ایران کی
جرأت اور سپاہ گری کا پڑ گیا کہ اوسکے اور اوسکے بیٹے یزدگرد ثانی کے عہد دولت مین اونہون نے

اپنی حد سے قدم نکالا غرض جب ہرمز چھوٹا بیٹا یزدگرد کا اپنے باپ کا جانشین ہوا اور فیروز اوسکا
بڑا بھائی محروم کیا گیا وہ جیحون کے پار فرار کرکے شاہ تاتار کے پاس ماوراء النہر مین پناہ گیر ہوا
اور اپنا ایسا دکھڑا رویا کہ خان جسکا نام بقول فردوسی فغانش تھا لیکن چونکہ اودمورخان عجم نے
اوسکو خوشنواز کہا ہے اور وہ اسم بامسمی تھا اس لیئے راقم کو بھی اوسی لقب سے اوسکا ذکر کرنا
چاہیئے لشکر قہار اوسکی مدد کو لیکر مملکت ایران مین چلا آیا اور فیروز کی فوج ایرانی اور حمایت کی فوج
تاتاری بسنے ہرمز کے لشکر کو ایسی شکست دی کہ وہ گرفتار اور فیروز تخت نشین ہوا چونکہ اوس وقت
خوشنواز ہی نے اوسکو باپ کی مسند تخت پر اپنے ہاتھوں سے بٹھایا تھا اور فوج قاہرہ کو بسے لیئے پای
مین موجود تھا فیروز نے عہد و پیمان کیا کہ اپنی بہن کو خان سے شادی کر دیگا لیکن جب خوشنواز
اپنی حد مین پھر گیا فیروز احسان فراموش ہوکر اسی فکر مین مستعد ہوا کہ اپنے محسن کو تباہ کیجیے چنانچہ
فوج قہار لیکر شاہ تاتار کیطرف روانہ ہوا اور سبب اس تاخت کا بقول صاحب روضۃ الصفا کے یہ بیان کیا
گیا ہے کہ خوشنواز اپنی رعایا پر ظلم کرتا تھا اس جہت سے فیروز اوسکی تنبیہ کو روانہ ہوا + خان تاتار
اپنے کو عہدہ برا نہ دیکھکر اس ارادے سے باز ہوا کہ موقع پر پونہچکر سامنا کیا چاہیے کہ اتنے مین ایک
سردار تاتار نے خاوند پر سے اپنے کو نثار اور ایرانیون کو شکست کامل سے ذلیل و خوار
کرنے کے ارادے جسم کو خود زخمون سے چور بلکہ ایک ہاتھ اور پانون اور کان و ناک کٹواکے
راہ پر اپنے کو ڈلوا دیا جب لشکر ایرانی پونہچا فیروز نے پوچھا کہ تو کون ہے اور کیون ایسے برے
حال مین یہان پڑا ہے تاتار نے جواب دیا کہ کیا پوچھتے ہو میرے ظالم بداطوار خاوند خوشنواز نے
میری ایسی سزا کروائی اس لیے کہ مین نے صلاح دی اور راست بات کہی تھی کہ تو لشکر ایران
سے نہ لڑ اور فیروز سے بہادر بے مثل کا مقابلہ نکر غرض میرا بدلہ لینے کو تم پونہچے ہو مجھے اوٹھوا لو
مین اسی راہ سے تمھین اوس موذی کی پشت پر سے لے جاتا ہون کہ بے تردد تم سب کو مار
لوگے اوسکی بری حالت نے مہر صداقت اوسکے بیان کذب پر کی فیروز کو اعتماد ہوا اور
اوسکے کہنے کے مطابق چلا لیکن وہ تاتار ایسے دشت مین لشکر ایران کو لے گیا کہ جہان کوسون

پانی کا نام نہ تھا اور جب بے آب و دانہ لوگ تڑپنے لگے اور دفعتہً چاروں طرف سے تاتاری آن پڑے تب ظاہر ہوا کہ اوس بہادر اور جان نثار تاتاری نے دغا دی اور کمین گاہ میں پھنسایا غرض وہ کسی طور سے بعد اسکے ذبح کیا گیا غرض دو حصہ لشکر ایران قتل ہوا اور فیروز نے امان مانگی خوشنواز نے اپنی خوشنوازی سے اوسے مخلصی دی اور اوس سے قسم کھلا کے اور بار دیگر لڑائی نکرنیکا قول لیکر ایران میں بہت توزک کے ساتھ بھیج دیا اور خود عہد کیا کہ ہمکو اپنا دوست جانو اور جب کبھی دشمن تمہیں ستاوے ہم مدد کو حاضر ہیں غرض موافق قاعدہ کلیہ کے یعنے احسان فراموش پر جتنا احسان کیا جاتا ہے اوسی قدر وہ زیادہ دشمن جان ہوتا ہے فیروز اپنے ملک میں پونہچ کر چندے کے بعد خوشنواز سے پھر لڑنے گیا اور جس طرح سے لشکر ایران کو پھر شکست ملی اور فیروز کی جان گئی اور اوسکے بیٹے قباد کی گرفتاری ہوئی تواریخ عجم سے ظاہر ہی ہے بلکہ دو برس ملک شاہ ایران نے نذرانہ سالانہ خوشنواز کو بھیجا لیکن بعد اوسکے اوس قوم تاتار پر رفتہ رفتہ تباہی دو سببوں سے آئی ایک یہ کہ قوم ترک کی قوت زیادہ ہوئی چنانچہ دشت تاتار میں اونکی جو حکومت تھی بڑہی رفتہ رفتہ ماوراء النہر کے وے مالک ہوئے اور قوم ہن کو دبانے لگے اور دوسرے یہ کہ نوشیروان عادل قباد کا بیٹا کہ ایک سردار تاتار کی بیٹی کی طرف سے تھا تخت ایران پر بیٹھا اور جیحون کے اوس پار فرغانہ تک جو اوسنے اپنے قبضے کیا تو اوس قوم تاتار کا ان دونوں طرف کی کشمکش میں تپانا لگا غرض اغلب ہے کہ اتراک نے اونکی سرخودی کو تمام کیا + جسوقت شمالی ہن کی سلطنت کو جنوبی ہن نے تباہ کیا جیسا کہ مذکور ہوا ہے تب اخیر بادشاہ مملکت شمالی کا ایک بیٹا اور ایک بھتیجہ پہلے کا نام کاشان اور دوسرے کا نام تاکوس کسی طرح سے اپنی جان بچا کر رہ گئے اور ان دونوں کو لیکے جنوبی ہن کے ہاتھوں سے بچکر وے سب بیابان کی طرف بھاگ گئے اور کوہستان میں جا چھپے رفتہ رفتہ اونکی اولاد بڑھی اور ابو الغازی خان بہادر مورخ اقوام تاتار تحریر کرتے ہیں کہ پانسو برس میں اون لوگوں نے ایسا قوی اپنے کو سمجھا کہ اون پہاڑوں سے اوترکے اپنی قدیم سلطنت ترکستان حاصل کرنے کو چلے اور چند روزوں میں اکثر اقوام تاتار پر ظفر یاب

ہوے بلکہ تومین خان جسکو یل خان بھی کہتے ہین خاقان ترکستان ہوا اور ماوراء النہر اور جمیع
ایران اور روم قدیم تک ایکطرف اور سرحد چین اور روس تک دوسری طرف اوسکا فرمان
جاری ہوا ✣ کتنی قومون کو کس کس طرح سے اوس نے فتح کیا اور کسکا حال کیا ہوا اگر ایک
شمہ بھی لکھا جاوے تو ایسی دس جلدین ہووین غرض اتنا کہنا کافی ہے کہ اوسکی سلطنت
ایسی لمبی چوڑی ہوئی کہ ایک شخص کو تمام مملکت کی نگہبانی دشوار ہوئی تب خاقان تومن خان
یل خان کے پوتے نے دو تقسیمین کر کے ایک کو مشرقی اتراک اور دوسرے کو مغربی اتراک
کے لقب سے نامزد کیا غرض چونکہ ابو الغازی خان بہادر نے نہایت فصاحت اور طوالت
کے ساتھہ اتراک کا حال بیان کیا ہے راقم کو اتنا ہی لکھنا چاہیے کہ مشرقی اتراک سے اور
فغفوران چین سے کوئی دو سے برس تک اکثر مقابلہ رہا اور ختائیون نے رفتہ رفتہ یہانتک
اونکو تنگ کر ڈالا اور کوئی چالیس برس قبل اونکی سرخودی کی معدومی کے آپس مین بھی ایسی
جنگ وجدل اور سرکٹول کی تھی کہ نفاق کے سبب سے فغفورون کی تاخت کا جواب اونسے
مطلق نہ ہوسکا چنانچہ ۷۴۴ مسیحی مین آخری خاقان اقوام مشرقی اتراک کا قوم ہوئی کی کے ہاتھہ سے
مارا گیا اور تمام قومین جو اوسکے تابع تھین فغفور کو خراج دینے لگین ✣ یہ تو حال مشرقی مملکت ترک
کا ہوا اور مغربی اتراک ایرانیون اور رومیون سے برابر لڑتے رہے چنانچہ نوشیروان شاہ ایران
نے جب ماوراء النہر تک اپنا فرمان جاری کیا تو مغربی اتراک سے خراج لیا لیکن اوسکے بیٹے ہرمز
ثالث کے وقت مین اگر بہرام چوبین سپہ سالار ایران اونہین شکست نہ دیتا جب خاقان مغربی
اتراک کا سائی شاہ نے جو ہرمز کا ماموں تھا فوج قہار جمع کر کے جیحون کے پار ہوکر شاہ ایران کو کہلا بھیجا
کہ مین تمہارے ملک کے اندر سے رستہ چاہتا ہون تاکہ شاہنشاہ قسطنطنیہ پر یورش کرون اور
ہرمز اوسکی قوت سے خائف ہوکر اجازت دینی چاہتا تھا کہ وزرا نے منع کیا اور بہرام چوبین نے
بارہ ہزار چیدہ سپاہ کو لیکے مازندران اور خراسان کے درمیان کے پہاڑون مین تاک کہ
نروکا اور اتراک کو ایسی شکست دی کہ خاقان کی جان اوس لڑائی مین گئی تو اغلب ہے

کہ پیچ پڑتا غرض تامجی ہوخان بیٹا مقتول خاقان کا اپنے باپ کی جگہہ مین جب قائم ہوا لاکھہ
سوارون کا لشکر لیے سمرقند اور ایران کے کئی صوبون کو اوسنے اپنے قبضے کیا اور وہان سے
جو ملک روس کی سرحد پر پوہنچا تو اوس ممالک کے بعض پرگنون کو چھین لیا غرض بزرگی مغربی
اتراک کی اسی شخص کے ساتھہ رخصت ہوئی اور اگرچہ اوسکے جیتے جی تفرقہ آپس مین شروع ہوا
تھا لیکن اوسکے رعب سے بڑھنے نہ پایا غرض جونہین وہ مرا خوانین مین بگاڑ علانیہ شروع ہوا اور
رفتہ رفتہ معمولی نتیجہ آپس کے جھگڑے کا ظہور مین آیا اور ایک فرقے نے فغفور کی مدد مانگی چنانچہ
ختائی فوج آئی اور دوسرے قبیلے کو اونکی طرف سے شکست دی اور بعض خوانین نے بخوشی تمام
فغفور کے تابعدارون مین اپنا نام لکھایا الغرض ایک طرف سے تو اہل ختا کے عروج کی بنیاد ماورالنہر
کے اطراف مین مغربی اتراک کی سلطنت کی خرابی پر قائم ہوئی تھی دوسری طرف سے عربون نے
خاندان ساسان سے تاج ایران کو چھین کر مشرقی املاک کی طرف نگاہ حسرت سے دیکھنا شروع
کیا اور خطبہ سپہ سالار خلیفہ عبد الملک بن مردان آل معاویہ نے اتراک کو قریب بخارے کے
شکست دیکر اوس شہر کو دخل کیا اور رفتہ رفتہ ماوراء النہر مین فتح کرتا ہوا پوہنچا اور دو لاکھہ اتراک
کو جو ایک ہی لڑائی مین اوسنے شکست دی اوس قوم کی گویا کمر ٹوٹ گئی اور دسوین برس اوس
عرب بے مثل و ہمال نے خوارزم اور سمرقند کے ملکون کو اتراک سے بعد بڑی بڑی لڑائی کے
چھین لیا چنانچہ خلیفہ کا نشان اطراف و جوانب کے شہرون مین بلکہ فرغانے مین بھی بلند ہوا اور
سنہ [illegible] مسیحی مین سالار عرب یعنی اسد ابن عبد اللہ نے ترکستان مین یورش کر کے اتراک کو پامال
کیا الغرض اس طور سے مغربی اتراک کی سلطنت بسبب آپس کے تفرقے اور ختائیون اور عربون کے
ہاتھون سے دونون طرف سے شکست کھا کے نیست و نابود ہو گئی * اگرچہ یہی احوال جو
راقم نے نہایت اختصار سے لکھا اتراک کی مشرقی اور مغربی سلطنتون کا ہے یعنے اوس وقت
کا جب نصف اقوام ترک ایک خان کے تابع اور نصف دوسرے کے فرمان پذیر تھے اور
دو تقسیمین مشرقی اور مغربی سلطنتون کے لقب سے نامزد کیا لیکن انھین دونون کی

بہت سی شاخین قبل اور بعد ہردو سلطنت کی تباہی کے نکلین یعنی کئی فرقے اور سردار اونہین
لوگون مین سے دور و دراز ملکون مین مامور ہوئے اور بادشاہ کہلائے چنانچہ مشرقی اقوام سے ایک فرقہ
ٹوپا تاتار نے ختا کی نواحی مین تاج شاہی سرپر رکہا اور اوسی سے تین خاندان گوئی کے نکلے
جو فغفوران خانوادہ سنگ کی برابری چین مین کرتے رہے اور ختا کے شمالی صوبون پر ایک بعد
دوسرے کے ساڑھے تین سو برس سے کچہ زیادہ قابض رہے ہین ٹوپا تاتار کے ایک سردار
ٹولان شخص بہادر اور مدبر نے اپنے فرقے کو جدا کر کے جوجین کا لقب دیا اور پہلے خطاب
خاقان کا تاتاریون مین اسی شخص نے لیا ۞ سنہ ۴۰۱ مسیحی مین اسکا زور شروع ہوا اور پانسے چون تک
رہا جب خاقان مشرقی اتراک سب نے کئی شکستین اونہین ایسی دین کہ اونکی سرخودی تمام ہوئی لیکن
چند فرقے اونمین سے بچے بعضے ملک سرکاش اور گرجستان کے پہاڑون مین جا چھپے اور
اور اونکی اولاد وہان ابتک موجود اور مذہب سنت جماعت کا رکھتی ہے اور اکثر فرنگستان کی
طرف جا نکلے اور چندے بعد اپنی یورشون سے اہل فرنگ خصوص شاہ فرانس اور جستینین شہنشاہ
روم یعنی قسطنطنیہ کو ستانے لگے اور اونکے سردار بایان خان نے فرنگ مین تہلکہ ڈال دیا اور
لوگ یہی سمجھے کہ مثل شاہ اٹیل کے دوبارہ قہر خدا مجسم ہوکر نازل ہوا چنانچہ اوسنے سالاران روم
کو کئی موقع شکست دیکر نذرانہ شاہنشاہ قسطنطنیہ سے قبول کروا دیا اور اپنے کو ایسا قوی اور روم
والے کو ایسا ضعیف اور ناچیز سمجہتا تھا کہ ادنی اسی بات کے لیے لڑ پڑتا تھا ۞ جتنے شہر کو اون
کفار بے پیر صاحبان سبزہ و تیر تخت ستان اور ملک گیر نے نیست و نابود کیا اور دریای ڈانیوب
کے اس پار کے باشندون کو اور پانونیا کے لوگون کو اپنی تابعداری کے پیالہ زہر کس طرح
سے اونہون نے پلایا اگر لکھا جاوے تو شمہ کا بیان داستان مطول ہوجاوے غرض مختصر یہ کہ
مشرق کی سرحد پر شاہنشاہ روم کا ایسا قوی کوئی دشمن دوسرا نہ تھا اور فرانس اور اٹالی کے
ملک مین لڑکون کو اونکے نام سے ڈراتے تھے آخرش سنہ ۷۹۶ مسیحی مین شارلی مین شاہنشاہ
مغرب جو یادگار روزگار بہادری اور مدبری اور طاقت جسمانی اور قوت روحانی مین تھا

اون بلادون کو اپنے ملک کی سرحد سے وسیع کرنے کا ہوا اور چونکہ نفاق حد سے زائد خوانین
اوار یعنے اونہین تاتار مین چند روز آگے سے تھا ہی تھا شاہنشاہ فرانس بخوبی مقصد ور
ہوا اور متواتر اونہین شکست دیتا حد فرنگ سے نکال باہر کر دیا ہو اسیطرح سے اونتیس فرقے
تاتار کے ایک بعد دوسرے کے مشرقی اتراک کے زمرے سے جدا ہو ہو کر ترکستان
اور چین کے شمالی صوبون مین سو سوا اور دو دو تین تین سو برس کی ریاست کیئے اونہین
مین سے اقوام کیتان اور نیوچی تھے جنکا ذکر اسی جلد مین آچکا ہے چنانچہ فغفوران چین قوم نیوچی
تاتار کے ہین اور وہی فرقہ جو آگے نیوچی کہلاتا تھا جب چنگیز خان اور اوغتائی خان نے اونکو
تباہ کیا اب مشہور مانچو کے لقب سے ہے جیسا کہ دفتر اول کے اٹھارہوین باب کی شروع
مین بیان ہوا ہے الغرض جس طرح مشرقی اتراک کی یہ قومین جو صدر مین مذکور ہوئین سرحد
ختا پر رہنے کے سبب سے اوس ملک اور اوسکی گرد و نواحی مین رولہ مچایا کرتے تھے
بخیر قوم اوار کے جو فرنگ کی طرف نکل گئے اوسیطرح سے مغربی اتراک کے بہت سے قبیلے
ایران اور ماوراء النہر اور ہند اور روس اور دوسرے ملکون مین بسبب قرب کے جا پہنچے
اور کہین ناموری کہین شہنشاہی کیے + اٹھاون فرقے انہین اتراک کے اونکی ترکستانی
سلطنت کے بکھر جانے اور تباہ ہونے کے بعد بہت مشہور ہوئے چنانچہ سبکتگین اور اوسکی بیٹے
محمود نے غزنین کی سلطنت کو قائم کیا اور ہند اور ایران اور ماوراء النہر مین جو جو کام اونہون
نے کیا اونکی اسی تاریخون مین ظاہر ہے اور قبیلۂ تاتار سلجوقی نے سیوا کرمان اور حلب اور
دمشق وغیرہ کے خود ایران مین اٹھاون برس جیسی بادشاہت کی کہ طغرل بیگ اور الپ
ارسلان اور ملک شاہ اور سلطان سنجر اوس خاندان کے پادشاہون نے ایران کی زمین
کو کیانیون اور نوشیروان کے وقت کے برابر کر دی تواریخ عجم سے ظاہر ہی ہے سوا اسکے
اتابیگ سب عراق عجم اور آذربایجان اور ایران اور لارستان کے بڑے مشہور شخص ہوئے
جیسا کہ ابو الفدا اور ابو الفارج اور دوسری تاریخون مین بعین سے ہے اور سلاطین خوارزم

اور قبائل ترکمان سب کے اور خوانین ایلخانی اور چغتائی اور قبچاقی اور بخارا اور کاشغان اور حاجی کان
اور قلماق اور مغل اور آذربک اور تیمور بیگ وغیرہ سب مغربی اتراک سے تھے اور راقم انہین تین جو نام د
اخیر مین اونکا ایک شمہ یہان لکھتا ہے تاکہ اونمین جو لوگ زیادہ نامی ہوئے اونکا ذکر اس مجمع التواریخ
مین نچھوٹے + چنگیز خان کی سلطنت کس طرح سے بڑھی اور اوسکی اولاد نے کس طرح سے چین مین
بادشاہت کی اس ہیچمدان خوشہ چین مورخان نے اپنی دانست مین اسی جلد کے سولھوین باب مین
تصریح سے لکھا ہے اور باعث رشتہ علاقہ کو جو قوم مغل اور ملک ختا سے ایک وقت مین تھا اور
اوس قبیلے کے سردارون نے سوا چین کے اور ملکون مین کیا کیا معلوم کرنے کے لیے واس
مقام کو بادیہ نظر سے دیکھنا چاہیے + باتو خان نے تمام فرنگ کو اپنے زیرنگین لانے کے ارادے
سے ملک روس کو کس طرح سے پامال کیا لکھا جا چکا ہے اور ہلاکو خان نے ملحدون کو
کیونکر فی النار و السقر کیا اور خلفای آل عباس کی بزرگی کو خاک مین ملا دیا تحریر مین آیا ہے غرض جب
منگو خان نے انتقال کیا قبلا خان نے اپنے بھائی ہلاکو خان اور اوسکی نسل کو تمام املاک مغربی
بخشدیا اور صرف اتنے ہی قول کر لیا کہ جب کوئی نیا خان اوسکے تخت پر بیٹھنا چاہے تو خاقان
تاتار یعنی اولاد قبلا خان سے اجازت لیوے + اس عرصے مین خلیفہ مستعصم باللہ مارا جا چکا
تھا جیسا کہ اسی جلد کی ایک سے اٹھارہ صفحہ مین بیان ہے اور ہلاکو بغداد کی فتح کے بعد جب متوجہ
شام کی طرف ہوا تو بدرالدین لولی شاہ موصل اور نصیر یوسف شاہ دمشق اور نصیر شاہ حلب وغیرہ نے
اکثر مارے خوف کے اور بعض نے بعد لڑائی کے فرمان برداری مین اپنا نام لکھایا اور ہیتن شاہ ارمن
ہلاکو کے دوست جانی اور دغز خاتون ہلاکو کی بی بی جو دونون عیسائی تھے تعصب مذہب کے باعث
سے خانکو مسلمانون کی تباہی کو جو خلیفہ کے مارے جانے سے شروع ہوئی تھی حد انتہا تک پونچا
دینے کے لیے چونکہ ہمیشہ ورغلاتے تھے اوسنے قہار فوجین چارون طرف بھیجین اور نفاق مسلمانون
مین تھا زیادہ باعث اونکی سرخودی کے تمام ہونے کا ہوا غرض جب تک خود ہلاکو لشکر مین موجود
تھا ہر جگہ فتحیاب ہوا لیکن جب وہ مشرق کی طرف کاراباغ کے اردو مین خاقانی کے تاج کو

اپنے سر پر رکھنے گیا مسلمان بسبب ملک مظفر سیف الدین شاہ مصر کی فوج سے مدد پاکر دفعتہً اوٹھ کھڑے
ہوے اور آپس کا جھگڑا بھول کے مغلون پر چہاوے کیے اور اتفاق اور تعصب مذہب دو ایسے قوی
اسباب جمع ہو گئے کہ اپنے دشمنون کو اونہون نے خوب ہی شکست دی یہانتک کہ فوج مغل تمام
ملک شام کو چھوڑ پہاڑ اربن کی طرف بھاگی غرض چندی بعد بلکہ دیکھے ہلاکو کے ساتھ آئی اور مسلمانون
کی جو خرابیان ہوئین اور سیکڑون شہر کو جس طرح سے وے سب خرابہ بنائے بیان کرنے سے صرف
اوسی شخص سے کے بعید القیاس نہین ہوگا جس نے تاریخون کی سیر کی ہے لیکن عوام الناس باوجود بہی
خوانی اور بدہمی سریع الاعتقادی کے فسانہ عجائب سمجھے گی چنانچہ دیار بکر کے قلعے میافرقین کے
دروازے کو جب ملک کمال نے جسے اشرف بھی کہتے تھے کھلوا دیا اور مغل سب حصار گرا اور اہل
قلعے کو فاقون سے مار کر آخرش اوسمین داخل ہوئے تو بجز ملک کمال کے جسکو زیادہ اذیت سے مارنے
کے لیئے اوسوقت صرف گرفتار کر لیئے باقی ایک متنفس کو زندہ نچھوڑے اور اشرف کو زنجیرون سے
لادکے دانا پانی بند کر دیے اور جب بھوک سے وہ بیتاب ہوتا تھا اوسکے گوشت کو چھری سے
کاٹ کے اوسی کو کہلاتے تھے چنگیز خان تمام ایران کو فتح کر ہی چکا تھا اور جب مرا اپنے چوتھے
بیٹے تولی خان کے حصے مین ایران اور خراسان اور کابل وغیرہ چھوڑ گیا لیکن جب وہ خود تھوڑے
عرصے مین انتقال کر گیا تو اوسکا بیٹا منگو خان خاقان تاتار ہوا اور ایران وغیرہ دوسرے بیٹے ہلاکو کے
حصے مین آیا الغرض جب سب طرف امن ہوا آذربائیجان کے شہر مراغا لطیف آب وہوا و خوش وضع
مین جو بجز تبریز پایہ تخت ملک کے اور سب شہرون سے بہتر تھا ہلاکو خان نے اقامت کی اور
چونکہ طبیعت ہمیشہ علم کیطرف راجع تھی اگرچہ خونخواری مین اکثر اوقات کچھ مجبوری اور کچھ عادت قومی بھی
باعث سے کٹی تھی اس لیے جب اوس مقام دلکشا پر قصر فضا تعمیر ہوا علما اور فضلا اور شعرا اور فصحا اور
حکما و بلغا ہزار ہا کوس کی گرد و نواح سے بعض بمطابق فرمان قضا توامان کے اور اکثر خبر قدردانی
اور غلغلہ عنایت و شفقت کی محبت سے حاضر ہوے اور خواجہ نصیر الدین طوسی جسکو ہلاکو خان نے
ملحدان کوہستان کے بادشاہ کے دربار مقام روبار سے چھوڑایا تھا جو جبراً تربیت و بعد

کی لیئی بخاری سی گرفتار کرکی پونہچایا گیا تھا اوس مجمع العلما کا سرگروہ مقرر کیا گیا اور تاریخ حبیب السیر کی سیر سی معلوم ہوویگا
کہ صاحب اخلاق ناصری نے ایک بلند ٹیلے پر مرصد بنایا اور چونکہ جملے سے اور فضائل سے
خصوص ہیئت اور ہندسے مین وہ اکمل الحکما تھا اوس بزرگ نے وہ زیچ طیار کیا جو زیچ
ایلخانی کے لقب سے مشہور عرب او عجم مین ہوا اور رہبر ہیئت دانان مشرق تھا الغرض ایسے
بزرگون کی صحبت مین ہلاکو خان کی میعاد حیات پوری ہوی اور ساتوین ربیع الثانی ۶۶۳ ہجری
کو اوس نے جہان سے رحلت کی + پندرہ لڑکے ہلاکو کے تھے لیکن اباکا خان کو اپنا
جانشین مقرر کرکے ایران اور خراسان اور عراق عرب و عجم اور آذربایجان اور خوزستان
اور دیار بکر اور سرزمین روم اور آرمن اور گرجستان وغیرہ کا مالک مقرر کر گیا + اگرچہ ایسے بڑے
ملکون اور کرورہا رعیتون کا مالک اباکا خان تھا لیکن سب سے زیادہ فخر اوسکا یہی تھا اور بندے
کی دانست مین خاتمہ خوش نصیبی کا اوس پر اس وجہ سے ہوا کہ شیخ جلال الدین مولانا روم اور
شیخ سعدی شیرازی کی صحبت سے مستفید ہوتا تھا غرض سترہ برس تخت پر بیٹھا اور بعد اوسکے
۱۲۸۱ع مین اوسکا بھائی نیکودار قائم مقام ہوا چونکہ ماں اوسکی مذہب عیسائی رکھتی تھی اوس طریق پر
یہ بھی رہا لیکن جب تخت پر بیٹھا مسلمان ہو گیا اور احمد کہلایا اور موافق قاعدہ کلیہ کے کہ جو شخص تارک
ایک مذہب اور معتقد دوسرے کا ہوتا ہے اوسکے برابر دشمن دین متروکہ کا کوئی نہین ہوتا ہے احمد نے
گرجون کو توڑ ڈالا اور پادریون کو مروا ڈالا اور عیسائیون کو نیست و نابود کرنے کا قصد کیا لیکن یہی
ظلم باعث اوسکی جان جانے کا ہوا اور ارغون خان ابن اباکا خان اوسنے مار کے موافق خواہش مغل
کی آرزو اور قبلہ خان کی مرضی کے تخت نشین ہوا غرض اوسنے احمد کا طور تعصب مذہب کا دوسری
وضع سے اختیار کیا یعنے اہل اسلام کو ستانے لگا یہانتک کہ بقول مورخ کے مسلمین خائف ہوے
کہ مسجد مکہ معظمہ کو کوئی روز گرجہ عیسائی نہ وہ بنا ڈالے غرض ساتوین برس بعد وہ مر گیا اور اوسکے عہد کے
کیخاتو اور بایدو خان ایک بعد دوسرے کے ہوئے تب غازان خان پسر ارغون خان تخت پر بیٹھا
اور امیر نوروز اوسکے وزیر نے جو اوس زمانے مین مدبری اور سپہ گری اور علم و دانش مین بے نظیر

تھا ایسا افسون مارا کہ وہ مسلمان ہو گیا اور ساتھ ہی اوسکے بقول صاحب حبیب السیر کے قریب
لاکھ تاتاریوں کے اوسی روز مسلمان ہو گئے اور یہی ابتدا اسلام کی مغلون مین نمود ہوئی بعد اسکے اوسی
امیر کے کہنے سے اور کافر کی فرمان برداری کی شرم دینے سے غازان خان نے خاقان تاتار
کا نام سکے سے موقوف کر کے کلمہ اسلام داخل کیا جو نہین اس طرح سے طوق اطاعت کو اوسنے گلے
سے اوتارا خاقان نے فوج قہار جیحون کے پار بھیجی لیکن نوروز نے اونہین ایسی شکست دی کہ بھاگتے
ہی بن آئی + سلطان محمد خدابندہ اپنے بھائی غازان خان کے مرنے سے جانشین ہوا اور شہر
سلطانیہ کو اوس نے آباد کیا اور اپنا پایہ تخت بنایا غرض اسکے مرنے اور اوسکے بیٹے ابو سعید
بہادر خان کے بارھوین برس کی عمر مین قائم مقام ہونے سے آثار زوال حکومت کے خاندان
ہلاکو خان مین جو آگے سے کچھ کچھ نمایان اگرچہ پنہان تھے سلطنت کے اندر بخوبی باہر اور کور عقل
پر بھی ظاہر ہوتے چنانچہ امیر چوپان نایب سلطنت نے اپنے منیب کی بہن کو جو اپنے عقد مین لایا
خاص و عام نے دیکھا کہ بساط سلطنت پر بادشاہ کو فرزین نے خانہ لاچاری مین بند کیا اور
بعد اسکے جب اوس امیر کی بیٹی بغداد خاتون پر جو امیر حسین سے بیاہی ہوئی تھی ابو سعید ایسا عاشق
ہوا کہ شوہر سے جبراً طلاق دلوا کے اپنے نکاح مین لایا امیر چوپان کے خاندان کی سروری بفلک
پہونچی چنانچہ جب ۱۳۳۵ع مین ابو سعید نے انتقال کیا صرف لقب و تاج شاہ ایران کا خاندان ہلاکو سے
کئی شخصون کو ملا و الا اختیار کل امراے ملک کے ہاتھ مین تھا اور خاندان ہلاکو کا ایک امیر حسن
بزرگ بغداد اور گرد و نواح کے املاک پر قابض ہو کر خاندان ایلخانے آل چنگیزی کا بانی ہوا اور صوبہ
فارس امیر مبارز الدین کے اختیار مین آیا الغرض یہی حال رہا کہ اسی عرصے مین تیمور لنگ چنگیز
ثانی کا دور ہوا اور اوسنے چنگیزیہ سلاطین اور خوانین کی حکومت کو خاک مین ملا دیا اگرچہ ہمیشہ ظاہرا
اوس گھر کی بزرگی اور اپنی کمتری کو اپنی زبان پر لاتا تھا چنانچہ جب خان چغتائی پر جو آل چغتائی یعنے
چنگیز کے دوسرے بیٹے سے تھا ۱۳۶۹ع مین ظفریاب ہوا اپنے کو صرف نایب سلطنت اوسنے
قرار دیا حالانکہ کوئی شخص خانی کی جگہ مین سوا اوسکی اجازت کے نہین بحال ہوتا تھا اور اسی طرح

سے جب قبلاخان نسل کے گہرانے سے تخت خطا چھن گیا تو تیمور لنگ نے تین دفعہ ولایت چین
کی فتح کی آرزو کو جو ہمیشہ سے اوسے تھی قصد انتقام آل چنگیز قرار دیا اور یہ حکمت عملی اور اظہار
خاوندپرستی کی راہ سے اوسنے یہ فقرہ ہمیشہ زبان پر رکھا کیونکہ اوسکے آبا واجداد سے ایک شخص
چنگیزخان کا وزیر تھا الغرض اوس وقت سے جب تیمور لنگ نے تغلق تیمور خان والی کاشغر اور
بدخشان کو جو دشمن ہوکے آیا تھا حکمت عملی سے دوست بنا لیا یہان تک کہ اپنے کو والی ماوراء النہر
مقرر کروایا تا وقتیکہ سلطان یلدرم بایزید پر فتح پاکر اور اوسے گرفتار کرکے مملکت چین پر یورش کے
تہیہ مین دست قضا نے اوسکے قدم عزم کو پکڑ لیا اس پچاس برس سے زیادہ کے عرصے مین
جو جو کام اوسنے کیے شرف الدین علی یزدی کی تاریخ اور خود تزوکات تیموری سے ظاہر ہے اور
اون کتابون کی سیر سے معلوم ہوویگا کس جرأت اور حکمت سے قلعہ کارشی کو اوس نے چھین
لیا اور کاشغر اور خوارزم اور خراسان اور کابل و قندھار اور سیستان اور مازندران کو فتح کرکے جیحون
کے پار لشکر قہار لیکر گیا اور آل ہلاکو کی بچی بچائی حکومت کو پائمال کیا اور والیان گرجستان اور شروان
اور قوم لاشغی کے خان کے گلے مین طوق فرمان برداری کا ڈال دیا اور اصفہان کو دوبارہ فتح کرنے
کے وقت کس طرح سے قتل عام اوس نے کیا اور والیان یزد اور کرمان و لارستان سے باج لیا
اور عراق اور فارس مین یورش کرکے قلعہ سفید کو جسکا نام رستم کے کارنامون مین مندرج ہے فتح کرتا شیراز
کی طرف روانہ ہوا اور جس طور سے شاہ منصور ابن زین العابدین والی فارس کو بڑی گھمسان لڑائی
کے بعد شکست دیتا اوس شہر مین پونہچا اور تمام آل مظفر کو قتل کیا اور بعد اوسکے بغداد کو لیا اور قلعہ
تکریت مین کس محنتون سے داخل ہو کر کئی فوجون کو گرد و نواح کی فتح کو بھیج کس طرح نے قبچاق کے
درمیان سے یورش کرتا ملک روس مین جا پونہچا اور پایہ تخت ملک کو لوٹتا حاجی ترخان کو پائمال
کرتا گرجستان اور سرحرکس مین جو کچھ قابل لینے کے تھا یعنے حسینان دیار کو لیتا دیتا اور جس جس نے
اندک بھی مقابلہ کیا اپنی شمشیر قضا کی ہمشیر کی کیفیت دکھاتا ترکستان مین پھر آیا اور ہندوستان کے
سر کرنے کو مستعد ہوا اور کیا کیا خرابی ہندوون کی اوس یورش مین ہوئی اور لاکھ اسیر سے زیادہ کس

بیرحمی سے اوس بیرحم نے ہزارہا آدمیون کو مارا دہلی اور میرٹھ اور دوسرے شہرون اور
گڑھون کو فتح اور قتل عام اور حدامکان تک پامال کرتا سمرقند کو پھر گیا اور اہل بغداد کو غیبت مین
سرکشی کی سزا بے معمولی دیتا یعنے قتل عام کرتا والی گرجستان کو سہ بارہ زیر اطاعت لایا اور مصر و
شام اور ولایت روم جدید کے مالک ہونے کے لیے ایلدرم بایزید عثمانی کو کیسی شکست اوس نے دی
اور ان سب جنگون اور فتحون سے اوسکی طبیعت سیر نہو کر تخت ختا چھین لینے کے عزم ثالث کی عین
تیاری کے وقت شہر تاراب مین اوسکی موت ائی اور جہان کے سر کرنے کی خواہش اور امید
کو منقطع کیا ان سب امرون کی تصریح مین بڑی بڑی تاریخین لکھی گئین ہین اور یہان اون اذکار کا کچھہ
درکار نہین ہے الغرض اقوام شمالی اور جنوبی اور مشرقی اور مغربی اتراک مین سے جو سب ایک ہی تخم
بنی آدم کے ہین بہی کئی شخص اگلے زمانے مین اورون سے زیادہ نامور ہوے اور بالفعل یعنی سنہ ۱۸۵۷ عیسوی
مین بیکی جان اذبک تاتار کا خان بڑا زبردست شخص ہوا اور چونکہ مغربی اتراک کا ایک قبیلہ بلکہ خود
چنگیز کا گھرانا یہ فرقہ تاتارون کا ہے اور مملکت ایران مین ہمیشہ اونکی یورشون سے خونریزی یا اوسکے
خوف سے بے چینی سبھون کو اکثر ہوئی ہے اس لیے راقم نے دو چار حملہ اون لوگون کے
حال مین لکھنا مناسب سمجھا اگرچہ چین سے انہین کچھہ علاقہ نہین تھا جسوقت کہ باتو خان
چنگیز کے پوتے نے اور اوسکے سردار بایدار خان نے قدیم دار السلطنت ملک روس کو لوٹ
و تاراج کیا جیسا کہ اسی جلد کے ایک سو دس صفحہ مین مذکور ہوا ہے تو اوس اطراف کی سرزمین کو
باتو خان نے اپنے ایک اقربا شیبانی خان کو عطا کیا چنانچہ رود جاایک کے کنارے پر اوس نے بود و باش
اختیار کیا اور رفتہ رفتہ اوسکے گھر کا ایسا عروج ہوا کہ روسیون سے بہت سا ملک اوسکی آل نے
چھین لیا لیکن زوال بھی بتدریج اوس خاندان پر آیا یہانتک کہ روسیون نے اپنے ہاتھہ سے
نکلے ہوئے املاک کو باز لینے کے سیوا اونھین خوب تنگ رکھا اور تیمورلنگ نے اوس دیار
مین جا کر ذری سی بزرگی جو باقی تھی خاک مین ملا دی غرض قسمت کا چرخ موافق دستور کے
گردش مین جو آیا تو ادبار کا آرمتیجے کی طرف جھکا اور بزرگی کا ارہ اور چڑھا تو سلطان صاحب بیگ

اوس گھر مین پیدا ہوا اور اوسکی مدبری اور بہادری نے آپس کے فرقون کا تہلکہ مٹایا اور بدستور قدیم سب اقوام نے جو ہنین فرمان برداری مین نام لکھایا صاحب بیگ غیر ملکون کی یورش کی طرف متوجہ ہوا اور اگرچہ باور النہر کی زمام ریاست ایک شخص بڑے مدبر کے ہاتھ مین تھی لیکن لشکر تھا لیکن دفعۃً ایسا آن پڑا کہ اوس ملک کو سلطان حسین مرزا سے چھین لیا اور بعد اوسکے خراسان مین تاخت کرتا ہوا آل تیمور کی بچی بچائی حکومت کو اوس دیار مین اوسنے نیست کیا اور خوارزم کو بھی زیر فرمان لایا یہ حال دیکھکر شاہ اسمعیل صفوی شاہ ایران نے مقابلہ اوس سے کیا اور ایسی شکست اوسے خراسان مین دی کہ خان ازبک صاحب بیگ کی جان گئی الغرض اوسکی آل نے بخارا کی بزرگ مین اپنی سلطنت کی بنا ڈالی اور جب کبھی ایران مین کچھہ ہل چل مچتی تھی فوراً یہ قوم یورش کر بیٹھتی تھی اور چونکہ خاندان صفوی اور سات قومین قزل باش کی جنھون نے اوس گھر کو تخت پر شیخ صدر الدین صفوی کے احسان کی یاد سے بٹھایا اور بچا رکھا تھا سب مذہب شیعہ رکھتے تھے اور اوزبک تاتار سب اہل تسنن تھے تو تعصب مذہب نے آپس کی دشمنی کو ایسا کیا تھا کہ دونون مین سے کوئی موقع پانے سے چوٹ دوسرے پر کرنے مین نہین چوکتا تھا چنانچہ جب شاہ طہماسپ کے وقت مین سلطنت ایران مین رخنہ سرداران قزل باش کے آپس کی نزاع سے پڑا خان اوزبک نے خراسان مین تاخت کرکے ہرات کو اٹھارہ مہینے تک محاصرہ کیا کہ اوس قلعے کے لوگون نے مجبوری سے کتے بلی کا گوشت کھایا اور اگر شاہ طہماسپ مدد کو نہ پونہچتا تو خان اوزبک اس مقام کا دوبارہ وہی حال کرتا جو مغلون نے چنگیز کے وقت مین کیا تھا جیسا کہ اسی جلد کے ٢٠٣ صفحہ مین لکھا گیا ہے لیکن شاہ عباس کے وقت مین اونھون نے پھر زور کیا اور نو مہینے کے محاصرے کے بعد ہرات مین داخل ہوکر علی قلی خان حاکم قلعہ اور چند امرا کو مار ڈالا اور بعد اوسکے تمام خراسان کو اون موذیون نے لوٹ و تاراج کرکے اپنی حد کی طرف قدم پھیرا غرض دونون شاہ نے آخر کو ایسا بندوبست کیا کہ اون لوٹیرون کا زور و شور بہت کم ہوگیا بلکہ آپس مین صلح ہوئی چنانچہ زبدۃ التاریخ اور نادر نیر صاحب کی فرانسیسی تاریخ سے معلوم

ہوتا ہے کہ امام قلیخان اوزبک کو جب آپس کی نزاع سے شاہ عباس ثانی کے پاس ایران مین
پناہ لینے کی نوبت آئی تو پندرہ ہزار سوار ایرانی کاشان سے اصفہان تک لے آئے اور خود شاہ
عباس مع جمیع امرا اور خیرخواہان سلطنت سات میل جاکر استقبال کرکے لے آیا اور جب تک خان
اوزبک ایران مین رہا مہمان داری اور قدردانی اوسکی کیسی کی وہ فارسی تاریخ سے ظاہر ہے اور اسیطرح سے جب
نذر محمد خان رئیس خان اوزبک کو شاہجہان شاہنشاہ دہلی نے بلخ سے بھگایا تو ایران مین مدد کے لیے
پہونچا اور مہمانداری بخوبی کرنیکے علاوہ شاہ عباس نے لشکر قاہرہ دیا کہ اپنی مملکت کو حاصل کرتے
اور قریب تھا کہ شاہان ہندوستان اور ایران مین بگڑے الغرض نادرشاہ کے وقت تک اوزبک
تاتاریونکا نام بہت بڑا تھا لیکن اوس بہادر بے مثل نے اونکی ساری بزرگی خاک مین ملا دی
حالانکہ اپنے لوٹیرے پن کے سبب موقع پانے سے وے نہین چوکتے تھے غرض جب حکیم بیگ
کے مرنے سے چنگیز کی آل ذکور سے کوئی باقی نرہا کہ جمیع اقوام اوزبک کا خان ہووے تو دستور
اونمین یہ ایجاد ہوا کہ خواجہ زادونکو خانی ملا کرے اور یہ لوگ بیٹے اون سادات کے تھے جنکو
چنگیز کے گھر کی صاحب زادیان ملی تھین اور اسی طور سے قصد کیا گیا کہ چنگیز کی نسل کا کچھہ علاقہ رہے
اور یہ عین حکمت تھی ورنہ تمام خوانین آپس کے علانیہ لڑ پڑتے اور حالانکہ ظاہرا سبھون مین اتفاق
تھا لیکن دلی نفاق کا معمولی نتیجہ نمایان تھا اور ضعف سلطنت اوزبکیہ مین ظاہر ہوا اور عین ایسے
وقت پر اگر امیر معصوم عرف بیگی جان نہ پیدا ہوتا تو آغا محمد خان قاچار موسس اوس خاندان عالی کا
جسکے سر پر مملکت ایران کا تاج ہنوز رہے اون تاتارونکو بیشک زیر فرمان لاتا لیکن بیگی جان نے
اقوام اوزبک مین ایسا اتفاق کروایا کہ خود ایران مین اون لوگون کا خوف سابق کی طرح پیدا ہوا +
جب خواجہ زادہ عبدالغازی اقوام اوزبک کا خان ہوا پایہ تخت کے امرا سے ایک شخص
امیر دانیال نے خواجہ کو ایسا محیط کر لیا گویا خود بادشاہ ہوا اور جمیع اقوام اوزبک پر جو بخارا کے گرد
تھے اپنا حکم جاری کرتا تھا اس نیابت کے عہد سے مین اس امیر نے بڑی دولت حاصل کی
غرض جب اوسنے انتقال کیا اپنے بیٹے بیگی جان کو اپنا جانشین مقرر کر گیا لیکن اپنے دو سببون سے

انکار کیا ایک یہ کہ اپنے تئین صوفیونمین داخل کرچکا تھا اور دوسرے یہ کہ اوسکے باپ نے لوگون پر بڑا ظلم کیا تھا اور بیگی جان کو خوف ہوا کہ شہر مین ہلچل دیکھکر مظلوم سب انتقام پر مستعد ہونگے الغرض اس عقل کے سبب سے جو عین وقت پر صرف شخص ذہین کو صورت بہتر انجام کار کی برق کی زود سوجہا دیتی ہے بیگی جان کو وہی طریق سوجھہ گیا جو مناسب حال تھا چنانچہ فوراً مسجد مین جا بیٹھا اور اپنے ترکۂ دولت پدری کے باب مین کہہ دیا کہ اوسنے لے جاؤ اور اون مظلومونکو واپس کردو جنسے میرے باپ نے جبراً لیا ہے بعد اسکے اپنے گلے سے ننگی تلوار لٹکائے بخارے کی گلی گلی مین پھرنے اور یہ پکارنے لگا کہ لوگو جنکو میرے باپ نے ستایا ہے بے تامل آؤ اور یا مجھے انتقام کی راہ سے مار ڈالو یا اوسکی معصیتون کو معاف کرکے جناب باری کے غضب سے اوسکو نجات بخشو۔ اسکے قبل خواص شہر اور علما اور فضلا مین بیگی جان کا بڑا رتبہ علم اور عبادت کے سبب سے تھا اور فقہ مین کئی رسالے اسکے تصنیف کیے ہوے مشہور تھے اور اب یہی باقی تھا کہ عوام الناس پر اسکی بزرگی ظاہر ہووے تا کہ خاص و عام دام اطاعت مین آجاوین چنانچہ ان دو حرکتون سے چھوٹے بڑے گرد آئے اور سبھون نے اسکے باپ کی برائیون کو دل سے بھلایا اور معاف کیا بجز ایک شخص کے جو کہنے لگا کہ تیرے باپ نے میرا لاکھون روپیہ لوٹا اور امیر سے فقیر کر دیا مین بے اپنا پھیر پائے ہرگز اس ظلم کو نہین معاف کرونگا یہ سنتے ہی تمام لوگون نے کچھہ کچھہ دیا اور جب مبلغ کثیر اسکے ہاتھہ لگا تو اسنے والیٔمال کے قصور کو معاف کیا جب چارون طرف کی گشت تمام ہوئی اور ساری خلق اللہ اسکو ولی جاننے لگی بیگی جان ایک مسجد مین جا بیٹھا اور دروازہ بند کر دیا اور کئی مہینے تک مراقبے مین مشغول رہا بعد اسکے حکم دیا کہ بخارے مین ایک قمار یا شراب خانہ باقی نرہے بات کے کہتے ہی خاص و عام نے اون شیطانی مکانون کو خرابہ بنا دیا۔ اس عرصے مین خواجہ عبد الغازی کی حکومت مین جو صرف امیر دانیال کی مدد سے آگے سرسبز تھی ایسی بے سر و سامانی آئی کہ خواجہ اور جمیع ارکان دولت نے دیکھا کہ بجز بیگی جان کے دوسرے سے بار نیابت اوٹھنے والا نہین ہے آخرش مسجد کے دروازے پر سب آن کے جمع ہوے اور بالتجا تمام اوسکے باپ کی قبر پر

بیگی جان کو لیجا کر قسم کھلائی کہ امور سلطنت مین صلاح اوسکی شنیدہ دیو یگا تب ظاہر اسی مجبوری سے
اوسنے نیابت کا عہدہ قبول کیا اور عبد الغازی خان کی مسند کے پیچھے ایک مرگ چھالا بچھا اور دو سرا
اوڑھکر بیٹھا اور ہنوز اپنی جگہہ پر آسن گرم نہین ہوا تھا کہ خبر ایک سردار نیاز علی کے بلوے کی ملی طیش مین
بیگی جان اوٹھ کھڑا ہوا اور گھوڑے کی پیٹھہ پر بیٹھہ چند سوار چیدہ بے مثل آندھی کے سرکش پر جا پہونچا
اور دشمن کی سپاہ اوس صاحب کرامات کو مخالف دیکھکر ایسی بھاگی اور اوزبک کی فوج ایک ولی کو اپنا
سردار جانکر ایسی لڑی کہ نیاز علی کی پوری خرابی ہوئی غرض اوس فتح نے بیگی جان کی سپاہگری
کو اوس مرتبہ پر پہونچایا جو اوسکی بزرگی اور مدبری کو حاصل ہو چکا تھا اور اوس روز سے تا زندگی در حقیقت
وبہر صورت جمیع اقوام اوزبک کا وہ مالک کل رہا اور خواجہ زادہ محض شیر قالین بمقابلہ اوس شیر نیستان کے
رہا لیکن بنا طریق درویشانہ اوس پتلہ عقل نے برابر رکھا اور ایک باورچی اور ایک خدمتگار اور اپنے
استاد کے خرچ کے لئے فی نفر چار آنے سے کچھہ کم روزانہ تحویل سرکار سے لیتا تھا اور بی بی کو
بارہ آنے روز اس نصیحت کے ساتھہ دیتا تھا کہ تو محض فضول خرچ ہے اگرچہ خانون کو کچھہ حاجت
اون پیسون کی نہین تھی کیونکہ دولت انبوہ اپنے نہیر سے لائی تھی لیکن شوہر کو راضی رکھنے کے لئے
چونسٹھ پیسے لکے مسکرا کر لیتی تھی اور حضرت کے کھانے کا یہ حال تھا کہ اوسی پھٹے پرانے قابل جاروب
کشی کے رہنے کے خیمہ مین جہان وہ مہتر بزرگ خود بوریہ پر بیٹھا دربار کرتا رہتا تھا باورچی آنگیٹھی مین آگ
کے چولھے پر کالی سی ہانڈی مین کچھہ خشک گوشت اور دو چار مٹھی چاول یا گیہون یا دال کی جو اوسکے
جی مین آتا تھا تھوڑے سے پانی مین ڈال کر دو چار خشک ٹہنیان نیچے جلا کر پان سات کھٹر ادھو دھا سیل حرکت سے
دسترخوان پر رکھکر اوسی کہانے کو جو کتونکے اتب کی شکل و بو باس کا ہوتا تھا سخطہ بہر بعد اون مین اوجھل
دیتا تھا اور میان اور استاد اور خدمتگار اور باورچی اور دو ایک بڑے معزز ارکین لیت الوش کھانیکے
تمنا مہینون سے کرکے باری باری سے آنے پاتے تھے بیٹھہ جاتے تھے اور کھاتے اور مٹی
کے آبخورے سے پانی پی کے اوٹھہ کھڑے ہوتے تھے ✚ اگر اسطرحکی اوقات کو بیگی جان
یقیناً سمجھتا کہ ہر شخص کو یا صرف بادشاہ و سردار قوم کے لیے زیبا ہے تو بے شک اپنے بیٹون

کو اوسی حال پر رکھتا لیکن نہین اون لوگون کے لیے غذا و پوشاک اور کر و فر شاہانہ حد سے زیادہ تھا اور امراء دولت اور خیر خواہان سلطنت ہر طرح کے تزک سے دربار مین حاضر ہوتے تھے اور اس سجادہ نشین کے گرد مودب بیٹھے تھے الغرض ہنین باتون سے ظاہر ہے کہ وہ فقیر صادق نہ تھا اور مثل اوس وضع کے اکثر شخصون کے یہ نرالی طرز اوسکی محض بناوٹ تھی مگر اپنے مطلب تک پونہچا اور اقوام ازبک مین اپنی حکمت کی جہت سے ایسا اتفاق پیدا کیا کہ اکثر ملک درمیان جیحون اور سیحون دریاؤن کے اوسکے زیر فرمان آئے + خراسان مین وہ ایک دفعہ ہر سال وہ یورش کرتا تھا اور ایران مین باوجود خاندان قجر کے دبدبے کے ہمیشہ اندیشہ اوسکی تاخت کا لوگون کو رہتا تھا اور آغا محمد خان قجر سے شخص کی شان مین ایک دفعہ اوسنے سرداران خراسان کو لکھا کہ ہمنے سنا ہے کہ اختہ خان تمہارے ملک مین آیا ہے اگر اوسے پکڑ کے میرے پاس بھیجدے سکو تو بہتر ورنہ کہو تو مین آکر اوس خواجہ سرا بدہیئت بتر صورت و بتر خاصیت کی بگڑی ہوئی کل کو درست کرون ✽ باوجود اس لعن طعن کی سماعت کے شہنشاہ ایران نے قصد انتقام اس سخت دشمن سے تنہا لینے مین مستعد نہوا اور شاہ زمان شاہ کابل کی شرکت مین بخارے پر تاخت کرنیکے لیے صفیر بھیجا چنانچہ شاہ افغان نے قبول کیا اور اگر مقابلہ اوس سجادہ نشین اور دونون شاہون مین ہوتا تو فتح کسکی ہوتی کہنا دشوار ہے لیکن اوسی حین مین ملکہ کاتھرین ثانی بادشاہ روس نے ایران پر تاخت کیا اور آغا محمد خان اوس غنیم زبردست کے جواب دینے مین مصروف ہوا تو بیگی جان سے معرکہ ہونے نپایا القصہ قوم ازبک کو یہ بزرگی جو بیگی جان کی بدولت حاصل ہوئی ہنوز موجود ہے اور اون کے سفرا دربار چین اور ایران مین صاحب قدر اور منزلت سمجھے جاتے ہین اور نصف ترکستان آغنی اکثر اقوام مسلم تاتار کے اوپر جو سمرقند بدخشان اور فرغانا مین ہین انکی حکومت ہے اور میر بخارا کی فوج معینہ بیس ہزار سوار اور چار ہزار پیادہ اور اکتالیس ضرب توپخانہ ہمیشہ مہیا ہے مگر کام پڑنے سے پچاس ہزار سوار موجود کیے جا سکتے ہین الغرض آمدیم بر سر مطلب چنانچہ چغتائی ترکستان آغنی اوسقدر ترکستان جو فغفور کے تابع ہے اوسکی دو تقسیمین مشرقی اور مغربی ہین اور مشرقی وہ جو قریب تر سرحد مملکت کے ہے اور اوسکے

تین صوبے ہین پہلے کا نام چینیان ہے اور موگولان کا شہر اوسکا پای تخت ہے لیکن ختائی شہرون
کی آراستگی اور تکلف کہان میسر یا وصیفیکہ کوئی عمارتین عالیشان اور سلاح خانہ وغیرہ قابل دو کہنے کے نہین ہے
اس صوبے مین کوہستان بہت ہے اور چند پہاڑون مین معدنیات کے اقسام ملتے ہین وہین کوہ کی
زمین قابل زراعت کے ہے اور اگرچہ چاول کم ہوتا ہے لیکن اور اجناس افراط سے پیدا ہوتی ہین
دوسرے صوبے مین تین یا چار شہر چھوٹے اور کثیف ہین لیکن یہان کے جنگلون اور پہاڑ تلیون مین وہی جز
ہوتی ہے جو جن سنگ کہلاتی ہے جسکا حال اسی تاریخ مین مندرج ہے اور خواص اکسیر اعظم کا
رکھتی ہے اور فغفور کو جو کچھہ کہ آمدنی اور فائدہ ترکستان سے ہے فقط اسی جڑی کی فروخت سے ہے
اور اوسی دیار مین ایک قوم تاتار کی ہے جو بہایم سے بدتر ہے اور بجز مچھلی کے کچھہ نہین کھاتے
اور کسی قسم کے اناج کو نہین بوتے اور فقط تمباکو کے کھیت لگاتے ہین اور نہ علم نہ ہنر نہ مذہب نہ عقل
رکھتے ہین اور مچھلی کا گوشت کھاتے اور اوسکا تیل جلاتے اور اوسکے چھلکے وچمڑے کی پوشاک بناتے ہین
غرض ایسی غذا کرنے کی لیے اونہین دو کہنا بجا ہے کیونکہ اوس سرزمین مین عجب ایکبات سیاحون کے
تجربے مین آئی ہے کہ سوا مچھلی کے کوئی جانور چرندو پرند کے اقسام سے قابل کہانے کے نہین جز
ہوتا ہے اور سب کا گوشت ایسا کڑوا اور متعفن ہوتا ہے کہ حلق سے نہین اوترتا ہے چنانچہ کسی
صاحب نے ایک مرغ کو بہت تکلف سے پکایا اور انواع ترکیبون سے تعفن اور کڑواہٹ کو
دور کیا اور کہایا لیکن بقبول معدہ پھر بھی نہوا اور دوسرے ہضم مین سے قے ہو گیا + ختائی ترکستان کے
تیسرے صوبے مین تین قوم تاتار ونکی رہتی ہین ایک کو مٹاگورس کہتے ہین جو اوس دیار کے اصلی
رہنے والے معلوم ہوتے ہین اور قد آور اور وجیہ اور محنت کش ہین اور باوصفیکہ اونکے چارون طرف
وحشی تاتار بہایم کی ہم شمار بادیہ پیمائی کرتے پھرتے ہین لیکن اونکے قربت سے اثر بدان لوگون
کے عادات مین پیدا نہوا چنانچہ یہ سب مکانون مین رہتے اور کشتکاری کرتے ہین + دوسری
قوم کا حال بجز اسکے کچھہ لکھنا نہ چاہیے کہ انکی عورتین مردونکی طرح گھوڑون پر چڑہتی اور تن تنہا
درندہ جانورون کا شکار برچھی اور تیر و کمان سے بے تکلف کرتے ہین + تیسری قوم ماچوکی

کہلاتی ہے اور دوسرے اقوام تاتار پر سبقت لیجانے کے سوا یہ لوگ مالک ملک و تخت
ختا کے ہین اور جب سے خدا نے اونکو اسطرح سے بڑھایا تو اپنی کم اصلی کو چھپانے کے لیئے
اون لوگون نے وہ فقرہ اپنی جد و آبا کے باب مین طیار کیا جو اس جلد کے پہلے دفتر مین بیان کیا گیا اور
ختا مین جا کر بت پرستی کی خطا اونہون نے کی ہے لیکن قبل اوسکے یہ لوگ موحد اور خدا پرست تھے
اور ایک قادر حاضر و ناظر مطلق کی پرستش میدان مین جمع ہو کر کرتے تھے الغرض تینتالیس شہر اور قصبے
ختائی ترکستان کی شرقی تقسیم کے تینون صوبون مین ہین اور ختائیون سے زیادہ تر قربت ہونے اور
راہ و رسم رکھنے کی جہت سے مکان بنا کے رہتے ہین اور بادیہ پیمائی کی عادت رفتہ رفتہ بھولتے جاتے
ہین حالانکہ مغربی تقسیم والے تاتاریون مین وہی حال دشت گردی کا ہے جو ہمیشہ سے طریق اقوام ترکستان
کا مشہور ہے ✣ ختائی ترکستان کی مغربی تقسیم کا حال یہ ہے کہ یہان کے تاتار سب جملے مین مغل کہلاتے
ہین اور اگرچہ انکو آل چنگیز سے نہ سمجھنا چاہیے کیونکہ اوسکے گھر مین خدا نے جو ریاست دی تو ایک نہ ایک مقام
پر اونکی حکومت ہمیشہ رہی ہے لیکن یہ لوگ بیشک اونہین اقوام سے ہین جنہون نے چنگیز اور اوسکے بیٹون
اور پوتون کی ہمرکابی مین نصف جہان سے زیادہ کو تہ و بالا کر ڈالا تھا اور انہین مغلون کے آبا و اجداد
جب قبلا خان کی اولاد سے تخت ختا چھن گیا تو ادہر اودہر پریشان ہو کر سرحد چین کے قریب جا بسے
مانچو تاتارون کے تابعدار ہو کر رہے جب باقی فرقے اونہین اقوام کے آگے بڑھ گئے اور سمرقند ماوراء النہر
مین جا بسے ہین ✣ اندنون چار قبیلے اس قوم کے علحدہ علحدہ ہین لیکن اکثر عادات اور رسومات مین
مشابہت ہے چنانچہ سب کے سب میدانون مین تنبو و قنات کے نیچے پڑے رہتے ہین اور گرمیون
مین دریا کے کنارے پر اسلیئے مقیم ہوتے ہین کہ بیابان کی ہوا پانی سے مس کرتی ہوئی خنک آتی ہے
اور ترائی بھی اوس موسم مین گھوڑے اور دونون کے لیے سوا ساحل آب کے میسر نہین ہوتی ہے کیونکہ
بیابان کمفرصت مثل بدچلنی کے خشک ہوتا ہے اور جاڑون مین دامان کوہ اور پہاڑ تلیون مین
یہ لوگ ڈیرے ڈالتے ہین تاکہ باد شمال جو مثل تیر کے سرما مین چلتی ہے اوس سے بچاؤ ہووے
اور جانورون کو صدمہ نہ پہنچے بعد یہ قبائل مغلون کے مثل اونکے آبا و اجداد کے جنہون نے

اگلے وقتون مین وہ دھوم دھام مچائی تھی از بسکہ صاف باطن اور راست معاملہ اور دوستی کے پکے
ہوتے ہین اور سخاوت اور مسافر پروری اونکی مثل کہاوت کے مشہور ہے روپئے پیسے کا اون
مین رواج نہین اور خرید و فروخت اشیا کے عوض و معاوضے سے عمل مین آتی ہے اور نہ کھیتی کرتے
نہ باغ لگاتے ہین بلکہ سوا گھوڑے پر چڑھنے اور تیر لگانے اور شکار کرنے اور دنبہ چرانے کے اونکا
کچھہ کام نہین ہے اور جب بعض سیاحون نے اون سے کاشتکاری نکرنے کا سبب پوچھا تو اونھون نے
یہ جواب دیا کہ اناج اور ترکاری وغیرہ بہائم کی خوراک ہے اور آدمی کی غذا کے لیے گوشت چاہیے ورنہ
خداے تعالی نے بہائم کو کیون پیدا کیا اس لحاظ سے ہر طرح کا گوشت اونکو حلال ہے لیکن گھوڑے
کے گوشت کو زیادہ پسند کرتے ہین اور اوسکے ٹکڑون کو سوکھا کے رکھتے ہین اور جب کوئی مہم
درپیش آتی ہے ہر شخص مہینے بھر کھانے کے لیے سوکھا گوشت رکھہ لیتا ہے اور جہان مقام
ہوتا ہے پانی دیکے گوشت کو اوبالکے کھاتا اور یخنی کو پی لیتا ہے اس غذا مین تعفن بیشک ہے
لیکن قوت بخش اور مولد خون ہے مگر جاڑون مین مغلون کی غذا مکھن اور پنیر اور دودھ کی اکثر ہوتی ہے
کیونکہ اس ایام مین برف کے باعث سے چرائی کم ملتی ہے اور جانورون پر طیاری نہین آتی ہے
سواے اسکے دودھ کو شراب کے کسی ترکیب سے ایک عرق منشی یہ لوگ کھینچتے ہین اور دنبے کی یخنی اوسی مین
ملاکے ماء اللحم بناتے اور استعمال مین لاتے ہین اور اوسکی تعریف پینے والون نے یہ کی ہے کہ ہاضم اور مقوی
اور منشی یہ بوزہ ایسا ہوتا ہے کہ ہزار روپیہ کا معجون اوسکے مقابلے مین ہیچ ہے غلاظت
مغلون مین بشدت ہے اور چھوٹے بڑے آدمی بے تکلف گھوڑے کی لید پر نمدا بچھاکے پڑے
رہتے ہین بلکہ اپنے جانورون کی اونہین یہ محبت ہے کہ جس خیمے مین آپ رہتے ہین اوس مین
اونہین بھی رکھتے ہین سواے اسکے دنبے کے روئین بھری پوشاک یہ لوگ پہنتے ہین اور اگرچہ چربی
کو خوب صاف کر لیتے ہین لیکن پھر بھی ایسی بدبو اوس سے ہمیشہ نکلتی ہے کہ سوا اونکے دوسرے
کو نہین برداشت ہو سکتی ہے حاصل کلام پاکیزگی کا وجود اونکے درمیان مین پایا نہین جاتا ہے
اگرچہ کثیر الازدواجی کی امتناع مغلون مین نہین ہے لیکن سواے ایک جورو کے دوسری نہین کرتے

ہین اور ریت جب اونمین ہوتی ہے تو لاش کو جلا کر خاکستر کو کسی ٹیلے پر دفناتے ہین اور وہان کی
زمین کو کچھہ بلند کرکے ایک نشان اوس تودے پر گاڑ دیتے ہین + لامہ گرو کا مذہب اون لوگون
کا ہے اور بودھ کے پوجاریون کو وے سب اوتنا ہی مانتے ہین جتنا ہنود جاہل برہمنون کو دیوتا
کہتے ہین + چارون قبیلے کا ایک ایک خان یعنی سردار علیحدہ ہے اور جب سے مانچو تاتار
ختا کے مالک ہوے ہین فغفورون نے سب خوانین مغل وغیرہ کو محکوم کرکے منصب اور جاگیر دے کے
اور انواع طرح سے تالیف قلوب کرکے اپنا کر لیا ہے لیکن اون خانون کا اختیار اپنی اپنی قوم پر
بہت ہے مگر قوانین صرف فغفور ہی کے مروج ہین اور قتل قصاص اور جتنی سزائین مالی و بدنی جو
سخت و شدید ہین سب فغفور کی اجازت کے بہنین دی جاتی ہین + اگرچہ ترکستان ختائی کی مغربی
تقسیم مین جتنی قومین ہین سب بلقب مغل مشہور ہین لیکن ایک خاص قوم مغل کی ہے جس مین چنگیز خان کی
پیدائش ہوئی تھی اور اوس مین ننانوے قبیلے جداگانہ ہین چنانچہ ہر قبیلے کا ایک جدا نشان ہے
اور ہر ایک مین صدہا طائفہ ہین جنکی پھر گروہین ہین اور تقسیم در تقسیم آپس کی رشتہ داری بہت سی ہوئی
ہے پس اگر سبکا شمار کیا جاوے تو لکھو کہا کا حساب ہوتا ہے اور ممکن ہے کہ اگر چنگیز یا تیمور یا نادر
کا سا شخص پھر پیدا ہووے تو مملکت چین کو یہ لوگ پھر اپنے قبضہ مین لاوین + انہین لوگون کے ملک
مین فغفورون نے جیہول کے شہر مین اپنے رہنے کے لیے بہت عمدہ مکانات اور ستھرے
باغات بنوائے ہین کہ اونکے دیکھنے سے غم بہل جاتا ہے اور جن صاحبون نے اس تاریخ کی پہلی
جلد کے ۷ صفحے کو شرف ملاحظہ بخشا ہے جہان پر ختا کے باغات اور فن باغبانی کا حال ہم نے
لکھا ہے وہی تصور کر سکینگے کہ اس جگہ کی کیا کیفیت ہوویگی جسکو فغفورون نے اپنی تفریح طبع کے
لیے آراستہ کیا ہے + دیوار ختا کے قریب یہ عیش گاہ واقع ہے اور شروع گرما سے آمد سرما
تک فغفور بسبب دھوپکی طپش اور گرمی کی شدت کے دار الامارۂ پیچین مین نہین رہتے اور جیہول
مین بود و باش کرتے ہین اور اسی شہر کی نواحی مین اور دوسری جگہون مین دیوار ختا کے قریب
فغفور کے گنج کی میراثی زمینداری آباواجداد کے وقت کی ہے اور گھوڑے اور دنبے اور گاے

وبیل اسقدر افراط سے ہین کہ مغلون کی آنکھون مین فقط اوسی کے اعتبار سے فغفور کے برابر کوئی
شخص صاحب مایہ نہین ہے اور چونکہ قاعدہ کلیہ ہے کہ انسان اوسی شئے کی قدر کرتا ہے جسکی حاجت
اپنے کو زیادہ ہوتی ہے اس باعث سے مغلون کے نزدیک ختا کے خزانہ بے انتہا اور
رعیت اور فوج اور ملک کا والی ہونا کچھہ چیز نہین مگر دو تین لاکھہ دنبہ اور اسیقدر گلے وبیل و لاکھہ
سوا لاکھہ گھوڑونکا مالک ہونا نہایت فخر اور قدر کی بات ہے ✣ کرستیون کو فغفور نے ان جانورون
کی خرید و فروخت کا اجارہ دیا ہے اور کہنے والے کہتے ہین واللہ اعلم بالصواب کہ جو آمدنی اسطور سے
ہوتی ہے اوسی قدر فغفور اپنے خرچ ذات مین لاتا ہے اور محاصل ملک ختا سے ایک حبہ اپنی خورد و نوش
و عیش و عشرت مین نہین صرف کرتا ہے چنانچہ سنتے ہین کہ بعد اخراجات دائمی اور اتفاقی کے
پس انداز مملکت کے محاصل کا سرکاری خزانے مین جمع ہوتا ہے اور فغفور اپنے کو مثل خزانچی کے
سمجھتا ہے ✣ الغرض سوا خاص قوم مغل کے تین چار قومین اور اس طبقے مین بود و باش کرتی ہین تا
جنکے حالات کو تصریحاً لکھنا راقم نے فضول سمجھا بلکہ اسقدر جو لکھا گیا غالب ہے کہ واسطے علم ناظرین تاریخ
چین کے نسبت حال ترکستان کے کافی ہوا اور کس خون جگر سے راقم نے ان اخبار کو جمع کیا ہے اسکی
داد سوا علما کے جو اس دقت سے واقف ہین کون دے سکتا ہے فقط ✣

تیسرا باب

احوال اون قومون کا جو تاتاریون اور ختائیون سے فرق ہین لیکن ختا مین بود و باش کرتے ہین بیان قوم سیفان کا

کشور ختا کے پچھم کونے پر شنسی اور سی چوئین کے صوبون کے قریب اور هوانگ هو اور یانگ دی کیانگ
دریاؤن کے درمیان مین یہ قوم سیفان کی سکونت کرتی ہے اور ایام قدیم مین یہ لوگ ایسے زبردست
تھے کہ ختائیون کو تنگ کیا کرتے تھے لیکن آپس کے نفاق نے اب یہ حال ان لوگون کا
بنایا ہے کہ اوسی مملکت کے یہ ادنی اور حقیر رعیت ہین غرض پھر بھی جبلی انکی نہین بدلی اور گاہ گاہ فغفور کے
ناظمون سے یہ لوگ بے اعتنائیان کرتے ہین ✣ ان مین دو قومین ہین ایک کی قناتون کا سیاہ رنگ
ہوتا ہے اور ایک کا زرد اور سیفان سیاہ محض بہائم ہین لیکن زرد تنبو والے کچھہ آدمیت رکھتے ہین

اور بعض اون مین سے مکانات بنا کر رہتے ہین مذہب ان کا اسلام کر و کا ہے اور عادات اور رسومات
اہل تبت سے مشابہت رکھتے ہین اور اسی باعث سے قیاس مقتضی ہے کہ اوسی ملک کی کوئی
قوم اون پہاڑون مین نکل آئی اور جگہ پسند کرکے رہگئی ان کی سرحد سے جو دریا بہے ہین بہت مین
سونے کے ذرے ملتے اور یہ لوگ اوس ریت کو گلانا اور ظروف اور پتلا بنانا جانتے ہین اور ہدایا
اور تحائف جو ہمیشہ فغفور کے حضور مین بھیجتے ہین سونے ہی کی چیزون کی قسم سے ہوتی ہین فقط

لولو کی قوم کا بیان

یہ لوگ صوبہ ین نان مین رہتے ہین لیکن عادات اور رسومات مین ختائیون سے مطلق مشابہت
نہین رکھتے ہین قدیم الایام مین انکے حکام خود مختار تھے لیکن جب ختا کو اوج زیادہ ہوا اور فغفور نے اون سے
باج طلب کیا ان لوگون نے بھیجدیا اور طوق بندگی کا پہن لیا غرض فغفور سے یہ اقرار کروایا کہ ان کے
خاندانی امرا کو اپنے اپنے علاقے مین عہدہ اور رتبہ ختائی ماندرینون کا ملے اور وہ مرتبہ دردی ہوئے
فوج پیادہ اور سوار کی اون کے پاس نہے اور تیر و کمان و برچھی باندھتے ہین پوشاک انکی ایک کرتا
لمبے آستین کا گھٹنون تک لمبا اور سر پر گھانس کی بنی ہوئی ٹوپی اور پانون مین چمڑے کی فعلین پڑی
رہتی ہے اور پاجامہ یا دھوتی کی قدر نہین جانتے عورتونکا بھی وہی پہناوا ہے لیکن کرتا پانون تک
لٹکتا رہتا ہے اور اگرچہ تحریر و تقریر اس قوم کی ختائیون سے علحدہ ہے لیکن مذہب مین فرق نہین ہے فقط

میاوسی کی قوم کا بیان

اور یہ لوگ پہاڑیے ہین اور ختا کے کئی صوبون مین کوہستان کو آباد کرلیے ہین اور شروع مین یہ سب
تابعدار فغفور کے بہت مشکلون سے کیے گئے اور اوسکی صورت یون ہوئی کہ صوبہ سی چوانگ
مین انکے دو بادشاہ آپس مین لڑنے بھڑنے لگے اور جب اوس صوبے کے ناظم نے دونون کو
جنگ موقوف کرنیکے لیے کہلا بھیجا اوس کے ایلچی کو اونہون نے بے غزت کرکے اپنی حد سے
نکالدیا اور چند مبحث سب کلمے فغفور کی شان کے خلاف کہلا بھیجا اور اونکے گستاخ ہونیکا باعث
یہ تھا کہ تھوڑے دن پیشتر دس ہزار فوج ختا کی اونپر بلا کرکے گئی تھی لیکن پہاڑیون نے ایک

بمقام پر مغالطہ دیکر پھنسایا اور نکلنے کی راہ بند کر کے فوج کو فاقون سے ضعیف کر کے ایسا قتل کیا کہ
ایک متنفس نہ بچا غرض یہ سب حال سنکر فغفور بھبوکا ہوگیا اور سپہ سالار اکوئی کو چونکہ ان پہاڑیون کو نیست و
نابود کرنا واجب تھا اس لیئے اختیار کل فوج وخزانے پر خلاف قواعد سلطنت کے دیا گیا یہ شخص نہایت
بہادر اور مدبر تھا اور اوسنے چیدہ چیدہ سپاہ اور توپخانہ اور غلہ افراط سے ساتھ اپنے لیا اور بڑی
جرأت او فکر خرچ کر کے آخر کار اونکو زیر کیا اور ایک بادشاہ کو پا بزنجیر فغفور کے حضور مین بھیجا اور جب
دوسرے کی لاش کو میدان جنگ پر دیکھکر سمجھا کہ شجر فتنے کا بیخ وبنیاد سے اوکھڑ گیا تب وہان سے
پھر آیا اور شہنشاہ کا زیادہ مقرب او معتمد ہوا الغرض اس لڑائی مین ایک عورت نے ایسا کام کیا کہ اوسکا ذکر
ہمیشہ رہیگا + حال یہ کہ ایک چھوٹا سا قلعہ بلند پہاڑ کی چوٹی پر واقع تھا اور دو مہینے سے فغفور کی فوج
محاصرہ کئے حیران تھی لیکن دخل نہ پاتی تھی ایکروز صبح کا ذب کے وقت آہٹ کسی شخص کی آمد و رفت
کی پہرے والون کو جو ملی تو دو چار شخص آہستہ آہستہ چپ گئے اور دیکھا کہ ایک عورت پانی بھر کے
قلعے کے اندر لیے جاتی ہے فوراً اوسکو اون لوگون نے پکڑ لیا اور پوچھا کہ کتنے لوگ اس قلعے
کے اندر ہین جو دو مہینے سے ایسے بند وبست سے لڑتے ہین کہ شہنشاہی فوج عاجز ہوگئی اوسنے جواب دیا
کہ اتنے روزون سے مین اکیلی تن تنہا تملوگون کو عاجز کیے ہون اور اگر آج پانی نہ کم ہوجاتا تو جیتے دم تک
تمھین حیران رکھتی یہ بات قریب قیاس کے نہ ٹھہری اور سپاہی جمعیت کثیر کے ساتھ قلعے مین جو گئے
تو دیکھا کہ فی الواقع ایک متنفس اوس مین نہین ہے آخرش جب اوس ماجرے کا استفسار ہوا تو عورت کہنے
لگی کہ اتفاق سے مین اس قلعہ مین رہگئی جب تملوگون نے محاصرہ کرلیا اور گریز کی راہ مسدود جو نظر آئی تو
دروازونکو بند کر کے فصیلون پر چند بندوقین لیکر مین جابیٹھی اور اوس تاریخ سے جس طرف سے
دیکھتی تھی کہ تملوگون نے قصد اوپر چڑھنے کا کیا اوسی طرف جا کر پتھر کے چٹان اوپر
سے لوڑھکا دیتی تھی اور جو سنگ سے بچتا تھا اوسے گولی سے مار لیتی تھی اور برابر یہی کرتی رہی
اور اسیطرح سے تمھین شکست ملی اور اگر دو روز سے پانی قلعے کا نہ چک جاتا اور پیاس سے مجبور
نہوتی تو ہرگز اپنی جان رہتے تملوگون کو اس قلعے مین دخل ندیتی یہ کہتی ہوئی اوسنے اپنی بات کی صداقت کرلیے

ختائیون پر اوس ماجرے کو ثابت کردیا تب صدائے واہ کی ہر فرد بشر کی زبان سے بلند ہوئی اور
سپہ سالار کو جو خبر پہونچی اوسنے جرات اور استقلال اور شعور کی داد دی اور شہنشاہ نے بھی اوسے بڑی جاگیر
عنایت کی الغرض سنہ مذکور سے فغفور کی اطاعت ان پہاڑیون نے قبول کی ہے اور مثل تاتاریون
کے جانور پالنے کا بڑا شوق ان کوہستانیون کو ہے اور غلینا بھی اونہین کی طرح یہ مین لیکن زراعت
کرتے ہین اور چند قسم کا موٹا کپڑا بنتے ہین اور اون کا غالیچہ ایسا تحفہ بناتے ہین کہ ختائی سوداگر سب اوسے
بہت خرید کرتے ہین + انکی عورتین عجب طرح سے بالونکا سنگار کرتی ہین چنانچہ جوڑا چاندی پر باندھکر
موم سے تمام سر کے بالون کو چکناتی ہین جسطرح سے اوڑیسے کی کہاریان اور چھوٹے ناگپور
کی دھانگڑیان سامنے کی پٹیان موم سے لتھیڑتی ہین اور اگرچہ مستورات کا سنگار تمام دنیا مین
ایک نہ ایک طرح کی مصیبت سے متعلق ہے لیکن یہ عذاب اونکو کسطور سے پسند ہے اور سر پر ایسی
بڑی بلا ٹہور کے کیونکر زندگی کرتی ہین معلوم نہین اور ساتھہ اسکے برس مین چار دفعہ اوس موم کو چھوڑا
کرنا چڑھانا بھی واجب ہے اور اوسکی ترکیب یہ ہے کہ بڑا الاؤ جا کے سامنے بیٹھتی اور موم کو پگھلا
چھوڑاتی ہین گویا آخر کار سنگار چولہے مین پڑتا ہے + اسی جلد کے پہلے دفتر کے چوتھے صفحے کے ملاحظے
سے معلوم ہوویگا جو راقم نے اس قوم کے باب مین لکھا ہے کہ لوگ بسبب کھڑی ناک اور بڑی آنکھہ
اور ریش رکھنے کے کچھہ نسبت تاتاریون اور ختائیون سے جو بنی آدم کی قسم بے ریشے سے مین نہین
رکھتے ہین اور معلوم نہین ہے کہ اوس دیار کے اصلی باشندے یہ ہین یا اونکا فرقہ اقوام رشیدا رسے
دیار سے بادیہ پیمائی کرتا چین مین آرہا ہے الغرض ختائی کہتے ہین کہ یہ پہاڑیئے بدنہاد اور جھوٹے
ہوتے ہین لیکن بعض دریا نوردونکا جو اتفاق اونکے بیچ مین جانے کا ہوا تو اونہون نے نہایت راستی معاملہ
اور صفائی باطن اون لوگون کو پایا فقط +

چوتھا باب

احوال جزیرۂ تائی وان کا جسکو اہل فرنگ فارموسا کہتے ہین +

حالانکہ چوہونگ کینگ کے بندر اور شہر ہیمائی سے یہ جزیرہ ایسا قریب ہے کہ دن بھر مین

وہان پہنچنا سہل ہے لیکن ختائیون کو وطن سے جنبش کرنا اسقدر ناگوار ہے کہ ۱۸۳۳ع تک اونکو مطلق اوسکی خبر تھی غرض جب سے فغفور کی تحت حکومت مین داخل ہوا فوکینگ کا صوبہ دار اسپر بھی حکومت کرتا ہے ۔ اسکی دو تقسیمین ہین شمالی اور جنوبی اور دونو کے درمیان ایک قطار پہاڑون کی اسی ہے گو بذاتہ جزیرہ منقسم ہے اور صرف اسی قطار کی پچہم طرف کے باشندے سب فغفور کی تابعداری مین ہین اور انکے تین حصہ سے زیادہ نسل ختائی سے ہین کیونکہ جب مانچو تاتاریون نے ختا مین دخل کیا تو بہتیرے چینی اپنا گھر بار لیکر بھاگے اور یہان آنکے مقیم ہوئے لیکن پورب طرف اصلی باشندے رہتے ہین جو محض وحشی ہین اور اونکا حال مطلقًا معلوم نہین کیونکہ وہان کسی اہل فرنگ کا گذر نہین ہوا اور سوا ولائیتون کے کسی قوم کو یہ جرأت نہین کہ دفعتہً تن تنہا ملک غیر مین جاوے اور کسی حال کو دریافت کرے ۔ ۱۶۳۴ع مین ولندیزون نے اس جزیرے مین قدم رکھا اور وہان قلعہ تعمیر کرکے اوسے اپنا پایۂ تخت بلقب زیلانڈیا بنایا لیکن قریب تیس برس کے بعد کاک زنگا دریائی ڈکیت نے اونکا شہر و قلعہ چھین لیا بلکہ اوس دیار سے اونکو نکال کے خود وہان مقیم ہوا جیسا کہ اسی جلد کے ۵ صفحے مین ذکر کیا گیا ہے غرض انہین لڑائیون مین سے جو ولندیزا ور کاک زنگا سے ہوئین ایک کی یہ نقل ہے کہ جب اوس ڈکیت نے زیلانڈیا کے قلعہ کو محاصرہ کیا تو پادری ہام بروکاک صاحب کو جو اسیران جنگ سے تھے اونسے ولندیزی حاکم قلعہ کے پاس پیغام اوس مقام کے جلد خالی کرنے اور ملک سے نکل جانے کا بھیجا اور رخصت کرتے وقت یہ وعدہ لیا کہ جو ہو غرض پھر آوے اور سوال کا جواب خود پہنچاوے چنانچہ وہ شخص باخدا قلعہ مین آیا اور ولندیزون سے کہا کہ تم ہرگز ایسے بدکردار مردم آزار ڈکیت کو یہان دخل نہ دو اور چندے اور بھی محاصرہ کو گوارہ کرو دیکھو تو پردۂ غیب سے کیا ظہور مین آتا ہے اور ان کفار کا تابعدار ہونا مین نامردی ہے غرض اسطرح کے بہت سے کلمے کہکر پادری صاحب نے اون سے اور ڈکیت کی اسیری مین جانیکو موافق وعدے کے جو نہین چلے ولندیزون نے منت اور التجا کی کہ نہ جاؤ کیونکہ جاتے ہی مارے جاؤگے اور اوسکی دونون جوان بیٹیون نے باپ کے گلے لپٹ کر رونا اور یہ کہنا شروع کیا کہ ہمپر بے وارثون پر رحم کرو اور اپنی جان مفت مین ندو لیکن سب کچھ

یہی جواب اوس بہادر نے دیا کہ مرد کی بات ہاتھی کا دانت ہے جو منہہ سے نکلا سو نکلا اور چند روز
کی زندگی اگر دروغ گوئی سے ملی بھی تو کیا لطف ہے آخرش ڈکیت کے پاس پھر گیا اور جو کچھہ خود
اوسنے کہا تھا اور ولندیزون نے جواب دیا تھا سب مو بمو اوس کافر بدکیش کے روبرو دوبدو کہا نہایت تنگ
کہ قہر سے اپنی جگہہ سے تڑپکر اوس بدکردار نے پادری صاحب کو اپنے ہاتھہ سے مار ڈالا ✤
تاریخون کی سیر کرنے والے اس نقل کی مثال اوس ماجرے مین پاوینگے جو تاریخ روم قدیم سے ظاہر ہے
کہ رگولس سپہ سالار روم اسی طرح سے جب کارتھج یعنے افریقیہ کی فوج نے اوسے اسیر کیا اور
ایسے ہی وعدے لیکر روم کو بھیجا تو اوسنے بھی ایسی ہی صلاح صلح نکرنے کی دی اور
اپنے قول کے ایفا مین دشمن کے قبضے مین خلاف سب کی امتناع کے اپنے کو
پوہنچایا اور اسیطرح سے اون لوگون نے بھی اوسے مار ڈالا ✤ فغفور کاھنی کے عہد دولت
مین یہہ جزیرہ مملکت ختا کے تحت مین آیا اور دار الامارۃ اوسکا تائی وان کہلاتا ہے اور اسقدر
آباد اور اجناس سوداگری سے معمور ہے کہ ختا کے اکثر چھوٹے شہرون سے بدرجہ اولی
ہے اور بہت آراستہ اور دونون پٹی پر دکانین اس افراط سے ہین اور غل بیچنے اور لینے
والون کا ایسا رہتا ہے کہ کاشان کے شہر مین بھی ایسا مجمع کم ہوتا ہے اور وجہ اسکی یہ ہے
کہ بندر عظیم الشان ہے اور دنیا کی چیزین وہان میسر ہوتی ہین ✤ یہہ جزیرہ ایسا زرخیز ہے
کہ علاوہ افراط تمامی اقسام اجناس کے عجیب بات ہے کہ جتنے میوے کہ بعض اقلیمون
مین مخصوص ہوتے اور دوسرے مین میسر نہین آتے ہین وے سب یہان پر پیدا ہین
اور ایک ہی سرزمین سب کو موافق ہے ✤ اس سے عجیب تر یہہ ماجرا ہے کہ اکثر اجنبی
کے حق مین پانی اوس شہر اور اوسکے اطراف کا ہلاہل کی خاصیت رکھتا ہے اور جسنے
ڈہٹائی سے پیا گویا شربت موت چکھا اور کسی ملک کا باشندہ کیون نہو اس جزیرے کا
پانی مہینے پندرہ دن مین یا اوسے ہلاک کرتا ہے یا ایسا موافق ہوتا ہے کہ مرض اوسکے
نزدیک جلد نہین آتا ہے اور اسی سے ثابت ہے کہ راقم نے جو اوسے ہلاہل قرار دیا ہے

تو بیجا نکیا کیونکہ شیات کی یہی خواص ہے غرض جو اصلی باشندے ہین اونکے حق مین
وہ آب حیات ہے اور طرفہ تر یہہ ہے کہ جہان پانی ایسا مفسد ہے وہان ہوا بہت
لطیف اور صحت آور ہے اور بیمار کی صورت کمتر نظر آتی ہے غرض سوداگر اور جو اغیار
وہان رہتے ہین دوسری جگہون سے پانی منگوا کر پیتے ہین + اس جزیرے کے اصلی
باشندون کے درمیان بیاہ طرفین کے عشق سے ہوتا ہے اور صورت اوسکی یہہ ہے
کہ جب کوئی نوجوان کسی لڑکی کو پسند کرتا ہے تو یہان سات روز تک اوسکے پیچھے بانسلی
بجاتا چلا جاتا ہے اگر جذب عشق نے چھوکری کے دل کو کھینچا اور راغبیان کا کل کو اوس
لطیف باجے نے رجھایا اور آنکھون مین عاشق بھایا تو فوراً اپنے والد کے یہان اوسکو
وہ لیجاتی ہے اور یہ کہتی ہے کہ مین اس سے راضی ہون مجھے بیاہ دو غرض بعد رسومات
کے اوسی تاریخ سے دلہہ اپنی سسرال مین سکونت اختیار کرتا اور اپنے باپ مان کے
گھر پھر نہین جاتا ہے اور اسی سبب سے یہان کے باشندے بیٹی کی بہت تمنا
رکھتے ہین کیونکہ اوسکا شوہر بیٹے سے زیادہ ہوتا ہے + ۱۸۰۲ء مین ایک ایسا
طوفان اور زلزلہ اس جزیرے مین ہوا اور سمندر کا پانی ایسا بڑھا کہ لکھا آدمی بھگئے اور
مارے گئے اور جو بچے خانہ ویران رہے اس واردات کا حال سنکر فغفور نے اپنی
ستم رسیدہ رعیتون کی بہت دلجوئیان کین اور غلہ اور روپیہ افراط سے بخشا بلکہ ہر ایک کا
گھر بنوا دیا لیکن مصلحت ایزدی کے تباہ کیے ہوے کو انسان کیا فروغ دے سکتا ہی
اور وہ بات جو قبل تھی ایسی مٹ گئی کہ امید اوسکے عود کرنے کی باقی نرہی باینہمہ
فغفور کو اس علاقے سے محاصل کثیر ہے اور اگرچہ چھہ برس بعد اوس طوفان کے
بلوائی عظیم اوس جاپہ مانڈرینون کی بدکاری سے ہوا لیکن اب امن ہے فقط

پانچوان باب

احوال کوریا کی سلطنت کا جو باج گزار ختا کی ہے

اہل فرنگ کے جغرافیہ مین یہ ملک کوریا کہلاتا ہے لیکن ختائی سب اوسکو کاولی کہتے ہین + اوتر کی طرف زمین اسکی ختائی ترکستان سے ملی ہوئی ہے اس سبب سے اطلاق جزیرے کا اوسپر نہین کیا جاسکتا ہے ورنہ تینون طرف بحر محیط گرد ہے + اصل یہان کے باشندون کی کسی قوم تاتار سے ہے لیکن یہ لوگ مثل مانچو تاتار کے اپنے کو دیوتون کی اولاد قرار دیتے ہین اور نوع آدم سے اپنے زعم مین فضیلت رکھتے ہین اس ملک کا بادشاہ باج گزار اور تابعدار فغفور کا ہے لیکن اپنے ملک و رعیت پر مختار مطلق ہے غرض جب صاحب تخت فوت کرتا ہے فغفور کیطرف سے دو تین امیر عالی رتبہ شاہزادے ولیعہد کو باپ کا قائم مقام کرنے کے لیے روانہ کیے جاتے ہین اور جب تک وے نہین پہونچتے ہین امور سلطنت کے ملتوی رہتے ہین + جاپان کے جزیرے والون نے ۱۵۹۲ مسیحی مین اس ملک مین اپنا دخل اور تصرف کیا غرض جب مانچو تاتار کا دور ختا مین ہوا اہل کوریا نے اونسے مدد لیکر ظالمون کو اپنے ملک سے نکال دیا اور فغفور کی اطاعت کو قبول کیا + ملک ان لوگون کا وسیع اور زرخیز ہے اور آٹھ صوبے اور چالیس پر گنے مین تقسیم ہے اور اوسمین تینتیس شہر بڑے اور سو سے زیادہ چھوٹے ہین

اہل کوریا اکثر نیک نہاد اور جری اور سلیم الطبع ہین اور تحصیل علوم اور فنون مین زود رس اور علم کے ایسے قدردان کہ جب کوئی سوداگر کسی کے یہان کتاب فروشی کو جاتا ہے تب خریدار پاک و صاف ہوکر اوجلے کپڑے پہنتا ہے اور لوبان جلاکر سجدہ کرلیتا ہے بعد اوسکے کتابون کو دیکھتا اور اونکی قیمت کرتا ہے + مُردے کو تین برس تک یہ لوگ دفن نہین کرتے ہین اور صندوق مین بند کرکے اپنے مکان مین رہنے دیتے ہین اور جب زمین کو اوسکی امانت سونپتے ہین تو جتنی چیزین گذرے ہوے شخص کو زندگی مین عزیز تھین سب قبر کی چارون طرف رکھدی جاتی ہین اور باقی لوگ اگر چاہتے ہین تو اوٹھا لیجاتے ہین + باپ مان کا غم تین برس تک اور بھائی بہن اور دوسرے

عزیزون کا تین مہینے تک یہہ لوگ کرتے ہین اوراس عرصے مین کسی طرح کی شادی نہ اپنے گھر مین کرتے اور نہ اورون کے مدعو ہوتے ہین ✦ علوم اور مذہب اور بعض دستورات اور پوشاک ان لوگون کی ختائیون سے اخذ کیے ہوے ہین مگر بعض باتون مین فرق ہے چنانچہ انکی مستورات پردہ نشین نہین ہوتین اور مردون کی صحبت مین بیٹھتی ہین سوائے اسکے مان باپ کو اختیار اپنی اولاد کو بیاہ دینے کا ہے اور طرفین مین محبت جب ہوتی ہے تب اہل فارموسا کی طرح انکے یہان بھی صورت بنتی ہے ✦ اجناس کی اقسام یہان بافراط سے پیدا ہوتے ہین اور معدن سونا اور چاندی اور لوہے کے پہاڑون مین موجود ہین اور ایک قسم کا کاغذ کپاس کا بنا ہوا ختا کے مصور بہت خواہش سے منگواتے ہین کیونکہ تصویرین اس کاغذ پر بہت جلوہ پاتی ہین اور چونکہ فغفور کو اوسکی حاجت دولتخانے کی آراستگی کے واسطے ہوتی ہے اس لیے باج کی چیزون مین یہ رقم داخل ہے ✦

چھٹا باب

احوال مملکت ماچین کا جو باجگذار ختا کی ہے

مملکت ماچین کی بالفعل تین تقسیمین ہین یعنی ملک کام بوج اور ملک ٹان کینگ جنمین صوبہ دار مقرر ہین اور خاص طبقۂ ماچین جہان بادشاہ خود رہتا ہے اور دوسے چودہ برس قبل حضرت عیسیٰ کے فغفور چینگ وانگی بہادر و مدبر و مبانی دیوار ختا نے پہلی دفعہ ملک ٹان کینگ مذکورۂ بالا پر جو اوس وقت تینون تقسیمون مین بہتر تھا بزور شمشیر دخل کیا اور صدہا گروہ ختائیون کے وہان بھیجکر اون لوگون کے درمیان تخم آدمیت کا بویا کیونکہ قبل اس ایام کے بہایم سے بدتر وہان کے لوگ تھے اور نہ علم نہ مذہب نہ ریاست کی صورت اور نہ بیاہ وغیرہ کا کچھہ سررشتہ جاری تھا تب یہ تینون ملک جو اب سلطنت ماچین کے صوبے کہلاتے ہین داخل صوبجات ختا کے تھے ✦ سنہ ۲۶۳ مسیحی مین اوس ملک کی دو عورتون نے

بلوائے عام شروع کیا اور اونکی جرأت اور حمل نے مدت تک ختائیون کو عاجز رکھا اور اونکے مارے جانے سے فساد نے طول نہ کھینچا ورنہ جسطرح یہہ فتنہ شروع ہوا تھا اگر اختتام تک اونکے جیتے جی نہ پہنچتا تو اوسی ایام مین ختا کا دور اوس ملک مین باقی نہ رہتا غرض کئی سو برس تک یہ ہلچل اس ملک مین برابر تھی کہ اگر تمام دنیا کے سب اقلیمون کا بکھیڑا ایک جگہ جمع ہوتا تو مقابل مین نہ آتا چنانچہ کبھی فغفور کی حکومت تھی اور کبھی بلوے کی صورت نظر آتی گاہے بدو دعویدار تخت کے درمیان آپس ہی مین چلتی تھی گاہے اور ملکون مین اون کی یورش ہوتی تھی اور گاہے اوس طرف سے عوض کی بنا پڑتی تھی آخر الامر جب فغفورون نے دیکھا کہ ان لوگون کو غیرون کی حکومت ناگوار ہے لڑائی سے دست بردار ہوے اور ایک شخص کو شاہ ٹان کینگ کا خطاب دے کے اور اوس سے باج قبولوا کے سنہ ۲۶۳ مسیحی مین الگ ہو گئے غرض سنہ ۹۰۷ مسیحی مین ملک مین ہلچل دیکھکر پھر اپنا دخل کیا لیکن بائیس برس کے بعد دوبارہ ایک ملکی سردار کے حوالہ کر کے اوس ملک سے کنارہ کش ہوے غرض سنہ ۱۵۵۳ مسیحی مین شاہ ٹان کینگ کے طوق اطاعت کو اہل ماچین نے گلے سے اوتار ڈالا اور اونکے سردار نے شاہ ماچین کا لقب اختیار کیا اور محض سرخود ہو گیا اور ادھر تو اوس ملک کا شاہ ٹان کینگ کے ہاتھ سے نکل جاتا تھا اودھر اوسکے سپہ سالار نے اوسکا ایسا قبضہ کر لیا کہ اوس تاریخ سے سنہ ۱۷۴۸ مسیحی تک ملک ٹان کینگ مین یہ حال تھا کہ بادشاہ صرف برائے نام و نمود تھا اور اس سپہ سالار کی آل و اولاد کے ہاتھ مین کل اختیار تھا اور جس شخص نے اس نیابت کی بنا ڈالی اگر چاہتا تو خود بادشاہ ہو کر صاحب تاج کو تخت پر سے اوتار دیتا لیکن بڑا عقلمند اور دور اندیش تھا کیونکہ صرف نام بھر اوسکو چھوڑ دیا اور سب طرح سے قابض مطلق خود ہوا اور بادشاہ کو اوسنے کہا کہ پیر و مرشد کو خدا نے سلطنت حصول آرام کے لیے دیا ہے اور بندگان شاہی کے نصیب مین دردسر لکھا ہے پس حضور عیش کرین اور

ناچیز نامردون کی طرف خیال نفرماوین کیونکہ ہم لوگ آخرش کسبدن کے لیے ہین الغرض
اُس اصطلاح سے فقرے دیگر پادشاہ کو محلسرا مین اوسنے داخل کیا اور آپ انجام کار سلطنت
مین مصروف ہوا بلکہ اپنے خاندان کی ترقی اور بہبودی کو دوام کے لیے قائم رکھنے کی یہ
صورت اوسنے نکالی ہے کہ عہدہ سپہ سالار کا موروثی ہووے مگر سنہ ۱۷۴۰ مسیحی مین اصل بادشاہ نے
زمام حکومت اپنے ہاتھو مین لی اور وہ ایسا مدبر تھا کہ اہل ماچین کو باج گزار کیا غرض سنہ ۱۷۷۴ مسیحی مین
بلوا ملک مین ہوا اور تین بھائی بنام تسین نے علم بغاوت کا ایستادہ کیا اور اگرچہ اونمین ایک شخص لوہار
اور دو کشتکار تھے لیکن ایسے مدبر اور بہادر کہ شاہی فوج اور ختا اور ماچین کی فوجون کو جو مدد کے
لیے آئی تھین سب کو اِن تینون نے متواتر شکست دی آخر الامر لڑتے بھڑتے ستائیس برسون
مین اون باغیون کو جو اوس عرصے مین خود بادشاہ ملک تمان کینگ کے ہوگئے تھے شاہ ماچین نے سرکیا اور
برس لڑنے کے بعد اونکا تمام ملک شاہ ماچین کے قبضے مین آیا اور سنہ ۱۸۰۹ مسیحی مین کام بوج مین اوسکا دخل ہوا اور آج تک مملکت
ماچین کے شامل یہ دونون ملک ہین جیسا کہ صدر مین مذکور ہوا الغرض خاص ملک ماچین کے
گیارہ صوبے ہین اور سونا اور لوہا اور دندان فیل وصندل اور اقسام طرح کی قیمتی لکڑی اور موم
اور گول مرچ اور دال چینی اور ریشم اور روئی اور چینی اور کئی طرح کے چانول کی پیدائش یہان
افراط سے ہوتی ہے اور اس دیار مین بارش کا ایام کاتک مہینے مین شروع اور چیت مین
تمام ہوتا ہے اور جیٹھ بیساکھ مین جب ہندوستان کی چیل اپنا انڈا چھوڑ دیتی ہے اور طپش
آفتاب کو بیضے کی پرورش کے لیے کافی سمجھتی ہے اوسوقت ماچینون کے دانت مثل
پانسے کے بچہ قمارباز سرما مین بجا کرتے ہین + ہوئی کا شہر پایہ تخت ماچین سات کوس
کے دائرے مین ہے اور سوائے شاہی مکانات کے باقی گھر سب لکڑی کے ہین اور
کھپریل کی چھاونی ہے اور اکثر کے گرد خانہ باغ ہونے سے کیفیت یہ دکھائی دیتی ہے
گویا ایک باغ وسیع مین ہزارہا عیش گاہ بنے ہووے ہین اور دریا کے کنارے بازار الامان
واقع ہے اور بہت سی نہرین شہر مین بہتی ہین اور چونکہ حسن شہر کے لیے جو تینون چیز ضرور ہین

وہ یہان موجود ہین یعنی آب و سبزہ و وسعت اِس سبب سے ہوئی کا شہر بہت خوب اور
قابل انسان کے رہنے کے ہے اور پادشاہ اسی مین رہتا ہے اور اگرچہ وہ خود سر ہے
لیکن فغفور کا تابعدار کہلاتا ہے اور تحائف نذرانے کے طور پر ہمیشہ بھیجتا ہے اور چونکہ
مدت تک یہ ملک ختا کی عملداری مین تھا اس سبب سے اکثر قاعدے اور دستور العمل وہانکے
اس ملک مین بھی جاری ہین اور بعض رسمون مین جو فرق ہے بوجہ خاصیت ملک اور جبلی خلق سے ہے
قلعے اس ملک مین کم ہین مگر آٹھ سو جنگی ہاتی اور دو سو کشتی ایک ایک توپ کلی پر لیے
اور چھ سو چھوٹی بڑی ناوین واسطے جنگ کے اور پچاس ہزار سپاہ ہمیشہ مہیا رہتے ہین
اور دولتسرا کے گرد بارہ سو توپین جوتی ہوئی ہین اور نقل ہے کہ ایک شخص اہل پرتگیز سے
کسی ایام مین اوس دیار پر جہاز کی تباہی کا مارا ہوا جا پہنچا تھا اور توپ ڈھالنا اون لوگون
کو اوسی نے سکھایا بلکہ کہتے ہین کہ قریب ہزار توپ کے اوسنے خود ڈھالی ہین اور فن گولہ انداز
اہل ماچین کو بتلایا + اس ملک کے لوگ بہت خلیق اور سلیم الطبع اور مسافر پرور لیکن
نہایت شہوت پرست اور زن مرید اور ناچ رنگ کے عاشق ہوتے ہین اور ایک رسم
انکے یہان عجیب و غریب ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آدمی عادت کا گویا کیرا ہے
اور طبیعت اوسکی ہمیشہ اونھین چیزون کو نیک یا بد سمجھتی ہے جسکو بچپنے سے مہر یا قہر کی آنکھ
سے دیکھتا آیا ہے چنانچہ مان باپ اپنی بیٹی کو اور شوہر اپنی جورو کو خواہشمند کے دمڑی
چندے کے لیے حوالہ کر دینے مین تامل نہین کرتے ہین اور زیادہ تر حیرت کی جا ہے
کہ اوس ملک مین یگانون سے اغیار مسافرون کی زیادہ تر خاطر ایسے امر مین کی جاتی ہے
اور اگرچہ مسافر پروری صفت اعظم ہے لیکن یہ البتہ اوسکی تفریط مایل بعیب ہے +
ایک طرح کا درخت مخصوص اس ملک مین پیدا ہوتا ہے جسکے پتون سے ایک
سبز رنگ نچوڑا جاتا ہے اور مثل نیل کے ٹکیون مین جما کر بیچا جاتا ہے اور رنگ اوسکا
زمردگون اور طوطے کے پر کو شرمندہ کرتا ہے + اکثر جانور درندے چرندے اور

پرندے جو ہند مین ہین ماچین مین بھی ہین بجز گیدڑ اور لومڑی اور خرگوش اور گدہے اور بھیڑیے کے جنگلی پیدایش نہ اس ملک مین نہ سیام مین ہوتی ہے اور فیل سفید جتنے ملتے ہین پرستش کے لیے معبد شاہی مین بڑے تکلف سے رہتے ہین + دودھ کسی جانور کا اس ملک کے باشندے استعمال مین نہین لاتے ہین بلکہ کہتے ہین کہ دیوتون نے دودھ کو بچے کی پرورش کے لیے مان کی چھاتی مین اوتارا ہے اور اوسکو پینا بچون کا حق تلف کرنا اور گناہ کبیرہ کا مرتکب ہونا ہے + ملک نان کینگ مین جو اب ماتحت مملکت ماچین کے ہے آٹھ صوبے ہین اور کیچو کا شہر پایہ تخت سابق آباد اور دلکشا جگہ ہے اور نہایت نفاست کے ساتھ اجناس تجارت سے معمور اور کثرت خلق کے لیے مشہور ہے اور لکڑی کے مکانات کھپریل سے چھائے ہوے ہین اور مقدور والون کے گھر انواع نقشکاری اور تکلفات سے آراستہ اور پیراستہ ہین چنانچہ کسیکا مکان سرخ رنگا ہوا سبز کھپریلون سے چھایا ہوا ہے اور کسیکی دیوارین زرد یا سبز ہین اور چھاونی سرخ یا سیاہ ہے اور امرا کے بعض عیشگاہ بالکل صندل کے بنے ہوے ہین اور دریا اور نہرون سے زمین اسقدر شاداب رہتی ہے کہ ہر فصل وہان کی چوتھے مہینے مین کٹتی ہے اور پانچ رنگ کے چانول اس ملک مین پیدا ہوتے ہین یعنی سفید مثل ذرہ بلور اور سیاہ باتاب مثل چشم یار و زرد مثل لاجورد اور سرخ مثل یاقوت سب کے ہوتے ہین اور ایک قسم خوشبودار ہے جو امرا کے دستر خوان پر چنا جاتا ہے اور ان پانچون قسم چانول کو ملا کے اگر کوئی لکھنؤ کا باورچی پلاؤ پکاوے تو راقم کا اگر اختیار چلے تو ناظرین تاریخ چین کو خوب کھلاوے + اس ملک کے لوگ میانہ قد اور گندم رنگ ہوتے اور کسی ترکیب سے دانتون کو سیاہ رنگتے ہین اور ایسے بہایم ہین کہ دندان سفید کو دندان سگ کہتے ہین حالانکہ قول شاعر کا سچ ہے جب معشوق کیطرف خطاب کرکے کہتا ہے کہ بلکے مستی رتبہ دانتون کا بہت کم کردیا + کیا غضب تمنے کیا ہیرے کو نیلم کردیا + سوا اس عیب کے یہہ لوگ زر پرست اور کج باطن ہین اور غیرون کو

ٹھگنا ہنر جانتے ہین اور دروغ گوئی اگر ساتھ لطف اور فائدے کے ہووے تو اوسے
عقل کی دلیل سمجھتے ہین + بیماریان جو ہر جگہہ کم و بیش ہوتی یہان بھی ہین لیکن جذام ایسی
کثرت سے ہوتا ہے کہ ہر صوبے مین دو ایک موضع فقط کوڑھیون سے بسا ہوا ہے اور
اوس جگہہ جو اس مرض مین گرفتار ہوتا ہے داخل کیا جاتا ہے اور آئین ملک سے ہے کہ اگر وہان سے
نکلکر کوئی جذامی شہر مین آوے تو جسکا جی چاہے بے تامل مار ڈالے اور اوسکی نہ داد نہ فریاد
ہوتی ہے اور وہان پر جذامی مردون اور عورتون مین بیاہ ہوتا ہے اور اونکے لڑکے بالے
والدین کے مرض کی لیے جہان مین ایذائین اوٹھانے آتے ہین اور سرکار نے بمجبوری
اس امر مین اجازت دی ہے کیونکہ خاصہ اوس مرض کا شدت باہ ہے اور اون لوگون کی
خواہش مقاربت کی اس شدت سے ہمیشہ ہوتی ہے کہ اگر مباشرت کو نوبت نہ ہووے تو بہ باولے
بنجاوین اور اپنے کو یا اورون کو ہلاک کر ڈالین + کوہ ازلی یا ہاتھہ پاؤن کے معذور یہان کم
ہوتے ہین لیکن کبھی کبھی سال مین دو ایک دفعہ شب کو ایک مرطوب ہوا اک موت کی پیدا
اس ملک پر سے بہہ جاتی ہے اور جو اوسکے سامنے پڑتا ہے یا تو دفعتہً ہلاک ہی ہو جاتا
ہے یا لقوہ و فالج مین ایسا گرفتار ہوتا ہے کہ باقی عمر جو ہوتی ہے سخت مصیبت سے کٹتی ہے +
اہل جاپان کے کئی مذہب ہین چنانچہ بعض شخص دنیا کو قدیم اور خدا کو واحد جانتے ہین
اور نیک کردار کی روح کی بقا اور بد اطوار کی روح کی فنا کے قائل ہین مگر بعض بودھہ کو پوجتے
ہین اور تناسخ کو درست سمجھتے ہین لیکن وہان کی عوام الناس تمام دنیا کی بلا کو پرستش کرتی ہین
اور ایسے وسواسی اور وہمی اور بے وقوف ہین کہ بعض بعض رسمین اونکی قابل مضحکہ کے
ہین اور بعض پر شدت سے کراہیت آتی ہے مثل جب دو تین دن اونکے نوروز کو
رہتے ہین جتنے بڈھے اور بڈھیان ہوتی ہین سب اپنے اپنے گھر چھوڑ چھوڑ کے
مندرون مین جمع ہوتے ہین اور جب تک نوروز کا دن پہر دو پہر نہین گذرتا ہے خوف جان
سے اپنی جاے پناہ کو وہ نہین چھوڑتے ہین اور باعث اس چھپ رہنے کا یہ ہے

کہ شیطان بقول اونکے اوس عرصے تک گلی گلی سن رسیدہ لوگون کی تلاش مین دوڑا پھرتا ہے
اور جسکو سامنے پاتا ہے جہنم مین گھسیٹ لیجاتا ہے غرض نوروز کے دن اگر کوئی اجنبی مسافر
تان کین کے شہرون یا بستیون مین چلا آوے تو راہون مین یہہ سناٹا پاوے کہ گمان محلہ
خاموشان کا اوسے ہووے اور دوسرا سبب اسکا یہہ ہے کہ اوس ڈر کوئی شخص اپنے گھر کے
باہر بدشگونی کے خوف سے نہین نکلتا ہے اور سب کو یہی وہم رہتا ہے کہ اگر نوروز کو کوئی
آفت آوے یا شگون بد کسیطرح سے ہووے تو سال کے سب دن مصیبت مین کٹینگے اور
اگرچہ یہہ بات مضحکہ کے قابل ہے لیکن اسکے سوا ایک اور شوشہ شیطان نے اون کے
کان مین ڈال دیا ہے کہ نوروز کے عرصے کو یا ایک آدھ روز کے قبل یا بعد اگر کسی آدمی کو
کوئی جان سے مار ڈالے تو قاتل کو اوس سال مین بہبودی اور ترقی جمیع امور دنیوی مین ہووے گی
اس باعث سے عوام الناس اور جہال کو فکر کسی کے مارنے کی اوس ایام مین ایسی ہوتی ہے
کہ لوگ مارے ڈر کے کئی روز تک خانہ نشین رہتے ہین اور بادشاہ کی طرف سے بھی پہرے
چوکی جابجا متعین ہوتی ہین تا کہ خون نہونے پاوے لیکن اوس پر بھی صدہا آدمی ہلاک
کیے جاتے ہین فقط

ساتوان باب

ملک تبت کا احوال

ختا کے دو صوبے سے چوئین اور ینان اور ملک برمہ اور ملک تاتار قوم مغل
یہہ سب تبت کے چارون طرف واقع ہین اور طول مین شرقاً وجنوباً چھہ سو نوے کوس
ہے اور عرض مین شمالاً وجنوباً دو سو چہتر کوس ہے اور اگرچہ لاسے کے نام سے تبت
ہر کسی کو معلوم ہے لیکن واضح ہو کہ لاسہ فقط اوسی صوبے کا نام ہے جسمین لامہ گرد کا
پایہ تخت ہے اور اسیطرح جیسے عوام الناس ہند تمام انگلستان کو لندن کہتے ہین
حالانکہ لندن صرف پایہ تخت مملکت ہے [illegible] سنہ مسیحی سے ادھر کا کچھ احوال

اس ملک کا خطائی تاریخون مین مندرج ہے اور اوسی کے اعتبار سے ہم لوگون کو بھی کچھہ
معلوم ہے لیکن اوسکے قبل کے جو تذکرے ہین بعض مین اسقدر اختلافات واقع ہین کہ بالکل
پر صداقت نہین ہوتی اور بعض کی روایتون مین یہان تک مبالغہ ہے کہ ہرچند قیاس کو وہان تک
رسائی نہین ہوتی ہے الغرض اسقدر تحقیق ہے کہ اوس ملک کا ایک بادشاہ تھا تمام ملک کا مالک
اور طوفان کے لقب سے مشہور لیکن سنہ ۶۳۴ مسیحی تک اوس سے اور فغفوران چین سے راہ و رسم
کی کوئی صورت نہین ہوئی تھی غرض اوس سال مین مسمی لون کان تبت کے طوفان یعنی بادشاہ نے
پہلے اپنے ایلچی کی معرفت فغفور کے حضور مین مجرا و رکورنش کیا کہ اوس سرکار عالی مین وہ قبول ہوا
اور جب اودھر سے دعا آئی راہ موافقت کی کھلی اور بعد سات برس کے فغفور نے اپنی بیٹی اوسے
نکاح مین دی اور اوس سبب سے طوفان کے بازو مین یہ قوت آئی کہ رفتہ رفتہ اوسنے اپنی حکومت
کے دائرے کو چوڑا کیا اور خطا کی پچھم طرف جتنے سردار تھے سب سے باج لیا اور دو سو برس تک
اوسکے گھرانے کا وہی زور و شور رہا لیکن اوسکے بعد وہ معرض ادبار مین آیا اور سنہ ۹۰۰ مسیحی مین
اتنا ضعف طوفان کی حکومت مین آیا کہ کئی سردار خود مختار ہو گئے اور کئی شخص لامہ یعنی بودہ کے
پوجاریون کے زمرے سے اتنے قوی اور دولتمند اور صاحب زمین اور ذی علیا ہوئے کہ مثل
بادشاہون کے باج لینے لگے غرض پھر بھی فغفور کی تابعداری مین رہے آخرکار جب قبلا خان
خطا کے تخت پر جلوہ افروز ہوا اور اوسنے تبت کیطرف آنکھ اوٹھا کر جو دیکھا تو بے انتظام پایا تب
اوس بے نظیر صاحب قلم و شمشیر نے اوس ملک کا اسطرح پر بندوبست کیا کہ ایک شخص لامہ کو
اوسنے مالک کل بنایا اور خطاب گرو کا دیا اور انواع طرح سے مرتبہ اور خطاب اور شاہی عہدہ عطا کیا
غرض اوسی تاریخ سے لقب لامہ گرو کا والی تبت کو ملتا ہے اور اوس فغفور نے اپنے دین کا
معلم اوسے بنایا اور شاگرد فقہ مین خود بھی ہوا اور چونکہ باقی لامہ سب بھی اہل جاگیر اور حکومت
تھے سب کو خطاب سلطان کا سنہ ۱۴۱۴ ع مین چین کی سرکار سے عنایت ہوا لیکن سب فرمانبردار
لامہ گرو کے تھے الغرض سنہ ۱۷۰۱ ع تک بجز دو چار بلوے کے تبت مین امن رہا لیکن اوس

سال مین قلماق تاتار کے سردار نے افواج کثیرہ اور قاہرہ لیکر تبت پر تاخت کیا اور لامہ گرد کو بڑی شکست دی یہان تک کہ لامہ سب فقط جان لے لیکر بھاگے اور اونکے خانقاہ لٹ گئے اور جوہانکی دولت بے انتہا قلماق کے ہاتھ چڑھی تب ان لوگون نے فغفور کا چین کی دہائی دی اور اکثرون نے اوسکے دامن دولت کے سایہ مین پناہ لی اور اوس مرد شمشیر زن دشمن فگن نے اونکو ایسی داد دی کہ لامہ گرد اپنے تخت پر پھر جا بیٹھا اور بہت سا مال بھی غارتگرون سے بازیافت ہوا اوسکے بعد سنہ ۱۷۹۲ء تک ہر طرح پر تبت مین امن و امان رہی کیونکہ ذرے ذرے سے بلوے جو اوس عرصے مین مثل شرر کے پیدا ہوے اور فوراً غائب ہو گئے قابل تذکرہ کی ایسی بڑی تاریخ مین نہین ہین لیکن اوس سال مین اہل نیپال ناحق بے وجہ فقط لوٹ اور غنیمت کے لالچ سے ساتھ جمعیت کثیر کے تبت مین دفعۃً جا پڑے تب بیچارے لامہ سب گھر دروازے اور مال و متاع چھوڑ کر ایسے بدحواس بھاگے جیسے کبوتر کے غول مین جب باز گرتا اور ہر فرد کو پریشان کر دیتا ہے اور چونکہ تیشو لومبو کے خانقاہ کی دولت بے انتہا کی افواہ اون لوٹیرون کو طمع دیکر پہاڑون سے اوتار لائی تھی اوسی مقام پر یہ سیدھے جا پہنچے اور اسقدر نقد و جنس اوٹھا لیگئے کہ اگر اوسکو قارون دیکھتا تو اپنے گنج کو ایک ٹٹ پونجیے صراف کی پونجی سمجھتا اور اوس خانقاہ کے طول و عرض کو اسی سے سمجھا چاہیے کہ اوسکی چار دیواری کے اندر چار پانسو مکان فقط گوشائیون کے رہنے اور عبادت کرنے کے ہین اور لامہ گرو کی دولت سرا کئی ہزار گز کی اوسکے اندر واقع ہے اور اوس کی آرائش مین جو تکلفات بینہایات اور جواہرات افراط سے خرچ ہوے تھے اگر صرف ایک فرد فقط اون چیزون کی اسم نویسی کی لکھی جاوے تو بڑی سی جلد بے تکلف طیار ہووے اسکے سوا اور امرا اور لامہ کے مکانات اور دیورے اور مقبرے چھوٹے بڑے کتنے ہین اوسکا حساب نہین الغرض خانقاہ کو جب نیپالیے سب لوٹ کر چلے گئے تب فغفور کا سپہ سالار جرار فوج قہار لیکر لامہ کی مدد کو لاہسہ مین داخل ہوا اور جب وہانکی خرابی اور تباہی کا حال دیکھا تو زیادہ تر غضبناک ہو کر فوراً اون لوٹیرون کے تعاقب مین سرحد نیپال مین جا پہنچا اور جب ٹینگری کے میدان پر آیا تو افواج نیپال اور ختا سے مقابلہ ہوا اور دونون طرف کی سپاہ مین ایسی چلی اور اتنی خونریزی ہوئی کہ نہ دیدہ نہ شنیدہ تھی غرض

حق کی طرف سرسبزی رہی اور نیپالیون کو شکست ملی تھوڑی قدم اونکا پیچھے ہٹا ختائیون کا آگے بڑھا
آخر کش دوبارہ جب لڑائی ہوئی نیپالیون کو بھی کامل شکست ملی کہ وسے التجا لائے اور ہزار منتون کے
ساتھ جان بخشی چاہنے لگے تب ختائی سپہ سالار نے جو جو فرمایا اوسکو بجا لائے پڑا بہانتک کہ اکثر مال
ومتاع جو لوٹا گیا تھا لاماؤن کو واپس ملا اور والی نیپال یہانتک کے خائف ہوا کہ فغفور کے آستانے پر
نذرانہ سالیانہ بھیجنے کا اقرار کیا بلکہ ہندوستان کے گورنر جنرل کو اپنا حامی کرنا چاہا اور عالیشان صاحب
اوسے کچھہ بھروسا دیا اور کپتان کرک پاٹریک صاحب کو اپنا سفیر کرکے شہر کاٹمانڈو پایہ تخت نیپال
مین بھیجا اور حالانکہ کچھہ بندوبست ہوا لیکن ختائیون کے دل مین انگریزکی طرف سے گرہ پڑ گئی اور اسکے
سوا یہ بھی ایک بات تھی کہ جب لاماؤن نے گورنر جنرل بہادر سے نیپالیون کے ظلم کی فریاد کی اور مدد
مانگی اونھون نے توجہ نکی غرض اس انکار اور اوس اقرار کی یاد فغفور کو رہی اور نتیجہ اوسکا یہ ہوا کہ جب
بعد اوسکے انگلستان کا سفیر ختا مین گیا تو مقصدیاب ہوا جیسا کہ اس جلد مین نظر سے گذرا ہوگا
القصہ اوسوقت سے لامہ گرو کے ملک مین امن ہے اور بدستور فغفور کے حضور مین دنیوی مقدمون مین
تابعداری کا مجرا اوسکا ہوتا ہے لیکن جب دین کا معاملہ درمیان مین آتا ہے تب لامہ کے آستانے پر
فغفور کی کورنش ہوتی ہے اور فرمانروائی چین کی آنکھہ بودھ کے پوجاری کے روبرو دب جاتی ہے
تبت کے ملک کی تین تقسیمین ہین یعنی تبت بزرگ اور تبت خرد اور بھوٹ کا ملک اور ایک پہاڑ
ہے جسکو کانیل کہتے ہین اور اوسکے پچھم پر تبت خرد ہے جسکے باشندے مسلمان اور رعیت
والی کشمیر کے ہین اور اوس پہاڑ کے پورب پر تبت بزرگ یعنی لامہ گرو کا ملک ہے اور بھوٹ کا
ملک تبت بزرگ کے دکھن اور نیپال کے پورب اور آشام کے اوتر پر واقع ہے غرض اس تاریخ ختن مین
صرف تبت بزرگ کا ذکر ضرور ہے کیونکہ وہ باجگذار ختا کا ہے اور اوس طبقے کی زمین مطلق قابل زراعت
کے نہین ہے کیونکہ فقط کہین کہین پر جہان دریا کا کنارہ اور برف سے بچاؤ ہے وہان پر البتہ کچھہ سبزہ
دکھائی دیتا ہے ورنہ بجز بالو اور برف کے اور کچھہ نظر نہین آتا ہے اور چانول کو وہان کبھی کوئی خواب مین
بھی نہین دیکھتا ہے اور گیہون بھی بہت کم پیدا ہوتا ہے لیکن جو کی افراط ہے اور اوسی پر سب کی اوقات ہے

غرض اناج کی قلت کا عوض پروردگار عالم نے جانورونکی کثرت مین کردیا ہے اور باوجودیکہ گھانس تیا اور
ہرطرح کا سبزہ گویا نہین ہے لیکن گاے بیل بھیڑی بکری دنبہ وغیرہ اوس حال پر بھی علی الحساب ہین اور وحشی
جانور خوردنی چرند و پرند کی قسم سے بہت ہین اس جہت سے خوراک کی مطلق تکلیف دودھ اور گوشت کی
زیادتی سے نہین ہے * تبت بزرگ مین سانڈ بہت خوبصورت ہوتا ہے اور شکل اوسکی یہ ہے کہ اگلا
دھڑ پچھلے سے کچھ بلند اور زیادہ فربہ ہے اور سارا بدن پشم سے بھرا رہتا ہے خصوص انون کے نیچے
اتنا لمبا ہوتا ہے کہ زمین تک لٹکتا ہے اور یہان تک گرانبہا اور پسندیدہ ہوتا ہے کہ اوسکی دُم کا چنور
بادشاہون پر جھلا جاتا ہے اور اگرچہ اوسکی مادہ بھی خوبصورت ہوتی ہے لیکن نر کی طرح پشم نہین رکھتی ہر
غرض دودھ اس افراط سے دیتی ہے کہ ہندوستان کی چار گائیون کا مقابلہ وہ کرتی ہے اور مایہ اوسکے
دودھ مین اتنا ہوتا ہے کہ اوس سے بہت مکھن نکلتا ہے اور لذیذ ہونے کے سوا برسون نہین بگڑتا
ہے اور اہل تبت برف سے اسکو سخت کر کے دور دور ملکون مین لیجا کر اوسکو بیچتے ہین غرض سب جانورون
سے زیادہ اہل تبت کی خوراک اور پوشاک بھیڑ سے حاصل ہوتی ہے چنانچہ اسکا گوشت نہایت لذیذ
اور فربہ نکلتا ہے اور اوسکو سوکھلا کے کھانے سے زیادہ تر مرغوب طبع ہوتا ہے لیکن خشک
کرنے کی ترکیب تبت مین سب جگہ سے علحدہ ہے اور اوسمین نہ نمک نہ آگ نہ دھوپ کا کچھ دخل
ہے فقط ٹھنڈی ہوا مین ٹکڑون کو وے لٹکاتے اور سوکھلاتے ہین اور یہ اثر اوس ترکیب کو ہی
کہ برسون گوشت نہین بگڑتا اور جب پکایا جاتا ہے تازے گوشت سے زیادہ مزہ دار ہوتا ہے *
پشم اس جانور کا نہایت باریک و نرم اور آب و تاب و چمک دمک کا ہوتا ہے اور گرمیون کی
پوشاک تبتیون کی اوسکی بنتی ہے اور جاڑون مین اوسکا چمڑا پشم سے بھرا ہوا ملبوسات مین خرچ ہوتا ہے
غرض تبت کی بکریون کے پشم سے شال دوشالہ اور کشمیر کا عمدہ پشمینہ سب بنتا ہے اور بڑے
دامون کو بکتا ہے اور ہندوستان کی بکریون سے اور انسے قد و قامت شکل و صورت مین اسقدر
فرق ہے کہ تبتی بکریون کا پشم مثل ریشم کے لچھے کے سارے بدن مین افراط سے ہوتا ہی غرض وہ
پشم جس سے کشمیر کا دوشالہ بنتا ہے وہ مثل سیمل کی روئی کے پھائے کے بڑے بڑے بالون کے نیچے

روئینکی طرح رہتا ہے جسطرح سے پرندون کی ہڑے پر ونکے نیچے قریب جلد کے روئم ہوتا ہے اور بعض انگریزون نے قصد اس جانور کو انگلستان مین لیجانے کا اور ہندوستان مین پالنے کا کیا لیکن سمندر کی ہوا اور ہندوستان کا موسم گرما اوسکی طبیعت سے ناموافق ہوا اور بعض کا پشم گر پڑا اور بعض کو خارشت نے مار ڈالا الغرض اسکے روئین کی تجارت سے اہل تبت کو بڑا فائدہ ہوتا ہے مگر اون سے زیادہ کشمیر کے پشمینے والون کے ہاتھہ چڑھہ رہتا ہے ٭ مشک بھی افراط سے یہان میسر ہوتا ہے اور حالانکہ خاص ملک ختن کے بعض صوبون مین وہ ہرن ہاتھہ آتا ہے جس سے مشک ملتا ہے لیکن تبت بزرگ کے پہاڑون مین اس جانور کی سکونت اصلی معلوم ہوتی ہے کیونکہ یہان پر مشک افراط سے اور سب جگہ سے بہتر ملتی ہے غرض اس جانور کا احوال چونکہ پہلی جلد کے دوسرے دفتر مین راقم نے تفصیلوار لکھا ہے اس لحاظ سے دوبارہ صرف اسیقدر اشارہ کافی ہے کہ اس ملک مین بہی وہ پیدا ہوتا ہے اور مشک کی فروخت سے تبت کا بازار گرم رہتا ہے ٭ خداوند مطلق کی حکمت اور کریمی ہر مقام پر اسطرح سے دیدۂ عقل پر جلوہ گر ہے کہ کیسی ہی کور باطن کیون نہو وے تو کیا معنی کہ اوسکے کارخانے کے ایک ذرے کو دیکھکر جل جلالہ وجل شانہ نہ پکارے اور راقم کو اکثر اوقات فقط اسی خیال مین گھڑیون حیرت رہی ہے کہ وہ کون انسان بدتر از حیوان ہین جو عالم اور فاضل کہلاتے ہین مگر یہان تک کرجاتے ہین کہ دہر کو قائم کرین اور اس جہان ذی شایان اور بے پایان کی بنیاد کو اتفاد اور امکان اور حسن اتفاق پر مبنی کرتے ہین اور اسطرح سے بہت سا کفر بکتے پھرتے ہین اور چونکہ محض بے ٹھکانے اور بعید القیاس باتین کرتے ہین جہال کے نزدیک عاقل اور فاضل بنے جتنے ہین کیونکہ قاعدہ عوام کا ہے کہ جو بات اونکی سمجھہ مین نہین آتی ہے نہایت معقول ٹھہرائی جاتی ہے غرض اس مقام پر یہ جملہ معترضہ راقم کو اسلیے سوجھا کہ تبت کی سرزمین مین قابلیت زراعت کی جسقدر کم ہے اوسیقدر عوض مین جانورون اور معدنیات کی افراط ہے اور اسیطرح سے ہر ملک کے لوگونکو پروردگار نے اگر بعض بخششون سے محروم رکھا تو اونکی جگہہ مین اور کچھہ ایسا عنایت کیا ہے کہ عوض معاوضہ ہوگیا ہے چنانچہ تبت مین نمک معدنی اور سونا چاندی اور لوہا اور تانبا اور سیسہ اور پارہ

اور شنجرف پیدا ہوتا ہے اور سہاگا افراط سے ملتا ہے مگر سب معدنون سے زیادہ ہمتا ہے
سبب کے معدن بہت کھودے جاتے ہین کیونکہ تانبے کا خرچ دیوارون مین واسطے ظروف پوجا اور
بتر کے بہت ہے اور عوام الناس بھی مثل ہندون کے اسکو سب معدنیات سے زیادہ پاک سمجھتی ہین
+ ٹیشو لومبو سے پیندرہ روز کی راہ پر ایک بہت بڑی جھیل دس بارہ کوس کے عرصے مین ہے
اور اوس جھیل مین یہ بات عجیب ہے کہ تھوڑے پانی مین کنارون کے قریب افراط سے سہاگا ملتا ہے
مگر گہرے پانی مین ایک قسم کا نمک اس افراط سے ہوتا ہے کہ تمام تبت اور اطراف کے ملکون
مین خرچ کیا جاتا ہے اور کبھی کم نہین ہوتا ہے بلکہ سالہای سال کے خرچ پر بھی ظاہر ہی ہوتا ہے
کہ دن بھر مین جسقدر ذخیرہ سہاگا اور نمک کا خالی ہو جاتا ہے اوسیقدر رات بھر مین آنکر موجود ہو رہتا ہے
اور بروایت کپتان ٹرنر صاحب کی جو کمپنی بہادر کیطرف سے سفیر ہو کر تبت مین گئے تھے یہ ہے
کہ یہہ دونون چیزین کسی اور جگہہ پر تبت مین نہین پیدا ہوتی ہین + انگریزون نے اکثر قصد کیا ہے
کہ لامہ گرو سے ربط بڑھا کر اوس ملک مین اپنی کوٹھیان بناوین اور تجارت کی راہ پیدا کرین اور اس
ارادے سے سنہ ۱۷۷۴ اور سنہ ۱۷۸۳ مین اونھون نے سفیر بھیجا لیکن نیپالیون کی یورش سے
پیچ پڑ گیا بالفعل جب لامہ گرو پای تخت چین مین فغفور کین لونگ کی ملاقات کو گیا اور وہین سیتلا سے
مر گیا جیسا کہ اس جلد مین ذکر ہوا ہے تب انگریزی سفیر جناب بوگل صاحب نے لامہ گرو کو اپنا ایسا
باغ نسبر انگریزون سے محبت رکھنے مین دکھلایا کہ جب فغفور نے اپنے گرو سے پوچھا کہ آپ کی جو
خواہش ہے فدوی حاضر کرنے کا صرف حکم کا متوقع ہے تب لامہ نے کہا کہ انگریزون سے اور
آپ سے اگر دوستی ہووے تو بہتر ہے اور ہم یہی چاہتے ہین کہ آپ ہندوستان کے گورنر
جنرل کو شقہ لکھیے اور وہان کے سفیر کو جسکو ہمنے کان ٹان کی راہ سے بلوایا ہے اوسکی آپ
عزت کرین اور باب محبت کو وا کرین چنانچہ فغفور نے اپنے دین کے مرشد کی بات کو قبول کیا
لیکن بوگل صاحب کے پہنچتے پہنچتے لامہ گرو نے جو ادھر انتقال کیا تو وہ بات ویسی ہی رہ گئی
الغرض بالفعل دو تین انگریز گئے ہوے ہین کہ لامہ گرو سے دوستی کر کے راہ و رسم انگریزون کے

ساتھ پیدا ہووے خدا اونھین صحیح و سالم و بامراد پھیرے کیونکہ درمیان تبت اور ممالک سرکار انگریزی
سکے بڑی تجارت ہوسکتی ہے + تبت کے باشندے سلیم اور حلیم اور مسافر پرور ہوتے ہین لیکن لاماؤن
نے اون بیچارون کو ایسا احمق بنا رکھا ہے کہ جو صفتین متعلق علم سے ہین وہ نہین پائی جاتی ہین
ہر ملک مین جدا جدا دستور آپس کے سلام علیک کا ہے علی ہذا القیاس تبت مین بھی یہ دستور ہے کہ جب
کوئی کسی کے یہان جاتا ہے یا خط بھیجتا یا راہ گھاٹ مین ملتا ہے تو ایک سفید ریشمی رومال کی تواضع
کرتا ہے فی الحال خطوط رومال مین لفافہ کے عوض لپیٹ کر بھیجے جاتے ہین اور جواب اوسکے
اوسیطرح پر آتے ہین اور مکان پر یا راہ گھاٹ پر ملاقات ہونے سے رومالون کا عوض معاوضہ
دوستون مین ہوجاتا ہے اور یہان تک اس رسم کی ادا کا خیال خاص و عام کو رہتا ہے کہ اگر کبھی
اسکا سہو ہووے تو نوبت لڑائی کی پہنچے غرض اس رسم کے حال پر ہنسنا چاہیے کیونکہ قاعدہ
ہے کہ کہین کی صفتین اپنے یہان معیوب ہوتی ہین اور اپنے یہان کی نیک باتین اور ملکون مین
قابل نفرین کے ہوتی ہین چنانچہ اسکی دو ایک نقلین اس مقام پر درج کرنی بیجا نہین معلوم ہوتی ہے
بحر شمال مین اہل جزائر کا قاعدہ ہے کہ ملاقات کے وقت ایک شخص دوسری کے پاؤن کو
اوٹھا کے اپنے منہ مین رگڑتا ہے اور کسی جگہ پر لوگ ناک لڑاتے ہین اور افریقیہ مین بزرگ اپنے
خرد کے کپڑے کو اپنی کمر مین لپیٹنا شروع کرتا ہے اور ایک جزیرے کی عورتین بزرگ کو سلام کرتی
الف ننگے ہوجاتی ہین گویا بےستری علامت خردیت کی ہے اور قدیم الایام مین فرنگ کے
لوگ اپنے سر کا مٹھی بھر بال نوچکے سلام علیک کے وقت دوست کے روبرو بطور نذر رکھدیتے تھے
علی ہذا القیاس جسطرح سے قواعد صاحب سلامت کے سب جگہ جدا ہوتے ہین اوسیطرح سے
طریق کھانے پینے کے بھی اکثر جگہ جدا ہوتے ہین چنانچہ بحر ہند مین ایک قطار جزائر کی ہے
جہان کے لوگ جب ارادہ کھانا کھانے کا کرتے ہین تو گھر کے تمام دروازے بند کرکے کسی
اندھیری کوٹھری کے کونے مین جا بیٹھتے ہین اور ایسا اتفاق برسون مین ایک آدھ دفعہ ہوتا
ہوگا کہ دو تین دوست ملکر ہم طعام ہوویں اور اسیطرح سے اوس جزیرے کے لوگ جنکا ذکر صدر مین

ہوا ہے کہ عورتین ننگی مادر زاد ہو جاتی ہین غذا کے وقت جدا جدا خوان لیکر اور ایک دوسرے سے
پشت پھیر کر تناول کرتی ہین یہانتک کہ دو بھائی یا دو بہن یا مان بیٹی بھی کبھی ایک خوان مین
نہین کھاتی ہین اور ایک قوم امریکا مین صاحب خانہ ضیافت کے وقت برابر اپنے دوستون کو یہی کہتا
رہتا ہے کہ آپ سب کھائے جائیے کھائے جائیے مگر خود ایک نوالہ مُنہ پر نہین رکھتا ہے اور
ایک اور ملک مین داعی طعام کے وقت بیٹھا گایا کرتا ہے اور اگر کسی تاتار کا دوست شراب پینے سے
انکار کرے اور پہلے انکار کرنے کا گویا اونمین قاعدہ کلیہ ہے تو داعی اوسکا کان پکڑ کر جب تک
نہ پئے بے تکلف ملتا ہے اور جب وہ پینا شروع کرتا ہے تو وہ اوسے پیالہ حوالہ کرکے مدعو کے
سامنے ناچنا شروع کرتا ہے اور اوسکے قریب کے ایک ملک مین داعی بڑا سا ٹکڑا گوشت کا
کاٹ کے مدعو کے مُنہ مین بھرتا ہے اور جو کچھ مُنہ کے باہر رہتا ہے اوسکو خود کاٹ کر
کھاتا ہے مگر سب سے بیہودہ دستور دنیا کے پردے پر انھین لوگون مین جاری ہے چنانچہ جب
داعی اور مدعو ایک کوٹھری مین جہان غذا رکھی رہتی ہے جاتے ہین تو داعی کے گھر کے لوگ
باہر سے آنچ لگا کر اوس کوٹھری کو مثل تنور کے گرم کرتے ہین اور جیون جیون وہ بیچارہ کھائے
جاتا ہے تیون تیون داعی اوسکے مُنہ مین ٹھونستا چلا جاتا ہے اور باہر کی آنچ بھی رفتہ رفتہ زیادہ
کی جاتی ہے آخرش مارے حرارت کے مدعو کو قی ہو جاتی ہے اور وہ امان مانگنا شروع کرتا ہے
مگر اوس سے کچھ فائدہ اوسے نہین ہوتا ہے کیونکہ داعی باانیہمہ کھلائے چلا جاتا ہے
الحاصل جب تین چار دفعہ اسیطرح سے اوسے قے ہو جاتی ہے تو ہدیہ اور تحفہ داعی کو قبول
کرکے اپنی جان چھوڑاتا ہے ٭ الغرض ظاہر ہے کہ ہر ملکے وہر رسمے مگر ایک دستور
تبتیون مین عجیب و غریب قابل نفرین سب کے ہے کہ انسان مین تو کیا اکثر حیوانون مین بھی وہ
روا نہین ہے چنانچہ تبت مین پانچ سات بلکہ کبھی کبھی دس بارہ مردون کے حصے مین ایک ہی
عورت رہتی ہے اور وہ زنکہ سب کی جورو کہلاتی ہے اور اکثر یہی ہے کہ پانچ سات سگے
بھائیون مین وہی ایک عورت سب کو حلال ہوتی ہے اور اسی ساجھے مین جو لڑکا پہلے پیدا

ہوتا ہے بڑے بھائی کا جنا کہلاتا ہے اور دوسرا لڑکا دوسرے بھائی کے ذمے کر دیا
جاتا ہے اور تیسرا تیسرے کے سر پڑتا ہے غرض اسی حساب سے لڑکون کی تقسیم ہو رہی ہے
اور اس شراکت مین کمال بے تکلفی ہوتی ہے اور سبب اس دستور کا یہہ ہے کہ تبت کی سرزمین
مین اناث کی قسم کم ہوتی ہے اور اس سبب سے ہر مرد کے حصہ مین ایک عورت نہین آسکتی ہے
اور حالانکہ یہ امر واقعی ہے کہ جہان پانچ بیٹے پیدا ہوتے وہان ایک بیٹی پیدا ہوتی ہے لیکن
تاتار کے اکثر ملکون مین بھی زن و مرد کی پیدایش کا حال اسیطور پر ہے مگر ایسا دستور بجز تبت بزرگ
اور ملک بھوٹ کے شمالی پرگنون کے جہان بسبب تبت کی قربت کے یہ گندہ بو جا پونہچی ہے
کسی دوسری جا پر جائز نہین ہے اس سبب سے غالب ہو کہ اونکی جبلت مین عدم نفسانیت ہے ؛
تبتی غربا کے مردون کی بڑی خرابی ہوتی اور لاشون کی یہ بری نوبت پہنچتی ہے کہ اوسکی
یاد پر طبیعت نفرت کرتی ہے چنانچہ جناب ٹرنر صاحب نے ٹشو لومبو کے خانقاہ کے قریب
اوس جگہ کو دیکھا ہے جہان غربا کے مردے ڈالدیے جاتے ہین اور اونکا بیان ہے
کہ وہ ایک گڑھا بہت گہرا اور چوڑا ہے اور اوسکی ایک پہلو پر ٹیلہ اور تین طرف اونچی دیوارین
ہین اور منہ غار کا کھلا رہتا ہے تاکہ مردہ خور پرندے اور درندے بسہولت اوسمین جاوین اور
مردون کو کھاوین اور جب کوئی عزیز مرجاتا ہے اوسکے دوست آشنا بھائی برادر اوسیطرح سے
بے نہلائے کفنائے یا ورکچھ تکلف کیے اوسی غار مین لاش کو پھینک کر چلے آتے ہین اور صرف
اوسی شخص کی لاش کو جو بہت عزیز ہوتا ہے ٹکڑے ٹکڑے کاٹ کر اوس غار مین ڈال دیتے ہین
تاکہ فوراً کئی قسم کے جانورون مین وہ تقسیم ہوجاوے اور کسی عضو کو پرندہ اور کسی کو درندہ کھا جاوے
تاکہ مردے کو ثواب ہووے اور عالم تناسخ مین کسی اچھی چیز کا چولا اوسے ملے غرض لاماؤن
کے لیے یہ ذلت نہین ہے مگر اونمین بھی جو دو تفریق ہین اونکی لاشین دو طرح سے سینتی سنواری
جاتی ہین چنانچہ جو لامہ جب کہ ہوتو کتو اعنی بودھ کے اوتار کہلاتے ہین اور جیسے ہندوستان کے
راجے رجواڑے ہوتے ہین ویسی ہی یہ لوگ صاحب ملک اور خزانہ مثل بادشاہ کے ہوتے مگر

تا گرلامہ گرو کے تابعدار اور پاکدامن سمجھے جاتے ہین اونکی لاشون مین محفوظیت کے لیے مصالح بھرا
جاتا ہے اور حسب مقدور چاندی یا سونے کے تابوت مین بند ہوکر خانقاہ کے اندر جو مکان اس مصرف
کے لیے رہتا ہے اور بڑا معبد کہلاتا ہے وہان پر بہت تکلف کے ساتھ اورون کی پرستش کے
لیے وہ رکھدی جاتی ہے اور دوسرے درجے کے جو لامے ہین اونکی لاشون کو جلاکر خاک کرتے
ہین اور بودھ کی مسی مورتون مین اوسے بھر کر معبد مین رکھ دیتے ہین + تبت کے باشندون کی
دو قسمین ہین ایک وہ جو لامہ کہلاتے ہین اور بجز پوجا اور مکر کرنے اور غذای لطیف کھانے اور
سو رہنے کے اور کام نہین جانتے ہین اور دوسرے قسم کے عوام الناس جو کھیتی کرتے اور
بھیڑ بکری پالتے ہین اور تجارت اور نوکری چاکری کرتے ہین + شہر لاہسہ کے قریب ایک پہاڑ
پر بہت عالیشان خانقاہ ہے جسمین لامہ گرو بہت شان و شوکت کے ساتھ رہتا ہی اور اوسکے
دربار کی یہہ صورت ہے کہ ایک مسند تکلف پر دہنے ہاتھ مین عصا لیے لامہ گرو پلتھی مارے
تمام روز اور نصف رات تک ہمیشہ بیٹھا رہتا ہے اور چہار طرف کے لوگ دور دور ملکون سے
آتے ہین اور یہ سمجھکر اوسکو سجدہ کرتے ہین کہ بودہ کا وہ اوتار ہے یعنی وہ دیوتا اوسی روپ سے
بالفعل جلوہ گر ہے غرض تعظیم کسیکی لامہ گرو نہین کرتا اور شاہ و گدا کو ایک آنکھ سے دیکھتا ہے
اور فغفور کو بھی مثل اورون کے ناچیز سمجھتا ہے غرض اتنا فرق کرتا ہے کہ جب فغفور یا بڑے
رتبے کے لامہ یا اقوام تاتار کے سردار عالی وقار آنکر سجدہ کرتے ہین تب اونکے سر پر ہاتھ رکھکر
دعا دیتا ہے غرض ان لوگون کے سوا اورون کے سر سے سجدے کے وقت صرف عصا کی
نوک چھلا دیتا ہے + لامہ گرو کے مرنے پر یہ بات مشہور ہوتی ہے کہ بودھ نے ایک چولا
چھوڑ دیا اور کسی دوسرے کو اختیار کیا تب ہوتوکتوا یعنی بڑے لامہ سب جمع ہوکر لامہ گرو کے
چیلون سے ایک لڑکے کو انتخاب کرتے اور قائم مقام بناتے ہین اور لوگون کو کہتے ہین
کہ اوسمین چند علامتین ملی ہین جنسے معلوم ہوا کہ بودھ نے اس بچے کے تن کو اپنے انس سے
مشرف کیا ہے غرض یہ فقرہ عوام کے بہلانے کے لیے طیار ہوتا ہے لیکن حقیقت یہ ہے

کہ موافق وصیت کے یہ امر وقوع مین آتا ہے اور سب چیلون مین جو لڑکا عزیز ہوتا ہے
اوسی کو یہ درجہ ملتا ہے ✤ جب مغل تاتار کا دور ختا مین ہوا تب لاموں کو بڑا دخل ہوا
اور قبلا خان کا گھرانہ جب تک کہ ختا مین رہا کسی طرح کا تنزل انکے رتبے مین نہ آیا لیکن جب
مغل کے خاندان سے ختا چین گیا اور ملکی بادشاہون کا حکم پھر جاری ہوا تب بودھ کے
پوجاریون پر بھی ختائیون کا غضب نازل ہوا اور مغلون کے ساتھی انکو بھی جان لیکر بھاگنا
پڑا غرض جب مانچو تاتاریون نے ملکی فغفورون کا تخت چھین لیا تب پھر لامون نے چین
مین چین کرنا شروع کیا اور اب بہت عزت کے ساتھ اونکی اوقات کٹتی ہے اور باوجودیکہ لامون
کو ہر طرح کے عیش اور لذت دنیوی سے پرہیز کرنا ہوتا ہے اور اچھا کھانا اور پہننا اور جورو
کرنا حرام ہے اور فقط نماز اور روزے سے اونہین کام ہے لیکن ناموری کا شوق اور خلائق
کو اپنے روبرو ہر وقت سربسجود دیکھنے کی آرزو ایسی ہے کہ فقط اسکی پیاونہین مقصود اور ترک
لذات ظاہرا منظور ہوتی ہے اگرچہ فغفور مذہب کے سبب سے لامہ گرو کا مطیع ہے لیکن
اپنے معتمدون اور جاسوسون کو ہمیشہ اوسکے دربار مین متعین رکھتا ہے اور جب کوئی امر خلاف
طبیعت کے واقع ہوتا ہے فورًا اوسکا تدارک اور امور دینی اور دنیوی مین فرق کیا جاتا ہے
اور لامہ گرو ہر سال فغفور کو باج اور پیشکش کے طور سے سونے اور تانبے کے پوتلے بودھ
کی مورت کے اور مشک اور عنبر اور مونگا اور جواہر اور پشمینہ اور عمدہ تلوارین بھیجتا ہے
اور ان تحائف کے ساتھ گنگا پانی بھی تا ہے کے گھڑون مین فغفور ختا کو خطاؤن سے
پاک کرنے کے لیے ارسال ہوتا ہے فقط

آٹھوان باب

حامی کی بادشاہت کا احوال

ولایت ختا سے ایکسو پینتیس کوس مغرب بایب پر یہ طبقہ لذت دنیوی سے بھرا واقع ہے اور اگرچہ
طول و عرض اسکی زیادہ نہین ہے لیکن جس قدر ہے باغ و بوستان پر شجر و ثمر ہے اور باوجودیکہ

دو پہلو پہاڑ کے گوبی کا صحرا ایک ریگستان لق و دق ہے مگر اسکی سرزمین مین تمام دنیا کی
خوبیان جمع ہین یہان تک کہ نمونہ ارم ہے اور اس سے زیادہ نہ اس سے کم ہے اور ایسی
جگہ پر فضا جو دشت کف دست کے قریب واقع ہے تو گویا اوسکی سیر حاصل کرنے کے
لیے پروردگار نے آس پاس کے ملکون کے اخلاط صالح کو نکال لیا اور اسمین داخل کیا ہے
اس جہت سے وہ سب ریگستان ہو گئے اور یہہ بہشت شداد کو شرمندہ کرنے کے لیے
پیدا ہوا الغرض اس ملک مین اناج اور میوجات کے اقسام افراط سے ہین اور جو چیز وہان پیدا
ہوتی ہے لذت اور تخمگی کی جو بابت چاہیے اوسمین پائی جاتی ہے چنانچہ انار اور انگور کابلی
اور کشمیری مشہور ہین اور شفتالو اور خربوزے ہندوستان کے اور کولے سلہٹ کے اور بیر کالپی
کے یکتا اور بے ہمتا کہلاتے ہین لیکن جو ذائقہ انھین میوون مین حامی کے ملک مین ملتا ہے
وہان نہین پایا جاتا ہے جس خطے مین کہ مخصوص یہ میوجات پیدا ہوتے ہین اور فغفور کے
خاصہ کے لیے یہان کا چانول اور خربوزہ ہمیشہ جاتا ہے اور خربوزے مین یہ تکلف ہے کہ
اوسے خشک کر کے لوگ رکھتے ہین اور جاڑون مین مثل خشک مربے کے کھاتے
ہین اور آب و ہوا مین یہ کیفیت ہے کہ شبنم اور کوہاسا کبھی دیکھنے مین نہین آتا ہے اور
برسات فقط نام کے لیے ہوتا ہے اور اسپر بھی زرخیزی بشدت ہے اور بارہ مہینے ایک
ہوا خوشگوار بہتی رہتی ہے اور آندھی طوفان اور زلزلہ و سیلابی کی صورت کبھی دیکھنے مین نہین
آتی ہے اور جانور ہر طرح کے چرندے اور پرندے اور پشمین بکری اور دنبے کثرت سے
ہین اور معدنیات اور جواہرات کے اقسام ہین خصوص سونا بہت کھرا اور آب و تاب کا ہیرا
اور ریشم رنگین اور قیمتی ملتا ہے حالانکہ کمتر دیکھنے مین آتا ہے کہ جو زمین نباتات مین سیر حاصل
ہوتی ہے وہ معدنیات مین افراط کامل رکھتی ہے خلاصہ کلام یہ ہے کہ حیوانات اور نباتات
اور معدنیات کی برکت اور آب و ہوا کی لطافت اور ساری جہان کی کیفیت یہان موجود ہے
اور باشندے اس ملک کے بہادر اور شہ زور اور محنت کش ہوتے اور سپاہگری کے فن

جلد حاصل کرتے ہین لیکن حیف ہے کہ استنے نیکیون مین ایک عیب ایسا ہے جو وہ کہ ساری صفتین اونکی خاک مین ملجاوین چنانچہ تلوّن مزاج مین اسقدر ہے کہ دوستی کی امید اونسے نہین کی جاسکتی ہے اور غصے مین جب آتے ہین تو اپنے عزیزون سے سرکاٹ لینے مین تامل نہین کرتے ہین ❊ اس ملک مین فقط ایک شہر پایۂ تخت سلطان ہے لیکن قصبے اور موضع مثل شہرون کے بہت ہین اور تاریخون سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۰۹ۂ مین قبل حضرت عیسیٰ کے اس ملک کے بادشاہ نے تحائف اور سفیر فغفور کے حضور مین بھیجا اور تلوار پیش کیا یعنی شہنشاہ ختائی کی تابعداری کا طوق گلے مین ڈالا مگر جس وقت چو کا گھرانہ کم زور ہوا اور سلاطین نے چارون طرف سے بلوا کیا حامی کے ملک پر اقوام ہن کے ایک فرقے کا دور ہوا غرض ایطرح سے ہمیشہ رہا ہے اور جب فغفور کی حکومت مین تنزل واقع ہوتا تھا حامی کا ملک پھر چھین جاتا تھا اور جب اونکے بازو مین زور ہوتا تھا اونکا عمل بدستور سابق ہوتا تھا اور جب اسلام کا نشان ایران اور ترکستان وغیرہ مین بلند کیا گیا گوبی کا صحرا اونکے دخل مین آیا اور حامی کا ملک بھی اونکے قبضے مین گیا مگر جب قبلا خان نے ختن کے تاج کو اپنے سر پر رکھا یہ ملک داخل صوبجات چین کے ہوا مگر سنہ ۱۳۰۶ء مین مملکت ختا سے جدا ہو کر وہان ایک سردار بلقب بادشاہ فغفور کیطرف سے مقرر ہو کر ختا کے باجگذارون مین داخل کیا گیا لیکن سنہ ۱۴۲۴ء مسیحی سے ایسی بد انتظامی شروع ہوئی کہ آخر کو تاتار کی ایک قوم اوس ملک پر قابض ہوئی حاصل کلام سنہ ۱۶۹۶ء سے فغفور کانھی کے وقت مین جو یہ ملک ختا کے باجگذارون مین شامل کیا گیا تو اب تک وہی علاقہ باقی ہے فقط

نوان باب

لوچو کے جزائر کا احوال

چھتیس جزیرے جو کوریا اور فارموسا اور جاپان کے جزائر کے درمیان واقع ہین لوچو کہلاتے ہین اور سنہ ۱۳۷۲ء مسیحی مین اونکا بادشاہ خود بخود فغفور ختا کا تابعدار اور باج گزار ہوا مگر سنہ ۶۰۵ء مسیحی سے ان طبقے کا حال ختا مین معلوم تھا لیکن ہمینگ کے گھرانے کے پہلے بادشاہ نے ایسا سفیر با تدبیر وہان

بھیجا اور اوسنے وہان جاکر اپنے خاوند کا پیغام اس خوبی سے ادا کیا کہ لوچو کا بادشاہ نہایت خوش ہوا اور فغفور کو خراج بھیجا چنانچہ اب تک نذرانہ اون چیزونکا جو ختا مین کمیاب ہین وہان سے آیا کرتا ہے اور پانچو تا مار کے گھرانے کے پہلے بادشاہ نے مہر اور لقب شاہ باجگزار کا وہان کے والی کو دیا تہا ان جزیرون کے باشندے بت پرستا ہین اور نوسو برس سے بودہ کا بھی مذہب چین کی وسیلے سے وہان پہنچا ہے چنانچہ تجہیز و تکفین کے باب مین مثل ختائیون کے بہت دھوم دھام ہوتی ہے لیکن لاش کو یہ آگ جلاتے ہین علاوہ اسکے کئی دستورات ختا کے مثل کثیر الازدواجی وغیرہ کے جاری ہین اور چونکہ جاپان کی پادشاہت کے قریب کئی جزیرے متعلق اسکے واقع ہین وہان کی زبان اور رسومات مین باتین اوس مملکت کی ملتی ہین غرض علوم اور فنون کی کتابین ختائی زبان مین جاری ہین اور اسکے سلطان کی آمدنی بہت اچھی ہے کیونکہ معدنیات گندھک اور تانبے اور رانگے کے اوسکی عملداری مین موجود ہین اور اجناس تجارت کے محصول سے اوسے فائدہ کثیر ہے کیونکہ کئی اقلیم کے سوداگر وہان آنکر خرید و فروخت کرتے ہین ✽ ان جزیرون کے رہنے والے خوش طبع اور ناچ رنگ کے شائق ہین اور چونکہ مصیبت کے صدمے کو بسبب خلقت بشاش کے بخوبی برداشت کرتے ہین قتل نفس کی امر سے وہان کوئی واقف ہی نہین ✽ القصہ یہ سب ملک جنکا احوال اس دفتر مین لکھا گیا ہے تابعدار اور باج گزار فغفور کے ہین اور اس تذکرۂ مختصر کے ملاحظے سے بھی سب پر یہ ظاہر ہوویگا کہ کس پایہ کا وہ بادشاہ ہے جسکا فرمان استنے دور مین جاری ہے ✽ واضح ہو کہ تاریخ مملکت چین باوج و تمکین نامور بروی زمین اسیقدر ہے جو اس ہیچمدان خوشہ چین مورخان مقلد اردو دانان ناواقف لطائف سخن جمس کارکرن بعد نہایت کوشش و محنت کے اب خدمت مین جمیع ارباب فضل و کمال کے پیش کرتا ہے اور اس خون جگر کے عوض مین اوسنے یہی چاہتا ہے کہ جو نقص و قصور اس تاریخ ختا پر خطا اسم باسمی مین پایا جاوے وہ نظر عطا سے

معاف ہووے ✽

ابیات المؤلفہ

عش سے امید ہے کہ تا دم حشر
اس سے ہے نوبہار باغ سخن
لاکھہ صیدون کو جی سے مہوتی ہین
قدردان سخن رہین مسرور
ہین بہرے وصف نیکوئی سے
اک بہر پاکے شاد ہوتے ہین
کہ یہ ہین آبیار باغ سخن
پاک ہین عیب عیب جوئی سے
اس جہان کو قیام ہو جب تک
رہین قائم جہانمین یہ تب تک

خاتمۃ الطبع

لآلی متلالی آبدار خاتمہ برآمدہ دست وقلم دریای فکر زخار معرکہ سخن رامقدمۃ الجیش مولوی فدا علی عیش

وہ چہ رنگین برآمد از مجلس | اگل بستان عیش باید دید

اندنون معشوقہ دلفریب وشاہد باحسن وزیب غیرت لعبتان خلخ وچین غارتگر متاع دل ودین یعنی کتاب لاجواب تاریخ چین کہ سابق ازین بدستیاری قلم بہزاد رقم معنی آفرین ہر علم وفن مین مشاق صاحب الاشان جیمز کارکرن صاحب مصنف جوہر اخلاق زبان انگریزی سے بعبارت اردو عام فہم بکمال فصاحت وبلاغت موافق روزمرہ اردوے معلی حضرے ہند ترجمہ ہوئی تہی اب زیور طبع سے ہرہیت ہوکر زیب آغوش شائقان فن تاریخ ہوئی سبحان اللہ عجب کتاب نایاب ہے ہر فقرہ دلفریبی مین لاجواب ہے آئین حال شاہان ختا کا اس حسن کے ساتھہ لکھا ہے کہ دیکھا نہ سنا ہے سواد حروف کو مشک ختن کہنا سراپا خطا ہے ہان اگر نگارخانہ چین سے تشبیہ دیجئے زیبا ہے ہر ورق اسکا قدر شکن چینی پرند ہے اور ہر صفحہ چادر ارژنگ سے ہم پیوند ہے مطبع بہشیال آسمان مجمع فضل وکمال معروف نزدیک ودور منشی نولکشور صاحب سلمہ اللہ الواہب مین جلیۂ طبع سے آراستہ ہوکر مشہور دیار وامصار ہوئی بہمہ وجوہ زیور خوشخطی سے محلی ہوکر طیار ہوئی ارباب فن تاریخ کو مژدہ ہو جلد تشریف لائین اس متاع گرانبہا کو دست بدست بمعاوضہ نقد جان خرید فرمائین اصحاب شعر وسخن نے جو تاریخین لکہین ہین ذیل مین تحریر کردی گئین ہین

ولہ قطعہ تاریخ طبع

منشی نولکشور امیری کہ مثل او | چشم کسی ندید ونہ گوش کسی شنفت | ازبسکہ ہست مطبع او غیرت چمن

از شاخ طبع غنچهٔ تاریخ چنین شگفت	مانی نقشهٔ سخن و جوهری فکر	نو حسین کشید و نظم خوب سفت
بی روی استفاده عیسوی عیش	رشک نگارخانهٔ چین و فی گفت	

قطعهٔ تاریخ طبع زاد استاد رسن تخلبند حدیقهٔ شعر و سخن آسمان نازک خیال اراماه دو هفته منشی گوبند سنگ ...

کتابی دراوده اخبار شد طبع	که زو نی قند به نی انگبین به	دگر از آب و تاب او چه پرسی
نه هرگز به پیش او ذر زمین به	همه تن آنکه به باشد همین ست	نمیگویم چنین به یا چنین به
گواه گفتن من آسمان بس	جز او چیزی نباشد بر زمین به	چه من در ضمن وصف این صحیفه
بر آید از لب روح الامین به	عروس معنی او در نظرها	چو گردد جلوه گر از حور عین به
ندانی معنیش در لفظ چون است	چنین شاهد بزلف عنبرین به	جز او دیگر که باز رنگین ست
اگر صحبت بیار نازنین به	نگاتش را ببین از چشم دیگر	که از هر چشم چشم دوربین به
بسی به گفتم اکنون گویم این بس	بسی بر اهل طبع آفرین به	دگر جز آفرین هر لحظه هر دم
ز کاغذ دور و با عشرت قرین به	تو خواهی تفته از تاریخ طبعش	بیا تا گویمت تاریخ چنین به

۱۲ھ

قطعهٔ تاریخ از طبع رسا منشی گوبند پرشاد فضا

زهی منشی والا دستگاهی	که روشن مثل خورشیدش جبین ست	بود در دهر روشن نام پاکش
که بهر خاتم دولت نگین ست	بود مسند نشین جاه و اقبال	مکان لطف و احسان را مکین ست
ز ذاتش علم را باشد فروغی	ز فیاضیش استحکام دین ست	ز جودش باشد این قول زمانه
که رشک حاتم طائی همین ست	چو شد مطبوع از حکمش کتابی	که از تاریخ‌های خوشتر همین ست

فضای زار سال عیسوی گفت	آیلی رشک نگارستان چین ست

قطعهٔ تاریخ از نتایج طبع کشاف رموز جلی و خفی میر مومن حسین المتخلص به صفی

چه خوش در آمده تاریخ چون نقاب طبع	که زیبان شده نیرنگ نگارخانهٔ چین
بیا و از پی تاریخ عیسویش صفی	بگو مهر در قیش بهین نگارخانهٔ چین

۱۸۶۵ع